دی آرین پرنٹنگ پبلشنگ اینڈ جنرل ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ انارکلی لاہور

سے

آپ ہر وقت بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر طلب کر سکتے ہیں۔ جملہ آریہ سماجک مذہبی عام و درسی کتب۔ سوامی دیانند کی کل تصانیف۔ جملہ تصانیف پنڈت لیکھرام پنڈت گورودت۔ جملہ تصانیف پنڈت شیو شنکر جی کاویہ تیرتھ و آریہ پرتی ندھی سبھا کے کل اردو ہندی انگریزی ٹریکٹ۔ بابو شو برت لال جی ورمن۔ مہاتما دھرم پال جی بی۔ اے کی تصانیف۔ سوگندھت دھوپ۔ ہون سامگری۔ ہون کنڈ و تمام سامان متعلقہ ہون۔ سودیشی فلٹ کیپ قیمتی ۱۲؍ وکئی ایک آرٹسٹی کاریگری سودیشی اشیاء مثلاً چاقو۔ قینچی۔ استرا۔ چھریاں وغیرہ ۔

تمہید تفسیر وید

یعنی اردو ترجمہ کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مصنفہ بابو نہال سنگھ جی آریہ نہایت سلیس با محاورہ اردو میں سوامی دیانند سرسوتی جی کی تصنیف شدہ کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا کا بے نظیر ترجمہ ہے اور دیباچہ جو بابو صاحب نے اس کے ساتھ ایزاد کیا ہے وہ کتاب کی خوبی کو اور بھی دوبالا کرتا ہے۔ قیمت فی جلد ۲ ؍

(نوٹ) مفصل فہرست کتب درخواست پر مفت ارسال خدمت ہوگی ۔

المشتہر

منیجر

اوم

آریہ سماج وچھووالی لاہور کے عظیم الشان کتبخانہ

میں

سماجک پستکیں ہر ایک زبان میں بہ نسبت دوسری دوکانوں کی سستی اور عمدہ ملتی ہیں۔ یہاں ہر ایک سماجک مہاتما مثلاً سوامی جی۔ پنڈت لیکھرام جی پنڈت گورودت جی۔ لالہ منشی رام جی۔ لالہ شوبرت لعل ایم اے۔ باوا چھجو سنگھ جی مہاشے دھرم پال جی اور شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا وغیرہ وغیرہ کرت پستکیں ہر وقت مل سکتی ہیں چونکہ یہ کتب خانہ سماج کی ملکیت ہے اور سماج کا اُدیش پرچار کرنا ہے اس لئے جہاں تک ہو سکتا ہے پستکیں سستی بیچی جاتی ہیں اور اس میں جو کچھ نفع ہوتا ہے وہ وید پرچار فنڈ میں جاتا ہے اس لئے سب آریہ بھائیوں سے نویدن ہے کہ جب کبھی کسی پستک کی ضرورت ہو تو ضرور اس کتب خانہ کو یاد فرما کر اتاریں۔ اس سے دو پرکار کا لابھ ہوگا۔ ایک تو یہ کہ کتابیں سستی ملینگی دوسرا یہ کہ اس میں سے جو لابھ ہوگا وہ وید پرچار فنڈ میں جانے سے اُن کی کمائی کو برکت ہوگی۔ مفصل فہرست درخواست آنے پر مفت بھیجی جاویگی +

المشتہر

بوسہ رام لائبریرین آریہ سماج۔ وچھووالی لاہور

نمبر	تفصیل مضامین مختلف ابواب کتاب معہ صفحات	از صفحہ	تا صفحہ
(۱)	دیباچہ کتاب ہذا از سوامی دیانند جی مہاراج۔	۱	۸
(۲)	پہلا باب دربارۂ ایشور کے "اوم" وغیرہ ناموں کی تشریح۔	۱	۳۰
(۳)	دوسرا باب دربارۂ تربیت اولاد۔	۳۰	۳۹
(۴)	تیسرا باب دربارۂ برہمچریہ - پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل - درست و نادرست کتابوں کے نام اور طریقۂ تعلیم۔	۴۰	۹۹
(۵)	چوتھا باب دربارۂ بیاہ اور امور خانہ داری۔	۱۰۰	۱۵۹
(۶)	پانچواں باب دربارۂ احکام و طریق متعلق "بان پرست" و "سنیاس" آشرم۔	۱۶۰	۱۸۶
(۷)	چھٹا باب دربارۂ فرائض سلطنت۔	۱۸۷	۲۲۶
(۸)	ساتواں باب دربارۂ وید و ایشور۔	۲۲۸	۲۶۲
(۹)	آٹھواں باب در بیان پیدائش - قیام و فنائے دنیا۔	۲۶۳	۳۰۳
(۱۰)	نواں باب دربارۂ "ودیا - اودیا" (علم و جہل) اور "بندھ" و "موکش" (بندش و رستگاری)	۳۰۴	۳۳۸
(۱۱)	دسواں باب دربارۂ مناسب غیر مناسب چلن و خوردنی و ناخوردنی اشیاء۔	۳۳۹	۳۵۹
(۱۲)	گیارھواں باب در بیان آریہ ورت کے مختلف متوں (عقائد مذہبی) کی تردید و تائید۔	۳۵۹	۵۱۲
(۱۳)	بارھواں باب در بیان چارواک - بودھ اور جین مت۔	۵۱۲	۶۰۰
(۱۴)	تیرھواں باب دربارۂ عیسائی مذہب۔	۶۰۱	۶۲۷
(۱۵)	چودھواں باب دربارۂ ماہیت مذہب اسلام۔	۶۴۴	۷۰۲
(۱۶)	سومنتویہ امنتویہ یعنی تشریح قدیم ویدک دھرم۔	۷۰۳	

مضمون	نمبر صفحہ
ویدرشیوں کے قول پر تمام جہان	
پرچار۔	۲۵۵
وید ان رشیوں پر جن پر ظاہر	
ہوئے تھے کیسے ہوئے۔	۲۴۸
وید اور رشیوں کا تعلق۔	۲۶۱
وید ایشور کرت ہونے کا ثبوت۔	۲۹۰
وید پڑھنے کا حکم عورتوں کو از روئے	۹۲
وید پڑھنے کے مستحق کل انسان ہیں	۲۴۲، ۹۰
وید نامت بالغات ہیں۔	۹۰
کا مذہب کس طرح انسان کو	
جو تسلیم ہے۔	۹۳
وید کس پر ظاہر ہوئے معہ ثبوت۔	۲۴۸، ۲۴۹
وید کن کتابوں کا نام ہے۔	۲۶۰
وید کے برخلاف کوئی کتاب ماننے	
کے لائق نہیں۔	۱۶۹
وید کیوں سنسکرت میں ظاہر ہوئے	۲۶۷
وید کا سا انسوں سے کیسے پرگٹ	
ہوسکتے ہیں۔	۲۶۵
ویدوں اور براہمن گرنتھوں کے	
سوامی جی کی مراد ہے۔	۴۳۹
ویدوں سے کل تمام علوم کا	
نکلنا ہے۔	۲۲۸
ویدوں کا مخالف کرتوں کا کیا	
ہونا۔	۳۰۵
ویدوں کو زبانی پڑھنے سے غرض	
اکثر حاصل ہوتی ہے۔	۴۹
ویدوں کے ایشور کرت ہونے	
ہمیشہ مساوات۔	۱۹۵
ویدوں کی تو دست فرصت حاصل	
نہیں ہوسکتی۔	۸۸
ویدوں کا کم قسم دوستانہ ہیں وید کیا	۲۵۲
سے عورتوں کے خدمت کرنے والے	

مضمون	نمبر صفحہ
کی مخرد۔	۴۹
ویدوں کے معنی سمجھنے میں ہمیشہ	
مشغول رہنا چاہیے۔	۵۶
ویدوں میں بت پرستی اور اوتاروں	
کا ذکر نہیں۔	۴۰۵
ویدوں میں بت پرستی کی مخالفت	۴۰۰
ویدوں میں براہمن گرنتھ شامل	
نہیں اسکی وجہ۔	۲۷
وید چار ہیں۔	۲۶۲
وید پاٹھ	۴۳۰
ویدانگ۔	۲۳۰
ویدی بید کھنا۔	۱۴۲، ۱۴۳
ویش کے فرائض اور اوصاف	۱۸۰، ۱۷۹
ویشنو چکراکت مت۔	۴۹۸
ویشنو چکراکت مت کا بانی	
اور اس کے چیلے۔	۴۰۴
ویشنو مت کا آغاز۔	۴۹۳
ویشنو مت اور وید اور وہ مت ہے۔	۴۹۱، ۴۹۲
ویشنووں کا تلک۔	۴۵۹
ویشنووں کا تلک اس بارہ میں	
ایک شکشا۔	۴۸۹
ویشنووں کی لیلا۔	۴۸۹
ویشو دیو یگیہ اور اس کا	۱۶۱، ۱۳۲
طریقہ۔	۱۳۱
ویشو دیو یگیہ کو مدعا۔	۱۳۰
ہ	
ہردوار کی پرستش۔	۴۲۲
ہریشچندر گجھ جی ایشور۔	۲
ہنگلاج کی پرستش۔	۴۲۸
ہر چند! انبیا ایشور۔	۱۹
ہوم سے آب و ہوا صاف ہوتی	

مضمون	نمبر صفحہ
ہے۔	۴۹
ہوم صبح و شام کے فوائد۔	۴۹
ہوم طالب علم کیلئے بھی فرض	
ہے۔	۴۰
ہوم کا فائدہ بالمقابل کھانے	
کھلانے کے۔	۴۶
ہوم میں منتر پڑھنے کے	
فوائد۔	۴۳
ہوم ہر گھر میں ہونا چاہیے	۴۷
ہوم ہر ایک کو کس قدر کرنا	
چاہیئے۔	۴۹
ے	
یان۔	۲۰۸
یجنہ۔	۱۳۸، ۱۳۰
یدھشٹر سے جین پال تک	۴۰۸، ۵۱۲
شجرہ نسب۔	
یگیہ۔	۴۸
یگیہ اتھتی۔	۱۳۱
یگیہ برہم۔	۱۳۰، ۱۳۸
یگیہ پتری۔	۱۳۹
یگیہ مہا۔	۱۴۵
یگیہ پنچ مہا کے فوائد۔	۱۳۶
یگیہ طالب علم کیلئے فرض ہے	۴۸
یگیہ دیو۔	۱۳۰، ۱۳۶
یگیہ ویشو دیو۔	۱۴۹
یم۔	۲۳۱، ۲۴۲
یم اور نیم کیا ہیں۔	۴۳
یوگ کی تعریف اور اس کا پھل	۳۳۸
یوگی ایشور نہیں ہوسکتا۔	۲۸۸

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
تاپ کے بڑھ جانے کی دو شنیاں۔	٣٩٨	ہو جانا چاہئے۔	١٢٨	دوران خون کا خلاصہ۔	١١٠
تاپ کے گرنے کا نقشہ۔	٢٧٣	تپ مزمن اور بواسیر میں فرق۔	١٢٦	دوران خون کا کرم پر بانی جائے گا	
تپ کی تعریف۔	٩١	تپ پر عقل اعتراض۔	١٢٦	الحق اعضاء کا فائدہ۔	١١٣
ترتیب یعنی اشتہو۔	١٩	تپ خفیف زندگی میں بھی		دوران خون کے فوائد۔	١٠٨،١١٢
تجویزوں کا پاکھنڈ۔	٣٢	ہو سکتا ہے۔	٢٥٩	دوران کا خواب کس عمر میں ہوتا ہے۔	١١٣
تدھی دھیان۔	٣٢٣	تپ زنا کا ری کو روکتا ہے۔	١٢٩	دوران کا آپس میں کیسا سلوک	
تپا کا۔	٢٠	تپ سے پیدا شدہ لڑکا باپ کا		ہونا چاہئے	١٢٥
ترس مستی کی جنتری کی لیلا۔	٣٢١	عادت ہوتا ہے۔	١٣٣	دوا دینے کے اصول۔	١٢٩
ترک۔	٤٥١	تپ کتنے ہو سکتے ہیں۔	٢٥٠	دھونی یعنی اشتہو۔	١٥
ترکنی۔	٥٠٢	تپ کی دعوت۔	١٣٨	دھو آکھیں۔	٤٢٦
ترکنی زبان۔	٣٤٢	تپ کی فہرست کب ختم ہوئی	٤٢٩	دشتو یعنی اپنے تور۔	٥١٥٥
ترکنی سیدھنا۔	١٢٩	تپ کے حق میں بیان۔ ١٢٩ و ١٣٠	١٥١	دشتو بیان۔	٣٩٣
ترمیدہ تیک۔	٢٦٣	تپ کے حق میں نازک تمہارات	١٥٢	دشتو بعض یعنی اشتہور۔	١٣
ترنجبین۔	٥٠	و		دشو دشو یعنی اشتہور۔	٢٠
تشخیص جو مرض کی دوا سے ہو جاتا ہے۔	٣٠٩	دالدین کی دو سے پرکس صورت		دشمنی کی تعریف۔	٥٥
تصورات مکمل ہونے کو کیا جانا چاہئے	٥٩	سے جفت ہونا چاہئے۔	٤١٠	اور کاربائیت۔	٣٠١
تقسیم انسان سے پیدا شدہ عیوب		دالدین کے ذاتی حقوق الشعور	١٠٣،٢٠٣	اگر۔	٣٠٧
دنترشو	٢١٨ ١١٠	دوام بانگی مت کا آغاز۔	٢٠٣ ٣٩٩	دیو داری اور مطالعہ قرآن مجید (١)	
تسکے معنی ناچ بھی ہیں۔	١٣٠	دوام بانگی مت کے اصول۔	٢٣٢ ٣١٥	اکنی دیویوں کے ساتھ ترکیب۔	١٣٢
تندرستی کی مواقعت اور تندرستی۔	١٢٣	دوام بانگی مت کی تعمیر۔	٢٠٠	[illegible]	٤٥١
توحید بدایت مست۔		دوام بانگی مت کے تیرتھ۔	٣٠٤	دیودا اور جوگ میں فرق۔	٥٢٢
بعض آدمیوں کا دوا دھی ہو جانا۔	٢٥٢ ٢٥٩	دوام بانگی بیدی کی تعلیم۔	٣٩٩ ٣٢٢	دوا ایک سے زیادہ۔	١٢١
بعض بچے انسان کی پیدا شکل بدلتی ہے	٢٥٨	دوام مارگیوں کی آدمیت شروع ہونے سے	٣٤٣	دوا مرکب جائز ہے۔	٦٥،١٣٣
بعض بچوں کی تعبیر۔	٢٥٦	دوام مارگیوں کے جانوروں وغیرہ	١٢٥١	دوام تپ کی مخالفت دوسروں کے لئے	١٢٩
بعض کے وقت کی تعبیر	٢٦٢ ٢٩١	دوام مارگیوں کے گرو ششر۔	٣٩٥	دوا دو تپ کے نقص۔	١٢٣
بعض کی ویسی ثبت دوائیں۔	٢٢٩	دوا کی تعریف۔	٩٨	دنی دھرم کی تعریف۔	٥٩
بعض دیہاتیوں کی پیدا ہونے سے		دو بھاگ کی تعریف	٥٢	دھاتیں۔	٣١
بید ماسے۔	٢٧٣ ٢٨٠	جوا۔ ٢٥١، ٢٥٢، ٢٥٣	٣٠٨	دیا مرتیاں۔	١٩٠
پیاسے کا فرق۔	٢٤٠	دون شب یعنی اشتہور۔	٤	دیو تیرتھ کا ذکر کے پیدا ہونا ہے	٣٣٩
نیتی سے ہم دیوتی نہیں ہو سکتی۔	٢٢٢ ٢٤٣	دون ابشرم۔	٥٣٠	دیوانیوں کے چار اقسام بالطہر۔	١٥٢
تیم	٢٢٣	دون یعنی اشتہو۔	٩	دیوانیوں کے قول میں ترمیم ہے	
تیم پانچ۔	٤٣	دوران خون تھا ہونا۔	٤١٠،٤١١	پیدا ہوا۔	٣٤٢
تیوپ	٢٣٢ ١٥١	انسان جو شہ کا کاخلاصہ جسم پر		دیوانیوں کے قول پر دو توجیہ ہے	
تیوگ اپنے سے افضل میں		جسم کی ترتیب۔ ٢٣٢، ٢٣٣	١١٠	پیدا ہوا۔	٢٥٥

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
مذہب اسلام۔		معاملات خارجیہ کے سر انجام کرنے		کثرت میں جیو پر بعض ادیان نہیں پائے	۳۳۰
۔ قیامت [illegible]	[illegible]	کا جزیہ نہیں۔	۱۹۴	کثرت میں [illegible]	۳۱۱
[illegible]	[illegible]	معجزے منکرہ [illegible] معقول		کثرت میں جیو کی حالت۔	۳۱۱
۔ گناہ کی معافی۔ (۲۹۵)	۲۹۸	کنیسیپ وغیرہ کے۔	۹۳۲	کثرت میں جیو کے ساتھ [illegible]	[illegible]
۔ [illegible]	۲۱۰	معجزے منکرہ کے۔	[illegible]	عالم [illegible]	
۔ [illegible]	۲۹۳	معلوم و معقول کے علامات	[illegible]	کثرت میں جیو معدوم نہیں ہوتا۔	۳۰۹
۔ [illegible]		معقول کے نہیں ہونے کا ثبوت۔	۲۱۰	کثرت [illegible] حاصل ہوتی ہے	۳۰۱
کے ہیں۔ (۲۲)	۲۱۸	معلول کے قرائن خاص۔	۱۳۲	[illegible]	۳۲۱
۔ [illegible]	[illegible]	معقول ازلی نہیں ہو سکتی۔	۲۱۹	مشترک۔	[illegible]
۔ [illegible]		معلول کی تعریف۔	۲۹۱	مشترک کے معنی۔	۳۹۲
[illegible]		[illegible]	[illegible]	مشترکہ و مشترکہ۔	[illegible]
شادی کرنا۔ (۲۹۲)	۲۹۹	[illegible]	۲۱۱	[illegible]	[illegible]
۔ [illegible]		[illegible]	۱۹۵	[illegible]	۳۱۰
مانگنی۔ (۲۵)	۲۹۲	معلول کے ساتھ سلوک۔	۲۱۰	[illegible]	۵۲
۔ [illegible]	۲۸۱	[illegible]	۹	[illegible]	
۔ [illegible]	۴۰۶	مکتی۔	۴۲۰	[illegible]	[illegible]
۔ [illegible]	۲۹۳	مکتی اور [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۔ [illegible]	۲۱۲	مکتی حاصل [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۔ [illegible]	۲۱۳	مکتی دائمی نہیں ہے	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۔ [illegible]	۴۲۱	مکتی کا [illegible]		[illegible]	۳۲۳
۔ [illegible]	۲۱۱	[illegible]	۳۰۸	[illegible]	۳۳
مرد و عورت کی [illegible]	۱۲۸	مکتی [illegible]	[illegible]	موت کے بعد جیو کی گتی۔	۳۲۸
مرد و عورت کی [illegible]		مکتی کے [illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۵
[illegible]	۱۱۳	[illegible]	۲۲۵	[illegible]	[illegible]
مرد کے [illegible]	۲۱۳	مکتی کی تعریف۔	۲۰۰	[illegible]	۳۴۳
[illegible]	۲۱۹، ۴۱۰	مکتی کے حصول [illegible]		[illegible]	۷۳
[illegible]		[illegible]	۶۶	[illegible]	۳۹۳
مرنا۔	۲۵۱	مکتی کے سادھن۔	[illegible]	ن	
[illegible]		مکتی کی [illegible]	۲۱۰	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۳۴۳	مکتی کے وسائل۔	۲۲۰	[illegible] کے معنی۔	۵
[illegible]	[illegible]	مکتی [illegible]		[illegible]	
		[illegible]	۳۰۴	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	مکتی [illegible]		ناک کنوؤں کا حال۔	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۲۱	[illegible]	۳۰۳

مضمون	نمبر صفحہ
مذہب اسلام۔	
کرنا ۔ (۲۰۵)	۲۲۰
″ خدا کا تقسیم کرنا (۲۰۲)	۲۲۶
″ خدا کا سلوک انسان	
سے (۲۰۹) (۲۰۸)	
″ خدا کا سودا گری کرنا (۱۴۰۸)	۶۰۲
″ خدا کا شریب (۴۰۲)	۲۶۴
(۴۲۵) (۴۱۹)	[illegible]
″ خدا کا تشبیہ دینا [illegible]	
کرنا (۲۳۲) (۲۹۵)	[illegible]
″ خدا کا شیطان کو مہلت	
(۲۹۹)	۶۰۷
″ خدا کا شیطان کو مہلت	
دینا (۱۰۹)	۶۰۹
″ خدا کا طرفداری کرنا (۱۰۷)	[illegible]
(۱۱۱) (۱۲۷) (۲۱۸) [illegible]	[illegible]
″ خدا کا فرشتوں سے مشورت کو	
بھیجنا (۱۲۴)	۶۲۱
″ خدا کا فرشتوں کو علم	
دینا (۱۰۱)	۶۱۳
″ خدا کا قریب ہونا (۹۴)	[illegible]
″ خدا کا قبر کی طرف	
پھرنا (۳۰)	۲۴۳
″ خدا کا قرآن کی قسم کھانا (۴۴)	۵۴۰
″ خدا کا قسم کھانا (۱۰۱)	۶۰۲
″ خدا کا کعبہ کو مخصوص	
کرنا ۔ (۲۹۵)	۲۶۱
″ خدا کا شیطان کو مہلت	
کا حکم دینا (۲۰۳)	۶۰۳
″ خدا کا مسلمان کرنا (۲۷۲)	۲۲۹
″ خدا کا لوگوں کو گمراہ	
کرنا ۔ (۲۵۵)	۶۰۰
″ خدا کا محدود مکان	
ہونا (۲۹۳) (۲۵۴)	[illegible]
مذہب اسلام۔	
″ خدا کا مخصوص کرنا بعض	
آدمیوں کو (۲۴۴)	۲۶۰
″ خدا کا مردوں کو زندہ	
کرنا (۳۹)	۲۹۷
″ خدا کا معجزہ [illegible]	
″ خدا کا مکر کرنا [illegible]	[illegible]
″ خدا کو شہر [illegible]	۲۸۰
″ خدا کا [illegible]	۶۱۱
″ خدا کا [illegible]	
مردوں کا زندہ کرنا (۱۳)	۶۲۰
″ خدا کو [illegible]	
[illegible] (۲۹)	[illegible]
″ خدا کا [illegible]	
[illegible] (۳۷)	۲۰۶
″ خدا کو [illegible]	
تشبیہ ۔ (۱۲۶)	۶۰۹
″ خدا کو [illegible]	۶۹۱
″ خدا کا [illegible]	
فرشتے ۔ (۹۸)	۴۸۰
″ خدا کے [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
(۱۹۸)	[illegible]
″ خدا کی راہ میں [illegible]	[illegible]
″ خدا کی طرف سے [illegible]	
[illegible] (۱۷۰)	۴۸۰
″ خدا کے ساتھ [illegible]	
[illegible]	۶۳۳
″ خدا کی محبت کا [illegible] (۲۱)	۲۹۸
″ [illegible]	
[illegible]	
[illegible] (۱۶۳)	۴۶۰
″ خدا [illegible]	
[illegible] (۱۰۱)	۳۶۱
مذہب اسلام۔	
″ [illegible]	
[illegible] (۹۸)	۳۹۶
″ دنیا کا [illegible] (۵۰)	۴۹۹
″ [illegible] (۲۲۳)	۶۰۸
″ دوزخ [illegible]	[illegible]
″ [illegible] قرآن	
کا [illegible] (۲۰۶)	۶۳۹
″ [illegible] (۲۰۳)	۹۶۳
″ [illegible]	
″ [illegible] (۲۴)	۹۶۳
″ [illegible] (۳۷)	۳۳
″ [illegible] (۵۵)	
″ [illegible] (۹۱)	۴۸
″ سورج کا ایک [illegible]	
[illegible] (۱۶۳)	۴۸
″ سورج و چاند کا [illegible]	
کرنا ۔ (۱۳۶)	۳۵
″ شیطان [illegible]	۶۰۹
″ [illegible] (۲۴)	
″ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
″ [illegible] (۱۰۱)	۶۰۳
″ [illegible]	
[illegible] (۱۰۹)	۵۵۰
″ [illegible] (۱۳۹)	۶۳۵
″ [illegible]	
″ [illegible] (۲۳۸)	۶۱۹
″ [illegible] (۱۱)	۶۱۶
″ قرآن [illegible]	
[illegible]	۶۲۰
″ قرآن [illegible]	
[illegible] (۱۹)	۳۳۹
″ [illegible]	[illegible]

مضمون	نمبر صفحہ
م	
ماں بھی ایشور ہے۔	۶۰
[illegible] کے کام [illegible]	۱۳۰
[illegible] بھی ایشور ہے۔	۵
[illegible]	[illegible]
[illegible] خوشبو [illegible]	[illegible]
[illegible] کب تھا۔	۳۹۲
[illegible] کی حفاظت کیسے کرنی چاہیے	[illegible]
ماں باپ [illegible] عالم [illegible]	
[illegible] عالم [illegible] ہے۔	۲۸
ماں باپ [illegible] کھانا [illegible]	
[illegible] پیدا [illegible]	۳۸
ماں باپ کی خدمت [illegible]	۲۵۰
[illegible]	[illegible]
مذہب	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	۱۲۸
[illegible]	۱۲۵
[illegible]	۲۲۵
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible] کرنا چاہیے۔	۱۹۲
[illegible]	۲۹۰
مذہب اسلام۔	۱۲۷
” [illegible] خدا کا [illegible]	
[illegible] (۲۲۴۰)	[illegible]
” آسمان کو چھت بتانا (۵۸)	۹۹۳
” آفتاب کو مغرب سے	
[illegible] (۲۳۴)	۹۶۹
” اللہ [illegible]	[illegible]
” انسان [illegible]	
[illegible] (۴۴۵)	۶۰۰
” [illegible] (۳۱۰)	۹۶۲

مضمون	نمبر صفحہ
مذہب اسلام۔	
” [illegible]	[illegible]
” بہشت [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
	[illegible]
	[illegible]
” بہشت [illegible] میں	
[illegible] (۹۳)	۹۹۸
” بہشت کا [illegible]	[illegible]
” بہشت میں انسان [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
” [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

مضمون	نمبر صفحہ
مذہب اسلام۔	
” خدا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا [illegible]	[illegible]
” خدا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	[illegible]
” خدا کو [illegible]	[illegible]
” خدا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	[illegible]
” خدا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
” خدا کا [illegible]	

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
ال اگنی -	۵	کھانا آدمی ...کے ہاتھ سے کھانا		گندھ کی تعریف -	۶۲
...ل کی تعریف -	۶۸	...شہادت از تواریخ -	۴۵۲	گن کی تعریف -	۶۱
...ن علت ہے معلول نہیں ہوتا -	۲۸	کھانا ...کے ...	۴۲۱ ۲۴۰	گنگا وغیرہ نام سمرن ... سے	
ال ...یعنی ایشور -	۲۳	کھانا ... کے ہاتھ کا نہیں		نجات نہیں دیتے -	۴۲۵
الیا کمت کے ... کی تردید -	۴۱۹	کھانا چاہئے -	۳۵۵	گنوں کے ۲۴ اقسام -	۷۲
... کی تعریف -	۴۲۸	کھانا ... چاہئے -	۳۵۵	گنیش یعنی ایشور -	۲۰
...سے پیدا شدہ وجوب -	۱۸۲	کھانے اور ... کھانے کے ...		گوروان سے گرو کی تعظیم	۱۰۰
...شتھ -	۴۴۲	کی تشریح -	[illegible]	گورو ... کی تردید -	[illegible]
...کی تعریف -	۴۴۹	کرسٹری کے ... اور ...	۱۲۳ ۱۳۲	گورو ... -	۳۹
...ن ... سے ...		کشی -	۱۹۲	گورو ... بول -	۲۱۸
...سکتا ہے -	۳۵۶	کھم یعنی ایشور -	۴	گورو ... -	۲۳
...ا اور پکا کھانا -	۳۳۹	کیتو یعنی ایشور -	۱۹	گوبست ...	۳۰۰
...کے اقسام -	۷۳	کیوں ... کی ...		گوشت - [illegible] ۳۳۸	
...کی تعریف -	۷۳	...	۹۰	[illegible]	۶۰۵
...سے پیدا شدہ وجوب -	۱۸۰	گ		[illegible]	۱۵۶
...	۳۰۳	...کے ... -	۲۵۳	[illegible]	۴۱۸
...	۲۹۹	... کی ... تشریح	۴۲۲۱	[illegible]	۶۶۵
...کی صفت -	۲۳۳	... یعنی ... -	۵	[illegible]	
...		گرو -	۴۳	گوسائیں -	۴۹۱
...کی تردید -	۴۱۹	گرو -	[illegible]	... -	۴۴۳
... پانچ عدد -	۲۲۳	... سکار -	۱۱۴	گیا میں ... کے ...	
...		گرہ جال -	۲۴	کی تردید -	۶۱۲
...کرنا چاہئے -	۱۲۳	گرو ... وقت	۱۰۰	گیان یعنی ایشور -	۱۸
... یعنی ایشور -	۲۰	گرہ ... -	۳۳	گیان ... -	۴۱
گوشت پانچ عدد -	۳۹	گرہست آشرم کی فضیلت -	[illegible]	ل	
گوشت آنند سے -	۲۱۹	گرہست ...	۱۲۴	لڑکی کی ... باتیں چاہئے	۱۹۵
گوشت اتی سے -	۲۱۹	گرہستی ...	۱۲۱	لڑکا لڑکی آٹھ سال کی عمر ...	
گوشت پہان سے -	۲۱۹	گرہستی ... دشمن سے ...		... گھر ... کریں -	۴۰
گوشت ... سے -	۲۱۹	... سکے -	۵۵	لکشمی یعنی ایشور -	۲۱
گوشت ... سے -	۲۱۹	گرہستی ... کر ... چاہئے	۱۵۳	لکشن کی تعریف -	۹۶
گوشت کھانا ...		گرہوں کے ... کی تردید -	۴۳۳	لنکا ... -	۳۸۳
قابل تسلیم ہے -	۲۱۴۸	گرہوں کے ... کی ... -	۴۴۱	لوک ... کے ...	
گورس یعنی ایشور -	۲۵	گوردیو ... کا ... -	۴۴۴	... -	۳۰۰
گوردیو یعنی ایشور -	۱۳	گنیش یعنی ایشور -	۲۰	لرکا ... کی ... کا بیان	۳۰۱

مضمون	نمبر صفحہ
اُن کا دین۔	
یسوع کا مرگی کے بچوں کا اور	
کوڑھی کو اچھا کرنا (۱۳۲)	۶۳۰
یسوع کا مخالفت کرنا [illegible]	
خداوند [illegible]	
پاتے ہیں (۱۹۹)	۶۳۱
یسوع کا معجزہ دربارہ [illegible]	
درخت [illegible] (۲۰۲)	۶۳۳
یسوع کی آزمائش بذریعہ	
شیطان (۱۹۱)	۶۱۹
یسوع کی پیدائش (۲۰)	۶۲۲
[illegible] باپ کی سزا	
اولاد کو دینا (۳۱)	۶۲۶
فرشتے اور قربانی (۱۹)	۶۲۹
فرشتے کا [illegible]	
[illegible] زمین کا جلنا (۱۰۶)	۶۴۰
کاہن اور [illegible]	
[illegible]	
کا [illegible] (۱۰۴۲)	۶۰۹
قتل کی سزا (۴۳)	۶۲۱
قربانی [illegible]	
مقرر (۴۳)	۶۲۵
قیامت [illegible]	
(۹۸)	[illegible]
کا [illegible]	
بدلے کا (۳۶)	۶۲۴
کا [illegible]	۶۰۹
کا [illegible] (۱۱۲)	[illegible]
جلسے اور قیامت۔	[illegible]
کا [illegible] شیطان	[illegible]
کا کتاب اعمال پر دیباچہ	۶۲۲
کا کتاب [illegible]	

مضمون	نمبر صفحہ
عیسائی دین۔	
دیباچہ۔	۶۲۰
کتاب ایوب پر دیباچہ۔	۶۲۸
کتاب پیدائش۔	۶۰۳
کتاب خروج۔	۶۲۰
کتاب دوم سلاطین۔	۶۲۶
کتاب دوم سموئیل۔	۶۲۶
کتاب گنتی۔	۶۲۰
کتاب واعظ	۶۲۸
کتاب یوحنا کی انجیل پر دیباچہ	۶۲۳
کتاب متی کی انجیل۔	۶۲۲
کتاب مرقس کی انجیل	۶۲۴
مکاشفات کی کتاب	
پر دیباچہ	۶۴۵
کتاب یوحنا کی انجیل۔	۶۴۳
[illegible]	
(۲۳۲،۲۳۵)	۶۴۳
گدھے کا خداوند کے [illegible]	
دیکھنا (۲۳۵)	۶۴۰
مال کے جمع کرنے کی	
مخالفت (۲۷۵)	۶۳۱
مُردہ و قبر [illegible]	
اُس پر [illegible] (۲۰)	۶۱۵
موسیٰ کا ایک مصری کو	
مار ڈالنا (۲۳)	۶۲۰
موسیٰ کا [illegible]	
[illegible] (۲۵)	۶۲۶
میکائیل کی لڑائی آسمان	
پر (۲۳۱)	۶۵۰
نرسنگا [illegible]	
[illegible] (۱۰۸)	۶۴۰
نوح کا [illegible]	
کے لئے (۱۸)	۶۱۰
نوح کی کشتی (۱۳)	۶۱۰

مضمون	نمبر صفحہ
عیسائی دین۔	
یعقوب اور خدا کا کشتی	
لڑنا (۵۳)	۶۱۹
یوحنا کی انجیل کے مطابق	
ابتدا میں کیا کیا تھا (۲۹۵)	۶۴۳
عیوب جو حصول علم میں سدراہ	
ہوتے ہیں۔ اُن کا	
تدارک۔	۹۳
غ	
غالب الحواس۔	۳۴۴
غضب سے پیدا شدہ عیوب۔	۱۸۲
غیر ملک میں سفر کرنے کی اجازت	۳۳۲
غیر ملک میں سفر نہ کرنے کے	
نقصانات۔	۳۳۴
ف	
فاعل کی تعریف۔	۲۹۲
فرائض [illegible]	
کرنا چاہئے۔	۵۵
فریب [illegible]	۱۹۰
فیصلہ [illegible] ہونا چاہئے۔	۲۱۵
ق	
قادر مطلق۔	۲۳۳
قتل میں کب پاپ نہیں ہوتا۔	۲۳۲
قضا و قدر پر دیباچہ۔	۳۲۸
ک	
کارن [illegible]	۲۷۸
کارن [illegible]	۲۷۸
کارن [illegible]	۲۸۸
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۵۹۰
[illegible] دربارہ	
شادی صغر سنی	۱۰۵،۱۰۳

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
عیسائی دین۔		عیسائی دین۔		عیسائی دین۔	
حماقت (۱۵)	۶۲۸	تہمت کے لئے ہدایت کرنا (۲۸)	۶۲۳	" عیسےٰ کا اپنے شاگردوں کو	
" آسمان پہاڑ پر خدا کا دیکھنا (۱۱۹)	۶۴۲	" خدا کا پچھتانا (۱۵)	۶۱۳	قربت بخشنا (۱۰۶)	۶۳۳
" خدا و ابراہیم کا ہمکلام ہونا (۱۲)	۶۱۵	" خدا کا ... موسےٰ کو دکھانا (۳۲)	۶۲۲	" عیسےٰ کا اپنے قول کو قربت پر ترجیح دینا (۸)	۶۳۸
" خدا اور یعقوب کا کشتی لڑنا (۱۲۵)	۶۱۶	" خدا کو ... (۱۱۵)	۶۴۵	" عیسےٰ کا انجیر کے درخت کو سراپ دینا (۹)	۶۳۶
" خدا اور ابراہیم کی بات چیت (۱۲۳)	۶۱۶	" خدا کے احسانات کا ... (۱۲۲)	۶۵۲	" عیسےٰ کا ایک مجھوے کے پاس جوڑے کے گناہ معاف	
" خدا کا بنی اسرائیل کی فرعون کی طرفداری کرنا (۱۳۰)	۶۴۷	خدا کی ہیکل ... (۱۳۹)	۶۴۰ ، ۶۴۹	کرنا (۶۲)	۳۳
" خدا کا انسان سے رشک		" خدا کے لئے قربانی کی		" عیسےٰ کا ایک شاگرد کے	
مخالفت یا دوستی کرنا (۱۹)	۶۱۲	ترکیب (۲۰)	۶۲۲	پکڑوانا ہے (۵۵)	۶۳۴
" خدا کا ... دلائل کرشت		" خدا دوزخ کا کھانا (۳۰)	۶۲۹	" عیسےٰ کا بارہ تخت فرشتوں	
غوری (۱۱)	۶۱۱	" دو بیٹیوں کا آسمان پر لا کر ... (۱۵)	۶۲۹	کی دھمکی دینا (۶۹)	۶۲۰
" خدا کا ... (۱۲)	۶۱۳	" [illegible] (۲۲)	۶۱۸	" عیسےٰ کا ... (۵۰)	۴۲
" خدا کا حوّا کے ساتھ		" رائی کے دانہ برابر اعتقاد		" عیسےٰ کا ...	
ساتھ پھرنا (۱۰)	۶۱۰	کو ... سکتا ہے (۲۰)	۶۲۶	ہونا (۲۰)	۱۳۲
" خدا کا ... (۱۵)	۶۲۶	" ... کا اپنے خاوند کو ...		" عیسےٰ کا خدا ہونا اور شریک	
" خدا کا ... کو ...		دینا (۳۰)	۶۱۱	ہونا (۷۰) (۹۶)	۶۳۳
دکھلانا (۲۸)	۶۱۶	" سانپ کا عورت کو ...		" عیسےٰ کا دعا مانگنا (۸۳)	۳۹
" خدا کا سب جانوروں کو		... (۱۸)	۶۰۸	" عیسےٰ کا ... کر کے خدا	
ہلاک کرنا (۳۹)	۶۲۰	" ... کے دن کا ناپاک		کا بیٹا ہے (۴۹)	۶۴۳
" خدا کا ... (۱۲)	۶۱۴	ہونا (۴۲)	۶۲۱	" عیسےٰ کا ... اعمال	
" خدا کا ... (۱۳)	۶۱۳	" ستاروں کا زمین پر گرنا (۱۳)	۶۳۰	لانے والے عیسےٰ کے ...	
" خدا کا غضب (۱۰)	۶۵۳	" سرہ کا حاملہ ہونا (۲۳)	۶۲۴	ہو جاتے ہیں (۹۵)	۶۴۴
" خدا کا فرشتوں کا ابراہیم		" شیطان اور ...		" عیسےٰ کا ... (۱۲۲)	۵۵
کے ساتھ (۲۰)	۶۱۳	اسکریوتی (۴۲)	۶۴۲	" عیسےٰ کا صلیب پر ... (۶۸)	۶۴۱
" خدا کا ...		" شیطان کا ... تکلیف		" عیسےٰ کا شاگرد ... (۱۵)	۱۳۰
مانگنا (۴۳)	۶۲۳	دینا (۵۹)	۶۲۸	" عیسےٰ کا قبر سے اٹھنا (۸۱)	۴۲
" خدا کا لشکر (۲۳)	۶۱۸	" عیسےٰ کا ... (۳۶)	۶۱۹	" عیسےٰ کا ... کو پوجا	
" خدا کا ...		" عیسےٰ ... (۹۱)	۶۲۳	کرنا (۹۸)	۶۳۴
... (۳۹)	۶۲۰	" عیسےٰ سے ...		" عیسےٰ کا لوگوں کو بہشت	
" خدا کا ...		کا ...		وغیرہ کا ...	
... (۱۲)	۶۱۰	... وغیرہ (۶۹)	۶۳۲	سے جدا کرنا (۸۰)	۴۲
" خدا کا ...					

مضمون	نمبر صفحہ
شہروں میں عالموں کی سیکھا	
اختر کرنا۔	۱۹۹ و ۲۰۰
شیخین۔	۳۴
شیریں زبان۔	۱۲۳-۱۲۴
شہوت کا آغاز عورت میں پیدا ہونا	۲۹۱
شیعوں کے فرقوں کے نام	۴۵۸
شیعوں کی پیدائش۔	۴۰۷
ص	
صنم پرستی کی شادی پیدا ہونا۔	۱۴۰ و ۱۴۳
صفات عادت اور ادبی۔	۸۱
صحبت کا حکم۔	۳۲۶
... مختلف نسلوں کی بستی	
ہے از شعور۔	۴۲۳ و ۴۲۴
ض	
ضدی کا طریق۔	۱۹۹
ط	
طالب علم کے دوست۔	۱۳۲
طالب علم کیسے ہونے چاہئیں	
طوائف کے فرائض۔	۱۴۱ و ۱۴۳
طالب علمی میں صرف اپنے مضمون	
طبیب۔	۳۶
ع	
عارضی کی تعریف۔	۸۱
عالموں کی تعظیم۔	۲۹۳
عالیت عالم ہی کو حاصل ہو سکتی	
ہے۔	۹۸ و ۹۹
عقد ثانی۔	۱۳۳ و ۱۳۴
عقد ثانی کے نقص۔	۱۳۴
علت آخری کی علت نہیں ہوتی	۴۸۳
علت اور معلول کا آپس میں تعلق	۶۶
علت فاعلی۔	۴۶۰
علت مادی۔	۴۶۸
علت غیر۔	۴۶۸
علت کی تعریف۔	۲۶۲

مضمون	نمبر صفحہ
علت کی نفی نہیں۔	۴۸۰
علت کی علت نہیں ہوتی۔	۲۹۱
علت معلول سے پہلے ہوتی ہے	۲۸۱
علم کا فائدہ۔	۹۸
علم کی خیرات افضل ترین ہے۔	۹۹
عورت اور خاوند کی جدائی کے	
مواقع۔	۱۳۳
عورت کا دوسرا خاوند کر لینا جس وقت	
وہ کرے تو کیا کرے۔	۱۵۲
عورت زمانہ قدیم میں تعلیم یافتہ	
ہوتی تھی۔	۹۶
عورت کب دوسرا خاوند کر سکتی	
ہے اور کب شہر۔	۱۵۵
عورت کو خوش رکھنا چاہئے۔	۱۴۲
عورت کو دو بیوی کے ساتھ کا حکم	
عورت ازدیر۔	۲۹۸ و ۲۹۹
عورت کے تعلیم یافتہ ہونے کی	
ضرورت۔	۹۴
عورت کے چھ عیب۔	۱۴۲
عورت کی عزت کرنی چاہئے	۱۴۲
عورت کے فرائض۔	۱۴۳
عورت کے لئے ...	۸۱
عورتوں کے بیٹھنے کے لئے ...	
علوم و فنون۔	۹۸
عیسائی دین۔	۳۰۱
" آدم کا باغ عدن سے	
نکالا جانا (۴۰۹)	۳۰۹
" آسمان ...	
ہے اور توریت کا ...	
یحییٰ نہیں ... (۱۲۳)	۳۲۱
" ابراہیم کا سری کو جھوٹ	
بولنے کے لئے اور ... (۷)	۳۱۴
" انجیل (۱۲۳) و (۱۵)	۳۰۱ و ۲۹۸
" انجیل ... (۱۱۷)	۳۵۱

مضمون	نمبر صفحہ
عیسائی دین: انجیل کا ترجمہ	
بہشت ...	۳۱۰
" اسرائیل پر خدا کی طرف	
مریم کا آنا ...	۳۲۷
" اسماعیل کے ...	۳۱۶
" اعمال ...	۳۰۳
" اعمال کے مطابق ...	۳۰۳
" بنی اسرائیل ...	
گھر خدا ...	۳۲۷
" بنی اسرائیل کا دریا سے	
... (۱۳۰)	۳۲۱
" بہشت اور ایک عورت	
کی بابت ... (۱۳۱)	۳۲۰
" بہشت کی پیدائش	۳۱۸
" بہشت میں ...	۳۱۰
" بہشت میں شادی (۲۳)	۳۰۳
" بہشت میں ...	۱۲۹
" بہشت میں ... کی	
... (۱۲۴)	۳۰۳
" بہشت میں ... نہیں	
جامعہ ... (۱۳۸)	۳۵۵
" بیت ایل (۳۲)	۳۱۸
" پیدائش کے ...	
تاریخ (۳۲)	۳۲۲
" پیدائش ...	۳۰۶
" " آسمان ... (۱)	۳۰۳
" " انسان ...	
" ... (۲)	۳۰۷
" " ... (۲)	۳۰۴
" " عورت ...	
آدم (۲)	۳۰۷
" " نفس (۳)	۳۰۸
" توبہ (۶۶)	۳۳۰
" حکمت ...	

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
سورت میں بھترا۔	۱۲۶	سوبھاگ یعنی پاک۔	۱۲۰	شریر یعنی تول۔	۳۱۹
سندھیا کرنے کا طریق۔	۴۴	سوتنا یعنی پرمیشور۔	۱۲	شریر یعنی بھاؤکی۔	۳۲۰
سنسکار۔	۵۰۰،۶۴۹	سوتنتر۔	۱۲۴۱،۵	شریر یعنی سوکھشم۔	۳۱۹
سنسکار یعنی سولہ۔	۱۴۰	سوراٹ یعنی ایشور۔	۵	شریر کی کاران۔	۳۲۰
سنسکار رشی بھشتوں۔	۱۴۰	سورج و چاند گرہن کا سبب	۲۲۴	شری کرشن جی۔	۲۴۰
سنسکار گربھ دھان۔	۱۱۹	سورگ۔	۴۲۸	شریر بھاگوت کا پول۔	۲۳۵
سنسکرت کی کتابوں میں سیاسی		سورگ اور نرک کے معنی۔	۳۲۱	بشست آچاریہ۔	۴۵۰
ملکی اور تدبیر سلطنت کے		سوکرکس لئے آتی ہے۔	۱۳۲	بششٹ۔	۴۵۰
اصول مکمل تشریح ہیں۔	۲۲۶	سوئیر یعنی ایشور۔	۱۱۰	شکتی یعنی ایشور۔	۷۱
سنکھیا کی تعریف۔	۴۴	سوکھشم شریر اور اس کی وسعت	۳۲۰	شنکر یعنی ایشور۔	۵
سنیاس پر ...	۱۶۱	سومنات کے مندر کی ...	۴۲۰	شکھشا کی تعریف۔	۲۹
سنیاس کا دھرم خاص۔	۱۶۰	سویمبر۔	۱۰۶	شستم۔	۴۱
سنیاس کا طریق۔	۱۶۹	سویمبھو یعنی ایشور۔	۲۵	شنکر آچاریہ کا ظہور۔	۰۶
سنیاس کس عمر میں لیوے	۱۶۱	سیاست ملکی کے متعلق آ		شنکر آچاریہ اور سودھنوا	۰۶
سنیاس کی تعریف۔ تمام ...		کے فرائض۔	۲۰۹	شنکر آچاریہ کا شاستر ارتھ	
ورن ... ۔ ۱۴۲، ۱۴۳	۱۶۲	ش		شیو ... میں۔	۵۸
سنیاس کی ضرورت ...	۱۶۰	شادی دیکھو بیاہ		شنکر آچاریہ کی وفات۔	۶۶
سنیاسی ... وغیرہ کو		شادی جوانی اور بلوغت ...		شنکر آچاریہ کی وفات کے بعد	۶۰
چھوڑنا۔	۱۴۴	کے بعد کرنے چاہیے۔	۲۲۶	ان کے شاگردوں کا ...	۶۴
سنیاسی ...	۱۶۴	شاکھائیں ۱۱۲۴ ویدکی۔	۲۸۱	شنبھو یعنی ایشور۔	۲۵
سنیاسی ...		شاگرد۔	۴۵۰	شو یعنی ایشور۔	۲۵
لے سکتا ہے۔	۱۶۲	شبد کی تعریف۔	۴۲	شوپران کب بنا۔	۹۲
سنیاسی حسب ضرورت جہاں		شنکھشی یعنی ...	۳۹۲	شوچ۔	۲۹
چاہے بغیر ٹھہرے۔	۱۶۳	شت پتھی۔	۴۷۱	شودر کا کام۔	۱۰۹
سنیاسی سچے کون ہیں۔	۱۶۹	شدھ یعنی ایشور۔	۱۴	شودر کے فرائض خاص۔	۱۲۲
سنیاسی کا ...	۱۶۲	شرادھ۔	۱۲۶	شہادت ... سزا۔	۲۱۴
سنیاسی ...	۱۶۱	شردھا۔	۲۲۱	شہادت ...	۹
سنیاسی کے بارے میں ...		شرتی۔	۲۰۵	شہادت ...	۹
... ۱۴۲، ۱۴۳	۱۵۵	شروتی	۳۲۱	شہادت کے ...	۶
سنیاسی کی گری ویدی۔	۴۹۹	شروتی ...	۳۲۳	شہادت لینے کا طریقہ۔	۱۰
سیوک۔	۴۲	شری یعنی ایشور۔	۳۱	شہرت کی خواہش صاحب علم	
سینٹ۔	۴۳	شریر۔	۳۱۹	کبھی نہیں کرتا۔	۱۹
سوامی نارائن مت۔	۴۰۸	شریر یعنی ...	۳۲۰	شہر کس موقع پر آباد ...	
سو پرن یعنی پرمیشور	۵	شریر تین ہیں۔	۳۲۰	شباب آچاریہ ...	۹۱

مضمون	نمبر صفحہ
...ائش -	۳۵
...ی تعریف -	۴۲
...رت خوروں کی سزا -	۲۰۵
...ی ترغیب -	۱۲۸
...ے معنی -	۲۹۸
...ا کی تعریف -	۶۲۹
...ا اور ملک کے حالات کی	
...ع معلوم ہو جاتا -	۱۹۹
...ایات محصول کس قدر وصول	
...کیا جانا چاہئے -	۲۰۱
...ایات محصول لینے کا طریق	۲۰۲
...ا کے باہمی تنازعات سر	
...ہوتے ہیں -	۲۱۴
...بد کی ہدایت اور تعلیم [illegible]	
...ہوں کے مذہب -	۱۸۰
...ب کی تعریف -	۴۱
...رتیا دھرم -	۲۲۹
...ربھی ایشور -	۱۳۶۵
...دور [illegible] کے استعمال کا	
...میں ذکر نہیں ہے -	۳۹۸
...جال سر کی پرستش -	۴۲۲
ذ	
زمین وغیرہ کی پیدائش [illegible]	
...ستے ہیں -	۲۹۳
زمین وغیرہ کی گردش کا بیان	۳۰۱
س	
سامودیہ کی تعریف -	۴۶
سامودیہ آج کل کے سنیاسی	
[illegible] -	۱۰۵
[illegible] -	۲۳۲
[illegible] کی تعریف -	۴۲
سب [illegible] سے کیا کیا لینا	
[illegible] -	۱۲۸
سبھا [illegible] کیا کیا [illegible]	

مضمون	نمبر صفحہ
سبھا پتی [illegible] -	۱۸۰
سبھا سدوں کے اوصاف [illegible]	۱۸۹
[illegible] عوام [illegible]	
کے قائم کرنے کا حکم اور [illegible] -	۱۶۸
ستیارتھ [illegible] کی تعریف -	۲۳۹
سپت [illegible]	۵۳۲
سپت [illegible] جیو کی -	۵۳۳
سپت [illegible] وغیرہ -	۵۳۴
سپرش کی تعریف -	۶۳
ست -	۱۳۹
ست دھرم [illegible] ایشور -	۶۹
[illegible] -	۶۸
[illegible] -	۷۵۲
[illegible] -	۲۳۹
[illegible] کس کی ہو سکتی ہے	۸
[illegible] ۲۰۴	۳۴۲ تا ۳۴۳
	۳۴۴
[illegible] -	۳۳۲، ۳۳۴
[illegible]	۲۱۹
[illegible] -	۴۳۲
سچ اور جھوٹ کا معیار -	۹۵
سچ بولنا -	۱۲۴
سچ جھوٹ [illegible]	۹۲
سچ کی [illegible]	دیباچہ
[illegible]	
[illegible] -	۳۱۸
[illegible] کی قسمیں -	۴۵۰
[illegible] ایشور -	۲۱
سرشٹی -	۶۳۰
سرشٹی [illegible]	
[illegible] اختلاف نہیں -	۲۴۰، ۲۳۹
سرشٹی [illegible] -	۵۲۱، ۲۴۳
[illegible] دھرم [illegible]	
[illegible] آدمی ہوں -	۱۸۰

مضمون	نمبر صفحہ
سرشٹی کا فاعل -	۶۳۰
سرشٹی کا مدعا -	۶۳۰
سرشٹی کی ترتیب -	۲۴۳
سرشٹی کی تعریف -	۲۴۲
[illegible] -	۲۳۲، ۲۱
سزا [illegible]	۲۲۰
سزا [illegible]	۲۲۰
سزا [illegible] کی -	۲۲۳
سزا [illegible] کی -	۲۲۴
سزا [illegible]	۲۲۴
[illegible]	
چاہئے -	۲۲۴، ۲۲۳
سزا کس کس عضو کو ہونی چاہئے	۲۱۰
[illegible]	۰
[illegible]	
وغیرہ کو -	۲۲۲
سفیر کیسا ہونا چاہئے -	۱۸۹
سفیر کا خاص کام -	۱۹۱
[illegible] -	۶۱
[illegible]	۲۲۰
[illegible] -	۳۷۵
[illegible]	۴۸۵
[illegible] - ۲۹، ۱، ۲۲۲	۶۵۲
[illegible] -	۲۴۳
[illegible] -	۲۲۹
[illegible] -	۳۲۱
[illegible] کا مضمون -	۲ (دیباچہ)
[illegible]	۱۶
[illegible] -	۶۵
[illegible] لفظ کے معنی -	۱۰۱
[illegible] -	۲۰۵
[illegible] وقت کا [illegible]	۲۲۲
[illegible] کرنے کا حکم	۱۳۶
[illegible] کرنے کی	

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
دھرما کی پہچان۔	۹۹	دھرم کے دس لکھشن۔	۱۶۲	ہوتا ہے۔	۱۹۰
دھرما کی تعریف۔	۹۸	دھرم کی فضیلت۔	۲۱۵	راجا صرف ایک ہی ہوتا ہے	
دھرما کے کرنے۔	۹۹	دھرم کی ہدایت شاگردوں کو	۱۳۳	شادی کرے راز مشو۔	۱۹۲
دشمن کا مقابلہ۔	۲۱۰	دشمن سارے کے تھکے۔	۵۰۱	راجا خود فیصلہ کرتا ہے۔	۱۹۲
دشمن کو مغلوب کرنے کی تجاویز		دھن۔	۱۹۰	راجا دشمن کا مقابلہ کرنے جائے	
[illegible] چاہیئے۔	۹۸	دھیان۔	۱۲۸	کبھی کنارہ کشی نہ کرے۔	۱۹۳
[illegible]	۴۲	دیانند جی پرچار۔	۴۲	راجا کو دفتر رکھنا چاہئے	
[illegible]	۱۰ تا ۴۲	دیو پوجا پرچار۔	۱۳،۱۲	مشاورت رکھنی چاہئے۔	۲۰۰
[illegible]	۱۹۰	دیو یاگ۔	۲۲۲	راجا روزمرہ کا حفظ [illegible]	
[illegible]	۲۸۷	دیو پوجا۔	۴۴۸	کیا کرے۔	۲۲۵
[illegible]		دیوتا پن۔	۱۴۰	راجا علم و ترتیب یافتہ ہونا چاہئے	۱۹۹
[illegible]	۲۰۰	دیوتا پرچار۔	۲۲۹	راجا کے [illegible]	۲۱۲
[illegible] کا مقصد۔		دیوتا تینتیس ہیں ان کی تشریح	۲۲۹	راجا کا محصول وغیرہ۔	۲۰۳
[illegible]		دیوتا سے کیا مراد ہے۔	۲۲۹	راجا کی [illegible] کا محافظ۔	۲۱۴
[illegible] پرچار۔	۱ تا ۹	دید کے معنی۔	۲۳۹	راجا کے فرائض ذاتی۔	۱۹۹
[illegible]	۲۹۶	دیو کی تعریف۔	۲۰۰،۱۲۸	راجا کے فرائض ذاتی تعلق	
[illegible]	۲۸۲	دید بھید۔	۲۱۲،۲۸	سیاست ملکی۔	۲۰۷
[illegible]	۲۰	دیوی بھی پرچار۔	۳۰	راجا کے واسطے ہدایات	
[illegible]	۳۶	دیوی بھاگوت پران کا [illegible]	۳۴۲	بروقت جنگ۔	۲۰۹
[illegible]	۳۲۱	دیوی بھاگوت کے مطابق [illegible]		راجا میں کیا کیا اوصاف	
دید بھی پرچار۔	۵	کی پیدائش	۳۴۴	ہونے چاہئیں۔	۱۹۷،۲۰۰
[illegible]	۲۰۰			راجا پرجا ایک دوسرے کے	
[illegible]	۶۲	ڈاکٹر [illegible] کے تجربہ کی تردید	۳۲۰	پابند رہیں۔	۲۱۳
[illegible]	۱۲۸	ڈ		[illegible] کی تعریف۔	۲۰۸
[illegible]	۱۹۵	ذرات کا نام [illegible]	۲۹۵	[illegible]	۲۲۹
دھرم۔	۶۳	ر		راجا [illegible] کا ذکر۔	۲۰۱
دھرم و ادھرم۔	۵۹،۲۲	راجا۔	۴۴۸	[illegible] کے اقوال۔	۳۲۶
دھرم [illegible]	۳۱،۴۲،۳۰	راجا [illegible]	۲۲۳	[illegible]	۲۹۶
دھرم [illegible]	۲۳	راجا [illegible]		[illegible]	۲۵۵
[illegible]	۳۳۱	[illegible]	۱۸۰	[illegible]	۲۱۵
[illegible]		راجا [illegible]		[illegible]	۱۹
[illegible]	۶۰،۵۹	[illegible]		[illegible]	۴۰
[illegible]	۲۱۶	[illegible]	۱۸۰	[illegible]	۳۲۹ تا [illegible]
[illegible]	۴۰،۲۰	راجا [illegible]		[illegible]	۳۲۱،۳۰

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
اور تالاب بنانا پاپ ہے۔	۵۰۰	و تردید۔	۵۱۰، ۵۱۱	حیوانوں کی قربانی بہشت کو	
جینیوں کے نزدیک کھانا پکانا		چارواک مت اور جینیوں کے		نہیں پہنچاتی۔	۴۰۴
بھی پاپ ہے۔	۵۰۲	اعتقادات میں بیدھا ہیں۔	۵۲۰ تا ۵۲۱	حیوانوں کی قربانی کا ذکر وید	
جینیوں کی موکش یعنی نجات [illegible]		چارواک مت اور بودھ مت کے		میں نہیں۔	۱۰۶
کا پھل۔	۲۰۴ تا ۲۰۷	بعض عقاید میں اختلاف ہے۔	۴۲۹	**خ**	
جینیوں کی مذمت کرنے کی [illegible]		چارواک مت کی بنائے [illegible]		خاکی سادھوؤں کی سیوا۔	۳۶۰
اور مشکل عمل۔	۵۰۰	عیاشی ہے۔	۵۱۳	خاکی کے چیلے کی کتھا۔	۴۶۰
جیو۔	۱۹۰	چارواک مت کی رو سے [illegible]		خاکی وغیرہ کے منتر۔	۴۶۴
جیو اپنے اعمال [illegible] ہے۔	۲۶۰	ہی ہے۔	۵۱۲، ۵۱۴	خدا پرستی کی ریاضت۔	۵۵
جیو اپنے اعمال [illegible]	۳۱۰	چارواک مت کی بنا کہ کوئی		خودکشی۔	۴۶۰
جیو اپنے اعمال کا [illegible] نہیں		خالق نہیں ہے۔	۵۱۸	خوشی [illegible]	۱۲۳
ہو سکتا۔	۲۰۶	چارواک مت کی بنائے [illegible]		خیرات کا [illegible]	
جیو اور ایشور۔	۶۲۹	[illegible] کا پھل ہے۔	[illegible]	[illegible] ہے۔	۵۵۰
جیو اور برہم [illegible] ایک		چارواک [illegible] رکھنا چاہیے۔	۱۳۶	خیرات مستحق کو دینی چاہیے۔	۴۹
[illegible]	۲۹۲	چاروں [illegible] میں آبادی کا ہونا۔	۲۰۲	**د**	
جیو اور برہم [illegible] ہو جاتا۔	۲۹۱	[illegible] ایشور۔	۱۹	دادو پنتھ کا ذکر	۱۹۲
جیو اور برہم [illegible]		[illegible]	۲۹۳ تا ۳۰۰	دادو پنتھ کی [illegible]	۱۹۵
[illegible] ایک نہیں ہو سکتے۔	[illegible]	[illegible]	۱۴	[illegible]	۹۸
[illegible]	۳۰۳	[illegible]		دان۔ دیکھو خیرات۔	
جیو برہم کا عکس نہیں۔	۳۰۰	کا طریق۔	۴۰۱	[illegible]	
[illegible]		چور کی سزا۔	۴۴۲	[illegible]	
نہیں ہو سکتا۔	۳۱۸	چولی مارگ۔	۴۰۶	[illegible] کا بیان۔	۱۰۳
[illegible]		[illegible]		[illegible]	۳۹
ہے۔	۱۶۳	[illegible]	۹۰	[illegible]	
[illegible]	۳۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	۶۳۰	[illegible]	۳۶۸	[illegible]	۲۱۵
جیو کے صفات و افعال۔	۲۵۰، ۲۵۲	**ح**		[illegible] تعریف۔	۹۸
[illegible]	۳۲۹	حاضرین [illegible]		[illegible]	۹۲
جیووں کا مختلف [illegible]		[illegible]		[illegible]	۶۴
[illegible]		آنے کی۔	۲۱۵	[illegible]	۶۳
بھی ہے۔	۲۹۰	حرکت [illegible] نہیں		[illegible]	
چ		[illegible]	۵۸	[illegible]	۱۶۳
چارواک مت۔	۵۱۰ تا ۵۱۵	حصہ دوم کتاب [illegible]	۳۶۰	[illegible]	۴۵۰
چارواک مت کے آزاد [illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible] کی تعریف	۵۵۰

مضمون	نمبر صفحہ
تحریص بیشتری ۔	۱۲۴
تحریص قولی ۔	۱۲۸
تحریص رشی ۔	۱۲۸
تحریص کی تعریف ۔	۱۲۶
[illegible] کی تشریح ۔	۲۵۲
[illegible]	۱۴۳
تناسخ پر وچار ۔	۳۲۵
تیرتھ ۔	۳۲
تیرتھنکر ۔	۴۰۲
تیرتھنکر ۔ [illegible] تا ۳۴۰	۳۳۵
تیرتھنکر کا پھل ۔	۳۴۶
تپ	۳۹۲
تپس یعنی ایشور ۔	۸
[illegible] کس وجہ سے نجات کا ممکن ہے ۔	۴۲۶
[illegible] سے [illegible] ہوتی	۳۲۹
ج	
[illegible] کی تعریف اور اس کے ساتھ کیسا سلوک کرے	۳۴۴
جاہل برہمنوں کی خود غرضی ۔	۳۶۹
[illegible] نہیں ہے ۔	۳۴۳
جسم انسان کی عجیب و غریب ساخت ۔	۲۹۳
جسم اور روح [illegible] ہیں ۔	۳۰۶
[illegible] صاحب کی رائے ۔	۴۹۳
[illegible] کی تردید	[illegible]
[illegible] ایشور ۔	۱۲
جل کی تعریف ۔	۲۵
جنتر منتر ۔	۳۱، ۳۴
جنگ میں [illegible] ۔	۲۰۹
جنگ میں سلوک ۔	۱۴۳
جنم [illegible] ۔	۳۴

مضمون	نمبر صفحہ
جنم کی تین قسمیں ۔	۵۵۱
جنم مرن کے معنی ۔	۳۳۳
جوانی [illegible] ۔	۲۳۰
جوہر کے اقسام ۔	۶۶
جوہر کی تعریف ۔	۹۰
[illegible] ماننے کے قائل ہیں	۱۸۲
جین مت [illegible]	
[illegible] ثبوت ۔	۴۳۵
جین مت کا [illegible]	
[illegible] پر وچار ۔	[illegible]
جین مت کا آغاز ۔	۳۸۳
جین مت کا [illegible]	
[illegible]	۵۰۱
جین [illegible]	۵۵۰
جین کا ذکر [illegible]	
جین [illegible] ۔	۵۱۱
جین کا عجیب و غریب جغرافیہ ۔	۵۲۹
جین کا عقیدہ کہ جہان ازلی	
[illegible] پر وچار ۔	[illegible]
جینیوں کا عقیدہ [illegible]	
[illegible] ۔	۵۵۰
جینیوں کا عقیدہ [illegible]	[illegible]
جینیوں کا عقیدہ [illegible]	
[illegible]	
[illegible] پر وچار ۔	۵۵۲
جینیوں کا عقیدہ [illegible]	
[illegible] پر وچار ۔	۵۴۲
جینیوں کا عقیدہ [illegible]	
[illegible] پر وچار ۔	[illegible]
جین مت کے [illegible] ۔	۵۲۳
جین مت کے [illegible] ۔	[illegible]
جین مت کی تعریف ۔	۵۲۸
جینی [illegible] کتابوں کی فہرست	۵ دیباچہ
جین مت [illegible]	

مضمون	نمبر صفحہ
[illegible] ۔	۵۵۵
جین مت [illegible]	
[illegible] ایشور [illegible] ہیں ۔	۵۴۹
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible] ۔	۵۴۲
[illegible]	
[illegible] ۔	[illegible]
جینیوں کا [illegible]	
[illegible] انسان ۔	[illegible]
جینیوں کا [illegible] ۔	۵۹۲
جینیوں [illegible]	۵۹۶
جینیوں کے [illegible]	
[illegible] پر وچار ۔	[illegible]
جینیوں کے [illegible]	
[illegible] ۔	۵۹۸
جینیوں کی [illegible]	
[illegible] ۔	[illegible]
جینیوں کی [illegible]	۵۵۵
جینیوں کی [illegible] ۔	۵۵۳
جینیوں کی [illegible]	[illegible]
جینیوں کی [illegible]	
[illegible] ۔	[illegible]
جینیوں کے [illegible] ۔	۵۶۸
جینیوں کی عجیب و غریب [illegible] ۔	۵۹۰
جینیوں کے [illegible]	۵۵۵
جینیوں کے [illegible]	۵۸۳
جینیوں کے [illegible]	
[illegible] ۔	[illegible]
جینیوں کی [illegible] ۔	۵۴۴
جینیوں کی [illegible] ۔	۵۹۶
جینیوں کی [illegible] ۔	۵۵۹
جینیوں کی [illegible] کے مسائل ۔	[illegible]
جینیوں کے [illegible]	

مضمون	صفحہ
پرمان سنبھو۔	۹۶
پرمان شبد۔	۹۴
پرمان ارتھاپت۔	۹۴
پرمان کس طرح صرف چار شمار ہو سکتے ہیں۔	۹۶
پرمانو۔ انو کا شمار۔	۲۰۴
پرمانوں کی مفصل تشریح۔	۹۱
پرمیشر [illegible]	۱۱۹
پرم پرش یعنی ایشور۔	۵
پرمیشور۔	۶۳
پرمیشور ایک ہے۔	۲۲۹
پرمیشور اوتار نہیں لیتا۔	۲۳۰،۲۲۹
پرمیشور اور جیو کے تعلقات۔	۲۵۴
پرمیشور بھگتی [illegible]	۲۳۰
پرمیشور جو اصول ہے کا [illegible] طاقت سے کرتا ہے۔	۲۳۳
پرمیشور تعالیٰ آزاد فعال [illegible] نہیں۔	۲۴۴
پرمیشور دنیا کی [illegible] پیدا کرنے والا ہے۔	۲۴۷
پرمیشور کا فعل حسب ضرورت ہوتا ہے۔	۲۴۶
پرمیشور کا جسم نہیں [illegible] دنیا [illegible] لیتا۔	۲۰۴
پرمیشور کسی کے گناہ معاف نہیں کرتا۔	۲۳۹
پرمیشور کی [illegible] اپنے آپ کو ایسا جانتا ہے۔	۲۲۶
پرمیشور کے [illegible] ذات و صفات کی تشریح۔	۲۵۹
پرمیشور کی تعریف۔	۲۵۶
پرمیشور کی تعریف مطابق [illegible] شاستر۔	۲۴۲
پرمیشور کے [illegible]	

مضمون	صفحہ
کی راستی۔	۲۴۲،۲۲۲
پرمیشور کے ثبوت میں [illegible] کی دلیلیں۔	۲۴۵
پرمیشور کے معنی۔	۱۲
پرمیشور کو لوگ [illegible] کرتے ہیں۔	۲۰۰
پرمیشور [illegible] میں تصور نہیں کرتے۔	۲۰۳
پرمپرا [illegible]	۴۵۱
پروہت۔	۴۶۰
پروہت واسطے [illegible] کے مقرر کرنا چاہئے۔	۱۹۲
پرماتما کی کتھا۔	۳۳۶
پرمیشور [illegible] کی پرستش۔	۲۴۳
پرستش کس کو کہتے ہیں۔	۳۴
پرکرتی کیا ہے۔	۷۵
پرکیال کی کتھا۔	۳۸۶
پرکرتی کی تعریف۔	۵۵۱
پرمان۔	۱۰۲-۱
پرلے۔	۲۶
پڑھنے پڑھانے والوں کے واسطے [illegible]	۵۲
پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل [illegible]	۵۹
پڑھنے کا پھل [illegible] پر عمل کرنا ہے۔	۵۹
پشوپاک۔	۵۲۸
پشوپتی مارگ۔	۵۴۶
پشوپتی۔	۴۲۳
[illegible]	۴۱۲
بدعت کی علامات۔	۴۳۹
پوپ [illegible] اور [illegible]	۴۴۶
پوپ کی تشریح۔	۴۳۹
پوپ [illegible]	۴۶۵

مضمون	نمبر صفحہ
پورن کی کتھا۔	۴۳۹
پوتھا کے معنی۔	۴۲۴
پوران	۱۳۷
پوران اصلی کون ہیں۔	۹۲
پوران اٹھارہ کے مصنف بیاس جی نہیں تھے۔	۳۲۹
پورانک [illegible]	۳۹۳
پورانک [illegible]	۴۵۱
پورانک [illegible]	
مخالفہ۔	۴۲۸
پورانک [illegible] ہیں۔	۴۵۰
پورانوں کے [illegible]	۴۳۶
پیدائش عالم [illegible]	۲۴۵
پیدائش عالم کی ترتیب۔	۲۶۳
پیدائش کا [illegible]	۲۴۱،۲۴۰
پیدائش عالم مطابق [illegible]	
پیمان۔	۴۳۲
پیدائش عالم مطابق [illegible]	
پیمان۔	۴۳۴
پیدائش کی وجہیں۔	۲۹۳
پیدائش کے [illegible]	۲۹۵
پیدائش [illegible] کا اظہار کرتی ہے۔	۲۹۴
ت	
تاریخ مرتی۔	۳۴
تپت [illegible]	۴۲۳
تیرتھوں کی پرستش۔	۴۳۳
تنتر۔	۳۲۱
تحقیق کے پانچ طریقے۔	۹۱
[illegible]	۲۰۵
[illegible]	
عمل میں لائی جاتی ہے۔	۲۰۶
[illegible] کی تعریف۔	۴۲۵

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
بودھ مت کی مذہبی کتابوں کی		بیاہ کی آٹھ قسمیں۔	۱۱۰	...گنے کی اتردید۔	۲۲۸
فہرست۔	دیباچہ	بیاہ کے نزدیکی رشتہ اور دور کے		برہم سماج والے ایشور کی صفات	
بودھ مت کیوں چار ویدا ...		نزدیک ملک میں کرنے کی ممانعت		کے اتردید۔	۲۲۰
علیحدہ ہوا۔	۴۲۳	بیس وجوہات۔	۱۰۱	برہم سماج والے ... کے اتردید۔	۲۲۶
بودھ مت کی چار شاخوں ...		شباب کا آغاز ہوتا ہے۔	۱۴۳	برہم سماج ... سلوک اور	
عقائد اور ان پر وچار۔	۴۳۲،۴۳۱	بیج مارگی۔	۴۰۸	... پر وچار۔	۱۵۵
بودھ مت کی ...	۴۶۰	بیراگی ... کی کیفیت۔	۴۹۰	برہما نام۔	۴۳
بودھ مت کی ترقی۔	۴۶۰	بے صفات (نرگن)	۱۶۴	برہما نام کا طریق۔	۴۳
بیکنٹھ میں ... پر وچار۔	[illegible]	بیج قوت کی علامات۔	۱۴۱	برہما نام کے اقسام۔	۴۲
بیاہ سویمبر۔	۱۰۵	**پ**		پران نام کی تشریح۔	۱۹۸
بیاہ سے پہلے ...		پانی ...	۱۴۲،۲۴	پران بمعنی ایشور۔	۵
شب ... کی ممانعت۔	۱۱۵	پانچ ...	۴۰۰	پرجاپتی بمعنی ایشور۔	۱۶
بیاہ سے پہلے ...	۱۱۸	پانچ کلیش۔	۲۲۵	پرشستر (تاریخ ...)	[illegible]
بیاہ کس حالت میں ...		پانچ کوش۔	۳۱۴	پرتھوی۔	۴۲
نہیں کرنا چاہئے۔	۱۰۲	پانچ سکار۔	۳۲۴	پرکرتی۔	۴۵
بیاہ کس خاندان کی لڑکی سے کرے	۱۰۱	پانچ مہا یگیہ۔	۱۲۰	پرتھوی کی تعریف۔	۹۶
بیاہ کس قسم کی لڑکی سے نہیں		پانچ مہا یگیہ کے فوائد۔	۱۴۲	پرتھوی بمعنی ایشور۔	۱۳
کرنا چاہئے۔	۱۰۳	پاکھنڈیوں کی ...		پرتیا ہار۔	۱۹۸
بیاہ کس قسم کی لڑکی سے کرنا		... نہیں کرنی چاہئے۔	۱۰۶	پرچار۔	۱۳۸
چاہئے۔	۱۰۳	پاکھنڈیوں کی علامتیں۔	۱۳۰	پرجاپتی۔	۲۲۹
بیاہ کس کے اختیار میں ہونا		پتا بمعنی ایشور۔	۱۶	...	۳۲
چاہئے اور اس کے فوائد۔	۱۰۵	پتامہا بمعنی ایشور	۱۶	... بمعنی ایشور۔	۲۴
بیاہ کن خاندانوں میں نہیں		پتری کی تعریف۔	۱۴۹،۱۲۸	...	۴۲۳
کرنا چاہئے۔	۱۰۳،۱۰۲	بیاہ ...	۹۶	...	۲۰۴
بیاہ کے بارے میں ...		... بمعنی پرمیشور۔	۸	...	۲۲۰
ہو نکر۔	۱۰۸	برہمچاریہ۔	۱۲۹	...	۴۴۱
بیاہ کے بعد ...		برہمچاریہ ...	۲۲۹	...	۶۵
بیاہ کی ضرورت ...	۱۴۲	...	۲۲۹	...	۶۲،۶۳
بیاہ کے لئے ... کی اجازت		...	۲۳۹	...	۹۶
لینی چاہئے۔	۱۰۰	...	۴۰۳	...	۶۲،۶۱
بیاہ کی عمر اور ایسے بیاہ کے		... کے اتردید۔	۴۳۹	...	۶۵
فوائد۔	۱۰۶،۱۰۲	...		...	۶۱
بیاہ کے ...		... ضروری ہے۔	۴۴۰	...	۶۳
... پر وچار۔	۱۰۳،۱۰۲	...		...	۶۴

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
بت پرستی کی معقول تردید	۲۰۳	برات کی چار جماعتیں اور تشریح	۵۰	آشتی کرانا یعنی صلح کرنا۔	۳۴
بت پرستی کے ثبوت میں پیش کی دلیل	۵۸۱	برہم یعنی ایشور۔	۱۹،۱۵	بندوق۔	۳۶۳
بت پرستی ہماری اعتراضوں کی وجہ سے	۲۱۱	برہم۔	۹۲	بندھ بد اعمال کا نتیجہ۔	۳۰۳
بت پرستی کی نامعقولیت۔	۲۰۶،۲۰۷،۲۰۸	برہما کی کتھا۔	۲۲۹	بندھ کے وسائل۔	۳۱۱
بت پرستی اور شیو پوجا میں فرق	۲۰۴	براہمن کون ہے	۳۸۲،۲۸۳	بندھن۔	۴۲۹
بت کا اثر نافع نہیں ہو سکتا	۲۱۵	براہمن یا ایشور کے سب		بندھو یعنی ایشور۔	۱۲
بتوں کے درشن سے پاپ	۲۰۶	برہمن کے فرائض کے	۱۱۲	بوپ دیو مصنف کا گوت۔	۴۳۹
بتوں سے عجیب عجیب		براہمن کو کون کون		بھرتری ہری۔	۳۹۰
ان کی تردید۔	۲۰۵	دان وغیرہ لینا	۹،۱۵	بھشٹ گرنتھ۔	۳۹۳
بچوں کی سزا اور	۳۲	براہمن کے فرائض اور	۱۱۰،۱۱۲	بہشت اور دوزخ کی حقیقت۔	۳۳۱
بچوں کو شراب اور گوشت کی ممانعت	۳۸	براہمن کے خاص فرائض۔	۱۲۲	بھگوان	۳۳
بچوں کی تربیت۔	۳۳،۳۴،۳۵	برہمانڈ۔	۴۲۳	بھگوت کی تعریف۔	۳۱
بچوں کے فرائض والدین اور		برہم یعنی ایشور۔	۹	بھگوت پوران کے خیالات	
استاد	۳۸،۳۹،۴۰	برہمچاری کے فرائض۔	۴۱۲	کی تردید۔	۳۱
بچوں کے فرائض ماتا پتا	۴۰	برہم کے معنی۔	۱۰،۱۲،۱۳	بھوج راجہ۔	۳۹۰
بچوں کے لئے سب سے عمدہ		برہما یعنی ایشور۔	۱۰۸	بھوج راجہ کے عہد میں	
علم و تربیت ہے۔	۳۹	برہما کی تعریف۔	۱۲۷	بھلوں کا ذکر۔	۳۹۰
بچوں کے لئے سب سے بڑی		برہم اور آتما کی	۲۵۱	بھگوتی یعنی ایشور۔	۵
دولت ہے۔	۳۹	برہم اور جیو	۲۲۱	بھیرو۔	۳۳
بچوں کے لئے مدرسہ کا انتظام۔	۳۰	برہم اور جیو کا		بھیرو کی پوجا۔	۳۲،۱۲۲،۰
بچوں کو ادب تادیب کی ہدایت	۴۷	دینا ایک یعنی	۲۶۳	بودھ مت اور جین مت	
بچوں کو کیا کیا تعلیم	۴۰	برہم اور جیو کی		ایک ہیں۔	۵۲۹
بچوں کو پیدا ہونے	۲۹،۳۰	برہمانند	۲۳۲	بودھ مت کا آغاز۔	۳۷۵
بچوں کو دودھ پلانے کے متعلق	۲۹	برہمچاریوں کو		بودھ مت والوں کے	۰
بچوں کو پانچ برس کی عمر میں			۷۶		۵۲۵
ماتا پتا حروف سکھلانے چاہئیں		برہمچریہ کی میعاد	۱۱،۲۸	بودھ مت کے پانچ	۵۲۵
اور منتر وغیرہ حفظ کرانے چاہئیں	۳۱	برہمچریہ اور		بودھ مت کے پانچ	۵۲۳،۵۲۵
بچوں کے واسطے تعلیم کا انتظام		کرنا چاہئے۔	۶۱	بودھ مت کے	
راجہ کی طرف سے ہو۔	۴۰	برہمچریہ کا	۹۶	والی۔	۵۲۲،۵۲۸
بچے کو روز گھر میں		برہمچریہ کا ذکر		بودھ مت کی	
جاویں۔	۳۶	کا باعث ہوا۔	۱۰۹		۵۲۳،۵۲۵
بد چلنی سب خرابیوں کی جڑ		براہمن کا	۵۵	بودھ مت میں	
ہے۔	۱۳۸	برہمن	۲۶۰		۵۲۶
بدری ناراین۔	۴۲۳	برہم۔	۴۲،۴۲۳	بودھ مت کی	۵۳۳

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
اہنسا کی تعریف۔	۱۰	اودیا کس طرح پیدا ہوتی ہے	۰۰	ایشور بحیثیت سے دنیا کا بننا۔	۲۸۲
اہنسا وادی کا کھنڈن۔	۲۰۵	ودیا جائیں۔	۳۵	ایشور کا تعلق ہے اس کی دیا	۳۰۱
انتریامی۔	۲۳	[illegible]	۳۱۲	ایشور قدیم ہے۔	۲۲۵
انیشٹھی کے سنسکار۔	۲۱۶	اودیا تھائیں (دھرم شاستر)	۳۱۹	ایشور کا الٹے ترین نام۔	[illegible]
انسان آغاز پیدائش میں بغیر نطفہ		" جاگرت۔	۳۱۹	ایشور کیا ہے۔	۲۳۱
بھی پیدا ہوئے۔	۲۹۷	" سوپن۔	۳۲۲	ایشور کی ہستی کا ثبوت۔	۲۲۳،۲۲۲
انسان آغاز پیدائش میں بہت سے		" سوشپتی۔	۳۲۲	ایشور کے مختلف نام۔	۲۵ تا
پیدا ہوئے۔	۲۹۴	اُن دیکھے (یعنی بہشت کا) گرو	۳۱۲،۳۱۷ ۳۶۰	ایشور کی ہستی کی تشریح۔	۲۲۶
انسان کی ابتدائی پیدائش تبت میں ہوئی	۲۹۵	اولاد ودیس سے زیادہ کرنے کی		ایشور کی ہستی۔ جہاں پتھا آدمی	
اندر یعنی ایشور۔	۹	مباحثت۔	۱۴۳	اپاسنا کرنی لازم ہے۔	۲۳۶
اندر۔	۲۰۴	اوم کی تشریح۔	۱ تا ۳	ایشور کے بغیر جسم ہونے کی دلیل	۲۲۴
اندریہ نگرہ۔	۱۲۴	اوم ایشور کا نام ہونے کا ثبوت	۲	ایشور کے معنی۔	۹
انصاف و رحم کیا ہیں۔	۲۲۳	اوم ایشور کا نام ہونے کا ثبوت		ایشور کے مجسم ہونے کی دلیل	۲۲۳
انصاف و رحم پرمیشور کی دو		اوم وید۔	۳	ایشور کے بیشمار نام ہیں۔	۲۵
صفتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔	۲۲۴	ایشور۔ دیا پرمیشور۔		ایشور مذکور ہے حرکت۔	۲۹۴
آتما یعنی ایشور۔	۱۴	ایشور کی تعریف۔	۴۲۲	ایشور رتن ہے۔	۲۳۱
آتما یعنی ایشور۔	۱۴	ایشور اپنی صفات کے خلاف		ایشور ویدوں کا ظاہر کرنے والا	۲۴۰
آتما یعنی ایشور۔	۱۴	کام نہیں کر سکتا۔	۲۳۲	ایکادشی برت کی کتھا۔	۴۷۱
اننت یعنی ایشور۔	۱۸	ایشور اور آریاورتی پیدا ہوا	۲۵۲	ایکادشیوں کے نام۔	۴۹۲
او نبدھ۔	۳۲۱	ایشور سب کا ساکشی		ایودھیا۔	۴۷۲
اودیادھیا ہے۔	۵۸۰	مختاری جاتا ہے۔	۲۳۵	ب	
اودیا دی۔	۲۵۶	ایشور بدل دیتا ہے۔	۲۵۲،۲۴۷ ۳۹۱	باصفات (سگن)	۲۶۳
اپاسنا کی تعریف۔	۵۵۲	ایشور جسم سے مجسم ہوتا ہے۔	۳۱۰،۲۲۰	بان پرستھ آشرم۔	۱۰۹
اپاسنا کے انگ۔	۲۳۲	ایشور جیو پر کس طرح		بان پرستھ آشرم کا وقت۔	۱۰۴
اپاسنا کے معنی۔	۲۲۲	کا ثبوت۔	۲۲۰	بان پرستھی کے لئے ہدایتیں۔	۱۱۲،۱۱۱
اپاسنا کا طریق عمل اور نتیجہ۔	۲۲۳	ایشور تجربہ آپتی	۲۶۳	بت پرستی آریہ ورت	
اپاسنا نرگن و سگن۔	۲۲۰	ایشور دنیا کی ہستی اور		با وجود ہے۔	۲۹۳
اپاسنا کا پھل۔	۲۴۳	پیدا کرنے والا ہے۔	۲۸۲	بت پرستی پرمیشور کے حصول کا	
آپ دتی۔	۳۲۱	ایشور دنیا کی علت فاعلی اور		ذریعہ نہیں ہو سکتی۔	۳۰۹
آپ بیتی۔	۳۷	مادی دونوں نہیں ہو سکتا۔	۲۶۹	بت پرستی کا آغاز۔	۳۰۵
آپ بیتی کا ادھکار۔	۴۸	ایشور دنیا کا پیدا کنندہ ہے	۲۳۱	بت پرستی کا آغاز جینیوں سے	۳۰۹
اودیا۔	۴۵۵،۳۰۶	ایشور سب لوگوں کو دنیا		بت پرستی کا وید میں ذکر نہیں	۳۰۲،۳۰۲ ۳۱۵
اودیا کی چار قسمیں۔	۴۵۵،۳۰۶	کا بخشنے والا ہے۔	۲۳۱	بت پرستی کب سے رائج ہوئی	۳۳۵
اودیا کی تعریف۔	۸۱	ایشور دنیا کی علت فاعلی ہے۔	۲۸۲	بت پرستی کی حالت	۴۱۳

ردیف وار فہرست مضامین کتاب ستیارتھ پرکاش مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی

مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ	مضمون	نمبر صفحہ
الف		آریوں کا ابتدائے زمین پر رہنا		ادھرم -	٧٣
آپت (یعنی ایشور)	٢٢	ابتدائے زمانہ سے -	٣٦١	ادھرم کرنا لائے خیر نہیں رہتا	٢٣٣
آپت -	٤٣٢	آریوں کا زمانہ قدیم میں غیر		ادھرم کے پھل کا کون بھگتا ہے -	٢١٦
آپس کا برتاؤ -	٤٣٩	ملکوں میں شادی کرنا -	٣٥٥	ادھیاروپ کے ساتھ پروتا نہ	٣٠٦
آتما یعنی ایشور	١٢٠	آریہ ناستک کا مباحثہ -	٥٧٥ تا خاتمہ	اودیا -	٤٣٨
آتما کی تعریف زروئے نیائے		استریوں کے نام -	٣١٢	ارتھ کے معنی -	٤٩٨
ویشیشک درشن -	٩٩	آسن -	٢٠٣	ارو کرم یعنی پرمیشور -	١٠
آٹھ پرمان -	٤٥١	آشرم وبھاگ اور آشرم کا مقصد -	١٠٥	ادیتا یعنی ایشور -	٩
آچاریہ (یعنی ایشور)	١٨	آکاش یعنی ایشور -	١٣	ازلی اشیاء -	٢٤٤
آچاریہ	٤٩٠	آکاش کی علامات و تشریح -	٦٨	ازلی اشیاء کا ثبوت -	٢٥٥
آچاریہ ناچاریہ کی تعریف اور تشریح	٣٢٩	آکاش کے ٹکڑے نہیں ہوسکتے	٣٠٠	استعمال کرنا دیکھنا پہ اور کھانا	
آبرجب منو	٣٢٠، ٣٤١	آکاش کا عکس نہیں ہوتا -	٣٠٨	استدلالی علم -	٩٢
آدیہ (یعنی ایشور)	٨	آگ کسی چیز کو فنا (معدوم)		استھیہ -	١٦٩
آدیہ	٢٢٩	نہیں کرتی -	٣٢	اشٹر -	٤٦٧
آدمی ذاتی تعلیم پانچ قسم کے		آنند یعنی ایشور -	١٩	اشومیدھ یگ -	٣٤٣
ہوسکتے ہیں	٣٣٣	ابدی کی تعریف -	٩١	افعال کا ثمرہ بدون فعل فاعل	
آریہ	٢٥٠	ابھاؤ -	٧٩	ہو سکتا ہے کا کھنڈن -	٢٨٧
آریوں کو درتی بدا جاؤں کے نام	٢٩٢	ابھاؤ پراگ -	٧٩	اچھے اعمال پہ فاعل قادر	
آریہ کس طرح شاگردوں کو وعظ		ابھاؤ پردھونس -	٨٠	ہونے چاہئیں -	١٠٧
کی ہدایت کرے -	١٣٣	ابھاؤ انیونیا بھاؤ -	٧٩	اگرودھ -	١١٩
آریہ ورت دیش -	٤٥٠	ابھاؤ اتینت -	٨٠	اگرھر کی کتھا -	٢٣٨
آریہ ورت دیش کا حدود اربعہ	٢٩٤	ابھاؤ سنسرگ -	٨٠	اگنی یعنی ایشور -	٨
آریہ ورت دیش میں آریہ		اتالیق شاگردوں کو کیا		اگنی یعنی ایشور -	٤٠٢
لوگوں کا آنا -	٢٩١	نصیحت کریں -	٥٨	اگنی کی تعریف -	٦٨
آریہ ورت دیش میں سیلو		اتھرب کے معنی -	١٣١	اگنی ہوتر کرنے کا طریق اور	
ایران سے نہیں آئے -	٢٩١	اتھرب -	١٣١	سامان ضروری -	٤٥
آریہ ورت دیش کی قومیت -	٢٩٩	اج (یعنی ایشور)	١٨	امرتسر کے مندر کی پرستش	٤٣٤
آریہ ورت کی عظمت -	٣٠٠	اجمیری کی تحفہ -	٤٣٩	امرناتھ کی پرستش -	٣٢٢
آریہ ورت کی تباہی کے باعث	٣٠١	اجگھا -	٤٢	امیر کی بخیری سمجھ کر دولت	
آریہ ورت خود دنیا کا معلم -	٣٦٣	ادویت اور دویت -	١٩٠	دکھ کا سبب کا -	٤٤٤
آریہ ورت کو دنیا کا تیج آہم		ادویت یعنی ایشور -	٢٣	انادی جدا رکھ -	٤٩٨
ٹکالٹ صاحب کی رائے -	٣٦٤	ادویت کی تشریح -	٢٩٠	انادی یعنی ایشور -	١٨

راج اپنے کرنا۔ ایشور کو بھا کل اور اپنے کو محافظ جان کر ایشور کے نزدیک ہم اور ہمارے عزیز
اعتماد ہے۔ اس طرح کا علم الیقین ذریعہ ہوتا ہے ایشور کی بابت اعتقاد ہے۔ حاصل ایمان کی ترقی کا ذریعہ ہے۔

سگن نرگن ۔ سگن وہ جیسا کہ سگن ساکار اُستتی پرارتھنا اور اپاسنا جو جو اوصاف پرمیشور میں پائے جاتے ہیں
موصوف اور جو جو اوصاف نہیں ہیں اُن سے اُس کو الگ مان کر تعریف کرنا سگن نرگن اُستتی
ہے۔ نیک اوصاف کے اختیار کرنے کی آرزو سے خواہش کرنا۔ اور عیب چھڑانے کے لئے پرماتما
کی مدد چاہنا سگن نرگن پرارتھنا ہے۔ اور تمام اوصاف سے موصوف سب عیبوں سے بری پرمیشور
کو مان کر اپنے آتما کو اُس سے اور اُس کے احکام کے تابع کر دینا سگن نرگن اُپاسنا کہلاتی ہے۔
یہ اپنے اصول مختصر دکھلائے ہیں۔ ان کی مزید تشریح اسی ستیارتھ پرکاش میں اپنے
موقع پر موجود ہے۔ علاوہ ازیں رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا وغیرہ کتابوں
میں بھی لکھی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو جو بات سب کے لئے قابل تسلیم ہے۔ اُس کو
مانتا ہوں۔ مثلاً جیسے سچ بولنا سب کے نزدیک اچھا اور جھوٹ بولنا بُرا ہے۔ ایسے
اصولوں کو قبول کرتا ہوں۔ اور جو مختلف متوں کے آپس میں مخالفانہ جھگڑے ہیں
اُن کو میں پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ انہیں مت والوں نے اپنے متوں کا پرچار کر کے
اور لوگوں کو اُس میں پھنسا کے آپس میں دشمن بنا دیا ہے۔ اس بات کی تردید کر کے
اور کامل سچائی کے پرچار سے سب کو طریق یگانگت پر لا کر۔ دشمنی چھڑا کر آپس میں
مستحکم محبت سے بہرہ مند کرا کے سب سے سب کو آرام پہنچانے کے لئے میری کوشش اور
میرا مدعا ہے۔ قادر مطلق پرماتما کی عنایت اور مدد سے اور آپت لوگوں کی رائے
سے یہ اصول تمام روئے زمین پر جلدی پھیل جاوے جس کے ذریعہ سب لوگ آسانی
سے دھرم ارتھ کام اور موکش کو حاصل کر کے ہمیشہ ترقی کرتے جاویں اور راحت
پاویں یہی میرا مقدم مدعا ہے۔

عقلمندوں کے آگے زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں۔

ओ३म् शन्नो मित्रः शं वरुणः। शन्नो भवत्वर्यमा॥ शन्न इन्द्रो बृहस्पतिः। शन्नो विष्णुरुरुक्रमः॥ नमो ब्रह्मणे। नमस्ते वायो। त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि। त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्मावादिषम्। ऋतमवादिषम्। सत्यमवादिषम्। तन्मामावीत्। तद्वक्तारमावीत्। आवीन्माम्। आवीद्वक्तारम्।

آٹھ پرمان (۳۰) پرتیکش وغیرہ انومان وغیرہ آٹھ پرمانوں (ثبوتوں) کو بھی مانتا ہوں ۔

آپت (۳۱) آپت مرد صالح اور سچ بولنے والا دھرماتما ہے۔ اور سب کے سکھ کے لئے کوشش کرتا ہے اسی کو آپت کہتا ہوں ۔

پریکشا (۳۲) پریکشا (معیار) پانچ قسم کی ہے۔ اوّل جو ایشور اور اس کی صفات فعل اور اقتضائے طبعی اور وید ودیا ہے۔ دوم پرتیکش وغیرہ آٹھ پرمان۔ سوم سرشٹی کرم۔ چہارم آپت لوگوں کا برتاؤ اور پنجم اپنی آتما کی پاکیزگی اور علم۔ ان پانچ معیاروں سے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرکے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا چاہئے ۔

پروپکار (۳۳) پروپکار اسے جس سے سب انسانوں کے بداعمال اور دکھ چھوٹیں نیک اعمال اور سکھ بڑھیں اس کے کرنے کو پروپکار کہتا ہوں ۔

سوتنتر پرتنتر (۳۴) سوتنتر (خود مختار) پرتنتر (تابع) جیو اپنے کاموں میں سوتنتر اور کرموں کے پھل پانے میں ایشور کی ویوستھا سے پرتنتر ہے ویسے ہی ایشور اپنے سچے اعمال وغیرہ کاموں کے کرنے میں سوتنتر ہے ۔

سورگ (۳۵) سورگ نام معمول سے زیادہ سکھ بھوگنے اور اس کے سامان ملنے کا ہے ۔

نرک (۳۶) نرک جو غیر معمولی دکھ سے زیادہ دکھ بھوگنا اور اس کا سامان ملنا ہے ۔

جنم کی تین قسم (۳۷) جنم جو جسم اختیار کرکے ظاہر ہوتا ہے اس کو گذشتہ، آئندہ، موجودہ کی تقسیم سے تینوں قسم کا مانتا ہوں ۔

جنم اور مرن (۳۸) جسم کے ملنے کا نام جنم اور محض جدا ہونے کو موت کہتے ہیں ۔

وواہ (۳۹) ... باقاعدہ ظاہر طور پر اپنی رضامندی سے "پانی گرہن" (ہاتھ پکڑنا) کا عمل ہے وہ "وواہ" کہلاتا ہے ۔

نیوگ (۴۰) نیوگ بیاہ کے بعد خاوند کی وفات وغیرہ سے جدائی ظہور میں آنے پر خواہ نامردی وغیرہ دائمی امراض کی صورت میں عورت کا اپنے ورن یا اپنے سے اعلیٰ ورن کے مرد سے یا مرد کا بوقت ضرورت اولاد کا حاصل کرنا ہے اسے نیوگ کہا جاتا ہے ۔

ستتی (۴۱) ستتی (مدح) ایشور کی صفات کی ستائش کرنا، سننا اور ان کا جاننا ہے۔ اس کا پھل محبت وغیرہ ہوتے ہیں ۔

پرارتھنا (۴۲) پرارتھنا (مناجات) ایشور کے تعلق سے جو علم وغیرہ کا حصول ہوتا ہے اس کے واسطے اپنی کوشش کے بعد ایشور سے التجا کرنا ہے۔ اور اس کا پھل غرور کا دور ہونا وغیرہ ہوتا ہے ۔

اُپاسنا (۴۳) اُپاسنا قرب ایزدی جس طرح ایشور کے صفات فعل اقتضائے طبعیت پاک ہیں ویسے ہی

[illegible]

ویسے ہی میں بھی مانتا ہوں ۔

ملک آریہ ورت کے حدود اربعہ (۲۰) اس قطعہ کا نام ملک "آریہ ورت" اس لئے ہے کہ اس میں ابتداء پیدائش سے آریہ لوگ سکونت رکھتے ہیں۔ لیکن اس کے حدود شمال کو ہمالیہ، جنوب کو ونڈھیاچل، مغرب کو اٹک اور مشرق کو دریائے برہم پترا ہیں۔ اُن چاروں کے درمیان جس قدر ملک ہے اُس کو "آریہ ورت" کہتے ہیں۔ اور جو اس میں ہمیشہ سے رہتے ہیں اُن کو بھی "آریہ" کہتے ہیں ۔

آچاریہ (۲۱) جو سانگ اُپانگ وید ودیاؤں (علوم وید معہ انگ اور اُپانگ) کی تعلیم دینے والا ہو اور راستبازانہ چال چلن کو قبول اور طریق باطل کو ترک کرائے وہ "آچاریہ" (اتالیق) کہلاتا ہے ۔

ششیہ (شاگرد) (۲۲) "ششیہ" (شاگرد) اُس کو کہتے ہیں جو سچی تربیت اور علم کو حاصل کرنے کے لائق، دھرماتما، حصول علم کا خواہاں اور "آچاریہ" کے دل پسند کام کرنے والا ہے ۔

"گرو" (۲۳) "گرو" ماتا پتا نیز جو لوگ کہ سچائی کو اختیار کرا دیں اور جھوٹ کو چھڑا دیں وہ "گرو" کہلاتے ہیں ۔

پروہت (۲۴) "پروہت" جو یجمان (یگیہ کرانے والوں) کی بھلائی کرنے والا اور سچائی کا واعظ ہو ۔

اُپادھیایہ (۲۵) "اُپادھیایہ" (مدرس) جو ویدوں کے ایک جزو یا انگوں کو پڑھاتا ہو ۔

ششٹ آچار (۲۶) "ششٹ آچار" جو دھرم کے مطابق عمل کرتے ہوئے برہمچریہ سے علم کو حاصل کرنا اور پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو اختیار کرنا اور جھوٹ کو بالکل ترک کر دینا ہے یہی ششٹ آچار (نیک چلنی) ہے اور جو اس پر عمل کرتا ہے وہ ششٹ (نیک چلن) کہلاتا ہے ۔

نوٹ: سلہ آریہ اُدیش رتن مالا میں سوامی جی نے لکھا ہے کہ جہاں تک ان چاروں کا وستار ہے۔ اور اُن کے درمیان میں جو ملک ہے اُس کا نام آریہ ورت ہے۔ مطلب کہ ان دونوں دریاؤں کے بیچ میں جو لوگ بستے ہیں یا کوہ ہمالیہ اور ونڈھیاچل پہاڑوں میں ہمیشہ سے آباد ہیں وہ بھی آریہ شمار ہوتے ہیں۔ مترجم

"دیوتا مورتیوں" وغیرہ کی متعلق تصاویر کو ہر طرح سے ناقابل پرستش سمجھتا ہوں۔

شکشا (۲۲) شکشا جس سے علم۔ شائستگی۔ دھرماتما پن۔ جو اس پر غالب ہونے وغیرہ کی ترقی ہو اور سب علمی وغیرہ نقص چھوٹیں اُس کو شکشا (تربیت) کہتے ہیں۔

پُران (۲۳) "پُران" "برہما" وغیرہ کے تصنیف "ایتریہ" وغیرہ براہمن گرنتھ ہیں اُنہیں کو پُران۔ اتہاس۔ کلپ۔ گاتھا اور نارا شنسی نام سے مانتا ہوں بھاگوت وغیرہ دیگر (کتب) کو نہیں۔

تیرتھ (۲۴) "تیرتھ" جس سے تکالیف کے سمندر سے پار اُتریں۔ یعنی جو سچ بولنا علم۔ نیک صحبت یم وغیرہ۔ نیز یوگ ابھیاس۔ محنت۔ علم کا پڑھانا وغیرہ نیک کام ہیں۔ اُسی کو تیرتھ سمجھتا ہوں۔ خشکی و تری وغیرہ دیگر (مقامات) کو نہیں۔

پُرشارتھ پراربدھ سے بڑا ہے (۲۵) "پُرشارتھ" (تدبیر) پراربدھ (تقدیر) سے بڑا اس لئے ہے کہ اُس سے تقدیر آیندہ بنتی ہے۔ اُس کے سُدھرنے سے سب سُدھرتے ہیں اور اُس کے بگڑنے سے سب بگڑتے ہیں۔ اسی وجہ سے پراربدھ کی نسبت پُرشارتھ بڑا ہے۔

انسان کو کس طرح برتاؤ دوسروں سے رکھنا چاہئے (۲۶) انسان کو راحت و رنج۔ اور نفع نقصان میں سب کے ساتھ مناسب طریقہ پر مثل اپنے آتما کے برتاؤ رکھنا اچھا۔ اور اُس کے برعکس برتاؤ رکھنا بُرا سمجھتا ہوں۔

سنسکار (۲۷) سنسکار اُس کو کہتے ہیں کہ جس سے جسم۔ من اور آتما کی اصلاح ہو۔ وہ نشیک (گربھادھان) سے لیکر شمشان تک سولہ قسم کا ہے۔ اس کا کرنا فرض سمجھتا ہوں اور جلانے کے بعد مُردہ کے لئے کچھ بھی نہ کرنا چاہئے۔

یگیہ (۲۸) "یگیہ" اُس کو کہتے ہیں کہ جس میں عالموں کی تعظیم حسب مناسب ہو۔ حرفتکاری یعنی رسائن جو علم خواص الاشیا ہے اُس سے استفادہ ہو وے علم وغیرہ اوصاف نیک کی بخشش ہو۔ اگنی ہوتر وغیرہ سے ہوا۔ مینہ کے پانی اور نباتات کی صفائی کر کے سب متنفسوں کو آرام پہنچایا جاتا ہیں اُس کو اچھا سمجھتا ہوں۔

آریہ اور دسیو (۲۹) جیسے نیکو کاروں کو "آریہ" اور بدکردار آدمیوں کو "دسیو" کہا جاتا ہے

کی مشق کرنا۔ دھرم پر عمل کرنا علم پڑھنے سے علم کا حاصل کرنا۔ راست باز عالموں کی صحبت۔ سچا علم۔ بہترین غور اور کوشش وغیرہ ہیں ۔

ارتھ (۱۴) "ارتھ" وہ سامان حصول مقاصد ہے جو دھرم ہی سے حاصل کیا جائے۔ اور جو ادھرم سے پیدا ہوتا ہے وہ انرتھ (سامان کے مناسب اوصاف سے عاری) ہے ۔

کام (۱۵) "کام" (مقصد) وہ ہے جو دھرم اور ارتھ کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے ۔

ورن آشرم (۱۶) "ورن آشرم" اوصاف اور افعال کی مناسبت کے لحاظ سے مانتا ہوں۔

راجا (۱۷) "راجا" اُسی کو کہتے ہیں جو اوصاف حمیدہ افعال نیک اور اعلےٰ عادتیں رکھتا ہو۔ بے رو رعایت۔ فرض انصاف کا ادا کرنے والا۔ رعایا کے ساتھ مثل والدین کے برتے اور ان کو مثل اولاد کے سمجھ کر اُن کی ترقی اور راحت بڑھانے میں ہمیشہ کوشش کرے ۔

پرجا (۱۸) "پرجا" (رعایا) اُس کو کہتے ہیں کہ جو پاکیزہ اوصاف۔ افعال اور عادتوں کو اختیار کر کے بے رو رعایت ہو کر فرائض انصاف کے عمل سے راجا اور پرجا کی بہتری چاہے اور بغاوت کا خیال چھوڑ کر راجا کے ساتھ مثل بیٹوں کے برتاؤ رکھے ۔

نیائے کاری (۱۹) جو شخص ہمیشہ غور و فکر کر کے جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرے۔ بے انصافی کرنے والوں کو دفع کرے اور انصاف کرنے والوں کو بڑھائے۔ اپنی مانند سب کے لئے راحت چاہے وہ "نیائے کاری" (منصف اور عادل) ہے ۔

دیو۔ اسُر۔ راکشس اور پشاچ ۔ (۲۰) عالموں کو "دیو" اور بے علموں کو "اسُر" پاپیوں کو "راکشس" اور بدچلنوں کو "پشاچ" مانتا ہوں ۔

دیوپوجا۔ ادیوپوجا (۲۱) انہیں عالموں۔ ماں باپ۔ آچاریہ (اتالیق) اتتھی۔ نیائے کاری راجا۔ اور دھرماتما انسان۔ پتی برتا استری (پاکدامن بیوی) استری برت پتی (پاک نہاد شوہر) کی عزت و تعظیم کرنے کو "دیوپوجا" کہتے ہیں۔ اس کے برعکس "ادیوپوجا" ہے ان مورتیوں یعنی بزرگوں کو قابل پرستش اور دیگر پتھر وغیرہ

نوٹ :- برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر کے امتیاز کو ورن کہتے ہیں اور عمر کی تقسیم یعنی برہمچریہ۔ گرہست۔ بانپرستھ۔ سنیاس کو آشرم کے نام سے نامزد کیا ہے ۔ مترجم

ترکیب پا کر پیدا ہوتے ہیں وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے لیکن جس طاقت سے ترکیب ہوتی ہے وہ اُن میں انادی ہے اور اُس سے پھر بھی ترکیب ہوگی اور تفریق بھی۔ اِن تینوں کو پرواہ سے انادی مانتا ہوں۔

سرشٹی (پیدائش) دنیا (۸) سرشٹی (پیدائش) اُس کو کہتے ہیں جو کہ علم اور موزونیت کے ساتھ مل کر الگ الگ ذرات کا مختلف شکلوں میں آنا ہے۔

دنیا پیدا کرنے کا مدعا۔ (۹) سرشٹی کا پریوجن (پیدائش کا مدعا) یہی ہے کہ پیدائش کے متعلق جو ایشور میں صفات و فعل و عادات ہیں اُن کا اظہار ہونا۔ مثلاً کسی نے کسی سے پوچھا کہ آنکھیں کس واسطے ہیں۔ اُس نے جواب دیا کہ دیکھنے کے واسطے۔ اِسی طرح ایشور کی پیدا کرنے کی طاقت بذریعہ آفرینش کے نتیجہ خیز ہوتی ہے نیز جیووں کے لئے کرموں کے نتیجہ کا ٹھیک ٹھیک پانا وغیرہ امور بھی اِسی پر منحصر ہیں۔

فاعل سرشٹی ہے۔ (۱۰) سرشٹی سکرترک (با فاعل) ہے۔ اُس کا پیدا کرنے والا مذکورہ بالا ایشور ہے کیونکہ سرشٹی کی ساخت دیکھنے اور جڑ (غیر متعقل) اشیا میں خود بخود حسب مناسب بیج وغیرہ کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہ ہونے کے باعث سرشٹی کا فاعل ضرور ہے۔

بندھن (۱۱) بندھن سنمتک (باسبب) یعنی بہ باعث جہالت و عارضہ، زود ویلے ہے جو جو پاپ کے کام ہیں (مثلاً) ایشور کے سوائے کسی کی پرستش بے علمی وغیرہ وہ سب دکھ پیدا کرنے والے ہیں۔ اسی واسطے یہ بندھن (قید یا ناگوار طبع امر) ہے کہ اس کی خواہش نہیں ہوتی مگر بھوگنا پڑتا ہے۔

مکتی (۱۲) مکتی یعنی تمام دکھوں سے خلاصی پا کر بامقید موجود کل پرمیشور اور اُس کی سرشٹی میں اپنی خواہش سے پھرنا، مقررہ وقت تک مکتی کے آنند کو بھوگ کر پھر دنیا میں آنا۔

مکتی کے وسائل (۱۳) مکتی کے سادھن (نجات کے وسائل): ایشور کی پرستش یعنی یوگ ابھیاس یعنی یوگ

۱؎ آریہ ورت کے رشی منیوں نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے جو مدعا ہے جگت کے جیووں کے کرم اور جیووں کا سنجوگ ہو کر یہ تینوں پرمیشور انادی ہیں۔ پس اس موقع پر ان تینوں (انادی) لفظ سے مراد ترکیب پائے ہوئے جوہر، صفات اور حرکات سے ہے۔ مترجم

۲؎ جو حرکت و سکون کو عین مرضی کے مطابق ہو اُس کو کہہ سکتے ہیں۔ مترجم

اور عادات پاک ہیں۔ جو بہ دوان سب کا کل محیط کل۔ جسم نہ لینے والا۔ لا انتہا۔ قادر مطلق۔ رحیم۔ عادل۔ تمام پیدائش کو وجود میں لانے والا قائم رکھنے اور فنا کرنے والا ہے۔ تمام جیووں کو ان کے افعال کے مطابق سچے انصاف سے نتیجہ بخش وغیرہ ہونے کی صفات سے موصوف ہے اُسی کو میں پرمیشور مانتا ہوں ٭

چار وید مستند بالذات

(۲) چاروں ویدوں (علم اور دھرم پر مشتمل الہامی سنگھتا منتر بھاگ) کو منزّہ عن الخطا سو تہ پرمان (مستند بالذات) مانتا ہوں۔ وہ بذات خود مستند ہیں کہ جن کے مستند ٹھہرنے کے لئے احتیاج کسی دوسری کتاب کا نہیں۔ جس طرح سورج یا چراغ اپنی شکل کے آپ ہی ظاہر کرنے والے اور زمین وغیرہ کے بھی مشاہدہ میں آنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح چاروں وید ہیں۔

اور رشیوں کے گرنتھ مستند بالغیر ہیں

چاروں ویدوں کے براہمن۔ چھ انگ۔ چھ اپانگ۔ چار اُپ وید اور (۱۱۲۷) گیارہ سو ستائیس ویدوں کی شاکھا جو کہ برہما وغیرہ مہا رشیوں کی تصنیف بطور ویدوں کی شرح کے ہیں اُن کو پرتہ پرمان (مستند بالغیر یعنی ویدوں کے مطابق ہونے سے مستوجب تسلیم) مانتا ہوں اور جو اُن میں وید کے خلاف باتیں ہیں۔ اُن کا اپرمان کرتا ہوں (یعنی اُن کو درست و صحیح تسلیم نہیں کرتا) ٭

دھرم اور ادھرم

(۳) جو بے رو رعایت انصاف کا رویہ راستگوئی وغیرہ سے موصوف (یعنی) ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں ہیں اُس کو دھرم۔ اور جو رو رعایت سے بے انصافی کا رویہ دروغ گوئی وغیرہ ایشور کی حکم عدولی (یعنی ویدوں کے خلاف) ہے اُس کو ادھرم مانتا ہوں۔

جیو

(۴) جو اچھا (خواہش) دویش (نفرت) سکھ (راحت) دُکھ (رنج) اور گیان (علم) وغیرہ صفات والا محسوسات والا محدود العلم۔ ابدی ہے۔ اسی کو جیو مانتا ہوں ٭

جیو اور ایشور کا فرق اور اُن کا باہمی تعلق

(۵) جیو اور ایشور ذات اور صفات سا بہ کے لحاظ سے جُدا اور محاط و محیط اور یکسانیت و حیثیت کے لحاظ سے غیر جُدا ہیں یعنی جس طرح آکاش سے شکل والا جوہر نہ کبھی الگ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا اور نہ کبھی ایک تھا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ اسی طرح پرمیشور اور جیو میں محاط و محیط معبود و عابد اور باپ بیٹا وغیرہ کا تعلق مانتا ہوں ٭

اَنادی پدارتھ

(۶) اَنادی پدارتھ (غیر حادث اشیاء) تین ہیں۔ ایک ایشور دوسرا جیو تیسرا پرکرتی یعنی جہان کی علت مادی انہیں کو نتیہ (ابدی) بھی کہتے ہیں۔ جو ابدی پدارتھ ہیں اُن کی صفات حرکات اور خواص بھی ابدی ہوتے ہیں ٭

(۷) ”پرواہ سے اَنادی“ (از روئے سلسلہ کے بے آغاز ہونا) جو ترکیب و صفات و حرکات

सत्यमेव जयते नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः।
येनाक्रमन्त्यृषयो ह्याप्तकामा यत्रतत्सत्यस्य परमं निधानम्।४।
नहि सत्यात्परो धर्मो नानृतात्पातकं परम्॥
नहि सत्यात्परं ज्ञानं तस्मात् सत्यं समाचरेत्॥५॥ उ॰नि॰

اپنشد

ترجمہ منجانب مترجم

(۱)۔ مصلحت بین آدمی خواہ مذمت کریں خواہ تعریف۔ دولت آوے خواہ چلی جاوے۔ خواہ آج ہی موت ہو خواہ کسی یُگ میں مریں۔ صاحبانِ استقلال کسی صورت میں بھی راہ انصاف کے راستے قدم بھر بھی ادھر ادھر نہیں ہوتے (از اقوال شری راجا بھرتری ہری)

(۲)۔ دھرم کو کبھی ترک نہ کرے۔ نہ تو کسی آرزو پر نہ خوف پر نہ لالچ پر۔ اور نہ زندگی کی خاطر۔ دھرم ہمیشہ ہے سکھ دکھ چند روزہ ہے۔ روح غیر فانی ہے مگر موجب زندگی فانی ہے۔ (از مہابھارت)

دھرم یکتا اور فرد دوست ہے جو کہ مرنے پر بھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔ دیگر رفاقت جاتی ہے، دیگر تمام چیزیں یقینی طور پر جسم کے ساتھ ہی زوال پذیر ہیں (از منو)

راستی ہی فتحیاب ہوتی ہے نہ کہ ناراستی۔ عالم لوگوں کے سفر کا سیدھا راستہ صداقت ہی ہے جس سے کہ رشی، درحقیقت مقصد والے وہاں پہنچتے ہیں جو عظیم مسکن سچائی کا ہے۔ راستی سے بڑھکر دھرم اور ناراستی سے بڑھکر کوئی پاپ نہیں۔ اور سچائی سے بڑھکر اعلیٰ حقیقت کوئی علم نہیں۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ سچائی کا اختیار کرنا چاہیئے (از اپنشد)

ان اصحاب کے اشعار کے منشا کے مطابق ہی سب کو یقین رکھنا واجب ہے

بیانِ منتویہ — مہاشے جن چیزوں کو جیسا جیسا میں مانتا ہوں۔ ان کا بیان اس جگہ مختصراً (منتویہ) کرتا ہوں کہ جن کی مفصل تشریح اس کتاب میں اپنے اپنے موقعہ پر کر دی ہے۔

ان میں سے

ایشور — (۱) اوّل ایشور۔ کہ جس کے نام برہم، پرماتما وغیرہ ہیں جو ست چت آنند وغیرہ صفات ... مطلق اور صاحب مطلق وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے جس کے صفات۔ فعل

دوسرے ملکوں میں اُدھرم کے مطابق ہیں قبول اور دھرم کے متعلق باتوں کو بھی ترک نہیں کرتا اور نہ کرنا چاہتا ہوں ۔

راست بازی اور دوسروں کی ہمدردی ۴ ۔ کیونکہ ایسا کرنا شان و جوہر انسانیت سے بعید ہے۔ منتیہ اُس کو کہنا چاہئے جو مثل تحمل و صاحب فکر خود اپنی ذات کی طرح دوسروں کے سُکھ دُکھ اور نفع نقصان کو سمجھے۔ ناانصافی کرنے والے سے اُس کے طاقت ور ہونے پر بھی نہ ڈرے اور دھرماتما خواہ کمزور ہو تو بھی اُس سے ڈرتا رہے۔ اسی قدر نہیں بلکہ دھرماتما لوگ خواہ کتنے ہی بیکس، کمزور اور بے ہنر کیوں نہ ہوں۔ اپنی ساری طاقت سے اُن کی حفاظت، ترقی اور اُن کے خوش گن برتاؤ کے لئے کوشش کرے اور اُدھرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہو تو بھی اُس کی بربادی، تنزل اور تخریب ہمیشہ کیا کرے یعنی جہاں تک ہو سکے وہاں تک بے انصافی کرنے والوں کی طاقت کو گھٹائے اور انصاف کرنے والوں کی طاقت کو ہر طرح سے بڑھایا کرے۔ اس کام میں چاہے اُس کو کیسی ہی سخت تکلیف پہنچے خواہ جان بھی چلی جاوے تو بھی انسانیت کے دھرم کو ہرگز نہ چھوڑے۔ اس کے متعلق شری بھرتری ہری جی وغیرہ نے شلوک و اشعار لکھے ہیں اُن کا لکھنا مناسب موقع سمجھ کر لکھتا ہوں ۔

निन्दन्तु नीतिनिपुणा यदि वा स्तुवन्तु
लक्ष्मीः समाविशतु गच्छतु वा यथेष्टम् ॥
अद्यैव वा मरणमस्तु युगान्तरे वा
न्याय्यात्पथः प्रविचलन्ति पदं न धीराः ॥ १ ॥ भर्तृहरि ॥ بھرتری
न जातु कामान्न भयान्न लोभाद्
धर्मं त्यजेज्जीवितस्यापि हेतोः ।
धर्मो नित्यः सुखदुःखे त्वनित्ये
जीवो नित्यो हेतुरस्य त्वनित्यः ॥ २ ॥ महाभारते مہابھارت
एक एव सुहृद्धर्मो निधनेऽप्यनुयाति यः ।
शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति ॥ ३ ॥ मनुः । منو

اوم

اپنے منتویہ (مسلّمہ عقیدوں)۔ امنتویہ (غیر مسلّمہ باتوں)۔ کا بیان

منتویہ اور امنتویہ کی تعریف

۱۔ عام مسلّمہ اصول یعنی ساری دُنیا پر حاوی، ہر فرد بشر کے لئے مفید دھرم (دین) ہے جس کو ہمیشہ سے سب مانتے آئے ہیں مانتے ہیں اور مانینگے جس کو اسی وجہ سے ازلی اور ابدی دھرم کہتے ہیں۔ کہ کوئی بھی اس کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ خواہ بے علم یا کسی مت[۱] والے کے بہکائے ہوئے لوگ کسی امر کو اُلٹا جانیں یا مانیں مگر اُس کو کوئی بھی عقلمند تسلیم نہیں کرتا بلکہ جس کو آپت یعنی سچ ماننے والے سچ بولنے والے۔ دوسروں کی بھلائی کرنے والے اور بے رو رعایت عالم مانتے ہیں وہی سب کو منتویہ (تسلیم) اور جس کو نہیں مانتے وہ امنتویہ (غیر مسلّمہ) ہونے کی وجہ سے سند کے لائق نہیں ہوتا۔

مصنف کی کوشش کسی نئے خیال یا مت یا رو رعایت وغیرہ کے لئے نہیں

۲۔ میں وید وغیرہ ست شاستروں کے مانے ہوئے اور برہما سے لیکر جیمنی تک رشی منیوں کے تسلیم کئے ہوئے جو ایشور وغیرہ پدارتھ[۲] ہیں۔ کہ جن کو میں خود بھی مانتا ہوں اُن کو سب نیک لوگوں کے انتخاب پر روشن کرتا ہوں۔ میں اپنا منتویہ اُسی کو جانتا ہوں کہ جو تینوں زمانوں میں سب کے لئے یکساں ماننے کے لائق ہے۔ میرا کسی نئے خیال یا مت کو جاری کرنے کا ذرہ بھی منشا نہیں ہے بلکہ جو سچ ہے اُس کو ماننا منوانا اور جو جھوٹ ہے اُس کو چھوڑنا چھڑوانا منظور ہے۔ اگر میں رو رعایت کرتا تو آریہ ورت کے مروج متوں میں سے کسی ایک مت پر ہٹ دھرمی کرتا۔ لیکن میں اس چال چلن کو جو آریہ ورت

نوٹ: [۱] مت: سے مراد ایسے شخص سے ہے جس کے عقائد کسی کی ہٹ دھرمی یا ذاتی مفاد پر مبنی ہوں … اور اُن کی پاسداری … اسی قسم کے تمام عقائد کو مت کے نام سے نامزد کیا ہے۔

[۲] پدارتھ اُن تمام چیزوں کو کہتے ہیں جن کے لئے لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔ اس میں قوت، حرکت … شامل ہیں … (مترجم)

دونوں کی عبارت لکھی ہوئی ہے۔ دیکھو (اسمالّام الّے متر اورونا دیویانی دھتّے) یہ عبارت جو کہ دس نمبر میں لکھی ہے اس میں (اسمالّام اور الّے) عربی اور (متر اورونا دیویانی دھتّے) یہ سنسکرت کے الفاظ ہیں۔ ایسے ہی الفاظ سب جگہ مستعمل ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اس کو کسی سنسکرت اور عربی کے پڑھے ہوئے نے تصنیف کیا ہے ۔

اگر اس کو معنی کے لحاظ سے دیکھیں تو یہ بناوٹی بے دلیل اور وید اور صرف و نحو کے قواعد کے برخلاف ثابت ہوتی ہے ۔ جیسی یہ اُپنشد بنائی ہے۔ ویسے ہی بہت سی اُپنشدیں مت متانتر والے متعصب لوگوں نے بنا دی ہیں۔ مثلاً سوروپ اُپنشد۔ نرسنگھ تاپنی۔ رام تاپنی۔ گوپال تاپنی وغیرہ۔

(سوال) آج تک کسی نے ایسا نہیں کہا اب تم کہتے ہو ہم تمہاری بات کیسے مانیں؟

(جواب) تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے ہماری بات جھوٹی نہیں ہو سکتی ہے جس طرح سے میں نے اس کو غیر مدلل ٹھہرایا ہے ویسے ہی جب تم اتھرووید۔ گوپتھ یا اس کی شاخوں سے (یا) زمانہ سلف کی لکھی ہوئی کتابوں میں سے ہو بہو تحریر دکھلاؤ اور ٹھیک معنوں کے رو سے بھی ثابت کر دو تب تو (تمہاری بات) قابل تسلیم ہو سکتی ہے ۔

(سوال) دیکھو ہمارا مذہب کیسا اچھا ہے کہ جس میں سب طرح کا آرام اور آخر میں نجات ہوتی ہے

(جواب) ایسے ہی ہر ایک مذہب والے سب کہتے ہیں کہ ہمارا ہی مذہب اچھا ہے باقی سب خراب ہیں۔ ہمارے مذہب کے سوا دوسرے مذہب سے نجات نہیں ہو سکتی۔ اب ہم تمہاری بات کو سچی مانیں یا اُن کی؟ ہم تو یہی مانتے ہیں کہ راست گفتاری۔ کسی کو ایذا نہ دینا۔ رحم وغیرہ عمدہ اوصاف سب مذاہب میں اچھے ہیں اور باقی جھگڑا بکھیڑا حسد عداوت دروغ گوئی وغیرہ کام سب مذاہب میں خراب ہیں۔ اگر تم کو سچا دھرم قبول کرنے کی خواہش ہو تو

ویدک دھرم کو قبول کرو

فقط

اس سے آگے اپنے عقیدوں کا خلاصہ لکھیں گے ۔

شریمد دیانند سرسوتی سوامی کی بنائی ہوئی سلیس عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب در بارۂ عقاید اسلام ختم ہوا ۔

अथाल्लोपनिषदं व्याख्यास्यामः

अस्माल्लां इल्ले मित्रा वरुणा दिव्यानि धत्ते ॥ इल्लल्ले वरुणो
राजा पुनर्ददुः ॥ हयामित्रो इल्लां इल्लल्ले इल्लां वरुणो
मित्रस्तेजस्कामः ॥ १ ॥
होतारमिन्द्रो होतारमिन्द्राः महासुरिन्द्राः ॥ अल्लो ज्येष्ठं श्रेष्ठं
परमं पूर्णं ब्रह्माणं अल्लाम् ॥ २ ॥ अल्लोरसूलमहामदरकब-
रस्य अल्लो अल्लाम् ॥ ३ ॥ आदल्लाबूकमेककम् । अल्ला
बूक निखातकम् । ४ । अल्लो यज्ञेन हुत हुत्वा । अल्ला
सूर्य चन्द्र सर्व नक्षत्राः ॥ ॥ अल्ला ऋषीणां सर्वदिव्यां
इन्द्राय पूर्वं माया परममन्तरिक्षाः । ६ । अल्लः पृथिव्या
अन्तरिक्षं विश्वरूपम् । ७ । इल्लां कबर इल्लां कबर इल्लां
इल्लल्लेति इल्लल्लाः । ८ । ओम अल्ला इल्लल्ला अनादि
स्वरूपाय अथर्वणा श्यामा हुं ह्रीं जनानपशून सिद्धान
जलचरान अदृष्टं कुरु कुरु फट ॥ ९ ॥ असुर संहारिणी हुं
ह्रीं अल्लो रसूलमहमदरकबरस्य अल्लो अल्लाम इल्लल्ले
इल्लल्ला ॥

جو اس میں صاف طور پر محمد صاحب کو رسول لکھا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں
کے مذہب کی بنیاد وید مقدس میں ہے ۔

(جواب) اگر تم نے اتھروید نہ دیکھا ہو تو ہمارے پاس آؤ۔ آغاز سے انجام تک دیکھو
یا کسی اتھروید کے جاننے والے کے پاس جا کر جس کا ... منتر ملتا اتھروید کو
دیکھو۔ اس میں کہیں بھی پیغمبر صاحب کا نام یا مسلمانی مذہب کا نشان نہ دیکھو گے
اور جو اللوپنشد ہے وہ نہ تو اتھروید میں ہے نہ اس کے گرہیہ سوتر یا براہمن میں اور نہ اس کی کسی
شاخ میں ہے قیاس کیا جاتا ہے کہ اس کو اکبر بادشاہ کے زمانہ میں کسی نے بنایا ہوگا۔ اس کا
مصنف کچھ عربی اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں عربی اور سنسکرت

کے مذہب یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس تینوں کے ماننے کے علاوہ چوتھی شئے نکل آئی۔ اگر کہو کہ ہم تینوں کو خدا نہیں مانتے ایسا بھی سہی۔ لیکن جب روح القدس علیحدہ ہے تو خدا اور پیغمبر کو روح کہنا درست ہے یا نہیں۔ اگر یہ بھی پاک روح ہیں تو پھر کسی خاص وجود کو روح کیوں کہتے ہو؟ اور خدا گھوڑے وغیرہ جیسے حیوانوں، رات دن اور قرآن وغیرہ کی قسمیں کھاتا ہے۔ قسمیں کھانا شریف آدمیوں کا کام نہیں ۔ ۱۵۹

قرآن کے متعلق محقق کی رائے

اب اس قرآن کے مضمون کو لکھ کر عاقلوں کے روبرو پیش کرتا ہوں کہ یہ کتاب کیسی ہے؟ مجھ سے پوچھو تو یہ کتاب نہ خدا نہ عالم کی بنائی ہوئی اور نہ علم کی ہو سکتی ہے۔ یہ تو بہت تھوڑے سے نقص ظاہر کئے۔ اس لئے کہ لوگ دھوکے میں پڑ کر اپنی عمر بے فائدہ ضائع نہ کریں۔ جو کچھ اس میں تھوڑی سی سچائی ہے وہ وید وغیرہ علمی کتابوں کے مطابق ہونے سے جیسے مجھ کو منظور ہے۔ ویسے ہی دیگر مذہب کے تعصب اور ہٹ دھرمی سے مبرّا عالموں اور عاقلوں کے لئے قابل تسلیم ہے۔ اس کے سوا جو کچھ اس میں ہے وہ سب لاعلمی کی باتیں اور توہمات ہے۔ اور انسان کی روح کو مثل حیوان کے بنا دینے والا، جھگڑا پیدا کر کے دنیا کے انسانوں میں نا اتفاقی پھیلا باہم تکلیف کو بڑھانے والا مضمون ہے اور خود غرض پرست روش کا تو قرآن گویا خزانہ ہی ہے۔ پرمیشور سب انسانوں پر رحم کرے کہ سب کے باہمی محبت، اتفاق اور ایک دوسرے کے سکھ کی ترقی کرنے میں راغب ہوں۔ جیسے میں اپنا یا دوسرے مذاہب کا نقص طرفداری چھوڑ کر ظاہر کرتا ہوں۔ اسی طرح اگر سب عقلمند لوگ کریں تو کیا مشکل ہے کہ آپس کی نا اتفاقی چھوٹ اتفاق ہو کر خوشی سے ایک مذہب ہو کر راستی حاصل ہو سکے۔ یہ تھوڑا سا قرآن کی بابت لکھا ہے۔ اس کو عقلمند دھارمک لوگ مصنف کے منشا کے مطابق فائدہ اٹھاویں۔ اگر کہیں غلطی سے کچھ لکھا گیا ہو تو اس کو صحیح کر لیویں۔

اب ایک بات باقی ہے کہ اکثر مسلمان ایسا کہتے اور لکھتے یا شائع کیا کرتے ہیں۔ ہمارے مذہب کی بات اتھرو وید میں لکھی ہے۔ اس کا یہ جواب ہے کہ اتھرو وید میں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ (سوال) کیا تم نے سب اتھرو وید دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے تو الوپنشد دیکھو۔ دیکھو یہ عبارت اس میں لکھی ہے۔ پھر کیوں کہتے ہو کہ اتھرو وید میں مسلمانوں کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔

۱؎ یہ بات کو کئی بار دہرایا (مترجم)

کے ذکر سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ ملک عرب میں اونٹ اونٹنی کے سوائے دوسری سواری کم ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک عرب کے رہنے والے نے قرآن بنایا ہے ۔ (۱۲۷)

سورہ علق

(۱۲۸) اقرا باسم ربک ۔ البتہ گھسیٹیں گے ہم اس کو ساتھ پیشانی کے بالوں پکڑ کے وہ پیشانی کہ جھوٹی ہے خطا کار ۔۔۔ ہم بلا لیں گے فرشتوں دوزخ کے کو ۔ (منزل ہفتم سیپارہ سی ام سورۃ العلق آیت ۱۔۱۵۔۱۶۔۱۸[۱]) ۔

(محقق) اس ذلیل چپڑاسیوں کے گھسیٹنے کے کام سے بھی خدا نہ بچا! بھلا پیشانی بھی کبھی جھوٹی اور قصوروار ہو سکتی ہے؟ سوائے کسی روح کے؟ یہ کیسا خدا ہو سکتا ہے کہ جیل خانہ کے داروغہ کو طلب کرے ۔ (۱۲۸)

سورہ قدر

(۱۲۹) تحقیق نازل کیا ہم نے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی ۔۔۔۔ اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں ۔۔۔۔ ساتھ حکم پروردگار اپنے کے واسطے ہر کام کے ۔ (منزل ہفتم سیپارہ سی ام سورۃ القدر آیت ۱۔۲۔۴[۲]) ۔

(محقق) اگر ایک ہی رات میں قرآن نازل کیا تو یہ بات کہ فلاں آیت فلاں وقت اتری کیونکر درست ہو سکتی ہے؟ اور رات اندھیری ہوتی ہے۔ اس کے متعلق کیا پوچھنا ہم لکھ آئے ہیں کہ اوپر نیچے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور یہاں لکھتے ہیں کہ فرشتے اور روح خدا کے حکم سے دنیا کا انتظام کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ اس سے صاف ہو گیا کہ خدا شخص انسان محدود المکان ہے۔ اب تک معلوم ہوتا تھا کہ خدا فرشتے اور پیغمبر تین کی کہانی ہے اب ایک روح چوتھی نکل پڑی۔ اب نہ جانے یہ چوتھی روح کیا ہے؟ یہ تو عیسائیوں

۱؎ کلا لئن لم ینته لنسفعا بالناصیة ناصیة کاذبة خاطئة ۔ سندع الزبانیة ۔

۲؎ انا انزلناه فی لیلة القدر وما ادراک ما لیلة القدر ۔ تنزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر ۔

سیپارہ ۳۰ سورۃ الطارق۔ آیت ۱۵-۱۶ [۱]۔
(محقق) مکر کرتے ہیں ٹھگ پنے کو کیا خدا بھی ٹھگ ہے؟ اور کیا چوری کا جواب چوری اور جھوٹ کا جواب جھوٹ ہے؟ کیا کوئی چور کسی آدمی کے گھر میں چوری کرے تو بھلے آدمی کو بھی چاہیئے کہ اُس کے گھر میں جا کر چوری کرے؟ واہ! واہ! قرآن کے مصنف!! ۱۵۵۔

سورہ فجر

(۱۵۶) اور آوے گا پروردگار تیرا اور فرشتے صف باندھ کر اور لایا جائیگا اُس دن دوزخ۔ منزل ہفتم سیپارہ ۳۰ سورۃ الفجر۔ آیت ۲۱-۲۲ [۲]۔
(محقق) کہو جی جیسے کہ کوتوال و سپہ سالار اپنی فوج کو لیکر صف باندھ پھرتے ہیں۔ ویسا ہی اِن کا خدا کرتا ہے؟ کیا دوزخ کو گھڑے کی مانند سمجھا ہے کہ جس کو اُٹھا کر جہاں چاہیں وہاں لیجاویں۔ اگر دوزخ اتنا چھوٹا ہے تو بے شمار قیدی اُس میں کیونکر سما سکینگے؟ ۱۵۶۔

سورہ شمس

(۱۵۷) پس کہا واسطے اُن کے پیغمبر خدا کے نے محافظت کرو اونٹنی خدا کی کو اور اُس کے پینے کی باری سے۔ پس جھٹلایا اُس کو پس پاؤں کاٹے اُس کے۔ پس ہلاکی ڈالی اوپر اُن کے رب اُن کے نے۔ منزل ہفتم سیپارہ ۳۰ سورۃ الشمس۔ آیت ۱۳-۱۴ [۳]۔
(محقق) کیا خدا بھی اونٹنی پر چڑھ کر سیر کرتا ہے؟ نہیں تو کس واسطے رکھی ہے؟ اور بلا قیامت کے اپنا عہد توڑ اُن پر دیا کیوں ڈالی؟ اگر ڈالی تو اُن کو سزا دی پھر قیامت کی رات میں انصاف کا کرنا اور اُس رات کا ہونا جھوٹ سمجھا جائیگا؟ اِس اونٹنی

(۱) انہم یکیدون کیدا و اکید کیدا۔
(۲) و جاء ربک و الملک صفا صفا و جایٔ یومئذ بجہنم۔
(۳) فقال لہم رسول اللہ ناقۃ اللہ و سقیاہا فکذبوہ فعقروہا فدمدم علیہم ربہم بذنبہم فسوٰہا۔

کیونکر ہو سکینگی؟ اور پہاڑ بے جان ہونے سے کیونکر چلینگے؟ اور آسمان کو کیا حیوان سمجھا کہ اُس کی کھال نکال جاویگی؟ یہ بڑی نادانی اور بے علمی کی بات ہے ۴۴ ۔

سورہ انفطار

(۳۶) جس وقت کہ آسمان پھٹ جاوے - اور جس وقت تارے جھڑ جاویں - اور جس وقت کہ دریا چیرے جاویں - اور جس وقت کہ قبریں زندہ کرکے اٹھائی جاویں (منزل ہفتم - سیپارہ سی ام - سورۃ انفطار - آیت ۱ - ۲ - ۳ - ۴)

(محقق) واہ جی قرآن کے مصنف فلاسفر! آکاش (آسمان) کو کیونکر کوئی پھاڑ سکیگا؟ اور تاروں کو کیونکر جھاڑ سکیگا؟ اور دریا کیا لکڑی ہے جو چیر ڈالیگا - اور قبریں کیا مردے ہیں جو زندہ کر سکیگا؟ یہ سب باتیں لڑکوں (کی) (قول) کی مانند ہیں ۴۵ ۔

سورہ بروج

(۳۷) قسم ہے آسمان برجوں والے کی - بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ بیچ لوح محفوظ کے (منزل ہفتم - سیپارہ سی ام - سورۃ البروج - آیت ۱ - ۲۱ - ۲۲)

(محقق) اس مصنف قرآن نے جغرافیہ (علم ہیئت) کچھ بھی نہیں پڑھا تھا نہیں تو آسمان کو قلعہ کی مانند برجوں والا کیوں کہتا؟ اگر حمل وغیرہ برجوں کو برج کہتا ہے تو اور برج کیوں نہیں ہیں؟ اس لئے یہ برج نہیں ہیں - بلکہ سب تارے لوک یعنی کرہ ہیں - کیا وہ قرآن خدا کے پاس ہے؟ اگر یہ قرآن اس کا تصنیف کردہ ہے تو وہ بھی علم و دلیل سے خلاف عقل والا ہوگا ۴۶ ۔

سورہ طارق

(۳۸) تحقیق وہ مکر کرتے ہیں ایک مکر - اور میں بھی مکر کرتا ہوں ایک مکر (منزل ہفتم

(۳۶) اذا السماء انفطرت و اذا الکواکب انتثرت و اذا البحار فجرت و اذا القبور بعثرت ۔

(۳۷) والسماء ذات البروج - بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ ۔

اور لڑکے بالے بھی ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتے تو اُن کا ہمبستری کرنا بے فائدہ ہوا اور اگر ہوتے ہیں تو وے کو جیں کہاں سے آئیں؟ اور بلا خدا کی عبادت کے بہشت میں کیوں پیدا ہوئیں۔ اگر پیدا ہوئیں تو اُن کو بلا ایمان لانے اور خدا کی عبادت کرنے سے بہشت مفت کیونکر دیگا۔ بعض بیچاروں کو ایمان لانے سے اور بعضوں کو بلا دھرم کئے سکھ دیا جاوے۔ اس سے بڑھکر بے انصافی اور کونسی ہوگی ۔ ۱۵۰ ۔

سورہ نباء

(۱۵۱) بدلا دئے جاوینگے موافق اعمال کے ۔ ۔ ۔ اور پیالے بھرے ہوئے ہیں۔ جس دن کھڑی ہوگی روحیں اور فرشتے صف باندھکر (منزل ہفتم سیپارہ سی ام - سورۃ النباء - آیت ۲۶ - ۳۴ - ۳۸) ۔

(محقق) اگر اعمال کے مطابق ثمرہ دیا جاتا تو ہمیشہ بہشت میں رہنے والی حوریں فرشتے اور موتی کی مانند لڑکوں کو کس عمل کے بدلے ہمیشہ کیلئے بہشت ملا؟ جب پیالے بھر بھر شراب پیوینگے تو مست ہو کر کیوں نہ لڑینگے۔ یہاں روح ایک فرشتے کا نام ہے جو سب فرشتوں سے بڑا ہے۔ کیا خدا روح یا فرشتوں کو صف باندھکر کھڑے کر کے پلٹن باندھیگا؟ کیا پلٹن سے سب روحوں کو سزا دلا دیگا؟ اور خدا اُس وقت کھڑا ہوگا یا بیٹھا؟ اگر قیامت تک خدا اپنی سب پلٹن جمع کر کے شیطان کو پکڑ لے تو اُس کی سلطنت بے خوف و خطر ہو جاوے۔ کیا اس کا نام خدائی ہے ۔ ۱۵۱ ۔

سورہ تکویر

(۱۵۲) جس وقت کہ سورج لپیٹا جاوے۔ اور جس وقت کہ تارے گدلے ہو جاویں ۔ ۔ جس وقت کہ پہاڑ چلائے جاویں۔ اور جس وقت کہ آسمان کی کھال اتاری جاوے (منزل ہفتم سیپارہ سی ام - سورۃ التکویر - آیت ۱ - ۲ - ۳ - ۱۱) ۔

(محقق) یہ بڑی نادانی کی بات ہے کہ گول سورج کا کرہ لپیٹا جاویگا؟ اور تارے گدلے

---

(۱۵۱) جزاءً وفاقا ۔ و کاساً دھاقا ۔ یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا ۔ (۱۵۲) اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت و اذا الجبال سیرت ۔ و اذا السماء کشطت ۔

مسلمان بڑے بُت پرست ہوئے۔ کیونکہ جیسے پورانی جینی چھوٹے سے بُت کو خدا کا گھر مانتے ۔ بُت پرست ٹھیرتے ہیں تو یہ لوگ کیوں نہیں + ۱۴۸ +

سورہ قیامت

(۱۴۹) اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند + (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و نہم۔ سورۃ القیامت۔ آیت ۔ ۹) +

(محقق) بھلا سورج اور چاند کبھی اکٹھے ہو سکتے ہیں؟ دیکھئے یہ کتنی بھاری بے عقلی کی بات ہے۔ اور سورج چاند کے اکٹھا کرنے میں کیا مطلب تھا۔ اور دیگر سب اجرام فلکی کو اکٹھے نہ کرنے میں کیا دلیل ہے؟ ایسی ایسی ناممکن باتیں خدا کی بنائی ہوئی کبھی ہو سکتی ہیں؟ سوائے بے علموں کے اور کسی عالم کی بھی نہیں ہو سکتیں + ۱۴۹ +

سورہ دہر

(۱۵۰) اور پھرتے ہیں لڑکے پاس اُن کے سدا رہنے والے ..... جس وقت دیکھیگا تو اُن کو گمان کریگا تو اُن کو موتی بکھرے ہوئے۔ اور پہنائے جاوینگے کنگن چاندی کے اُن کو اور پلا دیگا اُن کو رب اُن کا شراب پاکیزہ + (منزل ہفتم۔ سیپارہ بست و نہم۔ سورۃ دہر۔ آیت ۔ ۱۹ ۔ ۲۱) +

(محقق) کیوں جی موتی کے رنگ والے لڑکے کس لئے وہاں رکھے جاتے ہیں؟ کیا جوان آدمی اُن کی خدمت یا عورتیں اُن کی سیری نہیں کر سکتیں؟ کیا تعجب ہے کہ جو یہ سب سے فعل لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کا کرنا ہے اُس کی جڑ یہی قرآن کا قول ہو؟ اور بہشت میں مخدوم یعنی آقا و ملازم ہونے سے آقا کو آرام اور نوکر کو محنت ہونے سے دُکھ اور طرفداری ... پائی جاتی ہے؟ اور جب خدا ہی شراب پلا دیگا۔ تو وہ بھی اُن کے خدمتگار کی مانند ٹھیریگا پھر خدا کی عظمت کیونکر رہ سکیگی؟ اور وہاں بہشت میں عورت مرد کے ہمبستر ہونے سے قیام حمل

---

(۱) جمع الشمس والقمر +

(۲) ويطوف عليهم ولدان مخلدون اذا رايتهم حسبتهم لؤلؤا منثورا ۰ حلوا اساور من فضة وسقهم ربهم شرابا طهورا +

ہوگی اور خدا اور فرشتے نکمے بیٹھے ہونگے ؟ یا کچھ کام کرتے ہونگے ؟ اپنے اپنے مکانوں میں بیٹھے اِدھر اُدھر گھومتے سوتے ناچ تماشہ دیکھتے و عیش عشرت کرتے ہونگے۔ ایسا اندھیر کسی کی سلطنت میں نہ ہوگا۔ ایسی ایسی باتوں کو سوائے غیر تعلیم یافتہ لوگوں کے دوسرا کون مانیگا ۔ ۱۴۶ ۔

سورہ نوحؑ

(۱۴۷) اور تحقیق پیدا کیا تم کو طرح طرح سے۔ کیا نہیں دیکھا تم نے کیونکر پیدا کیا اللہ نے سات آسمانوں کو اوپر تلے اور کیا چاند کو بیچ اُن کے روشن اور کیا سورج کو چراغ (منزل ہفتم سیپارہ بست و نہم سورۃ النوح آیت ۱۴-۱۵-۱۶)[لہ] ۔

(محقق) اگر دوسروں کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ تو وے ازلی غیر فانی نہیں ہو سکتیں۔ پھر بہشت میں ہمیشہ کیونکر رہ سکیگی۔ جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ ضرور فنا ہو جانے والی ہے۔ آسمان (آکاش) کو اوپر تلے کیونکر بنا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بے شکل اور محیط شے ہے۔ اگر دوسری چیز کا نام آسمان (آکاش) رکھتے ہو۔ تو بھی اُس کا آسمان نام رکھنا بے معنی ہے۔ اگر اوپر تلے آسمانوں کو بنایا ہے تو اُن سب کے بیچ میں چاند سورج کبھی نہیں رہ سکتے اگر بیچ میں رکھا جائے تو ایک اوپر اور ایک نیچے کی چیز ہی روشن رہیگی دوسرے سے لیکر باقی سب میں تاریکی رہنی چاہئے ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ اس واسطے یہ بات بالکل جھوٹی ہے ۔ ۱۴۷ ۔

سورہ جن

(۱۴۸) اور یہ کہ مسجدیں واسطے اللہ کے ہیں۔ پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو منزل ہفتم سیپارہ بست و نہم سورۃ الجن آیت ۱۸[لہ] ۔

(محقق) اگر یہ بات راست ہے تو مسلمان لوگ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں خدا کے ساتھ محمد صاحب کو کیوں پکارتے ہیں؟ یہ بات قرآن کے برخلاف ہے اور جو خلاف نہیں کرتے تو اس قرآن کی بات کو جھوٹ ٹھہراتے ہیں۔ جب مسجدیں خدا کے گھر ہیں تو

لہ و قد خلقکم اطوارا۔ الم تروا کیف خلق اللہ سبع سموات طباقا و جعل القمر فیہن نورا و جعل الشمس سراجا۔ لہ و ان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا ۔

لا عملنا مہ بائیں ہاتھ میں بس کہیگا اے کاش کہ نہ ملتا میرا عملنامہ میرے ہاتھ میں ۔ منزل ہفتم ۔ سیپارہ بست و نہم ۔ سورۃ الحاقہ آیت ۔۱۳ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ۱۷ ۔ ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ ۲۵) ۔

(محقق) واہ کیا فلاسفی اور انصاف کی بات ہے ! بھلا آکاش (آسمان) بھی کبھی پھٹ سکتا ہے ؟ کیا وہ پارچہ کے موافق ہے جو پھٹ جاوے ؟ اگر اجرام فلکی کو آسمان کہتے ہیں تو یہ بات علم کے خلاف ہے ۔ اب قرآن کے خدا کے مجسم ہونے میں کچھ شک نہ رہا ۔ کیونکہ عرش پر بیٹھنا آٹھ کہاروں سے اٹھوانا بغیر مجسم کے کبھی نہیں ہو سکتا ۔ اور سامنے یا پیچھے بھی آنا جانا مجسم ہی کا ہو سکتا ہے ۔ جب وہ مجسم ہے تو محدود المکان ہونے سے ہمہ دان محیط کل قادر مطلق نہیں ہو سکتا اور سب روحوں کے اعمال بھی نہیں جان سکتا ۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ شریف لوگوں کے داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ دینا ۔ پڑھوانا بہشت میں بھیجنا اور بدکاروں کے بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ کا دینا ۔ دوزخ میں بھیجنا اعمالنامہ پڑھ کر انصاف کرنا بھلا یہ کام ہمہ دان کا ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں یہ سب کارروائی لڑکپن کی ہے ۔ ۱۲۵ ۔

سورہ معارج

(۱۲۶) چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اس کی ۔ اس دن میں کہ جس کا مقدار ہے پچاس ہزار برس ۔ جس دن نکلیں گے قبروں میں سے دوڑتے ہوئے ۔ جیسے کسی نشانی پر دوڑتے ہیں ۔ (منزل ہفتم ۔ سیپارہ بست و نہم ۔ سورۃ المعارج آیت ۴ ۔ ۴۳) ۔

(محقق) اگر پچاس ہزار برس کے دن کا مقدار ہے تو پچاس ہزار برس کی رات کیوں نہیں ؟ اگر اتنی بڑی رات نہیں ہے ۔ تو اتنا بڑا دن کبھی نہیں ہو سکتا ؟ کیا پچاس ہزار برسوں تک خدا ۔ فرشتے اور اعمالنامہ والے کھڑے یا بیٹھے یا جاگتے ہی رہینگے اگر ایسا ہے تو بیمار ہو کر مر بھی جاوینگے ۔ کیا قبروں سے نکل کر خدا کی کچہری کی طرف دوڑینگے ؟ ان کے پاس سمن قبروں میں کیونکر پہنچینگے ؟ اور ان بیچاروں کو جو کہ نیک کردار یا بدکار ہیں اتنی مدت تک قبروں میں دورہ سپرد قید کیوں رکھا ؟ اور آج کل خدا کی کچہری بند

---

(۱۲۶) تعرج الملائکۃ و الروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ۔ یوم یخرجون من الاجداث سراعا کانہم الی نصب یوفضون ۔

عقل غور کریں کہ یہ قرآن عالم یا خدا کا بنایا ہوا ہے یا کسی بے علم مطلبی کا۔ اور دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب سے جس کی کوئی بیوی ناراض ہو گئی ہوتی اُس پر خدا اپنے ہدایت اتار کر اُس کو دھمکایا ہوگا کہ اگر تو گڑبڑ کریگی۔ اور محمد صاحب تجھے طلاق دیدینگے تو اُن کو اُن کا خدا تجھ سے اچھی بیویاں دیگا کہ جو تابعدار نیک ہوں۔ جس آدمی کو کچھ ذرہ سی عقل ہے وہ غور کر سکتا ہے کہ یہ خدا وند کے کام ہیں یا اپنی مطلب براری کے۔ ایسی ایسی باتوں سے ٹھیک ثابت ہوتا ہے کہ خدا کچھ نہیں کہتا تھا۔ صرف موقع محل دیکھکر اپنی مطلب برآری کے واسطے خدا کی طرف سے محمد صاحب کہہ دیتے تھے۔ جو لوگ خدا ہی کی طرف لکھتے ہیں۔ اُن کو بھر تو کیا سب عقلمند ہی کہینگے کہ خدا کیا ٹھیرا۔ گویا محمد صاحب کے لئے بیویاں لانے والا نائی ٹھیرا !!! ۔۔۔ ۔

(۲۸) اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اوپر اُن کے۔ منزل ہفتم سیپارہ بست و ہشتم سورۃ التحریم آیت ۹۔

(محقق) دیکھئے مسلمانوں کے خدا کی کارسازی دوسرے مذہب والوں سے لڑنے کے لئے پیغمبر اور مسلمانوں کو بھڑکاتا ہے اسی وجہ سے مسلمان لوگ فساد کرنے میں کمر بستہ رہتے ہیں۔ پرماتما مسلمانوں پر نظر رحم کرے کہ جس سے یہ لوگ فساد کرنا چھوڑ کر سب سے رفاقت سے برتاؤ کریں ۔۔۔ ۔

سورہ حاقہ

(۲۹) پھٹ جاویگا آسمان پس وہ اُس دن سست ہوگا اور فرشتے ہونگے اوپر کناروں اُس کے کے اور اٹھاویں گے عرش رب تیرے کا اوپر اپنے اُس دن آٹھ شخص اُس دن سامنے لائے جاؤگے تم نہ چھپا رہیگا۔ تم میں سے کوئی چھپنے والا۔ پس جس کو دیا گیا اعمالنامہ۔ داہنے ہاتھ میں پس کہیگا لیجئے۔ پڑھو عملنامہ میرا ..... اور جس کو

(۲۸) يا ايها النبي جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم ۔

(۲۹) وانشقت السماء فهي يومئذ واهية والملك على ارجائها ويحمل عرش ربك فوقهم يومئذ ثمانية۔ يومئذ تعرضون لا تخفى منكم خافية فاما من اوتي كتابه بيمينه فيقول هاؤم اقرءوا كتابيه ۔ واما من اوتي كتابه بشماله فيقول يا ليتني لم اوت كتابيه ۔

ہے تو رضامندی اپنی بیویوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ نزدیک ہے پروردگار اگر طلاق دے تم کو پیغمبر یہ کہ بدلے میں دے اُس کو بیبیاں بہتر تم سے مسلمان ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں خاوند دیکھی ہوئیاں اور بن دیکھی ہوئیاں۔ (منزل ہفتم۔ سپارہ بست و ہشتم۔ سورۃ التحریم۔ آیت ۱-۵)*

محقق: غور سے سوچنا چاہئے کہ خدا کیا ہوا محمد صاحب کے گھر کا اندرونی اور بیرونی انتظام کرنے والا خادم ٹھیرا! پہلی آیت پر دو کہانیاں ہیں ایک تو یہ کہ محمد صاحب کو شہد کا شربت پسند تھا۔ اور اُس کی کئی بیبیاں تھیں۔ اُن میں سے ایک کے گھر پینے میں دیر لگی تو یہ بات دوسری بیویوں کو ناگوار گذری۔ اُن کے کہنے سننے کے بعد محمد صاحب قسم کھا گئے کہ ہم نہ پیویں گے۔ دوسری یہ کہ اُن کی کئی بیویوں میں سے ایک کی باری تھی اُس کے یہاں رات کو گئے تو وہ وہاں نہ تھی اپنے باپ کے یہاں گئی تھی۔ محمد صاحب نے ایک لونڈی یعنی کنیز کو بلا کر پاک کیا۔ جب بیوی کو اُس کی خبر ملی تو ناراض ہو گئی تب محمد صاحب نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہ کرونگا اور بیوی سے بھی کہہ دیا کہ تم کسی سے یہ بات مت کہنا۔ بیوی نے منظور کیا۔ مگر دیکھو پھر انہوں نے دوسری بیوی سے جا کر کہا۔ اس پر یہ آیت خدا نے اوتاری کہ جس چیز کو ہم نے تیرے اوپر حلال کیا اُس کو حرام تو کیوں کرتا ہے؟ عقلمند لوگ غور کریں کہ بھلا کہیں خدا بھی کسی کے گھر کا فیصلہ کرتا پھرتا ہے؟ اور محمد صاحب کا چال چلن ان باتوں سے ظاہر ہی ہے کیونکہ جو کئی عورتوں کو رکھے وہ خدا کا عابد یا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور جو ایک عورت کی طرفداری سے بے آبروئی کرے اور دوسری کی عزت کرے تو وہ طرفدار ہو کر گنہگار کیوں نہیں ہوگا؟ اور جو کئی عورتوں سے بھی صبر نہ پا کر کنیزوں کے ساتھ پھنسے۔ اُس کے نزدیک شرم۔ خوف اور دھرم کیونکر رہ سکتا ہے؟ کسی نے کہا ہے کہ:-

कामातुराणां न भयं न लज्जा

یعنی جو شہوانی آدمی ہیں اُن کو گناہ سے ڈر یا شرم نہیں ہوتی۔ اُن کا خدا بھی محمد صاحب کی بیویوں اور پیغمبر کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے میں گویا سرپنچ یا ثالث بنا ہے۔ اب صاحبان

---

* یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم ... عسٰی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات قانتات تائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکارا ۔

واہ کیا کہنا ان کے بہشت کی تعریف کرو۔ ملک عرب سے بھی بڑھ کر نظر آتی ہے!! اور شراب کباب پی کھا کر مست ہوتے ہیں تو لونڈے غلمان بھی وہاں ضرور رہنے چاہئیں۔ نہیں تو ایسے نشہ باز سر میں گرمی چڑھ جانے سے پاگل ہو جاویں گے۔ بہت مرد و عورتوں کے بیٹھنے سونے کے لیے ضرور بڑے بچھونے بڑے بڑے چاہئیں۔ جب خدا باکرہ عورتوں کو بہشت میں پیدا کرتا ہے تب ہی تو کنوارے لڑکوں کو بھی پیدا کرتا ہے۔ بھلا باکرہ عورتوں کا تو بیاہ جو یہاں سے امیدوار ہو کر گئے ہیں۔ ان کے ساتھ خدا نے لکھا لیکن ہمیشہ رہنے والے لڑکوں کا کسی بھی باکرہ عورت کے ساتھ بیاہ ہونا نہ لکھا تو کیا یہ بھی انہیں امیدواروں کے ساتھ مثل باکرہ عورتوں کے دئیے جاویں گے؟ اس کا قاعدہ کچھ بھی نہ لکھا۔ یہ خدا کی بڑی بھول کیوں ہو گئی۔ اگر ہم عمر والی سہاگن عورتیں خاوندوں کو باکرہ صفت ہیں رتی ہیں تو ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ عورتوں سے مرد کی عمر دو گنی اڑھائی گنا چاہئے۔ یہ تو مسلمانوں کے بہشت کی کہانی ہے۔ اور دوزخ والے تھوہر کے درختوں کو کھا کر پیٹ بھریں گے تو خار دار درخت بھی دوزخ میں ہوں گے اور خار بھی لگتے ہوں گے۔ اور گرم پانی کا پینا وغیرہ تکلیف دوزخ میں پاویں گے۔ قسم کا کھانا اکثر جھوٹوں کا کام ہے۔ سچوں کا نہیں۔ اگر خدا ہی قسم کھاتا ہے۔ تو وہ بھی جھوٹ سے بری نہیں ہو سکتا۔ ۱۴۱۔

سورہ صف

(۱۴۲) تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے اُن لوگوں کو کہ لڑتے ہیں بیچ راہ اُس کی کے۔[1]
(منزل ہفتم۔ سپارہ بست و ہشتم۔ سورۃ الصف۔ آیت۔ ۴)

(محقق) واہ ٹھیک ہے ایسی ایسی باتوں کی ہدایت کر کے بیچارے ملک عرب کے باشندوں کو سب سے لڑا کے دشمن بنا کر باہم تکلیف دلائی اور مذہب کا جھنڈا کھڑا کر کے لڑائی پھیلائی۔ ایسے کو کوئی عقلمند خدا کبھی نہیں مان سکتا۔ جو قوم میں فساد بڑھاوے وہی سب کو تکلیف دہ ہوتا ہے۔ ۱۴۲۔

سورہ تحریم

(۱۴۳) اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اُس چیز کو کہ حلال کی خدا نے واسطے تیرے چاہتا

[1] یعنی: ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ۔

والیاں مانند موتیوں چھپائی ہوئی ہوں کے ...... اور بچھونے بلند تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے اُن عورتوں کو ایک قسم پر۔ پس کیا ہے ہم نے اُن کو باکرہ۔ خاوند والیاں ہم عمر واسطے داہنے طرف والوں کے ...... پس بھروگے اُس سے پیٹوں کو۔ پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ گرنے والے تاروں کے۔ منزل ۷ سیپارہ ۲۷ سورۃ واقعہ آیت ۔۲۔۵۔۶۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔
۱۸۔۱۹۔۲۰۔۲۱۔۲۲۔۳۴۔۳۵۔۳۶۔۳۷۔۵۳۔۷۵ ؏

(محقق) اب دیکھئے مصنف قرآن کی کارسازی۔ بھلا زمین تو ہلتی ہی رہتی ہے اُس وقت بھی ہلتی رہیگی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف قرآن زمین کو ساکن جانتا تھا۔ بھلا پہاڑوں کو کیا مثل پرندے کے اُڑا دیگا؟ اگر ذرے ہو جائینگے تو بھی لطیف جسم رہ جائے رہینگے۔ تو پھر اُن کا دوسرا جسم کیوں نہیں؟ واہ جی! اگر خدا مجسم نہ ہوتا تو اُس کے داہنی طرف اور بائیں طرف کیونکر کھڑے ہو سکتے؟ جب وہاں پلنگ سونے کی تاروں سے بنے ہوئے ہیں تو بڑھئی سنار بھی وہاں رہتے ہونگے اور کھٹمل کاٹتے ہونگے اور اُن کو رات میں سونے بھی نہیں دیتے ہونگے۔ کیا وے تکیہ لگا کر نکمے بہشت میں بیٹھے رہتے ہیں؟ یا کچھ کام کیا کرتے ہیں؟ اگر بیٹھے ہی رہتے ہونگے تو اُن کو غذا ہضم نہ ہونے سے وے بیمار ہو کر جلدی مر بھی جاتے ہونگے؟ اور اگر کام کیا کرتے ہونگے۔ تو جیسے محنت مزدوری یہاں کرتے ہیں ویسے ہی وہاں محنت کرکے گذر کرتے ہونگے۔ پھر یہاں سے وہاں بہشت میں زیادہ کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اگر وہاں لڑکے ہمیشہ رہتے ہیں تو اُن کے ماں باپ بھی رہتے ہونگے اور ساس سسر بھی ہونگے۔ تب تو بڑا بھاری شہر بستا ہوگا۔ اور بول و براز کی بدبو کے باعث بیماریاں بھی بہت سی ہوتی ہونگی۔ کیونکہ جب میوے کھاوینگے گلاسوں میں پانی پیوینگے اور پیالوں سے شراب پیوینگے۔ تو کیا اُن کا سر نہ دکھیگا اور کیا کوئی بیمار نہ ہوگا؟ خوب میوے اور جانوروں اور پرندوں کے گوشت بھی کھاوینگے۔ تب تو طرح طرح کی تکلیفات ہونگی اور جب وہاں پرندہ اور چرند ہونگے تو قزاقی بھی ہوتی ہوگی۔ اور ہڈیاں جہاں تہاں بکھری پڑی ہونگی اور قصابوں کی دوکانیں بھی ہونگی

اذا رجت الارض رجا۔ و بست الجبال بسا۔ فکانت هباء منبثا۔ فاصحب المیمنة ما اصحب المیمنة۔ و اصحب المشئمة ما اصحب المشئمة۔ علی سرر موضونة۔ متکئین علیها متقبلین۔ یطوف علیهم ولدان مخلدون۔ باکواب و اباریق و کاس من معین۔ لا یصدعون عنها و لا ینزفون۔ و فاکهة مما یتخیرون۔ و لحم طیر مما یشتهون۔ و حور عین۔ کامثال اللؤلؤ المکنون۔ و فرش مرفوعة۔ انا انشانهن انشاء۔ فجعلنهن ابکارا۔ عربا اترابا۔ لاصحب الیمین۔ فمالئون منها البطون۔ فلا اقسم بمواقع النجوم۔

ستم کہ جب تو کر دے ان کو پس مضبوط کر و قید کرنا۔ اور بہت بستیاں تھیں کہ وہ سخت تھیں قوت میں بستی تیری سے جس نے نکال دیا تجھ کو ہلاک کیا ہم نے ان کو پس نہ ہوا کوئی مدد دینے والا واسطے ان کے۔ صفت اُس بہشت کی کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے پرہیزگاروں سے۔ یہ ہے کہ بیچ اُس کے نہریں ہیں پانی کی کہ نہیں ہے بگڑا ہوا اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا ہوا ہے مزہ اُس کا اور نہریں ہیں شراب کی مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے اور نہریں ہیں شہد صاف کئے ہوئے کی اور واسطے اُن کے ہیں وہاں ہر طرح کے میوے اور معافی ہے پروردگار اُن کے کی۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست و ششم۔ سورۃ محمد۔ آیت ۱۴۔۱۳۔۱۵) ۔

(محقق) اسی لئے یہ قرآن، خدا اور مسلمان غدر مچانے سب کو تکلیف دینے اور اپنا مطلب نکالنے والے بے رحم ہیں۔ جیسا یہاں لکھا ہے ویسا ہی اگر دوسرا کوئی غیر مذہب والا مسلمانوں پر کرے تو مسلمانوں کو ویسا ہی دکھ جیسا کہ اوروں کو دیتے ہیں ہوا یا نہیں؟ اور خدا کی طرفداری دیکھئے کہ جنہوں نے محمد صاحب کو نکال دیا اُن کو خدا نے ہلاک کر ڈالا۔ بھلا جس میں پاک پانی دودھ۔ شراب اور شہد کی نہریں ہیں وہ دنیا سے کیا زیادہ ہو سکتا ہے؟ اور دودھ کی نہریں کبھی ہو سکتی ہیں؟ کیونکہ وہ تھوڑے ہی عرصے میں بگڑ جاتا ہے۔ ان باتوں کے سبب سے عقلمند لوگ قرآن کے مذہب کو نہیں مانتے ۔ ۱۴۰ ۔

سورۃ واقعہ

(۱۴۱) جس وقت ہلائی جاوے گی زمین خوب اور ٹکڑے ٹکڑے ہوں پہاڑ ٹوٹ کر اور پھر اڑتے پھریں مثل غبار کے پس داہنی طرف کے کیسے ہیں صاحب داہنی طرف کے۔ اور بائیں طرف والے کیسے ہیں بائیں طرف کے اوپر جڑاؤ تختوں کے بیٹھے ہیں تکیہ لگائے۔ ہمیشہ رہنے والے ساتھ آبخوروں کے اور آفتابوں کے۔ اور پیالے صاف شراب کے پیالوں سے اور نہ وہ سر درد کئے جاویں گے بکنا اُن کو ۔۔۔۔۔ اور میوے اُس قسم سے کہ پسند کریں۔ اور گوشت پرندوں کا اُس قسم سے کہ چاہیں گے۔ اور واسطے اُن کے عورتیں ہیں گوری بڑی آنکھوں

(۱۴۰) فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتموھم فشدوا الوثاق ... وکاین من قریۃ ھی اشد قوۃ من قریتک التی اخرجتک اھلکنٰھم فلا ناصر لھم۔ مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیھا انھٰر من ماء غیر اٰسن وانھٰر من لبن لم یتغیر طعمہ وانھٰر من خمر لذۃ للشٰربین وانھٰر من عسل مصفی ولھم فیھا من کل الثمرٰت ومغفرۃ من ربھم ۔

کر سکتا ہے۔ اور فرشتے خدا سے بات کر سکتے ہیں یا پیغمبر۔ اگر ایسی بات ہے تو فرشتے اور پیغمبر خوب اپنا مطلب نکالتے ہونگے۔ اگر کوئی کہے کہ خدا ہمہ دان محیط کل ہے۔ تو پردہ ڈال کر بات کرنا یا ڈاک کی مانند خبر منگا کر جاننا فضول ٹھہرتا ہے اور اگر ایسا ہے تو وہ خدا ہی نہیں بلکہ کوئی چالاک آدمی ہوگا۔ اس واسطے یہ قرآن خدا کا بنایا ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ ۱۲۷ ۔

سورہ زخرف

(۱۲۸) اور جب آیا عیسٰے ساتھ دلیلوں ظاہر کے ۔ (منزل ششم سیپارہ بست و پنجم۔ سورۃ چہل و سوم۔ آیت۔ ۶۳)[1] ۔

(محقق) اگر عیسٰے بھی خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ تو اس کی تعلیم کے برخلاف خدا نے قرآن کیوں بنایا؟ اور قرآن کے برخلاف انجیل ہے۔ اس لئے یہ کتابیں خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہیں ۔ ۱۲۸ ۔

سورہ دخان

(۱۲۹) پکڑو اُس کو پس گھسیٹو اُس کو بیچوں بیچ دوزخ کے یہی ہوگا۔ اور بیاہ دیویں گے ہم اُن کو ساتھ حوروں اچھی آنکھوں والیوں کے ۔ (منزل ششم سیپارہ بست و پنجم سورہ چہل و چہارم۔ آیت ۴۷-۵۴)[2] ۔

(محقق) واہ! کیا خدا عادل ہو کر انسانوں کو پکڑواتا اور گھسیٹواتا ہے۔ جب مسلمانوں کا خدا ہی ایسا ہے تو اس کے عابد مسلمان یتیم کمزوروں کو پکڑیں گھسیٹیں تو اس میں کیا تعجب ہے؟ اور وہ دُنیوی آدمیوں کی مانند شادی بھی کراتا ہے۔ گویا کہ مسلمانوں کا پروہت یعنی قاضی نکاح کرانے والا ہے ۔ ۱۲۹ ۔

سورہ محمد

(۱۳۰) پس جب مقابل ہو تم کافروں سے .... پس مارو گردنیں اُن کی یہاں

---

[1] ولما جاء عیسٰی بالبینٰت۔ [2] خذوہ فاعتلوہ الی سواء الجحیم ... وزوجنٰھم بحور عین

سورہ شوریٰ

(۱۳۴) اُسی کے واسطے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہے رزق واسطے[ملہ] جس کے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے دیتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں اور دیتا ہے جس کو چاہے بیٹے یا ملا دیتا ہے اُن کو بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہے بانجھ۔۔۔۔۔ اور نہیں ہے کسی آدمی کو کہ بات کرے اُس سے اللہ اشارہ سے یا پردے کے پیچھے سے یا فرشتہ بھیجے پیغام لانے والا۔ منزل ششم۔ سیپارہ بست و پنجم۔ سورہ شوریٰ رکوع دوم آیت ۱۱-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰۔

(محقق) خدا کے پاس کنجیوں کا خزانہ بھرا ہوا ہوگا؟ کیونکہ سب جگہوں کے قفل کھولنے پڑتے ہوں گے! یہ لڑکپن کی بات ہے کہ جس کے لئے چاہتا ہے اُس کے لئے بلا عمل و بد اعمال کے رزق کشادہ یا تنگ کر دیتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ غیر منصف ہے اور دیکھئے مصنف قرآن کی چالاکی کہ جس سے عورتیں بھی فریفتہ ہو کر پھنسیں۔ اگر جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے تو دوسرے خدا کو بھی پیدا کر سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کر سکتا تو کامل طاقت کیا یہاں پر اٹک گئی؟ بھلا آدمیوں کو تو جس کو چاہے خدا بیٹے بیٹیاں دیتا ہے۔ لیکن مرغ۔ مچھلی۔ سؤر وغیرہ جن کے بہت بیٹے بیٹیاں ہوتے ہیں اُن کو کون دیتا ہے؟ اور مرد و عورت کے ہمبستر ہوئے بغیر کیوں نہیں دیتا؟ کسی کو اپنی مرضی سے بانجھ رکھ کر دکھ کیوں دیتا ہے؟ واہ! خدا ایسے جلال والا ہے کہ اُس کے سامنے کوئی بات بھی نہیں کر سکتا! لیکن اُس نے پہلے کہا ہے کہ پردہ ڈال کر بات

ملہ) لہٗ مقالید السموٰت والارض یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر۔ یخلق ما یشاء۔ یھب لمن یشاء اناثا و یھب لمن یشاء الذکور۔ او یزوجھم ذکرانا و اناثا و یجعل من یشاء عقیما۔ ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا۔

نوٹ ملہ۔ اس آیت کے متعلق تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ محمد صاحب دو پردوں کے درمیان تھے اور خدا کی آواز سنی۔ ایک پردہ نوری تھا دوسرا سفید موتیوں کا اور دونوں پردوں کے درمیان ستر برس کا فاصلہ تھا۔ منصف اس بات پر غور کریں کہ یہ خدا ہے یا پردہ کی آڑ میں بات کرنے والی عورت؟ ان لوگوں نے تو خدا ہی کی حقیقت بگاڑ دی۔ کہاں وید اور اپنشد وغیرہ کتابوں میں بیان کیا گیا خدا اور کہاں قرآن کا خدا پردہ کی آڑ میں بات کرنے والا۔ سچ تو یہ ہے کہ عرب کے لوگ جاہل تھے وہ باتیں کیسے گھڑ لاتے؟

کے ساتھ ملکر خراب ہو رہی ہے۔ اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے کرانے والے ہیں۔ کیونکہ گناہ کا بخشنا بھاری ادھرم ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان لوگ گناہ اور فساد کرنے سے کم ڈرتے ہیں ۱۳۵

سورہ حم سجدہ

(۱۳۶) پھر بنائے سات آسمان دو دن میں۔ اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام اُس کا۔ یہاں تک کہ جب جاوینگے اُس کے پاس گواہی دینگے اُن پر کان اُن کے اور آنکھیں اُن کی اور چمڑے اُن کے بسبب اس کے کہ جو کچھ وہ کرتے تھے اور کہینگے واسطے اپنے چمڑوں کے کہ کیوں گواہی دی تم نے اوپر ہمارے کہینگے وہ کہ بلوایا ہم کو اللہ نے جس نے بلوایا ہر چیز کو۔ البتہ زندہ کرنے والا ہے مُردوں کو۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست و چہارم۔ سورۃ چہل و یکم۔ آیت ۱۱۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۳۹)

(محقق) واہ جی واہ مسلمانوں تمہارا خدا جس کو تم قادر مطلق مانتے ہو وہ سات آسمانوں کو دو دن میں بنا سکا۔ اور جو قادر مطلق ہے وہ تو ایک چھن میں سب کو بنا سکتا ہے۔ بھلا کان آنکھ اور چمڑے کو خدا نے بے جان بنایا ہے وہ گواہی کیونکر دے سکینگے؟ اگر گواہی دلادیگا تو اُس نے پہلے بے جان کیوں بنائے؟ (اگر کوئی کہے کہ وہ اس وقت طاقت عطا کر دیگا) تو کیا خدا اپنا قانون آپ توڑیگا؟ ایک اس سے بڑھکر بھی جھوٹی بات یہ ہے کہ جب روحوں پر گواہی دی۔ تو وے روحیں اپنے اپنے چمڑے سے پوچھنے لگیں کہ تو نے ہمارے اوپر گواہی کیوں دی۔ جیسے کوئی کہے کہ بانجھ کے بیٹے کا منہ میں نے دیکھا۔ اگر بیٹا ہے تو بانجھ کیونکر ہوئی اگر بانجھ ہے تو اُس کے ہاں بیٹا ہونا ہی غیر ممکن ہے۔ اسی قسم کی یہ بھی جھوٹی بات ہے۔ اگر وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے تو پہلے مارا ہی کیوں۔ کیا آپ بھی مُردہ ہو سکتا ہے۔ یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتا تو مُردے پن کو بُرا کیوں سمجھتا ہے؟ اور قیامت کی رات تک مُردہ روحیں کس مسلمان کے گھر میں رہینگی اور اُن کو خدا نے دورہ سپرد بلا قصور کیوں کر رکھا ہے؟ فوراً انصاف کیوں نہیں کیا؟ ایسی ایسی باتوں سے خدا کی خدائی میں بٹہ لگتا ہے ۱۳۶

---

(۱۳۶) فقضٰهن سبع سمٰوات فی یومین واوحیٰ فی کل سماء امرها۔ حتیٰ اذا ما جاؤها شهد علیهم سمعهم وابصارهم وجلودهم بما کانوا یعملون۔ وقالوا لجلودهم لم شهدتم علینا۔ قالوا انطقنا الله الذی انطق کل شیء۔ لمحی الموتیٰ

سورہ زمر

(۱۲۲) تحقیق اللہ بخشتا ہے سب گناہ۔ وہی ہے بخشنے والا مہربان۔ اور زمین ساری قبضہ میں ہے اُس کے دن قیامت کے۔ اور آسمان لپٹے جاوینگے بیچ داہنے ہاتھ اُس کے کے۔ اور چمک جاویگی زمین اپنے پروردگار کے نور سے اور رکھے جاوینگے اعمالنامے اور لایا جاویگا پیغمبروں کو اور گواہوں کو اور فیصلہ کیا جاویگا۔ اُن میں انصاف سے۔ (منزل ششم سیپارہ بست و چہارم سورۃ سی و نہم آیت ۵۳۔۶۷۔۶۹)۔

(محقق) اگر سب گناہوں کو خدا بخشتا ہے تو گویا تمام دُنیا کو گنہگار بناتا ہے۔ اور بے رحم ہے کیونکہ ایک گنہگار پر رحم اور بخشش کی جائے تو وہ زیادہ گناہ کریگا اور اور بہت شریفوں کو تکلیف پہنچاویگا۔ اگر ذرا بھی گناہ بخشا جاوے تو گناہ ہی گناہ جہان میں پھیل جاوے۔ کیا خدا آگ کی مانند نور والا ہے؟ اعمالنامے کہاں جمع رہتے ہیں؟ اور کون لکھتا ہے؟ اگر پیغمبروں اور گواہوں کے بھروسے سے خدا انصاف کرتا ہے۔ تو وہ نہ ہمہ دان اور نہ قدرت والا ہے؟ اگر وہ بے انصافی نہیں کرتا۔ انصاف ہی کرتا ہے تو اعمال کے مطابق کرتا ہوگا جیسے اعمال اگلے پچھلے اور موجودہ جنموں کے ہی ہو سکتے ہیں۔ تو پھر بخشنا۔ دل پر مہر لگانا۔ ہدایت نہ کرنا۔ شیطان کے ذریعے بہکانا۔ دوزخ سپرد رکھنا۔ یہ سب باتیں اس کے انصاف سے بعید ہیں۔ ۱۲۲۔

سورہ مومن

(۱۲۳) اُتارنا کتاب کا اللہ غالب جاننے والے کی طرف سے ہے۔ بخشنے والا گناہ کا اور قبول کرنے والا توبہ کا ہے۔ (منزل ششم سیپارہ بست و چہارم سورہ چہلم آیت ۱۔۲)۔

(محقق) یہ بات اس واسطے ہے کہ سادہ لوح آدمی اللہ کے نام سے اس کتاب کو قبول کرلیویں کہ جس میں تھوڑی سی سچائی کے علاوہ باقی سب جھوٹ بھرا ہے اور وہ سچائی بھی جھوٹ

---

(۱۲۲) إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ - وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ - وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ - (۱۲۳) حم تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ

مجھ کو اُس دن تک کہ اُٹھائے جاویں گے مہلت دے۔ کہا کہ بیشک تو ڈھیل دئے گئیوں میں سے ہے۔ اُس معلوم دن تک کہا کہ مجھ کو قسم ہے عزت تیری کی البتہ میں گمراہ کروں گا اُن کو اکٹھے۔ منزل ششم۔ سیپارہ بست و سوم سورۃ ص۔ نمبر ۳۔ آیت ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔

(محقق) اگر وہاں جیسا کہ قرآن میں باغ، باغیچے، نہریں، مکان وغیرہ لکھے ہیں۔ ویسے ہی ہیں تو وے نہ ہمیشہ سے تھے اور نہ ہمیشہ رہ سکتے ہیں کیونکہ جو اتصال سے چیزیں پیدا ہوتی ہیں وہ مرکب ہونے کے پہلے نہ تھیں۔ انفصال کے بعد ضرور نہ رہینگی جب وہ بہشت ہی نہ رہیگی تو اُس میں رہنے والے ہمیشہ کیونکر رہ سکتے ہیں؟ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ گدّے۔ تکیئے۔ میوے اور پینے کی اشیاء وہاں ملینگی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت مسلمانوں کا مذہب چلا اُس وقت عرب کا ملک زیادہ دولتمند نہ تھا۔ اسی واسطے محمد صاحب نے تکیہ وغیرہ کی کہانی سنا کر غریبوں کو اپنے مذہب میں پھنسا لیا۔ اور جہاں عورتیں ہیں وہاں کا کل آرام کہاں؟ وے عورتیں وہاں کہاں سے آئیں ہیں؟ کیا بہشت کی رہنے والی ہیں؟ یا آئی ہیں یا جائینگی؟ اور اگر وہیں کی رہنے والی ہیں تو قیامت کے پہلے کیا کرتی ہونگی؟ کیا نکمی اپنی عمر گنوا رہی ہیں؟ اب دیکھئے خدا کا جلال۔ کہ جس کا حکم اور سب فرشتوں نے تو مانا اور آدم کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے نہ مانا۔ اس کا سبب پوچھا اور کہا کہ میں نے اُس کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔ تو تکبر مت کر۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن کا خدا دو ہاتھ والا آدمی تھا۔ پس وہ محیط کل اور قادر مطلق ہرگز نہیں ہو سکتا اور شیطان نے سچ کہا کہ میں آدم سے افضل ہوں اس پر خدا نے غصہ کیوں کیا؟ کیا آسمان ہی میں خدا کا گھر ہے؟ زمین پر نہیں؟ اگر نہیں تو کعبہ کو پہلے خدا کا گھر کیوں لکھا؟ بھلا خدا اپنی مخلوقات سے شیطان کو کیسے نکال سکتا ہے؟ کیا وہ ایک جگہ ہی کی نہیں؟ اس سے واضح ہوا کہ قرآن کا خدا بہشت کا ہی مالک ہے۔ خدا نے شیطان کو لعنت کی اور قید کر لیا۔ اور شیطان نے کہا اے پروردگار! مجھ کو قیامت تک چھوڑ دے۔ خدا نے خوشامد سے قیامت کے دن تک چھوڑ دیا۔ جب شیطان چھوٹا تو خدا سے کہتا ہے کہ اب میں خوب بہکاؤنگا اور غدر مچاؤنگا۔ تب خدا نے کہا کہ جس کو تو بہکاویگا۔ میں اُن کو دوزخ میں ڈالدونگا اور تجھ کو بھی۔ شرفا غور کریں کہ شیطان کو بہکانے والا خدا ہے یا وہ آپ سے آپ گمراہ ہوا؟ اگر خدا نے بہکایا تو وہ شیطان کا شیطان ٹھہرا۔ اگر شیطان خود گمراہ ہوا تو اور انسان بھی خود گمراہ ہو سکتے ہیں۔ شیطان کی ضرورت نہیں اور اسی باغی شیطان کو کھلا چھوڑ دینے سے خدا بھی اُس جرم کرنے والا اور شیطان کا ساتھی ثابت ہوتا ہے۔ اگر خدا خود چوری کرنے کی تحریک کرے اور پھر خود ہی سزا دے تو ایسی صورت میں اُس سے بڑھ کر غیر منصف کون ہو سکتا ہے۔

تو شراب کی ندیاں بہتی ہیں؟ اتنا اچھا ہے کہ یہاں تو کسی طرح سے شراب نوشی چھڑائی نہیں جاتی کے بجائے وہاں بھٹکتے بہشت میں بڑی خرابی ہے۔ عورتوں کے مارے وہاں کسی کا دل قائم نہیں رہتا ہوگا؟ اور بڑا بھاری بیماری ہوتی ہوگی۔ اگر وہاں کے آدمی جسم والے ہونگے۔ تو مرا کریں گے اور اگر جسم والے نہ ہونگے تو عیش و عشرت نہ کر سکیں گے۔ پھر ان کو بہشت میں لے جانا بے فائدہ ہے۔ اگر لوط کو پیغمبر مانتے ہو تو جو بائبل میں لکھا ہے کہ اس سے اس کی لڑکیوں نے مباشرت کر کے دو لڑکے پیدا کئے۔ اس بات کو بھی مانتے ہو یا نہیں؟ اگر مانتے ہو تو ایسے کو پیغمبر ماننا فضول ہے۔ اور اگر ایسے اور ایسے کے ساتھیوں کو خدا نجات دیتا ہے تو وہ خدا بھی ویسا ہی ہے۔ کیونکہ بڑھیا کی کہانی کہنے والا اور تعصب سے دوسروں کو ہلاک کرنے والا خدا کبھی نہیں ہو سکتا۔ ایسا خدا مسلمانوں ہی کے گھر رہ سکتا ہے اور جگہ نہیں ٭ ۱۳۲ ٭

سورہ ص

(۱۳۳) بہشتیں ہیں ہمیشہ رہنے کی کھلے ہونگے واسطے ان کے دروازے تکئے لگائے ہونگے ان میں ...... منگواتے ہیں بیچ ان کے میوے بہت اور پینے کی چیزیں اور نزدیک ان کے ہونگی بیٹھی نیچی نگاہ والیاں اور ہم عمر۔ پس سجدہ کیا سب فرشتوں نے سب نے مگر ابلیس نے تکبر کیا اور تھا کافروں سے۔ کہا اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھ کو سجدہ کرنے سے کہ سجدہ کرے تو واسطے اس چیز کے کہ بنایا میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے آیا تکبر کیا تو نے یا تھا تو بلند رتبے والوں سے۔ کہا کہ میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے اور پیدا کیا ہے اس کو مٹی سے ۔۔۔ کہا پس نکل ان آسمانوں سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے میری جزا کے دن تک۔ کہا اے پروردگار میرے پس ڈھیل دے

رکوع ۱؛ جنّٰت عدن مفتحۃ لھم الابواب متکئین فیھا یدعون فیھا بفاکھۃ کثیرۃ وشراب وعندھم قٰصرٰت الطرف اتراب ... فسجد الملٰئکۃ کلھم اجمعون الا ابلیس استکبر وکان من الکافرین۔ قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت ام کنت من العالین قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین قال فاخرج منھا فانک رجیم وان علیک لعنتی الی یوم الدین قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین ٭

کرنا تعصب چھوڑ کر انصاف و دھرم کی پیروی کرنا وغیرہ ہوں۔ اور ان سے خلاف عمل کو ترک کیا جائے۔ سو نہ قرآن میں نہ مسلمانوں میں اور نہ اُن کے خدا میں ایسی نیک عادات ہیں اگر پیغمبر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے تو سب سے زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے؟ اس لئے جس طرح میوہ فروش اپنے بیروں کو کھٹا نہیں بتلاتے ویسی ہی یہ بات سمجھنی چاہیئے۔ ۱۳۰

(۱۳۱) اور پھونکا جاویگا نرسنگا پس ناگہاں وہ قبروں میں سے طرف پروردگار اپنے کے دوڑینگے ۔۔۔۔ اور گواہی دینگے پاؤں اُن کے جو کچھ وہ کماتے تھے ۔۔۔۔ سوائے اس کے نہیں ہے حکم اس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہتا ہے واسطے اس کے کہ ہو پس ہو جاتی ہے*
(منزل پنجم۔ سیپارہ بست و سوم۔ سورۃ یٰسین۔ آیت ۵۰۔ ۶۲۔ ۸۰)*

(محقق) سنیئے اوٹ پٹانگ باتیں کیا پاؤں بھی گواہی دے سکتے ہیں؟ خدا کے سوائے اس وقت کون تھا جس کو حکم دیا؟ اور کس نے سنا؟ اور کون بن گیا؟ اگر کوئی چیز نہ تھی تو یہ بات جھوٹی ہے۔ اور اگر تھی تو وہ بات کہ سوائے خدا کے کچھ نہ تھا اور خدا نے سب کچھ بنا دیا جھوٹی ہوگی* ۱۳۱

سورہ صافات

(۱۳۲) پھرایا جاویگا اوپر اُن کے پیالہ شراب لطیف کا۔ سفید رنگ مزا دینے والی واسطے پینے والوں کے ۔۔۔۔ اُن کے پاس ہوتی ہیں نیچے نظر رکھنے والیاں بڑی آنکھوں والیاں گویا کہ وہ انڈے ہیں چھپائے ہوئے۔ کیا پس ہم نہیں مرینگے ۔۔۔۔ اور تحقیق لوط البتہ پیغمبروں سے تھا۔ جس وقت ہم نے نجات دی اس کو اور سب اس کے گھر والوں کو مگر ایک بڑھیا رہنے والوں سے تھی۔ پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو۔ (منزل ششم۔ سیپارہ بست و سوم۔ سورۃ صافات۔ آیت ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۵۶۔ ۵۸۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴)*

(محقق) کیوں جی یہاں تو مسلمان لوگ شراب کو بُرا بتلاتے ہیں لیکن اُن کے بہشت میں

---

(۱۳۱) ونفخ في الصور فإذا هم من الأجداث إلى ربهم ينسلون ۔ وتشهد أرجلهم بما كانوا يكسبون ۔ إنما أمره إذا أراد شيئا أن يقول له كن فيكون*

(۱۳۲) يطاف عليهم بكأس من معين ۔ بيضاء لذة للشاربين ۔ وعندهم قاصرات الطرف عين ۔ كأنهن بيض مكنون ۔ أفما نحن بميتين ۔ وإن لوطا لمن المرسلين ۔ إذ نجيناه وأهله أجمعين ۔ إلا عجوزا في الغابرين ۔ ثم دمرنا الآخرين*

سورہ فاطر

(۱۲۹) اور اللہ وہ ہے کہ جس نے بھیجا ہے ہواؤں کو پھر اُٹھایا اُن بادلوں کو پھر ہانک لاتے ہیں ہم اُس کو طرف شہر مردے کے پس زندہ کیا ہم نے اُس سے زمین کو پیچھے موت اُس کی کے اسی طرح مردے اُٹھائے جاویں گے ...... جس نے اوتارا ہم کو گھر ہمیشہ رہنے والے میں مہربانی اپنی سے۔ نہیں لگتی ہم کو بیچ اُس کے محنت اور نہیں لگتی ہم کو بیچ اُس کے ماندگی ۔

(منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم۔ سورۃ سی و پنجم۔ آیت ۹۔ ۳۵)

(محقق) واہ واہ کیا فلاسفی ہے۔ فلاسفی خدا کی ہے۔ خدا ہوا کو بھیجتا ہے۔ وہ بادلوں کو اُٹھاتی ہے اور خدا اُس سے مُردوں کو زندہ کرتا ہے یہ باتیں خدا کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ اور جو بنا ہے وہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ جو جسم رکھتا ہے وہ بلا محنت کئے دُکھی ہوتا ہے۔ اور بیمار ہوئے بغیر ہرگز نہیں بچتا۔ جب ایک عورت سے مباشرت کرنا بیماری کا باعث ہے۔ تو جو کئی عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اُس کی کیا ہی بُری حالت ہوتی ہوگی؟ اس لئے مسلمانوں کا بہشت میں رہنا ہمیشہ آرام دہ نہیں ہو سکتا ۔ ۱۲۹ ۔

سورہ یٰسین

(۱۳۰) قسم ہے قرآن محکم کی۔ تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے۔ اوپر راہ سیدھی کے۔ اُتارا ہے غالب مہربان نے ۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم۔ سورۃ سی و ششم۔ آیت ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵) ۔

(محقق) اب دیکھئے اگر یہ قرآن خدا کا بنایا ہوتا۔ تو وہ اس کی قسم کیوں کھاتا؟ اگر نبی خدا کا بھیجا ہوتا تو لے پالک بیٹے کی جورو پر فریفتہ کیوں ہوتا؟ یہ کہنے ہی کی بات ہے۔ کہ قرآن کے ماننے والے راستے پر ہیں کیونکہ سیدھی راہ وہی ہوتی ہے۔ کہ جس میں سچ ماننا۔ سچ بولنا۔ سچ

---

(۱۲۹) وَاللّٰہُ الَّذِی اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰہُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا کَذٰلِکَ النُّشُوْرُ ...... الَّذِیْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَۃِ مِنْ فَضْلِہٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْہَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْہَا لُغُوْبٌ ۔ (۱۳۰)

یٰسٓ ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔

قرآن کو خدا کا بنایا ہوا اور محمد صاحب کو پیغمبر اور قرآن کے بنانے والے ہوئے خدا کو سچا مان لیتے ہیں بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسے غیر معقول خلاف دھرم مذہب کو اہل عرب نے قبول کر لیا ۱۲۰ ۔

(۱۲۱) اور نہیں لائق واسطے تمہارے یہ کہ ایذا دو رسول خدا کے کو اور یہ کہ نکاح کرو بیویاں اس کی کو پیچھے اس کے کبھی تحقیق یہ ہے نزدیک اللہ کے بڑا گناہ تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور رسول اس کے کو لعنت کی ہے ان پر خدا نے ... اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے کہ برا کیا ہو انہوں نے، پس تحقیق اٹھایا انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہر۔ لعنتی لوگ جہاں پائے جاویں، پکڑے جاویں اور قتل کئے جاویں۔ اے رب ہمارے دے ان کو دوگنا عذاب اور لعنت کر ان کو سخت لعنت سے (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم۔ سورۃ الاحزاب۔ نمبر ۳۳ آیت ۵۳ و ۵۷ و ۵۸ ۔ ۶۰ ۔ ۶۱ ۔ ۶۸ ۔

(تحقیق) واہ! کیا خدا اپنی خدائی کو دھرم کے ساتھ دکھلا رہا ہے! جیسے رسول کو ایذا رسانی سے منع کرنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن دوسرے کو ایذا دینے سے رسول کو بھی روکنا مناسب تھا۔ تو کیوں نہیں روکا؟ کیا کسی کو ایذا دینے سے اللہ بھی دکھی ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیا اللہ اور رسول کو ایذا دینے کی ممانعت کرنے سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ اللہ اور رسول جس کو چاہیں ایذا دیویں؟ سوائے ان کے اور سبھی جن کو چاہیں ایذا دیں؟ جیسا مسلمان مرد و زن کو ایذا دینا برا ہے ویسا ہی غیر مذہب والوں کو بھی ایذا دینا برا ہے۔ جو یہ بات نہ مانے تو ان کو متعصب سمجھو۔ واہ! ایسے خدا اور پیغمبر کے ماننے والے خود دانش مند تو دنیا میں بہت تھوڑے ہوں گے۔ جو یہ لکھا ہے کہ غیر لوگ جہاں ملیں ان کو پکڑو اور مار ڈالو۔ یہ بھی اگر مسلمانوں سے غیر مذہب والے برتاؤ کریں تو ان کو یہ بات بری لگے گی یا نہیں؟ واہ کیسے لطیف دہ پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کو دوگنا دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں! اس سے ان کی طرفداری، مطلب براری اور سخت ظلم کا ثبوت ملتا ہے۔ اسی وجہ سے اب تک بھی مسلمان لوگوں میں سے بہت سے بے وقوف لوگ ویسا ہی عمل کرنے سے نہیں ڈرتے۔ یہ ٹھیک ہے کہ تعلیم کے بغیر انسان حیوان کے برابر رہتا ہے ۱۲۱ ۔

(۱۲۱) وما كان لكم أن تؤذوا رسول الله ولا أن تنكحوا أزواجه من بعده أبدا إن ذلكم كان عند الله عظيما ۔ إن الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله ۔ والذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتانا وإثما مبينا ۔ ملعونين أينما ثقفوا أخذوا وقتلوا تقتيلا ۔ ربنا آتهم ضعفين من العذاب والعنهم لعنا كبيرا ۔

م۵ ۔ س۲۲ ۔ سو ۳۳ ۔ آ ۵۳

(محقق) یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ عورت گھر میں مثل قیدی کے رہے اور آزادی کے ساتھ نہ گھومے پھرے۔ کیا عورتوں کا دل صاف ہوا دار جگہ میں سیر کرنا اور دنیا کی مختلف اشیا دیکھنا نہیں چاہتا ہوگا؟ اسی وجہ سے مسلمانوں کے لڑکے خاص کر آوارہ اور عیاش ہوتے ہیں۔ کیا اللہ اور رسول کے احکام ایک دوسرے کے موافق ہیں یا مخالف؟ اگر موافق ہیں تو یہ کہنا کہ اللہ کا حکم مانو فضول ہے۔ اگر مخالف ہیں تو ایک کا حکم صحیح اور دوسرے کا غلط ہوگا۔ ان میں سے ایک خدا اور دوسرا شیطان ہو جائیگا۔ اور ایک کا شریک دوسرا بن جائیگا۔ واہ قرآن کے خدا اور پیغمبر آپ نے اپنے قرآن کو کس کے رو سے دوسرے کو نقصان پہنچا کر اپنی مطلب براری کیوں نہ بنایا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب بڑے شہوت پرست تھے۔ اگر نہ ہوتے تو لے پالک بیٹے کی جورو کو اپنی جورو کیوں بنا لیتے۔ اور طرفہ یہ کہ ایسی باتوں کے کرنے والے کا خدا بھی طرفدار بن گیا اور بیٹے کو بھی نقصان قرار دیا۔ انسانوں میں وحشی سے وحشی انسان بھی بیٹے کی جورو کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ کیسا سخت غضب ہے کہ نبی کو شہوت رانی میں کچھ بھی روک ٹوک نہیں ہوتی۔ اگر نبی کسی کا باپ نہ تھا تو زید لے پالک بیٹا کس کا تھا؟ اور جب بیٹے کی جورو کو بھی گھر میں ڈال لینے سے پیغمبر صاحب نہ رک سکے تو اوروں سے کیونکر بچے ہونگے؟ ایسی چالاکی سے بھی بری بات کرنے والے کی برائی ہونے سے رک نہیں سکتی۔ کیا اگر غیر عورت دوسرے شخص کی بیوی بھی نبی سے خوش ہو کر تعلق کرنا چاہے تو بھی حلال ہوگی؟ اور یہ تو بڑے ظلم کی بات ہے کہ نبی جس عورت کو چاہے چھوڑ دے۔ اور محمد صاحب کی عورتیں اگر پیغمبر صاحب کے قصور ہونے پر بھی کسی کو نہ چھوڑ سکیں۔ اگر پیغمبر کے گھر میں دوسرا کوئی بدکاری کی نیت سے داخل نہ ہو تو ایسے ہی پیغمبر صاحب کو بھی کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا چاہئے۔ کیا نبی جس کسی کے گھر میں چاہے بے خوف داخل ہو سکتے اور پھر معزز بھی بنے رہیں؟ بھلا کون عقل کا اندھا ہوگا کہ جو اس

وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاہ ۔ فلما قضی زید منہا وطرا زوجنٰکہا لکی لا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیائہم اذا قضوا منہن وطرا وکان امر اللہ مفعولا ۔ ما کان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ لہ ۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ۔ حلالا ۔ وامراۃ مؤمنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ۔ ترجی من تشاء منہن وتؤوی الیک من تشاء ۔ فلا جناح علیک ۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی ۔

(نوٹ): چونکہ مذہب کے خلاف حکم دینے کو قرآن کی اصطلاح میں شیطان کا حکم کہتے ہیں اس لئے اس جگہ شیطان کہا گیا ہے

نہ وہ عالم اور نہ خدا کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے اور جو رحم اور انصاف نہیں رکھتا وہ ہرگز خدا ہو نہیں سکتا ॥ ۱۲۵ ॥

سورۃ احزاب

(۱۲۶) کہہ کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا تم کو بھاگنا اگر بھاگو گے تم موت سے یا قتل سے۔ اے بی بیو! نبی کی جو کوئی آوے تم میں سے ساتھ بےحیائی ظاہر کے دوچند کیا جاویگا واسطے اُن کے عذاب اور ہے یہ اوپر اللہ کے آسان ... ۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و یکم۔ سورۃ سی و سوم۔ آیت ۱۶۔ ۳۰) ॥

(محقق) یہ محمد صاحب نے اس واسطے لکھا یا لکھوایا ہو گا کہ جنگ میں کوئی نہ بھاگے یعنی فتح ہو اور مرنے سے بھی نہ ڈریں شان و حشمت کے سامان بڑھیں مذہب کی اشاعت ہو اور اگر بی بی بےحیائی سے نہ آوے تو کیا پیغمبر صاحب بی حیا ہو کر بی بیوں پر عذاب ہو اور پیغمبر صاحب پر عذاب نہ ہو یہ کس گھر کا انصاف ہے ॥ ۱۲۶ ॥

(۱۲۷) اور ٹکی رہو بیچ گھروں اپنے کے ... ۔ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی ... ۔ جو واسطے اس کے نعمت کی۔ پس جب ادا کرلی زید نے اس سے حاجت بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اس کو تاکہ نہ ہووے اوپر ایمان والوں کے گناہ ... نکاح کر لینا ساتھ بی بیوں لےپالکوں کے جب ادا کر لیں اُن سے حاجت اور ہے حکم خدا کا کیا گیا نہیں ہے اوپر نبی کے کچھ تنگی اس بیچ جو حلال کیا اللہ نے نہیں ہے محمد صاحب باپ کسی مرد کا تمہارے مردوں سے اور حلال کی عورت ایمان والی جو بخشدیوے بغیر مہر کے نفس اپنا واسطے اس کے ... ۔ ڈھیل میں ڈال دیوے تو جس کو چاہئے اُن میں سے اور جگہ دیوے پاس اپنے جس کو چاہئے ... ۔ پس نہیں گناہ اوپر تیرے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو بیچ گھروں پیغمبر کے ۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و دوم۔ سورۃ سی و سوم۔ آیت ۳۲۔ ۳۵۔ ۴۹)

(ملاحظہ) قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل۔ یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضعف لھا العذاب ضعفین وکان ذالک علی اللہ یسیرا ॥

(نوٹ) پوری عبارت حسب ذیل ہے:۔

" ... سوا اس کے نہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی اے اس گھر والو " ॥

کی کشتی بنا کر جنت میں چلائی جاوے تو خدا کا نشان ڈوب تو نہ جائیگا * یہ کتاب نہ کسی عالم اور نہ خدا کی بنائی ہو سکتی ہے * ۱۲۴ *

سورۃ سجدہ

(۱۲۵) تدبیر کرتا ہے کام کی آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑھ جاتا ہے طرف اُس کے ایک دن میں کہ ہے مقدار اس کی ہزار برس تمہارے حساب سے یہ ہے جاننے والا غیب کا اور حاضر کا غالب مہربان..... پھر تندرست کیا اُس کو اور پھونکی اس میں روح اپنی سے کہہ قبض کریگا تم کو فرشتہ موت کا وہ جو مقرر کیا گیا ہے تم پر...... اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم ہر ایک نفس کو ہدایت اُس کی لیکن ثابت ہے وعدہ میری طرف سے کہ البتہ بھر دونگا میں دوزخ کو جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے * منزل پنجم سیپارہ بست و یکم سورۃ سجدہ رکوع آیت ۴-۵-۸-۱۰-۱۳ *

(محقق) اب تو ٹھیک ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کا خدا مثل انسان کے محدود المکان ہے کیونکہ اگر محیط کل ہوتا تو ایک جگہ سے انتظام کرنا اور اُترنا چڑھنا یہ باتیں نہ ہوتیں۔ اگر خدا فرشتے کو بھیجتا ہے تو خود بھی محدود المکان ہوا کیا آپ آسمان پر ٹنگا بیٹھا ہے۔ اور فرشتوں کو دوڑاتا رہتا ہے۔ اگر فرشتے رشوت لیکر کوئی معاملہ بگاڑ دیں یا کسی مُردہ کو چھوڑ جائیں تو خدا کو کیا معلوم ہو سکتا ہے؟ معلوم تو اس کو ہو کہ جو ہمہ دان اور محیط کل ہو سو وہ تو ہے ہی نہیں۔ اگر ہوتا تو فرشتے کے بھیجنے اور کئی لوگوں کے مختلف طور پر آزمائش لینے کا کیا کام تھا؟ اور ایک ہزار برس کا عرصہ لگنا اور آنے جانے کا انتظام کرنے یہ باتیں بتلاتی ہیں کہ وہ قادر مطلق نہیں ہے۔ اگر موت کا فرشتہ ہے تو اُس فرشتے کا مارنے والا کون سا ملک الموت ہے؟ اگر وہ ہمیشہ سے ہے تو حیات ابدی میں خدا کے برابر شریک ہو گیا۔ ایک فرشتہ ایک ہی وقت میں دوزخ بھرنے کے لئے روحوں کو ہدایت نہیں کر سکتا؟ اور اگر اُن کو بلا گناہ کے اپنی مرضی سے دوزخ بھر کے اُن کو تکلیف دے کر تماشا دیکھتا ہے تو خدا اُنکا ظالم اور بے رحم ہوگا۔ ایسی باتیں جس کتاب میں ہوں

یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیه فی یوم کان مقداره الف سنة مما تعدون ذلک عالم الغیب و الشهادة العزیز الرحیم ثم سویه و نفخ فیه من روحه قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم و لو شئنا لاتینا کل نفس هدها و لکن حق القول منی لاملئن جهنم من الجنة و الناس اجمعین *

ہے۔ اگر باغ وہیں رکھنا اور سنگار کرنا ہی مسلمانوں کی بہشت ہے تو اس دنیا کی نقدیر جو دھ جہنم ہے ان کو کیا ورثہ ہے باغبان اور درزی بھی ہوں گے یا خدا ہی باغبان اور درزی وغیرہ کا کام کرتا ہے؟ اگر کسی کم لیور ملنے ہوں گے تو جہنمی بھی ہوتی ہوگی اور وہ بہشت سے نکال کر دوزخ میں ڈالے جاتے ہیں کو دوزخ میں بھی دوات ہوگا۔ مگر ایسا ہوگا۔ تو یہ بات کہ عیش بہشت میں رہنے کی خصوصیت ہوجاتی ہے۔ اگر کسانوں کی کھیتی پر بھی خدا کی نظر ہے۔ تو علم زراعت کھیتی کرنے کے تجربہ بغیر کیسے آگیا؟ اور اگر فرض کیا جائے کہ خدا نے اپنے علم سے سب باتیں جانتا ہے تو اپنا قدر دکھلانے کو وہ اپنا غرور ظاہر کرتا ہے۔ اگر اللہ نے مومنوں کے دلوں پر مہر لگا کر گناہ کرایا ہے تو اس گناہ کا جوابدہ وہی ہوگا روح نہیں ہو سکتی جس طرح فتح و شکست کا ذمہ دار سپہ سالار ہوتا ہے۔ ویسے ہی سب گناہ خدا کو حاصل ہوں گے ۔۔۔ ۱۲۶ ۔

سورۃ لقمان

(۱۲۷) یہ آیتیں ہیں کتاب حکمت والے کی۔ پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستون کے دیکھتے ہو تم ان کو اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ جھک جاوے۔ کیا نہ دیکھا تو نے کہ اللہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں۔ کیا نہ دیکھا تو نے کہ کشتیاں چلتی ہیں دریا میں ساتھ فضل خدا کے تاکہ دکھلاوے تم کو بعض نشانیاں اپنی ۔۔ (منزل ۵ سیپارہ ۲۱ سورۃ لقمان رکوع ۱ آیت ۱۔ ۱۰۔ ۲۹۔ ۳۱) [1]

(محقق) واہ صاحب واہ! حکمت والی کتاب خوب ہے کہ جس میں بالکل علم کے خلاف آسمان کی پیدائش اور اس میں ستون لگانے اور زمین کو قائم رکھنے کے واسطے پہاڑ رکھنے کا ذکر ہے۔ تھوڑے سے علم والا بھی ایسی تحریر ہرگز نہیں کر سکتا اور نہ ایسی باتیں مان سکتا ہے۔ اور حکمت کی بات دیکھو کہ جہاں دن ہے وہاں رات نہیں۔ جہاں رات ہے وہاں دن نہیں اور اس کو ایک دوسرے میں داخل کرنا لکھنا یہ تو محض بے علموں کی بات ہے۔ اس لئے یہ قرآن علم کی کتاب نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ خلاف علم بات نہیں ہے کہ کشتی کو آدمی کھیتے اور ہوا اور دیوں سے چلتے ہیں یا خدا کی مہربانی سے۔ اگر یہ ۔۔۔

[1] الم۔ تلک آیات الکتاب الحکیم۔ خلق السموات بغیر عمد ترونہا والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم ۔۔۔ الم تر ان اللہ یولج اللیل فی النہار ویولج النہار فی اللیل ۔۔۔ الم تر ان الفلک تجری فی البحر بنعمۃ اللہ لیریکم من آیاتہ ۔

مت کہا مان اُن دونوں کا تم کو پھر میری طرف آنا ہے۔ اور البتہ بھیجا ہم نے نوح کو طرف قوم اُس کی کے پس رہا بیچ اُن کے ہزار برس مگر پچاس برس کم۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بستم سورۃ العنکبوت رکوع اول و دوم۔ آیت ۸۔ ۱۴) ۔

(محقق) ماں باپ کی خدمت کرنا تو اچھا ہی ہے۔ اگر خدا کے ساتھ شریک کرنے کے لئے وہ کہیں تو اُن کا کہا نہ ماننا بھی ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ماں باپ دروغ گوئی وغیرہ کرنے کا حکم دیں تو کیا مان لینا چاہئے؟ اس لئے یہ بات نصف اچھی اور نصف بُری ہے۔ کیا نوح وغیرہ پیغمبروں کو خدا ہی دنیا میں بھیجتا ہے تو دوسرے لوگوں کو کون بھیجتا ہے؟ اگر سب کو وہی بھیجتا ہے تو سب ہی پیغمبر کیوں نہیں؟ اور اگر پہلے آدمیوں کی عمر ہزار برس کی ہوتی تھی تو اب کیوں نہیں ہوتی؟ اس لئے یہ بات ٹھیک نہیں ۔ ۱۲۲

سورہ روم

(م ۱۲۳) اللہ پہلی بار کرتا ہے پیدائش پھر دوسری بار کرے گا اُس کو، پھر طرف اُس کی پھیرے جاؤ گے ۔۔۔ اور جس دن برپا ہوگی قیامت نا امید ہوں گے گنہگار ۔۔۔ پس جو لوگ ایمان لائے اور کام کئے اچھے پس وہ بہشت میں سنگار کئے جائیں گے۔ اور اگر بھیجیں ہم ایک ہوا۔ پس دیکھیں اُس کھیتی کو زرد ہوئی ۔۔۔ اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ اُن کے دلوں پر جو نہیں جانتے۔ (منزل پنجم۔ سیپارہ بست و یکم سورۃ روم۔ آیت ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۴۔ ۴۸۔ ۵۸) ۔

(محقق) اگر اللہ دو بار پیدائش کرتا ہے اور تیسری بار نہیں کرتا تو پیدائش کے پہلے اور دوسری پیدائش کے بعد نکما بیٹھا رہتا ہوگا؟ اور ایک یا دو بار پیدائش کرنے کے بعد اُس کی قدرت بیکار ہو جاتی ہوگی؟ اگر قیامت کے دن گنہگار نا امید ہوں گے تو اچھی بات ہے۔ مگر اس کا مطلب کہیں یہ تو نہیں ہے کہ مسلمانوں کے سوا سب گنہگار سمجھ کر نا امید کئے جائیں گے؟ کیونکہ قرآن میں کئی مقاموں پر گنہگاروں سے مراد غیر مذہب والوں سے لی گئی

وصینا الانسان بوالدیہ حسنا و ان جاھداک لتشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما الی مرجعکم ۔ و لقد ارسلنا نوحا الی قومہ فلبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاما ۔ اللہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ ثم الیہ ترجعون ۔ و یوم تقوم الساعۃ یبلس المجرمون ۔ فاما الذین آمنوا و عملوا الصالحات فھم فی روضۃ یحبرون ۔ و لئن ارسلنا ریحا فراوہ مصفرا ۔ کذلک یطبع اللہ علی قلوب الذین لا یعلمون ۔

نہیں؟ یہ قرآن باہم نقیض باتوں سے بھرا ہوا ہے ۔ ۱۱۹ ۔

(۱۲۰) اور دیکھیگا تو پہاڑوں کو گمان کریگا۔ تو اُن کو جمے ہوئے اور وہ چلینگے مانند بادلوں کے کاریگری اللہ کی جس نے قائم کیا ہر چیز کو تحقیق وہ خبردار ہے۔ ہر ایک کام سے جو تم کرتے ہو (منزل پنجم سیپارہ بستم سورۃ بست و ہفتم آیت ۸۸) ۔

(تحقیق) بادلوں کی مانند پہاڑوں کا چلنا مصنف قرآن کے ملک میں ہوتا ہوگا اور جگہ نہیں۔ اور خدا کی خبرداری تو باغی شیطان کو نہ پکڑنے اور سزا نہ دینے سے ہی ظاہر ہوتی ہے جس نے ایک باغی کو اب تک نہ پکڑا اور نہ سزا دی اس سے زیادہ بے خبری کیا ہوگی ۔ ۱۲۰ ۔

سورۃ قصص

(۱۲۱) ...... پس مکا مارا اُس کو موسیٰ نے پس تمام کی زندگی اُس کی ..... کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا اپنی جان پر پس بخش مجھ کو پس بخشدیا اُس کو تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے ..... اور رب تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے ۔ (منزل پنجم سیپارہ بستم سورۃ بست و ہشتم القصص آیت ۱۴-۱۵-۶۸) ۔

(تحقیق) مسلمانوں اور عیسائیوں کے پیغمبر اور خدا کی رحمدلی کا خیال دیکھئے۔ موسیٰ پیغمبر ایک انسان کا خون کرے اور خدا معاف کرے کیا یہ دونوں ظالم ہیں یا نہیں؟ کیا خدا اپنی مرضی ہی سے جیسا چاہتا ہے ویسا پیدا کرتا ہے؟ کیا اُس نے اپنی مرضی ہی سے ایک کو بادشاہ اور دوسرے کو غریب ایک کو عالم اور دوسرے کو جاہل پیدا کیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو نہ قرآن سچا اور نہ ظالم ہونے کے باعث یہ خدا اچھا خدا ہو سکتا ہے ؟ ۱۲۱ ۔

سورۃ العنکبوت

(۱۲۲) اور حکم کیا ہم نے انسان کو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرنا اور اگر جھگڑا کریں تجھے دونوں یہ کہ شریک لاوے تو ساتھ میرے اُس چیز کو کہ جس کا تجھے علم نہیں .... پس

وترى الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب صنع الله الذي اتقن كل شيء انه خبير بما تفعلون ۔
(۱۲۱) فوكزه موسى فقضى عليه ۔ قال رب اني ظلمت نفسي فاغفر لي فغفر له انه هو الغفور الرحيم
وربك يخلق ما يشاء ويختار ۔

(۱۰۹) نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے پس لے آ کچھ نشانی اگر ہے تو سچا - کہا یہ اونٹنی ہے واسطے اس کے پانی پینا ہے ایک باری + (منزل پنجم - سیپارہ نوزدہم - سورۃ بست و ششم آیت ۱۵۴ - ۱۵۵)

(محقق) بھلا اس بات کو کوئی مان سکتا ہے کہ پتھر سے اونٹنی نکال دے لوگ بے علم تھے کہ جنہوں نے اس بات کو مان لیا اور اونٹنی کی نشانی دینا صرف بے علموں کا کام ہے نہ کہ خدا کا اگر یہ کتاب کلام الٰہی ہوتی تو ایسی بے معنی باتیں اس میں نہ ہوتیں - ۱۱۰ +

سورۃ نمل

(۱۱۱) اے موسیٰ بے شک میں ہوں اللہ غالب حکیم اور ڈال عصا اپنا پس جس وقت کہ دیکھا اس کو ہلتا جاتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے ..... اے موسیٰ مت ڈر تحقیق نہیں ڈرتے نزدیک میرے پیغمبر ... اللہ ہے کوئی معبود نہیں - مگر وہ عرش عظیم کا رب ہے - یہ کہ مت سرکشی کرو میرے اوپر اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر + (منزل پنجم - سیپارہ نوزدہم - سورۃ بست و ہفتم یعنی النمل - آیت - ۹ و ۱۰ - ۲۶ - ۳۱ +)

(محقق) اور دیکھیے اپنے ہی منہ سے آپ اللہ بڑا زبردست بنتا ہے - اپنے ہی منہ سے اپنی تعریف کرنا جب شریف آدمی کا کام نہیں ہو سکتا تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے؟ شعبدہ بازی کی جھلک دکھلا کر جنگلی آدمیوں کو قابو کر کے آپ جنگلیوں کا خدا بن بیٹھا ہے - ایسی بات خدا کی کتاب میں ہرگز نہیں ہو سکتی - اگر وہ عرش یعنی ساتویں آسمان کا مالک ہے تو وہ محدود ہونے سے خدا نہیں ہو سکتا - اگر سرکشی کرنا برا ہے - تو خدا اور محمد صاحب نے اپنی تعریف سے کتاب کیوں بھر دی؟ محمد صاحب نے بہت سے انسانوں کا خون کیا - کیا یہ سرکشی نہ تھی؟

---

(۱۰۹) ما انت الا بشر مثلنا فأت بایة ان کنت من الصادقین قال هذه ناقة لها شرب +

(۱۱۰) پتھر سے اونٹنی کا پیدا ہونا مفسرین قرآن بیان کرتے ہیں چنانچہ شاہ عبدالقادر صاحب موضح القرآن میں اس آیت کا ترجمہ دیتے ہوئے حاشیہ پر اس امر کی تصدیق کرتے ہیں یعنی پتھر سے اونٹنی پیدا ہوئی معلوم ہوتا ہے اس کلی آیتوں میں اس اونٹنی کو معجزہ بتایا گیا ہے +

(۱۱۱) یا موسیٰ انه انا الله العزیز الحکیم والق عصاک فلما راٰها تهتز کانها جان ... یا موسیٰ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون ... الله لا اله الا هو رب العرش العظیم الا تعلوا علی واتونی مسلمین +

سورہ شعرا

(۱۷۱) اور وحی کی ہم نے طرف موسےٰ کے یہ کہ رات کو لے نکل بندوں میرے کو تحقیق تمہارے پیچھے لگینگے۔ پس بھیجے فرعون نے شہروں میں نقیب ..... کہ جس نے پیدا کیا مجھ کو پس وہی راہ دکھلاتا ہے۔ اور وہ جو کھلاتا ہے مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو۔ اور وہ کہ امید رکھتا ہوں میں کہ بخشیگا میری خطا قیامت کے دن (منزل پنجم۔ سیپارہ نوزدہم۔ سورۃ بست و ششم۔ آیت ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲)[1]

(تحقیق) جب خدا نے موسےٰ کی طرف وحی بھیجی تو پھر داؤد، عیسےٰ اور محمد صاحب کی طرف کتاب کیوں بھیجی؟ کیونکہ خدا کی باتیں ہمیشہ یکساں اور بے خطا ہوا کرتی ہیں۔ اور اس کے بعد قرآن تک کتابوں کا بھیجنا ظاہر کرتا ہے کہ پہلی کتاب نامکمل اور غلطیوں سے پر تھی اگر یہ تینوں کتابیں سچی ہیں تو قرآن جھوٹا ہو گا۔ چاروں کتابیں جو کہ باہم متضاد ہیں وہ بالکل صحیح نہیں ہو سکتیں۔ اگر خدا نے روحیں پیدا کی ہیں تو وے مر بھی جائینگی یعنی ان کا بھی عدم بھی ہو گا۔ جو خدا ہی انسان وغیرہ ذی روحوں کو کھلاتا پلاتا ہے۔ تو کسی کو بیماری نہ ہونی چاہیئے اور سب کو برابر خوراک ملنی چاہیئے اور رو رعایت سے ایک کو عمدہ دوسرے کو خراب جیسا کہ بادشاہ کو عمدہ اور غریب کو خراب خوراک ملتی ہے نہ ملنی چاہیئے۔ جب خدا ہی کھلانے پلانے اور پرہیز کرنے والا ہے تو بیماری نہ ہونی چاہیئے۔ لیکن مسلمانوں کو بھی بیماریاں لگتی ہیں۔ اگر خدا ہی بیماری دور کر کے آرام کر دینے والا ہے تو مسلمانوں کے جسموں میں بیماری نہ رہنی چاہیئے۔ اگر رہتی ہے تو خدا پورا طبیب نہیں۔ اگر طبیب حاذق ہے۔ تو پھر مسلمانوں کے جسموں میں بیماری کیوں رہتی ہے؟ اگر وہی مارتا اور زندہ کرتا ہے تو پھر اسی خدا کے ذمہ گناہ و ثواب ہونا چاہیئے۔ اگر جنم جنانتر کے اعمال کے مطابق انصاف کرتا ہے تو وہ کچھ بھی گناہ کا ذمہ دار نہیں ہے۔ اگر وہ گناہ بخشتا اور انصاف قیامت کی رات کو کرتا ہے تو خدا گناہ بڑھانے والا ہونے سے گنہگار ہو جائیگا۔ اگر بخشش نہیں کرتا تو قرآن کی یہ بات جھوٹی ہونے سے بچ نہیں سکتی ہے ۔۔۔ ۱۱۷

---

[1] و اوحینا الیٰ موسیٰ ان اسر بعبادی انکم متبعون فارسل فرعون فی المدائن حاشرین۔ الذی خلقنی فھو یھدین والذی ھو یطعمنی ویسقین۔ والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین ۔

کرو اللہ کی اور رسول کی اس سے کہ تم..... اور فرمانبرداری کرو رسول کی شاید تم رحم کئے جاؤ۔ (منزل چہارم۔ سیپارہ ہشتم۔ سورۃ بست وچہارم۔ آیت ۵۰-۵۱-۵۳-۵۵)

(محقق) یہ کون سی فلاسفی ہے کہ جن جانوروں کے جسم میں سب عناصر پائے جاتے ہیں۔ ان کی بابت کہنا کہ صرف پانی سے پیدا ہوئے ہیں؟ یہ محض لاعلمی کی بات ہے۔ جب خدا کے ساتھ پیغمبر کی فرمانبرداری کرنی ضروری ہے تو کیا وہ خدا کا شریک ہوا یا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو خدا کو کیوں قرآن میں لاشریک لکھا اور کہا جاتا ہے؟ ۱۱۵

سورہ فرقان

(۱۱۶) اور جس دن کہ پھٹ جاویگا آسمان بدلی سے اور اتارے جاویں گے فرشتے پس مت کہنا مان کافروں کا اور جہاد کر اُن کے ساتھ جھگڑ کر بڑا جہاد۔ اور بدل ڈالتا ہے اللہ برائیوں ان کی کو بھلائیوں سے..... اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل کرے اچھے پس تحقیق رجوع کرتا ہے طرف اللہ کے۔ (منزل چہارم۔ سیپارہ نوزدہم۔ سورۃ الفرقان۔ آیت ۲۲-۵۰-۶۹-۷۱)

(محقق) یہ بات کبھی درست نہیں ہو سکتی کہ آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ جاوے۔ اگر آسمان کوئی ٹھوس شے ہو تو پھٹ سکتا ہے۔ مسلمانوں کا قرآن امن میں خلل انداز ہو کر خدا جھگڑا کرانے والا ہے۔ اس لئے دانا اور عالم لوگ اس کو نہیں مانتے۔ یہ خوب بات ہے کہ گناہ و ثواب کا تبادلہ ہو جاویگا۔ کیا یہ تل اور اُڑد ہیں کہ اُن کا تبادلہ ہو سکے؟ اگر توبہ کرنے سے گناہ چھوٹیں اور خدا لے تو کوئی بھی گناہ کرنے سے کیوں ڈرے گا؟ اس لئے یہ سب باتیں خلاف از علم ہیں۔ ۱۱۶

والله خلق كل دابة من ماء فمنهم من يمشي على بطنه ـ ومن يطع الله ورسوله ـ قل اطيعوا الله ـ واطيعوا الرسول ـ واطيعوا الرسول لعلكم ترحمون ۔

ويوم تشقق السماء بالغمام ونزل الملائكة تنزيلا ـ فلا تطع الكافرين وجاهدهم به جهادا كبيرا ـ فاولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات ـ ومن تاب وعمل صالحا فانه يتوب الى الله متابا ۔

ہشتم ہم سورۃ بست سوم آیت ۔ ۹۵) ۔

تحقیق: کیا تھا؟ مت ٹاٹ کرنے سے قربانی رہ جیتے۔ یا کسی اور جگہ پا قرآن میں رہ جیتے تو مزے سے بیٹھے بدبودار ہڈیوں میں رو کر ایک آدمی بھی تکلیف اٹھاتے؟ یہ انصاف نہیں بلکہ ظلم ہے اور بدبو اور عفونت دنیا دو چھیڑ کر بیماری پیدا کرنے کے موجب ہونے سے خدا اور مسلمان پاپی ہونگے ۔ ۱۲۰ ۔

سورہ نور

(۱۶۳) جس دن گواہی دینگے اُن پر اُن کی زبانیں اور ہاتھ اُن کے اور پاؤں اُن کے جس سے کہ وہ عمل کرتے تھے۔ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثل اُس کے کہ مسلمانوں کے دل میں ہے مانند اُس طاق کی کہ جس میں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ شیشہ میں ہو وہ قندیل شیشہ گویا ایک تارہ ہے جو کہ چمکتا ہو اور روشن ہوتا ہے ایک درخت کے تیل سے جو کہ متبرک زیتون کا ہے نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف ہے۔ نزدیک ہے تیل اُس کا کہ روشن ہو جاوے اگرچہ نہ لگے اُس کو آگ روشنی پر روشنی ہے۔ رہ ۲ دکھلاتا ہے اللہ طرف نور اپنے کے جس کو چاہتا ہے۔ (منزل چہارم۔ سیپارہ ہیجدہم۔ سورۃ النور بست و چہارم۔ آیت ۲۴۔ ۳۵)

تحقیق: ہاتھ پاؤں وغیرہ بے جان ہونے سے گواہی ہرگز نہیں دے سکتے یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہونے سے جھوٹی ہے۔ کیا خدا آگ ہے یا بجلی ہے جیسا کہ چراغ وغیرہ سے اُسے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ مثال خدا پر صادق نہیں آسکتی۔ ہاں کسی شکل والی چیز پر صادق آسکتی ہے ۔ ۱۱۲ ۔

(۱۶۴) اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو پانی سے پس بعض اُن میں سے وہ ہے کہ چلتا ہے پیٹ اپنے کے بل اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اُس کے کی ... کہو فرمانبرداری

نوٹ: يوم تشهد عليهم السنتهم وايديهم وارجلهم بما كانوا يعملون ۔ الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح المصباح في زجاجة الزجاجة كانها كوكب دري يوقد من شجرة مباركة زيتونة لا شرقية ولا غربية يكاد زيتها يضيء ولو لم تمسسه نار نور على نور يهدي الله لنوره من يشاء ۔

تعریف ہوتی تھی کہ وہ بتوں کی ہوتی ہے ۔ ۱۱۱ ۔

سورۃ حج

(۱۱۲) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہیں وہ لوگ جو بیچ ہیں آسمانوں اور زمین ہیں اور سورج ۔ چاند ۔ تارے ۔ پہاڑ ۔ درخت اور جانور ۔ پہنائے جاویں گے وہاں اُن کو کنگن سونے کے اور موتی اور لباس اُن کا وہاں ریشمی ہوگا ۔ اور پاک رکھ گھر میرے کو واسطے گرد پھرنے والوں کے اور کھڑے رہنے والوں کے ۔ پھر چاہیئے کہ دور کریں میل اپنی اور پوری کریں نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر قدیم کے اور یاد کریں نام اللہ کے ... (منزل چہارم سیپارہ ہفتدہم سورۃ بست و دوم آیت ۱۷ ۔ ۲۱ ۔ ۲۴ ۔ ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۳ ۔)

(محقق) جو غیر ذی روح سورج وغیرہ ہیں وہ خدا کو جان ہی نہیں سکتے ہیں تو پھر وے اس کی عبادت کیونکر کر سکتی ہیں ؟ اس لئے یہ کتاب کلام ربانی نہیں ہو سکتی ۔ البتہ کسی بگڑے دماغ کی بنائی معلوم دیتی ہے ۔ واہ! بڑی اچھی بہشت ہے کہ جہاں سونے موتی کے زیورات اور ریشمی لباس پہننے کو ملتے ہیں یہ بہشت تو یہاں کے راجاؤں کے گھر سے بڑھ کر معلوم نہیں ہوتی اور جب خدا کا گھر ہے تو وہ اس گھر میں رہتا بھی ہوگا پھر بت پرستی کیوں نہ ہوئی؟ اور دوسرے بت پرستوں کی تردید کیوں کرتے ہو؟ جب خدا تحفہ لیتا اور اپنے گھر کا طواف کرنے کا حکم دیتا اور جانوروں کو مروا کر کھاتا ہے ۔ تو یہ خدا مندر والے بھیرو ۔ درگا کی مانند ہوا اور مخالفت پرستی کا باعث یہی ہے ۔ بتوں سے بھی بڑا بت ہے اس لئے خدا اور مسلمان بڑے بت پرست اور پرانی اور جینی چھوٹے بت پرست ہیں ۔ ۱۱۲ ۔

سورۃ مومنون

(۱۱۳) پھر بالتحقیق تم دن قیامت کے اٹھائے جاؤ گے ۔ منزل چہارم سیپارہ ہ

شاہد ۔ ہو ترجمہ: الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السماوات ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب ۔ یحلون فیہا من اساور من ذھب و لؤلؤا ولباسھم فیہا حریر ۔ و طھر بیتی للطائفین والقائمین ۔ ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا نذورھم ولیطوفوا بالبیت العتیق ۔

سورہ طٰہٰ

(۱۰۹) اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں واسطے اس شخص کے کہ توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کئے اچھے پھر ہدایت پائی۔ (منزل چہارم سیپارہ شانزدہم سورۃ ہفتم۔ آیت ۸۲)۔

(تحقیق) توبہ سے گناہ بخشے جانے کی بات جو قرآن میں لکھی ہے۔ وہ سب کو گنہگار بنانے والی ہے۔ کیونکہ گنہگاروں کو اس سے گناہ کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ اس لئے یہ کتاب اور اس کا مصنف گنہگاروں کو گناہ کرنے میں جوش دیتے ہیں۔ پس یہ کتاب کلام اللہ اور اس میں بیان کردہ خدا سچا خدا نہیں ہو سکتا۔ ۱۰۹۔

سورۃ انبیاء

(۱۱۰) اور رکھے بیچ زمین کے پہاڑ ایسا نہ ہو کہ ہل جاوے۔ (منزل چہارم سیپارہ ہفدہم سورۃ بست و یکم۔ آیت ۳۱)۔

(تحقیق) اگر مصنف قرآن زمین کی گردش وغیرہ کو جانتا تو یہ بات کبھی نہ کہتا کہ پہاڑوں کے رکھنے سے زمین نہیں ہلتی۔ شک ہوا کہ اگر پہاڑ نہ رکھتا تو ہل جاتی۔ پہاڑ رکھنے پر بھی زلزلہ کے وقت کیوں ہل جاتی ہے؟ ۱۱۰۔

(۱۱۱) اور وہ عورت کہ حفاظت کی اس نے شرمگاہ اپنی کی۔ پس پھونک دی ہم نے بیچ اس کے روح اپنی کو۔ (منزل چہارم۔ سیپارہ ہفدہم۔ سورہ بست و یکم آیت ۹۱)۔

(تحقیق) ایسی فحش باتیں خدا کی کتاب میں خدا کی تو کیا کسی شائستہ آدمی کی بھی نہیں ہو سکتیں۔ جب انسان ایسی باتوں کو لکھنا اچھا نہیں سمجھتے تو خدا کے سامنے کیونکر اچھا ہو سکتا ہے؟ ایسی باتوں سے قرآن بدنام ہو گیا ہے۔ اگر اب بھی ایسی باتیں ہٹائیں تو قرآن کی بہت

وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى ۝ وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بهم ۝ والتی احصنت فرجها فنفخنا فیها من روحنا

سورہ مریم

(۱۰۷) ذکر کر کتاب میں مریم کو۔ جب الگ جا پڑی لوگوں اپنے سے مکان شرقی میں
پس ڈال لیا اُن سے اِدھر پردہ پس بھیجا ہم نے طرف اُس کے روح اپنی کو پس صورت اختیار کی
واسطے اُس کے آدمی تندرست کی۔ کہنے لگی تحقیق میں پناہ مانگتی ہوں ساتھ رحمٰن کی تجھ سے
اگر ہے تو پرہیزگار۔ کہنے لگا بجز اس کے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار تیرے کا تاکہ
بخش جاؤں تجھ کو لڑکا پاکیزہ۔ کہا کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو
کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار۔۔۔۔ پس حاملہ ہوگئی ساتھ اُس کے پس جا پڑی ساتھ
اُس کے مکان دور میں یعنی جنگل میں۔ (منزل چہارم۔ سیپارہ شانزدہم۔ سورۃ نوزدہم۔
آیت ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷)

(محقق) عقلمند غور کریں کہ اگر سب فرشتے خدا کی روح ہیں تو وہ خدا سے الگ وجود نہیں ہو سکتے اور یہ ظلم کہ اُس مریم کنواری کے ہاں لڑکا ہونا جو کہ کسی سے ہمبستر ہونا نہیں چاہتی تھی لیکن خدا کے حکم سے فرشتے نے اس کو حاملہ کیا یہ خلاف از انصاف ہے یہاں اور بھی شائستگی کے خلاف بہت سی باتیں لکھی ہیں اُن کو تحریر کرنا مناسب نہیں سمجھا (۱۰۷)

(۱۰۸) کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ بھیجا ہم نے شیطانوں کو اوپر کافروں کے بہکاتے
ہیں اُن کو اُبھار کر (منزل چہارم۔ سیپارہ شانزدہم۔ سورۃ مریم یعنی نوزدہم
آیت ۸۳)

(محقق) جب خدا ہی شیطانوں کو بہکانے کے لئے بھیجتا ہے تو بہک جانے والوں کا کچھ قصور نہیں ہو سکتا اور نہ اُن کو سزا ہو سکتی اور نہ شیطانوں کو کیونکہ یہ خدا کے حکم سے سب کچھ ہوتا ہے اس کا ثمرہ خدا کو ہونا چاہئے اگر سچا عادل ہے تو اس کا ثمرہ یعنی دوزخ آپ ہی بھوگے اور اگر عدل کو ترک کر کے بے انصافی کرتا ہے تو وہ طرفدار ہو گیا اور طرفداری کو گنہگار کہتے ہیں (۱۰۸)

---

(۱۰۷) واذكر في الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها مكانا شرقيا فاتخذت من دونهم
حجابا فارسلنا اليها روحنا فتمثل لها بشرا سويا قالت اني اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقيا
قال انما انا رسول ربك لاهب لك غلاما زكيا قالت انى يكون لي غلام ولم يمسسني بشر ولم اك بغيا
فحملته فانتبذت به مكانا قصيا (۱۰۸) الم تر انا ارسلنا الشياطين على الكافرين تؤزهم ازا

لئے مشاہدہ ہی مشکل ہو جائیگا۔ اس لئے صرف قطب تک تقسیم درجات انکا مقصد کر دیا۔ جسم یا روح ہی کیا مستقر ہے ۔۹۴۔

(۱۱) اور یہ بستیاں ہلاک کیا ہم نے ان کو جب ظلم کیا انہوں نے اور ٹھہرایا ہم نے ان کی ہلاکت کا وعدہ مقرر کیا تھا ... دیکھو منزل چہارم سیپارہ ۱۵ سورۂ کہف آیت ۵۸۔

تحقیق: بھلا کیا تمام بستی کے رہنے والے گنہگار ہو سکتے ہیں؟ اور پہلے وعدہ کرنے سے معلوم ہوا کہ خدا عالم الغیب نہیں ہے کیونکہ جب ان کا ظلم دیکھا تو وعدہ کیا۔ کیا پہلے نہیں جانتا تھا؟ ان باتوں سے بے علمی بھی ثابت ہوئی ۔۹۵۔

(۱۲) اور وہ جو لڑکا تھا سو تھے ماں باپ اس کے ایمان والے۔ پس ڈرے ہم یہ کہ لڑکا غالب آئے اُن پر سرکشی اور کفر میں۔ یہاں تک کہ جب پہنچا سورج کے ڈوبنے کی جگہ پر اس نے سورج کو کیچڑ کے چشمہ میں ڈوبتا ہوا پایا۔ کہا انہوں نے اے ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنے والے ہیں زمین پر۔ دیکھو منزل چہارم سیپارہ ۱۶ سورۂ کہف آیت ۷۹۔۸۵۔۹۱۔

تحقیق: دیکھئے خدا کی کتنی نادانی ہے! بھلا یہ شک ہو کہ کہیں لڑکوں کے ماں باپ مجھ سے باغی نہ کر دیئے جائیں تو یہ ہرگز خدا کی بات نہیں ہو سکتی۔ اب لا علمی کی بات دیکھئے کہ اس کتاب کا مصنف سورج کو ایک جھیل میں رات کے وقت ڈوبتا ہوا سمجھتا ہے۔ اور پھر صبح کو پھر نکل آتا ہے۔ سورج تو زمین سے بہت بڑا ہے۔ وہ کسی ندی جھیل یا سمندر میں کیسے ڈوب سکتا ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کے مصنف کو جغرافیہ یا علم ہیئت نہیں آتا تھا۔ اگر آتا تو ایسی خلاف از علم باتیں کیوں لکھ دیتا؟ اور اس کتاب کے معتقد بھی بے علم ہیں۔ اگر صاحب علم ہوتے تو ایسی غلط باتوں سے پُر کتاب کو کیوں مانتے؟ اور دیکھئے خدا کا انصاف خود ہی تو زمین کا بنانے والا بادشاہ اور عادل ہے اور خود ہی یاجوج اور ماجوج کو زمین پر فساد کرنے دیتا ہے۔ یہ اس کی خدائی کے شایاں نہیں ہے۔ ایسی کتاب کو غیر مہذب لوگ ہی مان سکتے ہیں عالم نہیں مانتے ۔۱۰۴۔

---

(۱۱) وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ۔

(۱۲) وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۔ حَتَّىٰ إِذَا
بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ - قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ
وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۔

شیطان کا سردار۔ اور سب کو شک و گمراہ کرنے والا ہوا۔ ایسے کو خدا کہنا صرف کم سمجھ آدمیوں کی باتیں ہیں۔ اگر قیامت کے دن انصاف کے لئے پیغمبر اور اُس کے معتقدوں کو خدا بلا دیگا۔ تو جب تک قیامت نہ ہوگی تب تک کیا سب دورہ سپرد نہ بیٹھے رہینگے۔ چاہئے تو یہ کہ ان کو دورہ سپرد کر کے تکلیف نہ پہنچائی جائے بلکہ فوراً اُن کا انصاف کیا جاوے اور یہی منصف کا اعلیٰ فرض ہے۔ یہ تو پوپاں بائی کا انصاف ہوگیا۔ مثلاً کوئی عادل کہے کہ جب تک پچاس برس تک کے چور اور ساہوکار اکٹھے نہ ہونگے تب تک اُن کو سزا یا جزا نہ دینی چاہئے یہ کس قسم کا انصاف ہے کہ ایک شخص تو پچاس برس تک دورہ سپرد رہے اور دوسرے کا آج ہی فیصلہ ہو جائے۔ ایسا انصاف کا طریق نہیں ہو سکتا۔ انصاف کے لئے تو وید اور منوسمرتی دیکھو۔ جن میں دکھلایا ہے کہ لمحہ بھر کی بھی توقف نہیں ہوتا اور جیو اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا یا جزا ہمیشہ پاتے رہتے ہیں اور پیغمبروں کو گواہی میں رکھنے سے خدا کی ہمہ دانی میں فرق آجائیگا۔ بھلا ایسی کتاب خدا کی بنائی ہوئی اور ایسی کتاب کا ہدایت کرنے والا خدا کبھی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ٭ ۱۰۳ ٭

سورہ کہف

(۱۰۴) یہ لوگ واسطے اُن کے ہیں باغ ہمیشہ رہنے کے چلتی ہیں نیچے اُن کے سے نہریں گہنا پہنائے جاوینگے وہاں کنگن سونے کے اور پہنینگے کپڑے سبز پتلے اور گاڑھے ریشم کے وہاں تکئیے لگا کر تختوں پر بیٹھینگے۔ اچھا ہے ثواب اور اچھی آرام گاہ ہے۔ منزل چہارم سیپارہ پانزدہم۔ سورۃ کہف۔ آیت ۳۱ ॥

محقق: دیکھو جی واہ! کیا قرآن کی بہشت ہے جس میں باغ۔ زیور۔ کپڑے۔ گدے تکئے آرام کے واسطے ہیں۔ کوئی عقلمند یہاں پر غور کرے تو معلوم ہوگا کہ یہاں سے وہاں یعنی مسلمانوں کے بہشت میں زیادتی کچھ بھی نہیں ہے سوائے بے انصافی کے اور وہ یہ ہے کہ اعمال تو اُن کے محدود ہیں اور ثمرہ اُن کا لا محدود۔ اگر میٹھا ہی روز کھایا جاوے تو تھوڑے دنوں میں زہر کی مانند معلوم ہونے لگتا ہے۔ جب یہ سکھ بھوگینگے تو ان کے

(۱۰۴) اولئک لہم جنات عدن تجری من تحتہم الانہار یحلون فیہا من اساور من ذہب ویلبسون ثیابا خضرا من سندس واستبرق متکئین فیہا علی الارائک نعم الثواب وحسنت مرتفقا ۔

عملنامہ اُس کا بیچ گردن اُس کی کے اور نکالینگے ہم واسطے اُس کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ دیکھیگا اُس کو کھلی ہوئی۔ اور بہت ہلاک کئے ہیں ہم نے آدمیوں کے طبقے میں سے پیچھے نوح کے۔ منزل چہارم سیپارہ پانزدہم سورہ ہفدہم آیت ۱۳-۱۲-۱۷)۔

(محقق) اگر کافر وہی ہیں کہ جو قرآن پیغمبر اور قرآن کے کہے ہوئے خدا، ساتویں آسمان اور نماز وغیرہ کو نہیں مانتے اور انہیں کے واسطے دوزخ ہے تو یہ بات محض طرفداری کی ہے۔ کیا قرآن ہی کے ماننے والے سب اچھے اور باقی سب بُرے کبھی ہو سکتے ہیں؟ یہ تو لڑکپن کی بات ہے کہ ہر ایک کی گردن میں عملنامہ ہو۔ ہم تو کسی ایک کی گردن میں بھی نہیں دیکھتے۔ اگر اس سے مراد اعمال کا بدلہ دینا ہے تو پھر انسانوں کے دلوں، آنکھوں وغیرہ پر مہر لگانا اور گناہوں کا معاف کرنا کیا کھیل کی باتیں ہیں؟ قیامت کی رات کو خدا کتاب نکالیگا۔ تو آج کل وہ کتاب کہاں ہے؟ کیا ساہوکار کی بہی کے مانند دفتر لکھتا رہتا ہے؟ یہاں یہ غور کرنا چاہئے کہ اگر پہلا جنم ہی نہیں ہے تو روحوں کے اعمال کہاں سے آ گئے اور اعمالنامہ کیونکر بن سکیگا؟ اور اگر بغیر اعمال کے لکھا گیا تو خدا نے اُن پر ظلم کیا۔ نیک و بد اعمال کے بغیر اُن کو رنج و راحت کیوں دیا؟ اگر کہو کہ خدا کی مرضی تو بھی اُس نے ظلم کیا۔ بے انصافی اسی کو کہتے ہیں کہ بلا لحاظ نیک و بد اعمال دُکھ سُکھ رُوپ پھل دینا۔ اور کیا اُس وقت خدا ہی کتاب پڑھیگا یا کوئی سررشتہ دار سُنا دیگا۔ اگر خدا ہی نے مدت کی پڑی ہوئی روحوں کو بلا قصور ہلاک کر دیا تو وہ ظالم ہو گیا۔ جو ظالم ہے وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا ہے؟ ۱۰۲۔

(۱۰۳) اور دی ہم نے ثمود کو اونٹنی دلیل..... اور بہکا جس کو بہکا سکے۔ جس دن بلاوینگے ہم سب لوگوں کو ساتھ پیشواؤں اُن کے کے پس جس کو دیا گیا اعمالنامہ اُس کا بیچ دہنے ہاتھ اُس کے کے۔ منزل چہارم سیپارہ پانزدہم سورہ ہفدہم آیت ۵۹-۶۴-۷۱)۔

(محقق) واہ جی واہ جتنے حیرت انگیز نشان ہیں اُن میں سے ایک اونٹنی بھی خدا کے ہونے میں دلیل کا کام دیتی ہے۔ اگر خدا نے شیطان کو بہکانے کا حکم دیا ہے تو خدا ہی

---

(۱) وكل انسان الزمناه طائره في عنقه ونخرج له يوم
القيامة كتابا يلقاه منشورا ۔ وكم اهلكنا من القرون من بعد نوح ۔ (۲) و
اتينا ثمود الناقة مبصرة ۔ واستفزز من استطعت منهم ۔ يوم ندعو
كل اناس بامامهم فمن اوتي كتابه بيمينه ۔

زمین ہو جاتو وہ بے جان کیسے سن سکتی ہے۔ خدا کا (محقق) حکم کیونکر دنیا کو بنا سکتا ہے؟ اور مسلمان بسوائے خدا کے دوسری چیز نہیں مانتے تو کس نے سُنا اور کون ہوگیا؟ یہ سب لاعلمی کی باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کو انجان لوگ مان لیتے ہیں ۔ ۹۹ ۔

(۱۰۰) اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے بیٹیاں وہ پاک ہے ۔۔۔ اور مقرر کرتے ہیں واسطے اپنے جو کچھ کہ چاہیں ۔ قسم ہے اللہ کی تحقیق بھیجے ہم نے پیغمبر ۔ (منزل سوم سیپارہ چہاردہم سورہ نحل رکوع ہفتم آیت ۵۷-۵۹-۶۳)

(محقق) اللہ بیٹیوں سے کیا کریگا؟ بیٹیاں تو کسی آدمی کو چاہئیں۔ بیٹے کیوں نہیں مقرر کئے جاتے؟ اور بیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں۔ اس کا کیا باعث ہے؟ بتلائیے قسم کھانا جھوٹوں کا کام ہے نہ کہ خدا کا۔ کیونکہ اکثر دنیا میں ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ جو جھوٹا ہوتا ہے وہی قسم کھاتا ہے۔ راست گو قسم کیوں کھاوے؟ ۱۰۰ ۔

(۱۰۱) یہ لوگ وہ ہیں کہ مُہر رکھی اللہ نے اوپر دلوں اُن کے کے اور کانوں اُن کے کے اور آنکھوں اُن کی کے اور یہ لوگ وہی ہیں بے خبر۔ اور پورا دیا جاویگا ہر جی کو جو کچھ کہ کیا ہے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ۔ (منزل سوم سیپارہ چہاردہم سورۃ نحل رکوع ۱۴ آیت ۱۰۳-۱۰۸-۱۱۱)

(محقق) جب خدا ہی نے مُہر لگادی تو وے بیچارے بے قصور ہی مارے گئے کیونکہ اُن کو محتاج یا بغیر کردیا۔ یہ کتنا بڑا قصور ہے۔ اور پھر کہتے ہیں کہ جس نے جتنا کیا ہے اُتنا ہی اُس کو دیا جاویگا۔ کم و بیش نہیں۔ جب اُنہوں نے خود مختاری سے گناہ کئے ہی نہیں بلکہ خدا کے کرانے سے کئے تو اُن کا کیا قصور ہے؟ اُن کو ثمرہ نہ ملنا چاہئے۔ اس کا ثمرہ تو خدا کو ملنا چاہئے اور اگر ثمرہ اعمال پورا دیا جاتا ہے۔ تو بخشش کس بات کی کیجاتی ہے۔ اور اگر بخشش کی جاتی ہے۔ تو انصاف کہاں رہ سکتا ہے؟ ایسی اندھا دھند کارروائی خدا کی کبھی ہو سکتی ہے۔ البتہ بے عقل چھوکروں کی ہوا کرتی ہے ۔ ۱۰۱ ۔

سورہ بنی اسرائیل

(۱۰۲) اور کیا ہم نے دوزخ کو واسطے کافروں کے قیدخانہ اور ہر آدمی کے لئے لگا دیا ہم نے

(۱۰۰) ویجعلون للہ البنت سبحنہ ولہم ما یشتہون - تاللہ لقد ارسلنا - رکوع ۱
(۱۰۱) اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبہم وسمعہم وابصارہم واولئک ہم الغفلون
وتوفی کل نفس ما عملت وہم لا یظلمون ۔

ہو سکے گی لیکن دُنیا میں نیک و بد دونو قسم کے آدمی موجود ہیں + اس لئے ایسی باتیں خدا
کی بنائی ہوئی کتاب کی نہیں ہو سکتیں + ۹۷ +

سورۃ حجر

(۹۸) پس جب درست کر لوں میں اُس کو اور پھونک دوں بیچ اُس کے روح اپنی سے
پس گر پڑو واسطے اُس کے سجدہ کرتے ہوئے - کہا اے رب میرے بسبب اس کے گمراہ
کیا تو نے مجھکو البتہ زینت دونگا میں واسطے اُن کے بیچ زمین کے اور گمراہ کرونگا + (منزل
سوم سیپارہ چہاردہم سورۃ پانزدہم - آیت ۲۹-۳۰-۳۹-تک آیت ۴۰ (ع ۳) +

(تحقیق) اگر خدا نے اپنی روح آدم صاحب میں ڈالی تو وہ بھی خدا ہوا - اور اگر وہ خدا
نہ تھا - تو سجدہ کرنے میں اپنا شریک کیوں کیا؟ جب شیطان کو گمراہ کرنے والا خدا ہی ہے
تو وہ شیطان کا بھی شیطان بڑا بھائی اُستاد کیوں نہیں؟ کیونکہ تم لوگ بہکانے والے کو
شیطان مانتے ہو تو خدا نے شیطان کو بہکایا - اور مُنہ پر شیطان نے کہا کہ میں گمراہ کرونگا پھر
اُس کو سزا دیکر قید کیوں نہ کیا؟ اور مار کیوں نہ ڈالا؟ ۹۸ +

سورہ نحل

(۹۹) اور تحقیق بھیجے ہیں ہم نے بیچ ہر ایک اُمت کے پیغمبر..... جب ارادہ کرتے ہیں کیا
ہم نہیں رہے قول ہمارا کسی چیز کے واسطے مگر یہ کہ کہتے ہیں ہم اس کو ہو پس ہو جاتی ہے +
(منزل سوم - سیپارہ چہاردہم - سورۃ شانزدہم - آیت ۳۶-۴۰) +

(تحقیق) اگر سب قوموں کے لئے پیغمبر بھیجے ہیں تو وہ سب لوگ جو کہ پیغمبر کی راہ پر
چلتے ہیں وہ کافر کیوں ہیں؟ کیا صرف تمہارے پیغمبر کے اور کسی پیغمبر کی عزت نہیں؟
یہ بالکل طرفداری کی بات ہے اگر سب ملکوں میں پیغمبر بھیجے تو آریہ ورت میں کون بھیجا؟
اس لئے یہ بات ماننے کے لائق نہیں ہے + جب خدا ارادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہو جا

---

(۹۸) فاذا سويته ونفخت فيه من روحي فقعوا له ساجدين قال رب بما اغويتني
لازينن لهم في الارض ولاغوينهم اجمعين (۹۹) ولقد بعثنا في كل امة رسولا - انما قولنا
لشيء اذا اردناه ان نقول له كن فيكون +

مصنف بادلوں کے علم کو بھی نہیں جانتا تھا۔ اور اگر بغیر نیک اعمال کے بغیر رنج و راحت کو دیتا ہے۔ تو وہ طرفدار، غیر منصف اور قطعی بے شعور ہے ॥ ۹۴ ॥

(۹۵) کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے طرف اپنی اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہے ॥ (منزل سوم سیپارہ سیزدہم۔ سورۃ سیزدہم آیت ۲۷) ॥

(محقق) جب خدا گمراہ کرتا ہے تو خدا اور شیطان میں کیا فرق ہوا؟ جبکہ شیطان دوسروں کو گمراہ کرنے سے برا کہلاتا ہے تو خدا بھی ویسا ہی کام کرنے سے برا یعنی شیطان کیوں نہیں؟ اور بہکانے کے گناہ کے عوض اس کو دوزخ کیوں نہیں ملنا چاہئے؟ ॥ ۹۵ ॥

(۹۶) اسی طرح اتارا ہے ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اور اگر پیروی کریگا تو ان کی خواہشوں کی بعد اس علم کے کہ جو تیرے پاس پہنچا ..... پس سوائے اس کے نہیں کہ اوپر تیرے پیغام پہنچانا ہے اور اوپر ہمارے حساب لینا ॥ (منزل سوم۔ سیپارہ سیزدہم سورۃ سیزدہم۔ آیت ۳۷۔۴۰) ॥

(محقق) قرآن کس طرف سے اتارا؟ کیا خدا اوپر رہتا ہے؟ اگر یہ بات درست ہے تو وہ محدود المکان ہونے سے خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا محیط کل ہے۔ پیغام پہنچانا ہرکارہ کا کام ہے۔ اور ہرکارہ کی ضرورت اس کو ہوتی ہے۔ جو مثل انسان محدود المکان ہو اور حساب لینا دینا بھی انسان کا کام ہے خدا کا نہیں۔ کیونکہ وہ ہمہ دان ہے۔ یہ تحقیق ہوتا ہے کہ قرآن کسی محدود العقل آدمی کا بنایا ہوا ہے ॥ ۹۶ ॥

سورۃ ابراہیم

(۹۷) اور کام میں لگایا سورج اور چاند کو ہمیشہ پھرنے والے تحقیق انسان البتہ ظلم کرنے والا ہے اور کفر کرنے والا ॥ (منزل سوم سیپارہ سیزدہم سورۃ چہاردہم۔ آیت ۳۳۔۳۴) ॥

(محقق) کیا چاند اور سورج ہمیشہ گھومتے ہیں اور زمین نہیں گھومتی؟ اگر زمین نہیں گھومتی تو دن رات کئی برسوں کا ہو۔ اگر انسان سچ مچ ظلم اور کفر ہی کرنے والا ہے۔ تو قرآن کے ذریعے ہدایت دینا فضول ہے۔ کیونکہ جن کی فطرت گناہ کرنے کی ہے۔ تو وہ ثواب کرنے کی کبھی نہ

رله؛ قل إن الله يضل من يشاء ويهدي إليه من أناب ۔ رله؛ وكذلك أنزلنه حكما عربيا ولئن اتبعت أهواءهم بعد ما جاءك من العلم ... فإنما عليك البلاغ وعلينا الحساب ۔ رله؛ وسخر لكم الشمس والقمر دائبين ۔ إن الإنسان لظلوم كفار ॥

(محقق) جب دوزخ اور بہشت میں قیامت کے بعد سب لوگ جائینگے۔ تو پھر آسمان اور زمین کس لئے قائم رہینگے؟ اور جو دوزخ اور بہشت کے قیام کی میعاد آسمان اور زمین کے قیام تک ہوئی تو بہشت یا دوزخ میں ہمیشہ تک رہینگے۔ یہ بات جھوٹی ہوگئی ایسی باتیں تو جاہلوں کی ہوتی ہیں نہ عالموں کی نہیں ۔ ۹۲ ۔

سورہ یوسف

(۹۳) جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ میرے میں نے ایک خواب میں دیکھا ۔ (منزل سوم ۔ سیپارہ دوازدہم ۔ سورہ دوازدہم ۔ آیت ۴[1]) ۔

(محقق) اس سورۃ میں باپ بیٹے کے درمیان مکالمہ کی صورت میں قصہ و کہانی درج ہے ۔ اس سے قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے ۔ کسی شخص نے آدمیوں کی تواریخ لکھ دی ہے ۔ ۹۳ ۔

سورہ رعد

(۹۴) اللہ ہے وہ کہ جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے دیکھتے ہو تم اُس کو پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے اور مسخر کیا سورج اور چاند کو ۔ اور وہی ہے جس نے بچھایا زمین کو ۔ ۔ ۔ اُتارا ہے اُس نے آسمان سے پانی پس بہے نالے ساتھ اندازے اپنے کے اللہ کشادہ کرتا ہے رزق کو واسطے جس کے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ۔ (منزل سوم سیپارہ سیزدہم سورۃ سیزدہم ۔ آیت ۲-۳-۵-۲۲[1]) ۔

(محقق) مسلمانوں کا خدا علم طبعی کچھ بھی نہیں جانتا ۔ اگر جانتا ہوتا تو آسمان کو جس میں کوئی وزن نہیں ہے ستون بنانے کا ذکر نہ لکھتا ۔ اگر خدا کسی خاص مقام یعنی عرش پر رہتا ہے تو وہ قادر مطلق اور محیط کل نہیں ہو سکتا اور اگر خدا بادل کا علم جانتا تو آسمان سے پانی اتارا اُس کے ساتھ یہ کیوں نہ لکھا کہ زمین سے پانی اوپر چڑھ جاتا ۔ اس سے تحقیق ہوا کہ قرآن کا

[1] اذ قال یوسف لابیہ یا ابت انی رایت ۔ اللہ الذی رفع السموت بغیر عمد ترونہا ثم استوٰی علی العرش و سخر الشمس و القمر ۔ و ھو الذی مد الارض ۔ انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا ۔ اللہ یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر ۔

(محقق) کیا خدا مسلمانوں کا ہی ہے؟ دوسروں کا نہیں؟ اور کیا وہ طرفدار ہے کہ مسلمانوں ہی پر رحم کرتا ہے اور دوسروں پر نہیں۔ اگر مسلمانوں سے مراد ایماندار ہیں تو اُن کے لئے ہدایت کی ضرورت ہی نہیں۔ اور اگر مسلمانوں کے سوائے دوسروں کو ہدایت نہیں کرتا تو خدا کا علم بے فائدہ ہے ۔ ۸۹ ۔

سورۂ ہود

(۹۰) آزمائے تم کو کون تم میں سے بہتر ہے عمل میں اور اگر کہے تو البتہ اٹھائے جاؤ گے پیچھے موت کے۔ (منزل سوم سیپارہ دوازدہم سورۃ یازدہم۔ آیت ۷)[الف]

(محقق) جب خدا اعمالوں کی آزمائش کرتا ہے۔ تو وہ ہمہ دان نہیں ہے اور اگر وہ موت کے بعد اٹھاتا ہے تو گویا وہ دورہ سپرد رکھتا ہے اور خدا کا مُردوں کو زندہ کرنا اس کے قاعدہ کے خلاف ہے۔ اپنا قاعدہ بدلنے سے کیا وہ اپنے آپ کو بٹہ لگا سکتا ہے؟ ۹۰ ۔

(۹۱) اور کہا گیا اے زمین نگل جا پانی اپنا اور اے آسمان بس کر اور پانی خشک ہو گیا اور اے قوم یہ ہے اونٹنی اللہ کی واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑ دو اس کو کہ کھاتی پھرے بیچ زمین کے اللہ کی (منزل سوم سیپارہ دوازدہم سورۃ یازدہم۔ آیت ۴۴۔۶۴)[ب]

(محقق) کیا طفولیت کی بات ہے! زمین اور آسمان کبھی بات سن سکتے ہیں؟ واہ جی واہ خدا کی اگر اونٹنی ہے تو اونٹ بھی ہوگا؟ پھر ہاتھی گھوڑے۔ گدھے وغیرہ بھی ہونگے؟ اور خدا کا اونٹنی سے کھیت کھلانا کیا اچھی بات ہے؟ کیا اونٹنی پر چڑھتا بھی ہے؟ اگر ایسی باتیں ہیں تو نوابی کی سی گھسڑ پسڑ خدا کے گھر میں بھی ہے ۔ ۹۱ ۔

(۹۲) اور ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے جب تک کہ رہیں زمین اور آسمان۔ اور جو لوگ کہ نیک بخت کئے گئے ہیں۔ پس بیچ بہشت کے ہیں ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے جب تک رہیں آسمان اور زمین (منزل سوم سیپارہ دوازدہم سورۃ یازدہم۔ آیت ۱۰۶۔ ۱۰۸)[ج]

(الف) ليبلوكم ايكم احسن عملا ۔ ولئن قلت انكم مبعوثون من بعد الموت ۔ (ب) وقيل يا ارض ابلعي ماءك ويا سماء اقلعي وغيض الماء ويا قوم هذه ناقة الله لكم آية فذروها تاكل في ارض الله ۔ (ج) خالدين فيها ما دامت السموات والارض ۔ واما الذين سعدوا ففي الجنة خالدين فيها ما دامت السموات والارض ۔

دیا جاتا ہے اور عقلمند شریفوں کے نزدیک قابل نفرت ہو گیا ہے ۔۔۔

(۹۸) اے لوگو جو ایمان لائے ہو لڑو ان لوگوں سے جو پاس تمہارے ہیں کافروں میں سے اور چاہیئے پاویں بیچ تمہارے سختی... کیا نہیں دیکھتے کہ وہ بلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں بیچ ہر برس کے ایک بار یا دو بار پھر نہیں توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں ۔ (منزل دوم۔ سیپارہ یازدہم۔ سورۃ توبہ۔ آیت ۱۱۹، ۱۲۲)

(محقق) دیکھئے محمد صاحب کی تعلیم۔ خدا مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ غیر مذہبیوں اور غلاموں سے لڑائی کرو اور موقع پا کر ٹھگ دیا قتل کرو۔ ایسی باتیں مسلمانوں سے بہت پھیلی ہیں گویا اسی قرآن کی تحریر سے۔ اب تو مسلمان سمجھ کر قرآن کی ان برائیوں کو چھوڑ دیں تو بہت اچھا ہے ۔۔۔

سورۃ یونس

(۹۹) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے تدبیر کرتا ہے کام کی ۔ (منزل سوم۔ سیپارہ یازدہم۔ سورۃ دہم۔ آیت ۳)

(محقق) آسمان یعنی آکاش ایک اور غیر مرتب ہے اس کی پیدائش لکھنے سے تحقیق ہوا کہ مصنف قرآن علم طبعیات کو بھی نہیں جانتا تھا۔ کیا خدا کو چھ دن میں بنانی پڑی ہے؟ قرآن میں جب لکھا ہے کہ ہو جا ویسا ہی ہو گیا اسی دم دنیا ہو گئی۔ تو پھر چھ دن لگنا غلط ہے۔ اگر وہ محیط کل ہوتا تو آسمان پر کیوں قرار پکڑتا؟ اور جب کام کی تدبیر کرتا ہے تو گویا تمہارا خدا مثل انسان کے ہے کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو بیٹھا بیٹھا کیوں سوچتا؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کو نہ جاننے والے عربوں نے یہ کتاب بنائی ہوگی ۔۔۔

(۱۰۰) اور ہدایت اور رحمت واسطے مسلمانوں کے ۔ (منزل سوم۔ سیپارہ یازدہم۔ سورۃ دہم۔ آیت ۵۷)

---

(۹۸) یا ایہا الذین آمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة ... اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ہم یذکرون (۹۹) ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش یدبر الامر (۱۰۰) وہدی ورحمة للمؤمنین

ہیں اُن پر ٹھٹھا کرتا ہے اللہ اُن سے۔ (منزل دوم سیپارہ دہم سورۃ توبہ آیت ۷۹) (۲)

(محقق) یہ خدا کے نام سے مرد و زن کو اپنے مطلب کے لئے لالچ دینا ہے کیونکہ اگر یہ لالچ نہ دیتے تو کوئی محمد صاحب کے دام میں نہ پھنستا۔ ایسے ہی اور مذہب والے بھی کیا کرتے ہیں۔ آدمی تو باہم ٹھٹھا کیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن خدا کو کسی سے ٹھٹھا کرنا واجب نہیں ہے یہ قرآن کیا بڑا کھیل ہے ۔ ۸۴ ۔

(۸۵) لیکن رسول اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اُس کے جہاد کیا انہوں نے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنے کے اور واسطے انہیں کے ہیں بھلائیاں ۔۔۔ اور مہر رکھی اللہ نے دلوں اُن کے پس وہ نہیں جانتے۔ (منزل دوم سیپارہ دہم سورۃ توبہ آیت ۸۸ - ۹۳)

(محقق) اب دیکھئے خود غرضی کی بات کہ وہ ہی اچھے ہیں کہ جو محمد صاحب پر ایمان لائے اور جو نہیں لائے وہ سب بُرے ہیں۔ کیا یہ بات تعصب اور بے علمی سے بھری ہوئی نہیں ہے؟ جب خدا نے مہر ہی لگا دی تو اُن کا قصور گناہ کرنے میں کوئی بھی نہیں بلکہ خدا ہی کا قصور ہے کیونکہ اُن بیچاروں کو بھلائی کرنے سے دلوں پر مہر لگا کر روک دیا۔ یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے!!! ۸۵ ۔

(۸۶) لے اُن کے مال میں سے خیرات کہ پاک کرے تو اُن کو (یعنی ظاہر میں) اور پاکیزہ کرے تو اُن کو ساتھ اس کے (یعنی باطن میں) تحقیق اللہ نے مول لی ہیں مسلمانوں سے جانیں اُن کی اور مال اس قیمت پر کہ اُن کے لئے بہشت ہے لڑینگے بیچ راہ اللہ کے پس ماریں گے اور مارے جاوینگے۔ (منزل دوم سیپارہ یازدہم سورۃ توبہ آیت ۱۰۳ - ۱۱۱)

(محقق) واہ جی واہ! محمد صاحب آپ نے تو گوکل گسائیوں کی ہمسری کر لی کیونکہ اُن کا مال لینا انہیں کو پاک کرنا تو گسائیوں کا کام ہے۔ واہ! واہ میاں! آپ نے اچھی سوداگری جاری کی کہ مسلمانوں کی معرفت غریبوں کی جانیں لینا ہی نفع سمجھ رکھا ہے اور بے گناہوں کو مروا کر ظالموں کو بہشت دینے سے مسلمانوں کا خدا بے رحم اور غیر منصف ہو کر اپنی خدائی میں بٹہ

---

(۱) وعد اللہ المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ومساکن طیبۃ فی جنات عدن ورضوان من اللہ اکبر۔ ذلک ہو الفوز العظیم۔ فیسخرون منہم سخر اللہ منہم۔ (۲) لکن الرسول والذین آمنوا معہ جاہدوا باموالہم وانفسہم واولئک لہم الخیرات وطبع اللہ علی قلوبہم فہم لا یعلمون۔ (۳) خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا۔ ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون ۔

کو کہ کافر ہوئے اور یہی ہے سزا کافروں کی۔ پھر رحمت کریگا اللہ اس کے بعد جس پر وہ چاہے اور لڑائی کرو اُن لوگوں سے کہ جو ایمان نہیں لاتے۔ (منزل ۲ سیپارہ دہم۔ سورۃ التوبہ آیت ۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹) ۔

(محقق) بھلا جو بہشت والوں کے نزدیک اللہ رہتا ہے تو محیط کُل کیونکر ہو سکتا ہے اگر محیط کُل نہیں تو دُنیا کا بنانے والا اور عادل نہیں ہو سکتا۔ اور لوگوں کو اپنے ماں باپ بھائی اور دوست سے جدا کرانا صرف بے انصافی کی بات ہے۔ ہاں اگر وہ بُری تعلیم دیں تو نہ ماننی چاہیئے۔ لیکن اُن کی خدمت ہمیشہ کرنی چاہیئے۔ پہلے خدا مسلمانوں پر مہربان تھا۔ اور اُن کی مدد کے لئے لشکر اُتارتا تھا۔ اگر یہ بات سچ ہوتی تو اب ایسا کیوں نہیں کرتا؟ اور اگر پہلے کافروں کو سزا دیتا تھا اور پھر اُن پر رحمت کرتا تھا تو اب کہاں گیا ہے؟ کیا خدا لڑائی کے بغیر ایمان قائم نہیں کر سکتا؟ ایسے خدا کو ہماری طرف سے ہمیشہ تلانجلی ہے خدا کیا ہے ایک تماشہ گر ہے؟ ۴۲ ۔

(۴۳) اور ہم منتظر ہیں واسطے تمہارے یہ کہ پہنچاوے تم کو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ساتھ ہاتھوں ہمارے کے۔ (منزل دوم سیپارہ دہم۔ سورۃ توبہ آیت ۵۲) ۔

(محقق) کیا مسلمان ہی خدا کے پولیس بن گئے ہیں کہ وہ اپنے ہاتھ سے یا مسلمانوں کے ہاتھ سے غیر مذہب والوں کو گرفتار کراتا ہے؟ کیا دوسرے کروڑوں آدمی خدا کو ناپسند ہیں؟ اور مسلمانوں کے گناہگار بھی پسند ہیں؟ اگر ایسا حال ہے تو اندھیر نگری چوپٹ راجہ کی مثال صادق آئیگی۔ تعجب ہے کہ عقلمند مسلمان بھی اس بے عقلی والے غلط مذہب کے قائل ہیں ۔ ۴۳ ۔

(۴۴) وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والوں سے اور ایمان والیوں سے بہشتوں کا بہتی ہیں اُن کے نیچے نہریں جن میں وہ ہمیشہ رہینگے۔ اور گھر ہے اُن کا پاکیزہ بیچ بہشتوں عدن کے اور رضامندی اللہ کی سب سے بڑی ہے یہی ہے مراد ملنی بڑی۔

ولهن جآ الذين ... ان الله عنده اجر عظيم يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا اباءكم واخوانكم اولياء ان استحبوا الكفر على الايمان ثم انزل الله سكينته على رسوله وعلى المؤمنين وانزل جنودا لم تروها وعذب الذين كفروا وذلك جزاء الكافرين ثم يتوب الله من بعد ذلك على من يشاء قاتلوا الذين لا يؤمنون ... ونحن نتربص بكم ان يصيبكم الله بعذاب من عنده او بايدينا ۔

زرگت بنائی ہے اب فرشتے کہاں سو گئے جو پہلے خود اپنے بندوں کے دشمنوں کو مار ڈالتا تھا اگر یہ بات سچی ہو تو آج کل بھی ایسا کرے چونکہ ایسا نہیں کرتا۔ اس لئے یہ بات ماننے لائق نہیں۔ دیکھئے! کہ یہ کیسا بڑا ظلم ہے کہ جو تہی الوسع غیر مذہب والوں کو تکلیف دلوانا۔ ایسا ظلم عالم دیندار رحیم کا نہیں ہو سکتا۔ پھر لکھتے ہیں کہ خدا رحیم اور عادل ہے ایسی باتوں سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے خدا سے انصاف اور رحم وغیرہ نیک صفات دور بھاگ گئے ہیں ۔ ۸۰ ۔

(۸۱) اے نبی کفایت ہے تجھ کو اللہ اُن کو جنہوں نے پیروی کی تیری مسلمانوں میں سے ۔ اے نبی رغبت دے مسلمانوں کو اوپر لڑائی کے اگر ہوویں تم میں سے بیس صبر کرنے والے غالب آویں وہ سو پر ... پس کھاؤ اس چیز سے کہ غنیمت لیا ہے تم نے حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے ۔ (منزل دوم سیپارہ دہم سورۃ انفال۔ آیت ۶۴-۶۵-۶۹) ۔

(تحقیق) بھلا یہ کون سے انصاف عقلیت اور دھرم کی بات ہے کہ جو اپنی پیروی کرے اور خواہ بے انصافی ہی کیوں نہ ہو۔ اُس کی طرفداری کریں اور فائدہ پہنچاویں؟ اور جو رعایا کے امن میں خلل انداز ہو کر جنگ کرے کرواوے اور لوٹ کے مال کو حلال بتلانے سے بخشندہ اور مہربان ظاہر ہو سے موسوم کیا جائے۔ یہ تعلیم خدا کی تو کیا بلکہ کسی شریف آدمی کی بھی نہیں ہو سکتی۔ ایسی ایسی باتوں سے قرآن خدا کا کلام ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ ۸۱ ۔

سورۃ توبہ

(۸۲) ہمیشہ رہیں گے بیچ اُس کے تحقیق اللہ نزدیک اُس کے ہے ثواب بڑا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں کو دوست اگر دوست رکھیں کفر کو اوپر ایمان کے ... پھر اُتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانوں کے اور اُتارے لشکر نہیں دیکھا تم نے اُن کو اور عذاب کیا اُن لوگوں

---

۸۱ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین یا ایہا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون یغلبوا مائتین فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا واتقوا اللہ ان اللہ غفور رحیم ۔

رسول کو شریک کرنا بہت بُرا ہے ؟ اللہ کا کون ساحصہ ٹھہرا ہے جو حصہ دیا جاسکے کیا رسول کی اپنی امانت کی خیانت چھوڑ کر اور سب کی خیانت کیا کریں ؟ اس قسم کی تعلیم جاہل اور ادھرمیوں کی ہو سکتی ہے بھلا اگر خدا مکر کرتا ؟ اور مکاروں کا ساتھی ہے تو پھر وہ خدا مکار فریبی اور ادھرمی کیوں نہیں ؟ اس لئے یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہوگا۔ نہیں تو ایسی فضول باتیں کیوں لکھی ہوئی ہیں ؟ ۴۸ ۞

(۴۹) اور لڑو اُن سے یہاں تک کہ نہ رہے فتنہ یعنی غلبہ کفار کا اور ہووے دین تمام واسطے اللہ کے۔ اور جانو تم یہ کہ جو کچھ لوٹ میں لاؤ کسی شے سے ۔۔۔۔ پس واسطے اللہ کے ہے پانچواں حصہ اس کا اور واسطے رسول کے (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ الانفال یعنی ہشتم آیت ۳۹ ۔ ۴۰ رکوع ۵) ۞

(محقق) ایسی بے انصافی سے لڑنے لڑانے والا مسلمانوں کے خدا کے سوائے اور میں مثل دوسرا کون ہوگا ؟ اب دیکھئے یہ کیسا مذہب ہے ؟ کیا اللہ اور رسول کے نام پر سب جہان کو لوٹنا لٹوانا غارتگروں کا کام نہیں ہے ؟ اور کیا خدا بھی لٹیرا ہے کہ لوٹ کے مال کا حصہ دار بنیگا ؟ ایسے غارتگروں کے طرفدار بننے سے خدا اپنی خدائی میں بٹہ لگاتا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسی کتاب ایسا خدا اور ایسا پیغمبر جہان میں ایسے جنگ و جدال کرانے والا امن عامہ میں خلل ڈال کر لوگوں کو تکلیف دینے کیلئے کہاں سے آ نکلے ؟ اگر ایسے مذہب دُنیا میں جاری نہ ہوتے تو ساری دُنیا خوشی و خرم رہتی ۞ ۴۹ ۞

(۵۰) اور کاش کہ دیکھے تو جس وقت کہ قبض کرتے ہیں یعنی روحیں اُن لوگوں کی کہ کافر ہوئے۔ فرشتے مارتے ہیں اُن کے مُنہ پر اور پیٹھوں پر اور کہتے ہیں چکھو تم عذاب جلنے کا۔ پس ہلاک کیا ہم نے اُن کو ساتھ اُن کے گناہوں کے اور ڈبا دیا ہم نے قوم فرعون کو۔ اور تیاری کرو واسطے اُن کے جو کچھ تم کر سکو (منزل دوم۔ سیپارہ دہم۔ سورۃ ہشتم آیت ۵۰ ۔ ۵۴ ۔ ۶۰ رکوع ۷ ۔ ۸) ۞

(محقق) کیوں جی آج کل تو روس نے روم وغیرہ کی اور انگلینڈ نے مصر کی خوب

---

(۴۹) وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين كله لله - واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه وللرسول - (۵۰) ولو ترى اذ يتوفى الذين كفروا الملائكة يضربون وجوههم وادبارهم وذوقوا عذاب الحريق فاهلكناهم بذنوبهم واغرقنا آل فرعون - واعدوا لهم ما استطعتم

ہے اور رسول کا اور ڈرو اللہ سے۔ (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم۔ آیت ۱)۔

(محقق) تعجب ہے کہ جو لوٹ مچا دیں ڈاکہ کے کام کریں کرا دیں وہ خدا، پیغمبر اور ایماندار کہلا دیں ساتھ ہی اللہ کا ڈر جتاتے اور ڈاکہ مارتے جاتے ہیں پھر بھی شرم نہیں آتی کہ ہمارا مذہب اچھا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بُری بات ہو سکتی ہے کہ تعصب کو چھوڑ کر سچے ویدک دھرم کو مسلمان قبول نہیں کرتے۔

(۵۵) اور کاٹے جڑ کافروں کی ... میں مدد دوں گا تم کو ساتھ ہزار فرشتوں کے پیچھے پیچھے آنے والے ... البتہ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالوں گا پس مارو اوپر گردنوں کے اور کاٹو اُن کے پور پور ......۔ (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم۔ آیت ۷۔۹۔۱۲)۔

(محقق) واہ جی واہ! کیا خدا اور پیغمبر خوب رحم دل ہیں۔ جو لوگ مذہب اسلام میں نہیں اُن کافروں کی جڑ کٹتے اُن کی گردن مارنے اور اُن کے جوڑوں کو کاٹنے کا خدا حکم دیتا ہے۔ اور اس کام میں اُن کا مددگار معاون بنتا ہے۔ کیا یہ خدا ادھرم سے کچھ کم ہے؟ یہ سب حیلہ قرآن کے مصنف کا ہے۔ خدا کا نہیں۔ اگر خدا کا ہو تو ایسا خدا ہم سے دور رہے اور ہم اُس سے دور ہیں۔

(۵۶) اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے ...... اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکارنا قبول کرو اللہ اور رسول کا جس وقت تم کو بلایا جائے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی اور مت خیانت کرو آپس کی امانتوں میں اور مکر کرتا تھا اللہ اور اللہ سب سے اچھا مکر کرنے والوں میں سے ہے۔ (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ ہشتم۔ آیت ۱۹۔۲۴۔۲۷۔۲۹)۔

(محقق) کیا اللہ مسلمانوں کا طرفدار ہے؟ اگر ایسا ہے تو ادھرم کرتا ہے۔ خدا تو ساری مخلوق کا مالک ہے۔ کیا خدا پکارے بغیر نہیں سن سکتا؟ بہرہ ہے؟ اُس کے ساتھ

---

(۵۵) يسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول فاتقوا الله ... ويقطع دابر الكافرين ۔ اني ممدكم بالف من الملائكة مردفين ۔ سالقي في قلوب الذين كفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم كل بنان ۔

(۵۶) وان الله مع المؤمنين يا ايها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول ... يا ايها الذين آمنوا لا تخونوا الله والرسول وتخونوا اماناتكم ۔ ويمكر الله والله خير الماكرين ۔

(محقق) دیکھئے! جیسے کوئی پاکھنڈی کسی کو ڈراوے کہ ہم تجھ پر سانپوں کو مارنے کے واسطے چھوڑیں گے ویسی ہی یہ بات ہے۔ بھلا جو ایسا متعصب ہے کہ ایک قوم کو غرق کر دے اور دوسری کو پار اتار دے۔ وہ خدا ادھرمی کیوں نہیں؟ جو دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہیں جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے۔ اس سے بڑھ کر جھوٹا اور مذہب کون ہو سکتا ہے؟ کیونکہ کسی مذہب میں سب آدمی برے اور بھلے نہیں ہو سکتے۔ یک طرفہ ڈگری دینا سخت جاہلوں کا کام ہے۔ کیا توریت زبور کا دین جو کہ ان کا تھا جھوٹا ہو گیا؟ یا ان کا کوئی اور مذہب تھا کہ جس کو جھٹلایا؟ اور اگر وہ مذہب کوئی اور تھا تو کون سا تھا؟ بتلاؤ اگر اس کا نام قرآن میں درج ہو۔ ۲۳

(۴۷) پس البتہ دیکھیگا تو مجھ کو۔ پس جب تجلی کی اس کے پروردگار نے پہاڑ کی طرف کیا ریزہ ریزہ اس کو اور گر پڑا موسیٰ بے ہوش۔ (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ اعراف۔ آیت ۱۴۳)

(محقق) دیکھئے! جو دیکھنے میں آتا ہے وہ محیط کل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایسے معجزے کرتا پھرتا تھا تو خدا اس وقت ایسے معجزے کسی کو کیوں نہیں دکھلاتا؟ بالکل جھوٹ ہونے سے یہ بات قابل تسلیم نہیں۔ ۲۴

(۴۸) اور یاد کر پروردگار اپنے کو اپنے دل میں عاجزی اور ڈر سے اور کم آواز سے صبح اور شام کو۔ (منزل دوم۔ سیپارہ نہم۔ سورۃ اعراف۔ آیت ۲۰۵)

(محقق) کہیں تو قرآن میں لکھا ہے کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو اور کہیں لکھا کہ دھیمی آواز سے خدا کی یاد کرو۔ اب کہئے کون سی بات سچی اور کون سی جھوٹی ہے؟ ایک دوسرے کی متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں۔ اگر کوئی بات سہواً خلاف نکل جائے تو چنداں مضایقہ نہیں۔ ۲۵

سورۃ انفال

(۴۹) سوال کرتے ہیں تجھ سے بابت لوٹ کے مال کے۔ تو کہہ مال لوٹ کا اللہ کا

[illegible] فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا وخر موسى صعقا (۲۴) واذكر ربك في نفسك تضرعا وخيفة ودون الجهر من القول بالغدو والآصال۔

(محقق) بھلا جو چھ دن میں دُنیا کو بنا دے ۔ عرش میں تخت پر آرام کرے ۔ وہ خدا قادر مطلق ہمہ جا موجود کبھی ہو سکتا ہے؟ ان صفات کے نہ ہونے سے وہ خدا بھی نہیں کہلا سکتا ۔ کیا تمہارا خدا بہرہ ہے جو پکارنے سے سنتا ہے؟ یہ سب باتیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں ۔ اسی سے قرآن خدا کا بنایا نہیں ہو سکتا ۔ اگر چھ دن میں جہان بنایا ۔ اور ساتویں دن عرش پر آرام فرمایا تو تھک بھی گیا ہوگا ۔ اور اب تک سوتا ہے یا جاگتا ہے؟ اگر جاگتا ہے تو اب کچھ کام کرتا ہے یا نکما سیر سپاٹا اور عیش کرتا پھرتا ہے ۔ ۲۰ ۔

(۲۱) مت فساد کرو زمین پر (منزل دوم ۔ سیپارہ ہشتم ۔ سورۃ ہفتم آیت ۵۶) ۔

(محقق) یہ بات تو اچھی ہے لیکن اس کے برخلاف دوسرے مقاموں پر جہاد کرنا اور کافروں کو قتل کرنا بھی لکھا ہے ۔ اب کہو اجتماع ضدین نہیں ہے؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب مغلوب ہوئے ہوں گے تب انہوں نے یہ تدبیر نکالی ہوگی اور جب غالب ہوئے ہوں گے تب جھگڑا مچایا ہوگا ۔ اس لئے اجتماع ضدین کی وجہ سے دونوں باتیں خدا کی نہیں ہیں ۔ ۲۱ ۔

(۲۲) پس ڈال دیا عصا اپنا تو ناگہاں وہ اژدہا ظاہر ہوا (منزل دوم سیپارہ ہشتم ۔ سورۃ ہفتم ۔ آیت ۱۰۷) ۔

(محقق) اس کے لکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ ایسی جھوٹی باتوں کو خدا اور محمد صاحب بھی مانتے تھے ۔ اگر ایسا ہے تو یہ دونوں عالم نہیں تھے جیسا کہ آنکھ سے دیکھنے اور کان سے سننے کے عمل کو کوئی خلاف نہیں کر سکتا ۔ ویسے ہی عصا کا اژدہا نہیں ہو سکتا ۔ ایسی شعبدہ بازوں کی باتیں ہیں ۔ ۲۲ ۔

(۲۳) پھر بھیجا ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور چچڑے ۔ مینڈک اور لہو ۔۔۔۔۔۔ پس انتقام لیا ہم نے اور ان کو ڈبو دیا دریا میں ۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا ۔۔۔ تحقیق وہ دین جھوٹا ہے کہ جس میں ہیں وہ لوگ اور ان کا کام بھی جھوٹا ہے (منزل دوم ۔ سیپارہ نہم ۔ سورۃ ہفتم ۔ آیت ۱۳۰ ۔ ۱۳۲ ۔ ۱۳۳ ۔ ۱۳۶ ۔ ۱۳۸ ۔ ۱۳۹) ۔

---

(۲۱) ولا تفسدوا في الارض ۔ (۲۲) فالقى عصاه فاذا هي ثعبان مبين ۔ (۲۳) فارسلنا عليهم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم ... فانتقمنا منهم فاغرقناهم في اليم ... وجاوزنا ببني اسرائيل البحر ... ان هٰؤلاء متبر ما هم فيه وبطل ما كانوا يعملون ۔

تو البتحقیق تو ذلیلوں سے ہے۔ کہا مہلت دے مجھ کو اس دن تک کہ لوگ اُٹھائے جائیں قبروں سے ...... کہا تحقیق تو مہلت پانے والوں سے ...... بولا بسبب اس کے کہ تونے مجھ کو گمراہ کیا ہے۔ البتہ بیٹھونگا میں واسطے اُن کے تیرے سیدھے راہ پر اور اکثر اُن کو شکر کرنے والا نہ پاویگا ...... کہا نکل یہاں سے بُرے حال سے راندہ ہوا۔ البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری اُن میں سے۔ البتہ بھرونگا میں دوزخ کو تم سب سے (منزل دوم سیپارہ ہشتم سورۃ بقرہ۔ آیت ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۶-۱۷ قاؔل) +

(محقق) اس سے خدا اور شیطان کے جھگڑے کو سُنئے! ایک فرشتہ جیسا کہ چپڑاسی ہوتا ہے ہوگا وہ بھی خدا سے نہ دبا اور خدا اس کی روح کو پاک بھی نہ کر سکا۔ پھر ایسے باغی کو جو سب کو گناہ گار بنا کر غدر کرنے والا ہے خدا نے چھوڑ دیا۔ خدا کی یہ سخت غلطی ہے۔ شیطان تو سب کو بہکانے والا۔ اور خدا شیطان کو بہکانے والا ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیطان کا بھی شیطان خدا ہے۔ کیونکہ شیطان منہ پر کہتا ہے کہ تونے مجھے گمراہ کیا۔ اس سے خدا میں پاکیزگی بھی نہیں پائی جاتی اور سب برائیوں کا موجد و باعث خدا ہوا۔ ایسا خدا مسلمانوں ہی کا ہو سکتا ہے دوسرے شریف عالموں کا نہیں۔ اور مسلمانوں کا خدا فرشتوں سے انسان کی مانند گفتگو کرنے سے مجسم۔ محدود العقل۔ بے انصاف ثابت ہوتا ہے۔ اسی سے عالم لوگ مذہب اسلام کو پسند نہیں کرتے + ۴۹ +

(۵۰) تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا بیچ چھ دن میں۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے۔ پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے (منزل دوم سیپارہ ہشتم سورۃ بقرہ۔ آیت ۵۲-۵۳ علاؔ) +

ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من الساجدین قال ما منعک الا تسجد اذ امرتک قال انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین قال فاھبط منھا فما یکون لک ان تتکبر فیھا قال انظرنی الی یوم یبعثون ۔ قال انک من المنظرین قال فبما اغویتنی لاقعدن لھم صراطک المستقیم و لا تجد اکثرھم شاکرین قال اخرج منھا مذءوما مدحورا لمن تبعک منھم لاملئن جھنم منکم اجمعین

ان ربکم اللہ الذی خلق السماوات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش ۔ ادعوا ربکم تضرعا ۔

(۶۶) اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی ۔ (منزل دوم سیپارہ ہفتم۔ سورت مائدہ۔ آیت ۹۲) ۔

محقق) دیکھئے! یہ بات خدا کے شریک ہونے کی ہے۔ پھر خدا کو "لاشریک" ماننا فضول ہے ۔ ۶۶ ۔

(۶۷) معاف کیا اللہ نے اس چیز سے جو ہو چکا اور جو کوئی پھر کریگا۔ پس بدلا لیگا اللہ اس سے (منزل دوم سیپارہ ہفتم۔ سورۃ مائدہ۔ آیت ۹۵) ۔

محقق) کئے ہوئے گناہوں کا معاف کرنا اور آئندہ گناہوں کو کرنے کا حکم دیکر پھر بدلا لینا ہے۔ گناہ معاف کرنے کا ذکر جس کتاب میں ہو۔ وہ نہ تو خدا کا کلام ہے اور نہ کسی عالم کی تصنیف بلکہ گناہ بڑھانے کا موجب ہے۔ ہاں آئندہ گناہ سے بچنے کے لئے کسی سے دعا اور خود چھوڑنے کے لئے کوشش و توبہ کرنا واجب ہے۔ لیکن اگر صرف توبہ ہی کرتا جائے۔ چھوڑے نہیں۔ تو بھی کچھ نہیں ہو سکتا ۔ ۶۷ ۔

(۶۸) اور اس آدمی سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر بہتان باندھ لیتا ہے یا کہتا ہے کہ میری طرف وحی کی گئی۔ لیکن وحی اس کی جانب نہیں کی گئی۔ اور کہتا ہے کہ میں بھی اتارونگا مثل اس کے جو اللہ نے اتارا۔ (منزل دوم سیپارہ ہفتم۔ سورۃ انعام۔ آیت ۹۳) ۔

محقق) اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ جب محمد صاحب کہتے تھے کہ مجھ پر خدا کی طرف سے وحی اترتی ہے تو کسی دوسرے نے بھی محمد صاحب کی طرح بنا رکھی ہوگی کہ میرے پاس بھی آیتیں اترتی ہیں۔ مجھ کو بھی پیغمبر مانو۔ اس کو ہٹانے اور اپنی عزت بڑھانے کے لئے محمد صاحب نے یہ تدبیر کی ہوگی ۔ ۶۸ ۔

(۶۹) تحقیق پیدا کیا ہم نے تم کو پھر صورتیں بنائیں تمہاری۔ پھر کہا ہم نے واسطے فرشتوں کے کہ آدم کو سجدہ کرو۔ پس انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نہ تھا سجدہ کرنے والوں میں۔ کہا جب میں نے تجھے حکم دیا پھر کس نے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا۔ بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ کہا پس اتر یہاں سے ۔۔۔۔ پس نہیں لائق واسطے تیرے کہ تکبر کرے تو یہاں پس نکل

---

(۶۶) وأطيعوا الله وأطيعوا الرسول ۔ (۶۷) عفا الله عما سلف ومن عاد فينتقم الله منه ۔ (۶۸) ومن أظلم ممن افترى على الله كذبا أو قال أوحي إلي ولم يوح إليه شيء ومن قال سأنزل مثل ما أنزل الله ۔

سورۃ مائدہ

(۱۲۴) تم پر حرام کیا گیا مردار۔ لہو۔ سؤر کا گوشت۔ جس پر اللہ کے سوائے کچھ اور پڑھا جائے۔ اور جو مر گیا گھٹ کر۔ اور جو لاٹھی یا پتھر کی ضرب سے۔ یا اوپر سے گر کر اور جو سینگ مارنے سے اور جس کو کھایا ہو درندوں نے ٭ (منزل اوّل سیپارہ ششم۔ سورۃ مائدہ۔ آیت ۳[۱]) ٭

(محقق) کیا اتنی ہی چیزیں حرام ہیں؟ اور بہت سے حیوان اور حشرات الارض وغیرہ مسلمانوں کے لئے حلال ہیں۔ یہ تمام باتیں انسان کی گھڑنت ہیں۔ خدا کی نہیں اس لئے مستند بھی نہیں ہیں ٭ ۱۲۳ ٭

(۱۲۵) اور قرض دو تم اللہ کو اچھا البتہ میں تمہاری برائی دور کر دوں گا اور تمہیں بہشتوں میں داخل کروں گا ٭ (منزل دوم سیپارہ ششم۔ سورۃ مائدہ۔ آیت ۱۲[۲]) ٭

(محقق) واہ جی واہ! مسلمانوں کے خدا کے گھر میں کچھ بھی دولت نہیں رہی ہوگی۔ اگر ہوتی تو قرض کیوں مانگتا؟ اور انسان کو کیوں بہکاتا۔ یہ کہہ کر کہ تمہاری برائی دور کر کے تم کو بہشت میں بھیجوں گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا کے نام سے محمد صاحب نے اپنا مطلب نکالا ہے ٭ ۱۲۴ ٭

(۱۲۶) بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور عذاب دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔۔۔۔ اور دیا تم کو جو نہ دیا کسی کو (منزل دوم سیپارہ ششم۔ سورۃ مائدہ۔ آیت ۱۸، ۲۰[۳]) ٭

(محقق) جس طرح شیطان جس کو چاہتا ہے گنہگار بناتا ہے۔ ویسے ہی مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر بہشت اور دوزخ میں خدا ہی جاوے کیونکہ وہ گناہ اور ثواب کا کرانے والا ہے۔ روحیں محتاج یا بے بس ہیں جس طرح کہ فوج اپنے سپہ سالار کے زیر حفاظت رہتی اور اس کے حکم سے کسی کو مارتی ہے تو اس حالت میں نیکی و بدی سپہ سالار کو ہوتی ہے فوج کو نہیں ٭ ۱۲۵ ٭

---

(۱) حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اهل لغیر الله به والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة وما اکل السبع ٭ (۲) واقرضتم الله قرضا حسنا لاکفرن عنکم سیاتکم ولادخلنکم جنات ٭ (۳) یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء ... وآتاکم ما لم یؤت احدا ٭

لگے نہیں دیکھتا؟ اگر تمام آدمی چار چار بار کفر کریں تو کفر بہت ہی بڑھ جائے ۔ ۲۰ ۔

(۲۱) تحقیق اللہ جمع کرنے والا ہے ۔ منافقوں اور کافروں کو دوزخ میں ۔ تحقیق منافق فریب دیتے ہیں اللہ کو اور وہ فریب دیتا ہے اُن کو ..... اے لوگو ایمان والو مسلمانوں کے سوائے کافروں کو دوست مت بناؤ ..... (منزل اوّل ۔ سیپارہ پنجم ۔ سورۃ النساء ۔ آیت ۱۳۸ ۔ ۱۳۹ ۔ ۱۴۰) ۔

(محقق) مسلمانوں کے بہشت میں اور دیگر لوگوں کے دوزخ میں جانے کا کیا ثبوت ہے؟ واہ جی واہ اگر خدا منافقوں کے فریب میں آتا ہے اور دوسروں کو فریب دیتا ہے تو ایسا خدا ہم سے دور رہے ۔ وہ دھوکے بازوں سے جا کر ملے اور دھوکے باز اسے ملیں کیونکہ

سنسکرت

(ترجمہ) جیسی شیتلا دیوی ایسے اُس کی سواری کا گدھا (مترجم)

جیسے کو تیسا ملے تب ہی گذارہ ہوتا ہے ۔ جس کا خدا دھوکے باز ہے اُس کے معتقد دھوکے باز کیوں نہ ہوں؟

کیا بدکار مسلمانوں سے دوستی اور غیر مذہب کے اچھے لوگوں سے دشمنی کرنا کسی کو واجب ہے؟ ۔ ۲۱ ۔

(۲۲) اے لوگو تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ٹھیک بات لیکر تمہارے رب کے پاس سے پس لاؤ ایمان ..... اللہ معبود اکیلا ہے ۔ (منزل اوّل ۔ سیپارہ ششم سورہ نساء آیت ۱۶۹ ۔ ۱۷۰) ۔

(محقق) کیا جب پیغمبروں پر ایمان لانا لکھا تو ایمان میں پیغمبر خدا کا شریک ہوا یا نہیں؟ خدا محدود المکان ہے محیط کل نہیں ۔ تب ہی تو اُس کے پاس سے پیغمبر آتے جاتے ہیں ۔ ایسا تو خدا انسان ہو سکتا ۔ کہیں محیط کل لکھتے ہیں کہیں محدود ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن ایک شخص کا بنایا ہوا نہیں ہے ۔ بلکہ بہت لوگوں کا بنایا ہوا ہے ۔ ۲۲ ۔

---

(۲۱) إن الله جامع المنافقين والكافرين في جهنم جميعا ۔ إن المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم ۔ يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا الكافرين أولياء من دون المؤمنين ۔

(۲۲) يا أيها الناس قد جاءكم الرسول بالحق من ربكم فآمنوا ۔ إنما الله إله واحد ۔

اپنے غرض کیلئے خدا اور ایسے مذہب سے سوائے نقصان کے فائدہ کچھ بھی نہیں۔ ان کا نہ ہونا اچھا ہے۔ ایسے غلط عقیدوں سے عقلمندوں کو علیحدہ رہ کر وید وکت احکام کو تسلیم کرنا چاہئے۔ کیونکہ اُن میں جھوٹ ذرہ بھی نہیں ہے اور جو کہتے ہو کہ جو مسلمان کو مارے اُس کو دوزخ ملیگا اور دوسرے مذہب والے کہتے ہیں کہ جو مسلمان کو مارے تو اُسکو بہشت ملیگا۔ اب بتلاؤ کہ ان دونوں مذہبوں میں سے کس کو قبول اور کس کو ترک کریں؟ کیونکہ بیشک بے علم لوگوں کے خیالی عقیدوں کو چھوڑ کر ویدوکت مت ہی سب انسانوں کے قبول کرنے کے لائق ہے جس میں آریہ مارگ یعنی نیک آدمیوں کی راہ پہ چلنا اور بدوں کی راہ سے باز رہنے کی تعلیم دی گئی ہے اور وہی سب سے افضل ہے ۔ ۸۵ ۔

۸۶۔ اور جو کوئی کرے برخلاف رسول کے پیچھے اُس کے کہ ظاہر ہو وے واسطے اُس کے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کے (ترجمہ) ہم اُس کو دوزخ میں داخل کرینگے۔ (منزل اوّل سیپارہ پنجم سورۃ النساء آیت ۱۱۵)۔

(محقق) اب دیکھئے خدا اور رسول کی تعصب کی باتیں۔ محمد صاحب وغیرہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم خدا کے نام سے ایسی باتیں نہ لکھینگے تو اپنا مذہب ترقی نہ پاویگا اور مال نہ ملیگا عیش عشرت نصیب نہ ہوگی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنی مطلب براری اور دوسروں کے کام بگاڑنے میں کامل اُستاد تھے۔ اسی وجہ سے ناراست کامل راستباز نہ ہونگے تب عالم اُن کی باتوں کو مستند نہیں مان سکتے ۔ ۸۶ ۔

۸۷۔ جو شخص خدا فرشتوں کتابوں رسول اور قیامت سے انکار کرے تحقیق وہ گمراہ ہے۔ تحقیق جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر زیادتی کی کفر میں۔ ہرگز اللہ اُن کو نہیں بخشیگا اور نہ راہ دکھلاویگا۔ (منزل اوّل سیپارہ پنجم سورۃ النساء آیت ۱۳۳ - ۱۳۵)۔

(محقق) کیا اب بھی خدا لاشریک رہ سکتا ہے؟ کیا لاشریک کہتے جانا اور اُس کے ساتھ بہت سے شریک بھی مانتے جانا اجتماع ضدین نہیں؟ کیا تین بار معاف کرنے کے بعد خدا معاف نہیں کرتا؟ اور تین بار کفر کرنے پر راہ دکھلاتا ہے اور چوتھی بار سے

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدى ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصیرا ۔ ومن یکفر بالله وملائکته وکتبه ورسله والیوم الآخر فقد ضل ضلالا بعیدا ۔ ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا لم یکن الله لیغفر لهم ولا لیهدیهم سبیلا ۔

خدا غرض مند معلوم ہوتا ہے ۔ ۵۴ ۔

(۵۴) اور جب تیرے پاس سے باہر نکلتے ہیں مشاورت کرتے ہیں۔ بعض بعض ان میں سے رات کو سوا اس بات کے جو تو کہتا ہے اور اللہ لکھتا ہے جو وہ تقریر کرتے ہیں۔ اور اللہ نے الٹا کیا ان کو بسبب اس کے جو کیا انہوں نے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ اس کو گمراہ کیا جس کو اللہ نے؟ اور جس کو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پاوے گا تو واسطے اس کے راہ۔ (منزل اول سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء آیت ۸۱ ۔ ۸۸)

(محقق) اگر خدا ایسی باتوں کا دھیان رکھتا ہے تو وہ سرب دان نہیں ہے۔ جو سرب دان ہے تو لکھنے کا کیا کام ہے؟ اور مسلمان کہتے ہیں کہ شیطان ہی سب کو بہکانے کی وجہ سے ملعون ہوا ہے۔ تو جب خدا ہی منافقوں کو گمراہ کرتا ہے تو پھر خدا اور شیطان میں کیا فرق رہا؟ ہاں اتنا فرق کہہ سکتے ہیں کہ خدا بڑا شیطان اور وہ چھوٹا شیطان۔ کیونکہ مسلمانوں ہی کا قول ہے کہ جو بہکاتا ہے وہی شیطان ہے۔ تو اس اصول سے خدا کو بھی شیطان بنا دیا ۔ ۵۵ ۔

(۵۵) اور نہ روکیں اپنے ہاتھوں کو پس پکڑو ان کو اور مار ڈالو جہاں پاؤ۔ اور مسلمان کو مسلمان کا مارنا واجب نہیں مگر انجانے سے جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو انجانے سے پس آزاد کرنا ہے ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا پہنچانا اس کے گھر والوں کو مگر یہ کہ خیرات کر دیں۔ پس اگر ہووے اس قوم سے کہ دشمن ہیں تمہارے۔ اور جو کوئی مسلمان کو جان کر مار ڈالے پس وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا۔ اور غضب اللہ کا اوپر اس کے اور لعنت ہے۔ (منزل اول سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء آیت ۸۹ ۔ ۹۰ ۔ ۹۱ ۔ ۹۲)

(محقق) اب دیکھیے بڑے درجہ کے تعصب کی بات کہ جو مسلمان نہ ہو اس کو جہاں پاؤ مار ڈالو۔ اور مسلمانوں کو نہ مارو۔ بھول سے بھی مسلمانوں کے مارنے میں دوزخ اور غیروں کے مارنے سے بہشت ملیگا۔ ایسی ایسی تعلیم کو کنویں میں ڈالنی چاہیے۔ ایسی کتاب

۵۴ : فاذا برزوا من عندك بيت طائفة منهم غير الذي تقول والله يكتب ما يبيتون
والله اركسهم بما كسبوا اتريدون ان تهدوا من اضل الله ومن يضلل
الله فلن تجد له سبيلا ـ ۵۵ : ويكفوا ايديهم فخذوهم واقتلوهم حيث ثقفتموهم
وما كان لمؤمن ان يقتل مؤمنا الا خطأ ومن قتل مؤمنا خطأ فتحرير رقبة مؤمنة
ودية مسلمة الى اهله الا ان يصدقوا ـ فان كان من قوم عدو لكم ومن يقتل
مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه ۔

آیت ۔ ۲۰۹ (۱) ۔

(محقق) یہ قرآن کا خدا اور پیغمبر دونوں لڑائی باز تھے۔ جو جنگ کا حکم دیتا ہے وہ امن میں خلل انداز ہوتا ہے۔ کیا برائے نام خدا سے ڈرنے سے برائی ہو سکتی ہے؟ یا ادھرم کے جنگ وغیرہ کے کرنے کے ڈر سے؟ اگر پہلی بات درست ہے تو ڈرنا نہ ڈرنا برابر ہے اور اگر دوسری بات درست ہے تو ٹھیک ہے ۔ ۴۲ ۔

سورۃ النساء

(۵۵) یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اس کے کا، داخل کریگا اس کو بہشتوں میں چلتی ہیں نیچے اُن کے نہریں اُن میں وہ ہمیشہ رہیگا اور یہ ہے بڑی کامیابی یہی ہے ...... اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی اور گذر جاوے حدوں اس کی سے داخل کریگا اس کو آگ میں جس میں وہ ہمیشہ رہیگا ...... اور واسطے اس کے عذاب ہے ذلیل کرنے والا ۔ (منزل اوّل۔ سیپارا چہارم۔ سورۃ النساء آیت ۱۳-۱۴) ۔

(محقق) خدا نے خود ہی محمد صاحب کو اپنا شریک بنا لیا ہے اور خود قرآن ہی میں یہ بات لکھ دی ہے اور دیکھو خدا پیغمبر کے ساتھ کیسا پھنسا ہے کہ جس نے بہشت میں رسول کی شراکت کر لی ہے۔ کسی ایک بات میں بھی مسلمانوں کا خدا خود مختار نہیں تو لا شریک کہنا بے معنی ہے۔ ایسی ایسی باتیں خدا کی بنائی ہوئی کتاب میں نہیں ہو سکتیں ۔ ۵۵ ۔

(۵۶) اور ایک ذرہ کے برابر بھی اللہ ظلم نہیں کرتا اور جو نیکی ہو اس کو دوگنا کر دیتا ہے ...... (منزل اوّل۔ سیپارہ پنجم۔ سورۃ النساء۔ آیت ۴۰) ۔

(محقق) اگر ایک ذرہ بھر خدا بے انصافی نہیں کرتا تو نیکی کا ثواب دوگنا کیوں دیتا ہے؟ اور مسلمانوں کی طرفداری کیوں کرتا ہے؟ وہ تو اعمال کا دگنا یا پورا ثمرہ دینے

---

(۵۴) یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ۔ (۵۵) تلک حدود اللہ ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنٰت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا وذلک الفوز العظیم ۔ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین ۔ (۵۶) ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضٰعفہا ۔

اوّل۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۔ ۱۲۴) ۔

(تحقیق) اگر مسلمانوں کو تین ہزار فرشتوں کے ساتھ مدد دیتا تھا تو اب مسلمانوں کی بادشاہت بہت سی برباد ہو گئی اور ہو رہی ہے کیوں مدد نہیں دیتا؟ اس لئے یہ صرف جاہلوں کو لالچ دیکر پھنسانے کا ڈھکوسلا ہے ۔ ۵۱ ۔

(۵۱) اور مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے۔ بلکہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والا۔ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے یا مر جاؤ تم بیشک بخشش طرف اللہ کے ہے ۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۴۷ - ۱۵۰ - ۱۵۷) ۔

(تحقیق) دیکھئے مسلمانوں کی غلطی کہ جو اپنے مذہب کے نہیں اُن کے مارنے کے واسطے خدا سے دعا کرتے ہیں۔ کیا خدا صاحب طرفدار ہے؟ جو اُن کی بات مان لیگا؟ اگر مسلمانوں کا کارساز اللہ ہی ہے۔ تو پھر مسلمانوں کے کام برباد کیوں ہوتے ہیں؟ اور خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے۔ اگر خدا ایسا طرفدار ہے تو دیندار لوگوں کی عبادت کے لائق نہیں ہو سکتا ۔ ۵۲ ۔

(۵۲) اور نہیں ہے اللہ کہ خبردار کرے تم کو اوپر غیب کے۔ لیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے جس کو چاہے پس ایمان لاؤ اوپر اللہ کے اور اُس کے رسولوں کے (منزل اوّل۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۱۷۹) ۔

(تحقیق) جب مسلمان لوگ سوائے خدا کے کسی پر ایمان نہیں لاتے اور نہ کسی کو خدا کا شریک مانتے ہیں تو پیغمبر صاحب کو کیوں ایمان میں خدا کے ساتھ شریک کیا ہے؟ اللہ نے پیغمبر پر ایمان لانا لکھا ہے۔ اس لئے پیغمبر بھی شریک ہو گیا۔ پھر لاشریک کہنا ٹھیک نہ ہوا۔ اگر اس کا مطلب یہ سمجھا جائے کہ محمد صاحب کے پیغمبر ہونے پر ایمان لانا چاہیے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ محمد صاحب کی کیا ضرورت ہے؟ اگر خدا بلا پیغمبر کے اپنی قدرت کے مطابق کام نہیں کر سکتا۔ تو ضرور بے طاقت یا نا قدرت ہوا ۔ ۵۳ ۔

(۵۳) اے ایمان والو صبر کرو۔ باہم مضبوطی و استقلال رکھو اور لڑائی میں لگے رہو۔ اور اللہ سے ڈرو کہ تم چھٹکارا پاؤ ۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ چہارم۔ سورۃ آل عمران

(۵۰) الن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلثة آلاف من الملائكة (رکوع ۱۳) و
انصرنا على القوم الكافرين ۔ بل الله مولىكم وهو خير الناصرين ۔ ولئن قتلتم في
سبيل الله او متم لمغفرة من الله (رکوع) وما كان الله ليطلعكم على الغيب و
لكن الله يجتبي من رسله من يشاء فآمنوا بالله ورسله ۔

رکھنے کی تعلیم دینا خدا کے شایان نہیں۔ اس لئے یہ قرآن اور قرآن کا خدا اور مسلمان لوگ محض تعصب لئے علی سے بھرے ہیں۔ اور مسلمان لوگ تاریکی میں ہیں ۔ ذرا دیکھئے محمد صاحب کی بیان کہ اگر تم میری طرف ہوگے۔ تو خدا تمہاری طرف ہوگا۔ اگر تم تعصب کا گناہ کرو گے تو اس کی معافی بھی کریگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب کی نیت صاف نہیں تھی اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے اپنا مطلب بر آنے کے لئے قرآن بنایا ہے ۔ ۴۸ ۔

(۴۹) جس وقت کہا فرشتوں نے کہ اے مریم تجھ کو اللہ نے برگزیدہ کیا اور پاک کیا اوپر دنیا کی عورتوں کے (منزل اول سپارہ سوم سورۃ آل عمران آیت ۴۲)

(محقق) بھلا جب آج کل خدا کے فرشتے اور خدا کسی سے باتیں کرنے کو نہیں آتے تو پہلے کیونکر آتے ہوں گے؟ اگر کہو کہ پہلے کے آدمی پرہیزگار تھے آج کل کے نہیں تو یہ بات غلط ہے جب عیسائی اور مسلمانوں کا مذہب چلا تھا اس وقت ان ملکوں میں جنگلی اور بے علم آدمی زیادہ تھے۔ اسی واسطے ایسے خلاف از علم مذہب چل گئے۔ اب عالم (فاضل) زیادہ ہیں اس وجہ سے ایسا مذہب اب نہیں چل سکتا۔ بلکہ جو جو ایسے روڈی مذہب ہیں وہ معدوم ہوتے جاتے ہیں ان کے ترقی پانے کا تو ذکر ہی کیا ہے ۔ ۴۹ ۔

(۵۰) اس کو کہتا ہے کہ ہو۔ بس ہو جاتا ہے۔ اور مکر کیا کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بہت مکر کرنے والا ہے (منزل اول سپارہ سوم سورۃ آل عمران آیت ۴۷، ۵۴)

(محقق) جب مسلمان لوگ خدا کے سوا دوسری کوئی چیز نہیں مانتے تو خدا نے کس سے کہا؟ اور اس کے کہنے سے کون ہو گیا؟ اس بات کا جواب مسلمان لوگ سات جنم بھی نہیں دے سکیں گے کیونکہ علت کے بغیر معلول ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلا علت کے معلول کا ہونا ایسی بات ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ بلا اپنے والدین کے میرا جسم ہو گیا۔ جو دھوکا کھاتا ہے یا مکر و فریب کرتا ہے وہ خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (بلکہ) خدا تو درکنار کوئی شریف آدمی بھی ایسا کام نہیں کرتا ہے ۔ ۵۰ ۔

(۵۱) کیا یہ کفایت نہ کریگا تم کو کہ مدد کرے تمہاری اللہ ساتھ تین ہزار فرشتوں کے اتار کر (منزل

(۴۹) و اذ قالت الملٰئکۃ یٰمریم ان اللہ اصطفٰک و طھرک و اصطفٰک علیٰ نساء العٰلمین ۔ (۵۰) فانما یقول لہ کن فیکون ۔ و مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین ۔

والے کیوں نہیں بنایا؟ اس واسطے مسلمانوں کا خدا بھی بے انصاف اور بے سمجھ ہے ۔ ۱۳۸ ؁

(۱۴) تحقیق اللہ کی طرف سے دین اسلام ہے ۔ (منزل اوّل سیپارہ دوم سورۃ آلعمران آیت ۱۹)

(محقق) کیا اللہ مسلمانوں ہی کا ہے اوروں کا نہیں؟ کیا تیرہ سو برسوں سے پہلے خدا کا مذہب تھا ہی نہیں؟ اس سے واضح ہوا کہ یہ قرآن خدا کا بنایا تو نہیں بلکہ کسی متعصب کا بنایا ہوا ہے ۔

(۱۵) ہر ایک روح کو پورا دیا جاویگا جو کچھ اس نے کمایا اور وے نہ ظلم کئے جاویں گے۔ کہہ یا اللہ تو ہی ملک کا مالک ہے۔ جس کو چاہے دیتا ہے جس سے چاہے چھین لیتا ہے۔ جس کو چاہے عزت دیتا ہے جس کو چاہے ذلت دیتا ہے سب کچھ تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ ہر ایک چیز پر تو ہی قادر ہے۔ رات کو دن میں اور دن کو رات میں پیٹھا دیتا ہے۔ اور مردہ کو زندہ سے اور زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے۔ اور جس کو چاہے بے شمار رزق دیتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کو دوست نہ بناویں سوائے مسلمانوں کے جو کوئی یہ کرے ۔ پس وہ اللہ کی طرف سے نہیں۔ کہہ جو تم چاہتے ہو اللہ کو۔ تو پیروی کرو میری اللہ چاہیگا تم کو اور تمہارے گناہ معاف کریگا ۔ تحقیق غفور دیالو مہربان ہے۔ (منزل اوّل سیپارہ سوم سورۃ آلعمران آیت ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۶-۲۷-۲۸)

(محقق) جب ہر ایک روح کو اعمال کا پورا پورا ثمرہ دیا جاویگا۔ تو کسی کے گناہ معاف نہیں ہو سکینگے۔ اور اگر معاف ہونگے تو پورا ثمرہ نہیں دیا جاویگا۔ اور بے انصافی ہوگی اگر نیک اعمال کے بغیر نجات دیگا تو بھی بے انصافی ہو جاویگی۔ کیا زندہ سے مردہ اور مردہ سے زندہ کبھی ہو سکتا ہے؟ خدا کا انتظام اٹل اور لازوال ہے۔ کبھی اس میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ اب دیکھئے تعصب کی باتیں جو مومن (مسلم) نہیں ہیں ان کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ غیر مذہب کے لوگوں سے بھی دوستی نہ رکھنا اور بے مسلمانوں سے دوستی

(۱۴، ۱۵) ان الدین عند اللہ الاسلام ۔ ووفیت کل نفس ما کسبت وہم لا یظلمون قل اللہم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر ۔ تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۔

وہی خدا اور سچا و اعظم ہوسکتا ہے دوسرا نہیں ۴۴

(۴۵) پھر جس کو چاہیگا معاف کریگا۔ جس کو چاہیگا عذاب دیگا۔ کیونکہ وہ سب چیزوں پر قادر ہے۔ منزل اوّل۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۸۴

(محقق) کیا بخشش کے مستحق کو نہ بخشنا اور غیر مستحق کو بخشنا غیر منصف بادشاہ کا سا کام نہیں ہے؟ اگر خدا جس کو چاہتا ہے گنہگار یا دھرماتما بناتا ہے تو روح کو گناہ و ثواب کا نہ ہونا چاہیئے۔ جب خدا نے اس کو ویسا ہی کیا تو انسان کو تکلیف اور راحت بھی نہ ہونی چاہیئے جیسے سپہ سالار کے حکم سے کسی نوکر نے کسی کو مارا۔ تو اس کا ثمرہ حاصل کرنے والا وہ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی یہ بھی نہیں ۴۵

سورۃ العمران

(۴۶) کہہ دیں دوں ایسی سے بہتر خبر پرہیزگاروں کو کہ اللہ کے پاس باغ ہیں جن میں نہریں چلتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہنے والی پاک بیبیاں ہیں۔ اللہ کی خوشی ہے۔ اللہ دیکھتا ہے اپنے بندوں کو۔ منزل اوّل۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ العمران۔ آیت ۱۴-۱۵

(محقق) بھلا یہ بہشت ہے یا طوائف کا خانہ؟ اس کو خدا کہیں یا عورتوں کا دلدادہ؟ کیا کوئی بھی عقلمند ایسی باتیں جس میں ہوں اس کو خدا کی بنائی ہوئی کتاب مان سکتا ہے؟ خدا طرفداری کیوں کرتا ہے؟ جو بیبیاں بہشت میں ہمیشہ سے رہتی ہیں کیا وہ یہاں سے پیدا ہو کر وہاں گئی ہیں یا وہیں پیدا ہوئی ہیں؟ اگر یہاں سے پیدا ہو کر وہاں گئی ہیں اور قیامت کی رات سے پہلے ہی وہاں بیبیوں کو بلا لیا۔ تو ان کے خاوندوں کو کیوں نہ بلایا؟ اور قیامت کی رات میں سب کا انصاف ہوگا۔ اس عہد کو کیوں توڑا؟ اگر وہیں پیدا ہوئی ہیں تو قیامت تک وہ کیونکر گذارہ کرتی ہیں؟ اگر ان کے واسطے آدمی بھی ہیں یہاں سے بہشت میں جانے والے مسلمانوں کو خدا بیبیاں کہاں سے دیگا؟ اور جیسے بیبیاں بہشت میں ہمیشہ رہنے والی بنائیں ویسے مردوں کو ان میں ہمیشہ سے

---

(۴۵) فیغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء واللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ (۴۶) قل أؤنبئکم بخیر من ذٰلکم للذین اتقوا عند ربہم جنٰت تجری من تحتہا الانہٰر خٰلدین فیہا و ازواج مطہرۃ و رضوان من اللہ واللہ بصیر بالعباد۔

(محقق) جو آسمان زمین پر چیزیں ہیں وہ سب انسانوں کے واسطے خدا نے پیدا کی ہیں۔ اپنے واسطے نہیں کیونکہ اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ جب اُس کی کرسی ہے تو وہ محدود المکان ہوا۔ جو محدود المکان ہے وہ خدا نہیں کہا جاتا کیونکہ خدا تو ویاپک یعنی ہمہ جا موجود بذاتہٖ ہی ہے ۔ ۲۱ ۔

(۲۲) اللہ آفتاب کو مشرق سے لاتا ہے۔ پس تو مغرب سے لے آ۔ تب وہ کافر حیران رہ گیا۔ تحقیق اللہ گنہگاروں کو راہ نہیں دکھلاتا ۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۵۸[1])

(محقق) دیکھئے یہ لاعلمی کی بات ہے۔ آفتاب نہ مشرق سے مغرب اور نہ مغرب سے مشرق کبھی آتا جاتا ہے۔ وہ اپنی کور میں گردش کرتا رہتا ہے۔ اس سے تحقیق جانا جاتا ہے کہ قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ بھی نہیں آتا تھا۔ اگر گنہگاروں کو راہ نہیں بتلاتا تو بغیر گنہگاروں کے لئے بھی مسلمانوں کے خدا کی ضرورت نہیں کیونکہ دھرماتما تو دھرم کی راہ میں ہوتے ہی ہیں۔ جو گمراہ ہیں اُن کو راستہ بتانا چاہئے۔ اس لئے اس فرض کا ادا نہ کرنا قرآن کے مصنف کی بڑی غلطی ہے ۔ ۲۲ ۔

(۲۳) کہا پرندوں میں سے چار پرندے لے پھر اُن کو اپنے ساتھ ہلا تاکہ پہچان ہو جائے۔ پھر ہر پہاڑ پر اُن میں سے ایک ایک ٹکڑا رکھ دے۔ پھر اُن کو بلا وہ تیرے پاس چلے آویں گے ۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۶۰[2]) ۔

(محقق) واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل کر رہا ہے۔ کیا ایسی ہی باتوں سے خدا کی خدائی ظاہر ہوتی ہے؟ عقلمند لوگ ایسے خدا کو خیرباد کہہ کر کنارہ کشی کریں گے۔ اور جاہل لوگ پھنسیں گے۔ اس سے بھلائی کے عوض بُرائی اس کے پلے پڑے گی ۔ ۲۳ ۔

(۲۴) جس کو چاہے حکمت دیتا ہے ۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۶۹[3]) ۔

(محقق) اگر جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے۔ تو جس کو نہیں چاہتا اُس کو حکمت نہیں دیتا ہوگا۔ یہ بات خدا کی نہیں بلکہ جو طرفداری چھوڑ کر سب کو حکمت کی ہدایت کرتے

---

[1] فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بھا من المغرب فبھت الذی کفر واللہ لا یھدی القوم الظالمین ۔
[2] قال فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیک ثم اجعل علی کل جبل منھن جزءا ثم ادعھن یاتینک سعیا ۔
[3] یوتی الحکمۃ من یشاء ۔

(محقق) اَیّامِ حیض میں مجامعت نہ کرنے کا حکم تو اچھا ہے۔ لیکن عورتوں کو کھیت سے مشابہت دینا اور یہ کہنا کہ جس طرح چاہو اُن کے پاس جاؤ انسان کی شہوت بھڑکانے کا موجب ہے۔ اگر خدا لغو قسم پر نہیں پکڑتا۔ تو سب جھوٹ بولینگے۔ قسم توڑینگے اِس سے خدا جھوٹ کا اجرا کرنے والا ہو جاویگا + ۲۸ +

(۲۹) کون ہے وہ جو قرض دے اللہ کو۔ اچھا پس دوگنا کرے اُس کو واسطے اُس کے[ل]
(منزل اوّل۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۴۵) +

(محقق) بھلا خدا کو قرض[ل] لینے سے کیا ؟ کیا جس نے ساری خلقت کو بنایا وہ انسان سے قرض لیتا ہے ؟ ہرگز نہیں ایسا تو بے سمجھے کہا جا سکتا ہے + کیا اُس کا خزانہ خالی ہو گیا تھا ؟ کیا اُس کو ہنڈوی پرچہ سوداگری وغیرہ میں مصروف ہونے سے خسارہ پڑ گیا تھا جو قرض لینے لگا ؟ اور ایک کا دو دو دینا قبول کرتا ہے۔ کیا یہ ساہوکاروں کا کام ہے ؟ ایسا کام تو دوالیوں یا فضول خرچوں اور کم آمدنی والوں کو کرنا پڑتا ہے خدا کو نہیں + ۲۹ +

(۳۰) اُن میں سے کوئی ایمان لایا اور کوئی کافر ہوا جو خدا چاہتا نہ لڑتے جو چاہتا ہے اللہ کرتا ہے۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ سوم سورۃ البقر۔ آیت ۲۵۳[ل]) +

(محقق) کیا جتنی لڑائیاں ہوتی ہیں وہ خدا ہی کی مرضی سے ہوتی ہیں۔ کیا وہ ادھرم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے ؟ اگر ایسی بات ہے تو وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ نیک آدمیوں کا یہ کام نہیں کہ صلح توڑ کر لڑائی کرا دیں۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قرآن نہ خدا کا بنایا اور نہ کسی دیندار عالم کا بنایا ہُوا ہے + ۳۰ +

(۳۱) جو کچھ آسمان اور زمین پر ہے سب اُسی کے لئے ہے گنجائش ہے اُس کی کرسی نے آسمان اور زمین کو سما لیا ہے۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ سوم۔ سورۃ البقر۔ آیت ۲۵۵[ل]) +

[ل] مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ ۔

[ل] اس آیت کی تفسیر میں تفسیرِ حسینی میں لکھا ہے کہ ایک شخص محمد صاحب کے پاس آیا اور پوچھا کہ اے رسول اللہ خدا قرض کیوں مانگتا ہے ؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ تم کو بہشت میں لے جانے کے واسطے۔ اس نے کہا کہ آپ ضمانت دیں تو میں دوں۔ محمد صاحب نے اس کو ضمانت دی۔ خرب ! خدا کا اعتبار نہ ہُوا اس کے پیغمبر کا ہُوا +

[ل] فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۔

[ل] لفظ چاہیے تھا۔ اصل میں غلط تھا اس سے وہ تصحیح کر دیا ؟ +

[ل] لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۔ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۔

اور مذہب کی خاطر لڑتے لڑتے اپنی سلطنت وغیرہ کھو کر برباد ہو گئے + ان کا مذہب غیر مذہب والوں سے سخت ظلم کرنا سکھاتا ہے۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ کیا چوری کا عوض چوری ہی ہے جتنا نقصان ہمارا چور وغیرہ چوری سے کریں۔ کیا ہم بھی ان کا چوری سے کریں یہ بالکل بے انصافی کی بات ہے۔ اگر کوئی جاہل ہم کو گالیاں دے۔ تو ہم بھی اس کو گالیاں دیں؟ یہ بات خدا کی طرف سے مقدس عالم کی اللہ خدا کی کتاب کی ہو سکتی ہے یہ تو صرف خود غرض لا علم آدمی کی ہے ۳۵ +

(۳۶) اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہے فساد کو۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۲۰۵ ۲۰۸ +)

محقق) اگر خدا فساد نہیں چاہتا تو کیوں آپ ہی مسلمانوں کو فساد کرنے پر آمادہ کرتا ہے؟ اور صرف مسلمانوں سے دوستی کیوں کرتا ہے؟ اگر مسلمانوں کے مذہب میں داخل ہونے سے خدا راضی ہوتا ہے تو وہ مسلمانوں ہی کا طرفدار ہے سب دنیا کا خدا نہیں اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نہ قرآن خدا کا بنایا نہ اس میں کہا ہوا رحیم خدا ہو سکتا ہے + ۳۶ +

(۳۷) اور اللہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بے شمار (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۲۱۲ +)

محقق) کیا بلا گناہ اور ثواب کے خدا ایسے ہی رزق دیتا ہے؟ تو پھر برائی بھلائی کا کرنا یکساں ہے کیونکہ رنج و راحت کا حاصل ہونا اس کی مرضی پر ہے۔ اس لئے دھرم سے منحرف ہو کر مسلمان لوگ نیک نیتی کا سودا لیتے ہیں + اور کئی اس قرآن کے فرمودہ پر اعتقاد نہ رکھ کر دھرم کا بھی بجا لاتے ہیں + ۳۷ +

(۳۸) اور سوال کرتے ہیں تجھ سے حیض کی بابت جواب دے کہ وہ ناپاکی ہے پس کنارہ کرو عورتوں سے بیچ حیض کے اور مت نزدیک جاؤ اُن کے یہاں تک کہ پاک ہوں پس جب نہا لیں پس جاؤ اُن کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو۔ تمہاری بیبیاں تمہاری کھیتیاں ہیں + پس جاؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔ تم کو اللہ لغو قسم میں نہیں پکڑتا (منزل اول سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۲۲۲ + ۲۲۳ + ۲۲۵ +)

۳۶ والله لا يحب الفساد - يا ايها الذين آمنوا ادخلوا في السلم كافة - ۳۷ والله يرزق من يشاء بغير حساب - ۳۸ ويسئلونك عن المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء في المحيض ولا تقربوهن حتى يطهرن فاذا تطهرن فأتوهن من حيث امركم الله - نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم لا يؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم +

جب ہم (اللہ) نے ان سے کہا تھا کہ بس ان سے خوار و ذلیل بندر ہو جاؤ پس ہم نے عذاب کے لئے لکھ دیا
پہلی نیکی ادا کرو - کہا تو یہ ہی بیان کرتا ہے کہ ہر جو جانور کے تھا رستے ہو ۔ بیٹھنے والوں کے لئے
بہت سخت سزا تھا - یا راستہ سے دور نکلے ہو ۔ منزل اول - سیپارہ دوم - سورۃ
البقرہ - آیت ۶۳ تا ۶۵ ۔

محقق : یہ تحقیق ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں کا مذہب جاری ہوا تب یا اس سے پہلے کسی نے کسی پیغمبر سے پوچھا ہوگا کہ چاند کا بدلنا کیوں ہوتا ہے ایک مہینہ کا کیوں ہوتا ہے۔ تم کا طریق بیان کرو - تمام مشرکانہ طریق یہ ہے کہ چاند لوگوں کے وقتوں اور حج کے واسطے ہے ان باتوں کو گھٹانا بڑھنا ہے ... اس کو بیان کر دیا ۔ کہا ہو کہ چاند کو دیکھ کر کھانا پینا چاہیئے اس واسطے رمضان کی برکت کو مسلمانوں نے اس قسم کا بنایا لیکن برکت ہی بات ہے ایک بات ہے ان کے خلاف بڑھ کر ... سات کی جماعت بھی ... رات میں جتنی دفعہ چاہو کھاؤ ۔ لیکن یہ روزہ کیا ہوا؟ دن کو نہ کھانا رات کو کھانا یہ بات قانون قدرت کے خلاف ہے کہ دن میں نہ کھانا اور رات کو کھانا ۔ ۲۳ ۔

۳۵ ۔ اور لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں ۔ مار ڈالو تم ان کو جہاں پاؤ ۔ قتل سے کفر برا ہے یہاں تک کہ ان سے لڑو کہ کفر نہ رہے اور ہو جاوے دین اللہ کا ۔ جو تم پر زیادتی کرے تو اتنی ہی زیادتی تم ان کے ساتھ کرو ۔ منزل اول - سیپارہ دوم - سورۃ البقرہ آیت ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹۴ ۔

محقق : اگر قرآن میں ایسی باتیں نہ ہوتیں تو مسلمان لوگ اتنا بڑا ظلم جو غیر مذہب والوں پر کیا ہے نہ کرتے ۔ بلا قصور کسی کو مارنا سخت گناہ ہے ۔ ان کے نزدیک مذہب اسلام کا قبول نہ کرنا کفر ہے اور کفر سے قتل کو مسلمان لوگ اچھا سمجھتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ جو ہمارے دین کو نہ مانے گا اس کو ہم قتل کریں گے ۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں ۔

ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین ۔ فجعلناھا نکالا لما بین یدیھا وما خلفھا وموعظۃ للمتقین ۔ یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج ... وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ... واقتلوھم حیث ثقفتموھم ... والفتنۃ اشد من القتل ۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ ... فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم ۔

(محقق) کیا تمہارا خدا بدوں کو عذاب دینے والا اور نیکوں پر رحم کرنے والا ہے یا مسلمانوں پر رحم کرنے والا اور دوسروں کو عذاب دینے والا ہے؟ جو مؤخر الذکر صورت ہیں وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا طرفدار نہیں ہے تو جو آدمی جس جگہ دھرم کریگا اس پر خدا رحم ہو، اور جو ادھرم کریگا اس کو سزا دیگا۔ ایسی حالت میں محمد صاحب اور قرآن کو شفیع ماننا ضروری نہ رہا۔ اور جب سب کو گمراہ کرنے والا ہر ایک انسان کا دشمن شیطان ہے تو اس کو خدا نے پیدا ہی کیوں کیا؟ کیا وہ آیندہ کی بات نہیں جانتا تھا؟ اگر کہو کہ جانتا تھا لیکن آزمائش کے لئے بنایا تو بھی درست نہیں کیونکہ آزمائش کرنا کم عقل کا کام ہے۔ ہمہ دان خدا سب روحوں کے اچھے برے اعمال کو ہمیشہ ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اور اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے تو شیطان کو کس نے بہکایا؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکا ہے تو اور بھی خود بخود بہک سکتے ہیں۔ درمیان میں شیطان کا کیا کام ہے؟ اور اگر خدا ہی نے شیطان کو بہکایا تو خدا شیطان کا بھی شیطان ٹھہریگا۔ ایسی بات خدا کی نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی کو بہکاتا ہے وہ بدصحبت اور لاعلمی کے باعث گمراہ ہوتا ہے ۔۳۳۔

(۳۴) تم پر مردار اور لہو اور گوشت سور کا حرام ہے اور سوا اللہ کے جس پر کچھ پکارا جاوے۔ منزل اول۔ سیپارہ دوم۔ سورۃ البقرہ۔ آیت ۱۶۵ ۔

(محقق) یہاں پر سوچنا چاہیے کہ کوئی جانور خواہ خود بخود مرا ہو یا کسی کے مارنے سے دونوں حالتوں میں مردار ہے۔ ہاں ان میں کچھ فرق بھی ہے تو بھی موت میں کچھ فرق نہیں۔ اور جب صرف سور ہی حرام ہے تو کیا انسان کا گوشت کھانا روا ہے؟ کیا یہ بات اچھی ہو سکتی ہے کہ خدا کے نام پر دشمن وغیرہ کو عذاب دیکر اس کی جان لی جاوے؟ اس سے تو خدا کے نام پر دھبہ لگتا ہے۔ ہاں خدا نے جنم سے پہلے بھی زندگی دی تب کیوں مسلمانوں کے لئے خدا نے جانداروں کو عذاب کیوں دیا؟ کیا ان پر رحم نہیں کرتا؟ اپنی اولاد کی مانند نہیں جانتا؟ جس جاندار سے زیادہ فائدے پہنچیں مثلاً گائے وغیرہ ان کے مارنے کی ممانعت نہ لکھنے سے خدا ان کو نقصان پہنچانے والا ثابت ہوتا ہے اور خود بہ ایسے گناہ کے گناہ سے خدا بدنام بھی ہو جاتا ہے۔ ایسی باتیں خدا اور خدا کی کتاب کی ہرگز نہیں ہو سکتیں ۔۳۴۔

(۳۵) روزہ کی رات تمہارے واسطے حلال کی گئی کہ رغبت کرنا اپنی بیویوں سے وہ تمہارے واسطے پردہ ہیں اور تم ان کے لئے پردہ ہو۔ اللہ نے جانا کہ تم خیانت کرتے

۳۴۔ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ ۔

اور اُن کے لئے وید میں نہیں ہے۔ پھر وہ بُت پرست کیوں نہیں؟ اور ہم کیوں ہیں؟ کیونکہ ہم کو تو خدا کا حکم بجا لانا ضروری ہے ۔

محقق) جیسے تمہارے لئے قرآن میں حکم ہے ویسے ہی اُن کے لئے پُرانوں میں حکم ہے۔ جیسے تم قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہو ویسے پُرانی بھی پُرانوں کو خدا کے اوتار ویاس جی کا کلام سمجھتے ہیں۔ بُت پرستی کے لحاظ سے تم میں اور پورانکوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ تم جیسے بڑے بُت پرست ہو اور وہ چھوٹے بُت پرست ہیں۔ تمہاری تو اس آدمی کی سی حالت ہے جو اپنے گھر سے گھسی ہوئی بلی کو نکالنے لگے اور اس کے گھر میں اونٹ گھس جائے۔ ویسے ہی محمد صاحب نے چھوٹے بُت کو مسلمانوں کے مذہب سے نکالا لیکن بڑا بُت جو پہاڑ کی مانند مکہ کی مسجد ہے وہ تمام مسلمانوں کے مذہب میں داخل کر دیا گیا۔ یہ چھوٹی بُت پرستی ہے؟ ہاں جیسے ہم لوگ ویدک (وید کے ماننے اور اس پر عمل کرنے والے) ہیں ویسے ہی تم لوگ بھی ویدک ہو جاؤ تو بُت پرستی وغیرہ برائیوں سے بچ سکو گے ورنہ نہیں۔ جب تک اپنی بڑی بُت پرستی کو دور نہ کرو تب تک تمہیں دوسرے چھوٹے بُت پرستوں کی تردید کرنے سے شرمسار ہو کر علیحدہ رہنا چاہئے اور اپنے کو بُت پرستی سے پاک رکھ کر پاک کرنا چاہئے ۔ ۱۳

(۱۴) جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اُن کے لئے یہ مت کہو کہ یہ مُردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں۔ منزل اوّل سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت ۱۵۴ [1]

محقق) بھلا خدا کی راہ میں مرنے مارنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ کیوں نہیں کہتے ہو کہ یہ بات اپنا مطلب پورا کرنے کے لئے ہے۔ یہ لالچ دیں گے تو لوگ خوب لڑیں گے۔ اپنی فتح ہوگی۔ مارنے سے نہ ڈریں گے۔ لوٹ مار کرنے سے عیش و عشرت حاصل ہوگی۔ بعد ازاں گلچھرے اُڑائیں گے۔ اپنی مطلب براری کے لئے اس [illegible] گھڑی ہے ۔ ۱۴

(۱۵) اور یہ کہ اللہ سخت تکلیف دینے والا ہے۔ شیطان کے پیچھے مت چلو تحقیق وہ واقعی تمہارا دشمن ہے۔ اس کے سوا نہیں کہ برائی اور بے شرمی کی اجازت دے اور یہ کہ تم کہو اللہ پر جو نہیں جانتے۔ منزل اوّل سیپارہ دوم سورۃ البقر آیت [illegible] [2]

---

[1] وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ ... وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ

[2] وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

ابراہیم کی جگہ کو پکڑو (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۵) [ل] ۔

(محقق) کیا کعبے کے پہلے مقدس جگہ خدا نے کوئی بھی نہیں بنائی تھی؟ اگر بنائی تو کعبہ کے بنانے کی کچھ بھی ضرورت نہ تھی اگر نہیں بنائی تھی تو بیچارے پہلے پیدا ہوئے لوگوں کو مقدس جگہ سے محروم ہی رکھا تھا۔ پہلے خدا کو مقدس جگہ بنانے کی یاد نہ رہی ہوگی ۲۸ ۔

(۲۹) وہ کون آدمی ہیں کہ جو ابراہیم کے دین سے پھر جاویں۔ مگر وہ جس نے اپنی جان کو جاہل بنایا اور تحقیق ہم نے دنیا میں اس کو پسند کیا۔ اور حقیقت میں آخرت میں وہ ہی نیک ہے (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقرۃ آیت ۱۳۱) [ب] ۔

(محقق) یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو ابراہیم کے دین کو نہیں مانتے وہ سب جاہل ہیں؟ ابراہیم کو ہی خدا نے پسند کیا۔ اس کا کیا سبب ہے؟ اگر دین دار ہونے کے سبب سے کیا تو دیندار اور بھی بہت سے ہو سکتے ہیں؟ اگر بلا دیندار ہونے کے پسند کیا تو بے انصافی ہوئی۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے کہ جو دھرماتما ہے وہی خدا کو عزیز ہوتا ہے ادھرمی نہیں ۲۹ ۔

(۳۰) تحقیق ہم تیرے منہ کو آسمان کی طرف پھرتا دیکھتے ہیں ضرور ہم تجھے اُس قبلے کی طرف پھیریں گے کہ پسند کرے تو جس کو۔ پس اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف پھیر۔ جہاں کہیں تم ہو اپنا منہ اُس کی طرف پھیر لو (منزل اوّل سیپارہ دوم سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۴) [ج] ۔

(محقق) کیا یہ چھوٹی بت پرستی ہے؟ نہیں نہیں بڑی ہے ۔

(مسلمان) ہم مسلمان لوگ بت پرست نہیں ہیں بلکہ بت شکن ہیں (بتوں کو توڑنے والے ہیں) کیونکہ ہم قبلہ کو خدا نہیں سمجھتے ۔

(محقق) جن کو تم بت پرست سمجھتے ہو وہ بھی اُن بتوں کو خدا نہیں سمجھتے۔ بلکہ اُن کے سامنے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اگر تم بت شکن ہو تو تم نے بڑے بت یعنی اُس مسجد قبلہ کو کیوں نہ توڑا؟

(مسلمان) واہ صاحب! ہمارے لئے قبلہ کی طرف منہ پھیرنے کا قرآن میں حکم ہے

(ل) وإذ جعلنا البيت مثابة للناس وأمنا واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى ۔

(ب) ہندی ستیارتھ پرکاش میں الفاظ یہ ہیں "نشچے آخرت میں وہی نیک ہے" اردو ترجمہ میں یہ الفاظ غلط چھپ گئے تھے کہ "وہ بھی نیک ہیں" اب درست ترجمہ لکھ دیا گیا ہے ۔

(گ) ومن يرغب عن ملة إبراهيم إلا من سفه نفسه ولقد اصطفيناه في الدنيا وإنه في الآخرة لمن الصالحين ۔ (ج) قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره ۔

نہیں سکتا کیونکہ ایک منہ ایک طرف رہیگا۔ سب طرف کیونکر رہ سکیگا۔ اس واسطے یہ بات ٹھیک نہیں + ۲۶ +

(۲۷) جو آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ جب وہ کچھ کرنا چاہتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس کو کرنا پڑتا ہے بلکہ (اُسے) کہتا ہے کہ ہو جا پس ہو جاتا ہے + منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقر۔ آیت ۱۱۷ +

(محقق) بھلا جب خدا نے حکم دیا کہ ہو جا تو یہ حکم کس نے سُنا؟ اور کس کو سُنایا گیا؟ اور کون بن گیا کس علت مادی سے بنایا گیا؟ جب یہ لکھتے ہیں کہ آفرینش کے پہلے سوائے خدا کے کوئی بھی دوسری چیز نہ تھی تو یہ دنیا کہاں سے ہوئی۔ علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو اتنا بڑا جہان علت کے بغیر کہاں سے ہو گیا؟ یہ بات صرف لڑکپن کی ہے +

(پورب پکشی یعنی مسلمان) نہیں نہیں خدا کی مرضی سے۔

(محقق یا اُتر پکشی) کیا تمہاری مرضی سے مکھی کی ایک ٹانگ بھی بن سکتی ہے؟ جو کہتے ہو کہ خدا کی مرضی سے یہ سارا جہان بن گیا +

(مسلمان) خدا قادر مطلق ہے اس لئے جو چاہے کر لیتا ہے +

(محقق) قادر مطلق کے کیا معنی ہیں؟

(مسلمان) جو چاہے سو کر سکے +

(محقق) کیا خدا دوسرا خدا بھی بنا سکتا ہے۔ (یا) خود آپ مر سکتا ہے؟ جاہل بیمار اور لاعلم بھی بن سکتا ہے؟

(مسلمان) ایسا کبھی نہیں بن سکتا؟

(محقق) اس لئے خدا اپنے اور دوسروں کے وصف۔ عمل۔ فطرت کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جیسے دنیا میں کسی چیز کے بننے بنانے میں تین اشیاء پہلے موجود ہوتی ہیں۔ ایک فاعل جیسے کمہار۔ دوسرا بننے والی شے گھڑا (مٹی) اور تیسرا اُس کا ذریعہ جس سے گھڑا بنایا جاتا ہے۔ جس طرح کمہار مٹی اور آلے کے ذریعہ گھڑا بناتا ہے۔ اور بننے والے گھڑے کے پہلے کمہار۔ مٹی اور آلات موجود ہوتے ہیں۔ ویسے ہی دنیا کے بننے سے پہلے جہان کی علت مادی یعنی پرکرتی تھی اور ان سب کے اوصاف افعال و فطرت ازلی ہیں۔ اس لئے یہ قرآن کی بات بالکل ناممکن ہے + ۲۷ +

(۲۸) جب ہم نے لوگوں کے لئے کعبہ کو جائے ثواب امن دینے والی بنائی تم نماز کے واسطے

---

(۲۷) بدیع السمٰوٰت والارض و اذا قضیٰ امرا فانما یقول لہ کن فیکون +

(۲۳) جب موسےٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی مانگا ہم نے کہا کہ اپنا عصا پتھر پر مار۔ اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے۔ (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقرۃ آیت ۶۰)۔

(محقق) دیکھئے ان ناممکن باتوں کے برابر دوسرا کوئی شخص کیا کہیگا؟ ایک پتھر پر عصا مارنے سے بارہ چشموں کا نکلنا بالکل ناممکن ہے۔ ہاں اس پتھر کو اندر سے پولا کر کے اس میں پانی بھرنے اور بارہ سوراخ کرنے سے ایسا ہونا ممکن ہے اور کسی طرح نہیں۔ ۲۳۔

(۲۴) اور اللہ خاص کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ساتھ رحم اپنے کے۔ (منزل اوّل سیپارہ اوّل۔ سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۵)۔

(محقق) کیا جو مخصوص اور رحم کئے جانے کے لائق نہیں اُن کو بھی (خدا) مخصوص کرتا اور اُن پر رحم کرتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو خدا بڑا گڑبڑ مچانے والا ہے۔ پھر اچھا کام کون کریگا؟ اور بُرے کام کو کون چھوڑیگا؟ کیونکہ ایسی صورت میں خدا کی رضامندی پر انسان بھروسہ کرینگے اور اعمال کے نتیجہ پر نہیں۔ اس گڑبڑی کی وجہ سے تو سب نیک اعمال کرنے سے دست بردار ہو جائینگے۔ ۲۴۔

(۲۵) ایسا نہ ہو کہ کافر لوگ حسد کر کے تم کو ایمان سے منحرف کر دیویں کیونکہ اُن میں سے ایمان والوں کے بہت سے دوست ہیں۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۹)۔

(محقق) اب دیکھئے خدا ہی اُن کو یاد دلاتا ہے کہ تمہارے ایمان کو کافر لوگ ڈگا دیں گے کیا خدا ہمہ دان نہیں ہے؟ ایسی باتیں خدا کی نہیں ہو سکتی ہیں۔ ۲۵۔

(۲۶) تم جدھر منہ کرو اُدھر ہی منہ اللہ کا ہے۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل سورۃ البقرۃ آیت ۱۱۵)۔

(محقق) اگر یہ بات سچی ہے تو مسلمان (قبلہ) کی طرف منہ کیوں کرتے ہیں؟ اگر کہیں کہ ہم کو قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہے تو یہ بھی حکم ہے کہ چاہے جس طرف کو منہ کرو۔ کیا ایک بات سچی اور دوسری جھوٹی ہوگی؟ اور اگر اللہ کا منہ ہے تو وہ سب طرف ہو ہی

---

(۲۳) واذ استسقی موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا۔ (۲۴) واللہ یختص برحمتہ من یشاء۔

(۲۵) شاہ عبدالحق وغیرہ مفسرین نے اس آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ دل چاہتا ہے بہت کتاب والوں کا۔

(۲۵) ودّ کثیر من اھل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسدا من عند انفسھم من بعد ما تبین لھم الحق (۲۶) فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ کسی طرح تم کو پھر (مسلمان ہونے کے) کافر کر دیں۔ حسد کر کے اپنے اندر سے بعد اس کے کہ کھل چکا اُن پر حق۔

کے علم اور معجزے کی باتیں سب فضول ہیں۔ اور سادہ لوح آدمیوں کے بہکانے کے واسطے گھڑی گئیں ہیں۔ کیونکہ قانون قدرت اور علم کے برخلاف تمام باتیں جھوٹی ہی ہوا کرتی ہیں۔ اگر اس وقت معجزے ہوتے تھے" تو اب کیوں نہیں ہوتے؟ چونکہ اس وقت نہیں ہوتے اُس وقت بھی نہیں ہوتے تھے اس میں کچھ بھی شک نہیں ۔ ۱۹ ۔

(۲۰) اور اس سے پہلے کافروں پر فتح چاہتے تھے جو کچھ پہچانا تھا جب اُن کے پاس وہ آیا جھٹ کافر ہو گئے۔ کافروں پر لعنت ہے اللہ کی (منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل۔ سورۃ البقر۔ آیت ۔ ۸۹) ۔

(محقق) جس طرح تم غیر مذہب والوں کو کافر کہتے ہو اُسی طرح کیا وے تم کو کافر نہیں کہتے؟ اور وہ اپنے مذہب کے خدا کی طرف سے (تمہیں) لعنت دیتے ہیں پھر کہو کون سچا اور کون جھوٹا ہے؟ جب غور سے دیکھتے ہیں تو سب مذہب والوں میں جھوٹ پایا جاتا ہے اور جو سچ ہے وہ سب میں یکساں ہے۔ یہ سب جھگڑے جہالت کے ہیں ۔ ۲۰ ۔

(۲۱) خوشخبری ایمانداروں کو۔ اللہ۔ فرشتوں۔ پیغمبروں۔ جبرائیل اور میکائیل کا جو دشمن ہے۔ اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے ۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل۔ سورۃ البقر۔ آیت ۔ ۹۷، ۹۸) ۔

(محقق) جب مسلمان کہتے ہیں کہ خدا لاشریک ہے پھر یہ فوج کی فوج شریک کہاں سے کر دی؟ کیا جو اوروں کا دشمن ہے وہ خدا کا بھی دشمن ہے؟ اگر ایسا ہے تو ٹھیک نہیں کیونکہ خدا کسی کا دشمن نہیں ہو سکتا ۔ ۲۱ ۔

(۲۲) اور کہو کہ معافی مانگتے ہیں ہم معاف کریں گے تمہارے گناہ اور زیادہ دیں گے نیکی کرنے والوں کو (منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل۔ سورۃ البقر۔ آیت ۵۸) ۔

(محقق) بھلا یہ خدا کی ہدایت سب کو گنہگار بنانے والی ہے یا نہیں؟ کیونکہ جب گناہ معاف ہونے کا سہارا آدمیوں کو ملتا ہے تب گناہوں سے کوئی بھی نہیں ڈریگا ۔ اس واسطے ایسا کہنے والا خدا اور یہ خدا کی بنائی ہوئی کتاب نہیں ہو سکتی ۔ وہ عادل ہے بے انصافی کبھی نہیں کرتا۔ اور گناہ معاف کرنے سے تو بے انصاف ہو جاتا ہے کیونکہ جیسا قصور ہو ویسی سزا دینے سے ہی عادل ہو سکتا ہے ۔ ۲۲ ۔

---

(۲۰) وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔ (۲۱) وبشری للمؤمنین۔ من کان عدوا للہ وملائکتہ ورسلہ وجبرائیل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین۔ (۲۲) وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم وسنزید المحسنین ۔

ہم مذہبیوں کو گھر سے نہ نکالنا۔ اور دوسرے مذہب والوں کا خون بہانا اور گھر سے انہیں نکال دینا بھلا کون سی اچھی بات ہے؟ یہ تو بے علمی اور طرفداری سے بھری ہوئی فضول بات ہے کیا خدا پہلے ہی سے نہیں جانتا تھا کہ یہ اقرار کے خلاف کرینگے؟ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا خدا بھی عیسائیوں کے خدا کی بہت صفات رکھتا ہے۔ اور یہ قرآن مجید کتاب کا محتاج ہے۔ کیونکہ اس کی تھوڑی سی باتوں کو چھوڑ کر باقی سب باتیں بائبل کی لکھی ہیں۔ ۱۷۔

(۱۸) یہ وہ لوگ ہیں کہ مول لیا دنیا کی زندگی کو بدلے آخرت کے پس نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب اور نہ وہ مدد دئے جاوینگے۔ (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقرہ آیت ۸۶)۔

(محقق) بھلا ایسی نفرت و حسد کی باتیں کبھی خدا کی طرف سے ہو سکتی ہیں؟ جن لوگوں کے گناہ ہلکے کئے جاوینگے یا جن کو مدد دی جاویگی وہ کون ہیں؟ اگر وہ گنہگار ہیں اور گناہوں کے بلا سزا دئے ہلکے کئے جاوینگے تو بے انصافی ہوگی جو سزا دے کر ہلکے کئے جاویں تو جن کا بیان اس آیت میں ہے۔ یہ بھی سزا پا کے ہلکے ہو سکتے ہیں۔ اور سزا دے کر بھی ہلکے نہ کئے جاوینگے تو بھی بے انصافی ہوگی اگر گناہوں سے ہلکے کئے جانے والوں سے مطلب پرہیزگاروں سے ہے تو ان کے گناہ تو آپ ہی ہلکے ہیں خدا کیا کریگا؟ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تحریر کسی عالم کی نہیں اور واقعی دھرماتماؤں کو سکھ اور ادھرمیوں کو دکھ ان کے اعمالوں کے مطابق ہمیشہ دینا چاہئے۔ ۱۸۔

(۱۹) اور بالتحقیق دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پیچھے ہم پیغمبروں کو لائے اور دئے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کو معجزے ظاہر اور قوت دی ہم نے اس کو ساتھ روح پاک کے پھر بھلا جب آیا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ نہیں چاہتے جی تمہارے تکبر کیا تم نے پس ایک فرقے کو جھٹلایا تم نے اور ایک فرقے کو مار ڈالتے (منزل اول سیپارہ اول سورۃ البقرہ آیت

(محقق) جب قرآن میں شہادت ہے کہ موسیٰ کو کتاب دی تو اس کا ماننا مسلمانوں کے لئے لازم آیا۔ اور جو جو اس کتاب میں نقص ہیں وہ بھی مسلمانوں کے مذہب میں

---

(۱۸) اولئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینصرون۔ (۱۹) ولقد اتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل واتینا عیسی ابن مریم البینات وایدناہ بروح القدس۔ افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون۔

ہو سکتی ۔ ۱۴ ۔

(۱۵) اس طرح خدا مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے کہ تم سمجھو۔ (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۷۳) ۔

(محقق) اگر مُردوں کو خدا زندہ کرتا تھا تو اب کیوں نہیں کرتا؟ کیا وہ قیامت کی رات تک قبروں میں پڑے رہینگے؟ کیا آج کل دورہ سپرد ہیں؟ کیا اتنی ہی خدا کی نشانیاں ہیں؟ کیا زمین سورج چاند وغیرہ نشانیاں نہیں ہیں؟ کیا کائنات میں جو گوناگوں مخلوقات سامنے نظر آتی ہے یہ کوئی کم نشانیاں ہیں؟ ۔ ۱۵ ۔

(۱۶) وے ہمیشہ کے لئے بہشت میں رہنے والے ہیں ۔ (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۸۲) ۔

(محقق) جو کہ جیو (روح) غیر متناہی گناہ و ثواب کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے ہمیشہ کے لئے بہشت یا دوزخ میں نہیں رہ سکتے۔ اور اگر خدا ایسا کرے تو وہ بے منصف اور نا سمجھ ٹھہرے۔ اگر قیامت کی رات انصاف ہوگا تو انسانوں کے گناہ و ثواب مساوی ہونے چاہئیں۔ اگر اعمال غیر متناہی نہیں ہیں تو اُن کا ثمرہ غیر متناہی کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور مسلمان لوگ دُنیا کی پیدائش سات آٹھ ہزار برسوں سے بھی کم بتلاتے ہیں۔ کیا اس سے پیشتر خدا نکما بیٹھا رہا تھا؟ اور کیا قیامت کے پیچھے بھی نکما رہیگا؟ یہ باتیں لڑکوں کی باتوں کی مانند ہیں۔ کیونکہ پرمیشور کے کام ہمیشہ قائم رہتے ہیں اور جیسے جس کسی کے گناہ و ثواب ہوتے ہیں اُس کے مطابق ہی اُس کو ثمرہ دیتا ہے۔ لہٰذا قرآن کی یہ بات سچی نہیں ہے ۔ ۱۶ ۔

(۱۷) اور جب لیا ہم نے عہد تمہارا نہ بہاؤ گے تم لہو اپنے آپس کے اور نہ نکالو گے کسی آپس والے کو گھروں اپنے سے پھر اقرار کیا تم نے اور تم شاہد ہو پھر تم وہ لوگ ہو کہ مار ڈالتے ہو آپس اپنے کو اور نکال دیتے ہو ایک فرقے کو آپ میں سے گھروں اُن کے سے ۔ (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۸۴، ۸۵) ۔

(محقق) بھلا اقرار کرنا اور کرانا محدود العقل آدمیوں کی بات ہے یا خدا کی؟ جب خدا ہمہ دان ہے تو ایسی بیہودہ باتیں دُنیاداروں کی مانند کیوں کریگا؟ آپس میں لہو نہ بہانا اور

(۱۵) كذلك يحيى الله الموتى ويريكم آياته لعلكم تعقلون (۱۶) اولئك اصحاب الجنة هم فيها خالدون (۱۷) واذ اخذنا ميثاقكم لا تسفكون دماءكم ولا تخرجون انفسكم من دياركم ثم اقررتم وانتم تشهدون ثم انتم هؤلاء تقتلون انفسكم وتخرجون فريقا منكم من ديارهم ۔

پیدائش ہے تو موت بھی ضروری ہے۔ ایسی صورت میں قرآن کا یہ لکھنا کہ یہاں بہشت میں سب ہی ہمیشہ رہیں گے جھوٹا ہو جائیگا۔ کیونکہ اُن کو بھی مرنا ہوگا جب یہ حالت ہے تو بہشت میں جانے والوں کی بھی موت ضرور ہوگی ٭ ۱۱۔

(۱۲) اُس دن سے ڈرو کہ جب کوئی روح کسی روح پر بھروسہ نہ رکھیگی۔ نہ اُس کی سفارش قبول کی جاویگی۔ نہ اُس سے بدلا لیا جاویگا اور نہ وہ مدد پاویںگے ٭ (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقر۔ آیت ۴۸)[^1] ٭

(محقق) کیا موجودہ دنوں میں نہ ڈریں؟ برائی کرنے سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے۔ جب سفارش نہ مانی جاویگی تو پھر یہ بات کہ پیغمبر کی شہادت یا سفارش سے خدا بہشت دیگا کیونکر سچ ہو سکیگی؟ کیا خدا بہشت والوں ہی کا مددگار ہے دوزخ والوں کا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو خدا طرفدار ہے ۔ ۱۲ ٭

(۱۳) ہم نے موسےٰ کو کتاب اور معجزے دئیے ...... ہم نے اُن کو کہا کہ تم ذلیل بندر ہو جاؤ۔ یہ ایک ڈر دکھایا جو اُن کے سامنے اور پیچھے تھے۔ اُن کو اور ہدایت ایمان داروں کو (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقر۔ آیت ۵۳ و ۶۵، ۶۶)[^1] ٭

(محقق) اگر موسےٰ کو کتاب دی تھی تو قرآن کا ہونا فضول ہے۔ یہ بات جو بائبل اور قرآن میں لکھی ہے کہ اُس کو معجزے کرنے کی طاقت دی تھی قابل تسلیم نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تھا تو اب بھی ہوتا۔ اگر اب نہیں ہوتا تو پہلے بھی نہیں ہوا تھا۔ جیسے خودغرض لوگ آجکل بھی بے علموں کے درمیان عالم بن جاتے ہیں ویسے ہی اُس زمانہ میں بھی فریب کیا ہوگا کیونکہ خدا اور اُس کی پرستش کرنے والے اب بھی موجود ہیں تو بھی اس وقت خدا معجزے کرنے کی طاقت کیوں نہیں دیتا اور نہ وہ معجزے کر سکتے ہیں؟ اگر موسےٰ کو کتاب دی تھی تو دوبارہ قرآن کے دینے کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ اگر بھلائی برائی کرنے نہ کرنے کا اُپدیش سب جگہ یکساں ہے تو دوبارہ مختلف کتابوں کے بنانے سے پسے ہوئے کو پیسنے کی مثال عاید ہوتی ہے۔ کیا خدا اُس کتاب میں جو کہ موسےٰ کو دی تھی کچھ بھول گیا تھا؟ اگر خدا نے ذلیل بندر ہو جانا محض ڈرانے کے لئے کہا تو اُس کا کہنا جھوٹا ہوا یا اُس نے دھوکا دیا۔ جو ایسی باتیں کرتا ہے وہ خدا نہیں اور جس کتاب میں ایسی باتیں ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں

[^1]: (۱۲) واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا و لا یقبل منہا شفاعۃ و لا یؤخذ منہا عدل و لا ہم ینصرون ٭ (۱۳) و اذ اٰتینا موسی الکتاب و الفرقان ۔ فقلنا لہم کونوا قردۃ خاسئین فجعلناہا نکالا لما بین یدیہا و ما خلفہا و موعظۃ للمتقین ٭

دیکھئے! ایک کافر شیطان نے خدا کے بھی چھکے چھڑا دیئے۔ پس مسلمانوں کے خیال میں جہاں کروڑوں کافر ہیں۔ وہاں مسلمانوں کے خدا اور مسلمانوں کی کیا پیش چل سکتی ہے؟ کبھی کبھی خدا بھی کسی کی بیماری بڑھا دیتا اور کسی کو گمراہ کر دیتا ہے خدا نے یہ باتیں شیطان سے سیکھی ہونگی اور شیطان نے خدا سے۔ کیونکہ سوائے خدا کے شیطان کا اُستاد اور کوئی نہیں ہو سکتا ॥ ۱۱ ॥

(۱۲) اور کہا ہم نے اے آدم تو اور تیری جورو بہشت میں رہ کر کھاؤ تم بافراغت جہاں چاہو پھر مت نزدیک جاؤ اُس درخت کے گنہگار ہو جاؤ گے۔ شیطان نے اُن کو گمراہ کیا اور اُن کو بہشت کے عیش سے کھو دیا۔ تب ہم نے کہا کہ اُترو۔ بعضے تمہارے میں بعض کے دشمن ہیں اور تمہارا ٹھکانہ زمین پر ہے اور ایک وقت تک فائدہ ہے۔ پس سیکھ لیں آدم نے پروردگار اپنے سے کچھ باتیں۔ پس وہ زمین پر آ گیا ॥ (منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل۔ سورۃ البقر۔ آیت ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶) ॥

(محقق) دیکھئے خدا کی کم علمی۔ ابھی تو بہشت میں رہنے کا اعزاز بخشا اور ابھی کہا کہ نکلو۔ اگر آئندہ کی باتوں کو جانتا ہوتا تو بہشت میں رہنے کا (حکم) ہی کیوں دیتا؟ اور معلوم ہوتا ہے کہ بہکانے والے شیطان کو سزا دینے سے (خدا) قاصر بھی ہے۔ وہ درخت کس کے لئے پیدا کیا تھا؟ کیا اپنے لئے یا دوسرے کے لئے؟ اگر دوسروں کے لئے تو کیوں (آدم کو) روکا؟ اس لئے ایسی باتیں نہ خدا کی اور نہ اُس کی بنائی ہوئی کتاب کی ہو سکتی ہیں ॥

آدم صاحب خدا سے کتنی باتیں سیکھ آئے تھے؟ اور جب زمین پر آدم صاحب آئے تب کس طرح سے آئے؟ کیا وہ بہشت پہاڑ پر ہے یا آسمان پر؟ اُس سے کیونکر اُتر آئے؟ کیا پرند کے مانند اُڑ کر یا پتھر کی طرح گر کر؟؟

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب آدم صاحب خاک سے بنائے گئے تو اُن کے بہشت میں بھی خاک ہوگی اور رہنے والے فرشتے وغیرہ ہیں وہ بھی خاک ہی ہونگے۔ کیونکہ خاک کے جسم بغیر اعضا نہیں بن سکتے اور خاکی جسم ہونے کی وجہ سے مرنا بھی ضرور لازم آئیگا۔ اگر وہاں موت ہوتی ہے تو وہاں سے بعد موت (کہاں جاتے ہیں؟) اور اگر موت نہیں ہوتی تو اُن کی پیدائش بھی نہیں ہوئی ہوگی جب

(۱۲) وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ ॥

بیماریوں کے دن کس طرح گذرتے ہونگے؟ ہاں اگر خدا کی اُن پر مہربانی ہوتی ہوگی اور خدا کے ہی سہارے وقت گذارتی ہونگی۔ یہی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کا بہشت گوکل کے گُسائیوں کے گولوک اور مندر کی طرح معلوم ہوتا ہے جہاں کہ عورتوں کی عزت بہت ہے۔ مردوں کی نہیں۔ اُسی طرح خدا کے گھر میں عورتوں کی قدر بہت ہے۔ اور اُن سے خدا کی محبت بھی مردوں کی نسبت زیادہ تر ہے۔ کیونکہ خدا نے بی بیوں کو بہشت میں ہمیشہ کے لئے رکھا ہے۔ نہ کہ مردوں کو۔ وہ بے بی بیاں بلا خدا کی مرضی بہشت میں کیونکر ٹھیر سکتیں ہیں؟ اگر یہ بات ایسی ہی ہے تو خدا بھی عورتوں میں پھنس جائیگا۔ ۹

(۱۰) آدم کو سارے نام سکھلائے پھر فرشتوں کے سامنے کرکے کہا جو تم سچے ہو مجھے اُن کے نام بتلاؤ۔ کہا اے آدم بتادے اُن کو نام اُن کے۔ پس جب بتادئے اُن کے نام (تو خدا نے فرشتوں سے) کہا کہ کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تحقیق میں زمین اور آسمان کی چھپی چیزیں اور ظاہر اور چھپے اعمالوں کو جانتا ہوں۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۳۲۔۳۳)[1]

(محقق) بھلا اس طرح پر فرشتوں کو دھوکا دے کر اپنی بڑائی کرنا خدا کا کام ہو سکتا ہے یہ تو ایک دھوکا اور مکر کی بات ہے اس کو کوئی عالم نہیں مان سکتا اور نہ ایسی لاف زنی کر سکتا ہے۔ کیا ایسی باتوں سے ہی خدا اپنی کرامات جتایا چاہتا ہے؟ ہاں جنگلی لوگوں میں یہ کوئی کیسا ہی پاکھنڈ چلا لیوے چل سکتا ہے۔ شائستہ آدمیوں میں نہیں۔ ۱۰

(۱۱) جب ہم نے فرشتوں سے کہا سجدہ کرو آدم کو پس سب نے سجدہ کیا۔ پر شیطان نے نہ مانا اور تکبر کیا کیونکہ وہ بھی ایک کافر تھا۔ (منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۳۴)[2]

(محقق) اس سے ثابت ہوا کہ خدا ہمہ دان نہیں یعنی ماضی، حال، استقبال کی باتیں پورے طور پر نہیں جانتا۔ اگر جانتا تو شیطان کو پیدا ہی کیوں کیا؟ اور خدا میں کچھ جلال بھی نہیں ہے کیونکہ شیطان نے خدا کا حکم ہی نہ مانا اور خدا اُس کا کچھ بھی نہ کر سکا۔ اور

---

(۱۰) وعلم آدم الاسماء كلها ثم عرضهم على الملائكة فقال انبئونی باسماء هؤلاء ان كنتم صادقين. قال يا آدم انبئهم باسمائهم فلما انبأهم باسمائهم قال الم اقل لكم انی اعلم غيب السماوات والارض واعلم ما تبدون وما كنتم تكتمون

[1] یہاں پر ترجمہ کی غلطی تھی جسے اب درست کر دیا گیا۔

(۱۱) واذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس ابى واستكبر وكان من الكافرين

(۸) اگر تم اُس کلام سے شک میں ہو۔ جو ہم نے اپنے پیغمبر کے اوپر اُتاری تو اس کی سی ایک سورۃ لے آؤ۔ اور شاہدوں اپنے کو پکارو۔ سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے پھر اگر نہ کرو اور ہرگز نہ کر سکو گے اُس آگ سے ڈرو کہ جس کا ایندھن ہیں آدمی اور پتھر اور جو طیار رکھے گئے ہیں واسطے کافروں کے۔ (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۲۳-۲۴)

تحقیق) بھلا یہ کوئی بات ہے کہ اُس کے مانند کوئی سورۃ نہ بنے؟ کیا اکبر بادشاہ کے زمانہ میں مولوی فیضی نے بے نقط قرآن نہیں بنا لیا تھا؟ وہ کون سی دوزخ کی آگ ہے؟ کیا اس دنیا کی آگ سے نہ ڈرنا چاہیئے اس آگ میں بھی جو کچھ پڑے وہ اُس کا ایندھن ہے۔ جیسے قرآن میں لکھا ہے کہ کافروں کے واسطے دوزخ کی آگ طیار کی گئی ہے ویسے پرانوں میں لکھا ہے کہ ملیچھوں کے لئے گھور نرک بنا ہے۔ اب کہیئے کس کی بات سچی مانیں؟

اپنے اپنے قول سے تو دونوں بہشت میں جانے والے اور ایک دوسرے کے مذہب کی رو سے دونوں دوزخی ہوتے ہیں۔ پس ان سب کا جھگڑا جھوٹا ہے۔ ہاں جو دھارمک ہیں وہ سُکھ اور جو پاپی ہیں وہ سب مذہبوں میں دُکھ ہی پاویں گے۔

(۹) اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ کہ واسطے اُن کے بہشتیں ہیں۔ چلتی ہیں نیچے اُن کے نہریں جب دئے جاویں گے اُس میں سے میوؤں کا رزق کہینگے یہ وہ چیزیں ہیں جو ہم کو پہلے دی گئی تھیں .... اور واسطے اُن کے بیبیاں ہیں ستھری اور ہمیشہ ہے اُن کا وہاں رہنا۔ (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۲۵)

تحقیق) بھلا اِ قرآن کی بہشت میں دنیا سے بڑھکر کون سی عمدہ شے ہے؟ جو چیزیں دنیا میں ہیں وہی مسلمانوں کی بہشت میں ہیں۔ اور اتنی زیادتی ہے کہ یہاں جیسے آدمی مرتے اور پیدا ہوتے اور آتے جاتے ہیں اس طرح بہشت میں نہیں۔ مگر یہاں عورتیں ہمیشہ نہیں رہتیں اور وہاں پر بیبیاں ہمیشہ رہتی ہیں۔ جب تک قیامت کی رات نہ آوے گی تب تک اُن

لہ ترجمہ غلط چھپ گیا تھا اب ٹھیک درست کر دیا گیا ہے۔

(لہ) وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

(ے) یہ ترجمہ غلط چھپا تھا اب درستی کی گئی۔

وبشر الذین آمنوا وعملوا الصالحات ان لہم جنات تجری من تحتہا الانہار کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ہذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابہا ولہم فیہا ازواج مطہرۃ وہم فیہا خالدون۔

اپنے ہی خزانے سے خرچ کرکے کو دیتا ہے؟ اگر دیتا ہے تو سب کو کیوں نہیں دیتا؟ اور مسلمان لوگ محنت کیوں کرتے ہیں؟ اگر بائبل انجیل وغیرہ پر اعتقاد لانا لازم ہے تو مسلمان انجیل وغیرہ پر ایمان مثل قرآن کے کیوں نہیں لاتے؟ اور اگر لاتے ہیں تو قرآن کا نازل ہونا کس واسطے ہے؟ اگر کہیں کہ قرآن میں زیادہ باتیں ہیں تو کیا پہلی کتاب میں خدا لکھنا بھول گیا تھا۔ اور اگر نہیں بھولا تو قرآن کا بنانا لاحاصل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل اور قرآن کی چند باتیں دونوں میں نہیں ملتیں اور بہت سی ملتی ہیں۔ ایک ہی دفعہ کتاب جیسی کہ وید ہے کیوں نہ نازل کی؟ کیا قیامت پر ہی یقین رکھنا چاہئے اور کسی چیز پر نہیں۔ کیا عیسائی اور مسلمان ہی خدا کی ہدایت پر چلنے والے ہیں اور اُن میں کوئی گنہگار نہیں ہے؟ کیا وہ عیسائی اور مسلمان جو بدکار ہیں۔ وہ بے نجات پاویں گے اور دوسرے جو بدکار نہیں ہیں وہ نہ پاویں گے۔ کیا یہ حق بے انصافی اور اندھیری بات نہیں ہے؟ کیا جو لوگ مسلمانی مذہب کو نہیں مانتے انہیں کو کافر کہنا یکطرفہ ڈگری نہیں ہے؟ اگر خدا ہی نے اُن کے دل اور کانوں پر مہر لگائی ہے اور اسی وجہ سے گناہ کرتے ہیں۔ تو اُن کا کچھ بھی قصور نہیں یہ قصور خدا کا ہی ہے۔ ایسی صورت میں اُن کو سکھ دکھ یا گناہ ثواب نہیں ہو سکتا۔ پھر خدا اُن کو سزا و جزا کیوں دیتا ہے؟ کیونکہ انہوں نے گناہ یا ثواب خود مختاری سے نہیں کیا۔ ۵ ✦

(۶) اُن کے دلوں میں بیماری ہے۔ اللہ نے اُن کی بیماری بڑھا دی ✦ (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقر آیت ۱۰)[1]

(محقق) بھلا بے قصور خدا نے اُن کی بیماری بڑھا دی۔ رحم نہ آیا۔ اُن بیماروں کو بڑی تکلیف ہوئی ہوگی! کیا یہ شیطان سے بڑھ کر شیطنت کا کام نہیں ہے؟ کسی کے دل پر مہر لگانا۔ کسی کی بیماری بڑھانا۔ خدا کا کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بیماری کا بڑھنا اپنے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ ۶ ✦

(۷) جس نے تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کی چھت بنائی (منزل اوّل سیپارہ اوّل سورۃ البقر۔ آیت ۲۲)[2] ✦

(محقق) بھلا آسمان چھت کسی کی ہو سکتی ہے؟ یہ جہالت کی بات ہے۔ آسمان کو چھت کی مانند ماننا مسخرہ کی بات ہے۔ اگر کسی اور طرح زمین کو آسمان مانتے ہوں تو اُن کے گھر کی بات ہے ✦ ۷

[1] فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضاً
[2] الذی جعل لکم الارض فراشاً والسماء بناءً

رہ سکتے ہیں؟ اگر یہ بات درست ہے تو "الف۔ب" حروف بھی خدا ہی نے پڑھائے ہونگے؟ اگر کہو کہ بلا حروف جاننے کے اِس سورۃ کو کیسے پڑھ سکتے؟ تو سوال یہ ہے کہ کیا حلق ہی سے ہوئے اور بولتے گئے؟ اگر یہ درست ہے تو سب قرآن ہی زبانی پڑھا یا ہوگا۔ یہ سمجھنا چاہئے کہ جس کتاب میں طرفداری کی باتیں پائی جاویں۔ وہ کتاب خدا کی بنائی ہوئی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً عربی زبان میں نازل کرنے سے عرب والوں کو اس کا پڑھنا سہل اور دوسری زبان بولنے والوں کو مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سے خدا طرفدار ٹھیرتا ہے۔ اور جس طرح کہ خدا نے کل دُنیا کے رہنے والے آدمیوں پر نظر انصاف سے سب ملکوں کی زبانوں سے نرالی سنسکرت زبان میں کہ جو سب ملک والوں کے لئے یکساں محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ ویدوں کو نازل کیا ہے ایسی ہی زبان میں اگر قرآن کو نازل کرتا تو یہ نقص عاید نہ ہوتا ۔ ۲ ۔

سورۃ بقر

(۲) یہ کتاب کہ جس میں شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھلاتی ہے۔ جو کہ ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور اُس چیز سے کہ جو ہم نے دی اُن کو خرچ کرتے ہیں۔ اور وے لوگ جو اُس کتاب پر ایمان لاتے ہیں جو اتاری گئی تیری طرف یا تجھ سے پہلے اتاری گئی اور یقین قیامت پر رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہیں۔ اور وے ہی چھٹکارا پانے والے ہیں۔ حقیقت کہ جو لوگ کافر ہوئے۔ اُن پر تیرا ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے وے ایمان نہ لاوینگے مہر کی اللہ نے اُن کے دلوں پر اور کانوں پر اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے اور اُن کے واسطے بڑا عذاب ہے۔ منزل اوّل۔ سیپارہ اوّل۔ سورۃ بقر آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷[عه] ۔

(محقق) کیا اپنے ہی منہ سے اپنی کتاب کی تعریف کرنا خدا کے دعویٰ خود ستائی کی بات نہیں؟ جو پرہیزگار لوگ ہیں وے تو خود راہ راست پر ہیں اور جو جھوٹی راہ پر ہیں اُن کو یہ قرآن راہ ہی نہیں دکھلا سکتا۔ تو پھر کس کام کا رہا؟ کیا گناہ و ثواب اور محنت کے بغیر خدا

[عه] الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ۔ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون اولٰئک علی ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون ۔ ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم ۔

ہوتی اس کے معنی ہم کچھ کرتے ہیں تو یہ اصل مطلب کیا ہے؟ ۱

(۲) سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پروردگار عالموں کا بخشش کرنے والا مہربان ہے

(منزل اوّل، سیپارہ اوّل، سورۃ الفاتحہ، آیت ۱-۲)[1]

(تحقیق) اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا اور سب پر بخشش اور رحم کیا کرتا تو دوسرے مذہب والوں اور حیوانات وغیرہ کو بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرانے کا حکم نہ دیتا۔ اگر معاف کرنے والا ہے تو کیا گنہگاروں پر بھی رحم کریگا؟ اور اگر ایسا ہے تو آگے ذکر آئیگا کہ کافروں کو قتل کرو یعنی جو قرآن اور پیغمبر کو نہ مانیں وہ کافر ہیں۔ ایسا کیوں کہتا؟ اس لئے قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا ۲

(۳) خدا روز انصاف کا تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہم کو راہ سیدھا (منزل اوّل، سیپارہ اوّل، سورۃ الفاتحہ، آیت ۳-۵)[2]

(تحقیق) کیا خدا ہمیشہ انصاف نہیں کرتا؟ کسی خاص دن انصاف کرتا ہے؟ یہ تو اندھیر کی بات ہے۔ اُسی کی عبادت کرنا اور اُس سے مدد چاہنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن کیا بُری بات میں بھی مدد کا چاہنا درست ہے؟ اور سیدھا راستہ کیا صرف مسلمانوں ہی کا ہے۔ یا دوسروں کا بھی؟ سیدھے راستے کو مسلمان کیوں نہیں قبول کرتے؟ کیا سیدھا راستہ بُرائی کی طرف کا تو نہیں چاہتے؟ اگر اچھی باتیں سب کی یکساں ہیں تو پھر مسلمانوں میں خصوصیت کچھ نہ رہی۔ اور اگر دوسروں کی اچھی باتیں نہیں مانتے تو متعصب ہیں ۳

(۴) راستہ اُن لوگوں کا کہ جن پر فضل کیا تو نے۔ اُن کا راستہ دکھا کہ جن کے اوپر تو نے غضب کیا اور نہ گمراہوں کا راستہ دکھا۔ (منزل اوّل، سیپارہ اوّل، سورۃ الفاتحہ، آیت ۶-۷)[3]

(تحقیق) جب مسلمان لوگ تناسخ اور پیشتر کئے ہوئے گناہ و ثواب نہیں مانتے۔ تو بعض لوگوں پر رحمت کرنے اور بعض لوگوں پر نہ کرنے سے خدا طرفدار ٹھہرتا ہے کیونکہ گناہ و ثواب کے بغیر رنج و راحت کا دینا قطعی بے انصافی کی بات ہے اور بلا سبب کسی پر رحم اور کسی پر غضب کی نظر کرنا بھی اُس کی فطرت سے بعید ہے۔ (وجہ) وہ رحم یا غضب نہیں کر سکتا۔ اور جب اُن کے سابقہ رحمت یا گناہ و ثواب ہی نہیں تو کسی پر رحم اور کسی پر غضب کرنا یہ بات ہی نہیں بن سکتی۔ اور اس سورۃ کی شرح میں یہ الفاظ کہ یہ سورۃ اللہ صاحب نے آدمیوں کے منہ سے کہلائی کہ ہمیشہ اس طرح سے کہا کریں"

الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا
[illegible]

چودھواں باب

(دربارۂ تحقیق مذہب اسلام)

(سورۃ فاتحہ)

(۱) شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے ۔ (منزل اول سیپارہ اول سورۃ الفاتحہ۔ آیت اول)

(محقق) مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے کیونکہ اگر خدا کا بنایا ہوتا تو "شروع ساتھ نام اللہ کے" یہ ایسا نہ کہتا بلکہ "شروع واسطے ہدایت انسانوں کے" ایسا کہتا۔ اگر انسانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ تم ایسا کہو تو بھی درست نہیں کیونکہ اس سے گناہ کا شروع بھی خدا کے نام سے ہونا صادق آئیگا اور اس کا نام بھی بدنام ہو جائیگا۔ اگر وہ بخشش اور رحم کرنے والا ہے۔ تو اُس نے اپنی مخلوق میں انسانوں کے آرام کے واسطے دوسرے جانداروں کو مار سخت ایذا دلا اور ذبح کرا کر گوشت کھانے کی انسانوں کو اجازت کیوں دی؟ کیا وہ جاندار بے گناہ اور خدا کے بنائے ہوئے نہیں ہیں؟ پس یہ کہنا تھا کہ "خدا کے نام پر عمدہ باتوں کا شروع" خراب باتوں کا نہیں۔ یہ الفاظ گول مول مبہم ہیں۔ کیا چوری، زناکاری، دروغ گوئی وغیرہ جرم کا آغاز بھی خدا کے نام پر کیا جائے؟ اسی وجہ سے دیکھ لو کہ قصاب وغیرہ مسلمان گائے وغیرہ کی گردن کاٹنے میں بھی "بسم اللہ" اس کلام کو پڑھتے ہیں۔ جب یہی اس کا مذکورہ بالا مطلب ہے تو برائیوں کا آغاز بھی مسلمان خدا کے نام پر کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کا خدا رحیم بھی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اُس کا رحم ان حیوانات کے لئے نہیں ہے۔ اور اگر مسلمان لوگ اس کا مطلب نہیں جانتے تو اس کلام کا نازل ہونا بے فائدہ ہے۔ اگر مسلمان

ط بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس میں اگر کچھ خلاف لکھا گیا ہو تو شریف لوگ ظاہر کر دیں اس کے بعد اگر مناسب ہوگا تو وہ مانا جائیگا۔ یہ تحریر ہٹ ضد، تعصب، حسد، بغض، جھگڑا، فساد اور مخالفت گھٹانے کے لئے کی گئی ہے نہ کہ ان کو بڑھانے کے لئے کیونکہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے سے باز رہ کر ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانا ہمارا خاص کام ہے ✦

اب یہ چودھویں باب میں مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھکر تمام شریف لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں غور کر کے قابل تسلیم باتوں کو اختیار اور ناقابل تسلیم باتوں کو ترک فرما دیجئے۔ عقلمند دانشمندوں کے آگے کلام کو طوالت دینے کی ضرورت نہیں ✦

دیباچہ ضمنی ختم ہوا

دیباچہ ضمنی

متعلقہ باب نمبر ۱۴

جو یہ چودھواں باب مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھا ہے وہ صرف قرآن کے سبب سے لکھا گیا ہے کسی اور کتاب کے حق کے رو سے نہیں کیونکہ مسلمان قرآن پر ہی پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگرچہ مختلف فرقے ہونے کے باعث کسی خاص لفظ کے معنی وغیرہ میں اختلاف رکھیں تو بھی قرآن کے بارہ میں سب متفق ہیں۔ قرآن عربی زبان میں ہے اس کا جو ترجمہ اردو میں مولویوں نے کیا ہے اُس ترجمہ کو بکار لایا ہوں جو آگرہ کی زبان اور بہت عربی کے بڑے بڑے عالموں سے صحیح کرانے کے بعد لکھا گیا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ ترجمہ ٹھیک نہیں ہے تو اس کو لازم ہے کہ مولوی صاحبان کے لکھے ہوئے ترجموں کی پہلے تردید کرے بعد ازاں اس مضمون پر قلم اٹھائے۔ یہ تحریر صرف اس لئے ہے کہ انسانوں کی ترقی ہو اور سچ جھوٹ کی تحقیقات کریں کہ سب مذاہب کی باتوں کا کسی قدر علم حاصل ہو تاکہ انسانوں کو سوچنے کا موقع میسر ہو۔ اور ایک دوسرے کے عیبوں کی تردید کرکے خوبیوں کو اختیار کر سکیں۔ کسی غیر مذہب اور نہ اس مذہب کی جھوٹ موٹ خوبیاں یا نقص ظاہر کرنے کا مدعا ہے۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ جو قابل تعریف خوبی اور جو نقص ہے وہی نقص سب پر عیاں ہو جاویں نہ کوئی کسی پر بہتان لگا سکے اور نہ ہی سچائی کو ٹال سکے۔ اور سچی جھوٹی باتیں ظاہر کرنے پر بھی جس کی جو بات درست ہو ماننے یا نہ ماننے میں کسی پر زبردستی نہیں کی جاتی۔ اور یہی شریف آدمیوں کا وطیرہ ہے کہ اپنے یا دوسروں کے نقصوں کو نقص اور خوبیوں کو خوبیاں جان کر خوبیوں کو اختیار اور برائیوں کو ترک کریں اور جھوٹ و طرفداریوں کے جھگڑے و تعصب کو کم کریں کرا دیں کیونکہ تعصب سے کیا کیا خرابیاں دنیا میں نہیں ہوئیں اور نہیں ہوتیں۔ سچ تو یہ ہے کہ انسان ناواقفیت [illegible] چند روزہ دنیا کی خاطر کو نقصان پہنچا کر [illegible] سے خود کو [illegible] اور دوسرے کو رکھنا انسانیت سے بعید ہے۔

باتیں کرنے والا بہشت میں ہرگز داخل نہ ہو سکا ہوگا۔ اور بیٹے بھی بہشت میں نہ گیا ہوگا کیونکہ جب ایک گنہگار بہشت حاصل نہیں کر سکتا تو جو بہت گنہگاروں کے گناہ کے باعث لدا ہوا ہے وہ کیونکر بہشت میں جا سکتا ہے؟ ۱۲۸۔

(۲۹) اور پھر کوئی لعنت نہ ہوگی اور خدا اور برّے کا تخت اُس میں ہوگا اور اُس کے بندے اُس کی بندگی کریں گے ...... اُس کا منہ دیکھیں گے اور اُس کا نام اُن کے ماتھوں پر ہوگا اور وہاں رات نہ ہوگی اور وے چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہیں کیونکہ خداوند خدا اُن کو روشن کرتا ہے اور وے ابد تک بادشاہت کریں گے۔ (باب ۲۲۔ آیت ۳ و ۴ و ۵)

(تحقیق) عیسائیوں کے بہشت کی رونق پر غور کیجئے کیا خدا اور بیٹے تخت پر بیٹھے رہیں گے؟ اور ان کے بندے ان کے سامنے ہمیشہ منہ دیکھا کریں گے۔ اب یہ تو کہئے کہ تمہارے خدا کا منہ کیسا ہے؟ یورپین کی مانند گورا یا افریقہ والوں کا سا سیاہ یا کسی اور ملک کے باشندوں کی مانند؟ تمہارا بہشت بھی قید خانہ ہے کیونکہ جہاں چھوٹائی بڑائی ہے وہ جس ایک ہی شہر میں رہنا لازمی ہو تو وہاں دکھ کیوں نہ ہوتا ہوگا؟ اگر خدا کا منہ ہے تو وہ ہمہ داں مالک کبھی نہیں ہو سکتا۔ ۱۲۹۔

(۳۰) دیکھو میں جلد آتا ہوں اور میرا اجر میرے ساتھ ہے تاکہ ہر ایک کو اس کے کام کے موافق بدلا دوں۔ (باب ۲۲۔ آیت ۱۲)

(تحقیق) اگر یہ بات درست ہے کہ اعمال کے مطابق اجر پاتے ہیں تو گناہ معاف کبھی نہیں ہو سکتے اور اگر گناہ معاف ہوتے ہیں تو انجیل کی یہ بات جھوٹی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ معاف کرنا بھی تو انجیل میں لکھا ہے تو اجتماع ضدین کی صورت واقع ہوئی۔ جس سے انجیل غلط ثابت ہو گئی۔ اس کا ماننا چھوڑ دو۔

اب کہاں تک لکھیں ان کی انجیل میں لاکھوں باتیں قابل تردید ہیں۔ یہ تو تھوڑے سے نمونہ کے طور پر عیسائیوں کی کتاب انجیل سے لکھا گیا ہے۔ اتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لیں گے۔ چند ایک باتوں کے سوائے باقی سب جھوٹی باتیں بھری پڑی ہیں۔ اور جھوٹ کی آمیزش سے سچائی بھی پاکیزہ نہیں رہتی۔ اسی لئے انجیل قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ البتہ سچائی تو ویدوں کے قبول کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ۱۳۰۔

شری مد دیانند سرسوتی سوامی کی تصنیف کردہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش
کا تیرھواں باب در بارۂ مذہب عیسائیاں ختم ہوا۔

(۱۲۶) .... اُن میں سے ایک مجھ پاس آیا اور مجھ سے یوں کہہ کے بولا کہ اِدھر آ میں تجھے دُلہن یعنی برّہ کی جورو دکھاؤنگا۔ (باب ۲۱۔ آیت ۹)۔

(محقق) خوب۔ عیسٰی نے بہشت میں عمدہ دُلہن پائی۔ چین اُڑاتا ہوگا۔ اور جو عیسائی وہاں جاتے ہونگے۔ اُن کو بھی جوروئیں ملتی ہونگی اور اُن کے ہاں بال بچّے بھی ہوتے ہونگے اور بہت بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہونگی۔ لوگ مرا بھی کرتے ہونگے۔ ایسے بہشت کو دور سے ہاتھ ہی جوڑنا اچھا ہے ۔۔ ۱۲۶

(۱۲۷) .... اور اُس نے اُس شہر کو اس جریب سے ناپا کہ ساڑھے سات سو کوس ہے اور اُس کا لمبان اور چوڑان اور اونچان یکساں ہیں۔ پھر اُس نے دیوار کو ناپا تو اُس آدمی کے ہاتھ سے جو فرشتہ تھا ایک سو چوالیس ہاتھ پایا۔ اور اُس کی دیوار یشب کی بنی تھی اور وہ شہر خالص سونے کا شفاف شیشے کی مانند تھا۔ اور اُس شہر کی دیوار کی نیویں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں۔ پہلی نیو یشب کی تھی۔ دوسری نیلم کی۔ تیسری شب چراغ کی۔ چوتھی زمرد کی۔ پانچویں عقیق کی۔ چھٹی لعل کی۔ ساتویں سنہری پتھر کی۔ آٹھویں فیروزے کی۔ نویں زبرجد کی۔ دسویں یمنی کی۔ گیارھویں سنگ سنبل کی۔ بارھویں یاقوت کی۔ اور بارہ دروازے بارہ موتی تھے ہر دروازہ ایک ایک موتی کا اور اُس شہر کی سڑک خالص سونے کی شفاف شیشے کی مانند تھی۔ (باب ۲۱۔ آیت ۱۶ تا ۲۱)۔

(محقق) عیسائیوں کے بہشت کا نظارہ دیکھئے۔ اگر عیسائی مرتے اور پیدا ہوتے جاتے ہیں تو (تعداد کے بڑھنے سے) اتنے بڑے شہر میں کیسے سما سکینگے؟ کیونکہ اُس میں آدمیوں کی آمد ہے اور نکاس نہیں۔ اور اُس شہر کو بیش قیمت جواہرات کا بنا ہوا اور بالکل سونے کا بیان کرنا وغیرہ باتیں صرف سادہ لوح آدمیوں کو بہکا کر پھنسانے کے لئے ہیں۔ بھلا لمبائی چوڑائی اس شہر کی لکھی ہے وہ تو درست ہو سکتی ہے۔ لیکن اونچائی ساڑھے سات سو کوس کیونکر ہو سکتی ہے؟ یہ بالکل جھوٹ اور من گھڑت ہے۔ اتنے بڑے موتی اِس تحریر کرنے والے کے گھر سے آئے ہونگے؟ یہ گپوڑہ پرانوں کے گپوڑوں کا بھائی ہے ۔۔ ۱۲۷

(۱۲۸) کوئی چیز ناپاک یا نفرت انگیز یا جھوٹ ہے اُس میں کسی طرح داخل نہ ہوگی .... (باب ۲۱۔ آیت ۲۷)۔

(محقق) اگر یہی بات ہے تو عیسائی کیوں کہتے ہیں کہ گنہگار بھی بہشت میں عیسائی ہونے سے جا سکتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو یوحنا خواب و خیال کی جھوٹی

مخالف میں رہینگے ؟ ۱۲۳ ٭

(۱۲۴) اور اُس نے اُس اژدہے کو جو بڑا سانپ ہے یعنی ابلیس اور شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک جکڑ رکھا اور اُس کو اتھاہ کوئیں میں ڈالا اور اُسے بند کر دیا اور اُس پر مہر کی تاکہ وہ آگے لوگوں کو دغا نہ دے ٭ (باب ۲۰۔ آیت ۲-۳)

(محقق) دیکھئے۔ بصد مشکل شیطان کو پکڑا ! اور ہزار برس تک قید میں رکھا۔ پر وہ پھر بھی رہا ہو گیا۔ کیا اب لوگوں کو دغا نہ دیا کریگا ؟ ایسے بدکار کو تو قید خانہ میں ہی رکھنا یا مار ڈالنا چاہئے تھا۔ لیکن شیطان کی ہستی ہی عیسائیوں کی خام خیالی ہے۔ دراصل شیطان کوئی نہیں ہے صرف لوگوں کو ڈرا کر اپنے دام فریب میں لانے کی تدبیر نکالی ہوئی ہے۔ ایک تمثیل ہے کہ کسی چالاک آدمی نے بہت سے سادہ لوح آدمیوں کو کہا کہ چلو تم کو دیوتا کا درشن کراؤں اُس نے پہلے ہی سے ایک شخص کو تنہا جنگل میں لیجا کر چتر بھج یعنی چار ہاتھ والا بنا کر جھاڑی میں چھپا رکھا تھا۔ (جب لوگ وہاں پہنچے) تو کہا کہ آنکھیں بند کر لو جب کہوں تب کھولنا۔ اور پھر جب کہوں بند کر لینا۔ جو شخص آنکھیں بند نہ کریگا وہ اندھا ہو جائیگا۔ جب چتر بھج سامنے آیا تب وہ بولا دیکھو اور پھر جھٹ پٹ کہہ دیا کہ آنکھیں بند کر لو اور جب وہ جھاڑی میں چھپ گیا تب کہا کھول دو۔ (جب سب نے آنکھیں کھولیں تو کہا) دیکھا۔ نارائن کا سب نے درشن کر لیا۔ ویسی ہی ان مذاہب والوں کی باتیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ (جو ہمارا مذہب قبول نہ کریگا وہ شیطان کا بہکایا ہوا سمجھا جائیگا۔ اس لئے ان کے دامِ فریب میں کسی کو نہ پھنسنا چاہئیے ٭ ۱۲۴ ٭

(۱۲۵) .... جس کے حضور سے زمین اور آسمان بھاگ گئے۔ اور اُنہیں کہیں جگہ نہ ملی۔ پھر میں نے دیکھا کہ مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے خدا کے حضور کھڑے ہیں اور کتابیں کھولی گئیں اور ایک دوسری کتاب جو زندگی کی ہے کھولی گئی اور مُردوں کی عدالت جس طرح سے اُن کتابوں میں لکھا تھا اُن کے اعمال کے مطابق کی گئی۔

(باب ۲۰۔ آیت ۱۱-۱۲)

(محقق) یہ دیکھئے لڑکپن کی بات۔ بھلا آسمان اور زمین کیسے بھاگ سکتے ہیں ؟ جن کے سامنے وہ بھاگے وہ کس پر ٹھیرے ہونگے۔ خدا اور اُس کا تخت کہاں ٹھیرا ہوگا ؟ اگر مُردے خدا کے سامنے کھڑے کئے گئے تو خدا بھی بیٹھا یا کھڑا ہوگا۔ کیا یہاں کی کچہری اور دکانوں کی طرح خدا کی عدالت کے کام بھی بذریعہ تحریر کے ہوتے ہیں ؟ اور سارے جانداروں کے اعمال خدا اپنے خود لکھتے ؟ یا اُس کے گماشتوں سے ؟ ایسی ایسی باتوں سے عیسائی غیر مذاہب والوں نے جو خدا نہیں ہے اُسے خدا اور جو خدا ہے اُسے غیر خدا بنا دیا ہے ٭

اور وہ کولہو شہر کے باہر پیڑا گیا اور اُس کولہو سے سولہ کوس تک لہو ایسا بہا کہ گھوڑوں کی باگوں تک پہنچا۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۹ و ۲۰)

(محقق) بتلایئے۔ ان کے گپوڑے پُرانوں سے بھی بڑھ کر ہیں یا نہیں؟ عیسائیوں کا خدا غضب کرتے وقت بہت دُکھی ہوتا ہوگا۔ اور اگر اُس کے غضب کے کولہو بھرے ہوئے ہیں تو کیا اُس کا غضب بہنے والا ہے یا کوئی اور چیز؟ اور سولہ کوس تک لہو کا بہنا ناممکن ہے کیونکہ لہو ہوا کے لگنے سے فوراً جم جاتا ہے۔ پھر کیونکر بہ سکتا ہے؟ اس لئے یہ سب باتیں لغو ہیں۔ ۱۲۰

(۱۲۱) .... دیکھو کہ گواہی کے خیمہ کی ہیکل آسمان پر کھولی گئی۔ (باب ۱۵۔ آیت ۵)

(محقق) اگر عیسائیوں کا خدا ہمہ دان ہوتا تو گواہوں کی کیا ضرورت تھی؟ کیونکہ وہ سب کچھ جانتا ہوتا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان کا خدا ہمہ دان نہیں بلکہ انسان کی مانند کم علم ہے وہ خدائی کا کیا کام کر سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔ اسی سلسلہ بیان میں فرشتوں کی عجیب و غریب ناممکن باتیں لکھی ہیں جن کو کوئی بھی درست نہیں مان سکتا۔ کہاں تک لکھیں اس باب میں تو ایسے ہی گپوڑے بھرے پڑے ہیں۔ ۱۲۱

(۱۲۲) .... اور خدا نے اس کی بدکاریاں یاد کیں جیسا اُس نے تم سے سلوک کیا ویسا ہی تم بھی اُس سے سلوک کرو۔ اور اُس کو اُس کے کاموں کے موافق دو چند دو۔ (باب ۱۸۔ آیت ۵۔۶)

(محقق) دیکھو عیسائیوں کا خدا صاف طور پر غیر منصف ثابت ہو گیا۔ کیونکہ انصاف اسی کا نام ہے کہ جس قدر یا جیسا کام کسی نے کیا ہو اُس کو ویسا اور اُسی قدر پھل دیا جائے اُس سے کم یا بیش دینا بے انصافی ہے۔ اور جو غیر منصف کی عبادت کرتے ہیں وہ خود غیر منصف کیوں نہ ہوں؟ ۱۲۲

(۱۲۳) کیونکہ برّے کا بیاہ آ پہنچا اور اُس کی دلہن نے اپنے آپ کو سنوارا ہے۔ (باب ۱۹۔ آیت ۷)

(محقق) اور تماشا دیکھئے۔ عیسائیوں کے بہشت میں بیاہ بھی ہوتے ہیں کیونکر عیسیٰ کا بیاہ خدا نے وہیں کیا۔ پوچھنا چاہئے کہ اُس کا خسر۔ ساس۔ سالا وغیرہ کون تھے؟ اور اُس کے ہاں کتنے بال بچے ہوئے؟ اور منی کے زائل ہو جانے سے طاقت، عقل، قوت وغیرہ بھی کم ہو گئی ہوگی اور اب تک عیسیٰ مر بھی گیا ہوگا کیونکہ مرکب شے کے اجزا ضرور جدا جدا ہو جایا کرتے ہیں۔ آج تک عیسائیوں نے اس کو مان کر دھوکا کھایا اور نہ جانے کب

لہ اصل انجیل میں ۱۶۰۰ ہے۔

آیت ۵-۶-۷)

(محقق) کیا زمین کے لوگوں کو بہکانے کے لئے شیطان اور حیوان وغیرہ کا بھیجنا اور مقدس آدمیوں سے مقابلہ کرانا ڈاکوؤں کے سردار کا سا کام نہیں؟ یہ کام خدا کا یا خدا کے عابدوں کا نہیں ہو سکتا ۔ ۱۱۶

(۱۱۷) پھر جو میں نے نگاہ کی دیکھو کہ برہ صیہون پہاڑ پر کھڑا تھا۔ اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار تھے جن کے ماتھوں پر اُن کا اور اُن کے باپ کا نام لکھا تھا۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱)

(محقق) دیکھئے جہاں بیٹے کا باپ رہتا تھا وہیں اُسی صیہون پہاڑ پر اُس کا لڑکا بھی رہتا تھا لیکن ایک لاکھ چوالیس ہزار آدمیوں کا شمار کیونکر کیا؟ صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار ہی بہشت میں جانے والے ہیں۔ باقی کروڑوں عیسائیوں کے سر پر مہر نہ لگی۔ کیا وہ سب دوزخ میں گئے؟ عیسائیوں کو چاہئے کہ صیہون پہاڑ پر جا کر دیکھیں کہ بیٹے کا باپ اور اُس کی فوج وہاں ہے یا نہیں؟ اگر ہو تو یہ تحریر درست ہے ورنہ غلط۔ اگر وہ کسی اور جگہ سے وہاں آیا تو جانئے کہاں سے آیا؟ اگر کہو بہشت سے تو جانو کہ وہ پرندہ ہے کہ اتنی بڑی فوج کے ساتھ آپ خود اوپر سے نیچے اُڑ کر آیا جایا کرتا ہے۔ اگر وہ اسی طرح آمد و رفت رکھتا ہے تو ایک ضلع کے حاکم کی مانند ہوا۔ اور اگر کہیں کہ وہ ایک دو یا تین ہیں تو ایسا کہنا صادق نہیں آسکتا کیونکہ کم از کم ایک ایک کرہ میں ایک ایک خدا تو چاہئے۔ ایک دو یا تین خدا بہت سے کروڑوں کا انتظام کرنے اور سب جگہ یک دم دورہ کرنے کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے ۔ ۱۱۷

(۱۱۸) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روح کہتی ہے کہ ہاں تاکہ وے اپنی محنتوں سے آرام پاویں۔ اور اُن کے اعمال اُن کے ساتھ پیچھے پیچھے آتے ہیں۔ (باب ۱۴۔ آیت ۱۳)

(محقق) دیکھئے عیسائیوں کا خدا تو کہتا ہے کہ اُن کے اعمال اُن کے ساتھ رہیں گے یعنی اعمال کے مطابق سزا جزا سب کو دیجاویگی۔ پر عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ سب کے گناہ اپنے اوپر لیتا اور گناہ معاف بھی کئے جاوینگے۔ صاحب عقل غور کریں کہ خدا کا قول سچا ہے یا عیسائیوں کا؟ دونو تو سچے ہو نہیں سکتے۔ ان میں سے ایک جھوٹا ضرور ہوگا۔ ہمیں کیا خواہ عیسائیوں کا خدا جھوٹا ہو۔ خواہ عیسائی ۔ ۱۱۸

(۱۱۹) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور خدا کے غضب کے بڑے کولھو میں ڈال دیا

ہوگا۔ پہلے بہشت کا خیال یہاں سے ہی چھوڑ ہاتھ جوڑ کر بیٹھے رہو۔ جہاں امن نہ ہو اور جنگ و جدل ہوتا رہے وہ جگہ عیسائیوں کو ہی مبارک رہے ۔ (۱۴) ۔

(۱۵) سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے۔ اور سارے جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۱۲ آیت ۹)

(محقق) کیا جب وہ شیطان بہشت میں تھا تب لوگوں کو نہیں بہکاتا تھا؟ اُس کو عمر بھر کے لئے قید کیوں نہ کر دیا یا مار کیوں نہ ڈالا؟ اُس کو زمین پر کیوں گرا دیا؟ اگر سب جہان کا بہکانے والا شیطان ہے تو شیطان کا بہکانے والا کون ہے؟ اگر شیطان خود بخود بگڑ گیا ہے تو شیطان کے بغیر ہی بگڑ جانے والے خود بخود بگڑ جائینگے۔ اور اگر اُس کو بہکانے والا خدا ہے تو وہ خدا ہی نہیں ٹھیرا۔ ظاہر تو یہ ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا خدا بھی شیطان سے ڈرتا ہوگا۔ کیونکہ اگر شیطان سے طاقتور ہے تو خدا نے اُس کو گناہ کرتے وقت ہی سزا کیوں نہ دی؟ دُنیا میں جس قدر حکومت شیطان کی ہے۔ اُس کا ہزارواں حصہ بھی عیسائیوں کے خدا کی نہیں۔ اس لئے عیسائیوں کا خدا شیطان کو بدی سے باز نہیں رکھ سکتا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسے اِس زمانہ کے عیسائی حاکم ڈاکو چور وغیرہ کو جلدی سزا دے دیتے ہیں ویسا بھی عیسائیوں کا خدا نہیں۔ پھر کون ایسا بے عقل آدمی ہے کہ ویدک مت کو چھوڑ کر پھر عیسائی مذہب قبول کرے ۔ (۱۱۵)

(۱۶) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ افسوس اُن پر جو خشکی اور تری کے رہنے والے ہیں کیونکہ ابلیس بڑے غصہ سے تم پر اُترا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (باب ۱۲۔ آیت ۱۲)

(محقق) کیا وہ خدا وہیں کا محافظ اور مالک ہے؟ زمین انسان وغیرہ جانداروں کا محافظ اور مالک نہیں ہے؟ اگر زمین کا بھی بادشاہ ہے تو شیطان کو کیوں نہ مار سکا؟ خدا دیکھتا رہتا ہے اور شیطان بہکاتا پھرتا ہے پھر بھی وہ اُس کو روک نہیں سکتا۔ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک اچھا خدا ہے اور دوسرا بُرا بادشاہ ۔ (۱۱۶)

(۱۷) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور بیالیس مہینوں تک لڑائی کرنے کو اُسے اختیار بخشا گیا۔ اور اُس نے خدا کی بابت کفر بکنے میں اپنا منہ کھولا کہ اُس کے نام اور اُس کے خیمے اور اُن کے حق میں جو آسمان پر رہتے ہیں کفر بکے۔ اور اُسے یہ دیا گیا کہ مقدس لوگوں سے مقابلہ کرے اور اُن پر غالب ہووے اور سب فرقوں اور اہل زبانوں اور قوموں پر اُسے اختیار عنایت ہوا۔ (باب ۱۳۔

گرجاؤں میں صلیب وغیرہ کی شکل بناکر بُت پرستی کی جاتی ہے ۔ ۱۱۱ ۔

(۱۱۱) اور خدا کی ہیکل آسمان میں کھولی گئی اور اُس کی ہیکل میں اُس کے عہد کا صندوق دیکھنے میں آیا .... (باب ۱۱۔ آیت ۱۹)

(محقق) آسمان میں جو مندر ہے وہ ہر وقت بند رہتا ہوگا کبھی کبھی کھولا جاتا ہوگا۔ کیا خدا کی بھی ہیکل (مندر) ہو سکتی ہے؟ جو بےصورت ہر جگہ حاضر و محیط کل ہے اُس کا کوئی بھی مندر نہیں ہو سکتا۔ ہاں عیسائیوں کے مجسم خدا کا خواہ آسمان میں خواہ زمین پر مندر ہو سکتا ہے۔ اور جیسی ٹیاں ٹن ٹن پوں پوں کی یہاں ہوتی ہے ویسی ہی عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہوتی ہوگی۔ اور عہد کا صندوق بھی کبھی کبھی عیسائی دیکھتے ہونگے اور نہ معلوم اُس سے کیا مطلب برآری کرتے ہونگے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ سب باتیں آدمیوں کو دام میں لانے کے لئے ہیں ۔ ۱۱۲ ۔

(۱۱۲) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اُس کے پاؤں تلے اور اُس کے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا۔ اور وہ حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور جننے کی تکلیف تھی پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا جس کے سات سر اور دس سینگ اور اُس کے سروں پر سات تاج تھے ظاہر ہوا اور اُس کی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچے اور اُنہیں زمین پر ڈالا .... (باب ۱۲۔ آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴)

(محقق) دیکھئے لمبے چوڑے گپوڑے۔ ان کے بہشت میں بھی بیچاری عورت چلاتی ہے۔ اُس کی گریہ وزاری کوئی نہیں سنتا۔ اور نہ کوئی اُس کی تکلیف دور کر سکتا ہے۔ اور اژدہا کی دُم بھی کتنی بڑی ہوتی تھی۔ کہ جس نے ستاروں کی ایک تہائی کو زمین پر ڈالا۔ زمین تو چھوٹی ہے اور ستارے بڑے بڑے کُرے ہیں۔ اس زمین پر ایک بھی نہیں سما سکتا یہاں پر یہی قیاس کرنا چاہئے کہ ستاروں کی تہائی اس بات کے لکھنے والے کے گھر پر گری ہوگی۔ اور جس اژدہا کی دُم اس قدر بڑی تھی کہ جس نے سارے ستاروں کی تہائی لپیٹ کر زمین پر گرادی تو وہ اژدہا بھی اُسی کے گھر میں رہتا ہوگا ۔ ۱۱۳ ۔

(۱۱۳) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہا سے لڑے اور اژدہا اور اُس کے فرشتے لڑے ۔ (باب ۱۲۔ آیت ۷)

(محقق) جو شخص عیسائیوں کے بہشت میں جاتا ہوگا وہ بھی لڑائی میں دُکھ پاتا

کو جن کے ماتھوں پر خدا کی مہر نہیں . . . . پانچ مہینوں تک اذیت پہنچاویں (باب ۹ – آیت ۴ تا ۵)

(محقق) کیا نرسنگے کی آواز سن کر ستارے انہیں فرشتوں پر اوس کی بوند کی طرح میں گرے ہونگے؟ یہاں تو نہیں گرے۔ بھلا وہ ٹڈیاں یا ٹڈیاں بھی قیامت کے لئے خدا نے پال رکھی ہونگی اور وہ مہر کو دیکھ کر شناخت بھی کر لیتی ہونگی کہ ملاوٹ کون ہیں۔ یہ صرف بھولے آدمیوں کو خوف دلا کر عیسائی بنا لینے کا ڈھنگ نکالا ہے کہ جو عیسائی نہ ہونگے انہیں ٹڈیاں کاٹینگی۔ ایسی باتیں جاہلوں کے ملک میں چل سکتی ہیں، نہ یہ درست ہیں نہیں۔ کیا یہ قیامت کا حال درست ہو سکتا ہے؟ ۱۰۸

(۱۰۹) اور فوجوں کے سواروں کا شمار بیس کروڑ تھے . . . . (باب ۹ – آیت ۱۶)

(محقق) بھلا اتنے گھوڑے بہشت میں کہاں ٹھیرتے کہاں چرتے کہاں رہتے اور کس قدر لید کرتے تھے؟ اور لید کی بدبو بھی بہشت میں کس قدر ہوگی؟ ایسے بہشت ایسے خدا اور ایسے مذہب کو ہم سب آریوں کا دور ہی سے سلام ہے۔ ایسا بکھیڑا عیسائیوں کے سر پر سے بھی قادر مطلق کی عنایت سے دور ہو جاوے تو بہت اچھا ہے۔ ۱۰۹

(۱۱۰) پھر میں نے ایک اور زور آور فرشتے کو آسمان سے اترتے دیکھا جو ایک بدلی کو اوڑھے اور اس کے سر پر دھنک تھی اور اس کا چہرہ آفتاب سا اور اس کے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند تھے . . . . اور اس نے اپنا داہنا پاؤں سمندر پر اور بایاں خشکی پر دھرا۔ (باب ۱۰ – آیت ۱ تا ۲)

(محقق) ان فرشتوں کی کہانی سننے کہ پرانوں اور بھاٹوں کی باتوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ ۱۱۰

(۱۱۱) اور ایک سرکنڈا عصا کی مانند مجھے دیا گیا اور وہ فرشتہ کھڑا ہو کے بولا کہ اٹھ اور خدا کی ہیکل اور قربانگاہ اور ان کو جو اس میں عبادت کرتے ہیں ناپ۔ (باب ۱۱ – آیت ۱)

(محقق) یہاں تو کیا بلکہ عیسائیوں کے بہشت میں بھی ہیکل (مندر) بنائے اور ناپے جاتے ہیں۔ خوب جیسا بہشت ویسی ہی باتیں۔ یہاں عیسائی لوگ خدا کے بیٹے کے جسم اور خون کا گوشت اور شراب میں تصور کر کے کھاتے پیتے ہیں اور

(باب ۴ - آیت ۲ و ۵)

(محقق) کیا بائبل کا خدا اسرائیل وغیرہ فرقوں کا ہی مالک ہے یا سارے جہان کا؟ اگر سارے جہان کا مالک ہوتا تو صرف ان جنگلیوں کا ساتھ کیوں دیتا؟ اور انہیں کی مدد کرتا رہا دوسرے کا نام تک بھی نہیں لیتا۔ اس لئے وہ خدا نہیں اور بتلاتے ہیں کہ اسرائیل وغیرہ فرقوں کے آدمیوں پر مُہر لگانا کم علمی ہے یا یوحنا کی گھڑنت ہے ۔ ۱۰۴

(۱۰۵) اسی واسطے وے خدا کے تخت کے آگے ہیں اور اُس کی ہیکل میں رات دن اُس کی بندگی کرتے ہیں .... (باب ۷ - آیت ۱۵)

(محقق) کیا یہ اوّل درجہ کی بُت پرستی نہیں ہے؟ اور کیا ان کا خدا انسان کی مانند مُجسّم اور محدود المکان نہیں ہے؟ کیا وہ رات کو سوتا بھی ہے؟ اگر سوتا ہے تو رات کے وقت بندگی کیسے کرتے ہونگے؟ اور اُس کی نیند بھی دور ہو جاتی ہوگی اور اگر رات دن جاگتا رہتا ہوگا تو بہت پژمردہ اور بیمار رہتا ہوگا ۔ ۱۰۵

(۱۰۶) پھر ایک اور فرشتہ آیا اور سونے کا بخوردان لئے ہوئے قربانگاہ کے اوپر کھڑا ہوا اور بہت بخور اُسے دیا گیا .... اور اُس بخور کا دھواں مقدسوں کی دعاؤں میں ملکے فرشتے کے ہاتھ سے خدا کے پاس اوپر گیا۔ پھر اُس فرشتے نے بخوردان کو لیا اور اُس میں قربانگاہ سے آگ لیکے بھری اور زمین پر پھینکی تب آوازیں ہوئیں اور گرج اور بجلی اور بھونچال ہوا۔ (باب ۸ - آیت ۳-۵)

(محقق) دیکھئے بہشت تک قربانگاہ، بخور، دھوپ، چراغ اور تبرک ہیں۔ اور نرسنگے کی آواز ہوتی ہے۔ کیا بیراگیوں کے مندر سے عیسائیوں کا بہشت کم ہے؟ دھوم دھام تو کچھ زیادہ ہی ہے ۔ ۱۰۶

(۱۰۷) پہلے فرشتے نے نرسنگا پھونکا تب اولے اور آگ خون آمیز موجود ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی اور تہائی زمین جل گئی۔ (باب ۸ - آیت ۷)

(محقق) واہ رے عیسائیوں کے پیشین گو خدا۔ خدا کے فرشتے۔ نرسنگے کی آواز اور قیامت کی لیلا محض لڑکوں کا کھیل ہے ۔ ۱۰۷

(۱۰۸) اور پانچویں فرشتے نے نرسنگا پھونکا۔ تب میں نے ایک ستارہ زمین پر آسمان سے گرا ہوا دیکھا اور اُس کو کنوئیں کی کنجی جس کی تھاہ نہیں دی گئی اور اس نے اُس کنوئیں کو جس کی تھاہ نہیں کھولا۔ اُس کنوئیں سے بڑے تنور کا سا دھواں اُٹھا .... اور دھوئیں سے زمین پر ٹڈیاں نکلیں۔ اور انہیں ویسا ہی مقدور دیا گیا جیسا زمین کے بچھوؤں کا ہے اور انہیں کہا گیا .... اُن آدمیوں

دیکھو ایک گھوڑا پیلے رنگ کا ہے۔ اور ایک اُس پر سوار ہے جس کا نام موت ہے ۔۔۔۔۔۔
۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔ (باب ۶ - آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۸)

(محقق) دیکھئے تو یہ پُرانوں سے بھی بڑھ کر لغویات ہیں یا نہیں۔ بھلا کتابوں کی مُہروں کے اندر گھوڑا اور سوار کیونکر رہ سکتے ہیں؟ اِن خواب کے بڑبڑانے کی سی باتوں پر جنہوں نے یقین کر لیا ہے اُن کی جہالت کا کیا اندازہ ہے؟ ۱۰۱

(۱۰۲) اور اُنہوں نے بلند آواز سے چلا کے کہا کہ اے مالک پاک اور برحق تو کب تک عدالت نہ کریگا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلا نہ لیگا۔ تب اُن میں سے ہر ایک کو سفید پیراہن دیا گیا اور اُنہیں کہا گیا۔ کہ تھوڑی مدت تک صبر کریں جب تک کہ ہم اُن کی خدمت اور اُن کے بھائی جو اُن کی طرح پر مارے جانے پر تھے تمام نہ ہوں۔
(باب ۶ - آیت ۱۰ و ۱۱)

(محقق) جو عیسائی ہونگے وہ دورہ سپرد ہو کر ایسا انصاف کرانے کے لئے پڑے رو یا کریں گے۔ جو شخص ویدمارگ کو قبول کریگا۔ اُس کے انصاف ہونے میں کچھ بھی دیر نہ ہوگی۔ عیسائیوں سے پوچھنا چاہیئے کہ کیا خدا کی کچہری آج کل بند ہے؟ کیا عدل کا کام نہیں ہوتا۔ کیا منصف بیکار بیٹھے ہیں؟ اس سوال کا جواب بالکل تسلی بخش نہ دے سکیں گے۔ پھر یہ لوگ خدا کو بھی بہکا لیتے ہیں اور وہ بہکایا بھی جا سکتا ہے کیونکہ اِن کے کہنے پر فوراً اُن کے دشمن سے بدلا لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور یہ لوگ ایسے کینہ ور ہیں کہ بعد موت بھی دشمن کا بدلا لیتے ہیں۔ اِن میں امن کا خیال تک نہیں اور جہاں امن نہیں وہاں تکلیف کی کیا انتہا ہوگی۔ ۱۰۲

(۱۰۳) اور آسمان کے ستارے اِس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح انجیر کے درخت سے اُس کے کچے پھل گر جاتے ہیں جب اُسے بڑی آندھی ہلاتی ہے اور آسمان طومار کی طرح جب آپسے لپیٹا جائے دو حصے ہو گیا ۔۔۔۔۔۔۔ (باب ۶ - آیت ۱۳ و ۱۴)

(محقق) دیکھئے یوحنا کی پیشین گوئی کی باتیں۔ اُسے علم نہیں تھا تب ہی تو ایسی اوٹ پٹانگ باتیں گھڑلیں۔ ستارے تو سب کُرے ہیں اِس کُرۂ زمین پر کیسے گر سکتے ہیں؟ اور کشش آفتاب اُن کو اِدھر اُدھر کیونکر جانے دیتی ہوگی؟ اور کیا آسمان چٹائی کی مانند ہے؟ یہ آکاش (آسمان) شکل والی شے نہیں جس کو کوئی لپیٹے یا اکٹھا کر سکے۔ بس معلوم ہوا کہ یوحنا وغیرہ سب جنگلی آدمی تھے۔ اِن کو اِن علمی باتوں کی کیا خبر؟ ۱۰۳

(۱۰۴) میں نے اُن کا شمار جن پر مہر کی گئی تھی سُنا۔ کہ بنی اسرائیل کے سب فرقوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی۔ یہوداہ کے فرقے سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی۔

نہ پھر اُس کتاب کو کھولنے اور پڑھنے یا اُسے دیکھنے۔ (باب ۵۔ آیت ۱ تا ۴)

(محقق) غور کیجئے۔ عیسائیوں کے بہشت میں تختوں اور آدمیوں کی رونق اور کئی مہروں سے بند کتاب جس کو کھولنے یا دیکھنے والا آسمان اور زمین پر کوئی نہیں ملا یوحنا کا رونا اور بعد ازاں ایک بزرگ کا کہنا کہ وہی عیسیٰ اس کتاب کو کھولنے والا ہے مطلب یہ ہے کہ جس کا بیاہ اُسی کے گیت۔ دیکھئے عیسیٰ ہی کو سب سے بڑا بنایا جاتا ہے۔ لیکن یہ صرف باتیں ہی باتیں ہیں ۹۸ ٭

(۹۹) اور میں نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُس تخت اور چاروں جانداروں کے درمیان اور بزرگوں کے بیچ ایک برہ یوں کھڑا ہے کہ گویا ذبح کیا گیا ہے جس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں جو خدا کی ساتوں روحیں ہیں اور تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں۔ (باب ۵۔ آیت ۶)

(محقق) دیکھئے! یوحنا کے خواب کی خیالی باتیں کہ بہشت میں تمام عیسائی اور چار جاندار اور عیسیٰ بھی ہے اور کوئی نہیں۔ یہ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ یہاں تو عیسیٰ کی دو آنکھیں تھیں اور سینگ کا نام و نشان نہ تھا لیکن بہشت میں جا کر سات سینگ اور سات آنکھیں لگ گئیں اور وہ ساتوں خدا کی روحیں عیسیٰ کے سینگ اور آنکھیں بن گئیں۔ افسوس ایسی باتوں کو عیسائیوں نے کیوں مان لیا؟ بھلا کچھ تو عقل کو کام میں لاتے ۹۹ ٭

(۱۰۰) اور جب اُس نے کتاب لے لی تھی تب وہ چاروں جاندار اور چوبیس بزرگ اُس برہ کے آگے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ میں بربط اور عود سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے یہ مقدسوں کی دعائیں ہیں۔ (باب ۵۔ آیت ۸)

(محقق) بھلا جب عیسیٰ بہشت میں نہ ہوگا تب یہ بیچارے بخور، چراغ، نیویدیہ، آرتی وغیرہ کس کی پرستش کرتے ہونگے؟ یہاں پر پروٹسٹنٹ عیسائی تو بت پرستی کی تردید کرتے ہیں لیکن ان کا بہشت بت پرستی کا گھر بن رہا ہے ۱۰۰ ٭

(۱۰۱) اور جب برہ نے اُن مہروں میں سے ایک کو توڑا تب میں نے دیکھا اور اُن چاروں جانداروں میں سے ایک کی آواز بادل کے گرجنے کی مانند سنی جو بولا آ اور اور میں نے نظر کی اور دیکھو کہ ایک نقرہ گھوڑا اور وہ جو اس پر سوار تھا کمان لئے ہے اور ایک تاج اُسے دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا اور فتح مند ہونے کو نکلا۔ اور جب اُس نے دو مہر توڑی .... تب دوسرا گھوڑا سرخ رنگ نکلا اُس کے سوار کو یہ دیا گیا کہ زمین سے چین لے .... اور جب اُس نے تیسری مہر توڑی .... ایک مشکی گھوڑا ہے .... اور جب اُس نے چوتھی مہر توڑی .... ۱!

کیا عیسٰی کے پہلے کوئی بھی خدا کو نہیں پہنچا کہ عیسٰی جگہ وغیرہ کا لالچ دیتا ہے۔ جو اپنے مُنہ سے راہ حق اور زندگی بتاتا ہے وہ ہر طرح سے نفی ہے۔ اس لئے یہ باتیں درست بھی نہیں ہو سکتیں ٭ ۹۴ ٭

(۹۵) میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا۔ اور ان سے بھی بڑے کام کریگا .... (باب ۱۴۔ آیت ۱۲)

(محقق) دیکھئے جو عیسائی لوگ عیسٰی پر پورا ایمان رکھتے ہیں وہ اُس کی مانند مُردوں کو زندہ کرنے کا کام کیوں نہیں کر سکتے؟ اور اگر ایمان لانے سے بھی معجزے نہیں دکھا سکتے تو تحقیق جاننا چاہیئے کہ عیسٰی نے بھی معجزے نہیں دکھلائے ہونگے۔ خود عیسٰی ہی کہتا ہے کہ تم بھی معجزے کروگے لیکن آج کل کوئی بھی عیسائی ایک معجزہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے جس کی دل کی آنکھیں پھوٹ گئی ہوں وہ عیسٰی کو مُردوں کے زندہ کرنے والا مان لے ٭ ۹۵ ٭

(۹۶) جو اکیلا سچا خدا ہے ٭ (باب ۱۷۔ آیت ۳)

(محقق) جب لا شریک واحد خدا ہے تو عیسائیوں کا تین خدا ماننا بالکل جھوٹ ہے۔ اسی طرح بہت مقاموں پر انجیل میں لغو باتیں بھری پڑی ہیں ٭ ۹۶ ٭

یوحنا کے مکاشفات کی کتاب

اب یوحنا کی عجیب و غریب باتیں سنو:-

(۹۷) .... اور اُن کے سروں پر سونے کے تاج تھے .... اور آگ کے سات چراغ اُس تخت کے آگے روشن تھے۔ یہ خدا کی سات روحیں ہیں اور اُس تخت کے آگے شیشہ کا ایک سمندر بلور کی مانند تھا اور تخت کے بیچوں بیچ اور تخت کے گردا گرد چار جاندار تھے جو آگے پیچھے آنکھوں سے بھرے تھے ٭ (باب ۴۔ آیت ۴ تا ۶)

(محقق) دیکھئے! عیسائیوں کا بہشت ایک شہر کی مانند ہے اور اُن کا خدا بھی چراغ کی مانند۔ اور سنہری تاج زیور پہننا اور آنکھوں کا آگے پیچھے ہونا اور تخت کے گرد تصویر جانوروں کا ہونا بعید از قیاس ہے۔ ان باتوں کو کون مان سکتا ہے؟ ٭ ۹۷ ٭

(۹۸) اور میں نے اُس کے دہنے ہاتھ میں جو تخت پر بیٹھا تھا ایک کتاب دیکھی جو اندر باہر لکھی ہوئی اور سات مُہروں سے بند تھی .... کہ کون اس لائق ہے کہ کتاب کو کھولے اور اُس کی مُہریں توڑے اور کسی کو مقدور نہ ہوا نہ آسمان پر نہ زمین پر نہ زمین کے نیچے کہ اس کتاب کو کھولے یا اُسے دیکھے۔ اور میں بہت رویا کہ کوئی اس لائق

کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں۔ اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُس کے ہوئی۔ زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔ (باب ۱ - آیت ۱ تا ۴)

(محقق) ابتدا میں کلام بغیر متکلم کے نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کلام خدا کے ساتھ تھا۔ تو ایسا کہنا ہی فضول ہے اور کلام خدا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب وہ ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا تو یہ بتاؤ کہ پہلے کلام تھا یا خدا؟ اور کلام کے ذریعہ خلقت کبھی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک اُس کی علت مادی نہ ہو۔ کلام کے بغیر بھی چپ چاپ رہ کر خالق خلقت پیدا کر سکتا ہے۔ زندگی کس میں تھی اور کیسی تھی۔ ان الفاظ سے جیو کا ازلی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اگر جیو ازلی ہے تو آدم کے نتھنوں میں سانس پھونکنا جھوٹ ہوا۔ اور زندگی کیا انسانوں کا ہی نور ہے حیوانات وغیرہ کا نہیں؟ ۹۲

(۹۳) جب شام کا کھانا ہو چکا تھا۔ شیطان نے شمعون کے بیٹے یہودا اسکریوتی کے دل میں ڈال کر اُسے پکڑوا دیا۔ (باب ۱۳ - آیت ۲)

(محقق) یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے تو شیطان کو کون بہکاتا ہے؟ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکایا جاتا ہے تو پھر انسان بھی خود بخود بہکایا جا سکتا ہے۔ پھر شیطان کا کیا کام؟ اور اگر شیطان کا پیدا کرنے والا اور بہکانے والا خدا ہے تو وہی شیطان کا شیطان عیسائیوں کا خدا ٹھیرا اور خدا ہی نے سب کو اُس کے ذریعہ بہکایا ہے۔ بھلا ایسے کام خدا کے ہو سکتے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ عیسائیوں کی اس کتاب کو الہامی، اور عیسیٰ کو خدا کا بیٹا جنہوں نے بنایا وہ شیطان ہوں تو ہوں۔ یہ خدا کی طرف سے کتاب نہیں اور نہ اُس میں بیان کردہ خدا خدا ہے اور نہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے۔ ۹۳

(۹۴) تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پر ایمان لاتے ہو مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں۔ نہیں تو میں تمہیں کہتا۔ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں اور جس حالت میں کہ میں جاتا اور تمہارے لئے جگہ تیار کرتا تو پھر آؤں گا تمہیں اپنے ساتھ لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو۔ یسوع نے اُسے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کے پاس نہیں آسکتا ہے۔ اگر تم مجھے جانتے تو میرے باپ کو بھی جانتے۔ (باب ۱۴ - آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۶ و ۷)

(محقق) دیکھئے۔ عیسیٰ کی یہ باتیں کیا پوپ لیلا سے کم ہیں؟ اگر ایسا دام نہ بچھاتے تو اُن کے مذہب میں کون پھنستا؟ کیا عیسیٰ نے اپنے باپ کا ٹھیکہ لے لیا ہے اور اگر وہ کے بس میں ہے تو غیر کے تابع ہونے سے وہ خدا ہی نہیں۔ کیونکہ خدا کسی کی سفارش نہ

اور اُس جسم سے آسمان کو کیوں نہیں جاتے؟ ۸۸ ۔

یہ متی کی انجیل میں سے لکھ چکے اب مرقس کی انجیل کے بارہ میں لکھا جاتا ہے ۔

مرقس کی انجیل

(۸۹) کیا یہ بڑھئی نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (باب ۶۔ آیت ۳)

(محقق) دراصل یوسف بڑھئی تھا۔ اس لئے بیٹے بھی بڑھئی تھا۔ کئی ایک برس تک بڑھئی کا کام کرتا رہا بعدہ پیغمبر بنتا بنتا خدا کا بیٹا ہی بن بیٹھا اور ایسا ہی جنگلی لوگ اُسے ماننے لگ گئے تب ہی تو بڑی کاریگری ظاہر کی۔ کاٹنا کوٹنا۔ پھوڑنا پھاڑنا بڑھئی کا ہی کام ہوتا ہے ۔ ۸۹ ۔

لوقا کی انجیل

(۹۰) یسوع نے اُس کو کہا تو کیوں مجھ کو نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔ (باب ۱۸۔ آیت ۱۹)

(محقق) جب خود عیسیٰ ہی خدا کو لاشریک بتلاتا ہے تو عیسائیوں نے روح القدس باپ اور بیٹا تین (خدا) کہاں سے بنا لئے۔ ۹۰ ۔

(۹۱) تب اُسے ہیرودیس کے پاس بھیجا ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ہیرودیس یسوع کو دیکھ کے بہت خوش ہوا کیونکہ مدت سے چاہتا تھا کہ اُسے دیکھے اس لئے کہ اُس کی بابت بہت کچھ سنا تھا اور اُس کی کوئی کرامات دیکھنے کی امید تھی اور اُس نے اُس سے بہتیری باتیں پوچھیں پر اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دیا۔ (باب ۲۳۔ آیت ۷، ۸، ۹)

(محقق) یہ بات متی کی انجیل میں نہیں ہے۔ اس لئے شہادت میں فرق آ گیا کیونکہ سارے ساکشی ایک سے نہیں ہیں۔ اور اگر عیسیٰ چالاک اور کراماتی ہوتا تو ہیرودیس کی باتوں کا جواب دیتا اور کرامات بھی دکھلاتا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسیٰ میں علمیت اور کرامات کچھ بھی نہ تھی۔ ۹۱ ۔

یوحنا کی انجیل

(۹۲) ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا میں خدا

چونکہ ... اور یسوع نے پھر بڑے شور سے چلا کر جان دی۔ (باب ۲۷ - آیت ۱۱ تا ۱۴ - ۲۶ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۲ - ۳۴ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ تا ۵۰)۔

(محقق) بیشک اس موقع پر بیٹے کے ساتھ اُن بدمعاشوں نے بدسلوکی ہی کی۔ لیکن اس میں بیٹے کا بھی قصور ہے۔ کیونکہ خدا کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ اگر وہ کسی کا باپ ہو تو کسی کا سسر، سالا اور رشتہ دار بھی ہو۔ جب حاکم نے پوچھا تھا تو سچ سچ بیان کر دیتا۔ اگر بیٹے کے چلائے ہوئے معجزات ٹھیک اور درست ہوتے تو چاہئے تھا کہ اب بھی صلیب پر سے اُتر کر سب کو اپنا مرید بنا لیتا۔ اور اگر وہ خدا کا بیٹا ہوتا تو خدا بھی اس کو بچا لیتا۔ نیز اگر وہ تینوں کال کا جاننے والا ہوتا تو بیت ملا سرکہ چکھ کر کیوں چھوڑتا کیونکہ وہ پہلے ہی جانتا ہوتا۔ اور اگر وہ صاحب کرامات ہوتا تو چلا چلا کر کیوں جان دیتا؟ اس لئے جاننا چاہئے کہ خواہ کوئی کتنی ہی چالاکی کرے لیکن آخر میں سچ سچ اور جھوٹ جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عیسیٰ اُس زمانہ کے جنگلی لوگوں میں کچھ اچھا تھا۔ نہ وہ کراماتی، نہ خدا کا بیٹا اور نہ ہی عالم تھا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایسا عذاب کیوں جھیلتا؟ ۸۰۔

(۸۸) اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا تھا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اُتر کے آیا اور اُس پتھر کو قبر سے ڈھلکا کر اُس پر بیٹھ گیا۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا اُس نے کہا تھا وہ اُٹھا ہے .... جب وے اُس کے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں دیکھو یسوع اُن سے ملا اور کہا سلام۔ اُنہوں نے پاس آ کر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ تب یسوع نے اُنہیں کہا مت ڈرو۔ جا کر میرے بھائیوں سے کہو کہ جلیل کو جاویں وہاں مجھے دیکھیں گے۔ پھر وے گیارہ شاگرد جلیل کے اُس پہاڑ کو جہاں یسوع نے اُنہیں فرمایا تھا گئے اور اُسے دیکھ کے اُنہوں نے اُس کو سجدہ کیا پر بعضے شبہے میں رہے اور یسوع نے پاس آ کر اُن سے کہا کہ آسمان و زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا .... اور دیکھو میں زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں .... (باب ۲۸ - آیت ۲ - ۶ - ۹ - ۱۰ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۲۰)

(محقق) یہ بات بھی قابل تسلیم نہیں ہے کیونکہ خلاف علم اور خلاف قانون قدرت ہے۔ اول تو خدا کے پاس فرشتوں کا ہونا، اُن کو جا بجا بھیجنا، اُن کا اوپر سے اُترنا وغیرہ باتیں ناممکن ہیں۔ کیا خدا اوتار لیتا ہے یا جسم رکھتا ہے؟ کیا اُسی جسم سے وہ آسمان پر گیا اور پھر جی اُٹھا۔ کیا اُسی جسم کے قدم پکڑ کر اُن عورتوں نے سجدہ کیا؟ اور وہ جسم تین دن تک سڑ کیوں نہ گیا اور اپنے منہ سے سب کا حاکم بننا صرف شیخی خورہ کی بات ہے۔ شاگردوں سے ملنا اور اُن سے یہ باتیں کرنا ناممکن ہے کیونکہ اگر یہ تمام باتیں سچ ہوتیں تو آج کل مُردے کیوں نہیں جی اٹھتے؟

ایسا سنگین جرم نہ تھا کہ جو اُس پر لگایا گیا لیکن وہ بھی تو جنگلی سے تھے انصاف کرنا کیا جانیں۔ اگر یسوع حضرت مسیح خدا کا بیٹا نہ بنتا اور وے اُس کے ساتھ یہ بدسلوکی نہ کرتے تو دونوں کے حق میں اچھا ہوتا۔ لیکن اس قدر علم وہاں تھا نہیں اور انصاف کی خصلت کہاں سے لاتے ؟

(۲۸) پھر یسوع حاکم کے روبرو کھڑا تھا اور حاکم نے اُس سے پوچھا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے یسوع نے اُس سے کہا ہاں تو ٹھیک کہتا ہے۔ اور اُس وقت سردار کاہن اور بزرگ اُس پر فریاد کر رہے تھے پر وہ کچھ جواب نہ دیتا تھا۔ تب پلاطس نے اُس سے کہا کیا تو نہیں سنتا کہ یہ تجھ پر کتنی گواہیاں دیتے ہیں۔ پر اُس نے اُن کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا چنانچہ حاکم نے بہت تعجب کیا۔ پلاطس نے اُن سے کہا پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے میں کیا کروں اُن سبھوں نے اُس سے کہا اُسے صلیب دے .... اور یسوع کو کوڑے مار کر حوالہ کرو تاکہ صلیب دیا جاوے۔ تب حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو دیوان خانہ میں لیجا کر ساری پلٹن اُس کے گرد جمع کی۔ اور اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے قرمزی پیراہن پہنایا۔ اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈا اُس کے ہاتھ میں دیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُس پر ٹھٹھا مار کر کہا اے یہودیوں کے بادشاہ سلام۔ اور اُس پر تھوکا اور وہ سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارا جب وے اُس سے ٹھٹھا کر چکے تو اُس پیراہن کو اُس پر سے اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور صلیب پر کھینچنے کو لے چلے اور ایک مقام گلگتا نامی یعنی کھوپڑی کی جگہ پہنچ کے سرکہ پت ملا ہوا پینے کو دیا اُس نے چکھ کے نہ چاہا کہ پیئے۔ اور اُسے صلیب پر کھینچ کر اور اُس کے قتل کا سبب لکھ کر اُس کے سر کے اوپر ٹانگ دیا .... اور اُس کے ساتھ دو چور بھی صلیب پر کھینچے گئے ایک داہنے دوسرا بائیں۔ اور جو ادھر اُدھر سے جاتے سر ہلا کر اُسے ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے اے ہیکل کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے آپ کو بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہے صلیب پر سے اُتر آ۔ یونہیں سردار کاہنوں نے بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ ٹھٹھا مار کے کہا اُس نے اوروں کو بچایا پر آپ کو نہیں بچا سکتا۔ اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اب صلیب پر سے اُتر آوے تو ہم اُس پر ایمان لاویں۔ اُس نے خدا پر بھروسا رکھا اگر وہ اُس کو چاہتا ہے تو وہ اب اُس کو چھڑا وے کیونکہ وہ کہتا تھا میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اسی طرح وے چور بھی جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے اُسے طعنہ مارتے تھے۔ تب چھٹویں گھنٹے سے نویں گھنٹے تک ساری سرزمین میں اندھیرا چھا گیا۔ اور نویں گھنٹے کے قریب یسوع نے بڑے شور سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا۔ اُن میں سے بعضوں نے جو وہاں کھڑے تھے سُن کر کہا وہ الیاس کو پکارتا ہے۔ وہیں اُن میں سے ایک نے دوڑ کر بادل (اسفنج) لیا اور سرکے میں بھگویا اور نرکٹ پر رکھ کر

خدا کا بیٹا ہے تو ہم سے کہہ۔ یسوع نے اُس سے کہا ہاں وہی جو تو کہتا ہے ....
تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا کہ یہ کفر کہہ چکا ہے اب ہمیں اور گواہ کیا ضرور تم نے
آپ اُس کا کفر سُنا۔ اب تمہاری کیا صلاح اُنھوں نے جواب میں کہا وہ قتل کے لائق ہے۔
تب اُنھوں نے اُس کے منہ پر تھوکا اور اُسے گھونسا مارا اور دوسروں نے اُسے طمانچہ مار
کے کہا اے مسیح ہمیں نبوت سے بتا کہ کس نے تجھے مارا۔ جب پطرس باہر دالان میں بیٹھا
تھا ایک لونڈی نے اُس پاس آکے کہا تو بھی یسوع جلیلی کے ساتھ تھا۔ پر اُس نے سب کے
سامنے انکار کر کے کہا میں نہیں جانتا کہ تو کیا کہتی ہے۔ پھر جب وہ ڈیوڑھی کی طرف باہر گیا
ایک دوسری نے اُسے دیکھکر اُن سے جو وہاں تھے کہا کہ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا
تب اُس نے قسم کھا کے پھر انکار کیا کہ میں اُس شخص کو نہیں جانتا۔ تب اُس نے لعنت بھیجکر
اور قسم کھا کر کہا کہ میں اُس شخص کو نہیں جانتا۔ (باب ۲۶ - آیت ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ -
۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴) ۔

(محقق) دیکھئے عیسٰے میں نہ ہی اتنی طاقت اور نہ ہی اتنا جلال تھا کہ وہ اپنے شاگردوں کو پختہ ایمان والا بنا سکتے تاکہ وہ ایسے ہو جاتے کہ اگر انہیں اپنی جان پر بھی کھیلنا پڑتا تو بھی اپنے ربی (اُستاد) کو لالچ سے نہ پکڑواتے نہ منکر ہوتے نہ جھوٹ بولتے نہ جھوٹی قسم کھاتے۔ عیسٰے میں کوئی معجزہ بھی نہ تھا۔ مثلاً توریت میں لکھا ہے کہ لوط کے گھر پر مہمانوں کو مارنے کے لئے بہت سے لوگ چڑھ آئے تھے۔ وہاں خدا کے دو فرشتے تھے اُنھوں نے اُن کو اندھا کر دیا۔ اگرچہ یہ بات بھی ناممکن ہے تاہم یہ تو ثابت ہو گیا کہ عیسٰے کرامات میں لوط کے برابر بھی نہ تھا۔ آج کل عیسائیوں نے اس قدر عیسٰے کے نام سے کیوں پکار رکھا ہے بجائے ایسی ذلت کے مرنے کے اگر وہ خود شتاب کر یا سمادھی چڑھا کر یا کسی اور طرح سے جان دیتا تو اچھا تھا۔ مگر یہ تمیز سوائے علم کے کیسے حاصل ہو؟

وہ (عیسٰے) یہ بھی کہتا ہے کہ:۔

(۵۳) ...... میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ
تمن سے زیادہ میرے لئے حاضر کر دیگا۔ (باب ۲۶ - آیت ۵۳)

(محقق) خوب۔ دھمکا تا بھی جاتا ہے اور اپنی اور اپنے باپ کی بڑائی بھی کئے جاتا ہے لیکن کر کچھ نہیں سکتا۔ دیکھو تعجب کی بات کہ جب سردار کاہن نے پوچھا کہ یہ لوگ تیرے خلاف شہادت دیتے ہیں۔ اس کا جواب دے۔ تو عیسٰے خاموش رہا۔ یہ عیسٰے نے اچھا نہ کیا۔ سچ سچ کہہ دینا چاہئے تھا اور بہت سی گھمنڈ کی باتیں کرنی مناسب نہ تھیں۔ نیز جنہوں نے عیسٰے پر جھوٹا الزام لگا کر اُسے مارا انہیں بھی ایسا کرنا روا جب نہ تھا کیونکہ عیسٰے کا کوئی

کر سکتا ہے؟ ۴۲ ۔

(۴۳) اور اُن کے کھانے کے وقت یسوع نے روٹی لی اور برکت مانگ کے توڑی اور شاگردوں کو دیکر کہا لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لیکر شکر کیا اور انہیں دیکر کہا تم سب اس میں سے پیو کیونکہ یہ میرا لہو ہے یعنی نئے عہد کا لہو (باب ۲۶۔ آیت ۲۶، ۲۷، ۲۸)

(محقق) بھلا ایسی بات بجز بے علم اور سادہ لوح کے کوئی بھی شائستہ آدمی کر سکتا ہے کہ کوئی کھانے کی چیز کو گوشت اور پینے کی چیز کو لہو کہہ سکتا ہے؟ عیسائی کی اس بات کو آج کل کے عیسائی خدا وند کا کھانا کہتے ہیں۔ یہ بات کیسی بُری ہے؟ جنہوں نے اپنے پیر کے گوشت اور لہو کو کھانے پینے کی چیزیں فرض کرکے نہ چھوڑا وہ اوروں کا گوشت کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ ۴۳ ۔

(۴۴) تب اُس نے پطرس اور زبدی کے دو بیٹے ساتھ لئے اور غمگین اور نہایت دلگیر ہونے لگا۔ تب اُس نے اُن سے کہا کہ میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری موت کی سی حالت ہے .... اور کچھ آگے بڑھ کر منہ کے بل گرا اور دعا مانگتے ہوئے کہا کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے گذر جائے .... (باب ۲۶۔ آیت ۳۷، ۳۸، ۳۹)

(محقق) دیکھئے جیسے ایک معمولی آدمی تھا۔ اگر خدا کا بیٹا اور تینوں زمانوں کے جاننے والا اور عالم شخص ہوتا تو ایسی بیجا حرکت نہ کرتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعوے کہ یہ خدا کا بیٹا ماضی اور مستقبل کا جاننے والا اور گناہ معاف کرنے والا ہے اُس نے خود یا اُس کے شاگردوں نے گھڑی ہے۔ اس سے یہ جانا جاتا ہے کہ وہ صرف معمولی سیدھا سادہ بے علم آدمی تھا نہ کہ عالم یوگی اور سدھ (صاحب کرامات) ۴۴ ۔

(۴۵) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو یہوداہ جو ان بارہوں میں سے ایک تھا آیا اور اس کے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آپہنچی۔ اس کے پکڑوانے والے نے انہیں یہ کہہ کے پتہ دیا تھا کہ جسے میں چوموں وہی ہے اُسے پکڑ لینا۔ اُس نے فوراً یسوع پاس آکر کہا اے ربی سلام اور چوم لیا .... تب انہوں نے پاس آکے یسوع پر ہاتھ ڈالے اور اُسے پکڑ لیا .... تب سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے .... آخر دو جھوٹے گواہوں نے آکر کہا کہ اس نے کہا ہے کہ میں خدا کی ہیکل کو ڈھا سکتا اور تین دن میں اُسے بنا سکتا ہوں۔ تب سردار کاہن نے اُٹھ کر اُس سے کہا تو کچھ جواب نہیں دیتا یہ تجھ پر کیا گواہی دیتے ہیں۔ مگر یسوع چپ رہا۔ تب سردار کاہن نے اُس سے کہا میں تجھے زندہ خدا کی قسم دیتا ہوں کہ اگر تو مسیح

بھی ہیں۔ وہاں کے لوگ جنگلی تھے اُس کی باتوں پر یقین کر بیٹھے۔ جیسا آج کل یوروپ ترقی کر رہا ہے اگر ایسا ہی اُس وقت ہوتا تو اُس کے معجزے کوئی بھی نہ مانتا۔ باوجود کسی قدر عالم ہونے کے عیسائی لوگ اب بھی ہٹ دھرمی اور تعصب کی مجاملات کی وجہ سے اس مذہب سے کنارہ کش ہو کر مکمل سچائی سے بھرے ہوئے ویدک مارگ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یہی اُن میں نقص ہے ۔ ۷۹ ۔

(۸۰) آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔ (باب ۲۴۔ آیت ۳۵)۔

(محقق) یہ بات بھی بے علمی اور سادہ لوحی کی ہے بھلا آسمان ہل کر کہاں جائیگا۔ جب آسمان نہایت لطیف ہونے کی وجہ سے آنکھ سے دکھائی ہی نہیں دیتا تو اُس کا ہلنا کون دیکھ سکتا ہے؟ اور اپنے منہ میاں مٹھو بننا شریف آدمیوں کا شیوہ نہیں ۔

(۸۱) تب وہ بائیں طرف والوں سے بھی کہے گا اے ملعونو۔ میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں جاؤ جو شیطان اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (باب ۲۵۔ آیت ۴۱)

(محقق) بھلا یہ کتنی بڑی طرفداری کی بات ہے کہ جو اپنے شاگرد ہیں اُن کو بہشت نصیب ہو اور غیروں کو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جاوے۔ لیکن جب لکھا ہے کہ آسمان ہی نہ رہیگا تو ہمیشہ کی آگ دوزخ اور بہشت کہاں رہینگے؟ اگر شیطان اور اُس کے فرشتوں کو خدا نہ بناتا تو دوزخ کی اس قدر تیاری کیوں کرنی پڑتی؟ اور جب صرف ایک شیطان ہی خدا کے غضب سے نہ ڈرا تو وہ خدا کیسا ہوا؟ کیونکہ وہ اُسی کا فرشتہ ہو کر باغی ہو گیا تھا۔ خدا اُسے نہ تو گرفتار کر کے قید کر سکا اور نہ جان سے مار سکا تو پھر اُس کی خدائی کہاں رہی؟ اور دیکھئے شیطان نے عیسٰے کو بھی چالیس دن دُکھ دیا۔ اور عیسٰے بھی اُس کا کچھ نہ کر سکا۔ تو پھر اُس کا بھی خدا کا بیٹا ہونا فضول ٹھیرا۔ پس ثابت ہوا کہ نہ تو عیسٰے خدا کا بیٹا ہے اور نہ بائبل کا خدا سچا خدا ہے ۔ ۸۱ ۔

(۸۲) تب اُن بارہ میں سے ایک نے جس کا نام یہودہ اسکریوتی تھا سردار کاہنوں کے پاس جا کر کہا کہ میں یسوع کو تمہیں پکڑوا دوں تو مجھے کیا دو گے تب اُنہوں نے اُس سے تیس روپیہ کا اقرار کیا۔ (باب ۲۶۔ آیت ۱۴۔ ۱۵)

(محقق) اب دیکھئے کہ سارے معجزے اور ساری خدائی یہاں پر ظاہر ہو گئی۔ کیونکہ جو اُس کا شاگرد رشید تھا وہ بھی اُس کی صحبت سے پاک نہ ہو سکا تو دوسروں کو وہ موت کے بعد کس طرح پاک بنا سکیگا؟ عیسٰے پر ایمان لانے والے اُس پر یقین کر کے کس قدر دھوکا کھاتے ہیں۔ جو شخص اپنے شاگرد کا اپنی حیات میں کچھ بھلا نہ کر سکا وہ موت کے بعد دوسروں کی کیا ترقی

کہتے ہیں۔ اگر کوئی گورا کسی کالے کو مار ڈالے تو بھی طرفداری کرکے بہت سا جرم کو بے قصور ٹھہرا بری کر دیا جاتا ہے۔ ایسا ہی یسوع کے بہشت میں بھی انصاف ہوگا۔ یہاں پر ایک اور اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ ایک شخص دنیا کی پیدائش کے آغاز میں مرا اور دوسرا قیامت کی رات کو۔ پہلا شخص تو قیامت تک انتظار میں رہیگا اور دوسرے کا انصاف اسی وقت ہو جائیگا۔ دیکھئے یہ کتنی بڑی بے انصافی ہے۔ جو دوزخ میں پڑیگا وہ لاانتہا زمانہ تک دوزخ کا عذاب بھوگے گا اور جو بہشت میں جائیگا وہ ہمیشہ راحت بھوگے گا۔ یہ بھی کس قدر بے انصافی ہے؟ کیونکہ محدود تدابیر اور محدود اعمال کا ثمرہ محدود ہونا چاہئے۔ دو دو آدمیوں کے بالکل مساوی گناہ یا ثواب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے رنج و راحت کی کمی بیشی کی وجہ سے کم و بیش درجوں کے بہشت اور دوزخ ہوں تب ہی تو روحیں سکھ و دکھ بھوگ سکتی ہیں۔ سو اس بات کا ذکر عیسائیوں کی کتاب میں نہیں ہے۔ پس یہ کتاب خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ اور نہ ہی یسوع خدا کا بیٹا ہو سکتا ہے کسی شخص کے ماں باپ سو سو ہرگز نہیں ہو سکتے۔ یہ بڑے اندھیر کی بات ہے کیونکہ ایک شخص کی ایک ماں اور ایک ہی باپ ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں نے لکھا ہے کہ ایک شخص کو بہتر حوریں بہشت میں ملینگی قیاساً معلوم ہوتا ہے کہ وہ ذکر یہاں سے لیا ہوگا ۔۔۔۔

(۹۷) اور جب صبح کو شہر میں جانے لگا اُسے بھوک لگی تب انجیر کا ایک درخت راہ کے کنارے دیکھ کر اُس پاس گیا اور جب پتّوں کے سوا اُس میں کچھ نہ پایا تو کہا اب سے تجھ میں کبھی پھل نہ لگے سو وہیں انجیر کا درخت سوکھ گیا۔ (باب ۲۱۔ آیت ۱۸۔ ۱۹)

محقق: تمام پادری اور عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ یسوع بڑا حلیم الطبع۔ بُردبار اور غصہ وغیرہ عیبوں سے مبرا تھا۔ مگر اس بات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یسوع غصّہ ور تھا اور رُت موسموں کا علم بھی نہ تھا اور اُس کی بے علم آدمیوں کی سی خصلت تھی۔ بھلا یہاں درخت کا کیا قصور تھا کہ اُس کو بددعا دی اور وہ سوکھ گیا۔ درخت اُس کی بددعا سے تو نہ سوکھا ہوگا۔ بلکہ کسی دوائی کے ڈالنے سے سوکھ گیا ہو تو تعجب نہیں ۔۔۔۔

(۹۸) اُن دنوں کی مصیبت کے بعد فوراً سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی قوتیں ہل جائینگی۔ (باب ۲۴۔ آیت ۲۹)

محقق: واہ یسوع صاحب! آپ نے کس علم سے جانا کہ ستارے گر پڑینگے۔ اور آسمان کی کون سی قوت ہے کہ جو گر جائینگی؟ اگر یسوع تھوڑا بھی علم پڑھا ہوتا تو ضرور جان لیتا کہ یہ ستارے سب دُنیا ہیں اور وہ کیونکر گر سکتے ہیں۔ چونکہ یسوع بڑھئی کے گھر پیدا ہوا تھا ہمیشہ لکڑی چیرنے چھیلنے کاٹنے اور جوڑنے کا کام کرتا رہا ہوگا اُسے اس جنگلی ملک میں جب پیغمبر بننے کا شوق پیدا ہوا تب ایسی باتیں بنانے لگا۔ کتنی باتیں اُس کے مُنہ سے اچھی بھی نکلیں لیکن بہت سی بُری

نادان لیں یعنی مطلب: معلوم ہوا کہ عیسائیوں کی عقل بچوں کی سی نہ ہوتی تو وہ ایسی بعید از قیاس اور خلاف از علم باتیں کیوں مانتے؟ مزید براں یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر یسوع آپ خود علم سے محروم اور بچوں کی سی عقل والا نہ ہوتا تو اوروں کو لڑکوں کی مانند بننے کی تعلیم کیوں دیتا؟ کیونکہ جو جیسا ہوتا ہے وہ اوروں کو بھی ویسا ہی بنانا چاہتا ہے ٭ ٭ ٭ ٭

(۷۶) . . . . میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔ پھر میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا اس سے آسان ہے۔ کہ ایک دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔ (باب ۱۹ آیت ۲۳-۲۴)

(محقق) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ غریب تھا۔ اور دولتمند اس کی عزت نہ کرتے ہونگے اسی لئے ایسا لکھا ہوگا لیکن یہ بات سچ نہیں۔ کیونکہ دولتمندوں اور مفلسوں میں نیک و بدلوگ ہوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا کام کرے وہ اچھا اور جو برا کرے وہ برا ثمرہ پاتا ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ خدا کی بادشاہت کسی ایک مقام پر مانتا تھا ہر جگہ نہیں۔ جو ایک مقام میں محدود ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت سب جگہ ہے۔ پھر اس میں داخل ہوگا یا نہ ہوگا۔ یہ کہنا صرف بے معنی کی بات ہے ٭ اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جس قدر عیسائی دولتمند ہیں وے سب دوزخ میں ہی جائینگے۔ اور مفلس سب بہشت میں جائینگے۔ بھلا ذرا تو عیسیٰ غور کرتا کہ جس قدر مال و اسباب دولتمندوں کے پاس ہے۔ اس قدر مفلسوں کے پاس نہیں۔ اگر دولتمند سوچ سمجھ کر دھرم کے کاموں میں راستے سے صرف کریں تو وہ مفلسوں کی نسبت گری ہوئی حالت میں بھی بآسانی اعلےٰ درجہ پر پہنچ سکتے ہیں ٭ ٭ ٭ ٭

(۷۷) یسوع نے انہیں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم جو میرے پیچھے ہوئے جب نئی خلقت میں ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔ تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھوگے۔ اور اسرائیل کی بارہ گروہوں کی عدالت کروگے اور جس نے گھر یا بھائی یا بہن یا ماں باپ یا جورو یا بال بچوں یا زمین کو میرے نام پر چھوڑا ہے سو گنا پاویگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔ (باب ۱۹ آیت ۲۸-۲۹)

(محقق) دیکھئے یسوع کی اندرونی لیلا۔ اس نے یہ خیال کرکے کہ لوگ بعد موت بھی میرے پھندے سے نہ نکل جائیں یہ باتیں گھڑی ہیں۔ جس شخص نے تیس روپیہ کے لالچ سے اپنے ہادی کو پکڑوا کر مروا دیا ویسے گنہگار بھی اس کے پاس تخت پر بیٹھینگے۔ اور اسرائیل کے خاندان کا طرفداری کی وجہ سے انصاف ہی نہ کیا جاویگا۔ بلکہ اُن کے سب گناہ معاف ہو جائینگے اور وہ اوروں کا انصاف کرینگے۔ اسی وجہ سے تو عیسائیوں کی بہت طرفداری

محقق: جو عیسائی لوگ بہ پرچار کرتے پھرتے ہیں کہ آؤ ہمارے مذہب میں گناہ معاف کرو اور نجات پاؤ وغیرہ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ کیونکہ اگر عیسےٰ میں گناہ کے دُور کرنے ایمان کے قائم کرنے اور پاک کرنے کی طاقت ہوتی تو اپنے شاگردوں کا ایمان قائم کرکے اُن کے گناہ دور کرکر اُن کو پاک کیوں نہ کر دیتا؟ جو یسوع کے ساتھ ساتھ گھومتے تھے اُنہیں کو وہ پاک ایماندار اور بہتر نہ بنا سکا تو وہ موت کے بعد نہ جانے کہاں ہوگا؟ اُس وقت کسی کو پاک نہیں کر سکیگا جب یسوع کے شاگرد رائی بھر ایمان نہیں رکھتے تھے اور اُنہوں نے یہ کتاب انجیل لکھی ہے پھر یہ کتاب کیونکر مستند ہو سکتی ہے؟ کیونکہ جیسے اعتقاد ناپاک اور ادھرمی آدمیوں کی تحریر ہوتی ہے اُس پر اعتقاد کرنا بہبودی کی خواہش کرنے والے آدمیوں کا کام نہیں اور اگر یسوع کا یہ قول درست ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ کسی عیسائی میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ ہم میں پورا یا تھوڑا ایمان ہے تو اُس کو کہنا چاہئے کہ آپ اِس پہاڑ کو راستہ میں سے ہٹا دیویں۔ اگر اُن کے ہٹانے سے ہٹ جائے تو بھی یہ ثابت نہ ہوگا کہ اُن میں پورا ایمان ہے۔ بلکہ ایک رائی کے دانے کے برابر ہے اور جو نہ ہٹا سکے تو سمجھو ایک قطرہ بھی ایمان عیسائیوں میں نہیں ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہاں غرور وغیرہ برائیوں کا نام پہاڑ ہے تو بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو مُردے اندھے کوڑھی دیو چڑھوں کو بھلا چنگا کرنے سے مُسست جاہل نادانی اور گمراہ لوگوں کو ہوشیار کرکے تندرست کر نا مراد ہوگی تو یہ بھی تسلیم نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ اپنے شاگردوں کو کیوں نہ ہوشیار بنا دیتا؟ اس سے یہ نامعقول باتیں یسوع کی بے علمی پر دلالت کرتی ہیں۔ اگر اُس کو کچھ بھی علم ہوتا تو ایسی سادہ لوحی کی باتیں کیوں کہتا؟ سچ ہے۔

" निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते "

جہاں کوئی بھی درخت نہ ہو تو وہاں ارنڈی کا درخت ہی سب سے اچھا اور بڑا شمار کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی وحشی اور جاہلوں کے ملک میں عیسےٰ کا ہونا بھی غنیمت تھا۔ لیکن آج کل یسوع کس گنتی میں ہے؟ ۹۶

(۹۵) میں تمہیں سچ کہتا ہوں اگر تم لوگ توبہ نہ کرو اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ (باب ۱۸۔ آیت ۳)

محقق: جب اپنی ہی مرضی سے توبہ کرنا بہشت کا باعث اور توبہ نہ کرنا دوزخ کا باعث ہے تو کوئی کسی کا گناہ و ثواب کس طرح لے سکتا ہے اور چھوٹے لڑکے کی مانند ہو جانے کی تعلیم دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کی باتیں علم اور قانون قدرت کے بالکل خلاف تھیں اور وہ یہ چاہتا تھا کہ لوگ میری باتوں کو بچوں کی مانند بغیر دلیل کے مان لیں ایسے جیسی بالکل نہیں۔ آنکھ بند کرکے

ہیں۔ اور جادو وغیرہ یا بیماریوں کا چھوٹنا قانون قدرت کے خلاف ہونے سے ناممکن ہے تو ایسی ایسی باتوں کا ماننا کیا بے عقلوں کا کام نہیں ہے؟ اگر روحیں بولنے والی نہیں اور نہ سننے والا ہے تو روحیں کیا کام کرتی ہیں؟ روحیں بچاتی یا روح کوئی کا ثمرہ سُکھ یا دُکھ ضرور ہی بھوگتا ہوگا۔ یہ بھی ایک لغو بات ہے۔ جیسا یسوع پھوٹ کرانے اور لڑانے کو آیا تھا ویسا ہی آج کل جھگڑا لوگوں میں چل رہا ہے۔ یہ کیسی بڑی بات ہے کیونکہ پھوٹ کرانے سے ہمیشہ آدمیوں کو دُکھ ہوتا ہے۔ عیسائیوں نے اسی کو گرو منتر سمجھ لیا ہوگا کیونکہ جب ایک دوسرے سے پھوٹ کرانا یسوع جی اچھا مانتا تھا تو یہ کیوں نہیں ملتے ہونگے؟ یہ یسوع جی کا کام ہوگا کہ گھر کے لوگوں کے دشمن گھر کے لوگوں کو بنانا۔ یہ شریف آدمیوں کا کام نہیں ہے۔

(۴۲) تب یسوع نے اُنہیں کہا کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں۔ وے بولے سات اور کئی ایک چھوٹی مچھلیاں۔ تب اس نے جماعتوں کو حکم دیا کہ زمین پر بیٹھ جاویں۔ پھر ان سات روٹیوں اور مچھلیوں کو لیکر شکر کیا اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دیا اور شاگردوں نے لوگوں کو۔ اور سب کھا کے آسودہ ہوئے اور ٹکڑوں سے جو بچ رہے تھے اُنہوں نے سات ٹوکریاں بھر کر اٹھائیں اور کھانے والے سوا عورتوں اور لڑکوں کے چار ہزار مرد تھے۔ (باب ۱۵۔ آیت ۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸)

(محقق) دیکھئے! کیا یہ آجکل کے جھوٹے کراماتیوں اور شعبدے بازوں وغیرہ کی طرح فریب کی بات نہیں ہے۔ ان روٹیوں میں اور روٹیاں کہاں سے آ گئیں؟ اگر یسوع میں ایسی کراماتیں ہوتیں تو وہ خود بھوکا ہو کر انجیر کے پھل کھانے کو کیوں جنگل پھرتا۔ اپنے واسطے مٹی پانی اور پتھر وغیرہ سے حلوا اور روٹیاں کیوں نہ بنا لیں؟ یہ سب باتیں لڑکوں کے کھیل کی مانند ہیں۔ جس طرح کئی سادھو بیراگی ایسی فریب کی باتیں کر کے جاہلوں کو ٹھگتے ہیں اسی طرح کی یہ بھی باتیں ہیں۔

(۴۳) اور تب ہر ایک کو اُس کے اعمال کے موافق بدلا دیگا۔ (باب ۱۶۔ آیت ۲۷)

(محقق) اگر اعمال کے موافق بدلا دیا جاویگا تو عیسائیوں کا گناہ کے معاف ہونے کی تعلیم دینا بے سود ہے اور اگر وہ بات سچی ہے تو یہ جھوٹی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جو معاف کرنے کے لائق ہونگے وہی معاف کئے جاوینگے اور ناقابل معافی معاف نہیں کئے جاوینگے تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ تمام اعمال کا ثمرہ مناسب طور پر دینے میں ہی انصاف اور پورا رحم ہوتا ہے۔

(۴۴) .... اے بے اعتقاد اور ٹیڑھی قوم .... میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی۔ (باب ۱۷۔ آیت ۱۷-۲۰)

(باب ۸۔ آیت ۲۸۔۲۹۔۳۰۔۳۱۔۳۲):

(محقق) بھلا یہاں ذرا غور کیجئے کہ یہ سب باتیں جھوٹی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ مُردہ قبرگاہ سے کبھی نہیں نکل سکتا۔ وہ کسی کے پاس نہ جاتے نہ بات چیت کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں بے علموں کی ہیں جو کہ بالکل جنگلی ہوتے ہیں۔ وہ ایسی باتوں پر اعتقاد کرتے ہیں۔ پھر اُن سوروں کا خون کرا دیا۔ سور والوں کے نقصان کرنے کا گناہ یسوع کو ہوا ہوگا۔ اور عیسائی لوگ یسوع کو گناہ بخشنے والا اور پاک صاف کرنے والا مانتے ہیں تو اُن دیوؤں کو پاک صاف کیوں نہ کر سکا؟ اور سور والوں کا نقصان کیوں نہ بھر دیا؟ کیا آج کل کے تعلیم یافتہ عیسائی اور انگریز لوگ ان گپوڑوں کو بھی مانتے ہونگے؟ اگر مانتے ہیں تو توہمات کے جال میں گرفتار رہیں ۶۹۔

(۷۰) اور دیکھو ایک جھولے کے مارے کو کہ جو چارپائی پر پڑا تھا اُس پاس لائے۔ یسوع نے اُس کا ایمان دیکھ کے اُس جھولے کے مارے سے کہا اے بیٹے خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے .... میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بُلانے کو آیا ہوں۔ (باب ۹۔ آیت ۲۔۱۳)

(محقق) یہ بھی بات ویسی ہی ناممکن ہے جیسی کہ پہلے لکھ آئے ہیں اور جو گناہ معاف کرنے کی بات ہے۔ وہ صرف سادہ لوح آدمیوں کو لالچ کے جال میں گرفتار کرنا ہے۔ جیسے دوسرے کی پی ہوئی شراب۔ بھانگ یا کھائی ہوئی افیون کا نشہ دوسرے کو نہیں چڑھتا۔ ویسے ہی کسی کا کیا ہوا گناہ کسی کو نہیں لگتا۔ بلکہ جو کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔ یہی خدا کا انصاف ہے۔ اگر دوسرے کا کیا ہوا گناہ ثواب دوسرے کو ملے یا عادل خود لے لیویں یا کرنے والوں ہی کو جزا سزا نہ دیوے تو وہ غیر منصف ہو جاوے۔ دیکھو دھرم ہی بہتری کرنے والا ہے یسوع یا اور کوئی نہیں۔ اور دھرماتماؤں کے واسطے یسوع وغیرہ کی کچھ ضرورت نہیں اور نہ گنہگاروں کے لئے کیونکہ گناہ کسی کا نہیں چھوٹ سکتا ۷۰۔

(۷۱) یسوع نے اپنے بارہ شاگردوں کو اپنے پاس بُلا کے اُنہیں قدرت بخشی کہ ناپاک روحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور دُکھ درد کو دور کریں۔ کہنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح جو تم میں بولتی ہے۔ یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح کروانے آیا۔ صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں آیا ہوں کہ مرد کو اُس کے باپ اور بیٹی کو اُس کی ماں اور بہو کو اُس کی ساس سے جُدا کروں۔ اور آدمی کے دشمن اُس کے گھر ہی کے لوگ ہونگے۔ (باب ۱۰۔ آیت ۱۔۲۰۔۳۴۔۳۵۔۳۶)

(محقق) یہ وہی شاگرد ہیں جن میں سے ایک تیس روپیہ کے لالچ سے یسوع کو گرفتار کرائیگا۔ اور باقی منحرف ہو کر علیحدہ علیحدہ بھاگینگے۔ دیوؤں کا آنا یا نکالنا، بغیر علم کے خلاف

سمجھے ہوں تو بیٹے کو خداوند کہکر کبھی نہ پکاریں۔ اگر اس بات کو نہ مانینگے تو قیامت سے کبھی نہ بچ سکینگے ۔ ۹۹ ۔

(۶۷) اُس دن بہتیرے مجھ سے کہینگے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اُس وقت میں اُن سے صاف کہو نگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا۔ اے بدکارو میرے پاس سے دور ہوؤ۔ (آیت ۲۲-۲۳)

(تحقیق) دیکھئے! جیسے جنگلی آدمیوں کو یقین دلانے کے لئے بہشت کا منصف بننا چاہتا تھا۔ صرف سادہ لوح آدمیوں کو پھانسنے کی بات ہے ۔ ۶۷ ۔

(۶۸) اور دیکھو ایک کوڑھی نے آ کے اُسے سجدہ کیا اور کہا اے خداوند اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔ تب یسوع نے اُسے ہاتھ بڑھا کے اُسے چھُوا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ تو پاک صاف ہو۔ اور وہیں اُس کا کوڑھ جاتا رہا۔ (باب ۸ - آیت ۲-۳)

(تحقیق) یہ سب باتیں سادہ لوح آدمیوں کے پھنسانے کی ہیں۔ اگر عیسائی لوگ ان باتوں کو جو کہ علم اور قانون قدرت کے خلاف ہیں صحیح مانتے ہیں تو شکراچاریہ دھنونتری کشیپ وغیرہ کی باتیں جو کہ پُرانوں اور مہابھارت میں لکھی ہوئی ہیں۔ سچ کیوں نہیں سمجھتے مثلاً لکھا ہے کہ بہت دشمنوں کی مری ہوئی فوج زندہ کر دی گئی۔ برہسپتی کے فرزند کچ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے جانوروں اور مچھلیوں کو کھلا دیا گیا۔ اُسے شکراچاریہ نے زندہ کر دیا۔ بعد ازاں کچ کو مار کر شکراچاریہ کو کھلا دیا پھر اُس کو شکم میں زندہ کر کے باہر نکالا آپ مر گیا اُس کو کچ نے زندہ کر دیا۔ کشیپ رشی نے اُس آدمی اور درخت کو کہ جسے تکشک نے بھسم کر ڈالا تھا صحیح و سالم کر دیا۔ دھنونتری نے لاکھوں مردے زندہ کئے۔ لاکھوں کوڑھی وغیرہ مریضوں کو اچھا کیا۔ لاکھوں اندھوں اور بہروں کو آنکھ اور کان دیئے۔ اس قسم کی کتھا کو کیوں جھوٹ کہتے ہو۔ اگر مذکورہ بالا باتیں جھوٹی ہیں تو عیسٰے کی باتیں جھوٹی کیوں نہیں؟ جو دوسرے کی بات کو غلط اور اپنی جھوٹی کو بھی سچی کہتے ہیں وہ ہٹھ دھرمی کیوں نہیں سمجھے جائیں؟ اس لئے عیسائیوں کی باتیں ہٹھ دھرمی کی اور لڑکوں کی مانند ہیں ۔ ۶۸ ۔

(۶۹) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دو شخص جن میں دیو چڑھے تھے قبروں سے نکلکر اُسے ملے بہت ایسے تُند تھے کہ کوئی اُس راستے سے چل نہ سکتا تھا۔ اور دیکھو اُنہوں نے چلا کے کہا۔ اے یسوع خدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام تو یہاں آیا کہ وقت سے پہلے ہمیں دکھ دے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو دیوں نے اُس کی منت کر کے کہا اگر تو ہم کو نکالتا ہے تو ہمیں اُن سؤروں کے غول میں جانے دے۔ تب اُس نے اُنہیں کہا جاؤ۔ اور وے نکل کر اُن سؤروں کے غول میں گئے اور دیکھو سؤروں کا سارا غول کنارے پر سے دریا میں کود ا اور پانی میں ڈوب مرا۔

نے سے بھوتوں کا نکالنا اور بیماریوں کا رفع کرنا درست ہو تو یہ انجیل کی بات بھی سچی ہو۔ یہ (در اصل) سادہ لوح آدمیوں کو دام توہمات میں پھنسانے کے لئے یہ باتیں ہیں۔ اگر عیسائی لوگ عیسےٰ کی باتوں کو مانتے ہیں تو یہاں کے دیوی کے مجاوروں کی باتیں کیوں نہیں مانتے چونکہ یہ باتیں بھی انہیں کی مانند ہیں ۶۳ ؀

(۶۴) مبارک وے جو دل کے غریب ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں ہی کی ہے۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلیگا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔ پس جو کوئی ان حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھلاوے آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا ...... (باب ۵۔ آیت ۳۔ ۱۸۔ ۱۹)

(محقق) اگر آسمان یعنی بہشت ایک ہے تو اس کا بادشاہ بھی ایک ہی ہونا چاہئے۔ اس لئے جتنے دل کے غریب ہیں اگر وے سب بہشت کو جاوینگے تو بہشت میں سلطنت کا حق کس کا ہوگا؟ وہ باہم لڑائی جھگڑا کرینگے اور سلطنت کا انتظام درہم برہم ہو جائیگا ؀ اور لفظ غریب سے اگر کنگال مراد لوگے تو درست نہیں۔ اگر اس سے مراد حلیم لوگے تو بھی درست نہیں۔ کیونکہ کنگال اور حلیم کے معنی ایک نہیں بلکہ جو دل میں غریب ہوتا ہے اس کو صبر کبھی نہیں ہوتا اس لئے یہ بات درست نہیں۔ جب آسمان زمین ٹل جاوینگے تب توریت بھی ٹل جاویگی۔ ایسی عارضی آئین انسان کی گھڑنت ہو سکتی ہیں۔ ہمہ دان خدا کی نہیں۔ یہ تو صرف لالچ اور خوف دکھلایا ہے کہ جو ان حکموں کو نہ مانیگا وہ آسمان میں سب سے چھوٹا شمار کیا جائیگا ؀ ۶۴ ؀

(۶۵) ہماری روزینہ کی روٹی آج ہمیں بخش۔ مال اپنے واسطے زمین پر جمع نہ کرو۔ .... (باب ۶۔ آیت ۱۱۔ ۱۹)

(محقق) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت عیسےٰ پیدا ہوا تھا اس وقت لوگ جنگلی اور کنگال تھے۔ اور عیسےٰ بھی ویسا ہی تھا۔ تب ہی تو دن بھر کی روٹی کے حاصل کرنے کی خدا سے دعا مانگتا ہے اور دوسروں کو یہی تعلیم دیتا ہے۔ اگر مال جمع کرنا ناروا ہے تو عیسائی لوگ کیوں مال جمع کرتے ہیں؟ ان کو چاہئے کہ مسیح کے حکم کی تعمیل کر کے سب کچھ خیرات میں دیدیں اور مفلس ہو جائیں ؀ ۶۵ ؀

(۶۶) نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا۔ .... (باب ۷۔ آیت ۲۱)

(محقق) غور کیجئے کہ بڑے بڑے پادری بشپ اور کرسچین لوگ عیسےٰ کا یہ قول سچا

(تحقیق) اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انجیل خدا ہمہ دان نہیں کیونکہ اگر ہمہ دان ہوتا تو اُس کی آزمائش شیطان سے کیوں کرواتا خود جان لیتا۔ بھلا کسی عیسائی کو آج کل چالیس رات اور چالیس دن بھوکا رکھیں تو وہ کبھی بچ سکیگا؟ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور نہ کچھ اُس میں کرامات تھی ورنہ شیطان کے سامنے پتھر کی روٹیاں کیوں نہ بنا دیں؟ اور آپ بھوکا کیوں رہا؟ سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدا نے پتھر بنایا ہے۔ اُس کو روٹی کوئی بھی نہیں بنا سکتا اور خدا بھی قانون سابقہ کو تبدیل نہیں کرسکتا کیونکہ وہ ہمہ دان ہے اور اُس کے تمام کام غلطی سے پاک ہیں + ۲۱ +

(۲۲) اور اُنہیں کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ کہ میں تمہیں آدمیوں کے مچھوے بناؤنگا وے اُسی وقت جالوں کو چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔ (باب ۴۔ آیت ۱۹-۲۰)

(تحقیق) معلوم ہوتا ہے کہ عیسے نے توریت کے دس احکام میں سے اُس حکم کو کہ اولاد اپنے والدین کی خدمت اور عزت کرے جس سے اُن کی عمر بڑھے (توڑا) کیونکہ عیسے نے اپنے والدین کی خدمت نہیں کی بلکہ دوسروں کو بھی والدین کی خدمت سے باز رکھا۔ اسی گناہ کے باعث (شاید) دراز عمری کو نہ پہنچا اور یہ بھی ظاہر ہو گیا۔ کہ عیسے نے مچھلی کی مانند آدمیوں کے پھنسانے کے لئے ایک مذہب کا جال پھیلایا تاکہ اُن کو پھنسا کر اپنا مطلب پورا کیا جاوے جب خود عیسے ہی ایسا تھا تو آج کل کے پادری لوگ اپنے جال میں آدمیوں کو پھنسا دیں تو کیا تعجب ہے؟ کیونکہ جس طرح بڑی بڑی اور بہت سی مچھلیوں کو جال میں پھنسانے والے کی قدر ہوتی ہے اور روزی بھی بخوبی حاصل ہو جاتی ہے اُسی طرح جو بہت سے آدمیوں کو اپنے مذہب میں پھنسا لے اُس کی بھی زیادہ عزت ہوتی اور وہ دولت کماتا ہے اسی طرح سے یہ لوگ جنہوں نے وید شاستر نہ پڑھا ہو اُن سیدھے سادے آدمیوں کو اپنے دام میں پھنسا کر کے اُن کے ماں باپ خاندان وغیرہ سے اُن کو جدا کر دیتے ہیں۔ اس لئے تمام عاقل آریوں کو واجب ہے کہ خود ان کے توہمات کے جال سے بچیں اور اپنے بھولے بھالے بھائیوں کو بچانے کے لئے مستعد رہیں + ۲۲ +

(۲۳) اور یسوع تمام گلیل میں پھرتا ہوا اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتا اور لوگوں کے سارے دکھ اور بیماری رفع کرتا تھا .... سب بیماروں کو جو طرح طرح کی بیماری عذاب میں گرفتار تھے اور اُنہیں جن پر دیو چڑھے تھے اور مرگیوں اور جھولے کے مارے ہوؤں کو اُس کے پاس لائے اور اُس نے اُن کو چنگا کیا۔ (باب ۴۔ آیت ۲۳-۲۴)

(تحقیق) اگر آج کل کی پوپ لیلا یعنی منتر پرشچرن (عمل) آشیرباد (دعا) تعویذ اور خاک کی چٹکی

(محقق) دیکھئے! حکمت اور دانش مترادف الفاظ ہیں (عیسائی) ان کو جدا جدا مانتے ہیں ور جہالت کے سوائے دانش کی ترقی میں وقت اور دکھ کون مان سکتا ہے؟ اس لئے یہ بائبل خدا بنائی ہوئی کیا کسی عالم کی بھی تصنیف کردہ نہیں ہے ۔۸۹۔

یہ تھوڑا سا توریت زبور کی بابت تحریر کیا۔ اس کے آگے کچھ متی وغیرہ کی انجیلوں میں سے لکھا جاتا ہے جنہیں عیسائی لوگ بہت مستند مانتے ہیں اور جن کا نام نیا عہد نامہ رکھا ہوا ہے۔

متی کی انجیل

(۹۰) اب یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی ۔ .... دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اس پر خواب میں ظاہر ہو کر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو اس کے رحم میں ہے روح القدس سے ہے (باب ۱۔ آیت ۱۸۔۲۰)

(محقق) ان باتوں کو کوئی عالم نہیں مان سکتا کہ جو پرتیکش وغیرہ پرمانوں - اور قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ ان باتوں کا ماننا بے علم - غیر مہذب آدمیوں کا کام ہے شائستہ اور عالموں کا نہیں۔ بھلا جو خدا کا قانون ہے اسے کوئی کیونکر توڑ سکتا ہے - اگر خدا ہی قانون کو ردو بدل کرے تو اس کا حکم کوئی نہ مانے۔ اور جبکہ وہ ہمہ دان ہے اور غلطی سے مبرا ہے تو ایسا کیوں کریگا۔ اس طرح تو جس باکرہ کو حمل ٹھیر جائے اس کی بابت یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حمل خدا کی طرف سے ہے اور کوئی جھوٹ کہہ دے کہ خدا کے فرشتے نے مجھ کو خواب میں کہہ دیا ہے - کہ یہ حمل روح القدس کی طرف سے ہے۔ جیسا یہ ناممکن فریب بنایا ہے ویسا ہی آفتاب سے کنتی کا حاملہ ہونا بھی پرانوں میں لکھا ہے۔ ایسی ایسی باتوں کو آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے لوگ مان کر مغالطے کے دام میں پھنستے ہیں۔ یہ بات اس طرح پر ہوئی ہوگی کہ کسی آدمی کے ساتھ صحبت کرنے سے مریم حاملہ ہو گئی ہوگی اس نے یا کسی دوسرے نے ایسی ناممکن بات مشہور کردی کہ اس کا حمل روح القدس کی طرف سے ہے ۔۹۰۔

(۹۱) تب یسوع روح کے وسیلہ بیابان میں لایا گیا تاکہ شیطان اسے آزمائے جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا آخر کو بھوکا ہوا۔ تب آزمائش کرنے والے نے اس کے پاس آ کے کہا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو کہہ کہ یہ پتھر روٹی بن جائیں (باب ۴ آیت ۱۔۲۔۳)۔

جس طرح کوئی آدمی لحہ بھر میں خوش اور لحہ بھر میں ناراض ہو جاتا ہے تو اُس کی خوشنودی بھی خوفناک ہوتی ہے اسی طرح کی کرتوت انجیلی خدا کی ہے ۔ ۔ ۔

ایوب کی کتاب

(۵۵) پھر ایک دن ایسا ہوا کہ بنی اللہ آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان بھی اُن کے درمیان ہو کے آیا کہ خداوند کے آگے حاضر ہو۔ خداوند نے شیطان سے کہا کہ تو کہاں سے آتا ہے۔ شیطان نے جواب دے کے خداوند سے کہا کہ زمین کے اِدھر اُدھر سے پھر کے اور اُس کی سیر کر کے آتا ہوں۔ خداوند نے شیطان سے پوچھا کہ کیا تو نے میرے بندے ایوب کے حال کو غور کیا کہ زمین پر جس سا کوئی شخص نہیں ہے کہ وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے اور باوجود اس کے کہ تو نے مجھ کو اُبھارا ہے کہ بے سبب اُسے ہلاک کروں ..... شیطان نے خداوند کو جواب دے کر کہا کہ کھال کے بدلے کھال بلکہ انسان اپنا سارا مال اپنی جان پر نثار کریگا۔ لیکن اب اپنا ہاتھ بڑھا اور اُس کی ہڈی اور ماس کو چھو بلاشبہ وہ تیرے سامنے چھوڑ دیگا۔ خداوند نے شیطان سے کہا کہ دیکھ وہ تیرے قابو میں ہے مگر فقط اس کی جان جانے نہ پاوے۔ تب شیطان خداوند کے حضور سے چل نکلا اور ایوب کو مارا۔ ایسا کہ تلوے سے لیکے چاندی تک اُس کے جلتے پھوڑے ہوگئے۔ (باب ۲- آیت ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷)

(محقق) دیکھئے! انجیلی خدا کی طاقت کہ شیطان اُس کے سامنے اُس کے عابدوں کو تکلیف دیتا ہے۔ نہ شیطان کو سزا دے سکتا ہے اور نہ اپنے معتقدوں کو بچا سکتا ہے۔ اور نہ فرشتوں میں سے کوئی اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ ایک شیطان نے سب کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ انجیلی خدا بھی ہمہ دان نہیں ہے۔ اگر ہمہ دان ہوتا تو ایوب کا امتحان شیطان سے کیوں کراتا؟ ۔ ۔ ۔

واعظ کی کتاب

(۵۶) .... ہاں میرا دل حکمت اور دانش میں بڑا کاردان ہوا۔ لیکن جب میں نے حکمت کے جاننے کو اور حماقت اور جہالت کے سمجھنے کو دل لگایا۔ تو معلوم کیا کہ یہ بھی ہوا پر چڑھنا ہے۔ کیونکہ بہت حکمت میں بہت دقت ہوتی ہے اور جس کا عرفان فراوان ہوتا ہے اُس کا دُکھ زیادہ ہوتا ہے (باب ۱- آیت ۱۶ تا ۱۸)

سلاطین کی دوسری کتاب

(۲۵۴) اور شاہ بابل بنوکد نضر کی سلطنت کے اُنیسویں برس کے پانچویں مہینے کے ساتویں دن شاہ بابل کا ایک خادم بنوزرادان جو جلو داروں کا سردار تھا یروشلیم میں آیا اُس نے خداوند کا گھر اور بادشاہ کا قصر اور یروشلیم کے سارے گھر اور ہر ایک رئیس کا گھر جلا دیا اور کسدیوں کے سارے لشکر نے جو جلو داروں کے سردار کے ہمراہ تھا اُن دیواروں کو جو یروشلیم کے گرداگرد تھیں گرا دیا۔ (باب ۲۵ - آیت ۸ - ۹ - ۱۰)

(محقق) کیا کیا جاوے۔ انجیلی خدا نے تو اپنے آرام کے لئے داؤد وغیرہ سے گھر بنوایا تھا۔ اُس میں آرام کرتا ہوگا۔ لیکن بنوزرادان نے خدا کے گھر کو نیست و نابود کر دیا۔ اور خدا یا اُس کے فرشتوں کا لشکر کچھ بھی نہ کر سکا۔ پہلے تو اِن کا خدا بڑے جنگ مارتا اور فتحیاب ہوتا تھا۔ لیکن اب اپنا گھر جلوا بیٹھا۔ نہ معلوم خاموش کیوں بیٹھا رہا؟ اور نہ معلوم اُس کے فرشتے کس طرح بھاگ گئے؟ ایسے وقت پر کوئی بھی کام نہ آیا۔ اور خدا کی طاقت بھی نہ معلوم کہاں کافور ہو گئی؟ اگر یہ بات سچی ہے تو جو جو فتح کی باتیں پہلے تحریر کی ہوئی ہیں۔ وہ سب فضول ہو گئیں۔ کیا مصر کے لڑکے لڑکیوں کے مارنے ہی سے بہادر بنا تھا؟ اور اب بہادروں کے سامنے خاموش ہو بیٹھا۔ یہ تو انجیلی خدا نے اپنی ہجو اور بے عزتی کرائی۔ ایسی ہی بیہودہ کہانیاں اس کتاب میں ہزاروں بھری پڑی ہیں۔

تواریخ کی پہلی کتاب

(۲۵۵) سو خداوند نے اسرائیل پر مری بھیجی۔ اور اسرائیل میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ (باب ۲۱ - آیت ۱۴)

(محقق) دیکھئے! اسرائیل کے عیسائیوں کے خدا کا تماشا جس اسرائیل خاندان کو بہت سی دعائیں دی تھیں اور دن رات جن کی پرورش میں لگا رہتا تھا۔ اب فوراً غضبناک ہو کر مری ڈال کر ستر ہزار آدمیوں کو مار ڈالا۔ یہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ:

क्षणे रुष्टः क्षणे तुष्टो रुष्टः क्षणे क्षणे ।
अव्यवस्थितचित्तस्य प्रसादोऽपि भयंकरः ॥ १ ॥

کھینچی ہوئی تلوار ہے۔ تب گدھی نے راہ سے منہ موڑا اور میدان کو چلی تب بلعام نے گدھی کو مارا تاکہ اُسے راہ پر لاوے۔ تب خداوند نے گدھی کا منہ کھولا اور اُس نے بلعام کو کہا کہ میں نے تیرا کیا کیا ہے کہ تو نے یہ تین بار مجھے مارا۔ (باب ۲۲ - آیت ۲۳، ۲۸)

(محقق) پہلے تو گدھی تک خدا کے فرشتے کو دیکھتے تھے اور آج کل بشپ پادری وغیرہ شریف یا ناشائستہ لوگوں کو بھی خدا یا اُس کے فرشتے نظر نہیں آتے۔ کیا آج کل خدا اور اُس کے فرشتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو کیا گہری نیند میں سوتے ہیں یا بیمار ہیں یا دوسرے کُرّۂ زمین پر چلے گئے؟ یا کسی اور کام میں مصروف ہو گئے یا اب عیسائیوں سے ناراض ہو گئے۔ یا فوت ہو گئے ہیں؟ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا ہو گیا؟ قیاساً یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ چونکہ اب موجود نہیں ہیں اور نہ ہی نظر آتے ہیں تو تب بھی نہیں تھے اور نہ نظر آتے ہوں گے۔ یہ صرف فرضی گھوڑے دوڑائے ہوئے ہیں ۔۔۔

(۵۴) سو تم اُن بچوں کو جتنے لڑکے ہیں سب کو قتل کرو۔ اور ہر ایک عورت کو جو مرد کی صحبت سے واقف ہے جان سے مارو۔ لیکن وے لڑکیاں جو مرد کی صحبت سے واقف نہیں ہوئیں اُن کو اپنے لئے زندہ رکھو۔ (باب ۳۱ - آیت ۱۷، ۱۸)

(محقق) واہ جی موسیٰ پیغمبر اور واہ جی تمہارا خدا! کہ جو عورت بچے بوڑھے اور جانور وغیرہ کی جان لینے سے بھی باز نہیں رہتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ موسیٰ زناکار تھا۔ کیونکہ اگر زناکار نہ ہوتا تو باکرہ یعنی کنواری لڑکیوں کو اپنے لئے کیوں منگواتا اور ایسی بیرحمی اور زناکاری کا حکم کیوں دیتا؟ ۔۔۔

سموئیل کی دوسری کتاب

(۵۵) اور اُسی رات ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام ناتن کو پہنچا اور اُس نے کہا کہ جا اور میرے بندے داؤد سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ کیا تو میرے لئے ایک گھر جس میں رہوں بنایا چاہتا ہے۔ سو میں جب سے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لایا۔ آج کے دن تک کسی کے گھر میں نہیں رہا بلکہ خیمہ میں یا ڈیرے میں پھرتا رہا۔ (باب ۷ - آیت ۴، ۵، ۶)

(محقق) اب کچھ شک نہیں رہا کہ انجیلی خدا انسان کی مانند جسم ہے اور شکایت کرتا ہے کہ میں نے بہت محنت کی۔ اِدھر اُدھر پھرا۔ اب داؤد گھر بنا دے تو اُس میں آرام کروں۔ عیسائیوں کو ایسے خدا اور ایسی کتاب کے ماننے سے شرم کیوں نہیں آتی؟ لیکن کیا کریں بیچارے پھنس ہی گئے۔ اب چھوٹنے کے واسطے بڑی ہمت درکار ہے ۔۔۔

(محقق) سُنئے عیسائیوں میں امیر یا غریب کوئی بھی گناہ کرنے سے نہیں ڈرتا ہوگا۔ کیونکہ اُن کے خدا نے گناہوں کا کفارہ مسلّم کر رکھا ہے۔ ایک یہ بات عیسائیوں کی بائبل میں بڑی عجیب ہے کہ جو تکلیف کئے گناہ سے گناہ چھوٹ جاتے ہیں۔ یعنی ایک تو گناہ کیا اور دوسرے جانداروں کی جان لے لی اور خوب مزے سے گوشت کھایا اور گناہ بھی چھوٹ گیا۔ کبوتر کا بچہ گلا مروڑے جانے کے باعث بہت دیر تک تڑپتا ہوگا تب بھی عیسائیوں کو رحم نہیں آتا رحم کیونکر آئے اُن کے خدا کی ہدایت ہی جان مارنے کی ہے۔ اور جب سب گناہوں کا کفارہ ایسا ہی ہے تو پھر عیسیٰ پر ایمان لانے سے گناہوں کے دور ہو جانے کا بکھیڑا کیوں بنا رکھا ہے؟ ۵۱ ۞

(۵۲) .... تو کھال اُس کی جس نے اُسے قربان کیا اُسی کاہن کی ہوگی۔ اور ہر ایک نذر کی قربانی جو تنور میں پکائی جاوے یا ہانڈی میں یا توے پر وہ اُس کاہن کی...... ہوگی۔ (باب ۷ آیت ۸، ۹) ۞

(محقق) ہم تو جانتے تھے کہ یہاں کی دیوی کے پجاریوں اور مندروں کے پجاریوں کی پوپ لیلا ہی عجیب ہے۔ لیکن انجیلی خدا اور اُس کے پجاریوں کی پوپ لیلا اُس سے ہزار گنا بڑھ کر ثابت ہوئی۔ کیونکہ جب چام کے دام اور عمدہ چیزیں کھانے کو ملیں تو عیسائیوں نے خوب گلچھرے اُڑائے ہوں گے۔ اور اب بھی اُڑاتے ہوں گے۔ کیا یہ بات ممکن ہے کہ کوئی شخص ایک لڑکے کو مروا ڈالے اور دوسرے لڑکے کو اُس کا گوشت کھلا دے؟ ایسے ہی سب انسان چرند و پرند وغیرہ بنا اور سب خدا کے گویا بیٹے ہیں۔ خدا ایسا کام کبھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے نہ یہ بائبل خدا کا کلام ہے اور نہ اس کا بیان کردہ خدا (سچا) خدا ہے۔ اس کے ماننے والے ہرگز دھرماتما نہیں ہو سکتے ۞ ایسی ہی بہت سی باتیں احبار وغیرہ کتابوں میں بھری پڑی ہیں کہاں تک شمار کریں؟ ۵۲ ۞

گنتی کی کتاب

(۵۳) سو گدھی نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا کہ راہ میں کھڑا ہے۔ اور اُس کے ہاتھ میں

بقیہ نوٹ۔ اِن سب باتوں کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وحشیوں کے درمیان کوئی چالاک آدمی ہوگا جو کہ پہاڑ پر جا بیٹھا اور اپنے آپ کو خدا مشہور کر دیا۔ اور جو وحشی جاہل تھے اُنہوں نے اُس کو خدا مان لیا۔ وہ اپنی حکمت عملی سے پہاڑ پر ہی کھانے کے لئے چرند و پرند مال وغیرہ منگوا لیا کرتا اور چین اُڑاتا تھا۔ اُس کے قاصد اُس کا کام کیا کرتے تھے [illegible] بائبل کا [illegible] ہے [illegible] بے شکل [illegible] اور عادل وغیرہ صفات سے موصوف [illegible]۔ مترجم

(محقق) ذرا غور کیجئے! کہ بیل کو خدا کے آگے اُس کے عابد ماریں اور وہ مارنے کی ترغیب دے۔ لہو کو چاروں طرف چھڑکیں آگ میں ہوم کریں۔ خدا خوشبو لیوے بھلا یہ قصاب کے گھر سے کچھ کم لیلا ہے۔ اس لئے نہ بائبل خدا کی کتاب ہے اور نہ ایسا وحشی آدمی کی مانند بہروپیا خدا ہو سکتا ہے ۔ ۴۸ ۔

۴۹۔ اور خداوند نے موسیٰ سے خطاب کر کے فرمایا کہ اگر کاہن جو قربانی کرنے والے ممسوح لوگوں کی طرح خطا کرے تو وہ اپنی خطا کے واسطے جو اس نے کی ہے ایک بے عیب بچھڑا کہ خطا کی قربانی ہو خداوند کے لئے لاوے .... اور بچھڑے کے سر پر اپنا ہاتھ رکھے اور بچھڑا کو خداوند کے آگے ذبح کرے۔ (رباب ۴۔ آیت ۱-۳-۴)

(محقق) دیکھئے! گناہوں کا کفارہ خود تو گناہ کریں یعنی گائے وغیرہ مفید جانداروں کو ذبح کریں اور خدا ادا کراوے۔ شاباش ہے عیسائی لوگوں پر کہ ایسی باتوں کے کرنے کرانے والے کو بھی خدا مان کر اپنی نجات وغیرہ کی توقع رکھتے ہیں ۔ ۴۹ ۔

۵۰۔ .... جب کوئی سردار .... خطا کار ہووے .... تب وہ اپنی بکری کا بچہ بے عیب نر اپنی قربانی کے واسطے لاوے .... اور اُسے خداوند کے آگے ذبح کرے یہ خطا کی قربانی ہے۔ (رباب ۴۔ آیت ۲۲-۲۳-۲۴)

(محقق) واہ جی واہ! اگر یہی بات ہے تو ان کے سردار یعنی منصف اور سپہ سالار وغیرہ گناہ کرنے سے کیوں ڈرتے ہونگے؟ آپ تو دل کھول کر گناہ کریں اور کفارہ کے طور پر گائے بچھڑا، بکری وغیرہ کی جان لیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی لوگ کسی چرند پرند کی جان لینے میں تامل نہیں کرتے۔ اے عیسائیو سنو! اب تو اس بازاری مذہب کو چھوڑ کر شائستہ اور دھرم سے بھرپور ویدمت کو قبول کرو تاکہ تمہاری بہتری ہو ۔ ۵۰ ۔

۵۱۔ اگر اُسے بھیڑ بکری لانے کا مقدور نہ ہو تو وہ اپنی تقصیر کے لئے جس سے خطا کار ہوا ہے دو قمریاں یا دو کبوتر کے بچے خداوند کے لئے لاوے .... اور سر گردن کے پاس سے مروڑ ڈالے پر جدا نہ کرے .... اور اس خطا کو جو اس نے کی ہے کفارہ دیوے تو وہ بخشا جائیگا۔ اور اگر اسے دو قمریاں یا کبوتر کے دو بچے لانے کا مقدور نہ ہو تو اپنی خطا کے واسطے ایک ایفہ میدہ کے آٹے کا دسواں حصہ خطا کی قربانی کے لئے لاوے۔ اس پر تیل نہ ڈالے .... بخشا جائیگا۔ (رباب ۵۔ آیت ۷-۸-۱۰-۱۱ و ۱۳)

لہ اس خدا کو شاباش ہے کہ جس نے بچھڑا، بھیڑی، بکری کا بچہ، کبوتر اور آٹا تک لینے کا قاعدہ مقرر کیا۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ کبوتر کے بچے گردن مروڑ کر لئے [illegible]

انجیلی خدا ایک پہاڑی آدمی تھا۔ پہاڑ پر رہتا ہوگا۔ چونکہ وہ خدا سیاہی، قلم، کاغذ بنانا نہیں جانتا تھا اور نہ اُس کو یہ چیزیں میسر تھیں اس لئے پتھر کی تختیوں پر لکھ لکھ کر دیتا ہوگا اور انہی جنگلیوں کے سامنے خدا بھی بن بیٹھا ہوگا ۔ ۴۳ ۔

۴۴۔ اور بولا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اس لئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور خداوند نے کہا دیکھ یہ جگہ میرے پاس ہے اور تو اس چٹان پر کھڑا رہ اور یوں ہوگا کہ جب میرے جلال کا گذر ہوگا تو میں تجھ کو اس چٹان کے شگاف میں رکھوں گا اور جب تک گذر نہ جاؤں تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپوں گا۔ اور پھر اپنی ہتھیلی اٹھا لونگا تو میرا پیچھا دیکھیگا لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا۔ (باب ۳۳۔ آیت ۲۰ تا ۲۳)

(محقق) دیکھئے! انجیلی خدا تو صرف آدمی کی مانند مجسم ثابت ہوتا ہے۔ اور موسےٰ کو دھوکا دیکر آپ خود خدا بن جاتا (اور یہ کہنا) کہ پیچھا دیکھیگا چہرہ نہ دیکھیگا۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ سے اُس کو ڈھانپا بھی نہ ہوگا۔ جب خدا نے اپنے ہاتھ سے موسےٰ کو ڈھانپا ہوگا تب کیا اُس نے اُس کے ہاتھ کی شکل نہ دیکھی ہوگی ۔ ۴۴ ۔

احبار کی کتاب

۴۵۔ اور خداوند نے موسےٰ کو بلایا اور جماعت کے خیمہ میں سے اس سے ہم کلام ہو کے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے خطاب کر اور اُن کو کہہ اگر کوئی تم میں سے خداوند کے لئے قربانی لایا چاہے تو تم اپنی قربانی مویشی یعنی گائے بیل اور بھیڑ بکری سے لاؤ۔ (باب ۱۔ آیت ۱-۲)

(محقق) غور کیجئے۔ عیسائیوں کا خدا گائے بیل وغیرہ کی قربانی لینے والا ہے۔ اور وہ اپنے لئے قربانی کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ تو کیا وہ بیل گائے وغیرہ جانوروں کے لہو گوشت کا بھوکا پیاسا ہے یا نہیں؟ اس لئے وہ رحیم اور خدا کے درجہ میں شمار نہیں ہو سکتا۔ البتہ وہ ایک گوشت خور خواہش پسند، مطلبی آدمی کی مانند ہے۔

۴۶۔ اور وہ اس بیل کو خداوند کے حضور ذبح کرے اور کاہن جو ہارون کے بیٹے ہیں لہو کو لیا کریں اور لہو کو اس مذبح پر ہر طرف جو جماعت کے خیمہ کے دروازے کے پاس ہے چھڑکیں تب وہ اس سوختنی قربانی کی کھال کھینچے اور اس کے عضو عضو کو جدا کرے۔ پھر ہارون کاہن کے بیٹے مذبح پر آگ رکھیں اور اس پر لکڑیاں ترتیب سے چنیں اور کاہن جو ہارون کے بیٹے ہیں اس کے عضووں کو اور چربی کو ان لکڑیوں پر جو مذبح کی آگ پر ہیں ترتیب سے رکھ دیں .... کہ سوختنی قربانی یعنی خوشبو آتش خداوند کے لئے ہے۔ (باب ۱۔ آیت ۵ تا ۹)

کا جو تیرے پڑوسی کی ہے لالچ مت کر۔ (باب ۲۰۔ آیت ۱۷)

(محقق) واہ! آپ ہی تو عیسائی لوگ غیر ملک والوں کے مال پر ایسے جھکتے ہیں جیسے پیاسا پانی پر، بھوکا اناج پر۔ جیسی یہ محض خود غرضی اور طرفداری کی بات ہے ویسا ہی بائیبل کا خدا ضرور ہوگا۔ اگر کوئی کہے کہ ہم نسلِ انسان کو پڑوسی مانتے ہیں۔ تو سوائے انسان کے اور کون عورت اور لونڈی وغیرہ والے ہیں کہ جن کو پڑوسی تصور نہ کریں؟ اس لئے یہ باتیں خود غرض آدمیوں کی ہیں خدا کی نہیں۔ ۴۳

۴۴۔ جو کوئی کسی مرد کو مارے اور وہ مر جائے تو وہ البتہ قتل کیا جائے۔ اور اگر وہ شخص نے قتل کا قصد نہیں کیا اور خدا نے اس کے ہاتھ میں اسے گرفتار کروا دیا تو میں تیرے لئے ایک جگہ ٹھہراؤں گا کہ جس میں وہ بھاگ جائے۔ (باب ۲۱۔ آیت ۱۲، ۱۳)

(محقق) اگر خدا کا انصاف سچا ہے تو جب موسیٰ ایک آدمی کو مار اور دفن کر کے بھاگ گیا تھا تو اس کو یہ سزا کیوں نہ ملی؟ اگر کہو کہ خدا نے موسیٰ کو مارنے کے واسطے سونپا تھا تو خدا طرفدار ٹھہرتا ہے کیونکہ اس کا انصاف بادشاہ سے کیوں نہ ہونے دیا؟ ۴۴

۴۵۔ .... اور سلامتی کی قربانی بیلوں سے خداوند کے لئے کی۔ اور موسیٰ نے آدھا خون لیکر باسنوں میں رکھا: اور آدھا قربان گاہ پر چھڑکا۔ اور موسیٰ نے اس لہو کو لیکر لوگوں پر چھڑکا اور کہا کہ یہ لہو اس عہد کا ہے جو کہ خداوند نے ان باتوں کی بابت تمہارے ساتھ باندھا ہے۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ پہاڑ پر مجھ پاس آ اور وہاں رہ میں تجھے پتھر کی تختیاں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں دوں گا .... (باب ۲۴۔ آیت ۵۔ ۶۔ ۸۔ ۱۲)

(محقق) اب دیکھئے! یہ سب جنگلی لوگوں کی باتیں ہیں یا نہیں؟ اور خدا کا بیلوں کی قربانی لینا اور قربان گاہ پر لہو چھڑکنا یہ کیسی وحشیانہ اور ناشائستہ بات ہے؟ جب انجیلی خدا بھی بیلوں کی قربانی لیتا ہے تو اس کے عابد بیل گائے کی قربانی کے ذریعہ سے پیٹ کیوں نہ بھریں؟ اور دنیا کو نقصان کیوں نہ پہنچائیں؟ ایسی ایسی بری باتیں بائبل میں بھری پڑی ہیں۔ انجیل کے ہی برے خیالات لیکر ویدوں پر بھی یہ لوگ ایسا جھوٹا بہتان لگاتا جاتے ہیں مگر ویدوں میں ایسی باتوں کا نام تک بھی نہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ

٭ حفظ ما تقدم مصنف ستیارتھ پرکاش [illegible] ۴۲ کے مترجموں کا [illegible] ترجمہ کرتے ہیں بائبل کے [illegible] بعض نسخوں میں [illegible] کی قربانیاں [illegible] تعصب عیسائی مصنفوں کی تصنیفوں کی نہایت زبردست اور مدلل تردید [illegible] پنڈت [illegible] سے ہمارا [illegible] کی تصنیفات کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

جب بائبل کا خدا گوشت خور ہے تو اُسے رحم سے کیا کام ؟ ۳۹ ۔

۴۰۔ خداوند تمہارے لئے جنگ کریگا ...... بنی اسرائیل سے کہو کہ وے آگے بڑھیں تو اپنا عصا اُٹھا اور دریا پر اپنا ہاتھ بڑھا اور اُسے دو حصہ کر بنی اسرائیل دریا کے بیچوں بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر جائینگے ۔ (باب ۱۴ آیت ۱۵ و ۱۶)

(محقق) کیوں جی پہلے تو خدا اسرائیل کے خاندان کے پیچھے اس طرح پھرا کرتا تھا جیسے گڈریا بھیڑوں کے پیچھے اب نہ جانے وہ خدا کہاں غائب ہو گیا ؟ ورنہ آجکل بیچ میں سے چاروں طرف ریل گاڑیوں کی راہیں سے سڑک بنوا لیتے۔ جس سے ساری دنیا کو فائدہ پہنچتا اور کشتی وغیرہ بنانے کی محنت سے رہائی ہوتی۔ مگر کیا کیا جاوے انجیل کا خدا تو چھپ رہا ہے ۔ اس قسم کے بہت سے ناممکن تماشے بائبل کے خدا نے موسیٰ کے ساتھ کئے ۔ یہ ظاہر ہو گیا کہ جیسا انجیل کا خدا ہے ویسے ہی اس کے عابد ہیں اور ویسی ہی اس کی بنائی ہوئی کتاب ہے ۔ ایسی کتاب اور ایسا خدا ہم لوگوں سے دور رہے تب ہی اچھا ہے ۔ ۴۰ ۔

۴۱۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں اُن کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں ۔ (باب ۲۰ آیت ۵)

(محقق) بھلا یہ کس گھر کا انصاف ہے کہ باپ کے قصور سے (اولاد کو) چار پشت تک سزا دے کیا نیک باپ کی اولاد بُری اور بُرے کی اچھی نہیں ہوتی ؟ اگر ایسی ہی بات ہے تو چوتھی پشت تک سزا کیونکر دے سکیگا ؟ اور اگر پانچویں پشت کے بعد کوئی بُرا ہوگا تو اُسے سزا نہیں دے سکیگا بلا قصور سزا دینا بے انصافی کی بات ہے ۔ ۴۱ ۔

۴۲۔ سبت (آرام) کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر چھ دن تک تو محنت کر ...... لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے .... خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی ...... (باب ۲۰ آیت ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱)

(محقق) کیا صرف اتوار ہی پاک ہے اور باقی چھ دن ناپاک ہیں ؟ اور کیا خدا نے چھ دن تک سخت محنت کی تھی کہ جس سے تھک کر ساتویں دن سو گیا ۔ اور اتوار کو برکت دی تو سوموار وغیرہ چھ دنوں کو کیا دیا ؟ غالباً بددعا دی ہوگی ۔ ایسا کام تو ایک عالم شخص کا بھی نہیں تو خدا کا کیونکر ہو سکتا ہے ؟ بھلا اتوار میں کیا خوبیاں ہیں ؟ اور سوموار وغیرہ نے کیا برائی کی تھی کہ جس سے ایک کو پاک کیا اور برکت دی اور دوسرے دنوں کو ناپاک کر دیا ۔ ۴۲ ۔

۴۳۔ تو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ مت کر تو اپنے پڑوسی کی جورو اور اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اُس کے بیل اور اُس کے گدھے اور کسی چیز

کہ دو عبرانی آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تب اُس نے اُس کو جو ناحق پر تھا کہا کہ تو اپنے یار کو کیوں مارتا ہے۔ وہ بولا کس نے تجھے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا۔ آیا تو چاہتا ہے کہ جس طرح تو نے اُس مصری کو مار ڈالا مجھے بھی مار ڈالے۔ تب موسےٰ ڈرا اور...... بھاگا۔ (باب ۲۔ آیت ۱۱ تا ۱۵)

(محقق) اب دیکھئے بائبل کے اعلیٰ اور مذہب موسےٰ کی خصلتیں۔ اُس کا چال چلن غصہ وغیرہ بدخصلتوں والا اور انسانوں کو مارنے والا اور چوری مانند تاراج سلطنت سے گزارنے والا تھا کیونکہ جب بات کو چھپایا تھا تو دروغ گو بھی ضرور ہوگا۔ ایسے شخص کو بھی خدا ملا اور وہ پیغمبر بنا۔ اُس نے یہودیوں کا مذہب جاری کیا۔ جیسا موسےٰ آپ تھا ویسا اُس کا مذہب تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے تمام نادان مذہب موسوی ہیں کہ جنگلی حالت میں تھے تعلیم یافتہ بالکل نہ تھے وغیرہ ۲۱

۲۲- یہ فسح کی بکری کا بچہ ذبح کرو اور تم زوفے کی ایک مٹھی لو اور اُسے اُس لہو میں جو باسن میں ہے غوطہ دے کے اوپر کے چوکھٹ اور دونوں بازوؤں پر اُس سے چھاپو اور تم میں سے کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جاوے۔ اس لئے کہ خدا گذر کریگا تاکہ مصریوں کو مارے اور جب وہ اوپر کے چوکھٹ پر اور دونوں بازوؤں پر لہو کو دیکھیگا تو خدا دروازہ سے گذر جائیگا اور ہلاک کرنے والے کو نہ چھوڑیگا کہ تمہارے گھروں میں آ کے تمہیں مارے۔ (باب ۱۲- آیت ۲۱ تا ۲۳)

(محقق) بھلا یہ جو جادو ٹونہ کرنے والے شخص کی مانند ہے وہ خدا کبھی ہمہ دان ہو سکتا ہے! جب لہو کا نشان دیکھے تب ہی خدا اسرائیل کے خاندان کا گھر پہچان سکے ورنہ نہیں۔ یہ کام تو کم عقل آدمی کی مانند ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ باتیں کسی جنگلی آدمی کی لکھی ہوئی ہیں ۲۲

۲۳- اور یوں ہوا کہ خداوند نے آدھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پہلوٹھے فرعون کے پہلوٹھے سے لیکے جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا اُس قیدی کے پہلوٹھے تک جو قید خانے میں تھا اور چارپایوں کے پہلوٹھوں سمیت ہلاک کئے اور فرعون رات کو اُٹھا وہ اور اُس کے سب نوکر اور سب مصری اُٹھے اور مصر میں بڑا نوحہ تھا کیونکہ کوئی گھر نہ تھا جس میں ایک مرا نہ ہو۔ (باب ۱۲- آیت ۲۹-۳۰)

(محقق) خوب! آدھی رات کو ڈاکو کی مانند بے رحم ہو کر انجیلی خدا نے لڑکے بالے بوڑھے اور چارپایوں تک کو بلا قصور مار ڈالا اور ذرا بھی ترس نہ آیا۔ اور مصر میں بڑا نوحہ ہوتا رہا تو بھی انجیلی خدا کے دل سے بیرحمی دور نہ ہوئی۔ ایسا کام خدا کا تو کیا بلکہ کسی معمولی آدمی کے کرنے کا بھی نہیں ہے۔ تعجب نہیں کیونکہ لکھا ہے۔

मांस हारी [illegible]

[illegible]

وہ بولا کہ یعقوب۔ تب اُس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا۔ کیونکہ تو نے خدا اور خلق کے پاس قوت پائی اور غالب ہوا۔ تب یعقوب نے پوچھا اور کہا کہ میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنا نام بتائیے وہ بولا کہ میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اور اُس نے اُسے وہاں برکت دی۔ اور یعقوب نے اُس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا اور میری جان بچ رہی ہے۔ اور جب وہ فنی ایل سے گزرتا تھا تو آفتاب اُس پر طلوع ہوا اور وہ اپنی ران سے لنگڑاتا تھا۔ اس سبب سے بنی اسرائیل اُس نس کو جو ران میں چڑھ گئی تھی آج تک نہیں کھاتے کیونکہ اُس نے یعقوب کی ران کی نس کو جو بھیتر وار سے چڑھ گئی تھی چھوا تھا۔ (باب ۳۲۔ آیت ۲۷ تا ۳۲)

(محقق) جب بائبل کا خدا اکھاڑے کا پہلوان ہے تب ہی تو سرّہ اور ساخل پر بیٹا ہونے کی رحمت کی۔ بھلا کبھی ایسا خدا ہو سکتا ہے؟ اور تماشا دیکھیے کہ ایک شخص اپنا نام پوچھے تو دوسرا اپنا نام ہی نہ بتلا دے۔ اور خدا نے اُس کی نس چڑھا تو دی اور جان بچا دی لیکن اگر ڈاکٹر ہوتا تو ران کی نس کو اچھا بھی کر دیتا اور جیسا کہ یعقوب لنگڑاتا رہا ویسے ہی اور بھی عابد لنگڑاتے ہوں گے۔ جب تک کہ خدا کا جسم نہ ہو تب تک وہ کیونکر ظاہر نظر آ سکتا اور کشتی لڑ سکتا ہے؟ یہ صرف لڑکوں کا کھیل ہے۔ ۲۳

۲۴- اور یہوداہ کا پہلوٹھا عیر خداوند کی نگاہ میں شریر تھا سو خداوند نے اُسے مار ڈالا۔ تب یہوداہ نے اونان کو کہا کہ اپنے بھائی کی جورو کے پاس جا اور اُس کا حق ادا کر اور اپنے بھائی کے لئے نسل چلا۔ لیکن اونان نے جانا کہ یہ نسل میری نہ کہلائے گی اور یوں ہوا کہ جب وہ اپنے بھائی کی جورو پاس جاتا تھا تو نطفہ کو زمین پر ضائع کرتا تھا......... اور اُس کا یہ کام خداوند کی نظر میں بہت برا تھا اس لئے اُس نے اُسے بھی ہلاک کیا۔ (باب ۳۸۔ آیت ۷ تا ۱۰)

(محقق) اب دیکھئے یہ انسانوں کے کام ہیں یا خدا کے۔ جب اُس کے ساتھ نیوگ ہوا تو اُس کو کیوں مار ڈالا؟ اُس کی عقل کو پاک کیوں نہیں کر دیا؟ اور یہ بات تحقیق ہوئی کہ پہلے ویدوکت نیوگ کا طریق سب ملکوں میں جاری تھا۔

خروج کی کتاب

۲۵- .... جب موسیٰ بڑا ہوا .... اور دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو جو ایک اُس کے بھائیوں میں سے تھا مار رہا ہے۔ پھر اُس نے اِدھر اُدھر نظر کی اور دیکھا کہ کوئی نہیں۔ تب اُس مصری کو مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا جب وہ دوسرے دن باہر گیا تو کیا دیکھا

ایسے عیسائیوں کے ہادی دین ہوں تو ان کے مذہب میں کیوں نہ گڑبڑ مچے ؟ ۔ ۳۰

۳۱۔ اور یعقوب صبح سویرے اٹھا اور اس پتھر کو جسے اس نے اپنا تکیہ کیا تھا لے کر ستون کھڑا کیا اور اس کے سر پر تیل ڈالا۔ اس مقام کا نام بیت ایل رکھا .... اور یہ پتھر جو میں نے ستون کھڑا کیا خدا کا گھر ہوگا .... (باب ۲۸۔ آیت ۱۸ و ۱۹ و ۲۲)

(محقق) دیکھئے! جنگلیوں کے کام۔ انہوں نے پتھر پوجے اور پجوائے۔ اس مقام کو مسلمان لوگ بیت المقدس کہتے ہیں۔ کیا یہی پتھر خدا کا گھر ہے اور صرف اسی پتھر میں خدا رہتا تھا؟ واہ جی واہ کیا کہنا! عیسائی لوگو! بڑے بت پرست تو تم ہی ہو ۔ ۳۱

۳۲۔ اور خدا نے راحل کو یاد کیا اور خدا نے اس کی سن کے رحم کو کھولا۔ اور وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی اور بولی کہ خدا نے مجھ سے ندامت کو دور کیا ...... (باب ۳۰۔ آیت ۲۲ و ۲۳)

(محقق) واہ! انجیلی خدا! تو تو عجب ڈاکٹر ہے عورتوں کے رحم کھولنے کو کونسے اوزار اور علاج رکھتا تھا کہ جن سے کھولا۔ یہ تمام باتیں اندھا دھند ہیں ۔ ۳۲

۳۳۔ پھر خدا لابن ارامی کے خواب میں رات کو آیا اور اسے کہا کہ خبردار تو یعقوب کو بھلا برا مت کہیو۔ کیونکہ تو اپنے باپ کے گھر کا مشتاق ہے۔ لیکن کس واسطے تو میرے معبودوں کو چرا لایا ہے (باب ۳۱۔ آیت ۲۴۔ ۳۰)

(محقق) یہ ہم نمونے کے طور پر تحریر کرتے ہیں۔ ہزاروں آدمیوں کو خواب میں آنا، ان کے ساتھ باتیں کرنا، بیداری میں روبرو ملنا، کھانا پینا، آنا جانا تھا۔ اس قسم کی باتیں بائبل میں لکھی ہیں لیکن اب نہیں معلوم کہ وہ ہے یا نہیں؟ کیونکہ اب کسی کو خواب یا بیداری میں بھی خدا نہیں ملتا اور یہ بھی واضح ہو کہ جنگلی لوگ پتھر وغیرہ کے بتوں کو معبود مان کر پرستش کرتے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ انجیلی خدا بھی پتھر ہی کو معبود مانتا ہے۔ ورنہ معبودوں کو چرانا کیوں کہا؟ ۔ ۳۳

۳۴۔ اور یعقوب اپنی راہ چلا گیا اور خدا کے فرشتے اسے آ ملے اور یعقوب نے انہیں دیکھ کر کہا کہ یہ خدا کا لشکر ہے .... (باب ۳۲۔ آیت ۱ و ۲)

(محقق) اب انجیلی خدا کے انسان ہونے میں کچھ بھی شک نہیں رہا۔ کیونکہ لشکر بھی رکھتا ہے۔ جب لشکر ہوا تو ہتھیار بھی ہوں گے اور ادھر ادھر چڑھائی کرکے جنگ بھی کرتا ہوگا ورنہ لشکر کس مطلب کے لئے رکھتا ہے؟ ۔ ۳۴

۳۵۔ اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اس سے کشتی لڑتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ اس پر غالب نہ ہوا تو اس نے اس کی ران کو بھیتر سے چھوا۔ تب یعقوب کی ران کی نس اس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی۔ تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کہ پو پھٹتی ہے۔ وہ بولا کہ میں تجھے جانے نہ دوں گا جب تک تو مجھے برکت نہ دے۔ تب اس نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام

تو وہ بھی جیسی سیرت کے کم گھی چتا میں نہ ڈالے خواہ وہ گھی بھیک مانگے یا اہل برادری یا سرکار سے کیوں نہ حاصل کرے۔ مُردہ اسی طرح باقاعدہ جلانا چاہیئے۔ اگر گھی وغیرہ نہ مل سکے تو بھی دفن کرنے دریا میں بہا دینے جنگل میں چھوڑ دینے کی بجائے صرف لکڑیوں سے ہی مُردہ جلا دے اس حالت میں یہی بہتر ہے۔ جلانے میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ایک بسوہ بھر زمین یا ایک ویدی میں لاکھوں کروڑوں مُردے جل سکتے ہیں۔ دفن کرنے کی حالت میں جتنی زمین خراب ہو جاتی ہے اتنی جلانے کی حالت میں نہیں ہوتی۔ اور قبر کے دیکھنے سے خوف بھی پیدا ہوتا ہے اس لئے دفن کرنا وغیرہ بالکل ممنوع ہے۔*

۲۸۔ خداوند میرے آقا ابراہام کا خدا مبارک ہے جس نے میرے آقا کو اپنی رحمت اور اپنی راستی سے خالی نہ چھوڑا۔ اور خداوند نے مجھے میرے آقا کے بھائیوں کے گھر کی طرف راہ دکھائی۔ (توریت باب ۲۴۔ آیت ۲۷)

محقق: کیا وہ ابراہام ہی کا خدا تھا؟ اور جس طرح آج کل بیگاری یا رہبر رہنمائی کرتے ہیں ویسا ہی خدا نے بھی کیا ہوگا۔ لیکن آج کل راستہ کیوں نہیں دکھاتا؟ اور آدمیوں سے باتیں کیوں نہیں کرتا؟ اس لئے ثابت ہوا کہ ایسی باتیں خدا یا خدا کی کتاب کی کبھی نہیں ہو سکتیں بلکہ جنگلی آدمیوں کی ہیں۔ ۲۶

۲۹۔ یہ اسماعیل کے بیٹوں کے نام ہیں..... اسماعیل کا پہلوٹھا بیٹا نبایوت اور قیدار اور ادبئیل اور مبسام اور مشماع اور دومہ اور مسا اور حدد اور تیما اور یطور اور نفیس اور قدمہ..... (باب ۲۵۔ آیت ۱۳ تا ۱۵)

محقق: یہ اسماعیل ابراہام کا بیٹا اس کی لونڈی ہاجرہ کے بطن سے تھا۔ ۲۷

۳۰۔ میں تیرے باپ کے لئے ایسا لذیذ کھانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے تیار کروں گی اور تو اسے اپنے باپ کے آگے لے جائیو تاکہ وہ کھاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے۔ اور ربقہ نے اپنے بڑے لڑکے عیسو کی نفیس پوشاکیں جو گھر میں اس پاس تھیں لیں۔ اور اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو پہنائیں اور بکری کے بچوں کی کھالیں اس کے ہاتھوں اور اس کی گردن پر جہاں بال نہ تھے پہنائیں۔ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں تیرا پلوٹھا جیسا تو نے مجھ سے کہا میں نے ویسا ہی کیا۔ اُٹھ بیٹھئے اور میرے شکار میں سے کچھ کھائیے تاکہ تو دل سے مجھے برکت بخشے۔ (باب ۲۷۔ آیت ۹-۱۰-۱۵-۱۶-۱۹)

محقق: تعجب ہے کہ کس جھوٹ اور مکروفریب کی برکت سے اولیا اور پیغمبر بن جاتے ہیں۔ عجیب

---

* نوٹ ستیارتھ پرکاش مترجم: بعض لوگ اکثر مُردہ بچوں کو مسلمانوں کی طرح دفن کر دیتے ہیں یہ غلطی ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے بچوں کو بھی باقاعدہ جلانا ہی چاہیئے۔

ہیں۔ اِس لئے مُردے دفن کرنے چاہئیں ۔

(جواب) اگر مُردہ سے محبت کرتے ہو تو اپنے گھر میں ہی کیوں نہیں رکھ لیتے؟ اور دفن بھی کیوں کرتے ہو؟ جس روح سے محبت تھی وہ تو نکل گئی اب بدبودار مٹی سے کیا محبت اور اگر محبت کرتے ہو تو زمین میں کیوں دفن کرتے ہو؟ کیونکہ اگر کوئی کسی سے کہے کہ تجھے زمین میں گاڑ دیویں تو وہ سُن کر خوش ہرگز نہ ہوگا۔ اُس کے منہ۔ آنکھ اور جسم پر خاک۔ دھول۔ پتھر اینٹ۔ چونا ڈالنا۔ چھاتی پر پتھر رکھنا کون سی محبت کی بات ہے؟ اور صندوق میں ڈال کر دفن کرنے سے زیادہ بدبو پیدا ہوتی ہے جو کہ زمین سے نکل کر ہوا کو گندہ اور کثیف کر کے سخت بیماریاں پیدا کرتی ہے ۔

دوم یہ کہ ایک مُردہ کے لئے کم از کم چھ ہاتھ لمبی اور چار ہاتھ چوڑی زمین درکار ہے اس حساب سے سو۔ ہزار۔ یا لاکھ یا کروڑوں آدمیوں کے لئے کس قدر زمین بیفائدہ رُک جاتی ہے۔ نہ وہ کھیت۔ نہ باغیچہ اور نہ آبادی کے کام میں آسکتی ہے۔ اس لئے مُردے کا دفن کرنا سب سے بُرا ہے۔ مُردہ کو پانی میں بہا دینا اُس کی نسبت کچھ کم بُرا ہے کیونکہ اُسے دریائی جانور اُسی وقت چیر پھاڑ کر کھا لیتے ہیں مگر جو ہڈی یا فضلہ پانی میں رہ جاتا ہے وہ سڑ کر جہان کو ضرر پہنچاتا ہے۔ مُردہ کا جنگل میں چھوڑ آنا اس کی نسبت کچھ کم خراب ہے کیونکہ اس کو گوشت خور حیوان و پرند نوچ کر کھا جائیں گے۔ تاہم اُس کی ہڈیوں کی بدبو اور غلاظت سڑ کر جس قدر بدبو پھیلائیں گی اُسی قدر دُنیا کو نقصان پہنچے گا۔ اور مُردہ کا جلا دینا تو سب سے بہتر ہے کیونکہ جلانے سے سب اشیاء ذرہ ذرہ ہو کر ہوا میں منتشر ہو جاتی ہیں ۔

(سوال) جلانے سے بھی بدبو پھیلتی ہے۔

(جواب) اگر بے قاعدہ جلا دیں تو تھوڑی سی پھیلتی ہے لیکن دفن کرنے وغیرہ سے بہت کم اور باقاعدہ جیسا کہ وید میں لکھا ہے مُردہ جلائیں تو کچھ نقصان نہیں ہوتا ۔

مُردہ کے لئے تین ہاتھ گہری ساڑھے تین ہاتھ چوڑی پانچ ہاتھ لمبی ویدی جس کی سطح نیچے بالشت بھر ڈھلوان ہو کھودنی چاہئے۔ جسم کے وزن کے برابر گھی لینا چاہئے۔ اور فی سیر گھی میں ایک رتی کستوری اور ایک ماشہ کیسر ڈالنا چاہئے۔ کم از کم آدھ من صندل لکڑی اور زیادہ جتنا چاہے جس قدر ہو۔ اگر۔ تگر۔ کافور وغیرہ اور پلاس و ڈھاک وغیرہ کی لکڑیاں ویدی میں چنانی چاہئیں اور اُس پر مُردہ رکھ کر چاروں طرف ویدی کے اوپر منہ کی طرف سے ایک ایک بالشت تک بھر کر مُردہ کو گھی وغیرہ کی آہوتی دینا چاہئے۔ اگر اس طرح مُردہ جلایا جاوے تو بالکل بدبو نہ پھیلے ۔

اسی عمل کا نام انتیشٹی۔ نرمیدھ۔ اور پُرش میدھ یگیہ ہے ۔ اگر کوئی شخص مفلس ہو

سوائے خدا اور سرہ کے تیسرا کوئی حمل ٹھہرنے کا ذریعہ موجود نہ تھا۔ پس ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سرہ اُس خدا کی عنایت سے حاملہ ہوئی۔ ۲۴

۲۵۔ تب ابراہام نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو اس کے کاندھے پر دھر دی اور اُس لڑکے کو بھی اور اُسے رخصت کیا۔ وہ روانہ ہوئی ...... تب اُس نے اس لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا اور آپ اُس کے سامنے بیٹھی اور چلا چلا کر روئی۔ تب خداوند نے اُس لڑکے کی آواز سُنی۔ (تورات پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷)

محقق:۔ اب دیکھئے! عیسائی خدا کی تماشا کہ پہلے تو سرہ کی طرفداری کر کے ہاجرہ کو وہاں سے نکلوا دیا اور وہ چلا چلا روئی۔ پھر ہاجرہ نہ روئی اور اُس کے لڑکے کی آواز سُنی۔ کیسی انوکھی باتیں ہیں۔ خدا کو شک گزرا ہوگا کہ یہ بچہ ہی روتا ہے۔ سوائے ایک معمولی آدمی کی باتوں کے کیا یہ خدا اور خدا کا کلام کبھی ہو سکتا ہے؟ اس کتاب میں چند ایک سچی باتوں کے سوائے باقی تمام غلط باتیں بھری ہوئی ہیں۔ ۲۵

۲۶۔ ان باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابراہام کو آزمایا اور اُسے کہا کہ اے ابراہام ...... تو اپنے بیٹے ہاں اکلوتے بیٹے جسے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے ...... اُسے سوختنی قربانی کے لئے چڑھا ...... اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا اور اُسے قربان گاہ میں لکڑیوں کے اوپر دھر دیا۔ اور ابراہام نے اپنا ہاتھ بڑھا کے چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ تب ہی خداوند کے فرشتے نے اُسے آسمان سے پکارا کہ اے ابراہام اے ابراہام۔ وہ بولا میں حاضر ہوں۔ پھر اُس نے کہا تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت چڑھا اور اُس سے کچھ مت کر کہ اب میں نے جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے۔ (باب ۲۲ آیت ۱، ۲، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲)

محقق:۔ اب یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ بائبل کا خدا محدود العقل ہے۔ عالم کل نہیں اور ابراہام بھی ایک سادہ لوح آدمی تھا نہیں تو ایسی حرکت کیوں کرتا؟ اور اگر بائبل کا خدا علیم کل ہوتا تو اس کے آیندہ عقیدہ کو بھی عمدہ طور سے جان لیتا۔ اس سے تحقیق ہوتا ہے کہ بائبل کا خدا عمدہ دان نہیں ہے۔ ۲۶

۲۷۔ ہمارے قبروں میں سے ایک اچھے قبرگاہ میں اپنے مُردہ کو گاڑ ...... (باب ۲۳ آیت ۶)

محقق:۔ مُردے دفن کرنے سے دُنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے کیونکہ وہ سڑ کر ہوا کو بدبودار کر دیتے ہیں اور اس سے بہت بیماری پہنچتی ہے۔

سوال:۔ دیکھو جس سے محبت ہو اُسے جلانا اچھا نہیں اور دفن نا تو گویا اس کو سلا

(باب ۱۸۔ آیت ۱ سے ۸ تک)

(محقق) صاحبان دیکھئے جن کا خدا بچھڑے کا گوشت کھالے تو وہ خود اس کی پرستش کرنے والے گائے بچھڑے وغیرہ جانوروں کو کیونکر چھوڑ سکتے ہیں؟ جس کو کچھ رحم نہ ہو اور گوشت کھانے کے لئے بے چین رہے وہ بجز قصاب کے خدا کبھی ہو سکتا ہے؟ اور خدا کے ساتھ دو آدمی نہ معلوم کون تھے؟ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگلی آدمیوں کا ایک گروہ ہوگا اور جو اُن کا سردار تھا اُس کا نام بائبل نے خدا رکھا ہے۔ انہیں باتوں کی وجہ سے عقلمند لوگ ان کی کتاب کو خدائی بنائی ہوئی نہیں مان سکتے اور نہ ایسے کو سچا خدا سمجھتے ہیں ۲۰

۲۱۔ پھر خداوند نے ابراہام سے کہا کہ سرہ یہ کہہ کر کیوں ہنسی کہ میں تو بڑھیا ہو گئی ہوں کیا سچ مچ اولاد جنونگی۔ کیا خدا کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے (باب ۱۸۔ آیت ۱۳ و ۱۴)

(محقق) اب دیکھئے! انجیل خدا کا تماشا کہ لڑکوں یا عورتوں کی مانند چڑاتا اور طعن دیتا ہے ۲۱

۲۲۔ تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کی طرف سے آسمان سے برسائی اور اس نے اُن شہروں کو اور اس سارے میدان کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگا تھا غارت کیا (باب ۱۹۔ آیت ۲۴-۲۵)

(محقق) اب یہ بھی تماشا بائبل کے خدا کا دیکھئے! کہ جس کو بچوں وغیرہ پر بھی رحم نہ آیا کیا وے سب ہی گنہگار تھے کہ اُنہیں زمین اُلٹا کر دبا مارا؟ یہ بات انصاف رحم اور دانائی سے بعید ہے جن کا خدا ایسے کام کرتا ہے اُس کے عابد کیوں نہ کریں گے؟ ۲۲

۲۳۔ آؤ ہم اپنے باپ کو عرق کشش (شراب) پلاویں اور اُس سے ہمبستر ہوویں تاکہ اپنے باپ سے نسل باقی رکھیں سو اُنہوں نے اُسی رات اپنے باپ کو شراب پلائی اور پہلوٹھی اندر گئی۔ اور اپنے باپ سے ہمبستر ہوئی .... ہم آج رات بھی اس کو شراب پلاویں اور تو بھی جا کر اُس سے ہمبستر ہو .... سو لوط کی دونوں بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں (پیدائش باب ۱۹۔ آیت ۳۲-۳۳-۳۴-۳۶)

(محقق) دیکھئے! باپ بیٹی بھی جس شراب نوشی کے نشہ میں بدفعلی کرنے سے نہیں بچے اُس شراب خانہ خراب کو جو عیسائی وغیرہ پیتے ہیں تو اُن کی خرابی کا کیا ٹھکانا ہے؟ اس لئے شریف آدمیوں کو شراب نوشی کا نام بھی لینا نہ چاہئے ۲۳

۲۴۔ اور خداوند نے جیسا کہ اُس نے فرمایا تھا سرہ پر نظر کی اور خداوند نے جیسا کہ کہا تھا سرہ کے لئے کیا چنانچہ سرہ حاملہ ہوئی (باب ۲۱۔ آیت ۱-۲)

(محقق) غور کیجئے کہ سرہ ملاقات ہوتے ہی کیسے حاملہ ہو گئی۔ اس میں کچھ راز ہے کیا؟

کو دیکھیں۔ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک بیٹے کا ختنہ کیا جاوے + اور تم اپنے بدن کی کھال کا ختنہ کرو اور یہ اس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائیگا خواہ گھر کا پیدا ہو خواہ وہ کسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہیں۔ لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسموں میں ہمیشہ کے لئے عہد ہوگا۔ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائیگا کہ اس نے میرا عہد توڑا + (باب ۱۷ آیت ۱۰ تا ۱۴)

تحقیق: دیکھئے! خدا کا الٹا حکم اگر ختنہ کرنا خدا کو منظور ہوتا تو ابتدائے عالم ہی میں اس چیز کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور یہ بغرض حفاظت بنایا گیا ہے۔ جیسے کہ آنکھ کی پلک ہے چونکہ وہ حلقے پوشیدہ نہایت نازک ہے اس لئے اگر اس پر چمڑہ نہ ہو تو ایک چیونٹی کے کاٹنے اور ذرہ سی چوٹ لگنے سے بہت تکلیف ہو۔ اور پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی بوند کپڑوں میں پڑینگے۔ ان باتوں کے لحاظ سے ختنہ کرنا برا ہے۔ اور اب عیسائی لوگ اس حکم کی تعمیل کیوں نہیں کرتے؟ یہ حکم ہمیشہ کے لئے ہے۔ اس کی تعمیل نہ کرنے سے عیسیٰ کی یہ شہادت کہ قانون کی کتاب کا ایک نقطہ بھی چھوٹا نہیں جھوٹی ہو گئی اس پر عیسائی لوگ کچھ بھی غور نہیں کرتے + ۱۸ +

۱۹- اور جب ابراہام باتیں کر چکا تب خدا ابراہام کے پاس سے اوپر گیا (باب ۱۷ آیت ۲۲)

تحقیق: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا مثل انسان یا پرندے کے تھا کہ اوپر سے نیچے اور نیچے اوپر آتا جاتا تھا یا وہ کسی مشعبدہ باز آدمی کی مانند ہوگا + ۱۹ +

۲۰- پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اسے نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازے پر بیٹھا تھا اور اس نے اپنی آنکھیں اٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا کہ تین مرد اس کے پاس کھڑے ہیں وہ انہیں دیکھ کر خیمے کے دروازے سے ان کے ملنے کو دوڑا اور زمین تک اس کے آگے جھکا۔ اور بولا کہ اے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے تو اپنے بندہ کے پاس سے چلے نہ جائیے کہ اگر خواہش ہو تو تھوڑا سا پانی لایا جاوے اور آپ اپنے پاؤں دھو کر اس درخت کے نیچے آرام کیجئے + میں تھوڑی روٹی لاتا ہوں تازہ دم ہو جیئے۔ بعد اس کے آگے جائیگا کیونکہ آپ اس لئے اپنے بندے کے یہاں آئے ہیں۔ تب انہوں نے کہا جیسا تو نے کہا ویسا کر + اور ابراہام خیمے میں سارہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا تین پیمانہ عمدہ آٹا لیکے جلد گوندھ کے پھلکے پکا + اور ابراہام گلہ کی طرف دوڑا اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر ایک جوان کو دیا اور اس نے جلد اسے تیار کیا + پھر اس نے مکھن اور دودھ اور اس بچھڑے کو جو اس نے پکوایا تھا لیکے ان کے سامنے رکھا اور آپ ان کے سامنے درخت کے نیچے کھڑا رہا اور انہوں نے کھایا +

بے رحم ثابت نہیں ہوتا۔ اگر والدین ایک لڑکے کو مروا کر دوسرے کو کھلا دیویں تو کیا وہ گناہ گار نہ ہوں گے؟ اسی طرح کی یہ بات ہے کیونکہ خدا کے نزدیک سب جاندار اس کے بیٹوں کی مانند ہیں۔ ایسا نہ ہونے سے انجیل کا خدا مثل قصاب کے کام کرتا ہے اور اگر سب انسانوں کو پیدا کرنے والا بھی اسی نے بنایا ہے تو پھر انجیل کا خدا بے رحم ہونے کی وجہ سے گنہگار کیوں نہیں؟ (۱۵)

۱۶۔ اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بناویں اور ایک برج جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے۔ اور یہاں اپنا نام کریں ایسا نہ ہو کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جاویں اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اترا۔ تب خداوند نے کہا دیکھو یہ لوگ ایک ہی ہیں اور ان سب کی ایک ہی بولی ہے اب یہ کچھ نہ چھوڑیں گے جس کام کا ارادہ کریں گے اس سے رک نہ سکیں گے آؤ ہم اتریں اور وہاں ان کی بولی میں اختلاف ڈالیں تاکہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھیں تب خداوند نے ان کو وہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔ سو وے اس شہر کے بنانے سے باز رہے۔ (باب ۱۱۔ آیت ۱، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸)

(تحقیق): جب تمام روئے زمین پر ایک ہی زبان بولی جاتی ہوگی تب تمام لوگوں کو باہم نہایت خوشی حاصل ہوتی ہوگی لیکن کیا کیا جائے کہ انجیل کا حاسد خدا نے سب کی زبان خلط ملط کرکے سب کا ستیاناس کر دیا۔ اس نے یہ بڑا گناہ کیا۔ کیا یہ شیطان کے کام سے بھی بڑا کام نہیں ہے؟ اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انجیل کا خدا کوہ سینا وغیرہ پر رہتا تھا۔ اور انسان کی ترقی کو بھی نہیں چاہتا تھا۔ یہ بے علم کے سوائے بھلا ایسی باتیں کون کرتا ہے؟ پھر یہ کتاب کیونکر خدا کا کلام ہو سکتی ہے؟ (۱۶)

۱۷۔ تب اس نے اپنی جورو سری کو کہا کہ دیکھ میں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے۔ اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کے کہیں گے کہ یہ اس کی جورو ہے سو مجھ کو مار ڈالیں گے اور تجھے جیتا رکھیں گے۔ تو کہیو کہ میں اس کی بہن ہوں تاکہ تیرے سبب سے میری خیر ہو اور میری جان تیرے وسیلے سے سلامت رہے۔ (باب ۱۲۔ آیت ۱۱، ۱۲، ۱۳)

(تحقیق) دیکھئے! ابراہیم عیسائیوں اور مسلمانوں کا بڑا مشہور پیغمبر ہے۔ کیا اس کے جھوٹ بولنا وغیرہ برے نہیں ہیں؟ بھلا جن کے ایسے پیغمبر ہوں ان کو علم اور بہبودی کا راستہ کیونکر مل سکتا ہے؟ (۱۷)

۱۸۔ پھر خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد

تیرے ساتھ . اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے کہ وے بچ رہیں چنانچہ وے نر اور مادہ ہوں + اور پرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور چرندوں میں سے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سارے رینگنے والوں میں سے ہر ایک جنس کے دو دو ان سب میں سے تیرے پاس آویں تاکہ جان بچانے آویں + اور تو اپنے پاس ہر طرح کی خوراک کی چیزیں جو کھانے میں آتی ہیں لیکر اپنے پاس جمع کر کہ تیری اور ان کی خوراک ہوگی ۔ اور نوح نے ایسا ہی کیا ۔ (توریت پیدائش باب ششم آیت ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲)

(محقق) بھلا کوئی بھی عالم ایسے علم کے خلاف ناممکن باتوں کے کہنے والے کو خدا مان سکتا ہے؟ کیونکہ اتنی بڑی چوڑی اونچی کشتی میں ہاتھی ہتھنی اونٹ اونٹنی وغیرہ کروڑہا جانور اور ان کے کھانے پینے کی چیزیں مع کل خاندانوں کے سما سکتی ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے اور جس نے یہ باتیں تحریر کی ہیں وہ عالم بھی نہ تھا + ۱۲۴

۱۲۵ ۔ تب نوح نے خداوند کے لئے ایک بیدی بنائی اور سارے پاک چرندوں اور پاک پرندوں میں سے لیکر اس بیدی پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں ۔ اور خداوند نے خوشنودی کی بو سونگھی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا کہ انسان کے لئے میں زمین کو پھر کبھی لعنت نہ کروں گا اس لئے کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے اور جیسا کہ میں نے کیا ہے سارے جانداروں کو پھر نہ ماروں گا + (باب ہشتم آیت ۲۰ و ۲۱)

(محقق) قربان گاہ (بیدی) کے بنانے اور سوختنی قربانیاں چڑھانے سے ظاہر کرنے کا ذکر جو[1] ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ باتیں ویدوں سے بائبل میں گئی ہیں ۔ کیا خدا کی ناک بھی ہے کہ جس سے اس نے خوشبو سونگھی؟ کیا یہ عیسائیوں کا خدا انسان کی طرح کم عقل نہیں ہے کہ کبھی لعنت کرتا ہے اور کبھی پچھتاتا ہے کبھی کہتا ہے کہ لعنت نہ کروں گا ۔ پہلے لعنت کی تھی تو پھر بھی کرے گا ۔ پہلے سب کو مار ڈالا اور اب کہتا ہے کہ کبھی نہ ماروں گا ۔ یہ باتیں سب لڑکوں کی سی ہیں خدا کی نہیں اور نہ کسی عالم کی کیونکہ عالم کا قول اور ارادہ پختہ ہوتا ہے + ۱۲۶

۱۲۷ ۔ اور خدا نے نوح اور اس کے بیٹوں کو برکت دی اور انہیں کہا ہر ایک چلتا پھرتا جاندار تمہارے کھانے کے واسطے ہوگا میں نے ان سب کو نباتات کی مانند تمہیں دیا ۔ مگر تم گوشت کو لہو کے ساتھ کہ اس کی جان ہے مت کھانا (پیدائش باب ۹ آیت ۱ و ۳ و ۴)

(محقق) کیا ایک کی جان کو تکلیف دے کر دوسروں کو آرام پہنچانے سے بائبل کا خدا

---

[1] قربان گاہ کا ذکر بائبل میں ان باتوں کو غلط پیرایہ میں بیان کیا ہے کیونکہ ویدوں میں جانوروں کو مار کر ہوم کرنا نہیں لکھا بلکہ طاقت دینے خوشبو دینے والی اور بیماریوں کو دفع کرنے والی چیزوں سے ہوم کرنا لکھا ہے ۔ مترجم

۱۱- اور متوسلح کی پیدائش کے بعد حنوک تین سو برس تک خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ (پیدائش باب پنجم آیت ۲۲)

(محقق) بھلا اگر بائبل کا خدا انسان نہ ہوتا تو حنوک کے ساتھ ساتھ کیسے چلتا؟ اس لئے جو وید میں کہا گیا ہے کہ ایشور غیر مجسم وغیرہ ہے۔ اسی کو عیسائی لوگ مانیں تو ان کی بہتری ہو۔

۱۲- اور ان سے بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ تو خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں۔ خدا کے بیٹوں نے جسے جو پسند آئی بیاہ لیا اور ان دنوں میں زمین پر دیو (جبار) تھے اور بعد اس کے بھی کہ خدا کے بیٹے آدمیوں کی بیٹیوں کے پاس گئے تو ان سے ان کے لئے بچے پیدا ہوئے جو زبردست تھے جو قدیم سے نامور تھے۔ اور خدا نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اس کے دل کے خیالات روز بروز صرف بدی ہوتے ہیں۔ تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت غمگین ہوا۔ اور خداوند نے کہا کہ میں انسان کو جسے میں نے پیدا کیا ہے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔ انسان کو اور حیوان کو بھی اور کیڑے مکوڑے اور آسمان کے پرندوں تک کو بھی کیونکہ میں ان کے بنانے سے پچھتاتا ہوں۔ (پیدائش باب ششم آیت ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۷)

(محقق) عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ خدا کے بیٹے کون ہیں؟ اور خدا کی جورو، ساس، سسر، سالے اور رشتہ دار کون ہیں؟ کیونکہ اب تو آدمیوں کی لڑکیوں کے ساتھ شادی ہونے سے خدا ان کا رشتہ دار بن گیا اور جو ان سے پیدا ہوئے وہ بیٹے اور پوتے ہوئے۔ کیا ایسی بات خدا کی اور خدا کے کلام کی ہو سکتی ہے؟ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان جنگلی آدمیوں کی یہ تصنیف ہے خدا کی نہیں۔ جو علیم کل نہ ہو اور آئندہ کی بات نہ جانے وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ کیا جب دنیا پیدا کی تھی تب یہ نہیں جانتا تھا کہ آئندہ آدمی بدکار ہوں گے؟ اور پچھتانا، افسوس کرنا، غصے سے کام کر کے بعد پچھتانا اس قسم کی باتیں انجیلی خدا ہی میں پائی جا سکتی ہیں۔ انجیلی خدا پورا عالم اور یوگی بھی نہیں تھا، ورنہ شانتی اور وگیان (علم معرفت) کے ذریعہ غم سے علیحدہ ہو سکتا تھا۔ بھلا کیا چرند پرند بھی بدکار ہو گئے؟ اگر وہ خدا علیم کل ہوتا تو ایسا دکھی کیوں ہوتا؟ یہی ثابت ہوا کہ نہ وہ خدا ہے اور نہ یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے۔ جیسا وید میں بیان کیا گیا ہے کہ ایشور سب گناہ، رنج، تکلیف، غم وغیرہ سے مبرا، ست مطلق، علم مطلق، راحت مطلق ہے۔ اس کو اگر عیسائی لوگ مانتے یا اب بھی مانیں تو اپنی انسانی زندگی کا مقصد پورا کر سکیں۔

۱۳- اس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ اور اس کی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اس کی اونچائی تیس ہاتھ کی ہو۔ تو کشتی میں جائیگا تو اور تیرے بیٹے اور تیری جورو اور تیرے بیٹوں کی جوروئیں

ہو گیا اور اب ایسا نہ ہو کہ اپنا ہاتھ بڑھاوے اور زندگی کے درخت سے بھی کچھ لیوے اور کھاوے اور ہمیشہ جیتا رہے۔ چنانچہ اُس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے پورب کی طرف کروبیوں اور چمکتی تلوار کو جو چاروں طرف گھومتی تھی مقرر کیا کہ زندگی کے درخت کی راہ کی نگہبانی کریں۔ (پیدائش باب ۳ - آیت ۲۲ و ۲۴)

(محقق) بھلا خدا کو ایسا حسد کیوں ہوا اور ایسا شک کیوں گذرا کہ وہ علم میں ہمارے برابر ہو گیا؟ کیا یہ بُری بات ہوئی؟ یہ شک ہی کیوں گذرا؟ جبکہ خدا کے برابر کبھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ البتہ اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ خدا نہیں تھا بلکہ کوئی خاص آدمی تھا۔ بائبل میں جہاں کہیں خدا کا ذکر آتا ہے وہ انسان کے ذکر کی مانند ہی پایا جاتا ہے۔

اب دیکھئے! آدم کے علم کی ترقی پر خدا کو کتنا دُکھ ہوا۔ اور مزید برآں دائمی زندگی کے درخت کے پھل کھانے پر خدا نے کتنا حسد کیا۔ اور اول ہی جب اس کو باغ میں رکھا تب کیا آئندہ کا علم نہیں تھا کہ اُس کو پھر نکالنا پڑیگا۔ اس سے بائبل کا خدا عالم کُل نہیں۔ اور چمکتی ہوئی تلوار کا پہرا مقرر کیا یہ بھی انسان کا کام ہے خدا کا نہیں۔

۴۔ چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قائن زمین کی پیداوار میں سے خداوند کے واسطے نذر لایا اور ہابل بھی اپنی پہلوٹھی اور موٹی موٹی بھیڑ بکریوں میں سے لایا اور خداوند نے ہابل کو اور اس کی نذر کو قبول کیا۔ پر قائن کو اور اس کی نذر کو قبول نہ کیا۔ اس سے قائن نہایت غصہ ہوا اور منہ بگڑا ہوا اور خداوند نے قائن سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا اور اپنا منہ کیوں بگاڑا۔ (پیدائش باب چہارم آیت ۳ - ۴ - ۵ - ۶)

(محقق) اگر خدا گوشت خور نہ ہوتا تو بھیڑ کی نذر نہ لیتا۔ ہابل کی عزت اور قائن اور اُس کی نذر کی بے قدری کیوں کرتا؟ اور ایسا جھگڑا برپا کرنے کا موجب اور ہابل کی موت کا باعث بھی خدا ہی ہوا۔ اور جس طرح باہم آدمی ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں ویسے ہی انجیل کے خدا کا ٹہلنا، باغ میں آنا جانا اور اس کا بنانا بھی آدمیوں کا ہی کام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بائبل انسان کی بنائی ہوئی ہے خدا کی نہیں۔

۵۔ تب خداوند نے قائن سے کہا کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے؟ وہ بولا میں نہیں جانتا۔ کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں؟ پھر اس نے کہا کہ تو نے کیا کیا؟ تیرے بھائی کا خون زمین سے مجھ کو پکارتا ہے۔ اور اب تو زمین سے لعنتی ہوا۔ (پیدائش باب چہارم آیت ۹ - ۱۰ - ۱۱)

(محقق) کیا خدا قائن سے دریافت کئے بغیر ہابل کا حال نہیں جانتا تھا؟ اور کیا کبھی خون زمین سے کسی کو پکار سکتا ہے؟ یہ سب باتیں بے علموں کی ہیں۔ اس واسطے یہ کتاب نہ خدا اور نہ عالم کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے۔

اپنی عمر بھر اُس سے کھائیگا۔ اور وہ تیرے لئے کانٹے اور اونٹکٹارے اُگائیگی اور تو کھیت کا ساگ پات کھائیگا۔ (پیدایش باب ۳ آیت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹)

محقق: اگر باغ عدن میں خدا علیم کل ہوتا۔ تو اس شریر سانپ یعنی شیطان کو کیوں بناتا؟ اب چونکہ اُس نے پیدا کر دیا۔ اس لئے خدا ہی قصوروار ہے کیونکہ اگر وہ اُس کو موذی نہ بناتا۔ تو وہ ایذا نہ پہنچاتا۔ اور وہ پچھلا جنم نہیں رکھتا تھا پھر بلا قصور اُس کو کیوں پیدا کیا؟ اور سچ پوچھو تو وہ سانپ نہیں تھا۔ بلکہ انسان تھا کیونکہ اگر انسان نہ ہوتا۔ تو انسان کی زبان کیونکر بول سکتا؟ اور جو آپ جھوٹا ہو اور دوسرے کو فریب دیا جائے اُسکو شیطان کہنا چاہئے۔ لیکن یہاں شیطان سچا تھا۔ اور اسی وجہ سے اُس نے اُس عورت کو نہیں بہکایا بلکہ سچ کہہ دیا۔ اور خدا نے آدم اور حوا سے جھوٹ کہا کہ اُس کے کھانے سے تم مر جاؤ گے۔ جب وہ درخت عقل کے دینے اور دائمی زندگی کے بخشنے والا تھا۔ تو اُس کے پھل کھانے سے کیوں منع کیا۔ اور اگر منع کیا تو وہ خدا جھوٹا اور بہکانے والا ٹھیرا۔ کیونکہ اُس درخت کے پھل انسان کو علم اور خوشی کے دینے والے تھے۔ لاعلمی اور موت کے دینے والے نہیں تھے۔ جب خدا نے پھل کھانے سے منع کیا۔ تو اُس درخت کو پیدا ہی کیوں کیا ہوتا؟ اگر اپنے لئے کیا تو کیا آپ لاعلم اور موت کی خاصیت رکھنے والا تھا؟ اور اگر دوسروں کے لئے پیدا کیا۔ تو پھل کھانے سے کچھ بھی قصور نہ ہوا۔ اور آج کل کوئی بھی درخت علم دینے اور موت سے بچانے والا دیکھنے میں نہیں آتا۔ کیا خدا نے اُس کا تخم بھی نیست و نابود کر دیا ہے؟ اگر ایسی باتوں کے کرنے والا انسان فریبی اور مکار ہوتا ہے۔ تو خدا ویسا کیوں نہیں ہوا؟ کیونکہ اگر کوئی دوسرے سے مکاری کریگا۔ تو وہ فریبی مکار کیوں نہ ہوگا؟ اور جن تینوں کو لعنت دی۔ وہ بلا قصور تھے۔ تو پھر کیا وہ خدا غیر منصف نہ ہوا؟ اور یہ لعنت خدا پر ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ اُس نے جھوٹ بولا۔ اور اُن کو بہکایا۔ یہ فلاسفی تو دیکھو کیا بغیر درد کے حمل ٹھیر سکتا اور بچہ پیدا ہو سکتا تھا؟ اور بغیر محنت کے کوئی اپنی روزی کما سکتا ہے؟ کیا پہلے کانٹے دار درخت نہ تھے؟ اور جبکہ خدا کے حکم سے سب آدمیوں کے واسطے ساگ پات کا کھانا لازم ہے۔ تو دوسرے مقام پر بائبل میں جو گوشت کا کھانا لکھا ہے وہ تحریر جھوٹی کیوں نہیں؟ اور اگر وہ تحریر سچی ہے۔ تو یہ جھوٹی ہے جب آدم کا کچھ بھی قصور ثابت نہیں ہوتا۔ تو عیسائی لوگ کیوں کل نوع انسان کو آدم کی اولاد ہونے کی وجہ سے گنہگار ٹھیراتے ہیں؟ بھلا ایسی کتاب اور ایسے خدا کو بھی عقلمند تسلیم کر سکتے ہیں؟ ۔ ۴۲

[illegible]

عورت بنائی تو سب مردوں کی ایک پسلی کم کیوں نہیں؟ اور عورت میں ایک پسلی ہونی چاہئے کیونکہ وہ ایک پسلی سے بنی ہے۔ کیا جس مصالحہ سے اُس نے تمام دنیا کو بنایا۔ اُسی سے عورت کا جسم نہیں بن سکتا تھا؟ اس سے ظاہر ہے کہ بائبل کی پیدائش کا حال قانون قدرت کے خلاف ہے ۔ ۱۰۲

(۲) اور سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا مکار (شریر) تھا۔ اور اُس نے عورت سے کہا کیا یہ سچ ہے کہ خدا نے کہا کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا۔ اور عورت نے سانپ سے کہا کہ باغ کے درختوں کا پھل ہم تو کھاتے ہیں۔ مگر اُس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے۔ خدا نے کہا کہ تم اُس سے نہ کھانا۔ نہ اُسے چھونا ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ ۔

تب سانپ نے عورت سے کہا کہ تم ہرگز نہ مرو گے۔ کیونکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اُسے کھاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہو گے۔ اور عورت نے جو دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے۔ تو اُس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے خاوند کو بھی دیا اور اُس نے کھایا۔ تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں اور انہیں معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں۔ اور انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کے اپنے لئے لنگیاں بنائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا۔ چونکہ تو نے یہ کیا ہے۔ اس لئے تو سب مویشیوں اور میدان کے سب جانوروں سے زیادہ ملعون ہوا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا۔ اور عمر بھر خاک کھائے گا۔ اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گی۔ اور تو اُس کی ایڑی کو کاٹے گا۔ اُس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے حمل کی حالت میں تیرے درد کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور درد سے تو بچے جنے گی۔ اور اپنے خاوند کی طرف تیرا شوق ہو گا۔ اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔ اور آدم سے کہا۔ چونکہ تو نے اپنی جورو کی بات سنی۔ اور اُس درخت سے کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا کہ اُس سے مت کھانا۔ اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی اور تکلیف کے ساتھ

لفظ یہاں اعتراض یہ ہے کہ اوّل آدم کیوں پیدا کیا گیا؟ اس کا کیا ثبوت ہے۔ اگر جواب میں یہ کہا جائے۔ عورت کا نام مادی ہونا بھی اس امر کا ثبوت ہے کیونکہ لفظ عورت مادی بتاتا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لفظ آدم سے بھی نر بنتا ہے۔ اور عورت کے پیدا کرنے کی وجہ بائبل میں جو کہ یہ بتائی گئی ہے۔ آدم کی تنہائی دور کرنے اور دل بستگی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ تو اس معنی میں بھی کوئی حرج نہ تھا۔ کیونکہ عورت کی محبت اور الفت کے لئے مرد پیدا کیا جا سکتا ہے۔ پس اصل وجہ پیدائش آدم کی معلوم ہو جانی چاہئے ۔

کبھی نہیں بن سکتا۔ جیسے کہ شکل سے آگ اور ذائقہ سے پانی کبھی نہیں بن سکتے۔ اور اگر خدا سے ہی دُنیا بنی ہوئی ہوتی۔ تو خدا کی مانند وصف عمل و فطرت والی ہوتی۔ اُس کے وصف عمل فطرت کی مانند نہ ہونے سے یہی تحقیق ہے کہ خدا سے نہیں بنی بلکہ دُنیا علت مادی یعنی ذرات وغیرہ بے جان چیز سے بنی ہے۔ دُنیا کی پیدائش کا حال جو وید وغیرہ شاستروں میں درج ہے۔ وہی قابل تسلیم ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ایشور دُنیا کی علت فاعلی ہے +

اگر آدم کی اندرونی صورت روح کی ہے اور بیرونی انسان کی تو کیا ویسی ہی شکل خدا کی ہے؟ کیونکہ جب آدم خدا کی مانند بنایا گیا۔ تو خدا آدم کی مانند ضرور ہونا چاہئے + ۴۴ +

(۴۵) اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا سو آدم جیتی جان ہوا۔ اور خداوند خدا نے عدن میں پورب کی طرف ایک باغ لگایا۔ اور آدم کو جسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھا ...... اور باغ کے بیچوں بیچ زندگی کے درخت اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کو زمین سے اُگایا .... (باب دوم آیت ۷ و ۸ و ۹)

(تحقیق) جب خدا نے عدن میں باغ بنا کر اس میں آدم کو رکھا۔ تب کیا خدا نہیں جانتا تھا۔ کہ اُس کو پھر یہاں سے نکالنا پڑیگا؟ اور جب خدا نے آدم کو خاک سے بنایا تو خدا کی صورت پر تو نہ ہوا۔ اور اگر ہوا ہے تو خدا بھی خاک سے بنا ہوگا؟ جب اُس کے نتھنوں میں خدا نے سانس پھونکا تو وہ سانس خدا کی صورت تھا یا اُس سے الگ۔ اگر الگ تھا تو آدم خدا کی صورت پر نہیں بنا۔ اور اگر الگ نہیں تو آدم اور خدا یکساں ہو گئے اور اگر یکساں ہیں تو آدم کی مانند پیدائش موت ترقی۔ زوال۔ بھوک۔ پیاس۔ وغیرہ کمزوریاں خدا میں آئیں گی۔ پھر وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے؟ اس لئے توریت کی یہ بات درست نہیں اور یہ کتاب بھی خدا کی طرف سے نہیں ہے +

(۴۶) اور خداوند خدا نے آدم پر بھاری نیند بھیجی کہ وہ سو گیا اور اس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی نکالی اور اس کے بدلے گوشت بھر دیا۔ اور خداوند خدا اُس پسلی سے جو اُس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا (پیدائش باب دوم آیت ۲۱ و ۲۲)

(تحقیق) اگر خدا نے آدم کو خاک سے بنایا۔ تو اُس کی عورت کو خاک سے کیوں نہیں بنایا؟ اور اگر عورت کو ہڈی سے بنایا۔ تو آدم کو ہڈی سے کیوں نہیں بنایا؟ اور جیسے نر سے نکلنے کی وجہ سے عورت کا نام ناری رکھا گیا۔ تو ناری سے نر کا نام بھی ہو سکتا ہے اور چاہئے ان میں باہمی محبت بھی رہے جس طرح عورت کے ساتھ مرد محبت کرے ویسے ہی مرد کے ساتھ عورت بھی محبت کرے۔ صاحبان غور کیجئے! خدا کی کیسی فلاسفی جھلکتی ہے۔ اگر آدم کی ایک پسلی نکالکر

(۶) اور خدا نے کہا کہ پانیوں کے فضا (مثلا) ہووے اور پانیوں کو پانیوں سے جدا کرے۔ تب خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے پانیوں کو فضا کے اوپر کے پانیوں سے جدا کیا اور ایسا ہی ہو گیا۔ اور خدا نے فضا کو آسمان کہا سو شام اور صبح دوسرا دن ہوا +

(باب اول آیت ۶ و ۷ و ۸)

محقق) کیا آکاش (فضا) اور پانی نے بھی خدا کی بات سن لی؟ اور اگر پانی کے درمیان آکاش نہ ہوتا تو پانی رہتا ہی کہاں؟ پہلی آیت میں (لکھا ہے کہ) آکاش پیدا ہوا تھا۔ پھر آکاش بنانا فضول ہے۔ اگر آکاش یعنی فضا ہی بہشت ہے تو وہ سب جگہ موجود ہے اس لئے بہشت سب جگہ ہوا۔ پھر یہ کہنا فضول ہے کہ بہشت اوپر کی طرف کو ہے؟ جب سورج پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ تو دن اور رات کہاں سے ہو گئے؟ ایسی ہی ناممکن باتیں مندرجہ ذیل آیتوں میں بھری پڑی ہیں + ۳ +

(۷) تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی مانند بناویں۔ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا اُس نے خدا کی صورت پر اُس کو پیدا کیا۔ مذکر و مؤنث اُن کو پیدا کیا اور خدا نے اُن کو برکت دی +

(باب اول آیت ۲۶ و ۲۷ و ۲۸)

محقق) اگر آدم کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ تو خدا کی ذات پاک۔ علیم مطلق راحت ل وغیرہ اوصاف سے موصوف ہے۔ پھر اُس کی مانند آدم کیوں ہوا؟ اگر نہیں ہوا تو ظاہر ہے کہ اُس کی صورت پر نہیں بنا۔ اور (اگر) آدم کو (اپنی صورت ہی پر) پیدا کیا (گویا) خدا نے اپنی صورت ہی کو پیدا ہونے والی بنایا۔ پھر خدا حادث کیوں نہیں؟ ور آدم کو کہاں سے پیدا کیا؟

عیسائی) خاک سے بنایا۔

محقق) خاک کہاں سے بنائی؟

عیسائی) اپنی قدرت سے۔

محقق) خدا کی قدرت قدیم ہے یا جدید؟

عیسائی) قدیم ہے۔

محقق) جب قدیم ہے تو دنیا کی علت مادی قدیم ہوئی پھر نیستی سے ہستی کیوں مانتے ہو؟

عیسائی) پیدائش عالم سے پیشتر سوائے خدا کے اور کوئی شے نہ تھی +

محقق) اگر نہ تھی تو یہ جہان کہاں سے پیدا ہوا؟ اور خدا کی قدرت جوہر ہے یا عرض؟ اگر جوہر ہے تو خدا کے علاوہ دوسری شے کا ہونا ثابت ہو گیا۔ اور اگر عرض ہے تو عرض سے جوہر

(عیسائی) ڈول والے ہیں ۔

(محقق) تو یہاں (ایسا کیوں لکھا کہ) خدا کی بنائی ہوئی زمین بے ڈول تھی ۔

(عیسائی) بے ڈول سے یہ مُراد ہے کہ اونچی نیچی اور ناہموار تھی ۔

(محقق) پھر ہموار کس نے کی ۔ اور کیا اب بھی ناہموار نہیں ہے ؟ خدا کا کام بے ڈول نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ علیم کل ہے ۔ اُس کے کسی کام میں غلطی کا ہونا ممکن نہیں ہے ۔ اور (چونکہ) بائبل میں خدا کی خلقت کو بے ڈول لکھا ہے اس لئے یہ کتاب خدا کا کلام نہیں (بھلا بتاؤ تو سہی کہ) خدا کی روح کیا شئے ہے ۔

(عیسائی) ذی شعور ؟

(محقق) وہ شکل والا ہے یا بے شکل اور ہر جگہ موجود ہے یا ایک جگہ پر ؟

(عیسائی) بے شکل ۔ ذی شعور اور ہر جگہ موجود ہے ۔ لیکن کوہ سینا اور چوتھے آسمان وغیرہ مقامات میں خاصکر رہتا ہے ۔

(محقق) اگر بے شکل ہے تو اُسکو کسے[1] دیکھا اور محیط کل کا پانی پر جنبش کرنا بھی ممکن نہیں ۔ بھلا جب خدا کی روح پانی پر جنبش کرتی تھی تب خدا کہاں تھا ؟ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا جسم کسی اور جگہ مقیم ہوگا ۔ یا اُس نے اپنے روح کے ایک حصہ کو پانی پر جنبش دی ہوگی ۔ اگر یہ بات ہے ۔ تو (خدا) محیط کل اور علیم کل کبھی نہیں ہو سکتا ۔ اگر محیط کل نہیں تو وہ جہان کی پیدائش قیام ۔ پرورش اور جیووں کے اعمال کا سلسلہ انتظام (نہیں رکھ سکتا) یا دُنیا کو فنا بھی نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ جس شئے کا وجود محدود المقام ہو تو اُس شئے کی وصف عمل اور فطرت بھی محدود المقام ہوتے ہیں ۔ اگر محدود ہے تو وہ خدا نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ خدا محیط کل بے حد وصف فعل اور فطرت والا ہست مطلق ۔ علم مطلق ۔ سرور مطلق ۔ دائم پاک علیم ۔ آزاد و بالطبع ۔ قدیم ۔ بے حد وغیرہ اوصاف والا ویدوں میں کہا گیا ہے ۔ اُسی کو مانو تب ہی تمہارا بھلا ہوگا اور طرح نہیں ۔ ۱ ۔

(۳) اور خدا نے کہا کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا ۔ اور خدا نے اُجالے کو دیکھا کہ اچھا ہے (باب اول آیت ۳ و ۴)

(محقق) کیا خدا کی بات غیر ذی شعور اُجالے نے سُن لی ؟ اگر سُن لی تو اس وقت بھی آفتاب چراغ اور آگ کی روشنی ہماری تمہاری بات کیوں نہیں سن لیتی ؟ روشنی غیر ذی شعور ہے وہ کبھی کسی کی بات نہیں سُن سکتی کیا خدا نے جس وقت اُجالے کو دیکھا تب ہی جانا کہ اُجالا اچھا ہے پہلے نہیں جانتا تھا ۔ اگر جانتا تھا تو دیکھ کر اچھا کیوں کہتا ؟ اگر نہیں جانتا تھا تو وہ خدا ہی نہیں ہے اسلئے تمہاری بائبل کلام الٰہی نہیں اور اس میں بیان کردہ خدا علیم کل نہیں ہے ۔ ۲ ۔

[1] ہندی کتاب میں لفظ کسے چھپا ہوا ہے ۔ جو غیر موزوں معلوم ہوتا ہے ۔

بارھواں باب

دینِ عیسوی کی تحقیق

اب دینِ عیسوی کے بارے میں لکھتے ہیں تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آیا یہ مذہب غیر ناقص اور اِن کی بائبل کلامِ الٰہی ہے یا نہیں۔ پہلے توریت کا بیان کیا جاتا ہے ✦

(پیدائش کی کتاب)

(۱) ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی رُوح پانیوں پر جنبش کرتی تھی ✦

(پیدائش۔ باب اوّل۔ آیت ۱ و ۲)

(محقق) ابتدا کسے کہتے ہو۔

(عیسائی) دنیا کی پہلی پیدائش کو۔

(محقق)۔ کیا یہی پہلی پیدائش ہے۔ اور اس کے پہلے کبھی نہیں ہوئی؟

(عیسائی) ہم نہیں جانتے کہ ہوئی یا نہیں۔ خدا جانے ✦

(محقق) اگر نہیں جانتے تو اس کتاب پر ایمان کیوں لائے؟ جس (کتاب) سے شکوک رفع نہیں ہو سکتے اُس کی بنا پر لوگوں کو وعظ کرکے پُراز شکوک مذہب میں کیوں پھنساتے ہو؟ اور تمام شکوک سے پاک سب شکوک کے رفع کرنے والے ویدمت کو قبول کیوں نہیں کرتے؟ جب تم خدا کی خلقت کا حال نہیں جانتے تو خدا کو کیسے جانتے ہوگے؟ اور (بتاؤ تو سہی کہ) آکاش (آسمان) کس کو مانتے ہو؟

(عیسائی) خلا اور اُوپر کو۔

(محقق)۔ خلا کی پیدائش کیسے ہوئی کیونکہ یہ شَے ہر جگہ پھیلی ہوئی اور نہایت لطیف ہے اور اُوپر نیچے یکساں ہے ✦ جب آسمان پیدا نہیں ہوا تھا تب خول یا خلا تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تھا۔ تو خدا جہان کی علّتِ مادی اور جیو (رُوح) کہاں رہتے تھے؟ بغیر مقام کے کوئی شَے ٹھہر نہیں سکتی اس لئے تمہاری بائبل کا قول معقول نہیں ✦ (کیا) خدا بے ڈول (ہے) اور (کیا) اُس کا علم اور افعال (بھی) بے ڈول یا سب ڈول والے ہیں ✦

کرکے تحریر یا تقریر کے ذریعے موافق یا مخالف رائے کا اظہار کریں۔ اور (اگر مطالعہ نہ کرسکیں) تو دوسروں سے سُنا کریں۔ کیونکہ جس طرح پڑھنے سے آدمی پنڈت ہوتا ہے۔ ویسا سُننے سے بہوشرت ہوتا ہے۔ اگر سُننے والا دوسرے کو سمجھا نہ سکے گا۔ تو خود تو سمجھ لیگا۔ جو لوگ تعصب کی عینک چڑھا کر دیکھتے ہیں۔ اُن کو نہ اپنے اور نہ دوسروں کے حسن و قبح نظر آتے ہیں انسان کی رُوح سچ اور جھوٹ کے تصفیہ کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اُس کو جتنا اپنا پڑھا ہُوا سُنا ہُوا (علم ہوتا) ہے وہ اسی قدر علمی تحقیق کرسکتی ہے اگر ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب والوں کے عقائد کو جانیں۔ اور دُوسرے نہ جانیں۔ تو ٹھیک طور پر مباحثہ نہیں ہوسکتا بلکہ لاعلم شکوک کی غار میں گر جاتے ہیں۔ ایسی بات پیش نہ آئے اسلئے اس کتاب میں تمام عام مذہبوں کے بارہ میں مختصراً لکھدیا ہے۔ اسی سے بقیہ باتوں کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ آیا وہ سچی ہیں یا جھوٹی۔ جو سب کے قابل تسلیم سچی باتیں ہیں وے تو سب (مذاہب) میں یکساں ہیں جھگڑا جھوٹی باتوں کے متعلق ہُوا کرتا ہے۔ یا ایک سچا اور دُوسرا جھوٹا ہو تو بھی کچھ تھوڑا سا مباحثہ چلتا ہے۔ اگر بحث کرنیوالے سچ جھوٹ کی تحقیق کے لئے بحث مباحثہ کریں تو ضرور فیصلہ ہوجائے۔

اب میں اس تیرھویں باب میں عیسائی مذہب کے متعلق کچھ تھوڑا سا لکھکر سبکے روبرو پیش کرتا ہوں غور کرکے نتیجہ نکالیں۔

عاقلوں کے لئے زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں

تیرھواں باب

دیباچہ ضمنی

جو یہ بائبل کا مذہب ہے وہ صرف عیسائیوں کا ہی نہیں بلکہ اس میں یہودی وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہاں تیرھویں باب میں عیسائیوں کے مذہب کی بابت اسواسطے لکھا ہے کہ آج کل بائبل کے معتقدوں میں عیسائی اصل سمجھے جاتے ہیں۔ اور یہودی وغیرہ بطور فروعات ہیں اصل کے اندر فروعات بھی شامل سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے یہودیوں کو ان کے اندر شامل سمجھ لیجئے۔ ان کے متعلق جو مضمون یہاں لکھا گیا ہے۔ وہ صرف بائبل پر مبنی ہے کہ جس کو عیسائی اور یہودی وغیرہ سب مانتے اور اسی کتاب کو اپنے مذہب کی بنیاد سمجھتے ہیں +

اس کتاب کے بہت سے ترجمے ہو چکے ہیں جو کہ ان کے مذہب کے بڑے بڑے پادریوں نے کئے ہیں۔ ان میں سے دیوناگری اور سنسکرت کے ترجمے کو دیکھ کر میرے دل میں بائبل پر بہت سے اعتراض پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک اعتراض اس تیرھویں باب میں سب کے غور و فکر کے لئے درج کئے ہیں + یہ تحریر صرف سچائی کی ترقی اور جھوٹ کو شکست دینے کی غرض سے لکھی ہے۔ کسی کو تکلیف دینے نقصان پہنچانے یا جھوٹا الزام لگانے کی نیت سے نہیں لکھی + (چنانچہ) یہ مطلب ذیل کی تحریر سے ہر ایک سمجھ لیگا۔ کہ آیا یہ کتاب کیسی ہے۔ اور عیسائی مذہب کی اصلیت کیا ہے ؟ اس تحریر کا یہی مدعا ہے کہ کل نوع انسان کو دیکھنے۔ سننے لکھنے وغیرہ میں سہولیت ہو۔ اور معتقد اور معترض جب تمام پر غور کر کے عیسائی مذہب کی تفتیش کر سکیں۔ اس سے ایک اور مدعا یہ پورا ہوگا۔ کہ لوگوں کی مذہبی واقفیت بڑھے گی اور انہیں سچے جھوٹے مذہب اور امر و نہی (اجازت و مخالفت) کے متعلق بخوبی علم ہو جائیگا۔ اور پھر اُن کو سچائی اور اجازت دی ہوئی باتوں کو اختیار کرنا اور جھوٹ اور منع کی ہوئی باتوں کا ترک کرنا آسان ہو جائیگا۔ سب انسانوں کو واجب ہے کہ ہر ایک مذہب کی کتب کا مطالعہ

ایک جھوٹی بات لکھنے میں ان کو شرم بھی نہ آئی ۔

थाडुघरा उत्ताउ । इगेग सिंहासणाउ अइपुव्वं । चउसु
वितास नियासण, दिसिभवजिण मज्जनं होई ॥

प्रकरण रत्नाकर भा० ४ । लघुसंग्रहणी० सू० ११९ ॥ پرکرن رتناکر حصہ ۴ ۱۱۹

تیرتھنکروں کا سنگھاسن ۷۶ - اس شلا کے عین جنوبی اور شمالی سمت میں ایک ایک سنگھاسن رکھنا جاننا چاہیئے۔ ان شلاؤں کے نام جنوبی سمت میں "اتی پانڈو کمبلا" شمالی سمت میں "اتی رکت کمبلا" شلا ہے۔ ان سنگھاسنوں پر تیرتھنکر بیٹھتے ہیں"۔

محقق - دیکھئے! ان کے تیرتھنکروں کی سالگرہ کے جلسہ وغیرہ کرنے کی شلا کو ایسی ہی گھٹی کی حد بتلایا ہے ۔

تحریر بالا فرضی قصے کی نمونہ از خروارے ہے اور جینیوں کی لایعنی باتوں کا انتہا نہیں

۷۷ - ان کی ایسی ایسی بہت سی باتیں گول مال ہیں۔ کہاں تک لکھیں۔ لیکن پانی چھان کر پینا، چھوٹے چھوٹے جانوروں پر برائے نام رحم کرنا، رات کو کھانا نہ کھانا یہ تین باتیں اچھی ہیں۔ باقی جس قدر ان کا بیان ہے وہ سب ناممکنات سے بھرا ہے۔ اتنی تحریر سے عقلمند لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے یہ تھوڑا سا نمونہ کے طور پر لکھا گیا ہے۔ اگر ان کی تمام ناممکن باتیں لکھیں تو اتنی کتابیں ہو جاویں کہ ایک آدمی عمر بھر میں بھی نہ پڑھ سکے۔ پس جس طرح ہانڈی میں پکتے ہوئے چاولوں میں سے ایک چاول کے دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آیا سب چاول پک گئے یا کچے ہیں۔ اسی طرح اس تھوڑی سی تحریر سے نیک نہاد لوگ بہت سی باتیں سمجھ لیں گے۔ عقلمندوں کے سامنے بہت لکھنا ضروری نہیں ہے کیونکہ بمصداق مشتے نمونہ از خروارے عقلمند لوگ تمام مطلب کو سمجھ ہی لیتے ہیں ۔

اس سے آگے عیسائیوں کے مذہب کے بارہ میں لکھا جاویگا ۔

یہ تحریر سوامی دیانند سرسوتی کی بنائی ہوئی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا بارھواں باب در بارہ تردید و تنقید چارواک بودھ جین مت وغیرہ ختم ہوا ۔

ٹکڑے دل سے خیال کرتے ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا ٹکڑے ہاتھ کے ہوں گے جب ہاتھ سے نہ ہو سکے تب دل سے کئے۔ بھلا یہ بات کبھی ممکن ہو سکتی ہے کہ ایک انگل بال کے بے شمار ٹکڑے ہو سکیں ۔

जम्बूदीपपमाणं गुलजोयाणलक्ख वट्टविरकंभी ।

लवणाईयासेसा । वलया माडुगणदुगुणाय ॥

प्रकरण० भा० ४ । लघुसंग्रहणी० सू० १२ ॥ پرکرن رتناکر ص ۲۰۰۰

جینیوں کی عجیب و غریب تفسیر کرۂ زمین۔

۱۴۷۔ پہلے جمبو دیپ کا پیمانہ چار لاکھ یوجن اور پہلا اور باقی لون وغیرہ سات سمندر اور سات دویپ۔ جمبو دویپ کے پیمانہ سے دوچند دوچند ہیں۔ اس ایک زمین میں جمبو دویپ وغیرہ سات دویپ اور سات سمندر ہیں جیسے کہ پہلے لکھ آئے ہیں ۔

محقق۔ اب جمبو دویپ سے دوسرا دویپ دو لاکھ یوجن۔ تیسرا چار لاکھ یوجن چوتھا آٹھ لاکھ یوجن۔ پانچواں سولہ لاکھ یوجن چھٹا بیس لاکھ یوجن اور ساتواں چونسٹھ لاکھ یوجن اسی قدر یا اس سے زیادہ پیمانہ والے سمندر اس پندرہ ہزار چھہ سو کوس والے کرۂ زمین میں کیونکر سما سکتے ہیں۔ اس لئے یہ بات محض جھوٹ ہے ۔

कलनइसुलसी सहसा । लेवनसारनइ उपइ विजयं ।

दोदो महानइउ । चनुदस सहसा उपसेपं ॥

प्रकरणभा० भा० ४ । लघुसंग्रहणी० सू० ६३ ॥ پرکرن رتناکر ص ۶۳

جینیوں کے نزدیک کرو کشیتر میں ۸۰ ہزار دریا ہیں

۱۴۸۔ کرو کشیتر میں چوراسی ہزار دریا ہیں ۔

محقق۔ بھلا کرو کشیتر ایک چھوٹا سا قطعہ زمین ہے اس کو نہ دیکھ کر

لہ بھاسکر آچاریہ جی زمین کا قطر ۱۵۸۱ یوجن فرماتے ہیں جس کے ۷۹۰۳ میل ہوتے ہیں۔ پس زمین کا محیط ۲۴۹۶۲ میل یا ۱۲۴۸۱ کوس یا ۳۱۲۰ رقبہ یعنی چار ہزار یوجن جتنا سمجھا جاتا ہے۔ کو سوامی جی یا تو ہزار یوجن کے حساب سے پندرہ ہزار یوجن محیط لکھ گئے ہیں۔ یا پندرہ سو یوجن بیان کرنے سے مراد قطر ہے (مترجم)

جینیوں کے عجیب مخلوقات کی قد

۱۶۵- ایک حس والوں کا جسم بڑا سے بڑا ایک ہزار یوجن کا سمجھنا چاہئے اور دو حس والے یعنی گھونگے وغیرہ کا جسم بارہ یوجن کا جاننا چاہئے اور چار حس والے یعنی بھنورے وغیرہ کا جسم چار کوس کا۔ اور پانچ حس رکھنے والوں کو ایک ہزار یوجن یعنی چار ہزار کوس کے جسم والا جاننا چاہئے۔

تحقیق- اگر چار چار ہزار کوس کے پیمانہ کے جسم والے ہوں تو کرۂ زمین میں بہت تھوڑے آدمی رہ سکیں۔ یعنی چند سو آدمیوں سے کرۂ زمین ٹھس کر بھر جاوے کسی کے واسطے چلنے کی جگہ بھی نہ رہے۔ پھر وہ جینیوں سے رہنے کی جگہ اور راستہ پوچھیں۔ اور جب انہوں ہی نے ایسا لکھا ہے تو یہی آپ ان کو اپنے گھر میں رکھ لیں۔ مگر ایک چار ہزار کوس کے جسم والے کے رہنے کے لئے بیس ہزار کوس کا گھر تو چاہئے۔ ایسے ایک گھر کے بنانے میں جینیوں کی تمام دولت خرچ ہو جاوے تو بھی گھر نہ بن سکے۔ اتنی بڑی آٹھ ہزار کوس کی چھت بنانے کے واسطے شہتیر کہاں سے لاویں گے۔ اور اگر اس میں ستون لگا دیں تو وہ اندر داخل بھی نہیں ہو سکے۔ اس لئے ایسی باتیں سب جھوٹ ہوا کرتی ہیں۔

ते थूला पल्ले सिङ्कसं सिज्जाये वट्टति सव्वेवि।
ते इक्किक असंखे। सुहुमे खम्मे पकप्पेह॥

प्रकरण० भा० ४ संग्रहणी। समासप्रकरण सूत्र ४॥

[illegible]

جینیوں کی عجیب ریاضی

۱۶۶- مذکورۃ الصدر ایک انگل بال کے ٹکڑوں سے چار کوس چوڑا اور اتنا ہی گہرا کنواں بھرا ہو۔ ایک انگل بال کے ٹکڑے سے سال گزریں تو کتنے ہزار ایک سو یا دن ہوتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ۳۳۰۷۶۲۱۰۴۲۴۶۵۶۲۵۴۲۱۹۹۰۰۰۰۰۰۰۰ (تینتیس کروڑ سات لاکھ باسٹھ ہزار ایک سو چار کروڑ چوبیس لاکھ پینسٹھ ہزار چھ سو پچیس کروڑ بیالیس لاکھ انیس ہزار نو سو کروڑ) لاکھ ترین ہزار چھ سو کروڑ۔ اتنے کنویں یوجن وسعت کے پیمانہ میں تمام کثیف بالوں کے ٹکڑوں کی تعداد ہوتی ہے۔ یہی اسنکھیات کال ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا ایک بال کے ٹکڑے کے "اسنکھیات" (بے شمار) لطیف جز دل سے خیال کرے تب "اسنکھیات" (بے شمار) سو کنویں ہو جاویں (لطیف بالوں کے ذرے) ہو ویں۔

تحقیق- اب دیکھئے ان کی گنتی کا طریقہ۔ ایک انگل کے برابر بال کے کتنے ٹکڑے کئے یہ بھی کسی کی گنتی میں آسکتے ہیں؟ اور پھر اس سے آگے "اسنکھیات" (بے شمار)

ان میں سے گزرے ہوئے انسانوں کی عمر تین پلیوپم کی تھی اور جسم تین کوس کا ۔

محقق ۔ خوب اس کرۂ زمین پر تین پلیوپم کی عمر اور تین کوس کے جسم والے انسان بہت تھوڑے سما سکیں گے ۔ اور پھر تین پلیوپم کی عمر بھی جیسا کہ پہلے لکھ آئے ہیں اتنے ہی عرصہ تک رہیں ان کی اولاد بھی اسی طرح تین کوس کے جسم والی ہونی چاہئے ۔ مثلاً بمبئی جیسے شہر میں دو اور کلکتہ جیسے شہر میں تین یا چار آدمی آباد رہ سکتے ہیں ۔ اگر ایسا ہو تو جینیوں نے جو ایک شہر میں لاکھوں آدمی لکھے ہیں ان کے بسنے کو شہر لاکھوں کوس کا چاہیے پھر تمام کرۂ زمین میں ایسا ایک شہر بھی آباد نہ ہو سکیگا ۔

पणया ललरकयोयण । विरकंभा सिद्धिसिलफलिहविमला
तहुवीर गजोयणंते लोगन्तो तच्छ सिद्धठिई ॥ १५८ ॥

جینیوں کی مکتی کا مقام ۱۶۷ ۔ جو سروارتھ سدھی ومان کے جھنڈے سے اوپر بارہ یوجن پر شلا ہے وہ چوڑائی لمبائی اور گولائی میں پینتالیس لاکھ یوجن کے پیمانہ کی ہے اس سدھ شلا کی سطح بلکہ تمام سفید چمکدار سنہری ہیرے کی مانند شفاف ہے ۔ اس کو کوئی "ایشت پراگ بھارا" کے نام سے پکارتے ہیں ۔ اس سروارتھ سدھ شلا وہاں سے بارہ یوجن ہے اور لوک اگر فیروز کا مقام بھی ہے ۔ اس حقیقت کو کیولی "شرت" جانتے ہیں ۔ سروارتھ سدھ شلا درمیانی حصہ میں آٹھ یوجن موٹی ہے ۔ وہاں سے چاروں سمت اور تین گوشوں میں گھٹتے گھٹتے مکھی کے پر کے برابر پتلی ہے ایک طرف نکلی ہوئی چھتری کی شکل میں سدھ شلا قائم ہے ۔ اس شلا سے اوپر ایک یوجن کے فاصلے پر لوک کی انتہا ہے ۔ وہاں سدھوں یعنی مکت لوگوں کا قیام ہے ۔

محقق ۔ اب سوچنا چاہئے کہ جینیوں کی مکتی کا مقام سروارتھ سدھ ومان کے جھنڈے کے اوپر پینتالیس لاکھ یوجن کی شلا کا ہے ۔ یعنی چاہے وہ کیسی ہی عمدہ اور شفاف ہو تاہم اس میں بسنے والے مکت جیو ایک قسم کی قید میں ہیں کیونکہ اس شلا سے باہر نکلنے پر مکتی کے سکھ سے چھوٹ جاتے ہونگے ۔ اور اگر نہ رہتے ہونگے تو ان کو ہوا بھی نہیں لگتی ہوگی ۔ یہ صرف بے علموں کے پھنسانے کے لئے محض بناوٹی دھوکے کی ٹٹی ہے ۔

वितिचउरिं दिय सरीरं । वारः सजोयणाति कोसचउ उक्कोसं
जोयणसहस्स पणिंदिय । उहे वुच्छन्ति विसेसंतु ॥

प्रकरण भा० ४ । संग्रह० सू० २६७ ॥ پرکرن رتناکر ۔۔۔

سدھ ومان کا تھوڑا کرامت کی زمین پر سطح ۔ (مترجم)

ولیسے مرکز پر پہنچے ہوئے زمرد شوربیتے کر زمین کھودتے تو ڈرتی اور بہت سے کیٹے ایک ساول کا بڑا اور ٹھیر دہالے کے سوا کچھ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ جو شوربیتے کے سامنے ایسا ہے کہ جیسے گھوڑے کے سامنے دانے کا دانہ بھی نہیں جیسی لوگ جب تک اس بات میں رہینگے تب تک وہ کچھ نہیں جان سکتے بلکہ ہمیشہ اندھیرے میں پڑے رہینگے +

समत्तचरण सहियाऽवलोगं फुसे निरवसेसं ।

सत्तयचउदसाए पं चयसुपदेसविरईए ॥

भगवण० भा० ४ । संग्रहम० १२५ ॥

جرگرن دھاکر بھال ۲-۱۳۰

| جینیوں کا تصوّر لوک | ۱۴۲ | اس بات کا ثبوت جہاں تو اسے کیونکہ بھی سخت گرمی کے ساتھ تمام چودہ راجیہ لوگوں سے مطلق ہیں۔ سکے اندر اپنے آتم پردیش پھیلا کر کے ذریعہ سے پھریں گے +

تحقیق جینی لوگ چودہ راجیہ سطلق ہیں مانتے ہیں۔ ان میں سے چودھویں کی چوٹی پر سرو آرتھ سدھی ویمان سے کچھ سے تھوڑی دور اور بعد نشٹ اور دنیا کا ثبوت کو ٹھور لیتے ہیں۔ کیوں یہ جینی جن کو کامل علم یعنی کیول گیان حاصل ہو گئی ہے۔ وہ اس لوک میں پانتے ہیں۔ وہ اپنے آتم پردیش اس مقام آتما ہستے ہیں کل رہتے ہیں جس کا مقام ہوا ہے وہ محیط نہیں۔ جو محیط نہیں وہ ہمہ کل یعنی کامل علم والا بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جس کی آتما ایک مقام پر محدود ہے وہ چاہے آتما ہے تو وہ دربدر سے ایک عالم ادر عالم کا صاحب ہو جاتا ہے۔ جو محیط اور ہمہ کل ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ جینیوں کے تیرتھنکر جو کچھ بھی ہیں محدود مقام پر رہنے والے محدود ہو کر تو جب ہی وہ محیط کل اور ہمہ کل کبھی نہیں ہو سکتے لیکن جو پرماتما محیط اور ہمہ کل ہے وہ ایک اور بے علم ہستی ہے۔ اس کو جینی لوگ نہیں مانتے کیونکہ ہمہ کل وغیرہ صفات کی قابلیت ہو سکتی ہیں +

गब्भनरति पलियाऊ । तिगाउ उक्कोसते जहन्नेणं ।

मुच्छिम दुहावि अन्तमुहू । अङ्गुल असंख भागतणू ।२४१।

| جینیوں کے حوالے سے انسانوں کے عمر و قد | معنی۔ یہاں انسان ورنسلت سے تین پلیہ تک عمر رکھتے ہیں اور دوسرے کم سے کم انتر مہورت ہوتے ہیں +

۱ ایک چار قدر کی ذات کا نام۔ بیس کل ایک ماسہ کے اوپر قرتی ہے جس ہوئی کچھ بن ایک جو کا سیکٹر کے سے پیدا ہو وہ جڑا کرتے ہیں ان کا نام الجواد بقول عام تہاں تلک کو لتے (مترجم)

بڑی ندیوں کے آگے تیس گھڑی میں چاند سورج کس طرح آ سکیں گے۔ یہ لوگ جو زمین کو سورج وغیرہ سے بھی بڑا مانتے ہیں یہی اُن کی بڑی بھول ہے ۔

दो ससि दो रवि पंती एगंतरिआ छसट्ठिसंखाया ।
मेरुंपयाहिणंता । माणुसखित्ते परिअडंति ॥

प्रकरण० भा० ४ । संग्रह सू० ७९ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۴ ۔

انسانی دنیا میں چاند اور سورج کی قطاروں کی تعداد بتلاتے ہیں۔ دو قطاریں باسٹھ باسٹھ چاندوں کی اور دو سورجوں کی ہیں۔ ایک ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کے فاصلے سے چلتے ہیں جس طرح سورج کی قطاروں کے درمیان چاندوں کی ایک قطار ہے اسی طرح چاندوں کی قطار کے درمیان سورج کی قطار ہے۔ اس طرح سے چار قطاریں ہیں۔ اُس ایک ایک چاند کی قطار میں ۶۶ چاند اور ایک ایک سورج کی قطار میں ۶۶ سورج ہیں۔ وہ چاروں قطاریں جمبودویپ کے میرو پہاڑ کے گرد گھومتے ہوئے انسان سے آباد زمین میں گردش کرتے رہتے ہیں۔ یعنی جس وقت جمبودویپ کے میرو سے ایک سورج سمت جنوب میں گشت کرتا ہے اسی وقت دوسرا سورج سمت شمال میں پھرتا ہے۔ اسی طرح لون سمندر کے ایک ایک سمت میں دو دو چلتے پھرتے ہیں۔ دھاتکی کھنڈ کے ۶۔ کالودھی کے ۲۱۔ پشکر کے نصف حصے کے ۳۶ ہیں۔ اس طرح سب ملکر ۶۶ سورج سمت جنوب اور ۶۶ سمت شمال میں اپنے اپنے ترتیب سے پھرتے ہیں۔ اور اگر ان دونوں سمتوں کے سب سورج ملائے جاویں تو ۱۳۲ سورج اور ایسے ہی دونوں سمتوں کے چھیاسٹھ چھیاسٹھ چاندوں کی قطاریں ملائی جاویں تو ۱۳۲ چاند انسانی دنیا میں گھومتے رہتے ہیں۔ اسی طرح چاند کے ساتھ ستارے وغیرہ کی بھی بہت سی قطاریں سمجھو ۔

محقق۔ اب دیکھو بھائی! اس کرۂ زمین میں ۱۳۲ سورج اور ۱۳۲ چاند جینیوں کے گھر پر تپتے ہوں گے۔ بھلا اگر یہ سب تپتے ہوں گے تو وہ (جینی) کس طرح جیتے ہیں۔ اور رات کے وقت بھی جینی لوگ سردی کے مارے اکڑ جاتے ہوں گے۔ ایسی ناممکن باتوں میں علم کرۂ ارضی و کرۂ سماوی کے نہ جاننے والے پھنستے ہیں۔ دوسرے نہیں۔ جب ایک ہی سورج اس زمین جیسے بہت سے دیگر کرّوں کو روشنی دیتا ہے بھلا اس چھوٹے سے کرۂ زمین کا تو کہنا ہی کیا ہے اگر

ٰہ یہاں ہندی ستیارتھ پرکاش میں حاشیہ نوٹ غلط ہے جو کاتب کا سہو معلوم ہوتا ہے کیونکہ سوامی جی کا منشا یہی ہے جو متن میں صریح کیا ہے۔ دیکھو ستیارتھ پرکاش باب ۸ زمین وغیرہ کی گردش کا بیان اور دیکھو رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا مضمون گردش سیارگان۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بھومکا اس کتاب سے پیشتر شائع ہو چکی ہے ۔

کرمینیوں کی تھوڑی سی باتیں جیسے کہ ان کے ان باقی سب جھوٹ ہی جھوٹ بھرا ہے ۔ دیکھئے۔

दो ससि दो रवि पढमे । दुगुणा लवणं मिधाय ईसंमे ।
बारससि बारसरवि । तप्पभिइ निदिट्ठ ससि रविणो ॥

प्रकरण० भा० ४ । संग्रह सू० ७७ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۴ - ۷۷

جمبو دویپ ایک لاکھ یوجن یعنی چار لاکھ کوس کا لکھا ہے ۔ یہ ان میں (باقی دویپوں میں) سے پہلا دویپ کہلاتا ہے ۔ اس میں دو چاند اور دو سورج ہیں اسی طرح لون سمندر میں اس سے دگنے یعنی چار چندرما اور چار سورج ہیں ۔ نیز دھات کی کھنڈ میں بارہ چاند اور بارہ سورج ہیں جیسا کہ ان بھاگ ۴ سنگرہنی سوتر ۷۷ والوں کو سہ چند کرنے سے چھتیس ہوتے ہیں ۔ ان کے ساتھ دو جمبو دویپ کے اور چار لون سمندر کے ملا کر بیالیس چاند اور بیالیس سورج کالودھی سمندر میں ہیں ۔ اسی طرح اگلے دویپ سمندر میں گذشتہ بیالیس کو تگنا کرنے سے ایک سو چھبیس چاند اور اتنے ہی سورج ہوتے ہیں ۔ ان میں دھات کی کھنڈ کے بارہ لون سمندر کے چار اور جمبو دویپ کے دو اسی طرح سے جوڑ کر ایک سو چوالیس چاند اور ایک سو چوالیس سورج پشکر دویپ میں ہیں ۔ یہ صرف نصف زمین کا شمار ہے جس میں انسان آباد ہیں ۔ لیکن جہاں انسان نہیں رہتے وہاں بہت سے سورج اور بہت سے چاند ہیں اور جو پچھلے نصف پشکر دویپ میں بہت سے چاند اور سورج ہیں وہ ساکن ہیں ۔ مذکورہ بالا ایک سو چوالیس کو سہ چند کرنے سے ۴۳۲ اور ان میں جمبو دویپ کے مذکورہ بالا دو چاند دو سورج چار چار لون سمندر کے اور بارہ بارہ دھات کی کھنڈ کے اور بیالیس بیالیس کالودھی کے ملانے سے ۴۹۲ چاند اور ۴۹۲ سورج پشکر سمندر میں ہیں ۔ یہ سب باتیں شری جن بھدر گنی کشما شرمن نے سنگرہنی میں لکھی ہیں ۔ اور جیوتش کرنڈک پنا اور چندر پرگیپتی اور سورج پرگیپتی وغیرہ سدھانت گرنتھوں (جین مذہب کی کتابوں) میں اسی طرح بیان کی ہیں ۔

تنقید ۔ کرۂ ارضی اور کرۂ سماوی کے علم جاننے والو ! دیکھو اس ایک کرۂ زمین میں جینی لوگ کس طرح ۴۹۲ اور دوسری طرح بیشمار چاند اور سورج مانتے ہیں تو آپ لوگوں کی بڑی خوش قسمتی ہے ۔ کہ وید مت کے پیروؤں کی تصنیف سوریہ سدھانت وغیرہ علم ہیئت کی کتابوں کے پڑھنے سے علم کرۂ ارضی و سماوی ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو گئے ۔ اگر کہیں جینیوں کی سخت تاریکی میں ہوتے زمانہ بھر اسی طرح اندھیرے میں پڑے رہتے جس طرح کہ آج کل جینی لوگ پڑے ہیں ۔ ان بے علموں کو یہ شک ہوا کہ جمبو دویپ میں ایک سورج اور ایک چاند سے کام نہیں چلتا کیونکہ اتنی

ف یعنی چھیالیس لاکھ ۴۶۰۰۰۰۰ اور دھات کی و لون سمندر و جمبو دویپ ۴۲۰۰۰۰۰ کل ۴۲۰۰۰۰۰ + ۱۰۰۰۰۰ ۴۶ ۲ ۸۰۴ ۲ ۸ مترجم

دشمنوں پر چڑھا اور ایک شہر میں آگ لگا دی۔ وہ مہادیو بھگت کا دست بستہ پیارا تھا ۔

وویک سار بھاگ اوّل صفحہ ۱۲۷۔ راجا کا حکم ضرور ماننا چاہئیے ۔

وویک سار بھاگ اوّل صفحہ ۱۱۱۔ ایک گوشا نامی بیسوا نے تھالی میں سرسوں کی ڈھیری لگائی اور اُس کے اوپر پھولوں سے ڈھکی ہوئی سوئی کھڑی کر کے اُس پر اچھی طرح ناچی لیکن سوئی پاؤں میں نہ چبھنے پائی اور نہ سرسوں بکھری ۔

تیرتھ ودیا صفحہ ۲۲۰۔ اسی گوشا بیسوا کے ساتھ ایک شخص آ ملی نے گیا وہ بہت ناپاک تھا اور پھر وہ بیسوا کے لئے کرامت کی۔ دیوکش کو بچا اور گوشا بیسوا بھی جیتے جی دھرم کی پیروی کے واسطے گئی ۔ (?)

وویک سار بھاگ اوّل صفحہ ۱۰۰۔ ایک بدھ کی کنتھا (گدڑی) جھولی اور جھگڑے بیچ میں جاتی ہے ایک ڈنڈ کو ہمیشہ پانچ سو اشرفی دیتی رہی ۔

وویک سار بھاگ اوّل صفحہ ۲۲۸۔ بلا قوت آدمی کے جھگڑے کے کھر جو نہ ان کے جنگل میں جا کر گیان ایسی بسری کر کی کر کے رو کے ماتا دیتا وکل آپ آپ پیر درشن دار اور ادھر ادھر کے ہیشہ کرنے والوں کو دیکھ کر کتنے ہی ان جی کے روکنے سے دھرم میں کمی ہو جاتی ہے تو دھرم میں نقص نہیں آتا ۔

محقق۔ (تعلیقات ۱۰) اب ان کی جھوٹی باتیں دیکھئے ایک آدمی گانوں کے برابر پتھر کا گنبد کسی انگلی پر اٹھا سکتا ہے۔ اور زمین پر انگوٹھا دبانے سے کبھی زمین دب سکتی ہے اور جب شیش ہی نہیں تو گنگا ندی کو کون لا سکے۔ جب جسم کے کاٹنے سے دودھ کا نکلنا کسی نے نہیں دیکھا سوائے اندر کوئی بات نہیں ہے۔ جن کو کاٹنے والا سانپ تو دوزخ میں گیا اور مہاتما شری کرشن وغیرہ تیسرے نرک کو گئے یہ بات کس قدر جھوٹی ہے۔ جب مہاتما دیو کے پاؤں پر تھیر بنانے تب ان کے پاؤں کیوں نہ جل گئے۔ بھلا جھوٹے سے برتن میں بھی اونٹ سما سکتا ہے جو جسم کا ہل نہیں ہلا سکتے اور نہ گھٹا سکتے ہیں تو ہیں وہ مہادیو کے مہارک کو کھا گئے ہوں گے۔ جب مہادیو نے شہر جلا دیا تو کس کا جھگڑا معلوم کہاں گیا جب مہادیو کی صحبت سے بھی اُس کا آتما پوتر ہوا اور مہاتما مہادیو کے سر سے بچا کے سامنے جین لوگ کبھی پوتر نہیں ہو سکتے۔ راجا کا حکم ماننا چاہئیے۔ لیکن جین لوگ بنئے ہیں اس لئے راجا سے ڈر کر یہ بات لکھ دی ہوگی۔ وہ گوشا بیسوا کا جسم چاہے کتنا ہی ہلکا ہو تو بھی سرسوں کی ڈھیری پر سوئی کھڑی کر کے اُس پر ناچنا سوئی کا نہ چبھنا اور سرسوں کا نہ بکھرنا سخت جھوٹ نہیں تو کیا ہے۔ کسی کو کسی حالت میں بھی دھرم نہیں چھوڑنا چاہئیے خواہ کچھ بھی ہو جاوے۔ بھلا گدڑی کپڑے کی ہوتی ہے وہ ہر روز پانچ سو اشرفی کس طرح دے سکتی ہے ۔

جینیوں کا علم جغرافیہ و ہیئت زمین چاند سورج وغیرہ

۱۹۱۔ اب جینیوں کی ایسی ایسی ناممکن کہانیاں لکھیں تو بہت سے ورق ہو جاویں گے۔ اس طرح بہت سے جھوٹ ہیں اس لئے زیادہ نہیں لکھتے۔ تھوڑا سا لکھا جاتا ہے

(۱۶)	شانتی ناتھ کا جسم	۴۰ دھنش لمبا	۱۰۰۰۰۰	ایک لاکھ سال کی عمر
(۱۷)	کنتھو ناتھ کا جسم	۳۵ ،، دھنش ،،	۹۵۰۰۰	پچانوے ہزار سال کی عمر
(۱۸)	ارہ ناتھ کا جسم	۳۰ ،، دھنش ،،	۸۴۰۰۰	چوراسی ہزار سال کی عمر
(۱۹)	ملی ناتھ کا جسم	۲۵ ،، دھنش ،،	۵۵۰۰۰	پچپن ہزار سال کی عمر
(۲۰)	منی سورت کا جسم	۲۰ ،، دھنش ،،	۳۰۰۰۰	تیس ہزار سال کی عمر
(۲۱)	نمی ناتھ کا جسم	۱۵ ،، دھنش ،،	۱۰۰۰۰	دس ہزار سال کی عمر
(۲۲)	نیمی ناتھ کا جسم	۱۰ ،، دھنش ،،	۱۰۰۰	ایک ہزار سال کی عمر
(۲۳)	پارس ناتھ کا جسم	۹ ،، دھنش ،،	۱۰۰	ایک سو سال کی عمر
(۲۴)	مہاویر سوامی کا جسم	۷ ،، دھنش ،،	۷۲	بہتر سال کی عمر

یہ چوبیس تیرتھنکر جین مذہب کے چلانے والے آچاریہ اور گرو ہیں ان کو جینی لوگ پرمیشور مانتے ہیں۔ اور یہ سب موکش کو چلے گئے ہیں اس میں عقلمند لوگ وچار لیویں کہ جسم انسان کا اتنا بڑا اور اتنی عمر ہونا کبھی ممکن ہے۔ اس کرۂ زمین میں ایسے ایسے بہت ہی تھوڑے آدمی آباد ہو سکتے ہیں۔

انہیں جینیوں کے گپوڑے لے کر جو پرانوں والوں نے ایک لاکھ اور دس ہزار اور گیارہ ہزار سال کی عمر لکھی ہے وہ بھی ممکن نہیں ہو سکتی۔ پھر جینیوں کا بیان کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

اب اور بھی سنو

جینیوں کی چند اور بے سروپا باتیں ۲۰ ۔ کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۔ ناگ نے کتنے ہی گاؤں کے برابر ایک شلا کو انگلی پر اٹھا لیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۳۵۔ مہاویر نے انگوٹھے سے زمین کو دبایا۔ اس سے شیش ناگ کانپ گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۶۔ مہاویر کو سانپ نے کاٹا۔ خون کے بجائے دودھ نکلا۔ وہ سانپ آٹھویں سورگ کو گیا۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۴۷۔ مہاویر کے پاؤں پر کھیر پکائی اور پاؤں نہ جلے۔

کلپ بھاشیہ صفحہ ۱۶۔ چھوٹے سے برتن میں اونٹ بلایا۔

رتن سار بھاگ اول صفحہ ۱۴۔ جسم کی میل کو نہ اتارے اور نہ کھجلاوے۔

وویک سار بھاگ اول صفحہ ۱۵۔ جینیوں کے ایک سادھو دمسار نامی نے غصے ہو کر اور [illegible]

---

* لفظ [illegible] پیدا کرنے والا۔ مترجم

لیتے ہیں تو جینی لوگ سب میں کیوں پاپ نہیں گنتے۔ جب تمہارے چیلے اَرتھ پتا نام باتوں کو سچا ثابت نہیں کر سکتے تو تمہارے تیرتھنکر بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔

جب تم کہتا یا کہتے ہو تمہارے اعتقاد کے مطابق راستہ میں ملنے والوں سے جیو مرتے ہی ہوں گے۔ اس لئے تم اس پاپ کے باعث بھلا کیوں بچتے ہو۔

اس تھوڑی سی بحث سے بہت کچھ سمجھ لینا چاہئے یعنی کہ ان ترس، خشکی اور ہوا کے ستھاور اجسام والے سخت بیہوش جیووں کو دکھ یا سکھ کبھی نہیں پہنچ سکتا۔

اب جینیوں کی تھوڑی سی اور بھی ناممکن باتیں لکھتے ہیں

تیرتھنکروں کے جسم کا قد اور عمریں ۵۹ - سننا چاہئے اور بھی دھیان میں رکھنا اپنے ہاتھ سے ساڑھے تین ہاتھ کا دھنش[1] ہوتا ہے اور وقت کا شمار جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں۔ اسی طرح سمجھنا۔ رتن سار بھاگ اول صفحہ ۱۶۶-۱۶۷ میں لکھا ہے۔

(۱) رشبھ دیو کا جسم ۵۰۰ دھنش لمبا ۸۴۰۰۰۰۰ چوراسی لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۲) اجیت ناتھ کا جسم ۴۵۰ ،، دھنش لمبا ۷۲۰۰۰۰۰ بہتر لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۳) سمبھو ناتھ کا جسم ۴۰۰ ،، دھنش لمبا ۶۰۰۰۰۰۰ ساٹھ لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۴) ابھی نندن کا جسم ۳۵۰ ،، دھنش لمبا ۵۰۰۰۰۰۰ پچاس لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۵) سومتی ناتھ کا جسم ۳۰۰ ،، دھنش لمبا ۴۰۰۰۰۰۰ چالیس لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۶) پدم پربھ کا جسم ۲۵۰ ،، دھنش لمبا ۳۰۰۰۰۰۰ تیس لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۷) سپارشو ناتھ کا جسم ۲۰۰ ،، دھنش لمبا ۲۰۰۰۰۰۰ بیس لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۸) چندر پربھا کا جسم ۱۵۰ ،، دھنش لمبا ۱۰۰۰۰۰۰ دس لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۹) سووِدھی ناتھ کا جسم ۱۰۰ ،، دھنش ۲۰۰۰۰۰ دو لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۱۰) شیتل ناتھ کا جسم ۹۰ ،، دھنش ۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ "پورو" سال کی عمر
(۱۱) شریانس ناتھ کا جسم ۸۰ ،، دھنش ۸۴۰۰۰۰۰ چوراسی لاکھ سال کی عمر
(۱۲) واسو پوجیہ سوامی کا جسم ۷۰ ،، دھنش ۷۲۰۰۰۰۰ بہتر لاکھ سال کی عمر
(۱۳) ومل ناتھ کا جسم ۶۰ ،، دھنش ۶۰۰۰۰۰۰ ساٹھ لاکھ سال کی عمر
(۱۴) اننت ناتھ کا جسم ۵۰ ،، دھنش ۳۰۰۰۰۰۰ تیس لاکھ سال کی عمر
(۱۵) دھرم ناتھ کا جسم ۴۵ ،، دھنش ۱۰۰۰۰۰۰ دس لاکھ سال کی عمر

---

[1] ایک پیمانے کا نام ہے لفظی معنی کمان ہیں (مترجم)

والے جیووں یعنی جیو کو سکھ دکھ محسوس نہیں ہوتا۔

سب جگہ رحم واجب نہیں ہوتا۔ دشٹ بدوں کو سزا دے۔

۱۵۷ - جیووں پر ہر حالت میں رحم کھانا بھی دکھ کا باعث ہوتا ہے کیونکہ اگر سب آدمی تمہارے مذہب کے مطابق ہو جاویں تو چوروں ڈاکوؤں کو کوئی بھی سزا نہ دیگا۔ پھر کتنا بڑا پاپ کھڑا ہو جاویگا۔ اس لئے بدوں کو حسب مناسب سزا دینے اور نیکوں کی حفاظت کرنے میں رحم ہے۔ اور اس کے برعکس کرنے میں دیا اور کھشما کا دھرم فوت ہوتا ہے۔

جینی بھی سب جگہ دیا نہیں کرتے

۱۵۸ - کتنے ہی جینی لوگ دوکان کرتے ہیں، معاملات میں جھوٹ بولتے ہیں، پرایا مال مارتے اور غریبوں کے ساتھ فریب وغیرہ بُرے کام کرتے ہیں۔ ان کے ہٹانے کے لئے کیوں خاص اپدیش نہیں کرتے اور منہ پر پٹی باندھنے وغیرہ کی بناوٹ میں کیوں پھنسے رہتے ہو۔

جب تم چیلہ چیلی بناتے ہو تب بال اُکھاڑنے اور کئی دن بھوکا رہنے سے دوسروں کے اور اپنے آتما کو تکلیف دیکر اور تکلیف پاکر دوسروں کو دکھ دیتے ہو اور خود آتم ہتیارا یعنی اپنے تئیں بھی دکھ دینے والے ہو کر کیوں رحمدل بنتے ہو۔

جب ہاتھی گھوڑے بیل اونٹ پر سوار ہوتے ہیں اور آدمیوں سے مزدوری کا کام

---

۱ یعنی نباتات میں جیو مجموعی پودے کے اندر ایک ہی ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک حصہ یعنی پھل پھول یا پتے وغیرہ کے کاٹ لینے پر اس پھل پتے وغیرہ میں جیو نہیں جاتا۔ اسی طرح درختوں کے اعضاء کاٹنے سے درخت کے اندر رہنے والے جیو کو تکلیف نہیں پہنچتی کیونکہ وہ حالت مدہوشی میں یا ناقص ہونے کی وجہ سے اسے محسوس نہیں کر سکتا جس طرح انسان کو بالوں یا بڑھے ہوئے ناخن کے کاٹنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح درخت سے الگ ہوئے ہوئے جزو یعنی پھل پتے وغیرہ میں جیو نہ ہونے کی وجہ سے انہیں تکلیف کا محسوس ہونا بے معنی ہے۔ فصل کے کٹنے پر اناج کی عمر کے پورا ہو جانے سے اس کے اندر جیو خود ہی نکل جاتا ہے۔ اور جو دانے نکلتے ہیں ان میں جیو موجود نہیں ہوتا۔ اس لئے ان میں بھی تکلیف کا احساس ماننا غلط ہے۔ پس ثابت ہوا کہ سکھ دکھ صرف وہی جاندار محسوس کر سکتے ہیں جو ذی عقل و ہوش ہوں اور جن میں پانچوں اندریاں اپنا اپنا فعل پوری طرح انجام دیتی ہوں۔ جیسا کہ سانکھیہ شاستر ادھیائے ۵ سوتر ۲۷ میں کہا ہے۔ (ترجمان ستیارتھ)

مچھلی کا بیاہ جیوؤں کو شکار و دُکھ بموجب قاعدہ مذکورۂ بالا کے محسوس نہیں ہو سکتا
پس اس سے کسی کو پاپ نہیں ہوگا۔

سوال۔ جس طرح معدہ کی حرارت سے۔ اُسی طرح گرمی پا کر جیو پانی سے باہر کیوں نہیں نکل جاوینگے۔

جواب۔ وہ نکل تو جاتے۔ لیکن جب تم منہ کے ہوا کی حرکت سے جیو کا مرنا مانتے ہو تو پانی کے گرم کرنے سے تمہارے اعتقاد کے بموجب جیو مر جاویں گے یا زیادہ تکلیف پا کر نکلینگے۔ اور اُن کے جسم اُس پانی میں جوش کھاوینگے۔ اس سے تم زیادہ پاپی ہوگے یا نہیں۔

سوال۔ ہم اپنے ہاتھ سے پانی گرم نہیں کرتے۔ اور نہ کسی گرہستی کو پانی گرم کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اس لئے ہم کو پاپ نہیں۔

جواب۔ اگر تم گرم پانی نہ لیتے نہ پیتے تو گرہستی کیوں گرم کرتے۔ اس لئے اُس پاپ کے ذمہ وار تم ہی ہو۔ بلکہ زیادہ پاپی ہو۔ کیونکہ اگر تم کسی ایک گرہستی کو گرم کرنے کے واسطے کہتے تو ایک ہی موقعہ پر گرم ہوتا۔ جب وہ گرہستی اس شک میں رہتے ہیں کہ نہ جانے سادھو جی کس کے گھر آوینگے۔ اس لئے سب گرہستی اپنے اپنے گھر میں پانی گرم کر رکھتے ہیں۔ اس پاپ کے ذمہ وار خاصکر تم ہی ہو۔

دوم زیادہ لکڑی اور آگ کے جلانے سے بھی دلائل مندرجہ بالا کے بموجب کھانا پکانے۔ کھیتی اور بیوپار وغیرہ کرنے میں زیادہ پاپی اور نرک میں جانے والے ہوتے ہو۔ علاوہ ازیں جب پانی گرم کرنے کے مقدم باعث تم ہی ہو اور گرم پانی پینے اور ٹھنڈے کے نہ پینے کا اُپدیش کرنے کی وجہ سے بھی تم ہی خصوصاً پاپ کے ذمہ وار ہو۔ اور جو تمہارا اُپدیش مان کر ایسی باتیں کرتے ہیں وہ بھی پاپی ہیں۔ اب دیکھو کہ تم سخت بے علمی میں پڑے ہو یا نہیں۔ کیا چھوٹے چھوٹے جیوؤں پر رحم کرنا اور غیر مذہب والوں کی مذمت کرنا اور اُن کو نقصان پہنچانا تھوڑا پاپ ہے۔ اگر تمہارے تیرتھنکروں کا مذہب سچا ہوتا تو دُنیا میں اس قدر بارش۔ ندیاؤں کا بہاؤ اور اس قدر پانی ایشور نے کیوں پیدا کیا۔ اور سورج بھی پیدا نہ کرنا چاہئے تھا کیونکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب ان میں کروڑوں جیو مرتے ہونگے۔ جس وقت وہ موجود تھے جن کو کہ تم ایشور مانتے ہو تو اُنہوں نے رحم کھا کر سورج کی تپش اور بادلوں کو بند کیوں نہ کر دیا۔ اور مندرجہ بالا دلیل کے بموجب دو حیوان پرانیوں ذی عقل و ہوش جانداروں کے سوائے کند مول وغیرہ چیزوں میں رہنے

کو چیرتے پھاڑتے اور کاٹتے ہیں۔ جس طرح اُن کو دُکھ معلوم نہیں ہوتا اُسی طرح سخت بیہوشی میں پڑے ہوئے جیوؤں کو سُکھ دُکھ کیوں محسوس ہو۔ کیونکہ وہاں محسوس ہونے کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے ۔

ساگ اور کند مول کھانے سے جیوؤں کو دُکھ نہیں پہنچتا ہے ۔

۱۵۵ - سوال ۔ دیکھو ”دنلوتی“ یعنی جس قدر سبز ساگ ۔ پات اور کند مول ہیں ہم لوگ اُن کو نہیں کھاتے کیونکہ ”دنلوتی“ میں بہت اور کند مول میں لا انتہا جیو ہیں۔ اگر ہم اُن کو کھا دیں تو اُن جیوؤں کو مارنے اور تکلیف پہنچنے کی وجہ سے ہم لوگ پاپی ہو جاوینگے ۔

جواب ۔ تمہاری یہ بات بڑی بے علمی کی ہے ۔ کیونکہ سبز ساگ کے کھانے میں جیوؤں کا مرنا اور اُن کو تکلیف پہنچنا تم کس طرح مانتے ہو۔ تم کو نہیں تکلیف محسوس ہوتی پرتیکش نہیں دکھلائی دیتی اور اگر دکھلائی دیتی ہے تو ہم کو بھی دکھلاؤ۔ نہ کبھی تم ہی پرتیکش دیکھ سکوگے اور نہ ہم کو دکھلا سکوگے۔ جب پرتیکش نہیں ہے تو انومان ۔ اُپمان اور شبد پرمان بھی کبھی نہیں چل سکتے ۔ علاوہ ازیں جو جواب ہم اوپر دے آئے ہیں وہی اس بات کا بھی جواب ہے کیونکہ جو جیو نہایت تاریکی اور بے علمی ، سخت گہری نیند اور سخت نشہ میں ہیں ۔ اُن کو سُکھ دُکھ کا محسوس ہونا ماننا تمہارے تیرتھنکروں کی بھول معلوم ہوتی ہے جنہوں نے تم کو ایسی عقل و دلیل سے خالی اُپدیش کیا ہے ۔ بھلا جب گھر کی حد ہے تو اُس میں رہنے والے جیو لا انتہا کس طرح ہو سکتے ہیں ۔ جبکہ تم کند کی انتہا دیکھتے ہیں تو اُس میں رہنے والے جیوؤں کی انتہا کیوں نہیں ۔ اس لئے تمہاری یہ بات بڑی بھول کی ہے ۔

جیوؤں کے گرم پانی پینے سے پاپ بچنے کی تردید

۱۵۶ - سوال ۔ دیکھو تم لوگ گرم کئے بغیر کچا پانی پیتے ہو۔ وہ بڑا پاپ کرتے ہو جس طرح ہم گرم پانی پیتے ہیں اسی طرح تم بھی پیا کرو ۔

جواب ۔ یہ بات بھی تمہاری غلط ہی کی ہے کیونکہ جب تم پانی کو گرم کرتے ہو تب پانی کے سب جیو مرتے ہونگے ۔ اور اُن کا جسم بھی پانی میں جوش کھاتا ہے اور وہ پانی سونف کے عرق کی مانند ہو جانے کی وجہ سے تم اُن کے اجسام کا تیزاب پیتے ہو۔ اس میں تم بڑے پاپی ہو اور جو ٹھنڈا پانی پیتے ہیں وہ نہیں کیونکہ جب ٹھنڈا پانی پیئیں گے تب پیٹ کے اندر جا کر خفیف گرمی پا کر سانس کے ساتھ وہ جیو باہر نکل جاوینگے ۔

قائم ہو اس کا ثبوت

पञ्चावयवयोगात्सुखसंवित्तिः ॥ सांख्य० अ० ५। सू० २७

سانکھیہ ۵ - ۲۷

جب پانچوں حواس کا پانچوں محسوسات کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ تب ہی جیو کو سکھ یا دکھ پہنچتا ہے مثلاً بہرے کو گالی۔ اندھے کے واسطے شکل یا آگے سے سانپ یا شیر وغیرہ خوفناک جیووں کا گزرنا۔ سُونیہ بہری (جس کی لمس کی حس جاتی رہے) اس کو چھونا۔ "پینس روگ" (زکام وغیرہ) والے کو بُو اور جس کی زبان نہ ہو اس کو ذائقہ محسوس نہیں ہو سکتا۔ ان جیووں کی بھی اسی طرح کی حالت ہے۔

مثلاً انسان کو گہری نیند میں دکھ محسوس نہیں ہوتا۔

۴۵]- دیکھو جب انسان کا جیو گہری نیند میں ہوتا ہے تب اس کو سکھ یا دکھ کچھ بھی نہیں پہنچتا کیونکہ وہ جسم کے اندر تو ہے مگر اس وقت بیرونی اعضاء کے ساتھ اس کا تعلق نہ رہنے کی وجہ سے وہ سکھ دکھ نہیں پا سکتا ہے۔

اور جس طرح وید یا آج کل کے ڈاکٹر لوگ نشہ کی چیز کھلا یا سونگھا کر بیمار آدمی کے جسم کے عضو تو کاٹتے یا چیرتے ہیں۔ اس وقت اس کو کچھ بھی دکھ معلوم نہیں ہوتا۔ اسی طرح وایو کایہ خواہ دوسرے ستھاور جسم والے جیووں کو بھی سکھ یا دکھ نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح بے ہوش آدمی سکھ دکھ کو محسوس نہیں کر سکتا اسی طرح وہ وایو کایہ وغیرہ کے جیو بھی سخت بے ہوشی کی حالت[1] ہونے کی وجہ سے سکھ دکھ کو محسوس نہیں کر سکتے۔ پھر ان کو دکھ سے بچانے کا سوال کس طرح ثابت ہو سکتا ہے جبکہ ان کا سکھ دکھ محسوس کرنا ہی ثابت ہی نہیں ہوتا تو اس جگہ الزامات وغیرہ کس طرح ٹھیک ہو سکتے ہیں۔

سوال۔ جبکہ وہ جیو ہیں تو ان کو سکھ دکھ کیوں نہیں ہوگا۔

جواب۔ سنو بھولے بھائیو! جب تم گہری نیند میں ہوتے ہو تب تم کو سکھ دکھ کیوں محسوس نہیں ہوتا۔ سکھ دکھ محسوس ہونے کے باعث ظاہری تعلق ہے۔ اس بات کا ہم ابھی جواب دے چکے ہیں کہ نشہ سونگھا کر ڈاکٹر لوگ عضو

[1] جمادات یعنی درخت وغیرہ۔ (مترجم)

سرگوشی میں ہاتھ یا کپڑے کی آڑ دینا کے خیال سے نہیں کی جاتی۔

۱۵۲۔ سوال۔ اِس بات کو سب کوئی جانتے ہیں کہ جب کسی بڑے آدمی سے چھوٹا آدمی کان میں یا نزدیک ہو کر بات کہتا ہے تو منہ پر پلا یا ہاتھ رکھ لیتا ہے تاکہ منہ سے تھوک اُڑ کر یا بدبو اُس کو نہ لگے۔ اور جب کوئی کتاب پڑھتا ہے تو ضرور اُس پر تھوک اُڑ کر گرنے سے وہ ناپاک ہو جانے سے بگڑ جاتی ہے۔ اِس لئے منہ پٹی کا باندھنا اچھا ہے۔

جواب۔ اِس سے یہ ثابت ہوا کہ جیوؤں کی حفاظت کے خیال سے منہ کی پٹی باندھنا فضول ہے۔ اور جب کوئی بڑے آدمی سے بات کرتا ہے۔ تب منہ پر ہاتھ یا پلا اِس لئے رکھتا ہے کہ اُس خفیہ بات کو دوسرا کوئی سُن نہ لے۔ کیونکہ جب کوئی شخص علانیہ بات کرتا ہے تو منہ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتا۔ اِس سے کیا معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل خفیہ بات کے لئے کیا جاتا ہے۔

دانتن وغیرہ نہ کرنے کے باعث تمہارے منہ وغیرہ اعضا سے نہایت ہی بدبو نکلتی ہے۔ اور جب تم کسی کے پاس یا کوئی تمہارے پاس بیٹھتا ہوگا تو بدبو کے سوائے کیا آتا ہوگا۔ علاوہ بریں بالقیاس منہ کی آڑ کے لئے ہاتھ یا پلا دینے کے اور بہت سے مطلب ہیں مثلاً بہت آدمیوں کے سامنے خفیہ بات کرتے ہیں اگر ہاتھ یا پلا نہ دیا جاوے تو دوسروں کی طرف ہوا کے پھیلنے کی وجہ سے بات بھی پھیل جاوے گی مگر جب وہ دونوں خلوت میں بات کرتے ہیں تب منہ پر ہاتھ یا پلا نہیں رکھتے کیونکہ اُس جگہ تیسرا کوئی شخص سننے والا نہیں ہے۔ اگر صرف بڑوں پر تھوک نہ گرے تو کیا چھوٹوں پر تھوک گرنا چاہئے۔ اور اُس تھوک سے بچ بھی نہیں سکتا کیونکہ اگر ہم دور سے بات کریں اور ہماری طرف سے ہوا دوسرے کی طرف جاتی ہو تو لطیف ہونے سے ہوا کے ساتھ اُڑ کر اُس کے جسم پر ضرور گریگی۔ اُس کو عیب گننا بے علمی کی بات ہے۔

کیونکہ اگر منہ کی گرمی سے جیو مرتے ہوں یا اُن کو تکلیف پہنچتی ہو وہ جیا گھر یا بیٹھنے میں سورج کی سخت گرمی کے باعث دوائی کا یہ، جیوؤں میں سے ایک بھی مرنے سے نہ بچ سکیگا۔ پس اُس گرمی سے بھی جیو نہیں مر سکتے اِس لئے تمہارا یہ مسئلہ جھوٹا ہے۔

داتن نہ کرنا وغیرہ جیوؤں کو بوجہ حِس نہ ہونے کے دُکھ محسوس نہیں ہوتا۔

۱۵۳۔ کیونکہ اگر تمہارے تیرتھنکر عالم کامل ہوتے تو ایسی فضول باتیں کیوں کرتے دیکھو دُکھ اُنہیں جیوؤں کو پہنچتا ہے جن کے من کی حرکت سب اعضا کے ساتھ

ہو گی پس دُنیا میں بہت بیماری پھیلانے سے تم جیوؤں کو جس قدر تکلیف پہنچاتے ہو اتنا ہی زیادہ پاپ تم کو ہوتا ہے۔ مثلاً میلہ وغیرہ میں زیادہ بدبو ہونے کے باعث وبا ہو جاتا ہے یعنی ہیضہ وغیرہ بہت قسم کے مرض پیدا ہو کر جیوؤں کو دُکھ پہنچاتے ہیں اور کم بدبو ہونے سے بیماری بھی کم ہونے کی وجہ سے جیوؤں کو بہت تکلیف نہیں پہنچتی اس سے تم زیادہ بدبو بڑھانے کے باعث زیادہ قصوروار ہو۔ اور جو منہ پر پٹی نہیں باندھتے دانت صاف کرتے منہ دھوتے اشنان کرتے اور مکان کپڑوں کو صاف رکھتے ہیں وہ تم سے بہت اچھے ہیں ۔

جس طرح چانڈالوں کی بدبو سے قریب رہنے والوں سے دور رہنے والے بہت اچھے ہیں۔ اور جس طرح بدبو کی نزدیکی کی وجہ سے چانڈالوں کی عقل صاف نہیں ہوتی اسی طرح تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی عقل بھی نہیں بڑھتی جس طرح بیماری کی زیادتی اور عقل کے کم ہونے سے دھرم کے کاموں میں رکاوٹ ہو جاتی ہے اسی طرح تمہاری اور تمہارے بدبودار ساتھیوں کی بھی حالت ہوتی ہوگی ۔

پٹی سے حرارت رکتی نہیں بلکہ دوگنی زور کرتی ہے۔

۱۵۱۔ سوال۔ جس طرح بند مکان میں جلائی ہوئی آگ کا شعلہ باہر نکل کر باہر کے جیوؤں کو دُکھ نہیں پہنچا سکتا اسی طرح ہم منہ پر پٹی باندھنے اور ہوا کو روکنے کے باعث باہر کے جیوؤں کو کم دُکھ پہنچانے والے ہیں۔ منہ پر پٹی باندھنے سے باہر کی ہوا کے جیوؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی مثلاً سامنے آگ جلتی ہو اس کے آگے ہاتھ کی آڑ دی جاوے تو وہ آنچ کم لگتی ہے۔ پس بوجہ اس کے کہ ہوا کے جیو جسم والے ہیں اُن کو تکلیف ضرور پہنچتی ہے ۔

جواب۔ تمہاری یہ بات لڑکپن کی ہے۔ اوّل تو دیکھو کہ جہاں سوراخ نہ ہو وہاں اندر کی ہوا کا باہر کی ہوا کے ساتھ میل نہ ہو تو اس جگہ آگ جل بھی نہیں سکتی اگر ان باتوں کا تجربہ کرنا چاہو تو کسی فانوس میں چراغ جلا کر سب سوراخ بند کر دو دیکھو فوراً چراغ بجھ جاویگا۔ جس طرح خشکی پر رہنے والے آدمی وغیرہ جاندار باہر کی ہوا کے ملنے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اسی طرح آگ بھی نہیں جل سکتی جب ایک طرف سے آگ کا زور روکا جاوے تو دوسری طرف سے زیادہ زور کے ساتھ نکلیگی۔ اور ہاتھ کی آڑ کرنے سے منہ پر کم آنچ لگتی ہے۔ لیکن وہ آنچ ہاتھ پر زیادہ لگ رہی ہے۔ اس لئے تمہاری بات ٹھیک نہیں ہے ۔

ہیں۔ اگر ہم مُنہ پر کپڑا نہ باندھیں تو بہت جیو مریں گے۔ کپڑا باندھنے سے کم مرتے ہیں ۔

جواب۔ تمہارا یہ قول بھی خلافِ دلیل ہے۔ کیونکہ کپڑا باندھنے سے جیوؤں کو زیادہ دُکھ پہنچتا ہے۔ جب کوئی مُنہ پر کپڑا باندھے تو اُس کے مُنہ کی ہوا رُک کر نیچے یا ایک طرف کو اور خاموشی کی حالت میں ناک کے ذریعہ سے اکٹھی ہو کر زور سے نکلتی ہے۔ اُس سے گرمی زیادہ ہونے کے باعث تمہارے اعتقاد کے بموجب جیوؤں کو زیادہ تکلیف پہنچتی ہوگی ۔

دیکھو جس طرح گھر یا کوٹھڑی کے سب دروازے بند کئے جاویں یا پردے ڈالے جاویں تو اُس میں زیادہ گرمی ہو جاتی ہے۔ کھلا رہنے سے اِس قدر نہیں ہوتی۔ اِسی طرح مُنہ پر کپڑا باندھنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے اور کھلا رکھنے سے کم۔ پس تم اپنے اعتقاد کے بموجب جیوؤں کو زیادہ دُکھ دینے والے ہو۔ اور جب مُنہ بند کیا جاتا ہے تو ناک کے سوراخوں کے ذریعہ سے ہوا رُکی ہوئی جمع ہو کر زور سے نکلتی ہے۔ پس وہ جیوؤں کو زیادہ دھکا دیتی اور تکلیف پہنچاتی ہوگی ۔

دیکھو! جس طرح کوئی آدمی آگ کو مُنہ سے اور کوئی نال سے پھونکتا ہے تو مُنہ کی ہوا پھیلنے کی وجہ سے تھوڑے زور کے ساتھ اور نال کی ہوا اکٹھا ہونے کی وجہ سے زیادہ زور کے ساتھ آگ پر لگتی ہے۔ اُسی طرح مُنہ پر پٹی باندھنے سے ہوا رُک کر ناک کے ذریعہ سے نہایت زور کے ساتھ نکل کر جیوؤں کو زیادہ دُکھ پہنچاتی ہے۔ اِسی وجہ سے مُنہ پر پٹی باندھنے والوں کی نسبت نہ باندھنے والے دھرماتما ہیں ۔

اور مُنہ پر پٹی باندھنے سے حسبِ قاعدہ مقررہ حروف کا تلفّظ اپنی اپنی مخرج اور حرکت کے مطابق نہیں ہو سکتا۔ نرنوناسک یعنی غیر غنّہ حروف کو انوناسک یعنی غنّہ بولنے سے تم پر حرف آتا ہے ۔

بدبو بھی زیادہ ہوتی ہے۔

۱۵۰۔ اور مُنہ پر پٹی باندھنے سے بدبو بھی زیادہ بڑھتی ہے کیونکہ جسم کے اندر بدبو بھری ہوئی ہے۔ جس قدر ہوا جسم سے نکلتی ہے وہ ضرور بدبودار ہے۔ اگر اُسے روکا جاوے تو بدبو بھی زیادہ بڑھ جاوے۔ جس طرح کہ بند جائے ضرور زیادہ بدبودار اور کھلا ہوا کم بدبودار ہوتی ہے۔ اِسی طرح مُنہ پر پٹی باندھنے، دانتوں کو صاف نہ کرنے، مُنہ نہ دھونے اور اشنان نہ کرنے اور کپڑے نہ دھونے سے تمہارے جسم سے زیادہ بدبو پیدا

محقق ۔ جینی لوگو! اب کہئے۔ تمہارا دیا دھرم کہاں رہا۔ کیا یہ ہنسا (تشدد) نہیں؟ یعنی چاہے اپنے ہاتھ سے اُکھاڑے یا جسے اُس کا گرو اکھاڑے۔ یا کوئی دیگر شخص۔ لیکن اس جیو کو کتنی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی۔ جیو کو تکلیف پہنچانا ہی ہنسا کہلاتی ہے ٭

ڈھونڈھئے اور اُن کی تفسیر و تقسیم۔

۱۴۷ - وِوِیک سار صفحہ ۔ ۱۷۰۹ کے سال میں تھوتیا مَتوں میں سے ڈھونڈھئے اور ڈھونڈھیوں میں تیرہ پنتھی وغیرہ ڈھونگی (بناوٹی فرقے) نکلے ہیں۔ ڈھونڈھئے لوگ پتھر وغیرہ کی مورتی کو نہیں مانتے اور سوائے کھانا کھانے اور اشنان کرنے کے وقت کے وہ ہمیشہ مُنہ پر پٹی باندھے رہتے ہیں۔ اور جتی وغیرہ بھی جب کتاب سُناتے ہیں تب مُنہ پر پٹی باندھتے ہیں۔ اور کسی وقت نہیں ٭

مُنہ پر پٹی باندھنے کی بیہودگی۔

۱۴۸ - سوال ۔ مُنہ پر پٹی ضرور باندھنی چاہئے۔ کیونکہ "وایو کایہ" یعنی جو سُوکشم (بہت باریک) لطیف جسم والے جیو ہوا میں رہتے ہیں وہ مُنہ کے بھاپ کی گرمی سے مرجاتے ہیں اور اُس کا پاپ مُنہ پر پٹی نہ باندھنے والے کو ہوتا ہے۔ اس لئے ہم لوگ مُنہ پر پٹی باندھنا اچھا سمجھتے ہیں ٭

جواب - یہ بات علم اور پدارتھ ودیا وغیرہ دلائل کے رُو سے درست نہیں ہے کیونکہ جیو اجر، امر (نہ بوڑھا ہونے والے اور نہ مرنے والے) ہیں۔ پس وہ مُنہ کی بھاپ سے کبھی مر نہیں سکتے اُن کو تم بھی اجر امر مانتے ہو ٭

سوال ۔ جیو تو نہیں مرتا۔ لیکن چونکہ مُنہ کی گرم ہوا سے اُن کو دُکھ پہنچتا ہے۔ اُس دُکھ پہنچانے والے کو پاپ ہوتا ہے۔ اس لئے مُنہ پر پٹی باندھنا اچھا ہے ٭

جواب ۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ تکلیف پہنچانے کے بغیر کسی جیو کا ذرا بھی گذارہ نہیں ہو سکتا۔ جبکہ تمہارے اعتقاد کے بموجب مُنہ کی ہوا سے جیووں کو تکلیف پہنچتی ہے تو چلنے، پھرنے، بیٹھنے، ہاتھ اُٹھانے اور آنکھ وغیرہ کے چلانے میں بھی تکلیف ضرور پہنچتی ہوگی۔ اس لئے تم بھی جیووں کو تکلیف پہنچانے سے بری نہیں ہو سکتے ٭

پٹی باندھنے سے بجائے بچنے کے جیو مرتے ہیں

۱۴۹ - سوال ۔ ہاں جہاں تک بن سکے وہاں تک جیووں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اور جہاں ہم نہیں بچا سکتے وہاں لاچار ہیں۔ کیونکہ ہوا وغیرہ سب چیزوں میں جیو بھرے ہوئے

लुञ्चिता पिच्छिका हस्ता पणिपात्रादिगम्बराः ।
ऊर्ध्वासिनो गृहे दातुर्द्वितीयाः स्युर्जिनर्षयः ॥ २ ॥
भुङ्क्ते न केवलं न स्त्रीमोक्षमेति दिगम्बरः ।
प्राहुरेषामयं भेदो महान् श्वेताम्बरैः सह ॥ ३ ॥

شویتامبر سادھوؤں کے لکشن

۴۲۔ جن دت سوری نے جینیوں کے سادھوؤں کے لکشن (علامتیں) بیان کرنے کی غرض سے یہ شلوک کہے ہیں: "سرجو ہرن" یعنی جھاڑو سی رکھنا۔ بھیک مانگ کر کھانا۔ سر کے بال نوچ ڈالنا۔ سفید کپڑے پہننا۔ کھٹا والا (صاحب عفو) رہنا۔ کسی کی سنگت نہ کرنا۔ جینیوں کے شویتامبر جن کو یتی کہتے ہیں وہ اس قسم کی علامتوں والے ہوتے ہیں۔

دگمبر سادھو

۴۳۔ دوسرے دگمبر یعنی کپڑے نہ پہننا۔ سر کے بال اکھاڑ ڈالنا۔ پچھی یعنی جھاڑو دینے کا ایک آلہ بغل میں رکھنا۔ جو کوئی بھکشا دیوے تو ہاتھ میں لے کر کھا لینا۔ یہ دوسرے قسم کے سادھو یعنی دگمبر ہوتے ہیں۔

جن رشی سادھو

۴۴۔ اور بھکشا دینے والا گرہستی جب کھانا کھا چکے اس کے بعد جو کھانا کھاویں وہ "جن رشی" یعنی تیسرے قسم کے سادھو ہوتے ہیں۔

دگمبروں و شویتامبروں میں اختلاف۔

۴۵۔ دگمبروں کا شویتامبروں سے صرف اتنا فرق ہے کہ دگمبر لوگ عورتوں کا مکتی پانا نہیں مانتے۔ اور شویتامبر مانتے ہیں۔

غرضیکہ ایسی باتوں سے مکتی کو حاصل کرتے ہیں۔ یہ ان کے سادھوؤں کی تشریح کیا۔

جینی سادھوؤں کا اپنے بال اکھاڑنا اور اس پر اعتراض

۴۶۔ جینی لوگوں کا "کیش لنچن" (بال اکھاڑنا) سب جگہ مشہور ہے۔ اور پانچ مٹھی اکھاڑنا وغیرہ بھی لکھا ہے۔

دیکھیے ساتھ [illegible] ۱۷۶ میں کلپ سوتر [illegible] پانچ مٹھی لوچ کرے [illegible] یعنی پانچ مٹھی سر کے بال نوچ کر سادھو ہووے۔

کلپ سوتر بھاشیہ صفحہ ۱۰۸ "کیش لنچن" کر کے [illegible] کاٹنے کے بالوں کے [illegible]۔

محقق - دیکھئے - ان کے سادھو بھی ورنا برہمن کے مانند ہو گئے - کپڑے تو سادھو
لے لیویں لیکن خرد و کا زیور کون لیویگا - اُسے بوجہ زیادہ قیمتی ہونے کے اپنے گھروں میں رکھ
لیتے ہونگے تو پھر آپ کون ہوئے ۔

| جینی گانا پینا - کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ سمجھتے ہیں | ۱۳۸ - رتن سار صفحہ ۱۰۵ - بھونے کوٹنے پیسنے
اور کھانا پکانے وغیرہ میں پاپ ہوتا ہے ۔

محقق - اب ان کی بے عقلی دیکھئے بھلا اگر یہ کام نہ کئے جاویں تو انسان وغیرہ جاندار
کس طرح زندہ رہ سکیں - اور جینی لوگ بھی دکھی ہو کر مر جاویں ۔

| باغیچہ لگانا پاپ | ۱۳۹ - رتن سار صفحہ ۱۰۴ - باغیچہ لگانے سے مالی کو ایک لاکھ پاپ
لگتا ہے ۔

محقق - اگر مالی کو لاکھ پاپ لگتا ہے تو پتے پھل پھول سایہ سے بہت سے جیو سکھ
پاتے ہیں بس کروڑوں گنا پُن بھی ضرور ہوتا ہے اس پر ذرا بھی غور نہ کیا یہ کتنا اندھیر ہے

| پُن ملنے موتی ملیں مانگنے نہ بھیک | ۱۴۰ - تتو وویک صفحہ ۲۰۲ - ایک دن لبدھی نامی سادھو
بھول کر ویشیا کے گھر میں چلا گیا اور دھرم کے نام پر بھیک مانگی ویشیا نے جواب دیا کہ
اس جگہ دھرم کا کام نہیں - بلکہ دولت کا کام ہے - تو اس لبدھی سادھو نے ساڑھے
بارہ لاکھ اشرفی اُس کے گھر میں برسا دی ۔

محقق - اس بات کو سوائے بے عقل آدمی کے کون مانیگا ۔

| گرو جی کی محافظ دیوی | ۱۴۱ - رتن سار بھاگ صفحہ ۶۷ میں لکھا ہے کہ ایک پتھر
کی مورتی گھوڑے پر سوار ہے - جہاں اس کو یاد کیا جاوے وہیں حاضر ہو کر
حفاظت کرتی ہے ۔

محقق - کہو جینی جی آج کل چوری - ڈاکہ وغیرہ اور دشمن سے تمہارے یہاں
خوف تو ہوتا ہی ہے - تو تم اس کو یاد کر کے اپنی حفاظت کیوں نہیں کرا لیتے کیوں
جابجا پولیس وغیرہ کچہریوں میں مارے مارے پھرتے ہو ۔

اب ان کے سادھوؤں کی علامتیں لکھتے ہیں

सरजोहरणभैक्ष्यभुजो लुञ्चितमूर्द्धजाः ।
श्वेताम्बराः क्षमाशीला निःसंगा जैनसाधवः ॥ १ ॥

وویک سار صفحہ ۲۶۔ دشارن راجا مہاویر کے درشن کرنے کے لئے گیا۔ وہاں کچھ غرور کیا اُس کے مٹانے کے لئے وہاں ۱۶۷۷۷۲۱۶۰۰۰ اِندر اور ۱۳۳۷۰۵۷۲۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰ اِندرانیاں وہاں آئی تھیں۔ راجا دیکھ کر حیران ہو گیا۔

محقق۔ اب غور کرنا چاہئے کہ اِندر اور اِندرانیوں کے کھڑے ہونے کے واسطے ایسے کتنے ہی کُرہ زمین چاہئیں۔

جینی تالاب کنواں وغیرہ بنانا پاپ سمجھتے ہیں ۳۵۔ شرادھ دِن کرتیہ آتم نِندا بھاونا کے صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے کہ باوڑی، کنواں اور تالاب نہ بنوانا چاہئے۔

محقق۔ بھلا اگر سب آدمی جین مذہب میں آ جاویں اور کنواں تالاب باوڑی وغیرہ کوئی بھی نہ بنوائے تو لوگ پانی کہاں سے پئیں گے۔

سوال۔ تالاب وغیرہ کے بنوانے سے جیو پڑ جاتے ہیں اس سے اُن کے بنوانے والوں کو پاپ لگتا ہے۔ اس لئے ہم جینی لوگ اُس کام کو نہیں کرتے۔

جواب۔ تمہاری عقل کیوں ماری گئی۔ کیونکہ جس طرح چھوٹے چھوٹے جیووں کے مرنے سے پاپ گنتے ہو تو بہت بڑے گائے وغیرہ جانور اور انسان وغیرہ جانداروں کے پانی پینے وغیرہ سے جو بڑا پُن ہوتا ہے اس کو کیوں نہیں گنتے۔

باوڑی بنانے کی سزا کی مثال ۳۶۔ اسی گرنتھ صفحہ ۱۹۶۔ اِس شہر میں ایک جوہری سیٹھ نے باوڑی بنوائی۔ اِس وجہ سے دھرم بھرشٹ ہو کر اُس کو سولہ مہا روگ پیدا ہوئے۔ اور مرنے کے بعد وہ اُسی باوڑی میں مینڈک بنا۔ مہاویر کے درشن کرنے سے اُس کو اپنی ذات یاد آگئی۔ مہاویر کہتے ہیں کہ میرا آنا سُن کر اور مجھ کو پہلے جنم کا دھرم آچاریہ دیکھ کر جان کر نمسکار کرنے کی غرض سے آنے لگا۔ رستہ میں شرینک کے گھوڑے کے پاؤں کے نیچے آ کر مر گیا اور شبھ کا دھیان کرنے سے دردُرانک نامی اعلیٰ درجہ کا دیوتا بنا۔ اور وہ بھی گیان (روحانی علم) کے ذریعہ سے اِس جگہ میرا آنا سُن کر نمسکار کر کے اپنی ترقی اور کمالیت کے درجہ پر پہنچا اور دکھلا کر واپس گیا۔

محقق۔ ایسی ایسی خلاف علم، ناممکن اور جھوٹی بات کے کہنے والے مہاویر کو افضل ماننا سخت غلطی ہے۔

جینیوں کے گرو کفن کھسوٹ سادھو ۳۷۔ شرادھ دِن کرتیہ صفحہ ۳۶ میں لکھا ہے کہ سادھو مُردہ کے کپڑے لے لیویں۔

جینیوں کی مکتی کا بیان

جینیوں کی مکتی - اور اس کا پُر مبالغہ بیان و تعریف

۲۳ ۱ - رتن سار صفحہ ۲۳ - مہاویر تیرتھنکر گوتم جی کو کہتے ہیں کہ عالم بالا میں ایک مقام سِدھ شلا ہے۔ سورگ پوری کے اوپر پینتالیس لاکھ یوجن لمبی ہے اور اتنی ہی چوڑی ہے اور آٹھ یوجن موٹی ہے جس طرح موتی کا سفید ہار یا گائے کا دودھ ہوتا ہے اُس سے بھی اُجلی ہے۔ سونے کی طرح روشن ہوئی اور بلور سے بھی شفاف ہے۔ سِدھ شلا چودھویں لوک کی چوٹی پر ہے۔ اور اس سِدھ شلا کے اوپر شِو پور کا مقام ہے اُس میں بھی مُکت آدمی معلق رہتے ہیں۔ اُس جگہ جنم لینے اور مرنے کا کوئی بھی دُکھ درد وغیرہ نہیں ہے اور آنند کرتے رہتے ہیں دوبارہ جنم نہیں لیتے اور نہ مرتے ہیں سب کرموں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ یہ جینیوں کی مکتی ہے ٭

محقق۔ غور کرنا چاہیئے کہ جس طرح دیگر مذاہب میں سے پورانکوں میں ویکنٹھ کیلاش گولوک شری پور وغیرہ عیسائیوں کے بموجب چوتھے اور مسلمانوں کے مذہب کے بموجب ساتویں آسمان پر مکتی کا مقام لکھا ہے۔ ویسی ہی جینیوں کی سِدھ شلا اور شِو پور بھی ہے۔ کیونکہ جس کو جینی لوگ اونچا مانتے ہیں وہی نیچے والوں یعنی جو ہم سے کرۂ زمین کے نیچے رہتے ہیں اُن کے مقابلہ میں نیچا ہے اونچا نیچا چلنے کوئی شے نہیں ہے جن کو آریہ ورت کے جینی لوگ اونچا مانتے ہیں اُسی کو امریکہ والے نیچا مانتے ہیں اور جن کو آریہ ورت والے نیچا مانتے ہیں اُسی کو امریکہ والے اونچا مانتے ہیں چاہے وہ شلا پینتالیس لاکھ سے دوچند یعنی نوے لاکھ کوس بھی ہوتی تو بھی وہ مکت بندھن میں ہیں کیونکہ اس شلا یا شِو پور کے باہر نکلنے سے اُن کی مکتی چھوٹ جاتی ہوگی۔ اور ہمیشہ اُسی میں رہنے کی خواہش اور باہر جانے سے رنج بھی ہوتا ہوگا جس جگہ رکاوٹ۔ خواہش اور رنج ہے اُس کو مکتی کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ مکتی اُسی طرح ماننی ٹھیک ہے۔ جس طرح ہم نویں باب میں بیان کر چکے ہیں اور یہ جینیوں کی مکتی بھی ایک قسم کا بندھن ہے جینی لوگ مکتی کے بارے میں بھی غلطی میں پڑے ہیں ٭ حق یوں ہے کہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھے بغیر یہ لوگ مکتی کی ماہیت کو نہیں جان سکتے ٭

اب اُن کی تھوڑی سی اور ناممکن باتیں سنو

جینیوں کے مبالغہ اور ناممکنات کے چند اور نمونے

۲۴ - ووہی سار صفحہ ۷۸ - مہاویر کو پیدا ہونے کے وقت اِندر نے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کلسوں سے اشنان کرایا ٭

اٹھا کر بھی مُکتی کو پاتے ہیں ۔

رتن سار صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے۔ کہ نو تو واسدیو یعنی تریپرشٹھ واسدیو۔ دوپرشٹھ واسدیو سویمبھو واسدیو۔ پرشوتّم واسدیو۔ سنگھ پرش واسدیو۔ پرش پنڈریک واسدیو۔ دت واسدیو لکشمن واسدیو۔ اور شری کرشن واسدیو۔ یہ سب گیارھویں۔ بارھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں اٹھارھویں۔ بیسویں اور بائیسویں تیرتھنکروں کے وقت نرک کو گئے اور نو پرتی واسدیو یعنی اشو گریو پرتی واسدیو۔ تارک پرتی واسدیو۔ مودک پرتی واسدیو۔ مدھو پرتی واسدیو۔ نشمبھ پرتی واسدیو۔ بلی پرتی واسدیو۔ پرہلاد پرتی واسدیو۔ راون پرتی واسدیو۔ اور جراسندھ پرتی واسدیو بھی سب نرک کو گئے ۔

اور کلپ بھاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ رشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکر سب مکتی کو پہنچے ۔

محقق۔ بھلا کوئی عقلمند آدمی سوچے کہ ان کے سادھو گرہستی اور تیرتھنکر جن میں بہت سے بیسوا گامی (رنڈی باز) اور پرستری گامی (زانی) چور وغیرہ تھے وہ جین مذہب والے سب لوگ تو سورگ اور مکتی کو گئے۔ اور شری کرشن وغیرہ بڑے دھرماتما سب نرک کو گئے یہ کتنی بڑی بری بات ہے۔ دراصل اگر غور سے دیکھیں تو اچھے آدمی کے لئے جینیوں کی صحبت یا ان کو دیکھنا ہی برا ہے۔ کیونکہ اگر ان کی صحبت میں رہیں تو ایسی ایسی جھوٹی باتیں ان کے دل میں بھی قائم ہو جاویں گی۔ کیونکہ ایسے سخت تعصب کرنے والے اور ضدی آدمیوں کی صحبت سے سوائے برائیوں کے اور کچھ بھی پلے نہیں پڑیگا۔ البتہ جینیوں میں جو اچھے لوگ ہیں ان کے ساتھ ست سنگ وغیرہ کرنے میں کچھ بھی عیب نہیں ۔

جینیوں کا فتویٰ دیگر تیرتھوں کی نسبت

۲۳۱- وویک سار کے صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے کہ گنگا وغیرہ تیرتھ اور کاشی وغیرہ کشیتروں کی یاترا کرنے سے کچھ بھی پرمارتھ واقعی مدعا حاصل نہیں ہوتا۔ اور اپنے گرنار۔ پالی ٹانہ اور آبو وغیرہ تیرتھ کشیتر مکتی تک کے دینے والے ہیں ۔

محقق۔ یہاں غور کرنا چاہئے کہ جس طرح شیووں۔ ویشنووں وغیرہ کے تیرتھ اور کشیتر جنگل تری اور خشکی جڑ چیزیں ہیں۔ اسی طرح جینیوں کے بھی ہیں ان میں سے ایک کی مذمت اور دوسرے کی تعریف کرنا جہالت کا کام

[illegible] گرنار وہ جین مت میں بھی تیرتھ مانا جاتا ان کے تعلق سے جینی کہلاتا ہے وہ دوسری بات ہے۔

کرکے پوجا کرتا ہے وہ اچھے تیرتھوں کا حاصل کرتا ہے۔

محقق۔ اگر ایسا ہو تو درشن کرنے سے سب و مکتی کے نتیجہ کو کیوں نہیں پالیتے۔
رتن سار بھاگ صفحہ ۱۰۔

پارشوناتھ کی مورتی کے درشن کا پھل

۱۲۸۔ پارشوناتھ کی مورتی کے درشن کرنے سے پاپ دور ہوجاتے ہیں۔ کلپ بھاشیہ کے صفحہ ۵ میں لکھا ہے کہ سوا لاکھ مندروں کی مرمت کی گئی
بزالقیاس مورتی پوجا کے بارے میں ان کی بہت سی تحریریں ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مورتی پوجا کا اصلی بانی مبانی جین مذہب ہے۔

جینی سادھو بدچلنی کر کے بھی موکش میں چلے جاتے ہیں

۱۲۹۔ اب ان جینیوں کے سادھوؤں کی لیلا دیکھئے۔ وویک سار صفحہ ۲۲۸۔ جین مذہب کا ایک سادھو جس نے کوشا بیسوا سے مباشرت کی تھی ابتداً ان تارک ہو کر سورگ کو گیا۔

وویک سار صفحہ ۱۰۔ ارنک منی نیک چلنی سے گرا اور کئی سال تک دت سیٹھ کے گھر میں شہوت پرستی کرتا رہا اور بعد ازاں دیولوک کو گیا۔

شری کرشن کے بیٹے ڈھنڈن منی کو گیدڑ اٹھا لے گیا اور پھر دیوتا ہوا۔

جینیوں کے ان سادھوؤں کی بیجا تعظیم

۱۳۰۔ وویک سار صفحہ ۱۵۔ جین مذہب کا سادھو لنگ دھاری یعنی محض علامت ہی رکھتا ہو تو بھی شراوک لوگ اس کی تعظیم کریں۔ سادھو خواہ نیک چلن ہوں خواہ بدچلن ہوں سب پوجا کرنے کے لائق ہیں۔

وویک سار صفحہ ۱۶۸۔ جین مذہب کا سادھو چلن سے گرا ہوا ہو تو بھی دوسرے مذہب کے سادھوؤں سے افضل ہے۔

وویک سار صفحہ ۱۷۱۔ شراوک لوگ جین مذہب کے سادھوؤں کو چلن سے گرا ہوا اور بدچلن دیکھیں تو بھی انہیں ان کی خدمت کرنی چاہئے۔

وویک سار صفحہ ۲۱۶۔ ایک چور نے پانچ مٹھی بال نوچ کر چارتر اختیار کیا۔ سخت تکلیف اٹھائی۔ اور چھٹے مہینے میں کیول گیان یعنی خالص علم حاصل کرکے سدھ ہو گیا۔

محقق۔ اب ان کے سادھوؤں اور گرہستیوں کی لیلا دیکھئے۔ ان کے مذہب میں بہت سے بداعمال سادھو بھی مکتی پا گئے۔

جینیوں کے حساب میں کرشن جی وغیرہ سب نرک کو گئے۔

۱۳۱۔ اور وویک سار صفحہ ۱۰۶ میں لکھا ہے کہ شری کرشن تیسرے نرک میں گیا۔

وویک سار صفحہ ۱۴۵ میں لکھا ہے کہ دھنتری نرک میں گیا۔

وویک سار صفحہ ۴۸۔ کے کٹتے ہی جوگی جنگم قاضی ملاں اگیان کے باعث تپ

دُنیوی لوگوں کے لئے ایسا ہے کہ جیسے سمندر کے پار اُتارنے کے لئے جہاز ہوتا ہے۔
پار جو نوکار کا منتر ہے وہ جہاز کی مانند ہے۔ جو اُس کو چھوڑ دیتے ہیں وہ دُنیا کے سمندر میں ڈوب جاتے ہیں اور جو اُس کو قبول کرتے ہیں وہ دُکھوں سے پار ہو جاتے ہیں۔ جیووں کو دُکھوں سے الگ رکھنے والا سب پاپوں کو دور کرنے والا مکتی کا دینے والا سوائے اس منتر کے اور کوئی نہیں۔ ۱۱

دُنیاوی جیووں کو بہت سے جنموں میں پیدا ہونے کے جسمانی دُکھوں یعنی دُنیا کے سمندر سے پار کرنے والا یہی ہے۔ جب تک نوکار منتر نہیں جانتا تب تک جیو دُنیا کے سمندر سے پار نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلب سُوتر میں بیان کیا گیا ہے۔ اور آگ وغیرہ آٹھ سخت خوفوں میں سوائے "نوکار" منتر کے اور کوئی مددگار نہیں ہے۔ جس طرح بیش بہا گوہر دیدۂ دریا میں حاصل ہو جاوے۔ یا دشمن سے خوف کے وقت دغا نہ دینے والا ہتھیار مل جاوے اسی طرح یہ شرُت کیولی" منتر سکھلانے والے گورو کے لئے کو سمجھنا چاہئے۔
بارہ انگوں میں سے نوکار کا منتر مخفی راز ہے۔

جینیوں کے گورو منتر کے معنی ۱۲۶ - اس منتر کے معنی یہ ہیں۔

(۱) [नमो अरिहन्ताणम्] (۱) سب تیرتھنکروں کو نمسکار ہے

(۲) [नमो सिद्धाणम्] (۲) جین مت کے سب سِدھوں کو نمسکار ہے

(۳) [नमो आयरियाणम्] (۳) جین مت کے سب آچاریوں کو نمسکار ہے

(۴) "नमो उवज्झायाणम् (۴) جین مت کے سب اُپادھیایوں کو نمسکار ہے

(۵) "नमो लोयसव्वसाहूणम्" جین مت کے جتنے سادھو اس لوک میں ہیں اُن سب کو نمسکار ہے۔

اگرچہ منتر میں جین کا لفظ نہیں آیا تاہم جینیوں کی بہت سی کتابوں میں لکھا ہے کہ سوائے جین مت کے اور کسی کو نمسکار نہ کرنا۔ اس لئے یہی معنی درست ہیں۔

گاڑی بھر کی سردی کو بُجھنے کا پھل ۱۲۷ - تتّو وویک صفحہ ۱۴۹ - جو آدمی لکڑی اور پتھر کو دیوتا تسلیم

علم اُستادوں۔

کے اوصاف بھی تمہارے اندر آ جاوینگے۔ جب عقل پتھرا جاویگی تو بالکل نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ دوسرے جو اعلےٰ درجہ کے صاحب علم ہیں اُن کی صحبت اور خدمت کے چھوٹ جانے سے جہالت بھی زیادہ ہوگی۔ اور جو جو عیب گیارھویں باب میں لکھ چکے ہیں وہ سب پتھر وغیرہ کی مورتی پوجا کرنے والے کو لگتے ہیں۔ اِس لئے جس طرح مورتی پوجا میں جینیوں نے جھوٹا شور مچایا ہے اُسی طرح اُن کے منتروں میں بھی بہت سی ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ اُن کا منتر یہ ہے جو رتن سار حصّہ اوّل میں لکھا ہے۔

नमो अरिहंन्ताणं नमो सिद्धाणं नमो आयरिवाणं नमो उवज्झायाणं नमो लोए सव्वसाहूण एसो पञ्च नमुक्कारो सव्व पावप्पणासणो मङ्गलाचरणं च सव्वे सिपदमं हवइ मङ्गलम् ॥ १ ॥

جینیوں کا گرو منتر اور اُس کا مہاتم

۱۲۵۔ اِس منتر کا بڑا مہاتم (عظمت) لکھا ہے۔ یہ سب جینیوں کا گرو منتر ہے۔ اِس کا ایسا مہاتم بیان کیا ہے کہ تنتر، پوران اور بھاٹوں کی باتوں کو بھی مات کر دیا۔ چنانچہ شرادھ دن کرت صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ

नमुक्कार तउपढे ॥ ९ ॥

जउक्कवं । मन्ताणमन्तो परमोइमुत्ति धेयाणधेयं परमंइमुत्ति तत्ताणत्तत्तं परमं पविस्तं संसारसत्ताणदुहाह्याणं ॥ १० ॥

ताणं अन्नन्तु नो अस्थि । जीवाणं भव सायरे ।

बुड्ढं ताण इम मुत्तुं । न मुक्कारं सुपोययम ॥ ११ ॥

कवुंवे । अणेगजम्मं तरसचिआणं । दुहाणंसारीरि माणुसाणु साणं कत्तोय भव्वाणमविज्जनासो न जावपत्तो नवकार मन्तो ॥ १२ ॥

یہ جو منتر ہے وہ پاک اور افضل ہے۔ دھیان کرنے کے لائق چیزوں میں یہ نہایت اعلےٰ دھیان کرنے کی چیز ہے۔ تتوں میں اعلےٰ تتو ہے۔ یہ لوگ اس منتر کو دکھوں سے تنگ آئے ہوئے

میں پھر سوہ نہیں آتا اور دُنیا کے سمندر سے پار کرنے والا ہے ✦

دیویک سار صفحہ ۲۰۵ - مُورتی پوجا سے مکتی ہوتی ہے۔ اور جینیوں کے مندر میں جانے سے اچھے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص جل (پانی) چندن وغیرہ سے تیرتھنکروں کی پوجا کرے وہ نرک سے چھوٹ کر سورگ کو جاویگا ✦

دیویک سار صفحہ ۵۵ یعنی مندر میں رِشبھ دیو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنے سے دھرم ارتھ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں ✦

دیویک سار صفحہ ۱۶۱ "جن" کی مورتیوں کی پوجا کرے تو تمام جہان کے دکھ چھوٹ جاویں

محقق - اب دیکھو ان کی ناممکن اور بے علمی کی باتیں - اگر اس طرح پاپ وغیرہ بُرے کام چھوٹ جاویں "موہ" نہ آوے۔ دُنیا کے سمندر سے پار اُتر جاویں۔ نیک اوصاف پیدا ہو جاویں نرک کو چھوڑ سورگ میں چلے جاویں۔ دھرم ارتھ کام موکش کو حاصل کرلیں اور سب دکھ چھوٹ جاتے ہوں تو سب جینی لوگ سکھی اور تمام نعمتوں کے حاصل کرنے والے کیوں نہیں ہوتے اس ہی دیویک سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے کہ جنھوں نے "جن" کی مورتی کو ستھاپن کیا ہے انھوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی روزی قائم کی ہے ✦

شِو وغیرہ کی مورتی پوجنے کا نتیجہ جینی نرک جانتے ہیں	۱۲۳ - دیویک سار صفحہ ۲۲ - شِو - وِشنو وغیرہ کی مورتیوں کی پوجا کرنا بہت بُرا ہے - یعنی نرک کا ذریعہ ہے ✦

محقق - بھلا جب شِو وغیرہ کی مورتیاں نرک کا ذریعہ ہیں تو کیا جینیوں کی مورتیاں ویسی نہیں اگر کہیں کہ ہماری مورتیاں تو تیاگی (تارک) شانت (قرار یافتہ) اور فیض بخش ہیں اس لئے اچھی ہیں - اور شِو وغیرہ کی مورتیاں ویسی نہیں ہیں - اس لئے بُری ہیں تو ان لوگوں کو کہنا چاہئے کہ تمہاری مورتیاں تو لاکھوں روپیہ کے مندر میں رہتی ہیں اور چندن کیسر وغیرہ چڑھتا ہے۔ یہ کس طرح تیاگی ہیں۔ اور شِو وغیرہ کی مورتیاں تو سایہ کے بغیر بھی رہتی ہیں وہ کیوں تیاگی نہیں - اور شانت کہو تو سب جڑ اشیاء بوجہ بے حرکت ہونے کے شانت (قرار یافتہ) ہیں (پس سب مذہبوں کی مورتی پوجا بیہودہ ہے ✦

مورتی کا فرضی اثر	۱۲۴ - سوال - ہماری مورتیاں کپڑا - زیور وغیرہ نہیں پہنتیں اس لئے اچھی ہیں ✦

جواب - مورتیوں کا سب کے سامنے ننگا رہنا اور رکھنا حیوانوں کی سی کارروائی ہے ✦

سوال - جس طرح عورت کی تصویر یا مورتی کے دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح سادھو اور یوگیوں کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک اوصاف حاصل ہوتے ہیں ✦

جواب - اگر پتھر کی مورتیوں کے دیکھنے سے نیک نتیجہ مانتے ہو تو اس کے جڑ ہونے وغیرہ

وغیرہ سے خوشبو وغیرہ چڑھاویں ۔

مورتی پوجا کا پھل (۱) راجا نہیں بنتا

۲۰ ۔ رتن سار بھاگ کتاب کے بارھویں صفحہ پر مورتی پوجا کا پھل یہ لکھا ہے کہ پوجاری کو راجا پرجا کوئی بھی نہ روک سکے ۔

محقق ۔ یہ سب بناوٹی باتیں ہیں ۔ کیونکہ راجا لوگ بہت سے جینی پوجاریوں کو روکتے ہیں ۔

(۲) بیماری وغیرہ سے چھوٹنا اور حکومت کا ملنا

رتن سار کے صفحہ ۳ میں لکھا ہے کہ مورتی پوجا سے بیماری ۔ دوور اور بڑے بڑے عیب چھوٹ جاتے ہیں ۔ کسی ایک شخص نے پانچ کوڑی کا پھول چڑھایا ۔ اُسے اٹھارہ ملکوں کی حکومت ملی اُس کا نام کمار پال ہو گیا تھا ایسی ایسی باتیں سب جھوٹی اور جاہلوں کو پھسلانے کی ہیں ۔ کیونکہ بہت سے جینی لوگ پوجا کرتے ہوئے بھی بیمار اور روگی رہتے ہیں اور مندر وغیرہ مورتی پوجا کرنے سے ایک بیگھہ کی بھی حکومت نہیں ملتی ۔ اور اگر پانچ کوڑی کے پھول چڑھانے سے حکومت ملے تو پانچ پانچ کوڑی کے پھول چڑھا کر تمام کرۂ زمین کی حکومت کیوں نہیں کر لیتے ۔ اور حاکموں کی سزا کیوں بھگتے ہیں ۔ اور اگر مورتی پوجا کرنے سے دنیا کے سمندر سے پار ہو جاتے ہوں تو پھر گیان، سمیک درشن اور چاریتر کیوں کرتے ہو ۔

(۳) امر (نافانی) ہونا

رتن سار بھاگ کے صفحہ ۱۳ میں لکھا ہے کہ گوتم کے انگوٹھے میں امرت ہے اور اس کے سمرن کرنے سے دلخواہ نتیجہ پاتا ہے ۔

محقق ۔ اگر ایسا ہو تو سب جینی لوگ امر (نافانی) ہو جانے چاہئیں ۔ مگر نہیں ہوتے ۔ اس لئے اُن کی یہ بات محض جاہلوں کے بہکانے کی ہے ۔ اس میں ذرا بھی کوئی اصلیت نہیں ۔

مورتی پوجا کا طریقہ بیان کردہ جینی مذہب

۲۱ ۔ رتن سار کے صفحہ ۲۵ میں ان کی پوجا کرنے کا یہ شلوک لکھا ہے ۔

जलचन्दनधूपनैरथ दीपाक्षतकैर्नैवेद्यवस्त्रैः ।
उपचारवरैर्जिनेन्द्रान् रुचिरैरद्य यजामहे ॥

ہم جل ۔ چندن ۔ چاول ۔ پھول ۔ دھوپ ۔ دیپ ۔ نی ویدیہ (میوہ) وستر (کپڑے) اور عمدہ عمدہ سامگری سے "جن اندر" یعنی تیرتھنکروں کی پوجا کریں ۔ اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ مورتی پوجا جینیوں سے چلی ہے ۔

مورتی پوجا کے دیگر فوائد جینیوں کے بموجب

۲۲ ۔ وویک سار کا صفحہ ۲۱ ۔ جینیوں کے مندر

محقق - اب دیکھو، مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے وہ سب جینیوں کے گھر سے نکلا ہے اور دھرموں کی جڑ یہی جین مذہب ہے +

شرادھ دن کرتیہ کتاب کے صفحہ میں مورتی پوجا کے حوالے

नवकारेण विबोहा ॥ १ ॥ अनुसरणं सावय ॥ २ ॥
वयाई इमे ॥ ३ ॥ जोगो ॥ ४ ॥ चिय वन्दणगो ॥ ५ ॥
पच्चखाणं तु विहि पुव्वम् ॥ ६ ॥

وغیرہ وغیرہ

(۱) شراوکوں کو مندر کے پہلے دوار (دروازہ) میں "نوکار" (نمسکار) کا جپ کرنا چاہئے +

(۲) دوسرے دروازے میں نوکار جپنے کے بعد یہ خیال کرنا کہ میں شراوک ہوں +

(۳) تیسرے دروازے میں یہ خیال کرنا کہ ہمارے "انوبرت" کتنے ہیں +

(۴) چوتھے دروازے میں یہ خیال کرنا "چار ورگ" (چار مقاصد زندگی یعنی دھرم ارتھ کام موکش) میں موکش مقدم ہے۔ اسی کے واسطے گیان وغیرہ ہیں۔ وہ یوگ ہے۔ اس کے سبب "رتن ترے" عیبوں سے نجات دلانے کے ضروری وسائل ہیں۔ وہ بھی مجازاً یوگ کہلاتا ہے۔ ایسے یوگ کا بیان کریں گے +

(۵) پانچویں "چیتیہ وندنا" یعنی مورتی کو نمسکار کرنے اور "دروبہ پوجا" (بھینٹ چڑھانے) اور "بھاو پوجا" دونوں کی پوجا کرنے کا ذکر کریں گے +

(۶) چھٹا "پرتیاکھیان" دوار یعنی نوکارسی وغیرہ کا باطریقہ ذکر کروں گا وغیرہ وغیرہ۔

اور اسی کتاب میں آگے چل کر بہت سے طریقے لکھے ہیں۔ مثلاً شام کا کھانا کھانے کے وقت "جین بمب" یعنی تیرتھنکروں کی مورتی پوجا کرنا اور دوار پوجا کرنا اور دوار پوجا میں بڑے بڑے جھگڑے ہیں۔ مندر بنانے کے قواعد لکھے ہیں اور لکھا ہے کہ پرانے مندروں کے بنانے اور مرمت کرنے سے مکتی ہو جاتی ہے۔ مندر میں اس طرح جا کر بیٹھے۔ بڑے اعتقاد اور محبت سے پوجا کرے +

"नमो जिनेन्द्रभ्यः"

وغیرہ منتروں سے مورتی کی سنان وغیرہ کرائیں

"जल चन्दन पुष्प धूप दीपनैः"

محقق۔ کیا یہ جھوٹ اور گمراہی کی بات نہیں ہے۔ کیا دوسرے مذاہب میں خوش نصیب اور جین مذہب میں بدنصیب کوئی بھی نہیں ہے اور جو یہ کہا ہے کہ ہم مذہب یعنی جین مذہب والے آپس میں دُکھ نہ پہنچاویں بلکہ محبت سے برتیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جین لوگ دوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے میں بُرا نہیں سمجھتے ہونگے۔ ان کی یہ بات بھی نامناسب ہے کیونکہ نیک آدمی نیکوں کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور بُروں کو تربیت دیکر نیک تربیت یافتہ بناتے ہیں۔ اور جو یہ لکھا ہے کہ برہمن، ترِدنڈی، پرن برا جک، تپسوی یعنی سنیاسی اور "تاپسی" وغیرہ یعنی ویراگی وغیرہ سب جین مذہب کے دشمن ہیں۔ اب دیکھئے کہ یہ سب کو دشمنی کی نظرسے دیکھتے اور مذمت کرتے ہیں۔ پھر جینیوں کا "دیا" اور "کشما" کا دھرم کہاں رہا۔ کیونکہ دوسرے سے کینہ رکھنا "دیا" اور "کشما" کو زائل کرنے والا ہے۔ اس کے برابر کوئی دوسرا عیب ہنسا والا (ضرر رساں) نہیں ہے۔ جیسے جینی لوگ سراپا کینے بنے ہیں۔ دوسرے لوگ ویسے کم ہی ہونگے۔ رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک چوبیس تیرتھنکروں کو اگر "راگی" (رغبت فاسد رکھنے والا) "دویشی" (کینہ ور) اور "متھیا توی" (جھوٹی باتیں ماننے والا) کہیں۔ اور جین مذہب کے ماننے والوں کو غلطوں کے اکھاڑے سے پیدا ہوئے تپ میں پھنسا ہوا مانیں اور ان کے مذہب کو نرک اور زہر کے برابر سمجھیں تو جینیوں کو کتنا بُرا لگیگا۔ اس لئے جینی لوگ مذمت۔ اور غیر مذہب سے کینہ رکھنے کے نرک میں ڈوب کر سخت تکلیف بھوگ رہے ہیں۔ اس بات کو چھوڑ دیں تو بہت اچھا ہو ٭

मूल–एगो अगरू एगो विसाव गोचे इमाणि विवहाणि।
तच्छायजं जिणदव्वं परूपरन्तं न विचन्ति ॥

प्रक० भी० २ । षष्ठी० सू० १५० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۱۵۰

مورتی پوجا کے بانی جینی ہیں۔

۱۵۔ مختصر معنی۔ سب شراوکوں کا دیو۔ گرو۔ دھرم ایک ہے۔ چیتیہ وندن یعنی جن کی تصویر یا مورتی کے دیگل، مندر[1] اور جن کے مال کی حفاظت کرنا اور مورتی کی پوجا کرنا دھرم ہے ٭

لہ یہ لفظ بگڑ کر آج کل سراوگی ہوگیا ہے۔ شراوک کے لفظی معنی سننے والا یا چیلا ہیں ٭
[1] دیول کے لفظی معنی پوجا گاہ ہیں۔ مگر اکثر سے دیو یعنی بڑے مندر کے لئے بولا جاتا ہے یہاں بھی مندر سے مراد معلوم ہوتی ہے (مترجم)

ممکن ہے مگر بائی مرنے تک لوگوں کا چھوٹنا تو بہت ہی مشکل ہے +

मूल-जह्राजेणं हिंभणियं सुपवचहारं विसोहियंतस्स ।
जायइ विसुद्ध बोही जिणआणा राह गत्ताओ ॥

प्रक० भा० २ । षष्टी० सू० १३८ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ ۔ ۱۰۰۔

| جینیوں کی وندنا شکتی |

۷ ۔ مختصر معنی جو جین آچاریوں کے تصنیف کیے ہوئے سُوتر ـ نرکتی "ویہوہار بھاشیہ چورنی" کو مانتے ہیں وہی لوگ نیک اور مشکل کاموں کے کرنے سے پاک تر ہو کر سُکھ پاتے ہیں۔ دوسرے مذہب کی کتابوں کے دیکھنے سے نہیں +

تحقیق ۔ کیا سخت بھوک سے مرنے وغیرہ تکالیف کے برداشت کرنے کو "چارتر" نیک چلنی کہتے ہیں۔ اگر بھوکا پیاسا مرنا ہی "چارتر" ہے تو بہت سے آدمی قحط سے خوراک وغیرہ نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے مرتے ہیں وہ پاک ہو کر اچھے نتیجہ کو پہنچنے چاہئیں۔ مگر وہ پاک ہوتے ہیں اور نہ تم۔ بلکہ صفرا وغیرہ کی زیادتی کی وجہ سے بیمار ہو کر بجائے سُکھ کے دُکھ پاتے ہیں۔ دھرم تو منصفانہ فعل۔ برہمچریہ۔ راست گوئی وغیرہ ہیں۔ اور دروغ گوئی ظالمانہ فعل وغیرہ پاپ ہیں۔ اور دوسروں کی بھلائی کی نیت رکھتے ہوئے سب کے ساتھ محبت سے برتاؤ رکھنا "دھرم چرتر" (نیک چلنی) کہلاتا ہے۔ نہ کہ جین مذہب والوں کا بھوکا پیاسا رہنا وغیرہ۔ ان سُوتروں وغیرہ کو ماننے والے تھوڑی سی سچائی اور زیادہ جھوٹ کو پاکر دکھوں کے سمندر میں ڈوبتے ہیں +

मूल-जइजाणसि जिणनाहो लोयाया सविपरकपमुओ ।
तातं मन्नं तो कहमनसि लोअ आयारं ॥

प्रक० भा० २ । षष्टी० सू० १४८ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ ۔ ۱۰۰۔

| جینیوں کے نزدیک سب بدنصیب ہیں |

۸ ۔ مختصر معنی ۔ جو آدمی اچھی پیار بدھ (نصیبے) والے ہوتے ہیں۔ وہی جین مذہب کو قبول کرتے ہیں۔ یعنی جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے ان کا نصیب پھوٹ گیا +

لہ گفت کے ترجمہ کے تفسیر کے شرح کے صاحب اعمال یا نیک چلنی ۔ (مترجم)

کوئی تردید نہیں کریگا۔ اسی لئے یہ خوف دلانے والے الفاظ لکھے ہیں۔ مگر یہ ناممکن ہے اب تم کو کہاں تک سمجھاویں تم تو جھوٹی مذمت اور دوسرے مذاہب سے مخالفت اور دشمنی کرنے پر ہی کمربستہ ہو کر اپنی مطلب براری کرنے میں حلوا کھانے کی برابر لذت رکھتے ہو۔

मूल-दूरे करणं दूरेम्मि साहूणं तहयभावणा दूरे।
जिणधम्म सद्दहाणं पितिर कदुरकाइनिव्वइ॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १२७॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۶۔ ۱۲۷

جینیوں کی سستی مکتی

۱۱۵۔ مختصر معنی۔ جب آدمی سے جین مذہب پر کچھ بھی عمل نہ ہو سکے۔ تو بھی محض اس قدر اعتقاد رہے کہ جین مذہب سچا ہے اور کوئی نہیں۔ تو دکھوں سے تر جاتا ہے۔

تحقیق۔ بھلا جاہلوں کو اپنے مذہب کے پھندے میں پھنسانے کی اس سے بڑھ کر دوسری کون سی بات ہوگی کیونکہ کچھ عمل نہ کرنا پڑے اور مکتی ہو جاوے ایسا بے تکا مذہب کون سا ہوگا۔

मूल-कइया होही दिवसो जइया सुगुरुण पायमूलम्मि।
उस्सुत्तलेसविसलवर हिलेओनिसुणे सुजिणधम्मं॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १२८॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۶۔ ۱۲۸

مکتی پانے کا آسان اپائے

۱۱۶۔ مختصر معنی۔ جو آدمی اتنی خواہش رکھے کہ ہیں! کب میں جینیوں کے شاستروں کو سنونگا یعنی آپت سوتروں یعنی دوسرے مذہب کی کتابوں کو کبھی نہیں سنونگا وہ محض اس قدر خواہش رکھنے سے دکھوں کے سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

تحقیق۔ یہ بات بھی بھولے آدمیوں کو پھنسانے کے واسطے ہے۔ کیونکہ مذکورہ بالا خواہش سے اس جگہ کے دکھوں کے سمندر سے بھی پار نہیں ہو سکتا اور پہلے جنم کے جمع شدہ پاپوں کے بدلے میں دکھ بھوگنے کے بغیر نہیں چھوٹ سکتا۔ اگر ایسی ایسی جھوٹ یعنی خلاف عقل بات نہ لکھتے تو لوگ (وید وغیرہ شاستروں کو دیکھ اور سن کر اور سچ و جھوٹ کی تمیز حاصل کر کے ان کی بے عقلی سے بھری ہوئی لغو کتابوں کو چھوڑ دیتے۔ لیکن ان بے عقلوں کو ایسا جکڑ کر باندھا ہے کہ اس پھندے سے شاید کوئی عقلمند نیک صحبت رکھنے والا آدمی چھوٹ سکے تو

محقق۔ اب کوئی جینیوں سے پوچھے کہ تم ہیر بارہ وغیرہ کیوں کرتے ہو۔ ان کانوں کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ اور اگر چھوڑ دو تو تمہارے جسم کی پرورش بھی نہ ہوسکے گی اور اگر تمہارے کہنے سے سب لوگ چھوڑ دیویں تو تم کیا چیز کھا کر زندہ رہوگے ایسی بجروی کا اُپدیش کرنا بالکل بیہودہ ہے۔ مگر بیچارے کریں کیا۔ بوجہ علم اور نیک صحبت نہ ہونے کے جو دل میں آیا کھہ دیا +

मूल–तइया हमाण अहमा कारण रहिया अनाण गब्वेण ॥
जेजंपन्ति उशुचं तेसिंदिद्धिछपम्मिचं ॥
प्रक॰ भा॰ २ । षष्ठी॰ सू॰ १२१ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۲-۱۲۱

| جینیوں کا کرشاد دیکھو | ۱۳ ۱۱ – مختصر معنی – جو جینیوں کے شاستروں کے مخالف شاستروں کو |

ماننے والے ہیں۔ وہ نیچ سے بھی نیچ ہیں۔ خواہ کچھ ہی مطلب بر آری ہو تب بھی جین مذہب کے خلاف نہ بولے اور نہ مانے۔ خواہ کچھ ہی مطلب نکلتا ہو تاہم دوسرے مذہب کو ترک کردے +

محقق۔ تمہارے بانی مبانی سے لے کر آج تک جس قدر ہو گزرے ہیں یا آگے ہونگے اُنہوں نے دوسرے مذہب کو گالی دینے کے سوا سے اور کچھ بھی نہ کیا اور نہ کریں گے بڑے افسوس کی بات ہے کہ جینی لوگ جہاں کہیں اپنی مطلب بر آری دیکھتے ہیں وہاں چیلوں کے بھی چیلے بن جاتے ہیں۔ تاہم ایسی جھوٹی لمبی چوڑی گپ مارنے سے اُنہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی +

मूल–जम्बीर जिणस्सजिओ मिरई उस्सुत्तले सदेसणओ ।
सागर कोड़ा कोड़िंहिं मइ अइ भो भवरणे ॥
प्रक॰ भा॰ २ । षष्ठी॰ सू॰ १२२ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۲-۱۲۲

| جینی کس طرح دوسروں کی زبان بند کرنا چاہتے ہیں | ۱۴ ۱۱ – مختصر معنی – اگر کوئی ایسا کہے کہ جینی سادھوؤں میں دھرم ہے اور ہمارے اور دوسرے مذہب کے سادھوؤں میں بھی دھرم |

ہے تو وہ آدمی کروڑوں برس تک نرک میں رہ کر پھر بھی نیچ جنم پاتا ہے +

محقق۔ واہ جی واہ! علم کے دشمنو! تم نے یہی سمجھا ہوگا کہ ہماری جھوٹی باتوں کی

محقق - یہ بات جینیوں کے جھوٹ تعصب اور بے عقلی کا نتیجہ نہیں ہے تو کیا ہے کیونکہ جینیوں کی سوائے چند باتوں کے باقی سب باتیں ترک کرنے کے قابل ہیں جس کو ذرہ بھی کچھ عقل ہوگی وہ جینیوں کے دیوتا، کتب، مسائل اور اپدیشکوں کو دیکھ کر سن اور غور کرکے بلاشک فوراً چھوڑ دیگا ✦

मूल-वयणे विसुग्गजिनवल्लहस्सके सिन उल्लस इसम्मं।
अहकहदिणमाणतेयं उल्लआणे हरइ अन्धत्तं॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०८॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۲ - ۱۰۸

جینی اپنے ہی گروؤں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں

۱۰۸ - مختصر معنی - جو لوگ جن کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ وہ پوجا کرنے کے لائق ہیں۔ اور جو خلاف عمل کرتے ہیں وہ ناقابل پرستش ہیں جینیوں کے گروؤں کو ماننا اور دیگر مذہب والوں کو نہ ماننا چاہئے ✦

محقق - اگر جینی لوگ دوسرے بے عقلوں کو چیلا بناکر جونکوں کی طرح نہ چمٹتے تو وہ اُن کے پھندے سے چھوٹ کر اپنی مکتی کے وسائل عمل میں لاتے اور جینیوں کو بے عقل کر لیتے بھلا اگر کوئی تم کو مذہب کا مالک سمجھ کر بُرے مذہب والا، بُری سمجھ والا اور کُو اپدیشک کہے تو تم کو کس قدر رنج پہنچیگا۔ پس جبکہ تم دوسروں کو رنج پہنچاتے ہو اس لئے تمہارے مذہب میں بہت سی بےہودہ باتیں بھری ہیں ✦

मूल-तिहुअण जणं मरतं दट्ठूण निअन्तिजेन अप्पाणं।
विरमंतिन पावा उधिद्धी धिठत णं ताणम्॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १०९॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۲ - ۱۰۹

جینیوں کو کھیتی و بیوپار وغیرہ کرنے کی ممانعت

۱۰۹ - مختصر معنی - اگرچہ مرنے تک کا بھی دکھ ہو تو بھی کھیتی بیوپار وغیرہ کا کام جینی لوگ نہ کریں کیونکہ یہ کام نرک میں لے جانے والے ہیں ✦

مترجم {
له بُرے راستہ پر چلنے والا۔
له بُرا گرو۔
له جھوٹے مذہب کا ماننے والا۔
له بُرے اپدیش کرنے والا

دُکھ کیوں نہیں پاویگا ؟

محقق - جینیوں کے آچاریہ وغیرہ کا میلان طبع دیکھئے یعنی بیرونی مکروفریب اور بناوٹ چھوڑ اب تو اُن کی اندرونی کیفیت بھی کھل گئی یہ لوگ باہری بیر وغیرہ اور اُن کے پیروؤں کے اقبال اور ترقی کو بھی نہیں دیکھ سکتے اور اُن کے دل تنگ ہیں اس لئے کُڑھتے ہوتے ہیں کہ وہ سب کی ترقی کیوں ہوتی ہے گو یا جیسا چاہتے ہوں گے کہ اُن کی ساری حشمت ہم کو مل جاوے اور یہ مفلس ہو جاویں تو اچھا ہے - اور راجاؤں کے حکم کی تعمیل سے کے دیتے ہیں کہ یہ جین لوگ حاکموں کے بڑے خوشامدی جھوٹے اور فریبی ہوتے ہیں - کیا راجا کی جھوٹی بات بھی ان لینی چاہئے اگر کوئی شخص حاسد دل کینہ ور بھی ہو تو جینیوں سے بڑھ کر وہ بھی نہ ہوگا ۔

मूल-जो देइशुद्धधम्मं सो परमप्पा जयम्मि नहु अन्नो ।
किं कप्पद्रुम्म सरिसो इयरतरू होइकइयावि ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०१ ॥

پکرن رتنا کر بھاگ ۲ - ۱۰۱ ...

جینیوں کو چھوڑ کر دوسرے اُپدیشک بیاسے ہیں | ۹ - مختصر معنی - وہ لوگ جاہل ہیں جو جین مذہب کے مخالف ہیں اور جو جین مذہب کے بیان کئے ہوئے دھرم کے اُپدیشک سادھو ہیں اور جن کی کتابوں کے مصنف ہیں وہ تیرتھنکروں کے برابر ہیں - ان کے برابر کوئی بھی نہیں ۔

محقق - کیوں نہ ہو ! اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے تو ایسی باتیں کیوں مانتے جس طرح بازاری عورت اپنے سوائے اور کسی کی تعریف نہیں کرتی اسی طرح یہ بات بھی دکھلائی دیتی ہے ۔

मूल-अमुणिअ अगुण दोषाते कह अबुहाणहुन्तिमज्झत्था ।
अहते विम्हम मच्छाता विसञामि आण तुच्छत्ते ॥
प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० १०२ ॥

پکرن رتنا کر بھاگ ۲ - ۱۰۲ ...

جین کے اپنے مذہب کی پابندی دیکھو | ۱۰ - مختصر معنی - جن اہرو غیرہ اس کے سوا ... کے سب کل اور جین مذہب کے اُپدیشکوں کو ترک کرنا جینیوں کو واجب نہیں ہے ۔

محقق- واہ جی! کیا کہنا! کیا تمہاری مورتی تیرتھنکروں وغیرہ کی مورتیوں کی طرح پتھر وغیرہ جڑ چیزوں کی نہیں ہے۔ جس طرح تمہاری مورتی پوجا جھوٹی ہے اسی طرح وشنو وغیرہ کی مورتی پوجا بھی جھوٹی ہے۔ تم جو عارف بنتے ہو اور دوسروں کو غیر عارف بتاتے ہو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارے مذہب میں عرفان نہیں ہے۔

मू-जिण आणा एधम्मो आणा रहि आण फुडे अहमुत्ति
इयमुणि ऊण यतसंजिण आणाए कुणहु धम्मं ॥
प्र० भा० २। षष्ठी सू० ९२॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۲-۹۲

جینی اپنے ہی گھر کے دانا بنے بیٹھے ہیں

۱۰۷- مختصر معنی- جس دھرم میں جین دیو کی فرمانبرداری دیا دھرم ہے اور گنہگار آگیا ہے اس کے علاوہ باقی سب بدترین ادھرم ہیں۔

محقق- یہ کتنی بڑی بے انصافی کی بات ہے کیا جین مذہب سے باہر کوئی بھی آدمی سچا دھرم آتما نہیں ہے۔ کیا اس دھرماتما آدمی کی تعظیم نہیں کرنی چاہیئے۔ البتہ اگر جین مذہب والوں کا منہ اور زبان چمڑے کے نہ ہوتے اور دوسروں کے چمڑے کے ہوتے تو یہ بات ٹھیک ہو سکتی ہے۔ الغرض یہ لوگ اپنے مذہب کی کتابوں، مقولوں اور سادھوؤں وغیرہ کی ایسی بڑائیاں مانتے ہیں کہ گویا جینی لوگ بھاٹوں کے بڑے بھائی ہیں۔

मूल-वन्नेमिनारया उवजेसिन्दरकाइ सम्भरंताणम् ।
भव्वाण जणइ हरिहररिद्धि समिद्धी विउद्धोसं ॥
प्र० भा० २। षष्ठी० सू० ८५ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۹۰

دوسروں کی ترقی دیکھ کر جینیوں کی چھاتی پر سانپ لوٹتے ہیں

۱۰۸- مختصر معنی- اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو ہری ہر وغیرہ دیوؤں کی دولت و حشمت ہے وہ نرک کا باعث ہے۔ جس کو دیکھ کر جینیوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جس طرح راجا کی حکم عدولی کرنے سے انسان سزا قتل کا دکھ پاتا ہے اسی طرح جین (مذہب) کے جینیوں کے دیوتا کی ہدایات کی حکم عدولی کر کے جنم مرن کا

> جینی چاہتے ہیں کہ انہیں چھوڑ سب مر جائیں

۴۔ جو جین مذہب کے مخالف "متھیا توی" یعنی جھوٹے دھرم والے ہیں وہ کیوں پیدا ہوئے۔ اگر پیدا ہوئے تو بڑھے کیوں ہوئے۔ یعنی جلدی ہی نیست و نابود ہو جاتے تو اچھا ہوتا۔

محقق - اِن کے ویت راگ کا بھاؤ بیت کیا ہوا دیا کا دھرم دیکھو۔ دوسرے مذہب والوں کا زندہ رہنا بھی نہیں چاہتے۔ اِن کا دیا دھرم۔ محض برائے نام ہے اور جس قدر ہے بھی وہ محض اور نئے جانوروں اور حیوانوں کے لئے ہے۔ جین مت سے باہر والے انسانوں کے لئے نہیں۔

मूल-शुद्धे मग्गे जाया सुहेण गच्छन्ति सुद्धिमग्गम्मि ।
जे पुणअमग्गजाया मग्गे गच्छंति तं चुप्पं ॥

प्र० भा० २ । षष्ठी० सू० ८३ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۸۰

> دوسروں کی مکتی کا نام سن کر جینیوں کی چھاتی دھڑکتی ہے

۵۔ مختصر معنی۔ اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ اگر جین مذہب میں جنم لے کر مکتی پاوے تو کچھ تعجب نہیں۔ مگر جینیوں کے خاندان سے باہر جنم لئے ہوئے "متھیا توی" دیگر مذہب والے مکتی پاویں تو بڑی حیرت کی بات ہے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جین مت والے ہی مکتی پاتے ہیں دوسرا کوئی نہیں جو جین مذہب کو قبول نہیں کرتے وہ نرک میں جانے والے ہیں۔

محقق - کیا جین مذہب میں کوئی بھی آدمی اور نرک میں جانے والا نہیں ہے سب ہی مکتی پاتے ہیں۔ اور دوسرا کوئی نہیں پاتا۔ کیا یہ بات پاگل پن کی نہیں ہے۔ بھولے سادہ لوح آدمیوں کے سوائے اور کون ایسی بات کو مان سکتا ہے۔

मुल-तिच्छाणं पूआसंमत्तगुणाणकारिणी भणिया ।
सावियमिच्छत्तयरी जिण समये देसिया पूआ ॥

प्र० भा० २ । षष्ठी० सू० ९० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۹۰

> بزرگوں کی تعلیم بھی جینیوں کی آنکھوں میں خار ہے

۶۔ مختصر معنی۔ صرف جنوں کی مورتیوں کی پوجا کرنا محمود و مستحسن ہے۔ اور غیر مذہب والوں کی مورتی کو پوجنا بے سود ہے۔ جو شخص جین مذہب کی اس بات پر عمل کرتا ہے وہ عارف ہے۔ اور جو عمل نہیں کرتا وہ عارف نہیں۔

تھی۔ پھر وہ راکشسی اور ڈر کا روپ کیا کی مثل ہیں کیوں نہیں؟ اور اپنے برتن کھان وغیرہ کو بہت ہی افضل اور لوگوں وغیرہ کو برا کہنا جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ دوسرے اُپاسکوں (ذاکروں) کی تو مذمت اور اپنے اُپاسکوں کی تعریف کرنا نیک آدمیوں کا کام نہیں ہے۔ ہاں جو لوگ راست گوئی وغیرہ کا برتاؤ رکھتے ہیں عمل کرتے ہیں وہ تو سب کے لئے اچھا ہے جیسے اور کسی دوسرے مذہب والے کا ایسا ہونا ٹھیک نہیں ہے۔

मूल-वेसाणवंदियाणय माहणडुं बाणजर कमिरकाणय ।
भत्ता भर कडाणं विधाण जन्ति दूरेणं ॥
प्र० भा० २० । षष्ठी० सूत्र ८१ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۶۔ ۸۱

(دوسروں کے دیوی دیوتا بھی جینیوں کو نہ معبود بنتے ہیں)

(۸۱) اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو جینیوں کا آچاریہ بھات وغیرہ لوگ، برہمن، رشی، گیانی وغیرہ، مہنت، درشنی دیوی وغیرہ دیوتاؤں کا پیرو ہے یعنی جو ان کے ماننے والے ہیں وہ سب ڈبانے اور ڈوبنے والے ہیں کیونکہ وہ سب جینیوں کو انہیں کے قبضہ میں مانتے ہیں اور وہ بہت سے دنیوی رغبت سے چھوٹے ہوئے لوگوں سے دور رہتے ہیں۔

محقق۔ دوسرے مذہب والوں کے دیوتاؤں کو جھوٹا کہنا اور اپنے دیوتاؤں کو سچا کہنا محض تعصب کی بات ہے۔ اور دوسرے لوگ وام مارگیوں کے دیوی وغیرہ کی تردید کرتے ہیں لیکن شرادھ دن کرتیہ کتاب کے صفحہ ۳۶ میں جو لکھا ہے کہ شاسن دیوی نے ایک شخص کو رات کو کھانا کھانے کے قصور میں تھپڑ مار کر اس کی آنکھ نکال ڈالی اور بجائے اس کے ایک بکری کی آنکھ نکال کر اس شخص کے لگا دی پھر اس دیوی کو ہنسا کرنے والی کیوں نہیں مانتے۔ رتن سار بھاگ اول صفحہ ۶۷ میں دیکھو کیا لکھا ہے کہ مرت دیوی پتھر کی مورتی ہو کر مسافروں کی مدد کرتی تھی اس کو بھی ویسا کیوں نہیں مانتے۔

मूल-किसोपि जणणि जाओजाणोजणणि इक्किं अगोविद्धि ।
जइमिच्छओ जाओ गुणे सुलमच्छरं वहइ ॥
प्र० भा० २ । षष्ठी० ८१ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۶۔ ۸۱

ہ معنی کی زیادہ تشریح ایسے موقعہ پر ضروری ہے (مترجم)

मूल-संगी! विजाण अहिउते सिधम्माइ जेपकुव्वन्ति ।
मूढ़ाण चोरसं करन्ति ते चोरियं पावा ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० सू० ७५ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۵۰-۵

جینی لوگ اور سب مذہبوں کو چور سمجھتے ہیں۔

(۱۰) - اس کا اصل مطلب اتنا ہی ہے کہ جس طرح جاہل آدمی چوروں کی صحبت میں رہنے سے ناک کاٹے جانے وغیرہ سزا سے خوف نہیں کرتے اسی طرح جین مذہب سے مخالف چور مذہبوں کے رکھنے والے لوگ اپنی نقصان و ذلت کا خوف نہیں کرتے ۔

تحقیق - ہر ایک آدمی جیسا ہوتا ہے وہ عموماً اپنے ہی مانند دوسروں کو سمجھتا ہے کیا یہ بات سچی ہو سکتی ہے کہ اور سب مذہب چور اور جینیوں کا ساہوکار مذہب ہے جب تک انسان کی عقل سخت بےعلمی اور بدصحبت کی وجہ سے خراب رہتی ہے تب تک وہ دوسروں کے ساتھ از حد حسد کینہ وغیرہ برائی کرنا نہیں چھوڑتا جس طرح جین مذہب غیروں سے کینہ رکھنے والا ہے ایسا اور کوئی نہیں ۔

मू-जच्चपसुमहिसरसका पच्चहीणन्ति पावन वमीए ।
पूयन्तितंपि सद्धाहा लावी परावस्स ॥

प० भा० २ । षष्ठी० सू० ७६

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۵-۷۶

جینی قوم اپنے کو بہتر اور دوسروں کو کمتر دکھلاتی ہیں۔

(۱۱) پہلے منوتر میں تھیا توکی یعنی جین مذہب کے علاوہ سب جھوٹے اور آپ سیاکتو کی یعنی اور سب پاپی اور جین مذہب والے سب نیکوکار دیان سمجھے گئے ہیں اس لئے جو کوئی تھیاتو کی کے مذہب کو رواج دیگا وہ پاپی ہے ۔

تحقیق - جس طرح اوروں کے بجائے چامنڈا، کالیکا اور جوالا وغیرہ کے سامنے قوی کا بہت پاپ ہے یعنی ذرہ کا نوکی تیتی وغیرہ سب بڑے ہیں اسی طرح کیا تمہارے جوسن وغیرہ بہت بڑے نہیں ہیں جن سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر اُم مارگیوں کی لیلا کا کھنڈن کرنا تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو شاسن دیوی اور مرت دیوی وغیرہ کو مانتے ہیں ان کا بھی کھنڈن کرتے تو اچھا تھا۔ اگر یہ کہیں کہ ہماری دیوی ہنسا کرنے والی نہیں تو ان کا قول جھوٹ ہے کیونکہ شاسن دیوی نے ایک مرد اور ایک بکری کی آنکھ نکال لی

जे दंसि ऊण लिंगं खिवंति नरयम्मि मुद्धजणं ॥

प्रक० भा० १ षष्ठी० सू० ४० ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۱-۶-۴۰

جینیوں کی مردم آزاری اور کینہ پروری دیکھو ۹۹ - جس کی بہبودی کی امید جاتی رہے ۔ جو جینیوں کے کام کرنے میں بڑا چالاک ۔ بدکردار اور عیب والے کو کیا کہہ سکتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں کیونکہ جو اُس کا اُپکار کریگا وہ اُلٹا اُس کی جڑ کاٹیگا ۔ مثلاً کوئی رحم کھا کر اندھے شیر کی آنکھ کھولنے (یعنی درست کرنے) کو جاوے تو وہ اُسی کو کھا لیویگا ۔ اسی طرح کگرو یعنی غیر مذہب والوں کا اُپکار کرنا اپنی تباہی کرنا ہے پس اُن سے ہمیشہ الگ ہی رہنا چاہئے ۔

محقق ۔ جس طرح جینی لوگ سمجھتے ہیں اگر اسی طرح دوسرے مذہب والے بھی سمجھیں تو جینیوں کی کتنی ذلت ہو ۔ اور اگر کوئی شخص اُن کا اُپکار کسی قسم کا نہ کرے تو اُن کے بہت سے کام بگڑ جانے سے اُن کو کتنا دکھ پہنچیگا پس جینی لوگ دوسروں کی نسبت ایسا خیال کیوں نہیں رکھتے ۔

मूल-जहजहतुट्टइ धम्मो जहजह दुट्ठाणहोय अइउदउ ।

समद्दिट्ठिजियाणं तह तह उल्लसइ सम्मत्तं ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी ० सू० ४२ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۴۲

جینی دوسروں سے کیسے جلتے ہیں ۱۰۰ - جیسے جیسے درشٹ مہتی[۱] پاکھنڈی[۲] آستک[۳] اور کوسلیا وغیرہ اور غیر درشنوں کے ماننے والے ترقی زندگی پرتی پراجیک راج وغیرہ دولت لوگوں کی طاقت ۔ عزت اور پوجا وغیرہ زیادہ ہووے اُتنی ہی اُتنا سمیکت درشٹی جیووں کا سمیکتو زیادہ زیادہ ظاہر ہووے یہ بڑا تعجب ہے ۔

محقق ۔ اب دیکھئے کیا جینیوں سے بڑھکر حسد کینہ اور دشمنی رکھنے والا کوئی دوسرا ہوگا ہاں دوسرے مذہب میں بھی حسد اور کینہ ہے لیکن جس قدر ان جینیوں میں ہے اتنا کسی میں نہیں اور دشمنی ہی پاپ کی جڑ ہے ۔ اس لئے جینیوں میں پاپ کے اعمال کیوں نہ ہوں ۔

۱ جین کا دیکھنا بھی مکروہ اور باعث خرابی ہے ۔ ۲ قابل پرہیز فقرہ ۳ قابل پرستش کے مستوجب مرد شاہ بدعلمی ۔ ۴ مشابہ اس کے بیرونی علامت کے طور پر جسے رکھتا ہے ۔ ۵ ... سے مراد وغیرہ ۶ جینی سادھوؤں سے مراد ہے (مترجم)

یعنی ہمارے گرو۔ دیو۔ اور دھرم اچھے ہیں۔ غیر مذہب کے دیو۔ گرو۔ اور دھرم بُرے ہیں +

کس کو بد کرو دیکھ میں ترقی بہت

۹۷۔ محقق ۔ یہ بات بیر بیچنے والے کو جھگڑے کی مانند ہے جس طرح وہ اپنے کھٹے بیروں کو میٹھا اور دوسروں کے میٹھوں کو کھٹا اور نکما بتلاتے ہیں اسی طرح کی باتیں جینیوں کی ہیں۔ یہ لوگ اپنے سے غیر مذہب والوں کی خدمت کرنے تک ناکردنی یعنی پاپ گنتے ہیں +

मूल–सप्पो इक्कं मरणं कुगुरु अणंता इदेइ मरणाइं।
तोवरिसप्पं गहियं मा कुगुरुसेवणं भद्दम्॥

प्रक० भा० २। सू० ३७॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲۔ ۳۰

یعنی کیا کیا مذہبی جھگڑے اور دوسروں پر دلالت دیتے ہیں

۹۸۔ جس طرح پہلے لکھ آئے ہیں کہ سانپ کی مٹی بھی قابل پرہیز ہے۔ اسی طرح غیر مذہب والوں کے اچھے دھرماتما لوگوں کو بھی ترک کر دینا چاہئے۔ یہ لوگ دیگر مذہب والوں کی مذمت اس سے بھی بڑھ کر کرتے ہیں۔ جینی مذہب سے غیر سب گرو یعنی وہ سانپ سے بھی بُرے ہیں اُن کی زیارت۔ خدمت اور صحبت کبھی نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ سانپ کی صحبت سے ایک دفعہ مرنا ہوتا ہے۔ مگر دیگر مذہب کے گروؤں کی صحبت سے بہت دفعہ جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اے بھلے آدمی! غیر مذہب والوں کے گروؤں کے نزدیک کھڑا بھی مت ہو۔ کیونکہ اگر تو غیر مذہب والوں کی ذرا بھی خدمت کریگا تو دُکھ میں پڑیگا +

محقق ۔ دیکھئے۔ جینیوں کی مانند سنگدل۔ گمراہ۔ کینہ ور۔ مذمت کرنے والا اور بھولا ہوا اور کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا۔ انہوں نے یہ بات دل میں سوچی ہے کہ اگر ہم دوسروں کی مذمت اور اپنی تعریف نہ کرینگے تو ہماری خدمت اور تعظیم نہیں ہوگی۔ لیکن ان کے لئے سخت بدبختی کی بات ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم فاضل لوگوں کی صحبت اور خدمت نہ کرینگے تب تک اُن کو ٹھیک ٹھیک علم اور سچا دھرم کبھی حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے جینیوں کو واجب ہے کہ اپنی بھولی اور خلاف علم باتیں چھوڑ کر ویدوں میں بیان کی ہوئی سچی باتوں کو قبول کریں۔ اُن کے لئے یہ بڑی بہبودی کی بات ہے +

मूल–किं भणिमो किं करिणो ताणहयासाण धिट्ठदुट्ठाणं ॥

۔۔ یہ دشمنی "دیگر مذہب کے فلسفہ جاننے والے" "منگنشی" "گمراہ برہم چاری سنیاسی وغیرہ سادھو یعنی جین مذہب کے مخالفوں کا درشن بھی جینی لوگ نہ کریں۔

محقق: عقلمند لوگ سمجھ لیں گے کہ یہ بات کتنی کمینہ پن کی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جس کا مذہب سچا ہو اُس کو کسی سے ڈر نہیں ہوتا۔ ان کے آچاریہ جانتے تھے کہ ہمارا مذہب خالی ڈھول ہے۔ اگر دوسرے کو سُنائیں گے تو رد ہو جاویگا۔ اس لئے سب کی مذمت کرو اور جاہل لوگوں کو پھنساؤ۔

मूल-नामं पि तस्स असुहं जेण निदिट्ठाइ मिच्छपव्वाइं ।
जेसिं अणुसंगा उ धम्मीण वि होई पावमई ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी सू० २७ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۲۷

جین مذہب کی بڑائی دوسروں کی برائی دیکھو | ۹۔ جو مذہب جین دھرم سے مخالف ہیں وہ تمام انسانوں کو پاپی کرنے والے ہیں۔ اس لئے دیگر کسی مذہب کو نہ مان کر صرف جین مذہب ہی کو ماننا افضل ہے۔

محقق: اس سے پتا ثابت ہوتا ہے کہ جین مذہب سب کے ساتھ دشمنی کرنے، مخالفت رکھنے، مذمت کرنے، حسد وغیرہ رکھنے کے لئے بُرے کاموں کے سمندر میں ڈبانے والا ہے۔ جس طرح جینی لوگ سب کی مذمت کرنے والے ہیں۔ دوسرے مذہب والا کوئی بھی ویسا مذمت کرنے والا دھرم ادھرمی نہیں ہوگا۔ کیا سب کی سراسر مذمت اور اپنی بے حد تعریف بے تمیز آدمیوں کی باتیں نہیں ہیں۔ صاحب تمیز تو خواہ کسی مذہب میں ہوں اچھے کو اچھا اور بُرے کو بُرا کہتے ہیں۔

मूल-हा हा गुरुअ अकज्जं सामी नहु अत्थि कस्स पुक्करिमो ।
कह जिण वयण कह सुगुरु सावया कह इय अकज्जं ॥

प्रक० भा० । षष्ठी सू० ३५ ॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶-۳۵

کہاں "سرو جیت" (عالم کل) جن کے کہے ہوئے جین مت "مشکل" اور جین مذہب اور کہاں ان کے مخالف گمراہ دوسرے مذہب کے آچاریہ ایکشک؟

دیپت ناگ (سپ) توت (تیر تھنکروں کے ہدایت کی حکم عدولی ہوتی ہے وہ دُکھ کا باعث یعنی پاپ ہے۔ جن ایشور (جینیوں کے ایشور) کے فرمائے ہوئے "سمیکتو" وغیرہ دھرم پر عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے جس طریقہ سے "جن" کی ہدایت کی حکم عدولی نہ ہو ویسا ہی کرنا چاہئے ✦

محقق۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا اور اپنے ہی دھرم کو بڑا کہنا اور دوسرے کی مذمت کرنا۔ جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ اصلی تعریف اُسی کی ہے جس کی تعریف دوسرے عالم لوگ بھی کریں۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف تو چور بھی کرتے ہیں۔ تو کیا وہ لائق تعریف ہو سکتے ہیں۔ الغرض ان کی باتیں اسی قسم کی ہیں ✦

मूल-बहुगुणविज्जा निलओ उस्सुत्तभासी तहा विमुत्तभो।
जहवरमणि जुत्तो विहुविग्घकरो विसहरो लोए॥

प्रक० भा० २। षष्ठी० सू० १८॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶۰

جینیوں کا حسد اور تعصب ۹۵۔ جس طرح زہریلے سانپ کی منی بھی قابل ترک ہے اسی طرح جو جینی مذہب میں نہیں وہ خواہ کتنا ہی بڑا دھارمک پنڈت ہو جینیوں کو اُسے ترک کر دینا ہی واجب ہے ✦

محقق۔ دیکھئے کتنی بھول کی بات ہے۔ اگر ان کے چیلے اور آچاریہ عالم ہوتے تو عالموں سے محبت رکھتے جب وہ اور ان کے تیرتھنکر سب ہی علم سے بے بہرہ ہیں تو بھلا عالموں کی تعظیم و تکریم کس طرح کریں۔ کیا گندگی یا مٹی میں پڑے ہوئے سونے کو کوئی چھوڑ دیتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کے سوائے اور کون ہوگے جو اُن کے برابر متعصب۔ ہٹ دھرمی۔ جاہل اور علم سے بے بہرہ ہوں ✦

मूल-अइ सयणा विपणा वायम्मि सुतोविपावरया।
न चलन्ति सुद्धधम्मा धन्ना किवि पावपव्वेसु॥

प्रक० भा० २। षष्ठी सू० २९॥

پرکرن رتناکر بھاگ ۲-۶۰

جو چارتر کی تعریف دیگر بُرے مذہبوں سے ہر طرح سے قطع تعلق کرنا سمیک چارتر کہلاتا ہے۔ اور اہنسا وغیرہ کی تعریف سے پانچ قسم کا برت ہے۔ اوّل اہنسا کسی جاندار کو نہ مارنا۔ دوم سُونرتا شیریں زبان ہونا سچ بولنا۔ "استیہ" چوری نہ کرنا۔ چہارم "برہم چریہ" اعضائے تناسل کو قابو میں رکھنا اور پنجم "اپری گرہ" سب اشیاء کا ترک کرنا۔

ان میں بہت سی باتیں اچھی ہیں یعنی اہنسا اور بُرے کام مثل چوری وغیرہ کا ترک کرنا اچھی بات۔ لیکن غیر مذہب کی مذمت کرنا وغیرہ جینیوں کے باعث یہ سب اچھی باتیں بھی معیوب ہو گئی ہیں۔

جینیوں کی مذمت کرنے کی عادت ۹۳۔ مثلاً پہلے سُوتر میں لکھا ہے کہ ہری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا میں دھارن (جیوری) کرنے والا نہیں ہے۔ کیا یہ تھوڑی مذمت ہے جن کی کتابوں کے دیکھنے سے ہی اہل علم اور دھارمک ہونا پایا جاتا ہے اُن کو بُرا کہنا اور اپنے تیرتھنکروں کی جو بالکل ناممکن باتوں کے کہنے والے ہیں جیسے کہ پہلے لکھ چکے ہیں۔ تعریف کرنا محض ہٹھ کی بات ہے۔

بھلا اگر کوئی جینی کچھ چارتر نہ کر سکے۔ اور نہ پڑھ سکے۔ نہ دان دینے کی طاقت رکھتا ہو۔ تو یا فقط اتنا کہنے سے کہ جین مت سچا ہے وہ افضل ہو جاویگا۔ اور دیگر مذہب والے نیک آدمی بھی بُرے ہو جاوینگے۔ ایسی باتوں کے کہنے والے آدمیوں کو مغالطہ میں پڑا ہوا اور کم عقل کہا جاوے تو کیا کہا جاوے۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اِن کے آچاریہ خود غرض تھے عالم کامل نہیں تھے۔ پس اگر وہ سب کی مذمت نہ کرتے تو ایسی جھوٹی باتوں میں کوئی پھنستا اور نہ اُن کا مطلب پورا ہوتا۔

دیکھو یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ جینیوں کا مذہب ڈبانے والا اور وید مذہب سب کا اُدھار کرنے والا ہے۔ اگر دوسرے لوگ ہری ہر وغیرہ دیوتوں کو [illegible] ان کے [illegible] دیو وغیرہ سب [illegible] کو بُرا کہیں تو کیا ان کو ویسا ہی بُرا نہ لگیگا۔

اِن آچاریہ اور چیلوں کی اور بھی بھول دیکھو

मूल-जिणवर आणा भंगं उमग्ग उस्सुत्तले सदेसणउ ॥
आणा भंगे पावंता जिणमय दुक्करं धम्मम् ।
प्रक० भाग० २ । षष्ठीश० सू० ११ ॥

رکرن رتناکر بھاگ ۲-۳ ۔۔

جینیوں کی تنگ خیالی ۹۴۔ مخالف مذہب اور مخالف سُوتر کے دکھا دینے سے جو "جین ون" یعنی

[illegible]

جا سکتا ہے کیونکہ اپنے گھر والوں ہی کی خدمت کرنا کوئی بڑا دھرم نہیں کہلاتا۔ ان کے مذہب والے آدمی ان کے گھر کے برابر ہیں اس لئے جب ان کی خدمت کرتے اور دوسرے مذہب والوں کی نہیں کرتے تو پھر ان کو کون عقلمند دانا کہہ سکتا ہے ۔

جینیوں کی بے رحمی کی مثال

۹۱۔ کتاب وویک سار کے صفحہ ۲۰۰ میں لکھا ہے کہ متھرا کے راجہ کے دیوان نموچی کو جینیوں نے اپنا مخالف سمجھ کر مار ڈالا اور "آلوینا" (پرایشچت) کر کے شدھ ہو گیا۔ کیا یہ فعل دیا اور کھشما کو نیست و نابود کرنے والا نہیں ہے۔ جب دیگر مذہب والوں سے جان سے مار ڈالنے تک کی مخالفت کا ارادہ رکھتے ہیں تو ان کو دیا کرنے کے بجائے ہنسا کرنے والا کہنا ہی بجا ہے ۔

جینیوں کے چار وسائل مکتی کے جن کو کئی ایک تین تسلیم کرتے ہیں

۹۲۔ اب سمیکتو درشن وغیرہ کی تعریف کتاب "ارہت پروچن سنگرہ پرم آگم سار" میں بیان کی گئی ہے "سمیک شردھان" سو کامل اعتقاد "سمیک درشن" "گیان" اور "چارتر" کامل معرفت علم اور ریاضت۔ یہ چاروں راہ نجات کے طریقے ہیں ۔

سمیک شردھان اور سمیک درشن کی تعریف

ان کی تشریح یوگ دیو نے کی ہے جس حیثیت سے جیو وغیرہ "تتو" قائم ہیں اسی حیثیت میں جینیوں کی بنائی ہوئی کتابوں کے مطابق اور "جینیشور" (رشبھ دیو) وغیرہ مخالف خیالات سے آزاد شردھا (اعتقاد) یعنی جین مذہب کی محبت یا پاسداری ہی "سمیک شردھان" اور "سمیک درشن" ہے ۔

रुचिर्जिनोक्ततत्त्वेषु सम्यक्श्रद्धानमुच्यते ।

جینیوں کے بیان کئے ہوئے "تتووں" میں اعتقاد رکھنا چاہئے یعنی اور کسی میں نہیں ۔

यथावस्थिततत्त्वानां संक्षेपाद्विस्तरेण वा ।
योऽवबोधस्तमत्राहुः सम्यग्ज्ञानं मनीषिणः ॥

سمیک گیان کی تعریف جس قسم کے جیو وغیرہ تتو ہیں ان کا ہو بہو مختصر یا مفصل علم ہونا ہے عقلمند لوگ اسی کو "سمیک گیان" کہتے ہیں ۔

सर्वथाऽनवद्ययोगानां त्यागश्चारित्रमुच्यते ।
कीर्तितं तदहिंसादिव्रतभेदेन पञ्चधा ॥
अहिंसासूनृतास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहाः ।

۔ دیکھو نمبر ۱ ۔

جین مت کے دھرم کی تعریف

मूल-जइ न कुणसि तव चरणं न पढसि न गुणोसि देसि नो दाणम्। ता इत्तियं न सक्किसि जं देवो इक्क अरिहन्तो॥

प्रकरण० भा० २। षष्ठी सू० २॥ ---- پکرن رتناکر حصّہ ---

جینیوں کا عقیدہ ۸۹ - اے انسان اگرچہ تو تپ چارتر (نیک روش) نہیں کر سکتا ۔ نہ تو پڑھ سکتا ہے ۔ نہ پرکرن[1] وغیرہ کو بچار سکتا ہے ۔ اور نہ مسکینوں وغیرہ کو دان دے سکتا ہے تب بھی اگر تو صرف ایک ارہنت یعنی ہماری عبادت کے لائق دیوتا ۔ سچے گرو اور سچے دھرم یعنی جین مذہب میں اعتقاد رکھے تو وہی سب سے افضل بات اور ترقی بہبودی یا نجات کا ذریعہ ہے ✦

تحقیق ۔ اگرچہ دیا (رحم) اور کشما (حلم) اچھی بات ہے تو بھی طرفداری میں پھنسنے سے دیا (رحم) اَدیا (بے رحمی) اور کشما (حلم) اکشما (بردباری) ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ کسی جیو کو دکھ نہ دینا یہ بات بالکل ممکن نہیں ہو سکتی کیونکہ دشمنوں کو سزا دینا بھی دیا میں شمار کیا جاتا ہے ۔ اگر کسی بدمعاش کو سزا نہ دی جاوے تو ہزاروں آدمیوں کو دکھ ملیگا ۔ اسی لئے وہ دیا ادیا ۔ کشما اکشما ہو جاویگی ۔ یہ ٹھیک ہے کہ سب جانداروں کے دکھ دور کرنے اور سکھ پہنچانے کی تدبیر کرنا دیا کہلاتی ہے صرف پانی چھان کر پینا اور ذرا سے جانوروں کو بچانا ہی دیا نہیں کہلاتی بلکہ اس قسم کی دیا جینیوں میں کہنے ہی کہنے کی ہے کیونکہ وہ اس پر عمل نہیں کرتے ۔ کیا انسانوں وغیرہ کی خواہ وہ کسی مذہب میں کیوں نہ ہوں رحم کھا کر روٹی پانی سے تواضع کرنا اور دوسرے مذہب کے عالموں کی عزت اور خدمت کرنا دیا نہیں ہے ؟

جینیوں کی دیا کی پڑتال اور چھ تتنا کا بیان ۹۰ - اگر ان کی دیا کی جانچ ہو تو کتاب ویویک سار کے صفحہ ۲۲۱ میں دیکھو کیا لکھا ہے اوّل غیر مذہب والے کی تعریف یعنی ان کے اوصاف کا بیان کبھی نہ کرنا ۔ دوم ان کو نمسکار یعنی تعظیم کبھی نہ دینا ۔ سوم آلاپن یعنی غیر مذہب والوں کے ساتھ تھوڑا بولنا ۔ چہارم سنلاپن یعنی ان سے بار بار نہ بولنا ۔ پنجم ان کو روٹی کپڑے وغیرہ کا دان نہ دینا یعنی ان کو کھانے پینے کی چیز بھی نہ دینی ۔ ششم خوشبو پھول وغیرہ کا دان نہ دینا یعنی غیر مذہب والوں کی مورتی کی پوجا کے لئے خوشبو اور پھول بھی نہ دینا ۔ یہ چھ تتنا یعنی ان چھ قسم کے کاموں کو جینی لوگ کبھی نہ کریں ✦

تحقیق ۔ اب عقلمندوں کو سوچنا چاہئے کہ ان جینی لوگوں کی غیر مذہب والے لوگوں کے ساتھ کس قدر بے دردی حقارت اور کینہ ہے جبکہ غیر مذہب والوں پر اس قدر بے رحمی ہے تو پھر جینیوں کو بے رحم کہا

۱؎ پرکرن جینیوں کی اصطلاح میں ایک ایک مضمون یا کتاب کا نام ہے ۔ (مترجم)

इयराणं परमं नो सुहकप्पे मूढमुसि ओसि ॥

प्रकरणरत्नाकर भाग २ । षष्ठी शतक ६० । सूत्राङ्क ३ ॥

جینی دوسروں کے دیوتا اور دھرم کو برا کہتے ہیں

۸۷ - ترجمہ - جو انسان ایک جین مت یعنی تھری دیت راگ بھگوان کا بتایا ہوا دھرم جو دنیوی دکھوں سے چھڑانے بڑھاپے اور موت کو دور کرنے والا ہے اسی طرح جین مت والے کو سدیو (اچھا دیوتا) اور سگرو (اچھا گرو) بھی جاننا چاہئے۔ دیگر یعنی ویت راگ رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک جو دنیا کی تنگی سے چھوٹے ہوئے دیوتا ہیں ان کے علاوہ باقی ہری ہر برہما وغیرہ کو برے دیوتا ہیں۔ جو جو ان کی پوجا اپنی بھلائی کی نیت سے کرتے ہیں وہ سب لوگ دھوکا کھاتے ہیں۔ خلاصہ مطلب اس کا یہ ہے کہ جین مت کے سدیو، سگرو، سدھرم اور اچھے دھرم کو چھوڑ کر دوسرے کدیو، کگرو اور کدھرم کی پیروی کرنے سے کچھ بھی بھلائی نہیں ہوتی۔

محقق - اب عالموں کو سوچنا چاہئے کہ ان کی دھرم کی کتابیں کہاں تک مذمت سے بھری ہوئی ہیں۔

मूल-अरिहं देवो सुगुरु सुद्धं धम्मं च पंच नवकारो

धन्नाणं कयच्छाणं निरन्तरं वसइ हिययम्मि ॥

प्रक० भा० २ । षष्ठी० ६० । सू० १ ॥

پرکرن رتناکر ...

جینیوں کی چار مبارک چیزیں
(۱) ارہنت دیو
(۲) سوگرو
(۳) سودھرم
(۴) پنچ نمسکار

۸۸ - جو ارہن یعنی بڑے بڑے دیوتاؤں سے پوجا وغیرہ کئے جانے کے لائق ایسا کہ جس کے برابر کوئی دوسرا وجود افضل نہیں جو دیوتاؤں کا دیوتا ارہنت بخش ارہنت دیو۔ صاحب علم و عمل شاستروں کا اپدیش کرنے والا (سگرو) شدھ یعنی تعلقات دنیوی کی ناپاکی سے بری سمیکتو یعنی اخلاق و علم وغیرہ تھری جس سے اس کا بیان کیا ہوا دھرم تو سے بری حالت میں گرنے والے جیووں کو بچانے والا ہے وہ باقی ہری ہر وغیرہ کا دھرم دنیا سے نجات بخشنے والا نہیں۔

ارہنت دیو وغیرہ یعنی ارہنت گرو دھرم اور جو اس کے متعلقین ہیں ان کو پانچ قسم کی نمسکار - یہ چار چیزیں مبارک یعنی افضل ہیں۔

واضح رہے کہ دیا دھرم، گشت (علم)، سمیکتو (کمال)، گیان (علم)، درشن (معرفت) اور چارتر (ریاضت) یہ جینیوں کا دھرم ہے۔

محقق - جبکہ نوع انسان پر دیا نہیں ہے تو وہ دیا ہے اور گشت گیان کی جگہ اگیان درشن کی جگہ اندھیرا اور چارتر کی جگہ بھوکا مرنا کون سی اچھی بات ہے۔

بھی جاتی ہے ایسا ماننا ٹھیک ہے +

جیو اور کرم کے پھل خود بخود سوا ایشور کے نہیں اکٹھے ہو سکتے

۸۲-سوال- ترکیب کے بغیر کرم سرانجام نہیں پاتا۔ جیسے دودھ اور کھٹائی کی ترکیب کے بغیر دہی نہیں بنتا اسی طرح جیو اور کرم کے ملنے سے کرم سرانجام پاتا ہے +

جواب- جس طرح دہی اور کھٹائی کے ملانے والا تیسرا ہوتا ہے۔ اسی طرح جیووں کو کرموں کے پھل کے ساتھ ملانے والا تیسرا وجود ایشور ہونا چاہئے۔ کیونکہ جڑ اشیا خود بخود باقاعدہ ترکیب نہیں پاتیں اور جیو بھی محدود العلم ہونے کی وجہ سے خود بخود اپنے کرموں کے پھل کو نہیں پا سکتے پس ثابت ہوا کہ ایشور کے باندھے ہوئے قانون قدرت کے بغیر کرموں کے پھل کی ترتیب بندی نہیں ہو سکتی +

جیو کرم سے نہیں چھوٹ سکتا

۸۳-سوال- جو کرموں سے مخلصی پاتا ہے وہی ایشور کہلاتا ہے +

جواب- چونکہ ازلی زمانہ سے جیو کے ساتھ کرم لگے ہیں تو جیو ان سے ہرگز مخلصی نہیں پا سکتا +

بندھن فنا نہیں

۸۴-سوال- کرم کے ذریعہ سے پیدا ہونے والا بندھن ابتدا والا ہے +

جواب- اگر ابتدا والا ہے تو کرموں کا یوگ (تعلق) ازلی نہیں رہا اور تعلق ہونے سے پیشتر جیو نشکرم (فعل سے خالی) ہوگا۔ اور اگر نشکرم کو کرم لگ گیا تو مکتوں کو بھی لگ جاویگا۔ اور کرم اور کرم کرنے والے کے درمیان دوامی یعنی لازم و ملزوم کا تعلق ہوتا ہے کبھی نہیں چھوٹتا۔ پس جس طرح نویں باب میں لکھ آئے ہیں اسی طرح ماننا ٹھیک ہے +

محدود العلم جیو ایشور نہیں ہو سکتا

۸۵-جیو اپنا علم اور طاقت کتنی ہی بڑھاوے پھر بھی اس میں محدود علم اور محدود طاقت رہیگی۔ ایشور کی مانند کبھی نہیں ہو سکتا۔ ہاں جس قدر طاقت بڑھانا ممکن ہے اس قدر بذریعہ یوگ کے بڑھا سکتا ہے +

جیو جسم کی قطع پر بڑھتا گھٹتا نہیں ہوتا

۸۶-جینیوں میں جو "ارہت" لوگ جیو کا پیمانہ جسم کے پیمانے کے مطابق مانتے ہیں ان سے پوچھنا چاہئے کہ اگر یہ بات ہے تو ہاتھی کا جیو چیونٹی میں اور چیونٹی کا جیو ہاتھی میں کس طرح سما سکیگا۔ پس یہ بھی ایک بے عقلی کی بات ہے کیونکہ جیو ایک لطیف شئے ہے۔ جو ایک پرمانو کے اندر بھی رہ سکتا ہے لیکن اس کی قوا جسم کے اندر پران بجلی اور ناڑی وغیرہ کے ساتھ رہتے ہیں ان کے ذریعہ سے تمام جسم کا حال معلوم کرتا ہے اور اچھی صحبت سے اچھا اور بری صحبت سے برا ہو جاتا ہے +

اب جینی لوگ دھرم کو اس طرح مانتے ہیں

मूल- रे जीव भवदुहाइं इक्कं चिय हरइ जिणमयं धम्मं।

باعثوں سے میل کا لگنا مانتے ہو تو لگت جیو کا صفاری اور سنساری جیو کا قسمت ہونا ضرور ماننا پڑیگا۔ کیونکہ جس طرح تدبیر یا سبب سے میل چھوٹتی ہے۔ اسی طرح سبب سے میل لگ بھی جاویگی اس لئے جیو کا بندھ اور مکت ہونا پرواہ بھی تو [illegible] سے انادی [illegible] سلسل انادی نہیں ہ

| جیو صاف سے ناپاک نہیں | ۷۸ سوال ۔ جیو کبھی نرمل سے رنا پاکی سے بری نہیں تھا۔ بلکہ ناپاک ہے ؛

جواب ۔ اگر کبھی نرمل نہیں تھا تو نرمل کبھی ہو بھی نہ سکیگا جس طرح صاف کپڑے میں پیچھے سے لگی ہوئی میل کو دھونے سے چھڑا دیتے ہیں۔ اُس کے ذاتی سفید رنگ کو نہیں چھڑا سکتے۔ اور میل پھر بھی کپڑے میں لگ جاتی ہے۔ اُسی طرح مکتی میں بھی لگیگی ؛

| کرم سے ایشور کے بنا اپنے آپ جنم نہیں مل سکتا | ۷۹ ۔ سوال ۔ جیو پہلے کئے ہوئے کرموں ہی سے جنم میں آ جاتا ہے ایشور کا ماننا فضول ہے ؛

جواب ۔ اگر محض کرم ہی جیو کے جنم اختیار کرنے کا باعث ہوں اور ایشور باعث نہ ہو۔ تو جیو بُرے جنم کو جس میں بہت دکھ ہو کبھی اختیار نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اچھے اچھے جنم اختیار کیا کرے۔ اگر کہو کہ کرم روکنے والے ہیں۔ تو بھی جس طرح چور خود بخود آ کر قید خانہ میں نہیں پڑتا اور نہ خود بخود پھانسی کھاتا ہے۔ بلکہ راجا دیتا ہے اُسی طرح جیو کے قالب اختیار کرنے اور اُس کے کرموں کے مطابق پھل دینے والے ایشور کو تم بھی مانو ؛

| کرم خود بخود نشہ کی طرح پھل نہیں دیتے | ۸۰ سوال ۔ نشہ کی طرح کرم خود بخود اثر کرتا ہے پھل کے دینے میں دوسرے کی ضرورت نہیں ؛

جواب ۔ اگر ایسا ہو تو جس طرح نشہ پینے والوں کو کم نشہ چڑھتا ہے اور جسے عادت نہیں ہوتی اُسے بہت چڑھتا ہے اُسی طرح ہمیشہ بہت سے پاپ پُن کرنے والوں کو کم اور کبھی کبھی تھوڑا تھوڑا پاپ پُن کرنے والوں کو زیادہ پھل ہوا کریگا ؛

| پھل کا ملنا عادت پر منحصر نہیں | ۸۱ سوال ۔ جیسی جس کی عادت ہوتی ہے اُس کو ویسا ہی پھل ملا کرتا ہے

جواب ۔ عادت پیدا ہوا ہے تو اُس کا چھوٹنا اور مٹنا نہیں ہو سکتا۔ البتہ جس طرح صاف کپڑوں میں کسی وجہ سے میل لگ جاتی ہے اور اُس کے دور کرنے کی تدبیر سے چھوٹ

لہ یعنی اگر میل لگنے کے باعثوں کو موجود مانتے ہو اور اُن سے میل کا لگنا لازمی تسلیم کرتے ہو تو میل لگنے کی وقت موجود رہنے کی صورت میں اُس میں پھنسنا بھی ماننا پڑیگا۔ اور اسی طرح اُس میں پھنس کر پھر اُس سے نکلنے کا ذریعہ علم حقیقی کو مانا جاتا ہے تو بندھن کے بعد مکتی بھی ماننی پڑیگی۔ ملاحظہ ہو (مترجم)

لہ یعنی مکتی کو سفید کپڑا سمجھا جاوے تو اُس میں میل کا لگنا ضروری ہے اور پھر اُس میل کے اتر جانے سے وہی اصلی سفید حالت یعنی مکتی نکل آویگی۔ اس طرح مکتی کو چھٹنے اور ملنے والی چیز سمجھنا چاہئے۔ (مترجم)

جو محدود المقام اور محدود العلم ہے اُس کی طاقت بھی ہمیشہ محدود ہی رہیگی +

اور دُنیا جیو کرم اور بندھن کو قدیم ماننا ٹھیک نہیں

۹۶ - بعض لوگ دُنیا، جیو، جیو کے کرم اور بندھن کو انادی مانتے ہیں۔ یہاں بھی جینیوں کے تیرتھنکروں نے غلطی کھائی ہے۔ کیونکہ ترکیب پائے ہوئے جہان کا معلول اور علت کی حالتوں میں سے گذرنا اور متواتر معلول بننا اور جیو کے کرم اور نیز بندھ انادی نہیں ہو سکتے۔ اگر ایسا مانتے ہو تو پھر کرم اور بندھ کا چھوٹنا کیوں مانتے ہو کیونکہ جو شئے انادی ہے وہ کبھی دور نہیں ہو سکتی۔ اگر انادی کا بھی فنا ہونا مانوگے تو تمہارے تمام انادی اشیا کا فنا ہونا لازم آویگا۔ اور اگر انادی کو دوامی مانوگے تو کرم اور بندھن بھی دوامی ہونگے۔ اور اگر سب کرموں کے چھوٹنے سے مکتی مانتے ہو تو سب کرموں کا چھوٹنا مکتی کا نمت (باعث) ہوا۔ پس مکتی نیمتک (عارضی) ہوگی اس لئے ہمیشہ نہیں رہ سکیگی اور فعل اور فاعل کا دوامی تعلق ہونے کی وجہ سے فعل بھی کبھی نہیں چھوٹینگے۔ پھر تم نے جو اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کی مکتی دوامی مانی ہے وہ قائم نہ رہ سکیگی +

جیو کی مکتی سدا کے لئے نہیں ہوتی

۹۷ - سوال - جس طرح دھان کا بیج چھلکا اتار دینے یا آگ میں بھن جانے پر پھر نہیں اُگتا۔ اسی طرح مکتی میں پہنچا ہوا جیو پھر پیدائش اور موت کے بندھن میں نہیں آتا +

جواب - جیو اور کرموں کا تعلق چھلکے اور بیج کی طرح نہیں ہے بلکہ اُن کا تعلق سموائی (لازم ملزوم) ہے۔ اسی وجہ سے ازلی زمانہ سے جیو اور اُس کے کرم اور کرم کرنے کی طاقت کا تعلق ہے۔ اگر اُس میں کرم کرنے کی طاقت کا موجود ہونا نہ مانوگے تو تمام جیو پتھر کی مانند ہو جاوینگے اور مکتی کے بھوگنے کی طاقت بھی نہ رہیگی۔ جس طرح ازلی زمانہ کے کرم اور بندھن کے چھوٹنے سے جیو مکت ہوتا ہے۔ تمہاری دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑیگا کیونکہ جس طرح تم مکتی کے وسیلے یعنی کرموں سے چھوٹ کر جیو کا مکت ہونا مانتے ہو۔ اسی طرح دوامی مکتی سے بھی چھوٹ کر (جیو) بندھن میں پڑیگا وسیلوں کے ذریعے سے حاصل ہوئی شئے ہرگز دوامی نہیں ہو سکتی۔ اگر وسیلوں کے بغیر مکتی کا حاصل ہونا مانوگے تو کرموں کے بغیر ہی بندھن بھی پیدا ہو سکیگا۔ جس طرح کپڑوں پر میل لگتی ہے اور دھونے سے چھوٹ جاتی ہے اور پھر میل لگ جاتی ہے۔ اسی طرح مِتھیاتو وغیرہ باعثوں سے رغبت اور نفرت کے ذریعے سے جیو میں کرم بصورت پھل لگتا ہے اور وہ کامل علم، مثلاً وید وغیرہ اور نیک اعمال سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر میل لگنے کے

(یعنی جیو کو دوست ماننے پر رغبت و نفرت صورت باطنی امراض کے ذریعے سے جس میں اعمال صورت پھل لگتے ہیں۔ مترجم)

ابدی مانتے ہیں اور جوہروں کے تغیرات کو بھی ازلی اور ابدی مانتے ہیں اور ہر عرض اور ہر مقام میں تغیرات اور الغرض ہر چیز میں بے انتہا تغیرات کو مانتے ہیں۔ جیسا کہ "پرکرن رتناکر" کتاب کے حصہ اوّل میں لکھا ہے اُن کی یہ بات بھی کبھی درست نہیں ہو سکتی کیونکہ جن کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے اُن کے تمام متعلقین بھی انتہا والے ہوتے ہیں۔ اگر بے انتہا سے بے شمار مراد لیتے ہو تب بھی درست نہیں ہو سکتا۔ البتہ جیووں کے بارے میں یہ بات درست ہو سکتی ہے پرمیشور کی نسبت نہیں کیونکہ علیحدہ علیحدہ جوہر میں اپنے ایک ایک معلول اور علت کی طاقت کو غیر ممکن التقسیم (بے انتہا) تغیرات کی وجہ سے بے انتہا طاقت[1] ماننا محض بے عقلی کی بات ہے جبکہ ایک محدود جوہر کی حد ہے تو اُس میں لاانتہا التقسیم کے تغیرات کس طرح رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک ایک جوہر میں لاانتہا عرض۔ اور ایک عرض اور مقام میں غیر ممکن التقسیم یعنی لاانتہا تغیرات کو بھی لاانتہا ماننا محض لڑکپن کی بات ہے کیونکہ جس کے ظرف کی انتہا ہے تو اُس کے مظروف کی انتہا کیوں نہیں۔ الغرض اسی قسم کی لمبی چوڑی جھوٹی باتیں لکھی ہیں ۔

جینیوں کا جیو اجیو پُن پاپ سمجھنا بڑی غلطی ہے

۵- "جیو" اور غیر از جیو" ان دو اشیاء کے بارہ میں جینیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے

चेतना लक्षणो जीवः स्याद्जीवस्तदन्यकः ।
सत्कर्मपुद्गलाः पुण्यं पाप तस्य विपर्ययः ॥

یہ جین مت سُوری کا قول ہے۔ اور کتاب "پرکرن رتناکر" حصہ اوّل کے "نَے چکر سار" میں بھی یہی لکھا ہے۔ کہ "چیتنا لکشن" (ادراک کی صفت رکھنے والا) جیو اور "چیتنا رہت" (غیر ذی شعور) غیر از جیو یعنی جڑ ہے۔ ست کرموں (نیک اعمال) والے "پُدگل" (پرمانو یعنی ذرات مادی) پُن اور پاپ کرموں والے "پدگل" پاپ کراتے ہیں ۔

محقق۔ جیو اور جڑ کی تعریف تو ٹھیک ہے۔ لیکن "پدگل" جو جڑ ہیں اُن میں پاپ پُن کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ پاپ پُن کرنے کی خاصیت چیتن میں ہوتی ہے۔ دیکھو جس قدر یہ جڑ اشیا ہیں وہ سب پاپ پُن سے خالی ہیں۔ جو جیووں کو غیر مادی ازلی مانا جاتا ہے وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر اُسی محدود المقام اور محدود العلم کو مکتی کی حالت میں بھی داناکل ماننا جھوٹ ہے کیونکہ

---

[1] یعنی کسی جوہر کی اس طاقت کو کہ وہ ایک خاص علت سے ایک خاص معلول پیدا کر سکتا ہے بے انتہا طاقت نہیں کہہ سکتے (مترجم)

ہوتا ہے کہ جینیوں کے آچاریہ اور چیلوں نے علم گرنتھ زمین ودیئشٹ وریاضی کچھ بھی نہیں پڑھا تھا اگر پڑھے ہوتے تو سراپا ناممکن گپوڑے کیوں مانتے ہیں۔ اگر ایسے بے علم لوگ جہان کو بلا فاعل کے مانیں اور ایشور کو نہ مانیں تو کیا تعجب ہے ٭

جینی اسی جہالت کی پردہ دری کے خوف سے کتابیں نہیں دکھلاتے

۲ ے۔ اسی واسطے جینی لوگ اپنی کتابیں غیر مذہب کے کسی عالم کو نہیں دیتے کیونکہ جن کو یہ لوگ مستند یعنی اپنے دھرم آچاریوں کی تصنیف کی ہوئی سچی صداقت کی کتب مانتے ہیں اُن میں اسی قسم کی بے علمی کی باتیں بھری ہوئی ہیں اسی وجہ سے دیکھنے نہیں دیتے۔ اگر دیکھتے تو پول کھل جاوے۔ ان کے سوا کوئی شخص جو ذرہ بھی عقل رکھتا ہوگا ہرگز اس گپوڑے بھرے مضمون کو سچ نہیں مان سکیگا ٭

جینیوں کی یہ سب دھاندلی دُنیا کو بغیر فاعل اور ازلی ابدی ثابت کرنے کے لئے ہے

۳ ے۔ یہ سارا ڈھکوسلا جینیوں نے جہان کو انادی یعنی ازلی ماننے کے لئے پسارا رکھا ہے - مگر یہ محض جھوٹ ہے۔ البتہ جہان کی علت "انادی" ہے کیونکہ وہ پرمانو وغیرہ مادی ذرے بوجہ حالت علت اور لے ترکیب سے بری ہیں لیکن اُن میں باقاعدہ بننے یا بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جب مفرد پرمانو کسی وجود کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (غیر ذی شعور) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے۔ اس لئے اُن کو بنانے والا کوئی چیتن (ذی شعور) ضرور ہے۔ اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے۔ دیکھو زمین سورج وغیرہ تمام اجرام کو انتظام میں رکھنا ازلی ابدی چیتن پرماتما کا کام ہے جو عالم کون جس میں ترکیب یعنی ذات صنعت دکھلائی دیتی ہے انادی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر معلول دُنیا کو ازلی مانو گے تو اس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت معلول دونوں ہی ہو جاوینگے۔ اگر ایسا کہو گے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث "انیونیاشرے" دوش اور "آتم آشرے" (اپنے سہارے آپ ہونے) کا نقص عائد ہوگا۔ جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بن جانا ناممکن ہے اس لئے جہان کا فاعل ضرور ہی ماننا پڑتا ہے ٭

ایشور جہان کا فاعل ہے۔ اس کا فاعل کوئی نہیں ہو سکتا

۴ ے۔ سوال - اگر ایشور کو جہان کا فاعل مانتے ہو تو ایشور کا فاعل کون ہے۔ جواب - فاعل (اولین) کا فاعل اور علت اولین کی علت کوئی بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ فاعل اولین اور علت اولین کے ہونے پر ہی معلول بنتا ہے۔ جس میں ترکیب اور تقسیم نہیں ہوتی جو اولین ترکیب اور تقسیم کی علت ہے اس کا فاعل یا علت کسی طرح نہیں ہو سکتی اس امر کی مفصل تشریح آٹھویں باب میں پیدائش عالم کے مضمون میں کی گئی ہے وہاں دیکھنا چاہئے ٭

جبکہ جینی لوگوں کو موٹی موٹی باتوں کا بھی واقعی علم نہیں ہے۔ تو انہیں پیدائش عالم جیسے نہایت باریک مسئلہ کے سمجھنے کی طاقت کس طرح ہو سکتی ہے اس لئے جینی لوگ جو دُنیا کو ازلی اور

سالوں کی۔ وغیرہ وغیرہ ایسے بڑے بڑے جسم والے منش بھی جینی لوگوں ہی نے دیکھے ہونگے۔ وہی ایسی باتیں مان سکتے ہیں اور کوئی عقلمند نہیں مان سکتا ۔

رتن سار صفحہ ۱۵۱ ۔ آپ گربھج (رحم سے پیدا ہونے والے) جیووں کے جسم کا پیمانہ بڑے سے بڑا ایک ہزار یوجن یعنی ۴۰۰۰۰۰۰ ایک کروڑ کوس کا اور عمر کا پیمانہ ایک کروڑ "پورو" سالوں کا ہوتا ہے۔ اتنے بڑے جسم اور عمر والے جیو بھی انہیں کے آچاریوں نے خواب میں دیکھے ہونگے۔ کیا یہ ایسا سخت جھوٹ نہیں ہے کہ کبھی ممکن نہ ہو سکے ۔

جینیوں کا عجیب و غریب جغرافیہ اور ریاضی دانی

۷ ۔ اب زمین کی پیمائش سنئے۔ رتن سار صفحہ ۱۵۲ ۔ اس ترچھی دنیا میں "اسنکھیات" دویپ اور "اسنکھیات" سمندر ہیں۔ "اسنکھیات" کا اندازہ یہ ہے کہ جس قدر ڈھائی "ساگروپم" کال میں سمے ہوتے ہیں اتنے دویپ اور سمندر جاننے چاہئیں۔ اب اس زمین میں اول ایک "جمبو دویپ" سب دویپوں کے درمیان میں ہے۔ اس کا پیمانہ ایک لاکھ یوجن یعنی ایک ارب کوس کا ہے اور اس کے چاروں طرف "لون سمندر" (کھاری سمندر) ہے۔ اس کا پیمانہ دو لاکھ یوجن یعنی دو ارب کوس کا ہے۔[۱] جمبو دویپ کے چاروں طرف جو "دھات کی کھنڈ" نام دویپ ہے۔ اس کا پیمانہ چار لاکھ یوجن یعنی چار ارب کوس کا ہے۔ اور اس کے باہر "کالودھی" سمندر ہے۔ اس کا پیمانہ آٹھ لاکھ یوجن یعنی آٹھ ارب کوس کا ہے۔ اس کے بعد "پشکر اوَرت" دویپ ہے۔ اس کا پیمانہ سولہ لاکھ یوجن یعنی سولہ ارب کوس کا ہے۔ اس دویپ کے اندر منطقے ہیں۔ اس کے نصف میں انسان بستے ہیں اور اس کے باہر "اسنکھیات" دویپ اور سمندر ہیں۔ ان میں "تریک یونی" (ترچھے چلنے والے) جانور رہتے ہیں۔ رتن سار صفحہ ۱۵۳ ۔ جمبو دویپ میں ایک ہیمونت، ایک ہرنیہ ونت، ایک ہری ورش، ایک رمیک، ایک دیو کرو، ایک "اُتر کرو" یہ چھ "منطقے" ہیں ۔

جینیوں کی جغرافیہ کی طرف سے لاعلمی

اے محقق! سنو بھائی کرۂ ارض کے جاننے والے لوگو! کرۂ زمین کی پیمائش کرنے میں تم نے غلطی کھائی یا جینیوں نے۔ اگر جینیوں نے غلطی کھائی تو اُن کو سمجھاؤ۔ اور اگر تم نے غلطی کھائی تو اُن سے سمجھ لو۔ تھوڑا سا غور کرنے سے یہی یقین

---

۱ یہاں غلطی سے کوس لکھے گئے ہیں اب صحت کر دی گئی ہے ۔

۲ جینیوں کے علم جغرافیہ کے باطل ہونے کے ثبوت میں ہم اس جگہ پر ایک نقشہ لگاتے ہیں [illegible] رنگ کا نقشہ ہے [illegible] جینیوں کی [illegible] غلطی [illegible] جغرافیہ کی طرف [illegible]

رہنے والے جیووں کے جسم کا اندازہ ایک انگل کا اسنکھیا تواں دیبھاگ لکھا ہے۔ ان حصہ اگیا بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں اُن کی عمر کا پیمانہ یہ ہے کہ وہ بائیس ہزار برس جیتے ہیں +

> نباتات یعنی ایک حس والے جیو اور اُن کی عمر

۶۷- رتن سار صفحہ ۱۴۹۔ نباتات کے ایک جسم میں لا انتہا جیو ہوتے ہیں۔ وہ معمولی نباتات کے جیو کہلاتے ہیں جو کند مول یعنی جڑ وغیرہ اننت کایا وغیرہ ہوتے ہیں اُن کو معمولی نباتات کا جیو کہنا چاہئے۔ اُن کی عمر کا پیمانہ انتر مہورت ہوتا ہے لیکن اس موقعہ پر اُن کا مہورت حسب مندرجہ بالا سمجھنا چاہئے۔ اور جو کہ جسم میں ایک ہی حس یعنی صرف حس لامسہ چھونے کی طاقت ہوتی ہے اور اس جسم میں ایک جیو رہتا ہے اس لئے اُس کو مفرد نباتات کہتے ہیں۔ اُس کے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن ہوتا ہے واضح ہو کہ پرانی کا یوجن چار کوس کا مگر جینیوں کا یوجن دس ہزار کوس کا ہوتا ہے۔ اُس کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ دس ہزار برس کا ہوتا ہے +

> سنکھ کوڑی وغیرہ یعنی دو حس والے جیو اور اُن کی عمر کا اندازہ

۶۸- اب دو حس والے جیو کا بیان کرتے ہیں اُن کا ایک جسم اور ایک منہ ہوتا ہے اور وہ سنکھ کوڑی اور جوں وغیرہ ہوتے ہیں۔ اُن کے جسم کا پیمانہ یعنی جسم کثیف زیادہ سے زیادہ اڑتالیس کوس کا ہوتا ہے۔ اور اُن کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ بارہ برس کا ہوتا ہے ۔ اس موقعہ پر بہت بھول گیا کیونکہ اس قدر بڑے جسم کی عمر زیادہ لکھتا۔ اور اڑتالیس کوس کی جوں جینیوں کے جسم میں پڑتی ہوگی اور انہوں ہی نے دیکھی بھی ہوگی۔ اور کسی کا ایسا نصیب کہاں کہ اس قدر بڑی جوں کو دیکھے !!!

> جانوروں کے حیرت ناک قد و قامت

۶۹- رتن سار صفحہ ۱۵۰۔ اور دیکھو اُن کا اندھا دھند بچھو بکاہی کساری اور مکھی ایک یوجن کے جسم والے ہوتے ہیں اُن کی عمر کا پیمانہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ کا ہوتا ہے۔ دیکھو بھائی! چار چار کوس کا بچھو اور کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔ اگر مذہب جین کے مذہب آٹھ میل کے جسم والے بچھو اور مکھی بھی ہوتے ہیں تو ایسے بچھو اور مکھی انہیں کے گھر میں رہتے ہونگے اور انہیں نے دیکھے ہونگے دُنیا میں اور کسی نے نہیں دیکھے ہونگے اگر کہیں ایسے بچھو کسی جینی کو کاٹیں تو اُس کا کیا ہوتا ہوگا +

آبی جانور مچھلی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ ایک ہزار یوجن یعنی دس ہزار کوس فی یوجن کے حساب سے ایک کروڑ کوس ..... کا ہوتا ہے۔ اور اُن کی عمر ایک کروڑ پورو سال کی ہوتی ہے۔ ایسا بڑا آبی جانور سوائے جینیوں کے اور کسی نے نہیں دیکھا ہوگا +

اور چوپایہ جانور ہاتھی وغیرہ کے جسم کا پیمانہ دو کوس سے نو کوس تک اور عمر چوراسی ہزار

سنہ چار کوس یکتا حساب پرانیوں کے ہوتے ہیں اور جینیوں کے لحاظ سے ...۱۱ کوس ہوتے +

کنواں کھود کر اس کو "جنگلی" آدمی کے جسم کے بالوں کے ٹکڑوں سے حسب تفصیل ذیل بھریں۔ واضح رہے کہ آج کل کے انسان کے بال سے "جنگلی" آدمی کا بال چار ہزار چھیانوے حصہ بڑا ہوتا ہے۔ یعنی اگر جنگلی آدمی کے چار ہزار چھیانوے بالوں کو اکٹھا کریں تو زمانہ حال کے آدمیوں کا ایک بال ہوتا ہے۔ ایسے جنگلی آدمی کے ایک انگل بھر بال کے سات دفعہ آٹھ آٹھ ٹکڑے کرنے سے ۲۰۹۷۱۵۲ یعنی بیس لاکھ ستانوے ہزار ایک سو باون ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ایسے ٹکڑوں سے مندرجہ بالا کنوئیں کو بھریں۔ اور اس میں سے سو سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں جب سب ٹکڑے نکل جاویں اور کنواں خالی ہو جائے تب بھی وہ وقت سنکھیات (قابل شمار) ہے۔ اور جب اُن میں سے ایک ایک ٹکڑے کے اسنکھیات ٹکڑے کر کے اُن ٹکڑوں سے اُس کنوئیں کو ایسا ٹھوس کر بھریں کہ اُس کے اوپر سے کُرہ زمین کے راجا کا لشکر گذر جاوے تو بھی نہ دبے۔ اُن ٹکڑوں میں سے سو سال کے بعد ایک ایک ٹکڑا نکالیں جب وہ کنواں خالی ہو جائے اور پھر اسنکھیات "پورو" گذر جاویں تب ایک "پلیوپم" کال ہوتا ہے "پلیوپم کال" کو کنوئیں کی تمثیل سے سمجھ لینا۔

جب دس کروڑ کروڑ (۱۰۰۰۰۰۰۰ × ۱۰۰۰۰۰۰۰)
پلیوپم کال گذریں تب ایک "ساگروپم کال" ہوتا ہے۔ جب دس کروڑ کروڑ "ساگروپم کال" گذر جاویں تب ایک "اُت سرپنی کال" ہوتا ہے اور جب ایک "اُت سرپنی" اور ایک "اوسرپنی" کال گذر جاوے تب ایک "کال چکر" ہوتا ہے جب "اننت کال چکر" گذر جاویں تب ایک "پُدگل پراورت" ہوتا ہے۔

اننت کال

اب "اننت کال" کس کو کہتے ہیں۔ سدھانت کی کتابوں میں نو تمثیلوں سے کال کا شمار کیا ہے اُس سے آگے "اننت کال" کہلاتا ہے۔ ویسے "اننت پُدگل پراورت" کے زمانے جیو کو بھٹکتے ہوئے گذرے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

جینیوں کے حساب کی بیہودگی

(۱۵) سنو بھائی علم ریاضی کے جاننے والے لوگو! تم جینیوں کی کتابوں کے بموجب وقت کا شمار کر سکو گے یا نہیں۔ اور تم اس کو سچ بھی مان سکتے ہو یا نہیں۔ دیکھئے ان تیرتھنکروں نے ایسا علم ریاضی پڑھا تھا ایسے مت میں ایسے ایسے استاد اور شاگرد ہیں جن کی بے علمی کی کوئی حد نہیں۔ اور بھی ان کا اندھیر سنو۔ "رتن سار بھاگ" کے صفحہ ۱۳۳ سے آگے جو کچھ "بوٹا بول" یعنی جینیوں کی سدھانت کی کتابیں یعنی رشبھ دیو سے لے کر مہاویر تک اُن کے چوبیس تیرتھنکروں کے اقوال کا لب لباب ہے۔

مٹی پتھر وغیرہ کے جیو اور اُن کی عمر

(۱۶) "رتن سار بھاگ" صفحہ ۱۴۸ میں ایسا لکھا ہے کہ "پرتھوی کائے" یعنی مٹی پتھر وغیرہ جو پرتھوی (مٹی) کی مختلف شکلیں ہیں۔ اُن میں

نہیں۔ ویسا ہی آستک ناستک کے مباحثہ میں دکھلایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عقل اِجہان کا بنانے والا کوئی نہیں۔ یہ کبھی نہیں بنا اور نہ کبھی فنا ہوتا ہے ×

محقق۔ (۱) جو ترکیب سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا اور فعل بھی پیدائش اور فنا سے آزاد نہیں۔ جہان میں جس قدر اشیا پیدا ہوتی ہیں وہ سب ترکیب سے پیدا ہونے والی ہیں وہ پیدا اور فنا ہوتی دیکھی جاتی ہیں۔ پھر دنیا پیدائش اور فنا کے تابع کیوں نہیں۔ اس لئے تمہارے تیرتھنکروں کو پورا علم نہ تھا۔ اگر اُن کو کامل علم ہوتا تو ایسی ناممکن باتیں کیوں لکھتے ×

(۲) جیسے تمہارے گرو ہیں ویسے ہی تم شاگرد بھی ہو۔ تمہاری باتیں سننے والے کو علم طبیعات کبھی نہیں ہو سکتا۔ بھلا جو اشیا صریح مرکب دکھلائی دیتی ہیں اُن کی پیدائش اور فنا کس طرح نہیں مانتے۔ بات یہ ہے کہ جینیوں یا اُن کے آچاریہ کو ترتیب دینی اور ہیئت کا علم نہیں آتا تھا اور نہ اس وقت اِن میں یہ علم ہے۔ ورنہ مندرجہ ذیل قسم کی ناممکن باتیں کیونکر مانتے اور کہتے۔ دیکھئے اور یہ لکھتے ہیں کہ

جینیوں کی بیہودہ فلاسفی | ۴۳۔ اس دُنیا میں پرتھوی کایا یعنی پرتھوی (زمین) بھی جیو کا جسم ہے۔ اور جل کایہ وغیرہ جیو بھی مانتے ہیں۔ اُس کو کوئی بھی نہیں مان سکتا۔ اِن کی اور بے معنی باتیں بھی دیکھو! جن تیرتھنکروں کو جینی لوگ سمیک گیانی (علم کامل) اور پرمیشور مانتے ہیں اُن کی جھوٹی باتوں کے نمونے یہ ہیں ×

رتن سار بھاگ میں جس کو جینی لوگ مانتے ہیں اور جس کو تاریخ ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۸۷۹ء کو بابو سیوا چند جی صاحب نے سطح جین پربھاکر بنارس میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ صفحہ ۱۴۶ پر کال (وقت) کی تشریح اس طرح کی ہے ×

کال کی تشریح | ۴۴۔ یعنی چھوٹے سے چھوٹے وقت کو "سمیہ" کہتے ہیں۔ اور "اسنکھیات" (بے شمار) سمیوں کو "آولی" کہتے ہیں۔ ایک کروڑ سڑسٹھ لاکھ ستتر ہزار دو سو سولہ آولیوں کا ایک "مہورت" ہوتا ہے۔ ویسے تیس "مہورتوں" کا ایک دن۔ ایسے پندرہ دنوں کا ایک "پکش" اور ایسے دو پکشوں کا ایک مہینہ۔ ایسے بارہ مہینوں کا ایک سال ہوتا ہے۔ ویسے ستر لاکھ کروڑ چھپن ہزار کروڑ۔

پُوروا اور پلیوپم کال کس کو کہتے ہیں | (۷۰۵۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ × ۷۰۵۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) برسوں کا ایک "پُوروا" ہوتا ہے۔ ایسے "اسنکھیات" پُورووں کو ایک "پلیوپم" کال کہتے ہیں ×

اسنکھیات یعنی بے شمار کی تشریح | "اسنکھیات" اُس کو کہتے ہیں کہ ایک چار کوس مربع اور اتنا ہی گہرا

پیٹ وغیرہ کو فاعل کے بغیر خود بخود پیدا ہوتے آنکھوں سے دکھلاؤ جبکہ ایسا ثابت نہیں کر سکتے تو تمہاری دلیل بے بنیاد خالی بات کو کون عقلمند مان سکتا ہے ۔

ناستک - ایشور ویراگ والا ہے یا "موہت" ہے یا نہیں؟ اگر ویراگ ہے تو دنیا کے جھگڑے میں کیوں پڑا۔ اگر موہت ہے تو جہان کے بنانے کے قابل نہیں ہو سکیگا ۔

ویراگ اور موہ ایشور کی ذات سے کچھ تعلق نہیں رکھتے

۲ - آستک - پرمیشور میں ویراگ (ترک) یا موہ (دل بستگی) کبھی واقع نہیں ہو سکتا کیونکہ جو کہ کل ہے وہ کس کو چھوڑے اور کس کو پکڑے - ایشور سے افضل یا اس کو غیر حاصل کوئی شے نہیں ہے اس لئے اُسے کسی میں بھی موہ نہیں ہوتا۔ ویراگ اور موہ جیو پر عاید ہو سکتے ہیں ایشور پر نہیں ۔

ناستک - اگر ایشور کو جہان کا بنانے والا اور جیووں کے کرموں کا پھل دینے والا مانو گے تو ایشور پابند دنیا ہو کر دُکھی ہو جاویگا ۔

ایشور پابند نہیں ہے

۳ - آستک - بھلا جب متفرق کے کاموں کا کرنے والا اور جانداروں کو کرموں کی سزا جزا دینے والا دھارمک صاحب علم حاکم عدالت کرموں میں نہیں پھنستا اور نہ پابند دنیا ہوتا ہے تو پھر لا انتہا طاقت والا پرمیشور دنیا کا پابند اور دکھی کیونکر ہو سکتا ہے ہاں تم اپنی بے علمی کی وجہ سے پرمیشور کو بھی اپنے اور اپنے تیرتھنکروں کے مانند سمجھتے ہو تو یہ تمہاری بے علمی کی بات ہے۔ اگر بے علمی وغیرہ نقصوں سے چھوٹنا چاہتے ہو تو وید وغیرہ سچے شاستروں کا سہارا لو کیوں غلطیوں میں پڑ کر ٹھوکریں کھاتے ہو ۔

اب ہم جس طرح جینی لوگ جہان کو مانتے ہیں اُس طرح ان کے سوتروں کے مطابق بیان کرتے ہیں اختصار کے ساتھ معنی وغیرہ کے کرنے کے بعد سچ جھوٹ کی تحقیق کر کے دکھلاتے ہیں ۔

मूल—सामिअणाइ अणन्ते चउगइ संसार घोरकान्तारे
मोहाइ कम्मगुरुठिइ विवाग वसउ भमइ जीवो ।
प्रकरणरत्नाकर भाग दूसरा २ षष्ठीशतक ६० सूत्र २ ॥

پرکرن رتناکر ۲ - ۶۰ - ۲

یہ جینی سار بھاگ نامی کتاب کے اندر ستیارتھ پرکاش کے مضمون میں ... کا مباحثہ ہے ۔

دنیا ازلی اور ابدی نہیں ہو سکتی

۴۲ - اس کا مختصر طور پر ترجمہ یا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ابتدا اور انتہا نہیں ہے نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی اور نہ کبھی فنا ہوتی ہے یعنی جہان کسی کا بنایا ہوا

بندھن کے بعد مکت ہوئے تیرتھنکروں کی مانند نہیں ہے۔ جو بے انتہا صفات فعل اور عادت والا پرماتما ہے وہ محض اس ناچیز جہان کو بناتا قائم رکھتا اور فنا کرتا ہوا بھی قید میں نہیں پڑتا۔ کیونکہ بندھن اور مکتی نسبتاً ہیں۔ مثلاً مکتی کے مقابلے میں بندھن اور بندھن کے مقابلے میں مکتی ہوتی ہے۔ جو کبھی بندھن میں نہیں تھا وہ مکت کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اور جو ایک مقامی جیو ہیں وہی بندھن میں آیا اور مکت ہوا کرتے ہیں لا انتہا ہمہ جا موجود اور محیط کل ایشور تمہارے تیرتھنکروں کی طرح کبھی بندھن یا عارضی مکتی کے چکر میں نہیں پڑتا اس لئے وہ پرماتما سدا مکت کہلاتا ہے ۔

ناستک۔ جیو کرموں کے نتیجہ کو اسی طرح بھوگ سکتا ہے جس طرح وہ بھنگ پینے کے نشہ کو اپنے آپ ہی بھوگتا ہے۔ اس میں ایشور کا کچھ کام نہیں ہے ۔

کرم پھل داتا کے خود بخود نہیں مل سکتے

۵۷۔ آستک۔ جس طرح راجہ کے بغیر ڈاکو، شہوت پرست چور وغیرہ بدکردار آدمی خود بخود پھانسی یا قیدخانہ میں نہیں جاتے اور نہ وہ جانا چاہتے ہیں بلکہ شاہی عدالت کے ضابطے کے بموجب جبراً گرفتار کر کے راجہ اُن کو قرار واقعی سزا دیتا ہے۔ اسی طرح ایشور بھی جیو کو اپنے انصاف کے قاعدوں سے اُن کے کرموں کے مطابق حسب منصب سزا دیتا ہے۔ کیونکہ کوئی جیو بھی اپنے بُرے کرموں کے نتیجے کو خود بھوگنا نہیں چاہتا اس لئے منصب پرماتما کا ہونا لازمی ہے ۔

ناستک۔ جہان میں ایک ایشور نہیں بلکہ جس قدر مکت جیو ہیں وہ سب ایشور ہیں ۔

مکت جیو ایشور نہیں ہیں ایشور ایک ہی ہے۔

۵۸۔ آستک۔ یہ بات بالکل فضول ہے کیونکہ جو اوّل بندھن میں پڑ کر مکت ہو تو پھر بھی ضرور بندھن میں پڑے گا کیونکہ وہ ہمیشہ بالطبع مکت نہیں ہے۔ جیسے تمہارے چوبیس تیرتھنکر پہلے بندھن میں تھے پھر مکت ہوئے۔ پھر بھی ضرور بندھن میں گریں گے اور جبکہ بہت سے ایشور ہیں تو جس طرح جیو بوجہ بہت ہونے کے لڑتے جھگڑتے پھرتے ہیں اُسی طرح ایشور بھی لڑا جھگڑا کریں گے ۔

ناستک۔ اے کم عقل! جہان کا بنانے والا کوئی نہیں۔ بلکہ جہان خود بخود بنا ہے

دنیا خود بخود نہیں بن سکتی

۵۹۔ آستک۔ یہ جینیوں کی کتنی بڑی بھول ہے۔ بھلا فاعل کے بغیر کوئی فعل۔ اور فعل کے بغیر کوئی نتیجہ فعل جہان میں ہوتا دکھلائی دیتا ہے۔ یہ اس قسم کی بات ہے کہ جیسے کھیت میں گیہوں خود بخود پیدا ہو کر اور پس کر روٹی بن جینیوں کے پیٹ میں چلی جاتی ہو۔ روئی، سوت، کپڑا، انگرکھا، دوپٹہ، دھوتی، پگڑی وغیرہ بنے بنائے کبھی پیدا نہیں ہوتے جبکہ ایسا نہیں ہے تو فاعل حقیقی ایشور کے بغیر یہ طرح طرح کا عالم اور بے شمار جسموں کی بناوٹ کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر ہٹھ دھرمی سے جہان کو اپنے آپ پیدا ہوا مانو تو مذکورہ بالا

سب چیتن نہیں ہوتے جیسے صاحب علم اور بے علم دھرماتما اور ادھرماتما برابر نہیں ہوتے اُن کی طرح ودیا وغیرہ اوصاف نیک اور راست گوئی وغیرہ اعمال اور نیک چلنی وغیرہ خصلتوں کے کم و بیش ہونے سے برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر اور چنڈال بڑے چھوٹے مانے جاتے ہیں۔ ورنوں کی تشریح جس طرح چوتھے باب میں لکھ چکے ہیں وہاں دیکھ لو۔

ناستک۔ اگر ایشور کی صنعت کاری سے سرشٹی، (پیدائش خلقت) ہوتی تو ماں باپ وغیرہ کا کیا کام تھا۔

> سرشٹی دو قسم کی ہے ایشوری اور جیوی۔

۵۴-آستک- ایشوری سرشٹی کا پیدا کرنے والا ایشور ہے۔ مگر جیوی سرشٹی کا نہیں۔ جو کام جیووں کے کرنے کے لائق ہیں اُن کو ایشور نہیں کرتا۔ بلکہ جیو ہی کرتا ہے۔ مثلاً درخت۔ پھل۔ پودے۔ اناج وغیرہ ایشور نے پیدا کئے ہیں۔ اُس کو لے کر جیو جب کوٹ کر روٹی وغیرہ اشیا نہ بناویں۔ اور نہ کھاویں تو اُن کے بدلے اُن کاموں کو بھی ایشور کرنے لگتا ہے۔ اگر وہ اُن کاموں کو جیو خود نہ کرے تو جیو کا زندہ رہنا (جسم میں رہنا) بھی نہ ہو سکے۔ اس لئے ابتدائی پیدائش جیووں کے جسموں اور سانچے کو بنانا ایشور کے تابع ہے۔ بعد میں اُن سے اولاد وغیرہ کا پیدا کرنا جیو کا کام ہے۔

ناستک۔ جب پرماتما قدیم شعور بالذات۔ راحت بالذات ہے تو جہان کے بکھیڑے اور دکھ میں کیوں پڑا۔ کوئی معمولی آدمی بھی راحت کو چھوڑ کر دکھ میں پڑنا قبول نہیں کرتا۔ ایشور نے کیوں کیا؟

> دنیا کا انتظام ایشور کے لئے کھٹ نہیں ہے

۵۵-آستک۔ پرماتما کسی بکھیڑے اور دکھ میں نہیں گرتا۔ نہ اپنی راحت کو چھوڑتا ہے۔ کیونکہ جو مختص المقام ہو اُس کا بکھیڑے میں اور دکھ میں گرنا ممکن ہے۔ ہمہ جا موجود کا نہیں۔ اگر قدیم۔ عقل کل۔ راحت کل علم کل پرماتما جہان کو نہ بناوے تو اور کون بناوے۔ جہان کے بنانے کی طاقت جیو میں نہیں ہے۔ اور جڑ (بے جان) میں بھی خود بخود بننے کی طاقت نہیں ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ پرماتما ہی جہان کو بناتا اور ہمیشہ آنند میں رہتا ہے۔ جس طرح پرماتما ذرات مادی سے کائنات کو بناتا ہے اسی طرح علت فاعلی یعنی ماں باپ کے ذریعہ سے پیدائش کے انتظام کا قاعدہ بھی اُسی نے بنایا ہے۔

ناستک۔ ایشور مکتی کے سُکھ کو چھوڑ جہان کے پیدا کرنے قائم رکھنے اور فنا کرنے کے بکھیڑے میں کیوں پڑا؟

> ایشور سدا مکت ہے اُسے دنیا کا بندھن نہیں

۵۶-آستک۔ ایشور سدا (ہمیشہ) مکت ہونے کی وجہ سے وسائل کے ذریعہ سے کمال کو پہنچے ہوئے تمہارے ایک مقام میں رہنے والے

سے جیو پاپ اور پن کے نتائج بھوگتے ہیں۔ بصورت دیگر کرم غلط ملط ہو جاویں گے۔ اور ایک کے کرم دوسرے کو بھوگنے پڑیں گے ۔

ناستک ۔ ایشور کرم کرنے والا نہیں۔ اگر کرم کرنے والا ہوتا۔ تو کرم کا نتیجہ بھی بھوگنا پڑتا۔ اس لئے جس طرح ہم سدھ کیول "مکتی پائے ہوؤں" کو فعل سے آزاد مانتے ہیں۔ اسی طرح تم بھی مانو ۔

ایشور اکرتا یعنی بے فعل نہیں

آستک ۔ ایشور بے فعل نہیں بلکہ بافعل ہے۔ اگر چیتن (ذی شعور) ہے تو بافعل کیوں نہیں۔ اور اگر بافعل ہے تو وہ فعل سے کبھی الگ نہیں ہو سکتا۔ جس طرح اپنے مصنوعی تیرتھنکر کو جیو سے بنا ہوا ایشور مانتے ہو۔ اس قسم کے ایشور کو کوئی بھی صاحب علم نہیں مان سکتا۔ کیونکہ اگر کسی وجہ سے ایشور بنے تو عارضی اور محتاج بالغیر ہو جاوے۔ کیونکہ ایشور بننے سے پہلے جیو تھا۔ بعد میں کسی وجہ سے ایشور بنا تو پھر بھی جیو ہو جاوے گا۔ اپنی جیو ہونے کی خاصیت کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ بے حد زمانہ سے جیو ہے اور بے حد زمانہ تک رہیگا۔ اس لئے اس قدیم سے قائم بالذات ایشور کو ماننا واجب ہے۔ دیکھو جس طرح زمانہ حال میں جیو پاپ پن کرتا۔ سکھ دکھ بھوگتا ہے۔ ایشور ویسا کبھی نہیں ہوتا یعنی نہ پاپ پن کرتا ہے نہ بھوگتا ہے۔ اگر ایشور فعل کرنے والا نہ ہو تو اس جہان کو کس طرح بنا سکتا۔ اگر کرموں کو پراگ بھاؤ سے مانند جیو ازلی مگر مستقبل ختم ہونے والا مانتے ہو تو کرم کے ساتھ سموائے (لازم ملزوم) تعلق نہیں رہیگا۔ اور جب سموائے تعلق نہیں رہا تو وہ ترکیب سے پیدا ہونے کی وجہ سے حادث ہو جائیگا۔ اگر مکتی میں فعل ہی نہیں مانتے تو وہ مکت جو گیان رکھتے ہیں یا نہیں۔ اگر کہو رکھتے ہیں تو باطنی فعل والے ہوئے۔ کیا مکتی میں پتھر کے مانند جڑ ہو کر ایک جگہ پڑے رہتے ہیں اور کچھ بھی حرکت نہیں کرتے۔ تو مکتی کیا ہوئی اندھیری اور قید میں پڑنا ہوا ۔

ناستک ۔ ایشور محیط اور موجود کل نہیں ہے۔ اگر موجود کل ہوتا تو ہر چیز چیتن کیوں نہ ہوتی اور برہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر وغیرہ کی بڑائی چھوٹائی کی امداد کے لئے مانتے کیوں ہیں۔ کیونکہ سب میں ایک ہی قسم کا ایشور موجود ہے۔ پس چھوٹائی بڑائی نہ ہونی چاہئے ۔

ایشور محیط ہونے کے لائق ہے

آستک ۔ ناستک کے الفاظ درست نہیں۔ اور ویاپک ویاپیہ ایک نہیں ہوتے بلکہ ویاپک (محیط) اور ویاپیہ (محدود المقام) اور ویاپک محیط و موجود کل ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش سب میں موجود ہے اور گھڑا کپڑا وغیرہ محدود المقام ہیں۔ جس طرح زمین وغیرہ اور آکاش ایک نہیں اسی طرح ایشور اور جہان ایک نہیں۔ جس طرح گھڑے وغیرہ سب کے اندر آکاش محیط ہے۔ اور گھڑا کپڑا وغیرہ آکاش نہیں ہیں۔ اسی طرح چیتن ایشور سب میں ہے مگر

پا سکتے ہیں ۔

اسی طرح ترکیب کی ابتدا ضرور ہوتی ہے کیونکہ تفریق و تقسیم کے بغیر ترکیب ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے کائنات کے پیدا ہونے کے لئے قدیم پرماتما کو مانو۔ دیکھو! خواہ کوئی کتنا ہی کامل ہو تاہم جیو وغیرہ کی بناوٹ کو کامل طور پر نہیں جان سکتا ۔

جب بیداری نہایت کو پہنچ جاتا ہے جیسے گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے تب اُس کو کچھ بھی ادراک نہیں رہتا ۔

جب جیو دکھ پاتا ہے تب اس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے ۔

ایسی محدود طاقت والے اور ایک مقام میں رہنے والے کو ایشور ماننا وہمی تنگ عقل والے جینیوں کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں مان سکتا ۔

اگر تم کہو کہ وہ تیرتھنکر اپنے ماں باپ سے ہوئے تو وہ کن سے اور ان کے ماں باپ کن سے اور پھر اُن کے بھی ماں باپ کن سے پیدا ہوئے؟ غرض تمہیں اس طرح ان وستھا دوش (تسلسل) عاید ہوگی ۔

آستک اور ناستک کا مباحثہ

اس کے بعد ایک راج کرن نتا گرنتھ کے دوسرے حصہ آستک ناستک کے مباحثہ کے سوال و جواب اس جگہ لکھتے ہیں جس کو بڑے بڑے جینیوں نے اتفاق رائے سے مان کر چھپوایا ہے ۔

ناستک۔ ایشور کی خواہش سے کچھ نہیں ہوتا۔ جو کچھ ہوتا ہے وہ کرم (فعل) سے ہوتا ہے ۔

کرم ہی کرتا نہیں ہو سکتا

(۵) آستک۔ اگر سب کچھ کرم سے ہوتا ہے تو کرم کس سے ہوتا ہے؟ اگر کہو کہ جیو وغیرہ سے ہوتا ہے تو جن شروتر (کان) وغیرہ اعضاء سے جیو کرم کرتا ہے وہ کن سے ہوئے؟ اگر کہو کہ ازلی زمانہ سے اور قدرتی ہوتے ہیں تو ازلی کا دور ہونا ناممکن ہونے کی وجہ سے تمہارے مذہب میں مکتی کا معدوم ہو جائیگی ۔

اگر کہو کہ پراگ ابھاؤ (عدم ماقبل) کی مانند ازلی اور فانی ہیں تو کوشش کرنے کے بغیر ہی سب کے کرم (فعل) ختم ہو جائیں گے۔ اگر ایشور پھل دینے والا نہ ہو تو پاپ کے نتیجہ دکھ کو جیو اپنی خواہش سے قطعاً نہیں بھوگیگا۔ جس طرح چور وغیرہ چوری کا پھل سزا اپنی خوشی سے نہیں بھوگتے بلکہ حاکم انتظامی قانون سے بھگتتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے بھگتنے

अथ तद्वचनेनैव सर्वज्ञोऽन्यैः प्रदीयते ।
प्रकल्प्येत कथं सिद्धिरन्योऽन्याश्रययोस्तयोः ॥ ५ ॥
सर्वज्ञोक्ततया वाक्यं सत्यं तेन तदस्तिता ।
कथं तदुभयं सिध्येत् सिद्धमूलान्तरादृते ॥ ६ ॥

ایشور کی ہستی پر اعتراضات ۴۹ - (۱) علیم کُل قدیم (ازلی) وجود درمیان میں بنا کے حادث شاستر کا مضمون نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حادث غیر قدیم کلام سے اُس کا بیان کس طرح ہو سکتا ہے۔

(۲) اور اگر پرمیشور ہی کے کلام سے پرمیشور ثابت ہوتا ہے تو قدیم ایشور سے قدیم شاستر کا ثبوت اور قدیم شاستر سے قدیم ایشور کا ثبوت ہونے سے انیونیہ آشرے دوش (اعتراض دَوری) عاید ہوتا ہے۔

(۳) کیونکہ علیم کل کے قول سے اُس وید کے کلام کو سچا ثابت کرتے ہو اور اُسی وید کے کلام سے ایشور کو ثابت کرتے ہو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اُس شاستر اور پرمیشور کے ثابت کرنے کے واسطے کوئی تیسرا ثبوت چاہئے۔ اگر ایسا مانو گے تو انوستھا دوش (تسلسل) کا اعتراض عاید ہوگا۔

اعتراضوں کی تردید ۵۰ - **جواب** - ہم لوگ پرمیشور اور پرمیشور کے صفات، فعل اور عادت کو قدیم مانتے ہیں۔ قدیم ابدی اشیا میں "انیونیہ آشرے دوش"[1] (دَور) عاید نہیں ہو سکتا۔ جس طرح معلول سے علت کا اور علت سے معلول کا علم ہوتا ہے اور معلول میں علت کی خاصیت اور علت میں معلول کی خاصیت رہتی ہے اسی طرح پرمیشور کے بے انتہا علم وغیرہ صفات کے ابدی ہونے کے باعث ایشور کے کلام وید میں "انوستھا دوش" (تسلسل) عاید نہیں ہوتا۔

اور تم تیرتھنکروں کو پرمیشور مانتے ہو یہ کبھی موزوں نہیں ہو سکتا کیونکہ ماں باپ کے بغیر اُن کے جسم کا بننا ہی ناممکن ہے پھر وہ [illegible] ہونے کے باعث گیان اور مکتی کو کس طرح

نوٹ - (۱) علم منطق میں تسلسل اور دور [illegible] کے مترادف ہیں۔ دور اُسے کہتے ہیں کہ [illegible] ایک علم کا انحصار دوسرے علم پر ہو اور علم ثانی پھر علم اول پر موقوف و محمول ہو [illegible] مثال میں تسلسل کو [illegible] انوستھا دوش [illegible] انیونیہ آشرے دوش کہتے ہیں (مترجم)

تو تیرتھنکر پرمیشور ہرگز نہیں ہو سکتے +

پرماتما پرتیکش ہے

۴۳ - (۱) کیا تم انہیں اشیا کو مانتے ہو جو پرتیکش ہیں - غیر از پرتیکش کو نہیں۔ جس طرح کان سے صورت کا اور آنکھ سے آواز کا احساس نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قدیم پرماتما کو دیکھنے کے ذریعہ پاک انتہ کرن، ودیا اور یوگ ابھیاس سے پاک آتما پرماتما کو پرتیکش دیکھتا ہے۔ جس طرح پڑھنے کے بغیر ودیا کے اغراض حاصل نہیں ہوتے اسی طرح یوگ ابھیاس اور عرفان کے بغیر پرماتما کو بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جس طرح مٹی کی شکل وغیرہ صفات ہی کو دیکھ اور جان کر صفات کے ساتھ براہ راست تعلق ہونے کی وجہ سے پرتھوی پرتیکش ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کائنات میں پرماتما کی قسم قسم کی صنعت کاری کے نشانات کو دیکھ کر پرماتما پرتیکش ہوتا ہے +

اور انومان سے بھی ثابت ہے

۴۴ - اور جو پاپ کرنے کی خواہش کے وقت خوف، شک اور شرم پیدا ہوتی ہے وہ انتریامی (ضابط القلوب) پرماتما کی طرف سے ہے۔ اس سے بھی پرماتما پرتیکش ہوتا ہے پس تو ان کے ہوتے ہیں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے +

شبد پرمان بھی ایشور کو ثابت کرتا ہے

۴۵ - (۲) اور پرتیکش اور انومان کے ہونے سے شبد پرمان بھی - کیونکہ ویدی اور علیم کل ایشور کا علم کرانے والا ہوتا ہے - اس لئے ایشور میں شبد پرمان بھی ہے +

ایشور کے ثابت کرنے میں ارتھاپتی بھی بخوبی موزوں ہے

۴۶ - جب تینوں پرمانوں سے ایشور کو جیو جان سکتا ہے تب ارتھاپتی یعنی پرمیشور کے صفات کی تعریف کرنا بھی بخوبی موزوں ہے کیونکہ جو شے ابدی ہیں اُن کے صفات، فعل اور عادات بھی ابدی ہوتے ہیں اُن کی تعریف کرنے میں کوئی بھی رکاوٹ نہیں ہے +

بلحاظ ہستی کے مانند بھی ایشور کی ہستی کا ثبوت ہے

۴۷ - (۳) جس طرح انسانوں میں بغیر فاعل کے کوئی بھی کام نہیں ہوتا۔ اسی طرح اس کار عظیم (دنیا) کا فاعل کے بغیر ہونا سراسر ناممکن ہے جب یہ بات ہے تو ایشور کی ہستی میں جاہل کو بھی شک نہیں ہو سکتا +

ایشور کی ہستی کے ثبوت میں اور دیگر بیان بھی ہو سکتے ہیں

۴۸ - اور جب پرماتما کے اپدیش کرنے والوں سے اُس کی ذات کا بیان سنیں گے تو بعد میں اُس کا مکرر بیان کرنا بھی سہل ہوگا +

اس لئے جینیوں کی پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے ایشور کی تردید کرنا وغیرہ کارروائی نامناسب ہے +

سوال

अनादेरागमस्यार्थो न च सर्वज्ञ आदिमान् ।
कृत्रिमेण त्वसत्येन स कथं प्रतिपाद्यते ॥ १ ॥

दृष्टो न चैकदेशोऽस्ति लिङ्गं वा योऽनुमापयेत् ॥ २ ॥
न चागमविधिः कश्चिन्नित्यसर्वज्ञबोधकः ।
न च तत्रार्थवादानां तात्पर्यमपि कल्पते ॥ ३ ॥
न चान्यार्थप्रधानैस्तैस्तदस्तित्वं विधीयते ।
न चानुवादितुं शक्यः पूर्वमन्यैरबोधितः ॥ ४ ॥

ایشور کی ہستی پر اعتراض

۴۴ - (۱) جو رغبت وغیرہ عیبوں سے بری ہیں لوگوں میں اصلی حقیقی اشیاء کو ٹھیک ٹھیک بیان کرنے والا ہمہ دان ارہت دیو ہی پرمیشور ہے ۔

(۲) چونکہ ہم اس وقت پرمیشور کو نہیں دیکھتے اس لئے کوئی ہمہ دان قدیم پرمیشور پرتیکش نہیں ۔ جب ایشور میں پرتیکش پرمان نہیں تو انومان بھی جائز نہیں ہو سکتا کیونکہ ایک جزو پرتیکش ہوئے بغیر انومان نہیں ہو سکتا ۔

(۳) جب پرتیکش و انومان نہیں تو آگم یعنی ازلی قدیم ہمہ دان پرماتما کو جتلانے والا شبد پرمان بھی نہیں ہو سکتا ۔ جب تینوں پرمان نہیں تو ارتھواد یعنی تعریف و مذمت اور پرکرتی یعنی دوسروں کے کارناموں کا بیان کرنا اور پراکلپ یعنی تواریخ کا منشا بھی پورا نہیں ہو سکتا ۔

(۴) اور بہوبریہی سماس کی مانند بھی جس میں غیر شئے کو مقدم رکھا جاتا ہے پوشیدہ پرماتما کی ہستی کو بیان نہیں کر سکتے پھر ایشور کے بیان کرنے والوں سے سنے کے بغیر انوواد یعنی دہرانا بھی نہیں ہو سکتا ۔

اس کا جواب یعنی تردید

۴۵ - (۱) اگر کوئی قدیم ایشور نہ ہوتا تو ارہت دیو کے ماں باپ وغیرہ کے جسم کا سانچہ کون بناتا ۔ ترکیب دینے والے کے بغیر ٹھیک ٹھیک تمام اعضا سے مکمل مناسب کام انجام دینے کے قابل جسم ہرگز نہیں بن سکتا ۔ اور جن اشیاء سے جسم بنا ہے وہ جڑ ہونے کی وجہ سے اپنے آپ اس قسم کی اعلیٰ صنعت سے جسم کی شکل اختیار نہیں کر سکتیں ۔ کیونکہ ان میں ٹھیک ٹھیک بننے کا علم ہی نہیں ہے ۔ اور جو رغبت وغیرہ عیبوں میں مبتلا ہونے کے بعد عیب سے پاک ہوتا ہے وہ ایشور بھی نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ جس وجہ سے وہ رغبت وغیرہ سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے اس وجہ کے دور ہو جانے پر اس کا نتیجہ مکتی بھی فانی ہوگی ۔

جیو ہمہ دان نہیں ہو سکتا

۴۶ - جو قلیل اور قلیل العلم ہے وہ ہمہ گیر اور ہمہ دان کبھی نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ جیو کا وجود محدود اور اس کے اوصاف افعال اور عادات محدود ہوتے ہیں ۔ وہ تمام علوم کو ہر طرح سے کامل طور پر بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس لئے تمہارے

सर्वज्ञः सुगतो बुद्धो धर्मराजस्तथागतः ।
समन्तभद्रो भगवान्मारजिल्लोकजिज्जिनः ॥ १ ॥
षडभिज्ञो दशबलोऽद्वयवादी विनायकः ।
मुनीन्द्रः श्रीघनः शास्ता मुनिः शाक्यमुनिस्तु यः ॥ २ ॥
स शाक्यसिंहः सर्वार्थः सिद्धश्शौद्धोदनिश्च यः ।
गौतमश्चार्कबन्धुश्च मायादेवीसुतश्च सः ॥ ३ ॥

अमरकोश कां० १ । वर्ग १ । श्लोक ८ से १० तक امرکوش ١٠-٨-١-١

اب دیکھئے بُدھ و جِن اور بُودھ و جینی ایک ہی نام ہیں یا نہیں۔ کیا امر سنگھ بھی بُدھ اور جِن کو ایک لکھنے میں بھول گیا ہے۔ جو علم سے بے بہرہ جینی ہیں وہ نہ تو اپنا جانتے ہیں اور نہ دوسرے کا۔ فقط ہٹھ ہی سے بکواس کیا کرتے ہیں۔ لیکن جو جینیوں میں صاحبِ علم ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ بُدھ اور جِن نیز بُودھ اور جینی مترادف ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں ۔

جینی تیرتھنکروں کو مکتی پائے ہوئے پرمیشور مانتے ہیں۔

٣٩۔ جینی لوگ کہتے ہیں کہ جیو ہی پرمیشور ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے تیرتھنکروں کو کیولی یعنی مکتی پایا ہوا اور پرمیشور مانتے ہیں۔ قدیم پرمیشور کوئی نہیں (مانتے)۔ سروگیہ، ویت راگ، ارہت، کیولی، تیرتھنکر، جِن یہ چھ نام ناستکوں کے دیوتاؤں کے ہیں ۔

آدی دیو کی تعریف چندر سوری نے "آپت نشچیالنکار" کتاب میں اس طرح لکھی ہے کہ

सर्वज्ञो वीतरागादिदोषस्त्रैलोक्यपूजितः ।
यथा स्थितार्थवादी च देवोऽर्हन् परमेश्वरः ॥ १ ॥

اسی طرح تو تاتیوں نے بھی لکھا ہے کہ

सर्वज्ञो दृश्यते तावन्नेदानीमस्मदादिभिः ।

خاص جینیوں کے ذاتی عقائد ۴۷ - (۱) جین لوگ "چیت" اور "اچیت" یعنی چیتن اور جڑ دو ہی عناصر کو لیکن مانتے ہیں۔ ان دونوں میں تمیز کرنے کا نام "ویویک" ہے۔ جو جو اختیار کرنے کے قابل ہے اُس کو اختیار اور جو جو ترک کرنے کے قابل ہے اُس کو ترک کرنے والا "ویویکی" کہلاتا ہے۔

(۲) جہان کا بنانے والا اور روح بخشنے والا وغیرہ جیسے ایشور نے جہان بنایا ہے ایسی بے تمیزی کے عقیدہ کو ترک کرنا اور یوگ کے ذریعہ جانا ہوا جو نور مطلق جیو ہے اُس کو تسلیم کرنا اچھا ہے۔

یعنی جیو کے سوائے دوسرے چیتن دیو و ایشور کو نہیں مانتے۔ کوئی بھی قدیم اور ثابت شدہ ایشور نہیں۔ ایسا جینی اور بودھ لوگ مانتے ہیں۔

جین اور بودھ کے ایک ہونے کا ثبوت ۴۸ - اس بارہ میں راجہ شیو پرشاد جی اپنی کتاب "اتہاس تمرناشک" میں لکھتے ہیں کہ اِن کے دو نام ہیں ایک جین دوسرا بودھ۔ یہ مترادف الفاظ ہیں لیکن بودھوں میں وام مارگی گوشت خور شرابی بودھ بھی ہیں۔ ان کے ساتھ جینیوں کا اختلاف ہے۔ مگر جو مہاویر اور گوتم گن دھر ہیں اُن کا نام بودھوں نے بدھ لکھا ہے اور جینیوں نے گن دھر اور جین دیو۔ اس بارے میں راجہ شیو پرشاد جی نے جو جین مذہب کے پیرو ہیں اپنی کتاب اتہاس تمرناشک کے تیسرے کھنڈ میں لکھا ہے کہ "سوامی شنکراچاریہ سے پہلے جن کو ہوئے کل ہزار برس کے قریب گذرے ہیں تمام بھارت ورش میں بودھ یا جین مذہب پھیلا ہوا تھا" اور اس پر یہ نوٹ دیا ہے کہ "بودھ کہنے سے ہماری مراد اُس مذہب سے ہے جو مہاویر کے گن دھر گوتم سوامی کے زمانہ سے شنکر سوامی کے زمانہ تک وید کے خلاف تمام بھارت ورش میں پھیلا رہا۔ اور جس کو اشوک اور اُس زمانہ کے مہاراجوں نے قبول کیا۔ اُس سے جین کسی طرح باہر نہیں نکل سکتے۔ "جن" جس سے جین نکلا اور "بدھ" جس سے بودھ نکلا دونوں مترادف الفاظ ہیں لغت میں دونوں کے معنی ایک ہی لکھے ہیں اور گوتم کو دونوں مانتے ہیں۔ بلکہ بودھوں کی پرانی کتب دیپ ونش وغیرہ میں "شاکیہ منی گوتم بدھ" کو اکثر مہاویر ہی کے نام سے لکھا ہے پس اُن کے زمانہ میں اُن کا مذہب ایک ہی رہا ہوگا ہم نے جو جین نہ لکھکر گوتم کے مذہب والوں کو بدھ لکھا اُس سے ہمارا صرف یہی مطلب ہے کہ اُن کو دوسرے ملک والوں نے بودھ ہی کے نام سے لکھا ہے۔"

امرکوش میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

ہر لحہ میں تبدیلی پاتا ہے اور نہیں ہے" نہ ہو اور نہیں ہے۔ اور ہے کا بھی اطلاق نہ ہو تو یہ ساتواں بھنگ کہلاتا ہے +

دیگر سپت بھنگیاں

۳۵۔ اسی طرح ہمیشگی کی سپت بھنگی اور غیر ہمیشگی کی سپت بھنگی چیز ظاہرۂ عام اور خاصۂ خاص۔ صفات اور تغیرات کی ہر چیز میں سپت بھنگی ہوتی ہے اسی طرح جوہر۔ عرض۔ عادت اور تغیرات کے لا انتہا ہونے کی وجہ سے سپت بھنگی بھی لا انتہا ہوتی ہے +

یہی بدھ اور جینیوں کا "سیادواد" اور سپت بھنگی منطق کہلاتا ہے +

سپت بھنگی اور سیادواد کی تردید۔

۳۶۔ محقق۔ یہ بات صرف ایک "انیونیا بھاؤ" (عدم موجودیت غیر شی) میں یا "سادھرمیہ" (صفات موجبہ) و "ویدھرمیہ" (صفات سالبہ) میں شامل آسکتی ہے۔ اس آسان طریق کو چھوڑ کر مشکل جال پھیلانا محض ناواقفوں کے پھنسانے کے لئے ہوتا ہے۔ دیکھو جیو کی غیر از جیو میں اور غیر از جیو کی جیو میں نیستی رہتی ہی ہے۔ مثلاً جیو اور جسم ہستی ہونے کی وجہ سے "سادھرمیہ" اور ذی شعور اور غیر ذی شعور ہونے کی وجہ سے "ویدھرمیہ" ہے۔ جیو میں "چیتنتا" (ادراک) ہے اور "جڑتا" (غیر ذی شعوری) نہیں ہے۔ اسی طرح جڑ میں جڑتا ہے اور چیتنتا نہیں ہے۔ اس لئے صفات فعل اور حالات کے خواص موجبہ اور خواص سالبہ پر غور کرنے سے ان کا سپت بھنگی اور سیادواد آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے پھر اس قدر جال پھیلانا فضول ہے +

اس بارے میں بودھ اور جینیوں کا ایک اعتقاد ہے۔ مگر تھوڑا سا اختلاف ہونے کی وجہ سے فرق بھی ہو جاتا ہے +

اب اس کے آگے محض جین مذہب کے بارہ میں لکھا جاتا ہے

चिदचिद्दे परे तत्वे विवेकस्तद्विवेचनम् ।
उपादेय मुपादेयं हेयं हेयं च कुर्वतः ॥ १ ॥
हेयं हि कर्तृरागादि तत् कार्यमविवेकिनः ।
उपादेयं परं ज्योतिरुपयोगैकलक्षणम् ॥ २ ॥

چھٹا بھنگ یہ ہے کہ اگر گھڑا نہیں ہے تو وہ کہنے کے قابل بھی نہیں ہے اور جو ہے
وہ ہے اور کہنے کے قابل بھی ہے ۔
اور ساتواں بھنگ یہ ہے کہ جس کا کہنا مطلوب ہے مگر وہ نہیں ہے۔ اور کہنے کے
قابل بھی گھڑا نہیں ۔
یہ "سپت" بھنگ کہلاتے ہیں ۔
اسی طرح

स्यादस्ति जीवोऽयं प्रथमो भंगः ॥ १ ॥ स्यान्नास्ति जीवो द्वितीयो भंगः ॥ २ ॥ स्यादवक्तव्यो जीवस्तृतीयो भंगः ॥ ३ ॥ स्यादस्ति नास्ति नास्तिरूपो जीवश्चतुर्थो भंगः ॥ ४ ॥ स्यादस्ति अवक्तव्यो जीवः पंचमो भंगः ॥ ५ ॥ स्यान्नास्ति अवक्तव्यो जीवः षष्ठो भंगः ॥ ६ ॥ स्यादस्ति नास्ति अवक्तव्यो जीव इति सप्तमो भंगः ॥ ७ ॥

جیو کا سپت بھنگی | س ۳۔ یعنی "جیو ہے" ایسا کہا جاوے تو جیو میں جیو کے متضاد جڑ وغیرہ کی
قصور (اشیاء کی نفی) کا ہونا پہلا بھنگ کہلاتا ہے ۔
دوسرا بھنگ یہ ہے کہ "جیو نہیں ہے" جڑ کی نسبت ایسا بھی کہا جاتا ہے اسی وجہ سے
یہ دوسرا بھنگ کہلاتا ہے ۔
"جیو بیان کے قابل نہیں" یہ تیسرا بھنگ ۔
جب جیو جسم اختیار کرتا ہے تب ظہور (وارد) ہوتا ہے اور جب جسم سے الگ ہوتا ہے تب پیدا رہتا
ہے یعنی جیو ہے اور نہیں ہے ایسا کہا جاوے تو اس کو چوتھا بھنگ کہتے ہیں ۔
"جیو ہے مگر بیان کے قابل نہیں" جو ایسا قول ہے اس کو پانچواں بھنگ کہتے ہیں ۔
جیو پرتیکش پرمان سے بیان کرنے میں نہیں آتا۔ اس لئے نظری دلیل سے ثابت نہیں
ہے ایسی بات ہو تو اس کو چھٹا بھنگ کہتے ہیں ۔
ایک وقت میں جیو کا قیاس ہونا اور نظر نہ آنے کے باعث نہ ہونا۔ یکساں نہ رہنا بلکہ

ایک ذائقہ والا۔ رنگ والا۔ بُو والا۔ لمس والا ہے ۔معلول کی شکل میں آنا جس کی علامت ہے اور گلنے کی خاصیت رکھتا ہے ✦ پانچواں جیو آستی کا یہ جو چیتنا (دانا اور ادراک) کی علامت رکھتا ہے ۔درشن (علم مشاہدہ) کی صفت رکھتا ہے ۔ لا انتہا تبدیلیوں سے تغیر پذیر اور کرتا بھوگتا (فاعل اور نتیجہ پانے والا) ہے ! اور چھٹا "کال" وہ ہے کہ جو مذکورہ بالا پانچ آستی کایوں کے دور و نزدیک ۔ حدوث و قدامت کی علامت سے موصوف ۔معروف و مشہور زمانہ حال وغیرہ کے تبدیلی جس کے متعلق ہے اُسے "کال" کہتے ہیں ✦

بُودھوں اور جینیوں کے چھ دریوں (جوہروں) کی تردید

۴۲۔ محقق ۔بُودھوں نے جو چار جو ہر ہر وقت نئے نئے مانے ہیں وہ جھوٹے ہیں ۔کیونکہ آکاش ۔کال ۔جیو اور پرماتو (ذرات مادی) نئے یا پُرانے کبھی نہیں ہو سکتے ۔کیونکہ وہ قدیم اور بصورت علت غیر فانی ہیں ۔ پھر نیا اور پُرانا پن کس طرح صادق آسکتا ہے ✦

اور جینیوں کا ماننا بھی ٹھیک نہیں ۔کیونکہ "دھرم" اور "ادھرم" جوہر نہیں ہیں بلکہ عرض ہیں یہ دونوں جیو آستی کا یہ میں آ جاتے ہیں ۔اس لئے آکاش ۔پرمانو ۔جیو اور کال مانتے تو ٹھیک تھا بول جو نو دریہ ویشیشک میں مانے گئے ہیں وہی ٹھیک ہیں کیونکہ خاک وغیرہ پانچ عناصر اور ان سمیت آتما اور من یا عقل پر مبنی جو ہر ایک جیو کو جیتن مان کر ایشور کا نہ ماننا جینیوں اور بُودھوں کی جھوٹی تعصب کی بات ہے ✦

بُودھوں اور جینیوں کی سپت بھنگی ۔

۴۳۔ اب جو بُودھ اور جینی لوگ "سپت بھنگی" (دیونگا تردید) اور "سیادواد" (مسئلۂ وجود) مانتے ہیں وہ یہ ہے ✦

"سن گھٹ" گھڑا ہے ۔ اس کو پہلا بھنگ کہتے ہیں ۔کیونکہ گھڑا اپنی موجودگی سے وابستہ ہے ۔یعنی یہ گھڑا ہے "اس نے نیستی کی تردید کی ہے ۔

دوسرا بھنگ "اسن گھٹ" گھڑا نہیں ہے ۔پہلے گھڑے کی ہستی کے مقابلہ میں اس گھٹ کی عدم موجودگی کی وجہ سے دوسرا بھنگ (تردید) ہے ۔

تیسرا بھنگ یہ ہے کہ "سن اسن گھٹ" (گھڑا ہے ۔نہیں ہے) یعنی یہ گھڑا تو ہے مگر کپڑا نہیں کیونکہ ان دونوں سے علیحدہ ہو گیا ✦

چوتھا بھنگ "گھٹو اگھٹ" (گھڑا غیر از گھڑا) مثلاً "غیر از گھڑا" (کپڑا) اپنے اندر دوسری چیز یعنی کپڑے کی ہستی کے لحاظ سے گھڑا ہی (کپڑے میں) غیر از گھڑا کہلاتا ہے ۔ گویا ایک وقت میں اس کی دو اصطلاحیں گھڑا اور غیر از گھڑا بھی ہو جاتی ہیں ✦

پانچواں بھنگ یہ ہے کہ گھڑے کو کپڑا کہنا نادرست ہے یعنی اس میں گھڑا پن کہنا درست ہے وہ کپڑا پن کہنا نادرست ہے ✦

کو بھر رہنے والی ہوگی ۔

اگر سوروپ (درجہ) ہیرا علم سے مرکب ہوئی ہوئی چیز ہو تو جڑ (غیر ذی شعور) جوہر میں بھی علم ہونا چاہیے۔ پھر وہ چلنا وغیرہ حرکت کس کے سہارے کرتا ہے ۔

بھلا جو روپ (صورت) دکھائی دیتا ہے وہ جھوٹا کس طرح ہو سکتا ہے ۔

اگر مدعی مجسم ہو تو دکھائی دینی چاہیے ۔

اگر صرف گیان ہی باطن میں آتما میں قائم ہو۔ اور اشیا خارجی کو محض گیان ہی مانا جاوے تو جاننے کے لائق اشیا کے بغیر گیان ہی نہیں ہو سکتا ۔

اگر واسنا (خیال یا اثر) کا دور ہو جانا ہی مکتی ہے تو گہری نیند میں بھی مکتی ماننی چاہیے۔ ایسا ماننا علم کے خلاف ہونے کے باعث قابل نفرت ہے ۔

یہ چند باتیں بطریق اختصار بودھ مذہب والوں کی ظاہر کر دی ہیں۔ اب دور اندیش عقلمند اسے دیکھ کر خود سمجھ جاویں گے۔ کہ ان کا علم اور عقیدہ کیا ہے۔ اس کو جین لوگ بھی مانتے ہیں ۔

اس سے آگے جین مذہب کا بیان ہے

پرکرن رتناکر حصہ اوّل نئے چکر سار میں مندرجہ ذیل باتیں لکھی ہیں ۔

جینیوں کے چھ آستی کایہ یعنی جوہر

(۱) بودھ لوگ وقتاً فوقتاً نئے پن (تجدید) کے ساتھ (۱) آکاش (۲) کال (۳) جیو (۴) پدگل۔ یہ چار جوہر مانتے ہیں۔ اور جینی لوگ (۱) دھرم آستی کایہ (۲) ادھرم آستی کایہ (۳) آکاش آستی کایہ (۴) پدگل آستی کایہ (۵) جیو آستی کایہ (۶) اور کال۔ ان چھ جوہروں کو مانتے ہیں۔ ان میں سے کال کو آستی کایہ (ہستی) نہیں مانتے بلکہ ایسا کہتے ہیں۔ کہ کال مجازاً جوہر ہے حقیقتاً نہیں ۔

ان میں سے دھرم آستی کایہ، حرکت کے تغیر تبدل کی وجہ سے جیو اور ذرات مختلف تبدیلیاں حاصل کرتے ہیں۔ ان کے اکٹھا ہونے سے جو حرکتیں ہوتی ہیں ان کے قائم رکھنے کا ذریعہ ہے وہ دھرم آستی کایہ ہے۔ یہ بے شمار مقامات مقدار اور لوکوں میں ہوتا ہے۔ دوسرا ادھرم آستی کایہ وہ ہے کہ جو سکون (یعنی حرکت نہ کرنے) کے باعث تبدیلی پاتے ہوئے جیو اور مادہ کے قیام کا ذریعہ ہے۔ تیسرا آکاش آستی کایہ اس کو کہتے ہیں کہ جو سب جوہروں کا جائے قیام ہے اور جو آنے جانے ٹھہرنے وغیرہ حرکات کرنے والے جیووں اور پدگلوں کے درآمد برآمد کا ذریعہ اور محیط کل ہے۔ چوتھا پدگل آستی کایہ وہ ہے کہ جو بصورت علت لطیف نت دائم ہے ۔

(۲) اس دُنیا کو دُکھ کا گھر جانے۔ اُس کے بعد "سمُدیہ" یعنی ترقی ہوتی ہے۔ اور ان کی تشریح سلسلہ وار سُنو۔

(۳) دُنیا میں دُکھ ہی ہے جو پانچ "سکندھ" پہلے بیان کر آئے ہیں۔ اُن کو جاننا چاہئے۔

(۴) پانچ گیان اِندریاں۔ اُن کے آواز وغیرہ پانچ محسوسات۔ اور من۔ بُدھی (یعنی انتہ کرن) یہ بارہ دھرم کے قیام گاہ ہیں۔

(۵) انسانوں کے دل میں جو رغبت۔ نفرت وغیرہ کا مجمع پیدا ہوتا ہے وہ "سمُدیہ" کہلاتا ہے۔ اور جو آتما کی۔ اور آتما سے تعلق رکھنے والی دیگر عادات ہیں۔ انہیں بھی پھر "سمُدیہ" ہی کہتے ہیں۔

(۶) تمام سنسکار (تاثیرات) لمحہ بھر رہنے والے ہیں۔ جو ایسا خیال قائم ہوتا ہے۔ وہ بودھوں کا مارگ (طریقت) ہے۔ اور اسی کا نام "نرودھ" (عنصر نیستی) یعنی محض نیست ہو جانا مکتی ہے۔

(۷) بودھ لوگ پرتیکش اور انومان دو ہی پرمان مانتے ہیں۔

بودھ مذہب کے چار فرقے اور اُن کے عقائد

۲۹- ان کے چار فرقے ہیں یعنی "ویبھاشک" "سوترانتک" "یوگاچار" اور "مادھیمک"۔

(۸) ان میں سے "ویبھاشک" ان چیزوں کو جو گیان میں ہیں ہست مانتا ہے کیونکہ جو گیان میں نہیں ہے اُس کی ہستی بعد ثبوت بھی شخص کمالیت رسیدہ نہیں مان سکتا۔ اور "سوترانتک" پرتیکش اشیا کو باطن میں موجود مانتا ہے ظاہر میں نہیں۔

(۹) "یوگاچار" بُدھی کو مجسم اور علم سے مرکب مانتا ہے اور "مادھیمک" صرف اپنے باطن میں اشیاء کا محض علم مانتا ہے اشیاء کو نہیں مانتا۔

(۱۰) اور رغبت وغیرہ علم کے سامنے خیال یا اشیا کے نیست ہونے کے ذریعہ سے پیدا ہونے والی مکتی چاروں بودھوں کی یکساں ہے۔

(۱۱) ہرن وغیرہ کا چمڑا۔ کمنڈل۔ بال منڈوانا۔ درخت کی چھال کے کپڑے۔ دن کے پہلے پہر یعنی نو بجے سے پہلے کھانا کھانا۔ اکیلا نہ رہنا۔ سرخ کپڑے پہننا یہ بودھوں کے سادھوؤں کا بھیس ہے۔

دلائل کی تردید

۳۰- جواب۔ اگر بودھوں کا "سگت" بُدھ ہی دیوتا ہے تو اس کا گرو کون تھا۔ اور اگر دُنیا لمحہ بھر رہنے والی ہو تو مدت سے دیکھی ہوئی چیز کی یاد اس طرح نہ رہنی چاہئے کہ یہ وہی ہے۔ اگر دُنیا لمحہ بھر رہنے والی ہوتی تو وہ چیز ہی نہ رہتی پھر یاد کس کی رہتی۔

اگر بودھوں کا مارگ (طریقت) "کشنک" (لمحاتی) وسکار عارضی ہی ہے تو اُن کی مکتی بھی

विज्ञानं वेदनासंज्ञा संस्कारो रूपमेव च ॥ ३ ॥
पञ्चेन्द्रियाणि शब्दाद्या विषयाः पञ्च मानसम् ।
धर्मायतनमेतानि द्वादशायतनानि तु ॥ ४ ॥
रागादीनां गणो यः स्यात्समुदेति नृणां हृदि ।
आत्मात्मीयस्वभावाख्यः स स्यात्समुदयः पुनः ॥ ५ ॥
क्षणिकाः सर्वसंस्कारा इति या वासना स्थिरा ।
स मार्ग इति विज्ञेयः स च मोक्षोऽभिधीयते ॥ ६ ॥
प्रत्यक्षमनुमानं च प्रमाणं द्वितयं तथा ।
चतुः प्रस्थानिका बौद्धाः ख्याता वैभाषिकादयः ॥ ७ ॥
अर्थो ज्ञानान्वितो वैभाषिकेण बहु मन्यते ।
सौत्रान्तिकेन प्रत्यक्षग्राह्योऽर्थो न बहिर्मतः ॥ ८ ॥
आकारसहिता बुद्धिर्योगाचारस्य संमता ।
केवलां संविदं स्वस्थां मन्यन्ते मध्यमाः पुनः ॥ ९ ॥
रागादिज्ञानसन्तान वासनाच्छेद संभवा ।
चतुर्णामपि बौद्धानां मुक्तिरेषा प्रकीर्तिता ॥ १० ॥
कृत्तिः कमण्डलुर्मौण्ड्यं चीरं पूर्वाह्णभोजनम् ।
संघो रक्तांबरत्वं च शिश्रिये बौद्धभिक्षुभिः ॥ ११ ॥

بودھ مذہب کے عقائد دوسروں کے پاس کے بموجب -

۲۸ - (۱) حضرت بُدھ دو لقب ہے: سُگت دیو یعنی بُدھوں کا لائق پرستش دیوتا۔ دُنیا کا لوک بھر رہنے والا ہونا۔ مرد و عورت کا آریہ (پاکیزہ) ہونا۔ نیز تتّووں (عناصر) کا شاستر یا نام وغیرہ کا جاننا یہ چار تتّو (اصولی باتیں) بُدھوں میں قابل تسلیم پدارتھ (چیزیں) ہیں +

(۲۵) محض نیستی بھی نہیں ہو سکتی | اگر محض نیستی ہی کی بابت بودھوں کا ایک اپدیش (قول) ہے تو موجود شے کی محض نیستی کبھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ صرف لطیف حالت علت میں بدل جاتی ہے اس لئے یہ قول بھی سراسر غلط ہے ✦

(۲۶) دوادش آیتن پوجا سے مکتی نہیں ملتی | اگر مال و دولت کے کمانے سے ہی مذکورہ بالا "دوادش آیتن پوجا" دھرم ہے جس کو مکتی کا وسیلہ مانتے ہیں تو دس پران اور گیارھویں جیو آتما کی پوجا کیوں نہیں کرتے؟ جب تو اِس اور انتہ کرن کی پوجا بھی مکتی کی دینے والی ہے تو ان بودھوں اور نفس پرست لوگوں میں کیا فرق رہا۔ جبکہ یہ بودھ لوگ اُن سے نہیں بچ سکے۔ تو اُن میں مکتی بھی کہاں رہی جس جگہ ایسی باتیں ہوں وہاں مکتی کا کیا کام ہے؟

بودھوں کے گمراہ ہونے کے باعث وید و ایشور سے منکر ہونا ہے | ۲۷۔ اُنہوں نے کس قدر اپنی اودیا (بے علمی) کی ترقی کی ہے۔ اس کی نظیر ان کے سوا دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔ یقین تو یہی ہوتا ہے کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنے کا اُن کو یہی نتیجہ ملا۔ پہلے تو تمام دنیا کو محض دکھ تصور کیا۔ پھر بیچ میں "دوادش آیتن پوجا" لگا دی۔ کیا اُن کی "دوادش آیتن پوجا" دنیا کی چیزوں سے خارج ہے۔ یہ مکتی کے دینے والی ہو سکے تو بھلا آنکھ بند کر کے کوئی شخص اگر جواہرات ڈھونڈھنا چاہے یا ڈھونڈے تو کبھی پا سکتا ہے۔ وید اور ایشور کو نہ ماننے کے باعث اُن کی ویسی حالت ہوئی۔ اب بھی سکھ چاہیں تو وید اور ایشور کا سہارا لے کر اپنا جنم سپھل کریں ✦

وویک ولاس کتاب میں بودھوں کا اعتقاد اس طرح لکھا ہے ✦

बौद्धानां सुगतो देवो विश्वं च क्षणभङ्गुरम् ।
आर्यसत्त्वाख्यया तत्त्वचतुष्टयमिदं क्रमात् ॥ १ ॥
दुःखमायतनं चैव ततः समुदयो मतः ।
मार्गश्चेत्यस्य च व्याख्या क्रमेण श्रूयतामतः ॥ २ ॥
दुःखसंसारिण स्कन्धस्ते च पञ्च प्रकीर्त्तिताः ।

(نوٹ) ؎۱ کیونکہ جو اس کی پوجا کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ اُن کی خواہشات کو سیر کیا جاوے۔ اور حواس کو نفسانی خواہشوں کی سیری میں لگا جانا ہی نفس پرستی ہے۔ (مترجم)

؎۲ کیونکہ اگر دنیا کی نجات میں بھی شامل ہے تو وہی دکھ روپ ہونے سے وہ مکتی کا باعث نہیں ہو سکتی (مترجم)

اُن کو ماننا چاہئے ۔

(۱۲) دوادش آتین پوجا

۴۵۔ جو دوادش آتین ۔ پوجا ۔ بارہ مقام کی پوجا ہے وہی موکش کرنے والی ہے ۔

اُس پوجا کی خاطر بہت سی دولت وغیرہ چیزوں کو حاصل کر کے دوادش آتین یعنی بارہ قسم کے خاص مقامات بنا کر سب قسم کی پوجا کرنی چاہئے کسی اور کی پوجا کرنے سے کیا مطلب ؟

(س) ان کی دوادش آتین پوجا یہ ہے ۔

پانچ گیان اندریاں یعنی کان جلد آنکھ زبان اور ناک ۔ پانچ کرم اندریاں یعنی زبان ۔ ہاتھ ۔ پاؤں گدا اور پیشاب گاہ ۔ یہ دس حواس اور من اور بدھی انہیں کی تعظیم یعنی ان کو آنند میں مشغول رکھنا وغیرہ وغیرہ بودھوں کا عقیدہ ہے ۔

تردید عقائد بالا ۔ (۱) تمام دنیا دکھ ہی دکھ نہیں

۴۶۔ جواب ۔ اگر تمام دنیا محض دکھ ہوتی تو کسی جیو کی پرورتی رغبت نہیں ہونی چاہئے ۔ دنیا میں جیووں کی رغبت ظاہر طور پر دکھائی دیتی ہے ۔ اس لئے تمام دنیا محض دکھ نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ اس میں سکھ دکھ دونوں ہیں ۔ اور اگر بودھ لوگ ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں تو کھانے پینے کی چیزیں اور پرہیز اور دوا وغیرہ کے استعمال کرنے سے جسم کی حفاظت کرنے میں مشغول ہو کر کیوں سکھ مانتے ہیں ۔ اگر کہیں کہ ہم مشغول تو ہوتے ہیں مگر اس کو دکھ ہی مانتے ہیں تو یہ بات ہی ممکن نہیں کیونکہ جیو سکھ سمجھ کر مشغول ہوتا ہے اور دکھ جان کر باز رہتا ہے ۔ دنیا میں دھرم کے کام ودیا اور نیک صحبت وغیرہ اچھے کام سب سکھ دینے والے ہیں ۔ اُن کو کوئی صاحب علم بھی سوائے بودھوں کے دکھ کا باعث نہیں مان سکتا ۔

(۲) پانچ سکندھ ٹھیک نہیں

جو پانچ سکندھ مقرر کئے ہیں وہ بھی بالکل نامکمل ہیں ۔ کیونکہ اگر ایسے ایسے سکندھ خیال میں لائے جاویں تو ایک ایک کی بہت قسمیں ہو سکتی ہیں ۔

(۳) تیرتھنکروں میں پرماتما جیسا اعتقاد کرنا زیبا نہیں ۔

اگر تیرتھنکروں کو اُپدیشک اور گرو مانتے ہیں اور جو ناتھوں کا بھی ناتھ قدیم پرماتما ہے اُس کو نہیں مانتے تو اُن تیرتھنکروں نے کس سے اُپدیش پایا ۔ اگر کہیں خود بخود حاصل ہوا تو یہ بات ممکن نہیں کیونکہ بغیر علت کے معلول نہیں ہو سکتا ۔ یا اگر اُن کے قول کے مطابق ایسا ہی ہوتا تو اب بھی اُن میں پڑھے پڑھائے سنے سنائے گیانیوں کی نیک صحبت کرنے کے بغیر گیانی کیوں نہیں بن جاتے ۔ جبکہ نہیں ہوتے یہ کہنا بالکل بے بنیاد اور عقل و دلیل سے خارج اُس مریض کے بکواس کی مانند ہے جو سن پات (ہذیان و خلط) کے مرض میں مبتلا ہو ۔

(۴) حالتِ تصدیق Conformation — چہارم گائے وغیرہ اسم (نام) کا موسوم (نام والے) کے ساتھ تعلق ماننے کو سنگیا سکندھ (حالتِ تصدیق)

(۵) حالتِ تعقل Consciousness — پنجم ویدنا سکندھ سے پیدا ہوئی الفت، نفرت وغیرہ کلیش (تکلیف) اور بھوک پیاس وغیرہ اپ کلیش (ادنیٰ تکلیف)، مستی، غفلت، غرور دھرم اور ادھرم کو سنسکار سکندھ (حالتِ تعقل) مانتے ہیں ۔

بعض عقائد میں چارواک اور بودھ کا اختلاف رائے

۲۳ - بودھ لوگ تمام دنیا کو محض دکھ کا گھر اور دکھ کا ذریعہ مان کر دنیا سے مخلصی پانا اور چارواکوں میں ان سے زیادہ خاصیت مکتی الزمان جیو کو نہ ماننا ہے[1] وہ بودھ مانتے ہیں ۔

देशना लोकनाथानां सत्वाशयवशानुगाः ।
भिद्यन्ते बहुधा लोके उपायैर्बहुभिः किल ॥ १ ॥
गम्भीरोत्तानभेदेन क्वचिच्चोभयलक्षणः ।
भिन्ना हि देशना भिन्नाः शून्यताद्वयलक्षणः ॥ २ ॥
द्वादशायतनपूजा श्रेयस्करीति बौद्धा मन्यन्ते ।
अर्थानुपार्ज्य बहुशो द्वादशायतनानि वै ।
परितः पूजनीयानि किमन्यैरिह पूजितैः ॥ ३ ॥
ज्ञानेन्द्रियाणि पंचैव तथा कर्मेन्द्रियाणि च ।
मनो बुद्धिरिति प्रोक्तं द्वादशायतनं बुधैः ॥ ४ ॥

تیرتھنکروں کی عزت

۲۴ - (۱) یعنی جو گیانی (تارک الدنیا جیون مکت، ارکتا، تقدس، دیتی) بدھ وغیرہ تیرتھنکروں کا اختیار کے خواص کو جتلانے والا یعنی اختیار کا جدا جدا اپدیش ہے جس کو بہت طریقوں اور بہت تدبیروں سے بیان کیا گیا ہے اس کو ماننا چاہئے ۔

(۲) بڑے وسیع اور عام فہم طریق سے اور کہیں کہیں مخفی اور کہیں کہیں ظاہر باتوں کے متعلق گرو لوگ کے جدا جدا اپدیش جو شونیہ[2] لکشن (نیستی کو ثابت کرتے) وہ اپنے بیان ہو چکے ہیں

---

[1] یعنی چارواک مکتی، جیو اور زمان کو نہیں مانتے لیکن بودھ ان کو بھی مانتے ہیں ۔ (مترجم)

[2] یہاں چھاپے کی غلطی سے لفظ شونیہ کے بجائے نیون لکھا گیا ہے ۔ در اصل دوئی کی جگہ لفظ شونیہ ہے چونکہ آگے وہ اسی امر پر بحث کرتے ہیں (مترجم)

(۳) اگر صرف "سو ولکشن" (ہر شئے کو نشانوں یا ذریعہ شناخت سے موصوف) مانیں تو آنکھ شکل کا لکشن (ذریعۂ شناخت) ہے اور شکل "لکشیہ" ہے۔ مثلاً گھڑے کی شکل لکشیہ (شئے قابل شناخت) ہے گھڑے کی شکل کا لکشن (ذریعہ شناخت) آنکھ علیحدہ ہے اور "بو" (پرتھوی کا ذریعہ شناخت) پرتھوی (شئے قابل شناخت) سے علیحدہ نہیں ہے۔ اس لیے "لکشن" "لکشیہ" کو علیحدہ و شامل ماننا چاہیے۔

(۴) "شونیہ" کا جواب جو پہلے دیا گیا ہے وہی ہے۔ یعنی "شونیہ" کا جاننے والا "شونیہ" سے علیحدہ ہوتا ہے۔

सर्वस्य संसारस्य दुःखात्मकत्वं सर्वतीर्थंकरसंमतम् ॥

ترجمہ منجانب مترجم

(سب تیرتھنکروں کا اعتقاد ہے کہ تمام دنیا دکھ ہی دکھ ہے)

بودھ اور جین ایک ہیں

۲۰- جین کو بدھ تیرتھنکر مانتے ہیں۔ انہیں کو جین بھی مانتے ہیں۔ اس واسطے اس بات میں یہ دونو ایک ہیں۔

اور بودھ مذکورہ بالا بھاونا چتشٹیہ یعنی چار بھاوناؤں کے ذریعہ سے تمام خیالات کو رفع کر کے نیست ہو جانے کو نروان یعنی مکتی مانتے ہیں۔ اپنے شاگردوں کو "یوگ" و "حصول" "شیادر" اور "آچار" (گورو کی ہدایت پر چلنے) کا اپدیش کرتے ہیں یعنی گورو کے قول کو مستند سمجھنا۔

عقل کئی مختلف دکھائی دیتی ہے

۲۱- عقل میں قدیم سے واسنا (خیالات) اپنے آنے کے باعث خود عقل ہی مختلف شکلوں میں دکھائی دیتی ہے۔

ان میں سے اوّل پانچ سکندھ یعنی جسم کی پانچ حالتیں ہیں

۲۲- ان میں سے "اوّل سکندھ"

रूपविज्ञानवेदनासंज्ञासंस्कारसंज्ञकः ॥

Forms of mundane consciousness

(۱) مادی حالت Material form

اوّل حواس کے ذریعہ سے جو شکل وغیرہ محسوسات کا علم ہوتا ہے وہ "روپ سکندھ" (حالت مادی)

(۲) حالت احساس Sensation

دوم وہ ساں شغل علم ہیں علم کے جاری رہنے کو "وگیان سکندھ" (حالت احساس)

(۳) حالت ادراک Perception

سوم "روپ سکندھ" اور "وگیان سکندھ" سے پیدا ہونے والے سکھ دکھ وغیرہ کے احساس کے جاری رہنے کو "ویدنا سکندھ" (ادراک)

طرح لکشن (نشان یا ذریعہ شناخت) لکشیہ (اہل نشان یا شناخت طلب شے) کے اندر ہی شمار سمجھتے ہیں۔ یہ ایسا کہتا ہے۔

چہارم۔ ودّی بھاشک "شونیہ" (نیستی) ہی کو ایک سے مانتا ہے۔ اوّل مادھیمک سب کو "شونیہ" مانتا تھا۔ وہی دعوے ودّی بھاشک کا بھی ہے۔

بودھوں میں ایسی ایسی بہت سی بحث کی باتیں ہیں اس طرح یہ وہ چار قسم کی بھاونا قائم رکھتے ہیں۔

اور اُن میں سے ہر ایک کی جدا جدا تردید

۱۸- جواب - اگر سب نیستی ہو تو نیستی کا جاننے والا نیستی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر سب نیستی ہووے تو نیستی کو نیستی نہ جان سکے۔ اس لئے نیستی کا جاننے والا اور جاننے کے لائق دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۲) "یوگاچار" جو عدم خارجی مانتا ہے تو پہاڑ اُس کے باطن میں ہونا چاہئے۔ اگر کہے کہ پہاڑ باطن میں ہے تو اُس کے دل میں پہاڑ کی برابر جگہ کہاں ہے۔ اس لئے پہاڑ خود باہر ہے اور پہاڑ کا علم آتما میں رہتا ہے۔

(۳) سوترانتک کسی شے کو پرتیکش (عین الیقین) نہیں مانتا تو وہ آپ بذاتہ اور اُس کا قول بھی انومیہ (قیاس کرنے کے لائق شے) ہونا چاہئے نہ کہ پرتیکش۔ اور جب پرتیکش نہ ہو تو یہ صادق نہیں ہو سکتا کہ "یہ گھڑا ہے" بلکہ "یہ گھڑے کا ایک جزو ہے" حالانکہ ایک جزو کا نام گھڑا نہیں بلکہ مجموعہ کا نام گھڑا ہے۔ "پس یہ گھڑا ہے" یہ پرتیکش ہے۔ انومیہ نہیں کیونکہ سب اجزا ملکے اندر کل ایک ہے۔ اس کے پرتیکش ہونے سے گھڑے کے سب اجزا بھی پرتیکش ہوتے ہیں یعنی گھڑا اپنے اجزا سمیت پرتیکش ہوتا ہے۔

(۴) چوتھا جو ودّی بھاشک ہے خارجی اشیا کو پرتیکش مانتا ہے وہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ جہاں علم حاصل کرنے والا اور علم ہوتا ہے وہیں پرتیکش ہوتا ہے۔ اگرچہ پرتیکش ہونے والی شے باہر ہوتی ہے۔ مگر اُسی کے مطابق علم آتما کو ہوتا ہے۔

نیز چار قسم کے بھاونا کی جدا جدا تردید

۱۹- (۱) اُسی طرح اگر اشیا کشنک (عارضی) اور اُن کا علم بھی کشنک (عارضی) ہو تو "پرتی ابھگیا" (یاد یا حافظہ) یعنی میں نے یہ بات کہی تھی ایسی یادداشت نہیں ہونی چاہئے۔ مگر پہلے دیکھی اور سُنی بات یاد رہتی ہے۔ اس لئے کشنک کا حکم بھی ٹھیک نہیں۔

(۲) اگر سب دُکھ ہی ہو اور سُکھ کچھ بھی نہ ہو تو سُکھ کے مقابلہ کے بغیر دُکھ کا ہونا ثابت نہیں ہو سکتا جیسے رات کے مقابل دن اور دن کے مقابل رات ہوتی ہے۔ اس لئے سب دُکھ ماننا ٹھیک نہیں۔

ہونے کے وقت تک ہے بعد میں شونیہ ہو جاتا ہے۔ جیسے بننے سے پہلے گھڑا نہیں تھا۔ ٹوٹنے کے بعد نہیں رہتا ہے۔ اور گیان کی حالت میں گھڑا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب دوسری چیزوں میں گیان جاتا ہے تو گھڑے کا گیان نہیں رہتا۔ اس لئے شونیہ ہی ایک عنصر ہے۔

(۲) یوگا چار یا معدوم فی الظاہر کا ماننے والا

۱۳۔ دوئم "یوگا چار" جو باہیہ شونیہ (معدوم فی الظاہر) کو مانتا ہے۔ چیزیں باطن میں گیان کے اندر محسوس ہوتی ہیں۔ باہر نہیں ہیں۔ مثلاً جب گھڑے کا گیان آتما کے اندر ہے تب ہی آدمی کہتا ہے کہ یہ گھڑا ہے۔ اگر باطن میں گیان نہ ہو تو نہیں کہہ سکتا۔ یہ فرقہ ایسا ہی مانتا ہے۔

(۳) سوترانتک خارجی اشیاء کا وجود قیاساً ماننے والے۔

۱۴۔ سوم "سوترانتک" جو خارجی اشیاء کو قیاساً مانتا ہے۔ کیونکہ خارجی طور پر کوئی شے مکمل طور پر پرتیکش نہیں ہوتی بلکہ ایک جزو کے پرتیکش ہونے سے باقی قیاس کیا جاتا ہے۔ ان کا یہی اعتقاد ہے۔

(۴) ویبھاشک اشیاء کا وجود خارجی ماننے والے

۱۵۔ چہارم "ویبھاشک" اس کا عقیدہ یہ ہے کہ اشیاء باہر پرتیکش ہوتی ہیں باطن میں نہیں۔ مثلاً یہ نیلا گھڑا ہے۔ اس ظاہر حالت میں گھڑے کی نیلی ہیئت نامی شے معلوم ہوتی ہے۔ یہ اسی طرح مانتا ہے۔

وجہ اختلافات بالا

۱۶۔ اگرچہ ان کا آچاریہ (بانی) بُدھ ایک ہے تاہم شاگردوں کی اختلاف رائے کے باعث چار قسم کی شاخیں ہو گئی ہیں۔ جیسے سورج کے غروب ہونے کے وقت زانی آدمی بیگانی عورت سے صحبت کرتا ہے اور صاحب علم لوگ راست گوئی وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں وقت ایک ہوتا ہے لیکن اپنی عقل کے مطابق مختلف کام کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا فرقوں میں سے ہر ایک کی مجبوراً بھاونا (عقیدہ)

۱۷۔ اب ان مذکورہ بالا چاروں میں سے "مادھیمک" سب کو چھن بھنگ (عارضی) مانتا ہے۔ یعنی ہر ایک چھن (لمحہ) میں عقل کی تبدیلی ہونے کے باعث جس طرح کی چیز پہلے لمحہ میں معلوم ہوتی تھی اُسی طرح کی دوسرے لمحہ میں نہیں رہتی اس لئے سب کو چھن بھنگ[1] ماننا چاہیئے۔ وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔

دوئم "یوگا چار" جو جو پرورتی (حرکت یا شغل) ہے وہ سب دکھ ہی ہے۔ کیونکہ چیزوں کے حاصل ہونے پر کوئی بھی قناعت نہیں کرتا۔ ایک چیز کے حاصل ہونے پر دوسری کی خواہش لگی ہی رہتی ہے وہ ایسا اعتقاد رکھتا ہے۔

سوم "سوترانتک" سب اشیاء اپنے اپنے لکشنوں (نشانات) یا ذریعہ شناخت سے جانی جاتی ہیں جس طرح گائے اپنے نشانوں سے اور گھوڑا اپنے نشانوں سے پہچانا جاتا ہے اسی

[1] یعنی جب تک اس کا علم ہوتا ہے۔ مترجم

بودھ اور جین پرتیکش وغیرہ چاروں پرمان۔ قدیم جیو۔ پنر جنم (تناسخ) پرلوک۔ (عاقبت) اور مکتی کو بھی مانتے ہیں۔ چارواک سے بودھ اور جینیوں کا اتنا ہی اختلاف ہے۔

لیکن ناستک پن۔ وید و ایشور کی مذمت۔ غیر مذاہب سے دشمنی۔ چھ تینا دیکا (آگے بیان کئے ہوئے چھ فعل) اور جہان کا پیدا کرنے والا نہ ہونا وغیرہ باتوں میں سب ایک ہیں۔

یہ چارواک مذہب کا بیان اختصار سے لکھا گیا۔

اب بودھ مذہب کے بارے میں اختصار سے لکھتے ہیں۔

कार्यकारणभावाद्वा स्वभावाद्वा नियामकात् ।
अविनाभावनियमो दर्शनान्तरदर्शनात् ॥

بودھوں کی چارواک سے علیحدہ شاخ کیوں ہوئی

۹۔ معلول اور علت کا تعلق ہونے سے یعنی معلول کے دیکھنے سے علت اور علت کے دیکھنے سے معلول وغیرہ کا علم الیقین۔ اور پرتیکش سے حصہ باقی میں انومان (قیاس)[1] ہوتا ہے اس کے بغیر انسانوں کے تمام کاروبار انجام نہیں پا سکتے۔ ایسی ایسی تعریفوں سے انومان کی فوقیت رکھنے (درجہ) مان کر بودھوں کی شاخ چارواک سے الگ نکلی۔

بودھوں کی چار قسمیں

۱۰۔ بودھ چار قسم کے ہیں۔ اول مادھیمک، دوم یوگاچار، سوم سوترانتک، چہارم ویبھاشک۔

बुद्ध्या निर्वर्त्यते स बौद्धः

بودھ کی وجہ تسمیہ

۱۱۔ جو عقل پر انحصار رکھے وہ بودھ ہے۔ جو بات عقل سے ثابت ہو یعنی جو جو بات اپنی عقل میں آوے اُس کو مانے اور جو عقل میں نہ آوے اُس کو نہ مانے۔

مادھیمک سرو شونیہ یا عدم کلی کا معتقد

۱۲۔ ان میں سے اول یعنی مادھیمک "سرو شونیہ" (عدم کلی) مانتے ہیں۔ یعنی جس قدر اشیاء ہیں وہ سب "شونیہ" نیست ہیں یعنی ابتدا میں نہیں ہوتے اور آخر میں نہیں رہتے اور درمیان میں جو معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی معلوم

---

[1] یعنی انومان (قیاس) تین طرح سے ہے۔ اول معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس۔ دوم علت کو دیکھ کر معلول کا قیاس اور تیسرے ایک جزو کے محسوس ہونے سے باقی حصہ کا قیاس۔ مترجم

کی لڑکی سے جنسی ٹھٹھا وغیرہ کرنا وام مارگیوں کے سوائے اور کسی آدمی کا کام نہیں۔ واہیات اور منشاء وید کے خلاف اور غلط شرح اِن مہا پاپی وام مارگیوں کے سوا اور کون کرتا۔ بڑا افسوس تو اِن چارواک وغیرہ پر آتا ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے ویدوں کی مذمت کرنے پر مستعد ہو گئے۔ ذرا تو اپنی عقل سے کام لیتے۔ مگر بیچارے کرتے کیا اُن میں اتنا علم ہی نہیں تھا کہ حق و باطل پر غور کر کے حق کی تائید اور باطل کی تردید کر سکتے وہ گوشت خوری بھی انہیں وام مارگی شرح کرنے والوں کی کارروائی ہے۔ اس لئے انہیں پورا راکشس کہنا چاہیے۔ لیکن ویدوں میں کسی جگہ گوشت کا کھانا نہیں لکھا۔ اس لئے بلاشک و شبہ ایسی ایسی جھوٹی باتوں کا پاپ اِن شرح کرنے والوں اور نیز اُن کو جنہوں نے ویدوں کے جانے سُننے کے بغیر ہی من مانی مذمت کی ہے لگیگا۔ سچ تو یہ ہے کہ جنہوں نے ویدوں کی مخالفت کی اور کرتے ہیں یا کرینگے وہ جہالت کے اندھیرے میں پڑے ہوئے سُکھ کے عوض جتنا سخت دُکھ پاویں اُتنا ہی تھوڑا ہے۔ اس لئے کُل نوع انسان کو وید کے مطابق چلنا عین واجب ہے۔

چارواک اور بدھ مت وغیرہ کیوں پیدا ہوئے

۷۔ جب وام مارگیوں نے جھوٹی من گھڑت تاویلیں کر کے ویدوں کے نام سے اپنا مطلب پورا کرنے یعنی حسب دلخواہ شراب نوشی۔ گوشت خوری اور بیگانی عورت سے صحبت وغیرہ بُرے کاموں کو رواج دینے کی غرض سے ویدوں کو دھبّہ لگایا تو انہیں باتوں کو دیکھکر چارواک۔ بودھ اور جین لوگ ویدوں کی مذمت کرنے لگے اور ایک علیحدہ ویدوں کے خلاف اور ایشور سے منکر اپنی دہریہ مذہب چلا لیا۔ اگر چارواک وغیرہ ویدوں کے اصل معنی پر غور کرتے تو جھوٹی شرحوں کو دیکھکر وید میں بیان کئے ہوئے سچے دھرم سے کیوں ہاتھ دھو بیٹھتے۔ مگر بیچارے کیا کریں؟

विनाश काले विपरीत बुद्धिः

چارواک کی خاص باتیں اور اُس کی وجہ تسمیہ

۸۔ جب بربادی کا وقت آتا ہے تب آدمی کی عقل اُلٹی ہو جاتی ہے اب چارواک وغیرہ مت والوں میں جو فرق ہے وہ لکھا جاتا ہے یہ چارواک وغیرہ بہت سی باتوں میں ایک ہیں لیکن چارواک جسم کی پیدائش کے ساتھ جیو کی پیدائش اور اُس کے فنا ہونے کے ساتھ جیو کا بھی فنا ہو جانا مانتا ہے دوبارہ پیدائش اور بعد مرنے جیو کو نہیں مانتا۔ ایک پرتیکش پرمان (?) کے سوائے انومان (قیاس) وغیرہ وسیلوں کو بھی نہیں مانتا۔

لفظ چارواک کے معنی ہیں جو بولنے میں تیز و طرار ہو اور معنی میں [illegible] نکالے۔

مندرجہ بالا عقاید کا کھنڈن منڈن ہے

جواب (۱) چیتن پرمیشور کے بنانے کے بغیر جڑ چیزیں آپس میں باترتیب ملکر خود بخود ہرگز پیدا نہیں ہو سکتیں۔ اگر بن سکتیں تو دوسرے سورج۔ چاند۔ زمین اور ستارے وغیرہ لوک کیوں نہیں بن جاتے۔

(۲) سورگ سُکھ بھوگنے اور نرک دُکھ بھوگنے کا نام ہے۔ اگر جیو آتما نہ ہو تو سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا کون ہو سکے گا۔ جس طرح اس وقت سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا جیو ہے اُسی طرح اگلے جنم میں بھی ہوتا ہے۔ کیا دان، اگنی ہوتری کی راست گوئی اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے کام بھی رائیگاں جاویں گے؟ ہرگز نہیں۔

(۳) جانور مار کر ہون کرنا وید وغیرہ سچے شاستروں میں کہیں نہیں لکھا۔ اور مُردوں کا شرادھ و ترپن کرنا من گھڑت ہے۔ کیونکہ وید وغیرہ سچے شاستروں کے خلاف ہونے کے باعث بھاگوت وغیرہ پوران کے معتقدوں کا عقیدہ ہے۔ اس لئے اس بات کا رد تردید کے لائق نہیں ہے۔

(۴) جو چیز ہست ہے وہ نیست کبھی نہیں ہو سکتی۔ ہست جیو نیست نہیں ہو سکتا۔ جسم جل کر راکھ ہو جاتا ہے جیو نہیں۔ جیو تو دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے جو شخص قرض وغیرہ لے کر بیگانے مال سے اس جسم میں بھوگ وعیش کرتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ یقیناً پاپی ہو کر دوسرے جنم میں نرک یعنی دُکھ بھوگتے ہیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔

(۵) جسم سے نکل کر جیو دوسری جگہ اور دوسرے جسم میں چلا جاتا ہے اور اُس کو پہلے جسم اور کنبہ وغیرہ کا کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اس لئے پھر کنبہ میں نہیں آ سکتا۔

(۶) ہاں برہمنوں نے پریت کرم اپنی روزی کی خاطر جاری کیا ہوا ہے۔ پس چونکہ وہ ویدوں کے مطابق نہیں اس لئے بیشک قابل تردید ہے۔

(۷) اب پہلے چارواک وغیرہ نے وید وغیرہ سچے شاستر دیکھے سُنے یا پڑھے ہوتے تو کبھی اس طرح ویدوں کی مذمت نہ کرتے کہ وید بھانڈ۔ دھورت۔ اور نشاچر جیسے آدمیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ ایسی بات ہرگز منہ سے نہ نکالتے۔ البتہ مہیدھر وغیرہ ٹیکا کار (شارح) بھانڈ۔ دھورت اور نشاچر تھے۔ یہ اُن کی مکاری ہے ویدوں کا قصور نہیں۔ لیکن چارواک۔ آبھانک۔ بودھ اور جینیوں پر افسوس ہے کہ انہوں نے چاروں ویدوں کی اصل سنگھتا کو نہ سُنا۔ نہ دیکھا اور نہ کسی عالم سے پڑھا۔ اسی وجہ سے اُن کی عقل ماری گئی اور وہ بے سروپا ویدوں کی مذمت کرنے لگے بد چلن وام مارگیوں کی بے ثبوت من گھڑت اور واہیات سمرتیوں کو دیکھ کر ویدوں کے مخالف بن گئے اور بے علمی کے اتھاہ سمندر میں جا گرے۔

(۸) جانتے تو ہے کہ عورت سے گھوڑے کا لنگ پکڑوا کر اُس سے صحبت کرانا اور یجمان

ف یعنی اس بات کی تردید واجب ہے (مترجم)

جو چار مذہب اوپر بیان کئے گئے ان میں سے چارواک حسب ذیل اعتقاد رکھتا ہے پرلوک (۱) سوائے جسم اور جیو آتما کو تو بودھ اور جین مانتے ہیں چارواک نہیں۔ ان تینوں کے باقی عقیدے بجز خاص خاص باتوں کے یکساں ہیں۔

(۱) جیو۔ سورگ۔ نرک۔ پرلوک۔ اور آشرم ورن میں بھروسہ اور شرادھ سب جھوٹی باتیں ہیں۔

(۲) نہ کوئی سورگ ہے نہ کوئی نرک۔ نہ کوئی پرلوک میں جانے والا آتما ہے۔ اور نہ ورن آشرم کے قائم کرنے سے کچھ فائدہ ہے۔

(۳) اگر یگیہ میں جانور کو مار کر ہون کرنے سے وہ سورگ کو جاتا ہے تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر ہون کرکے انہیں سورگ میں کیوں نہیں بھیجتا۔

(۴) اگر مرے ہوئے جیوؤں کی شرادھ اور ترپن کرنے سے سیری ہو جاتی ہے تو پردیس میں جانے والے سفر میں زاد راہ کے لئے کھانا کپڑا روپیہ وغیرہ کیوں لے جاتے ہیں کیونکہ جس طرح مرے ہوئے کے نام سے دی ہوئی چیزیں سورگ میں پہنچتی ہیں تو پردیس میں جانے والوں کے لئے ان کے رشتہ دار بھی گھر میں ان کے نام سے دیکر دوسرے مقام میں پہنچا دیں۔ اگر یہ نہیں پہنچتا تو وہ سورگ میں کیونکر پہنچ سکتا ہے۔

(۵) اگر جہان فانی میں دان کئے ہوئے سے سورگ کے رہنے والے سیر ہوتے ہیں تو نیچے دینے سے گھر کے اوپر بیٹھا ہوا آدمی کیوں سیر نہیں ہوتا۔

(۶) اس لئے جب تک زندہ رہے تب تک سکھ سے زندگی بسر کرے۔ گھر میں چیز نہ ہو تو قرض لے کر آنند کرے۔ قرض دینا نہیں پڑیگا کیونکہ جس جسم میں جیو نے کھایا پیا ہے ان دونوں جسم و جیو پھر واپس نہیں آئیں گے۔ پھر کون کس سے مانگے گا اور کون دیوے گا؟

(۷) جو لوگ کہتے ہیں کہ مرتے کے وقت جیو نکل کر پرلوک میں جاتا ہے یہ بات غلط ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کنبہ کے موہ (محبت) میں بندھا ہوا جیو پھر گھر واپس کیوں نہیں آجاتا۔

(۸) اس لئے یہ سب تدبیریں برہمنوں نے اپنے روزگار کے لئے نکالی ہیں۔ جو دس گاتر وغیرہ کریا مُردہ کے کرتے ہیں یہ سب لیلا ان کی دوکانداری کی ہے۔

(۳) وید پر اعتراض اور ان کی مذمت

(۹) وید کے بنانے والے بھانڈ۔ دھورت (مکار) اور نشاچر یعنی راکشس یہ تین طرح کے آدمی ہیں۔ جرپھری ترپھری وغیرہ پنڈتوں کے بکواس کی باتیں ہیں۔

(۱۰) دیکھو! دھورتوں کی کاروائی کہ گھوڑے کے لنگ کو عورت پکڑے۔ یجمان کی عورت کا اس کے ساتھ ہم صحبت کرانا۔ اور لڑکی سے ٹھٹھا کرنا وغیرہ جو لکھا ہے وہ دھورتوں کے سوائے اور کسی کا کام نہیں ہو سکتا۔

(۱۱) اور جہاں گوشت کا کھانا لکھا ہے وہ وید کا حصہ راکشسوں کا بنایا ہوا ہے۔

पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।
स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥ ३ ॥
मृतानामपि जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ।
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥ ४ ॥
स्वर्गस्थिता यदा तृप्तिं गच्छेयुस्तत्र दानतः ।
प्रासादस्योपरिस्थानामत्र कस्मान्न दीयते ॥ ५ ॥
यावज्जीवेत्सुखं जीवेदृणं कृत्वा घृतं पिबेत् ।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥ ६ ॥
यदि गच्छेत्परं लोकं देहादेष विनिर्गतः ।
कस्माद्भूयो न चायाति बन्धुस्नेहसमाकुलः ॥ ७ ॥
ततश्च जीवनोपायो ब्राह्मणैर्विहितस्त्विह ।
मृतानां प्रेतकार्याणि न त्वन्यद्विद्यते क्वचित् ॥ ८ ॥
त्रयो वेदस्य कर्तारो भण्डधूर्तनिशाचराः ।
जर्फरीतुर्फरीत्यादि पण्डितानां वचः स्मृतम् ॥ ९ ॥
अश्वस्यात्र हि शिश्नन्तु पत्नीग्राह्यं प्रकीर्तितम् ।
भण्डैस्तद्वत्परं चैव ग्राह्यजातं प्रकीर्तितम् ॥ १० ॥
मांसानां खादनं तद्वन्निशाचर समीरितम् ॥ ११ ॥

چارواک - ابھانک - بودھ اور جین بھی جہان کی پیدائش از خود طبعی خاصیت سے مانتے ہیں۔ (۱) کوئی خالق نہیں (۲) جو جو طبعی خواص ہیں اُن کے ذریعہ از خود پیدا ہو جاتی ہیں (۳) جو ترکیب پاکر سب چیزیں بنتی ہیں۔ جہان کا بنانے والا کوئی نہیں +

अग्निहोत्रं त्रयो वेदास्त्रिदण्डं भस्मगुण्ठनम् ।
बुद्धिपौरुषहीनानां जीविकेति बृहस्पतिः ॥

چارواک مت کا واعظ برہسپتی کہتا ہے کہ اگنی ہوتر تینوں وید۔ تری ڈنڈ اور راکھ کے لگانے کو عقل اور محنت سے بے بہرہ لوگوں نے اپنی روزی کا ذریعہ بنا رکھا ہے در اصل کانٹے چبھنے وغیرہ سے دکھ کا پیدا ہوتا ہے اُسی کا نام نرک ہے۔ دُنیا میں جس کو راجہ مان لیا وہی پرمیشور ہے اور جسم کا نابود ہونا ہی موکش ہے۔ اس کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔

ویدوں کی غلطی

جواب: محض نفسانی لذت کے حصول کو پُرشارتھ کا پھل مان کر صرف عیاشی کے دکھ رفع کرنے میں حصول مراد اور سورگ ماننا جہالت ہے۔

اگنی ہوتر وغیرہ یگیوں سے ہوا اور بارش کے پانی کی صفائی ہو کر تندرستی ہوتی ہے اور اس سے دھرم، ارتھ، کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اس بات کو نہ جان کر وید، ایشور اور ویدوں میں کہے ہوئے دھرم کی برائی کرنا دھوتوں (مکاروں) کا کام ہے۔

جو تری ڈنڈ اور راکھ لگانے کی تردید کی گئی ہے وہ ٹھیک ہے۔

اگر کانٹے وغیرہ سے پیدا ہونے والے دکھ ہی کا نام نرک ہے۔ تو اس سے بڑھ کر جو سخت مہلک مرض وغیرہ ہیں وہ نرک کیوں نہیں۔

اگر راجہ کو صاحب حشمت اور رعایا پروری کے قابل ہونے کی وجہ سے افضل مانیں تو درست ہے لیکن جو بے انصاف اور بدکار راجہ ہے اُس کو بھی پرمیشور کی مانند سمجھتے ہو تو تم جیسا کوئی جاہل نہیں۔

اگر صرف جسم سے علیحدہ ہونا ہی موکش ہے تو گدھے کتے وغیرہ اور تم میں کیا فرق رہا؟ فقط [illegible] ہی مختلف رہی۔

چارواک

دہریے کے مذہبی عقاید ذیل کے شعروں میں

अग्निरुष्णो जलं शीतं शीतस्पर्शस्तथाऽनिलः ।
केनेदं चित्रितं तस्मात्स्वभावात्तद्व्यवस्थितिः ॥ १
न स्वर्गो नाऽपवर्गो वा नैवात्मा पारलौकिकः ।
नैव वर्णाश्रमादीनां क्रियाश्च फलदायकाः ॥ २ ॥

۔ گدھے کتے وغیرہ میں اور تم میں [illegible] ۔ مترجم

یا چیتنیہ (علم) کہتے ہیں کہ اسے شعور تو ہے یعنی سو وزنی بستگی اُسے یہ بات نہیں کہتا بلکہ دراصل آتما غیر فانی ہے جس کے ساتھ ملنے سے جسم حرکت کرتا ہے جب جیو جسم سے الگ ہو جاتا ہے تب جسم میں کچھ بھی علم نہیں رہتا۔ اگر جسم سے آتما الگ نہ ہو تو کیا وجہ ہے کہ اُس کے ساتھ ملنے سے چیتنتا (علم) اور جدا ہونے سے مرنا اور علم کا نہ رہنا ہوتی ہے۔ اس لئے وہ جسم سے الگ ہے ۔

جس طرح آنکھ سب کو دیکھتی ہے مگر اپنے آپ کو نہیں۔ اُسی طرح پرتیکش (احساس) کرنے والا اپنے تئیں حواس کے ذریعہ سے محسوس نہیں کر سکتا جس طرح انسان اپنی آنکھ سے گھوڑے۔ گھڑے وغیرہ تمام اشیاء کو دیکھتا ہے اُسی طرح اپنی آنکھ کو اپنے علم کے ذریعہ سے دیکھتا ہے جو ناظر (دیکھنے والا) ہے وہ ناظر ہی رہتا ہے۔ دکھائی دینے والا منظور کبھی نہیں ہوتا جس طرح سہارے کے بغیر سہارا پانے والا۔ علت کے بغیر معلول۔ کل کے بغیر جزو۔ اور فاعل کے بغیر فعل نہیں رہ سکتا اُسی طرح پرتیکش محسوس کرنے والے کے بغیر پرتیکش (احساس) کس طرح ہو سکتا ہے ۔

عورت سے صحبت کی لذت کا پھل نہیں

اگر خوبصورت عورت کے ساتھ محبت کرنے ہی کو پرشارتھ (وہ فعل جو مقصد انسان کے حاصل کرنے کے لئے کیا جائے) کا پھل مانیں تو وہ محض عارضی سکھ ہے اور اس سے دکھ بھی ہوتا ہے۔ تب وہ (دکھ) بھی پرشارتھ ہی کا پھل ہوگا۔ اگر یہ بات ہے تو اس سورگ سے گرنے سے دکھ بھوگنا پڑے گا۔ اگر کہو کہ دکھ کے دور کرنے اور سکھ کے بڑھانے کی کوشش کرنا چاہئے تو مکتی کے سکھ کی تردید ہوتی ہے اس لئے وہ پرشارتھ کا پھل نہیں ۔

چارواک کے آزادانہ خیالات

س۔ چارواک کہتا ہے جو دکھ سے ملے ہوئے سکھ کو ترک کرتے ہیں وہ جاہل ہیں جس طرح غلہ کا طالب دانہ کو نکال کر بھوسہ پھینک دیتا ہے اُسی طرح دنیا میں عقل مندوں کو چاہئے کہ سکھ کو لے لیں اور دکھ کو چھوڑ دیں کیونکہ جو اس جہان کے موجودہ سکھ کو چھوڑ کر غیر موجود سورگ کے سکھ کی خواہش کر کے پرلوک (دوسرے جنم) کے لئے اگنی ہوتر (یگیہ) وغیرہ۔ اپاسنا۔ اور گیان کا نذر جن کی مورتوں (مکانوں) کے بنانے ہوتے وید میں ہدایت ہے عمل کرتے ہیں وہ بے وقوف ہیں۔ جبکہ دوسرا جنم ہی نہیں ہے تو اس کی امید رکھنا جہالت کا کام ہے دیکھو تک۔

۱؎ یعنی اگر اصلی سکھ اسی کا نام ہے کہ جہاں سکھ ہو تو دنیا کے کسی شخص کی ... باعث ... کے لئے ... کا فکر ... ہو سکتا ہے مگر ... مثال نہیں ہے ... اصلی ... سکھ کا نام ہے جس کے آخر میں کسی قسم کا دکھ نہ ہو ... مکتی کا سکھ ... ہے مترجم

ہے۔ اور انہیں کے ملاپ سے چیتنیہ (ذی شعور) پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح نشہ دار چیزوں کے ملانے پینے سے نشہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح جیو جسم کے ساتھ پیدا ہو کر جسم کے فنا ہونے پر خود بھی فنا ہو جاتا ہے۔ پھر پاپ پُن کا پھل کس کو ملے گا؟

तच्चैतन्यविशिष्टदेह एव मात्मा देहातिरिक्त आत्मनि प्रमाणाभावात् ॥

لفظی ترجمہ سنجانب مترجم

(اس لئے) چیتن کی صفت والا جسم ہی آتما ہے۔ کیونکہ جسم سے علیحدہ آتما کی ہستی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

اس جسم میں چاروں عناصر کے ملاپ سے جیو آتما پیدا ہو کر ان کے جدا جدا ہونے سے ہی فنا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مرنے کے بعد کوئی جیو بھی پرتیکش (محسوس) نہیں ہوتا ہم صرف پرتیکش ہی کو مانتے ہیں کیونکہ پرتیکش کے بغیر انومان وغیرہ ہوتے ہی نہیں۔ اس لئے پرتیکش (احساس) مقدم ہے اس کے مقابلہ میں انومان، اپمان وغیرہ غیر مقدم ہونے کی وجہ سے تسلیم نہیں کئے جاتے۔

(۲) مباشرت ہی مقصد انسانی فعل ہے۔

حسین عورت کی بغل گیری سے آنند حاصل کرنا پرشارتھ (مقصد انسانی) حاصل کرنے کے لئے جو فعل کیا جائے اس کا پھل ہے۔

(۳) عناصر کی تردید اور جیو کا ثبوت

۳۔ جواب۔ یہ خاک وغیرہ عناصر جڑ (بے جان) ہیں۔ ان سے چیتن (ذی علم) کی پیدائش کبھی نہیں ہو سکتی جس طرح اب ماں باپ کی صحبت سے جسم کی پیدائش ہوتی ہے اسی طرح پیدائش دنیا کی شروع میں انسان وغیرہ کے جسم کی بناوٹ پیدا کرنے والے پرمیشور کے بنا نہیں ہو سکتی چیتن کی پیدائش اور فنا نشہ کے مانند نہیں ہوتی کیونکہ نشہ چیتن کو ہوتا ہے جڑ کو نہیں۔

اشیاء نشٹ یعنی نظر سے غائب ہو جاتی ہیں۔ مگر کوئی چیز نیست و نابود نہیں ہوتی اسی طرح نظر سے غائب ہو جانے سے جیو کا ابھاو (نیست و نابود ہونا) بھی نہ ماننا چاہئے۔ جب جیو آتما جسم میں آتا ہے تب ہی اس کا ظہور ہوتا ہے۔ جب وہ جسم کو چھوڑ دیتا ہے تب یہ جسم جس کی موت ہوئی ہے ویسا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ چیتن کے ملا ہوا پہلے تھا۔ یہی بات برہدارنیک میں بھی کہی ہے۔

नाहं मोहं ब्रवीमि अनुच्छित्तिधर्मायमात्मेति ॥

بارھویں باب کا آغاز

اب ناستک (ایشور کی ہستی سے منکر) متوں میں سے چارواک۔ بودھ اور جین مت کے کھنڈن منڈن (تردید و تائید) کا مضمون تحریر کرتے ہیں۔

برہسپتی کے بنیادی عقاید

(۱)۔ ایک شخص برہسپتی نامی ہو گزرا ہے جو وید۔ ایشور اور یگیہ وغیرہ اپنے اصولوں کو بھی نہیں مانتا تھا۔ اُس کا اعتقاد ملاحظہ کیجئے۔

यावज्जीवं सुखं जीवेन्नास्ति मृत्योरगोचरः ।
भस्मीभूतस्य देहस्य पुनरागमनं कुतः ॥

لفظی ترجمہ بجانب مترجم

(جب تک جیوے سکھ سے جیوے۔ موت کے اختیار سے باہر کوئی نہیں جسم کے خاکستر ہونے کے بعد پھر آواگون کس طرح ہو سکتا ہے)۔

چارواک کے اعتقاد اُپدیش اور عیاشی ہے

(۲)۔ کوئی انسان وغیرہ ذی روح موت کے اختیار سے باہر نہیں ہے یعنی سب کو مرنا ہے۔ اس لئے جب تک جسم میں جان رہے تب تک سکھ سے رہنا چاہئے۔ اگر کوئی کہے کہ دھرم پر چلنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر دھرم کو چھوڑیں تو دوسرے جنم میں بڑا دکھ ملے (تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے) اُس کو چارواک جواب دیتا ہے کہ ارے بھولے بھالے! مرنے کے بعد وہ جسم جس نے کھایا پیا تھا بھسم ہو جاتا ہے وہ پھر دنیا میں نہیں آئیگا۔ اس لئے جس طرح ہو سکے آنند میں رہو۔ دنیا میں حکمت عملی سے چلو حقیقت جھٹلاؤ۔ اور اس سے حسب مرضی لطف اٹھاؤ اسی دنیا کو سمجھو۔ پرلوک (دوسرا جنم) کچھ نہیں ہے۔

(۳) جسم ہی جیو ہے

دیکھو! پرتھوی۔ جل۔ آگ۔ ہوا ان چار عناصر کی ترکیب و ہیئت سے یہ جسم بنا

جینیوں کی کتابیں بالکل باطل ہیں

یہ بودھ اور جین مذہب کا مضمون خود ان کے علاوہ دیگر مذہب والوں کے لئے بھی نہایت مفید اور واقفیت کا ذریعہ ہو گا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنی کتابیں کسی دوسرے مذہب والے کو دیکھنے پڑھنے یا نقل تک کرنے کے لئے نہیں دیتے۔ بڑی کوشش و محنت سے میں نے اور خصوصاً آریہ سماج بمبئی کے منتری سیٹھ سیوک لال کرشن داس نے ان کی کتابیں حاصل کیں۔ مطبع جین پربھاکر واقع شہر کاشی میں ان کی بعض کتابوں کے چھپ جانے اور نیز بمبئی میں کتاب موسومہ "پرکرن رتناکر" کے طبع ہونے سے سب لوگوں کو جینیوں کے مذہب کا مطالعہ کرنا آسان ہو گیا ہے۔

کیا یہ عالموں کی بات ہے کہ اپنے مذہب کی کتابیں خود ہی دیکھیں اور دوسروں کو نہ دکھاویں۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کتابوں کے مصنفوں کو پہلے ہی شک تھا کہ ان میں ناممکن باتیں لکھی ہیں۔ اگر غیر مذہب والے دیکھیں گے تو تردید کریں گے اور اگر ہمارے مذہب والے دوسروں کی کتابوں کو دیکھیں گے تو اس مذہب پر اعتقاد نہیں رہے گا۔ خیر کچھ ہی ہو۔ مگر بلاشبہ بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ جن کو اپنے عیب تو دکھائی نہیں دیتے مگر دوسروں کی عیب جوئی میں از حد کمربستہ رہتے ہیں۔ یہ انصاف نہیں ہے کیونکہ اول انسان اپنے عیبوں کو دیکھ کر دور کر کے پیچھے دوسرے شخص کے عیبوں پر نظر ڈال کر انہیں دور کرے۔ اب میں بودھ اور جینیوں کے مذہب کا مضمون سب نیک لوگوں کے روبرو پیش کرتا ہوں جو کچھ اور جیسا کچھ ہے اس پر غور کریں۔

کہ عاقلاں را اشارہ کافی است۔

دیباچہ ضمنی دوم

جین مت رامائن و مہابھارت سے بعد کا ہے۔

۱- جب آریہ ورت کے باشندوں سے حق و باطل کی تمیز کرانے والی سب وید ودیا اندھ ہو گئی اور یہ اودیا ملک کے پھیلنے سے مختلف فرقے کھڑے ہو گئے تو یہی سبب جین وغیرہ خلاف علم و عقل مذاہب کے رواج پانے کا ہوا کیونکہ بالمیک کی تصنیف اور مہابھارت وغیرہ میں جینیوں کا نام تک بھی نہیں لکھا اور جینیوں کی کتابوں میں بالمیک کی تصنیف اور مہابھارت میں بیان کی ہوئی رام کرشن وغیرہ کی داستانیں بڑی تفصیل کے ساتھ لکھی ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ مذہب ان کے بعد جاری ہوا۔ کیونکہ اگر جینی لوگوں کا مذہب جیسا کہ وہ لکھتے ہیں۔ ویسا ہی قدیم ہوتا تو بالمیک وغیرہ کی کتابوں میں ضرور اُن کا ذکر آتا۔ پس جین مذہب ان کتابوں کے بعد چلا ہے ‎‎‎‎‎‎‎‎•

چونکہ رامائن و مہابھارت میں جینیوں کی کتب کا حوالہ نہیں ہے

۲- اگر کوئی جینی یہ کہے کہ جینیوں کی کتابوں سے داستانیں لے کر بالمیک وغیرہ نے کتابیں بنائی ہوں گی تو اُس سے پوچھنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ بالمیک کی تصنیف وغیرہ میں تمہاری کتابوں کا نام کہیں بھی نہیں لکھا اور تمہاری کتابوں میں اُن کا نام کیوں آتا ہے۔ کیا بیٹا باپ کے جنم کو دیکھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جین اور بودھ مذہب شیو اور شاکت وغیرہ متوں کے بعد چلے ہیں •

سچ اور جھوٹ کی تحقیقات کرنا انسان کا فرض ہے

۳- اب اس بارھویں باب میں جو باتیں جینیوں کے مذہب کے بارہ میں لکھی گئی ہیں وہ اُن کی کتابوں کے حوالہ سے لکھی گئی ہیں۔ اس میں جینی لوگوں کو بُرا نہ ماننا چاہئے کیونکہ ہم نے جو کچھ ان کے مذہب کے متعلق لکھا ہے۔ اس سے محض جھوٹ و سچ کی تحقیقات مقصود ہے مخالفت یا نقصان پہنچانے کا منشا نہیں ہے۔ جب جینی و بودھ یا دیگر لوگ اس مضمون کو دیکھیں گے تو اُن سب کو حق و باطل کی تحقیقات پر سوچنے اور تحریر کرنے کا موقع ملے گا۔ اور واقفیت بھی ہو گی۔ جب تک آمنے سامنے ہو کر یا بطریق دعوے و تردید بحث کے ساتھ بحث یا تحریر نہ کی جاوے تب تک حق و باطل کی تحقیقات نہیں ہو سکتی۔ جب تک عالموں کے درمیان حق و باطل کی تحقیق نہیں ہوتی تب ہی تک علم سے بے بہرہ لوگوں کو سخت تاریکی میں پڑ کر بہت دکھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے حق کی فتح اور جھوٹ کی فنا کے لئے دوستانہ طریق پر بحث یا تحریر کرنا ہر ایک انسان کا مقدم کام ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ تو انسانوں میں کبھی ترقی نہ ہو سکے •

نمبر شمار	آریہ راجے	برس	ماہ	دن
۱	پرتھوی راج	۱۲	۲	۱۹
۲	ابھے پال	۱۴	۵	۱۷
۳	درجن پال	۱۱	۴	۱۴
۴	اودے پال	۱۱	۷	۳
۵	یش پال	۳۶	۴	۲۷
	میزان	۸۶	۰	۲۰

راجا یش پال پر سلطان شہاب الدین غوری گڑھ غزنی سے چڑھائی کر کے آیا۔ اور راجا یش پال کو پریاگ کے قلعہ میں سمت ۱۲۴۹ میں پکڑ کر قید کر لیا۔ اور خود اندرپرستھ یعنی دہلی کی سلطنت کرنے لگا۔ اور سو ۵۳ پشتیں ۷۵۴ سال ایک ماہ ۱۷ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل بہت تواریخوں میں لکھی ہے اس لئے یہاں نہیں لکھی ۔

اس کے آگے بودھ اور جین مت کے بارہ میں لکھا جائیگا ۔

شری مد دیانند سرسوتی سوامی کی بنائی ہوئی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا گیارھواں باب دربارہ تردید آریہ ورتی مذاہب آریہ ورت ختم ہوا ۔

---

(۱) نوٹ صفحہ افتتاحی نامحرم پہلی کا ترجمہ پشت کیا گیا ہے۔ اور پشت سے مراد جانشین کی بھی جا سکتی ہے ۔

نوٹ نمبر ۲ - اس کے جواہرات تاریخوں میں یوں لکھا ہے کہ راجہ پرتھوی راج پر سلطان شہاب الدین چڑھ کر آیا اور کئی بار ہار کر لوٹ گیا آخری مرتبہ سمت ۱۲۴۹ میں آپس کی پھوٹ سے راجہ پرتھوی راج کو شکست دیکر اور قید کر کے اپنے ملک کو لے گیا بعد ازاں دہلی یعنی اندرپرستھ کا راج خود کرنے لگا۔ مسلمانوں کا راج ۶۳۲ پشت اور ۷۴۵ برس رہا

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجا آدھی سین	۱۸	۵	۲۱
۲	ولابل سین	۱۲	۴	۲
۳	کیتو سین	۱۵	۷	۱۲
۴	مادھو سین	۱۲	۴	۳
۵	سیور سین	۲۰	۱۱	۲۶
۶	بھیم سین	۵	۱۰	۹
۷	کلیان سین	۴	۸	۲۱
۸	ہری سین	۱۲	۰	۲۵
۹	کشیم سین	۸	۱۱	۱۵
۱۰	نارائن سین	۲	۲	۲۹
۱۱	لکشمی سین	۲۶	۱۰	۰
۱۲	داسود سین	۱۱	۵	۱۹
	میزان	۱۵۱	۱۱	۲

راجا داسود سین نے لیتے امرا کو بہت ستایا تھا۔ اس لئے راجا کے مشیر دیپ سنگھ نے فوج کے ساتھ مل کر راجا کے ساتھ لڑائی کی اور اس لڑائی میں راجا کو مار کر دیپ سنگھ خود راج کرنے لگا اور ۶ پشتیں ۱۰۷ سال ۱۲ مہینے ۲۲ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	دیپ سنگھ	۱۷	۱	۲۶
۲	راج سنگھ	۱۴	۵	۰
۳	رن سنگھ	۹	۸	۱۱
۴	نر سنگھ	۴۵	۰	۱۵
۵	ہری سنگھ	۱۳	۲	۲۹
۶	جیون سنگھ	۸	۰	۱
	میزان	۱۰۷	۱۲	۲۲

راجا جیون سنگھ نے کسی سبب سے اپنی تمام فوج شمال کی جانب بھیج دی۔ یہ خبر پا کر پرتھوی راج چوہان دیراٹ کے راجا نے جیون سنگھ پر چڑھائی کی اور لڑائی میں جیون سنگھ کو مار کر اندرپرستھ کی سلطنت کرنے لگا۔ ۵ پشتیں ۸۶ سال ۲۰ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اس لڑائی میں ملوک چند نے وکرم پال کو مار کر اندرپرستھ کی سلطنت کی۔ اور ۱۰ پشتیں ۱۹۱ سال ۱ مہینہ ۱۶ دن تک حکمران رہیں تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	ملوک چند	۵۴	۲	۱۰
۲	وکرم چند	۱۲	۷	۱۲
۳	امین چند ۱؎	۱۰	۰	۵
۴	رام چند	۱۳	۱۱	۸
۵	ہری چند	۱۴	۹	۲۴
۶	کلیان چند	۱۰	۵	۴
۷	بھیم چند	۱۶	۲	۹
۸	بوب چند	۲۶	۳	۲۲
۹	گووند چند	۳۱	۷	۱۲
۱۰	رانی پدماوتی ۲؎	۱	۰	۰
	میزان	۱۹۱	۱	۱۶

رانی پدماوتی لاولد مر گئی۔ اس لئے تمام درباریوں نے مشورہ کرکے ہری پریم ویراگی کو تخت پر بٹھایا اور خود سلطنت کرنے لگے۔ ۴ پشتیں ۵۰ سال اور ۲۱ دن تک حکمران رہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	ہری پریم	۷	۵	۱۶
۲	گووند پریم	۲۰	۲	۸
۳	گوپال پریم	۱۵	۷	۲۸
۴	مہا باہو	۶	۸	۲۹
	میزان	۵۰	۰	۲۱

راجہ مہا باہو سلطنت چھوڑ کر جنگل میں تپسیا دریاضت کرنے چلے گئے۔ یہ بات بنگال کے راجہ دھی سین نے سنتے ہی اندرپرستھ میں آکر خود سلطنت کرنی شروع کر دی۔ اور ۱۲ پشتیں ۱۵۱ سال ۱ مہینے ۲ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱؎ ان کا نام کہیں ہانک چند بھی لکھا ہے۔

۲؎ یہ پدماوتی گووند چند کی رانی تھی۔

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۹	راج پال	۳۶	۰	۰
	میزان	۳۷۴	۱۱	۲۶

راجا راج پال اُس کے باجگذار مہیں پال نے مار کر سلطنت کی۔ اور ایک ہی پشت ۱۴ سال تک رہی، اس کی تفصیل نہیں ہے۔

راجا مہیں پال کی سلطنت پر راجا وکرم آدتیہ نے ۳۲ اوجین کا دھارا نگری سے فوج کشی کی اور راجا مہیں پال کو مار کر سلطنت کرنے لگا۔ اور ایک ہی پشت ۹۳ سال تک حکمران رہی اسکی تفصیل نہیں۔

راجا وکرم آدتیہ کو شالی واہن کے امراء سمندر پال یوگی پیٹھن نے مار کر سلطنت کی اور ۱۶ پشتیں ۳۷۲ سال ۴ مہینے ۲۷ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجہ	برس	ماہ	دن
۱	سمندر پال	۵۴	۲	۲۰
۲	چندر پال	۳۶	۵	۴
۳	سہائے پال	۱۱	۴	۱۱
۴	دیو پال	۲۷	۱	۲۸
۵	نرسنگھ پال	۱۸	۰	۲۰
۶	سام پال	۲۷	۱	۱۷
۷	رگھو پال	۲۲	۳	۲۵
۸	گووند پال	۲۷	۱	۱۷
۹	امرت پال	۳۶	۱۰	۱۳
۱۰	بلی پال	۱۲	۵	۲۷
۱۱	مہی پال	۱۳	۸	۴
۱۲	ہری پال	۱۴	۸	۴
۱۳	سیس پال[۱]	۱۱	۱۰	۱۳
۱۴	مدن پال	۱۷	۱۰	۱۹
۱۵	کرم پال	۱۶	۲	۲
۱۶	وکرم پال	۲۴	۱۱	۱۳
	میزان	۳۷۲	۴	۲۷

راجا وکرم پال نے مغربی سمت کے راجا ملکھ چند بوہرا پر چڑھائی کر کے میدان میں لڑائی کی

۱ کسی تواریخ میں بھیم پال بھی لکھا ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجا ویرمہا	۳۵	۱۰	۸
۲	اجیت سنگھ	۲۷	۷	۱۹
۳	سروَدت	۲۸	۳	۱۰
۴	بھون پتی	۱۵	۴	۱۰
۵	ویرسین	۲۱	۲	۱۳
۶	مہی پال	۴۰	۸	۷
۷	شترو شال	۲۶	۴	۳
۸	سنگھ راج	۱۷	۲	۱۰
۹	تیج پال	۲۸	۱۱	۱۰
۱۰	مانک چند	۳۷	۷	۲۱
۱۱	کام سینی	۴۲	۵	۱۰
۱۲	شترو مردن	۸	۱۱	۱۳
۱۳	جیون لوک	۲۸	۹	۱۷
۱۴	ہری راؤ	۲۶	۱۰	۲۹
۱۵	ویرسین (دوم)	۳۵	۲	۲۰
۱۶	آدتیہ کیتو	۲۳	۱۱	۱۳
	میزان	۴۴۵	۵	۳

راجا آدتیہ کیتو مگدھ کے راجا کو پریاگ کے راجا دھن دھر نامی نے مار کر سلطنت کی۔ اور ۹ پشتیں ۳۷۴ سال ۱۱ مہینے ۲۶ دن تک حکمران رہیں۔ انکی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجا دھن دھر	۴۲	۷	۲۴
۲	مہرشی	۴۱	۲	۲۹
۳	سنرچی	۵۰	۱۰	۱۹
۴	مہایدھ	۳۰	۳	۸
۵	دورناتھ	۲۸	۵	۲۵
۶	جیون راج	۴۵	۲	۵
۷	رُدرسین	۴۷	۴	۲۸
۸	آرلک	۵۲	۱۰	۸

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۲۴	کرودی	۴۴	۲	۸
۲۵	الم بیک	۵۰	۱۱	۸
۲۶	اودے پال	۳۸	۹	۰
۲۷	دون مل	۴۰	۰	۲۹
۲۸	دمات	۳۲	۰	۰
۲۹	بھیم پال	۵۸	۵	۸
۳۰	کشیمک	۴۸	۱۱	۲۱
	میزان	۱۷۰	۲۹	۱۰

راجہ کشیمک کے وزیر اعظم وشروا نے راجا کشیمک کو مار ڈالا اور چودہ پشتوں نے پانچ سو سال ۳ ماہ اور ۱۷ دن تک راج کیا۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	وشروا	۱۷	۳	۲۹
۲	پوریسینی	۴۲	۸	۲۱
۳	ویرسین	۵۲	۱۰	۷
۴	اننگ شائی	۴۷	۸	۲۳
۵	ہری جت	۳۵	۹	۱۷
۶	پرم سینی	۴۴	۲	۲۳
۷	سکھ پاتال	۳۰	۲	۲۱
۸	کدرت	۴۲	۹	۲۴
۹	سج	۳۲	۲	۱۴
۱۰	امرچوڑ	۲۷	۳	۱۶
۱۱	امی پال	۲۲	۱۱	۲۵
۱۲	دشرتھ	۲۵	۴	۱۲
۱۳	ویرسال	۳۱	۸	۱۱
۱۴	ویرسال سین	۴۷	۰	۱۴
	میزان	۵۰۰	۳	۱۷

راجا ویرسال سین کو وزیر مہاپردھان نے مار کر سلطنت کی۔ اور اس کے بعد ۱۶ پشتیں ۴۴۵ برس ۵ مہینے ۳ دن تک حکمران رہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

اِن کی تفصیل یہ ہے

نمبرشمار	آریہ راجا	برس	ماہ	دن
۱	راجہ یدھشٹر	۳۶	۸	۲۵
۲	راجہ پریکشت	۶۰	۰	۰
۳	راجہ جنمیجے	۸۴	۷	۲۳
۴	راجہ اشومیدھ	۸۲	۸	۲۲
۵	دویتہ راما	۸۸	۲	۸
۶	چھترمل	۸۱	۱۱	۲۷
۷	چترتھ	۷۵	۳	۱۸
۸	دشٹ شیلیہ	۷۵	۱۰	۲۴
۹	راجہ اگرسین	۷۸	۷	۲۱
۱۰	راجا شورسین	۷۸	۷	۲۱
۱۱	بھون پتی	۶۹	۵	۶
۱۲	رنجیت	۶۵	۱۰	۴
۱۳	رکھشک	۶۴	۷	۴
۱۴	سکھدیو	۶۲	۰	۲۴
۱۵	نرہری دیو	۵۱	۱۰	۲
۱۶	شچی رتھ	۴۲	۱۱	۲
۱۷	شورسین (دوم)	۵۸	۱۰	۸
۱۸	پربت سین	۵۵	۸	۱۰
۱۹	میدھاوی	۵۲	۱۰	۱۰
۲۰	سون چیر	۵۰	۸	۲۱
۲۱	بھیم دیو	۴۷	۹	۲۰
۲۲	نرہری ہری دیو	۴۵	۱۱	۲۳
۲۳	پورنمل	۴۴	۸	۷

دھرتی زمین کے اول مہاراجہ سوائمبھو منو سے لے کر مہاراجہ یدھشٹر کی تواریخ کتاب مہابھارت میں درج ہے یعنی مہاراجہ یدھشٹر سے لیکر مہاراجہ ادیتسین پال تک کا مختصر شجرہ نسب لکھا جاتا ہے۔

سے لے کر مہاراجا ادیتسین پال تک جو راجا ہوئے ہیں درج کرتے ہیں ۔

شریمان مہاراجہ سوائمبھو منو جی سے لے کر مہاراجہ یدھشٹر تک کی تواریخ مہابھارت وغیرہ میں لکھی ہوئی ہے ۔ اس سے شریف لوگوں کو اس ملک کی تواریخ کا کچھ حال ظاہر ہو جائے گا - اگرچہ یہ مضمون رسالہ ودیا ہتی سنمت ہرشچندر کا اور موہن چندرکا میں جو کہ چھپتے ہیں دو دفعہ شری ناتھ دوارہ ملک چتوڑگڑھ ریاست اودے پور میواڑ ملک راجپوتانہ سے نکلتا تھا چھپا تھا اس سے ہم نے ترجمہ کیا ہے ۔

اسی طرح سے اگر ہمارے آریہ بھائی تواریخی اور علمی کتب کی تحقیقات کر کے لوگوں پر تحقیقات ظاہر کریں گے تو ملک کو بہت فائدہ پہنچے گا ۔

مذکورہ بالا رسالہ کے اڈیٹر کو ایک دوست سے ایک پرانی کتاب جو کہ سمت ۱۷۸۲ بکرمی میں لکھی ہوئی تھی دستیاب ہوئی اور اس میں سے انہوں نے اخذ کر کے رسالہ نمبر ۱۹ ۔ ۲۰ بابت ماہ اکتوبر سمت ۱۹۳۶ میں مندرجہ ذیل شجرہ نسب شائع کیا ہے ۔

ملک آریہ ورت کے راجاؤں کی ونشاولی یعنی شجرہ نسب

اندرپرستھ میں آریہ لوگوں نے شری مان مہاراجا ادیتسین پال تک سلطنت کی ۔ شریمان مہاراجا یدھشٹر سے لیکر مہاراجا ادیتسین پال تک راجاؤں کی قریباً ایک سو چوبیس پشتوں نے ۴۱۵۷ سال ۹ ماہ ۱۴ دن تک سلطنت کی ۔ اس کی تفصیل یوں ہے ۔

راجا	تعداد پشت	برس	ماہ	دن
آریہ راجا	۱۲۴	۴۱۵۷	۹	۱۴

شریمان مہاراجا یدھشٹر کی قریباً ۳۰ پشتیں ۱۷۷۰ سال ۱۱ مہینے ۱۰ دن تک حکمران رہیں ۔

بڑے ہی سیدھے ہیں ۔ کوئی مٹھائی ۔ کوئی پیسہ ۔ کوئی روپیہ ۔ کوئی اشرفی ۔ کوئی کپڑا اور کوئی اناج دال بھینٹ کرتا ہے ۔ پھر جب تک بہت سا قدر رہا تب تک حسب دلخواہ لوٹتے رہے اور جب بعض دو ایک آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں کو لڑکا ہونے کی دعا خیر یا نا کہ اٹھا کر دیدیتا ہے ۔ اور ان سے ہزاروں روپے لیکر کہہ دیتا ہے کہ اگر تیرا سچا اعتقاد ہوگا تو لڑکا ہو جائے گا ۔

اس قسم کے بہت سے ٹھگ ہوتے ہیں جن کی عالم لوگ ہی آزمائش کر سکتے ہیں اور کوئی نہیں ۔ اس لئے وید وغیرہ علم کا پڑھنا اور نیک صحبت میں رہنا چاہئے تاکہ انسان کو کوئی ٹھگ نہ سکے اور دوسروں کو بھی بچا سکے ۔ انسانیت کی آنکھ علم ہی ہے ۔ بغیر تعلیم و تربیت کے علم حاصل نہیں ہوتا ۔ جو بچپن سے نیک ہدایت پاتے ہیں وے ہی انسان اور عالم ہوتے ہیں ۔ جو بد صحبت میں رہتے وے بدکار ۔ گناہگار ۔ بیوقوف رہ کے جاہل ہو کر بڑی تکلیفات اٹھاتے ہیں ۔ اسی وجہ سے گیان کی فضیلت کہی گئی ہے کہ جو جانتا ہے وہی مانتا ہے ۔

न वेत्ति यो यस्य गुणप्रकर्षं स तस्य निन्दां सततं करोति ।
यथा किराती करिकुम्भजाता मुक्ताः परित्यज्य बिभर्ति गुञ्जाः
वृ० चा० अ० ११ । श्लो० १२ ॥ بردھ چانکیہ ۱۱ ۔ ۱۲

یہ چانکیہ کا شلوک ہے کہ جو کسی کی خوبی نہیں جانتا وہ اس کی مذمت ہمیشہ کرتا ہے جیسے جنگلی بھیلنی گج مکتا (موتی) کو چھوڑ گھونگچی کا ہار پہن لیتی ہے ویسے ہی جو شخص عالم گیانی دھرم پر چلنے والا ۔ نیک آدمیوں کی صحبت میں رہنے والا یوگی ۔ بھگتی ۔ نفس کش ۔ نیک سیرت ہوتا ہے وہی دھرم ۔ ارتھ ۔ کام اور موکش کو حاصل کر کے اس جنم اور آئندہ جنم میں ہمیشہ راحت بھوگتا ہے ۔

یہ آریہ ورت کے رہنے والے لوگوں کے مذاہب کے بارہ میں مختصر طور پر لکھا ہے اس کے آگے جو آریہ راجاؤں کی مختصر سی تواریخ ملی ہے وہ تمام شریف لوگوں کی آگاہی کے لئے ظاہر کیجاتی ہے ۔

۱۱۵ ۔ اب آریہ ورت کے راجاؤں کا شجرہ نسب کہ جس میں شریمان مہاراجہ یدھشٹر

دلّی مترجم: لفظ شاعرانہ خیال ہے کہ ہاتھی کے ماتھے میں موتی ہوتا ہے اس کو گج مکتا کہتے ہیں ۔

اسی طرح دولت کی خواہش والے سے "کیا یہاں تھیلیاں رکھی ہیں؟ جو دولت کی خواہش کر کے آیا"؟ فقیروں کے پاس دولت کہاں رکھی ہے"؟ مریض سے "کیا ہم طبیب ہیں جو تو مرض دور کرنے کی خواہش سے آیا؟ ہم طبیب نہیں ہیں جو تیری مرض دور کر دیں کسی طبیب کے پاس جا"۔

لیکن جب اس کا باپ بیمار ہو تو اس کا مرید انگوٹھا، اگر ماں بیمار ہو تو انگوٹھے کے پاس کی انگلی، اگر بھائی بیمار ہو تو درمیانی انگلی۔ اگر عورت بیمار ہو تو تیسری اگر لڑکی بیمار ہو تو چھوٹی انگلی دکھا دیتا ہے۔ اس کو دیکھ کر وہ سدھ کہتا ہے کہ تیرا باپ بیمار ہے تیری ماں۔ تیرا بھائی۔ تیری عورت اور تیری لڑکی بیمار ہے۔ تب تو وے چاروں ہی فدا ہو جاتے ہیں۔ سادھک لوگ اُن سے کہتے ہیں دیکھو! جیسے ہم نے کہا تھا ویسے ہی ہیں یا نہیں؟

گرستی کہتے ہیں ہاں جیسا تم نے کہا تھا ویسے ہی ہیں تم نے ہمارا بڑا بھلا کیا اور ہماری بھی بڑی خوش قسمتی تھی جو ایسے عارف ملے جن کے دیدار کر کے ہم خوش ہو گئے۔ مرید کہتا ہے سنو بھائی! یہ مہاتما (عارف) آزاد ہیں۔ یہاں بہت دن نہیں ٹھہریں گے۔ اگر ان کی دعا خیر لینی ہو تو اپنی توفیق کے مطابق ان کی تن من دھن سے خدمت کرو کیونکہ "سیوا سے میوہ ملتا ہے"۔ اگر کسی پر نظر عنایت ہو گئی تو نہ معلوم کیا دعا دیدیں۔ سنتوں کی کیفیت عجیب ہے۔ گرستی ایسی لو لو پتو کی باتیں سن کر بڑی خوشی سے اُن کی تعریف کرتے ہوئے گھر کی راہ لیتے ہیں۔ مرید بھی اُن کے ساتھ ہی چلے جاتے ہیں اس لئے کہ کوئی اُن کی قلعی نہ کھول دے۔ وہ دولتمند اپنے جن دوستوں سے ملیں اُن کے سامنے اُس (سادھو) کی تعریف کرتے ہیں۔

اسی طرح جو جو مریدوں کے ساتھ جاتے ہیں اُن اُن کا حال سب بتا دیتے ہیں۔ شہر میں (یہ) پھیلتا ہے کہ فلاں جگہ ایک بڑے سدھ پیر آئے ہیں اُن کے پاس چلیں۔ تب جوق در جوق لوگ جاتے اور بہت سے پوچھنے لگتے ہیں کہ جناب میرے دل کی بات کہئے۔ تب تو انتظام کے درہم برہم ہو جانے سے چپ چاپ ہو کر وہ خاموشی اختیار کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم کو بہت مت ستاؤ۔ تب تو جھٹ اُس کے مرید بھی کہنے لگ جاتے ہیں کہ اگر تم ان کو بہت ستاؤ گے تو چلے جائیں گے اور جو کوئی بڑا دولتمند ہوتا ہے وہ مرید کو الگ بلا کر پوچھتا ہے کہ ہمارے دل کی بات کہلا دو تو ہم سچ مانیں۔ مرید نے پوچھا کیا بات ہے؟ دولتمند نے اُس کو بتا دی۔ تب اُس کو اسی قسم کے طریق سے بلا کر بٹھا دیتا ہے۔ اُسے سدھ نے سمجھ کر جھٹ کہہ دیا تب تو میلہ بھر نے سُن لیا کہ اہو!

ہیں۔ باباجی سب کو لڑکے ہونے کی دعا خیر کہہ دیتا ہے۔ اُن میں سے جس جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے وہ سمجھتی ہے کہ باباجی کی کلام کی برکت سے ہوا۔ جب اُس سے کوئی پوچھے کہ سُوری۔ کُتّی۔ گدھی اور مرغی وغیرہ کے بچے کس باباجی کی کلام کی برکت سے ہوتے ہیں تب وہ کچھ بھی جواب نہ دے سکے گی۔ اگر کوئی کہے کہ میں لڑکے کو زندہ رکھ سکتا ہوں تو آپ ہی کیوں مر جاتا ہے؟

دھن ساری کے ٹھگ اور دیگر ٹھگ ایسی لیلا کرتے ہیں کہ لکھے پڑھے بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔

۱۱۴ کتنے ہی دغاباز ایسا فریب کھیلتے ہیں کہ بڑے بڑے عقلمند بھی دھوکا کھا جاتے ہیں۔ مثلاً دھن ساری کے ٹھگ۔ یہ لوگ پانچ سات ملکر دور دراز ملکوں میں جاتے ہیں۔ جو جسم کا موٹا تازہ ہوتا ہے اُس کو پیر یا کامل بنا لیتے ہیں۔ جس شہر یا گاؤں میں دولتمند لوگ ہوتے ہیں اُس کے نزدیک جنگل میں اُس سِدّھ کو بٹھا دیتے ہیں۔ اُس کے ساتھی۔ مُرید شہر میں جاکر انجان بنکر ہر کسی سے دریافت کرتے ہیں کہ تم نے ایسے مہاتما کو یہاں کہیں دیکھا ہے یا نہیں؟ وے ایسا سُن کر پوچھتے ہیں کہ وہ مہاتما کون اور کیسا ہے؟ مُرید کہتا ہے کہ بڑا سِدّھ ہے دل کی باتیں بتلا دیتا ہے جو منہ سے کہتا ہے وہی ہو جاتا ہے بڑا یوگی راج ہے اُس کے دیدار کے لئے ہم اپنے گھربار چھوڑ کر تلاش میں ہیں۔ جنہوں نے کسی سے سُنا تھا کہ وے مہاتما اس طرف کو آئے ہیں۔ گرہست کہتا ہے کہ جب وہ مہاتما تم کو ملیں تو ہم کو بھی بتلانا اُن کے دیدار کریں گے اور دل کی باتیں پوچھیں گے۔ اسی طرح دن بھر شہر میں پھرتے اور ہر ایک کو اُس پیر۔ مُرید کی بات بتلا کر رات کو پیر و مرید ملکر کھاتے پیتے اور سو رہتے ہیں پھر علی الصباح شہر یا گاؤں میں جاکر اُسی طرح دو تین دن کہکر پھر چاروں مرید علیحدہ علیحدہ طور پر ایک ایک مالدار سے کہتے ہیں کہ وہ مہاتما مل گئے۔ تم کو ان کا دیدار کرنا منظور ہو تو چلو وے جب تیار ہوتے ہیں تب مُرید اُن سے پوچھتے ہیں کہ تم کیا بات پوچھنی چاہتے ہو ہم سے کہو؟ کوئی اولاد کی خواہش ظاہر کرتا۔ کوئی دولت کی۔ کوئی بیماری کے دفعیہ کی اور کوئی دشمن کے جیتنے کی۔

اُن کو وے مُرید لے جاتے ہیں۔ پیر و مریدوں نے جیسے اشارے مقرر کر رکھے ہیں وہ اُن سے کام لیتے ہیں۔ یعنی جس کو دولت کی خواہش ہو اُس کو داہنی طرف۔ جس کو اولاد کی خواہش ہو اُس کو مقابل کی طرف۔ اور جس کو بیماری کے دور کرنے کی خواہش ہو اُس کو بائیں طرف اور جس کو دشمن پر غالب آنے کی خواہش ہو اُس کو پیچھے سے لیجا کر مقابل والوں کے درمیان بٹھا دیتے ہیں۔ جب نمسکار کرتے ہیں اُسی وقت وہ سِدّھ اپنی پیری کی ترکیب میں بآواز بلند بولتا ہے۔ کیا یہاں ہمارے پاس لڑکے رکھے ہیں جو تو لڑکے کی خواہش کرکے آیا ہے؟

پاکھنڈ کے طریق ہیں اُن کی تردید میں راغب نہیں ہوتے ۔

ان کے نکمے رہنے سے جھوٹے مذہب ترقی پا رہے ہیں -

۱۱۰ - یہ سنیاسی لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ ہم کو تردید و تائید سے کیا مطلب؟ ہم تو مہاتما ہیں - ایسے لوگ بھی دُنیا کا بھار بن رہے ہیں ۔ جب ان کی یہ حالت ہے تب ہی تو وید مارگ کے مخالف وام مارگ وغیرہ فرقے والے عیسائی مسلمان جینی وغیرہ بڑھ گئے (اور) اب بھی بڑھتے جاتے ہیں ۔ ان کی بربادی ہو رہی ہے تو بھی اُن کی آنکھ نہیں کُھلتی کُھلے کہاں سے۔ کاش کہ اُن کے دل میں رفاہ عام کا خیال اور فرض کے پورا کرنے کا شوق ہو ۔

یہ سنیاسی دنیا کی مذمت سے ڈرتے اور عیش و عشرت میں غافل رہتے ہیں -

۱۱۱ - البتہ یہ لوگ اپنی عزت کھانے پینے کے سوائے اور کچھ بھی نہیں سمجھتے دنیا کی مذمت سے بہت ڈرتے ہیں ۔ (لوک ایشنا) دُنیاوی عزت (وِت ایشنا) دولت بڑھانے میں مصروف ہو کر عیش اُڑانا (پُتر ایشنا) اولاد کی مانند چیلوں سے محبت رکھنا ۔ ان تینوں ایشناؤں (دُنیوی خواہشوں) کا ترک کرنا مناسب ہے ۔ جب دُنیوی خواہش ہی نہیں دور ہوئیں تو پھر سنیاس کیونکر ہو سکتا ہے؟ اور رو رعایت سے پاک ہو کر وید مارگ کے اُپدیش سے دنیا کی بھلائی کرنے میں دن رات مشغول رہنا سنیاسیوں کا افضل کام ہے - جب اپنے لائق کاموں کو نہیں کرتے پھر سنیاسی وغیرہ نام رکھانا فضول ہے - جیسے گرہستی کاروبار اور اپنی بہتری کے لئے محنت کرتے ہیں - اُن سے زیادہ غیر کی بھلائی کرنے کیلئے محنت کرنے میں سنیاسی بھی مستعد رہیں - تب ہی سب آشرم ترقی کر سکیں ۔

عیسائی مسلمان وغیرہ غیر مذہب والوں کو آریہ بنا کر ایک دھرمی بنانا چاہئے -

۱۱۲ - دیکھو! تمہارے سامنے پاکھنڈ مت بڑھتے جاتے ہیں - عیسائی مسلمان تک ہوتے جاتے ہیں ذرا بھی تم سے اپنے گھر کی حفاظت اور دوسروں کو ملا لینا نہیں ہو سکتا ۔ کب بنے کہ اندر ہو تو تب جب تم کرنا چاہو! جب تک موجودہ زمانہ اور آنے والے زمانے میں تمہارے اندر ترقی کرنے کی عادت پیدا نہیں ہوتی تب تک آریہ ورت اور دیگر ملکوں کے باشندوں کی ترقی نہیں ہو سکے گی - جب ترقی کے باعث وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا - برہمچریہ وغیرہ آشرموں کا ٹھیک ٹھیک کرنا اور سچے اُپدیش ہوں تب ہی ملکی ترقی ہوتی ہے ۔

لڑکے دینے والے سادھوؤں کی لیلا سے بچنا چاہئے -

۱۱۳ - خبردار رہو! بہت سی پاکھنڈ کی باتیں تم کو سچ سچ دکھائی دیتی ہیں - مثلاً کوئی سادھو دوکاندار لڑکے وغیرہ دینے کی سدھیاں بتلاتا ہے تب اس کے پاس بہت سی عورتیں جاتی ہیں - اور ہاتھ جوڑ کر لڑکا مانگتی

خاموش ہو بیٹھتے۔ تنخواہ میں سب دلخواہ کھانا پی کر سوتے اور حسد و کینہ میں پھنس کر بُرائی۔ بدفعلی کر کے گذران کرتے۔ بھگوے کپڑے اور ڈنڈا (دھارن) کر کے کمنڈل لینے سے اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتے اور سب سے اعلیٰ جان کر نیک عمل نہیں کرتے ہیں وے سنیاسی بھی دُنیا میں مشغول رہتے ہیں۔ اور جو لوگ دنیا کی بھلائی کرتے ہیں وے اچھے ہیں۔

۱۰۸ (سوال) گری۔ پُری۔ بھارتی وغیرہ گوسائیں لوگ تو اچھے ہیں۔ کیونکہ منڈلی بنا کر ادھر ادھر گھومتے ہیں سینکڑوں سادھوؤں کو عیش کراتے ہیں اور سب جگہ ادویت مت (ہمہ اوست) کا اپدیش کرتے ہیں اور کچھ پڑھتے پڑھاتے بھی ہیں۔ اس لئے وے اچھے ہوں گے۔

گری پُری منڈلیوں میں پھرنے والے بھی نام کے ہی سنیاسی ہیں۔

(جواب) یہ تمام دس نام پیچھے سے فرضی بنائے گئے ہیں قدیمی نہیں۔ ان کی منڈلیاں محض کھانے کے لئے ہیں۔ بہت سے سادھو کھانے ہی کے لئے منڈلی میں رہتے ہیں۔ دمبھی بھی ہیں کیونکہ ایک کو مہنت بناتے ہیں۔ شام کے وقت وہ مہنت جوتی پہن بڑا ہوتا ہے مسند پر بیٹھ جاتا ہے۔ سب برہمن اور سادھو کھڑے ہو کر ہاتھ میں پھول لے کر

नारायणं पद्मभवं वसिष्ठं शक्तिं च तत्पुत्रपराशरं च ।
व्यासं शुकं गौडपदं महान्तम् ॥

اس قسم کے شلوک پڑھ کر ہر ہر بول ان کے اوپر پھولوں کی بارش کر کے پڑ کر نمسکار کرتے ہیں۔ جو کوئی ایسا نہ کرے اس کو وہاں رہنا بھی مشکل ہے۔ یہ دمبھ دُنیا کو دکھلانے کے لئے کرتے ہیں تاکہ دُنیا میں عزت ہو اور مال ملے۔

۱۰۹۔ کتنے ہی مٹھ دھاری گرہستی ہو کر بھی سنیاس کا محض گھمنڈ کرتے ہیں کام کچھ نہیں (کرتے)۔

مٹھ دھاریوں کی لیلا

سنیاسی کے دہی کام ہیں جو پانچویں باب میں لکھ آئے ہیں۔ ان کو ترک کے وقت رائیگاں کھوتے ہیں۔ جو کوئی اچھا اپدیش کرے اس کے بھی مخالف ہوتے ہیں۔ اکثر یہ لوگ بھسم رودراکش پہنتے اور کئی شیو فرقے دعیں ہوتے اور گھمنڈ کرتے ہیں۔ جب کبھی شاستر ارتھ (مباحثہ) کرتے ہیں تو اپنے مت یعنی شنکر آچاریہ کے کہے ہوئے کی تائید اور چکر انکت وغیرہ کی تردید میں راغب ہو جاتے ہیں۔ وید کے طریق کی ترقی اور بچنے

خواص مختلف ہیں ٭

(محقق) جو بچپن میں ایک سی تعلیم دی جائے۔ راست گفتاری وغیرہ دھرم کو اختیار کریں اور دروغگوئی وغیرہ ادھرم کا ترک کریں تو ایک مت ضرور ہو جائے اور دو مت یعنی دھرماتما اور ادھرماتما ہمیشہ رہتے ہیں وہ تو رہیں۔ لیکن دھرماتما زیادہ ہونے اور ادھرمی کم ہونے سے دنیا میں راحت بڑھتی ہے اور جب ادھرمی زیادہ ہوتے ہیں۔ تب دکھ بڑھتا ہے۔ جب سب عالم یکساں اُپدیش کریں تو ایک مت ہونے میں کچھ بھی دیری نہ ہو ٭

(رسن والے) آجکل کلی یگ ہے ست یگ کی بات مت چاہو ٭

(محقق) کلی یگ نام کال (زمانہ) کا ہے۔ زمانہ حرکت کے ناقابل ہونے کی وجہ سے کچھ دھرم و ادھرم کے کرنے میں مددگار یا مخالف نہیں۔ بلکہ تم ہی کلی یگ کی تصویریں بن رہے ہو۔ اگر انسان ہی ست یگ کلی یگ نہ ہوتے تو کوئی بھی دنیا میں دھرماتما نہ ہوتا۔ یہ تمام صحبت کے بھلے بُرے پھل ہیں۔ فطرت کے نہیں ٭

(تنالکر) آمیت کے پاس گیا۔ ان سے کہا کہ مہاراج! تم نے مجھے بچایا۔ نہیں تو میں بھی کسی کے جال میں پھنسکر تباہ و برباد ہو جاتا۔ اب میں بھی ان پاکھنڈیوں کی تردید اور وید کے بتائے ہوئے ست مت کی تائید کیا کرونگا ٭

(نصیحت) ایسی تمام انسانوں کا دھرم یا در عالم و سنیاسیوں کا خاص کام ہے۔ کہ سب انسانوں کو سچائی کی تائید اور جھوٹ کی تردید پڑھا سنا کر سچے اپدیش سے فیض پہنچائیں ٭

نام کے برہمچاری اور سنیاسیوں سے بچنا چاہئے ــ

(سوال) جو برہمچاری سنیاسی ہیں وہ تو ٹھیک ہیں ٭

(جواب) یہ آشرم تو ٹھیک ہیں لیکن آجکل ان میں بھی بہت سی گڑبڑ ہے۔ کتنے ہی برہمچاری نام رکھتے ہیں اور جھوٹ موٹ جٹا بڑھا کر سدھوں کا دعوے کرتے اور جپ پرشچرن (وظائف) وغیرہ میں پھنسے رہتے ہیں۔ علم پڑھنے کا نام نہیں لیتے جس کی وجہ سے برہمچاری نام ہوتا ہے۔ برہم یعنی وید پڑھنے میں کچھ بھی محنت نہیں کرتے وہ برہمچاری بکری کی گردن کے[1] پستان کی مانند فضول ہیں ٭

ویسے ہی سنیاسی (بھی) اپنے علم (وہوکر) ونڈ (عصا) کنڈل (کاسہ) لے کر محض بھیک مانگتے پھرتے اور کچھ بھی وید کے طریق کی ترقی نہیں کرتے (اور) چھوٹی عمر سے سنیاس لے کر گھومتے اور تحصیل علم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ برہمچاری اور سنیاسی جو ادھر ادھر تری بنکی (ل) کی سیر تیرتھ وغیرہ تیرتھوں کی زیارت اور عبادت کرتے پھرتے علم حاصل کر کے بھی

[1] بکری کی گردن کے نیچے جو تھن لٹکتے ہیں ان سے مراد ہے ٭

(مت والے) اُس میں محنت زیادہ اور نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس ہماری لیلا میں نقصان کبھی نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ فایدہ ہی فایدہ ہوتا ہے دیکھو تلسی کے پتے ڈال کر جنامرت دے کنٹھی باندھ دیتے۔ چیلہ مونڈنے سے وہ چیلہ عمر بھر کے لئے مثل حیوان کے ہو جاتا ہے پھر جس طرح چاہیں چلاویں چل سکتا ہے۔

(محقق) یہ لوگ تم کو بہت سا مال کس لئے دیتے ہیں؟

(مت والے) دھرم، سورگ اور مکتی کے لئے۔

(محقق) جب تم ہی مکت نہیں اور مکتی کی ماہیت یا اُس کے حاصل کرنے کے ذریعہ جانتے ہو تو تمہاری خدمت کرنے والوں کو کیا ملے گا۔

(مت والے) کیا اس جہان میں ملتا ہے؟ نہیں بلکہ مرنے کے پیچھے آخرت میں ملتا ہے جتنا یہ لوگ ہم کو دیتے اور خدمت کرتے ہیں وہ سب ان لوگوں کو آخرت میں مل جاتا ہے۔

(محقق) ان کو تو دیا ہوا مل جاتا ہے یا نہیں تم لینے والوں کو کیا ملے گا؟ جہنم یا اور کچھ؟

(مت والے) ہم بھجن کیا کرتے ہیں اس کا سکھ ہم کو ملے گا۔

(محقق) تمہارا بھجن تو تبا ہی کے لئے ہے وہ سب تک یہاں ہی پڑے رہیں گے اور جس گوشت دار جسم کو یہاں پالتے ہو وہ بھی خاکستر ہو کر یہاں ہی رہ جائے گا۔ جو تم ایشور کا بھجن کرتے ہوتے تو تمہاری روح بھی پاک ہوتی۔

(مت والے) کیا ہم ناپاک ہیں؟

(محقق) اندر سے بڑے ناپاک ہو۔

(مت والے) تم نے کیسے جانا؟

(محقق) تمہارے چال چلن (اور) کاروبار سے۔

(مت والے) مہاتماؤں کا برتاؤ ہاتھی کے دانت کی مانند ہوتا ہے۔ جیسے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں ویسے ہی اندر سے ہم پاک ہیں اور باہر سے صرف لیلا کرتے ہیں۔

(محقق) جو تم اندر سے پاک ہوتے تو تمہارے باہر کے کام بھی پاک ہوتے اس لئے اندر سے بھی ناپاک ہو۔

(مت والے) ہم خواہ کیسے ہوں لیکن ہمارے چیلے تو اچھے ہیں۔

(محقق) جیسے تم گرو ہو ویسے تمہارے چیلے بھی ہوں گے۔

[illegible]

دست والے: جب ہم بچپن سے لیکر موت تک کے سُکھوں کو چھوڑیں۔ بچپن سے جوانی تک علم پڑھنے میں رہیں پھر پڑھانے میں اور اُپدیش کرنے میں عمر بھر محنت کریں ہم کو کیا مطلب ہے؟ ہم کو ایسے ہی لاکھوں روپے مل جاتے ہیں۔ چین کرتے ہیں اُسکو کیوں چھوڑیں؟ +

محقق: اس کا نتیجہ تو بُرا ہے۔ دیکھو تم کو بڑی بڑی بیماریاں ہوتی ہیں جلد مر جاتے ہو عقلمندوں کے نزدیک بُرے ٹھیرتے ہو۔ پھر بھی کیوں نہیں سمجھتے؟ +

دست والے: ارے بھائی!

टका धर्मष्टका कर्म टका हि परमं पदम् ।
यस्य गृहे टका नास्ति हा ! टका टकटकायते ॥ १ ॥
आना अंशकलाः प्रोक्ता रूप्योऽसौ भगवान् स्वयम् ।
अतस्तं सर्व इच्छन्ति रूप्यं हि गुणवत्तमम् ॥ २ ॥

ٹُوٹکا ہے۔ دُنیا کی باتیں نہیں جانتا۔ دیکھو ٹکے کے بغیر دھرم ٹکے کے بغیر کرم ٹکے کے بغیر اعلےٰ رتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ جس کے گھر میں ٹکا نہیں ہے وہ ہائے ٹکا ٹکا کرتا کرتا اچھی اشیا کو ٹک ٹک دیکھتا رہتا ہے کہ ہائے! میرے پاس ٹکا ہوتا تو اس عمدہ شئے کا میں لطف اُٹھاتا + ۱

کیونکہ سب کوئی سولہ[1] کلا والے۔ نظر آنے والے۔ بھگوان (خدا) کی بابت سُنا کرتے ہیں لیکن وہ تو نظر نہیں آتا۔ البتہ سولہ آنے اور پیسے کوڑی جزوں کی شکل والا یعنی کلا والا جو روپیہ ہے وہی ظاہر بھگوان ہے۔ اسی لئے سب کوئی روپیوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں کیونکہ سب کام روپیوں سے پورے ہوتے ہیں + ۲

محقق: ٹھیک ہے۔ تمہاری اندرونی لیلا باہر آگئی۔ تم نے جتنا یہ پاکھنڈ کھڑا کیا ہے وہ سب اپنے سُکھ کے لئے کیا ہے۔ لیکن اس میں دُنیا کی بربادی ہوتی ہے کیونکہ جیسا ست اُپدیش سے دنیا کو نفع پہنچتا ہے ویسے ہی جھوٹے اُپدیش سے نقصان ہوتا ہے + جب تم کو روپیہ سے ہی مطلب ہے تو نوکری اور تجارت وغیرہ کام کرکے دولت کو اکٹھی کیوں نہیں کر لیتے +

(نوٹ مترجم) [1] سولہ صفات ایزدی کا نام سولہ کلا ہے اس کی تشریح سوامی جی نے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں کی ہے +

تب محقق نے سب سے کہا کہ تم اسی طرح سب لوگ متفق الرائے ہو کر سچے دھرم کی ترقی اور
مخالف طریق کی تنزلی کیوں نہیں کرتے ہو؟

وے سب بولے اگر ہم ایسا کریں تو ہم کو کون پوچھے؟ ہمارے چیلے ہمارے حکم میں نہیں
رہیں۔ روزی جاتی رہے۔ پھر جو ہم عیش آرام کرتے ہیں وہ سب ہاتھ سے چلا جائے۔ اس لئے
ہم جانتے ہیں تو بھی اپنے اپنے مذہب کا اپدیش اور اس کا جھگڑا کرتے ہی جاتے ہیں۔ کیونکہ
"روٹی کھائیے شکر سے اور دنیا ٹھگئے مکر سے" ایسی بات ہے۔

دیکھو دنیا میں سیدھے سچے انسان کو کوئی نہیں دیتا اور نہ پوچھتا ہے۔ جو کچھ ڈھونگ بازی
اور فریب کرتا ہے وہی مال پاتا ہے۔

محقق: جو تم ایسا پاکھنڈ چلا کر غیر آدمیوں کو ٹھگتے ہو تم کو راجا سزا کیوں نہیں دیتا؟

مت والے: ہم نے راجا کو بھی اپنا چیلہ بنا لیا ہے۔ ہم نے پختہ انتظام کیا ہے۔
ٹوٹے گا نہیں۔

محقق: جب تم فریب سے غیر مذہب والے لوگوں کو ٹھگ کر ان کا نقصان کرتے ہو
تو پرمیشور کے سامنے کیا جواب دو گے؟ اور گھور نرک میں پڑو گے۔ تھوڑی زندگی کے
لئے اتنا بھاری گناہ کرنا کیوں نہیں چھوڑتے؟

مت والے: جب جیسا ہوگا تب دیکھا جائے گا۔ نرک اور پرمیشور کی طرف سے
سزا جب ہوگی تب ہوگی۔ اب تو عیش کرتے ہیں۔ ہم کو خوشی سے دولت وغیرہ مال دیتے ہیں
کچھ جبراً نہیں لیتے۔ پھر راجا سزا کیوں دے؟

محقق: جیسے کوئی چھوٹے بچے کو بہکا کر دولت وغیرہ اشیا چھین لیتا ہے۔ جیسے
اس کو سزا ملتی ہے ویسے تم کو کیوں نہیں ملتی؟ کیونکہ

अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः । मनु० अ० २ श्लो० ५३ ॥

جو علم سے بے بہرہ ہے وہی بچہ ہے اور جو علم کا دینے والا ہے وہ بزرگ کہلاتا ہے۔
جو عقلمند عالم ہے وہ تو تمہاری باتوں میں نہیں پھنستا۔ البتہ جاہل لوگ جو بچے کی مانند
ہیں۔ ان کو ٹھگنے میں تم کو راجا کی طرف سے سزا ضرور ہونی چاہئے۔

مت والے: جب راجا رعیت سب ہمارے مت میں ہیں تو ہم کو سزا کون دینے والا ہے؟
جب ایسا انتظام ہوگا تب ان باتوں کو چھوڑ کر دوسرا انتظام کریں گے۔

محقق: جو تم بیٹھے بیٹھے فضول مال مارتے ہو۔ سو علم پڑھ کر گرہستیوں کے لڑکے لڑکیوں
کو پڑھاؤ تو تمہارا اور گرہستیوں کا بھلا ہو جائے۔

سچائی کو کامل طور پر جاننے کے لئے وہ ہاتھ جوڑ کر بہت رنج میں کچھ لئے ہوئے ہو کر وید کے جاننے والے ایشور پر یقین رکھنے اور اس کو جاننے والے گرو کے پاس جاوے ۔ ان پاکھنڈیوں کے دام میں نہ پھنسے ۔(۱)

جب ایسا محقق عالم کے پاس جاوے تو عالم شانت چت اور نفس کش ۔ پاس آئے ہوئے محقق کو ٹھیک ٹھیک علم معرفت یعنی پرمیشور کے اوصاف ۔ اعمال اور خواص کا اپدیش کرے اور جس جس ذریعہ سے وہ سننے والا دھرم ۔ ارتھ ۔ کام ۔ موکش اور پرمیشور کو جان سکے ایسی ہدایت کیا کرے ۔

جب وہ ایسے شخص کے پاس جا کر بولا کہ مہاراج اب ان فرقہ والوں کے بکھیڑوں سے میرے دل میں شک ہو گیا ہے ۔ کیونکہ اگر میں ان میں سے کسی ایک کا چیلہ ہو جاؤں گا تو نو سو ننانوے کا مخالف ہونا پڑے گا ۔ جس کے نو سو ننانوے دشمن اور ایک دوست ہے اس کو سکھ کبھی نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے آپ مجھ کو اپدیش کیجئے جس کو میں قبول کروں ۔

(آپت ودوان) یہ سب مذہب بے علمی سے پیدا ہوئے اور علم کے خلاف ہیں ۔ جاہل ۔ کمینے ۔ اور وحشی لوگوں کو بہکا کر اپنے جال میں پھنسا کر اپنی مطلب براری کرتے ہیں ۔ بیچارے اپنے منش جنم کے پھل سے بے بہرہ ہو کر اپنی انسانی زندگی کو ضائع کرتے ہیں ۔ دیکھو! جس بات میں یہ ہزار اتفاق رائے کر سکیں وہ ویدمت قابل تسلیم ہے ۔ اور جس میں باہم اختلاف ہو وہ فرضی ۔ جھوٹا ۔ ادھرم ناقابل تسلیم ہے ۔

(محقق) اس کی آزمائش کیسے ہو؟

(آپت ودوان) تو جا کر ان ان باتوں کو پوچھ سب کی ایک رائے ہو جائیگی ۔

تب وہ ان ہزاروں کی منڈلی کے بیچ میں کھڑا ہو کر بولا کہ سنو سب لوگو! راست گفتاری میں دھرم ہے یا دروغگوئی میں ۔ سب یک زبان ہو کر بولے کہ راست گفتاری میں دھرم اور دروغگوئی میں ادھرم ہے ۔ ویسے ہی علم پڑھنے ۔ برہمچریہ رکھنے اور پوری جوانی میں شادی ۔ نیک صحبت ۔ محنت ۔ اور سچے کاروبار وغیرہ کرنے میں دھرم اور جاہل رہنے ۔ برہمچریہ نہ کرنے ۔ زناکاری ۔ بد صحبت ۔ جھوٹے کاروبار ۔ مکر ۔ فریب ۔ ایذا رسانی دوسرے کو نقصان پہنچانے وغیرہ کاموں کی بابت سب نے متفق الرائے ہو کر کہا کہ علم وغیرہ کے حاصل کرنے میں دھرم اور جہالت وغیرہ کے حاصل کرنے میں ادھرم ہے ۔

(نوٹ) [illegible] جو پورا عالم خدا پرست اور بغیر لاگ لپیٹ کے محض سچائی کی ہدایت کرنے والا اور خود دھرم پر عامل ہو اس کو آپت ودوان کہتے ہیں ۔

آگے چلکر عیسائی سے پوچھا اُس نے وام مارگی کی مانند سب سوال وجواب کئے۔ اتنا بڑھکر بتلایا کہ سب انسان گنہگار ہیں اپنی طاقت سے گناہ نہیں چھوٹتا۔ بغیر عیسٰے پر ایمان لائے پاک ہوکر نجات کو نہیں پاسکتا۔ عیسٰے نے سب کے کفارہ کے لئے اپنی جان دیکر رحم ظاہر کیا ہے۔ تو ہمارا ہی چیلہ ہوجا ۔۔

مُمکش مولوی صاحب کے پاس گیا۔ اُن سے بھی ایسے ہی سوال وجواب ہوئے اتنا زیادہ کہا کہ لاشریک خدا اُس کے پیغمبر اور قرآن شریف کے بغیر مانے کوئی نجات نہیں پاسکتا۔ جو اس مذہب کو نہیں مانتا وہ دوزخی اور کافر ہے۔ واجب القتل ہے ۔۔

مُمکش وَیشنو کے پاس گیا ویسی ہی گفتگو ہوئی اتنا زیادہ کہا کہ ہمارے تلک چھاپا دیکھ کر یم راج ڈرتا ہے۔

مُمکش نے دل میں سمجھا کہ جب مچھر۔ مکھی۔ پولیس کے سپاہی چور ڈاکو اور دشمن نہیں ڈرتے تو یم راج کے نوکر کیونکر ڈریں گے؟

پھر آگے چلا تو سب مت والوں نے اپنے ہی کو سچا کہا۔ کوئی کہنے لگا کہ ہمارا کبیر سچا کوئی نانک۔ کوئی دادو۔ کوئی ولبھ۔ کوئی سہجانند۔ کسی کو مادھو وغیرہ کو بڑا اور اوتار بتلاتے سنا۔ ہزاروں سے پوچھا۔ اُن کے باہمی ایک دوسرے کے نفاق کو دیکھ کر اچھی طرح سے یقین کرلیا کہ ان میں کوئی گرو بنانے کے لائق نہیں ہے۔ کیونکہ ہر ایک کو جھوٹا بتلانے کے لئے ننانوے گواہ ہوگئے۔ جس طرح جھوٹے دکاندار یا بیسوا اور بھڑوا وغیرہ اپنی اپنی چیز کی بڑائی اور دوسرے کی برائی کرتے ہیں۔ اسی طرح سے ان کو جانکر بقول

तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् । समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम् ॥ १ ॥ तस्मै स विद्वानुपसन्नाय सम्यक् प्रशान्त चित्ताय शमान्विताय । येनाक्षरं पुरुषं वेद सत्यं प्रोवाच तां तत्त्वतो ब्रह्मविद्याम् ॥ २ ॥ मुण्डक १ । खं० २ । मं० १२ । १३ ॥

منڈک ۱۔۲۔۱۲، ۱۳

دولتمند بھی [illegible] لوگ مثل مسلمانوں کے مانتے ہیں کہ ایمان عمل سے گناہ و ثواب کی سزا جزا دینے والا [illegible] خدا اور کہیں [illegible] کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

کسی کے پاس مت جاؤ۔ ہمارے ہی زیر سایہ ہو جاؤ ورنہ پچھتانے لگا۔ دیکھو! ہمارے مت میں بہشت اور نجات دونوں ہیں +

(محقق) اچھا دیکھ تو آؤں +

آگے چل کر شَیوُ کے پاس جا کر پوچھا تو ایسا ہی جواب اس نے دیا اس قدر زیادہ کہا کہ بغیر شِو رودراکش، بھسم رکھنے اور لنگ پوجنے کے نجات کبھی نہیں ہوتی۔

وہ اس کو چھوڑ نوین ویدانتی جی کے پاس گیا۔

(محقق) کہو مہاراج! آپ کا دھرم کیا ہے؟

(ویدانتی) ہم دھرم ادھرم کچھ بھی نہیں مانتے ہم خود برہم (خدا) ہیں۔ ہم میں دھرم ادھرم کہاں ہیں؟ یہ جہان سب جھوٹا ہے اور جو گیانی (عالم) شدھ چیتن ہونا چاہے تو اپنے کو برہم مان جیو بھاؤ[2] کو چھوڑ دے۔ نِت مُکت[3] ہو جائے گا۔

(محقق) اگر تم نت مکت برہم ہو تو برہم کے اوصاف۔ عمل۔ اور خواص تم میں کیوں نہیں؟ اور جسم میں کیوں قید ہو؟ +

(ویدانتی) تجھ کو جسم نظر آتے ہیں اس لئے تو بھولا ہوا ہے ہم کو سوائے برہم کے کچھ نظر نہیں آتا +

(محقق) تم دیکھنے والے کون اور کس کو دیکھتے ہو +

(ویدانتی) دیکھنے والا برہم اور برہم کو برہم دیکھتا ہے۔

(محقق) کیا دو برہم ہیں؟

(ویدانتی) نہیں۔ اپنے آپ کو دیکھتا ہے +

(محقق) کیا کوئی اپنے کندھے پر آپ چڑھ سکتا ہے۔ تمہاری بات سوائے پاگل پن کے کچھ نہیں +

اس نے آگے جینیوں کے پاس جا کر پوچھا انہوں نے بھی ویسا ہی کہا لیکن اتنا زیادہ کہا کہ جین دھرم کے سوائے سب دھرم خراب ہیں۔ دنیا کا بنانے والا ازلی ایشور کوئی نہیں۔ دنیا ازل سے ایسی ہی بنی ہوئی ہے اور بنی رہے گی۔ آ تو ہمارا چیلہ ہو جا کیونکہ ہم سب طرح سے اچھے ہیں + نیک باتوں کو مانتے ہیں۔ جین مارگ سے علاوہ سب جھوٹے ہیں +

---

[1] یہاں برہم مراد خدا سے ہے۔

[2] جیو بھاؤ کو چھوڑنا یعنی یہ خیال کہ میں روح ہوں چھوڑ دے۔

[3] ہمیشہ نجات یافتہ ہو + (مترجم)

دو دیں تو سب اچھی بات ہے کیونکہ سماج کی خوشحالی کا بڑھانا جمع کا کام ہے ایک کا کام نہیں ۔

۱۰۶ (سوال) آپ سب کی تردید کرتے ہی آتے ہو۔ لیکن اپنے اپنے دھرم میں سب اچھے ہیں تردید کسی کی نہ کرنی چاہئے۔ اگر کرتے ہو تو آپ ان سے بڑھکر کیا بتلاتے ہو؟ اگر بتلاتے ہو تو کیا آپ سے زیادہ یا برابر کوئی شخص نہ تھا اور نہ ہے ایسا غرور کرنا آپ کو مناسب نہیں کیونکہ پرمیشور کی خلقت میں ایک سے ایک زیادہ برابر اور کم ہیں۔ کسی کو غرور کرنا مناسب نہیں ۔

> نیاسے مذاہب کی ایک محقق پڑتال کرتا ہوا بیچ وام مارگی ویدک دھرم کو کس طرح سے قائل ہوتا اور اسکو کیونکر کسی کی تحقیق پاتا ہے

(جواب) دھرم سب کا ایک ہوتا ہے یا ایک سے زیادہ۔ اگر کہو کئی ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کے خلاف ہوتے ہیں یا مطابق۔ اگر کہو کہ مخالف ہوتے ہیں تو ایک کے بغیر دوسرا دھرم نہیں ہو سکتا اور اگر کہو کہ مطابق ہیں تو علیحدہ علیحدہ ہونا فضول ہے اس لئے دھرم اور ادھرم ایک ہی ہوتا ہے کئی نہیں۔ اور ہم یہ بات خصوصیت سے کہتے ہیں کہ جتنے سب فرقوں کے پیشواؤں کو کوئی ایک جگہ اکٹھا کرے تو ایک ہزار سے کم نہیں ہونگے لیکن ان میں بڑے فرقے دیکھو تو پرانی۔ کرانی۔ جینی اور قرانی چار ہی ہیں کیونکہ ان چاروں کے اندر سب فرقے آجاتے ہیں۔ کوئی راجا ان کی سبھا کرکے جگیاسو (محقق) ہو کر پہلے وام مارگی سے پوچھے اے صاحب! میں نے آج تک کوئی گرو اُستاد نہیں بنایا۔ اور نہ کسی دھرم کو قبول کیا ہے۔ کہئے سب مذہب میں سے افضل دھرم کس کا ہے جس کو میں اختیار کروں ۔

(وام مارگی) ہمارا ہے ۔

(محقق) یہ نو سو ننانوے کیسے ہیں ۔

(وام مارگی) سب جھوٹے اور دوزخی ہیں کیونکہ

“कौलात्परतरन्नास्ति”

اس مقولے کے حوالے سے ہمارے دھرم سے بڑھکر کوئی دھرم نہیں ہے۔

(محقق) آپ کا کیا دھرم ہے؟

(وام مارگی) بھگوتی کو ماننا۔ شراب۔ گوشت وغیرہ پانچ مکاروں کا استعمال اور رُدریامل وغیرہ چونسٹھ تنتروں کا ماننا وغیرہ۔ اگر تو مکتی کی خواہش کرتا ہے تو ہمارا چیلہ ہو جا ۔

(محقق) اچھا۔ لیکن دیگر مہاتماؤں کا بھی درشن کروں اُن سے دریافت کرلوں پھر جس میں میرا اعتقاد اور محبت ہوگی اُس کا چیلہ ہو جاؤں گا ۔

(وام مارگی) ارے کیوں شک کرتا ہے۔ یہ لوگ تجھکو بہکا کر اپنے جال میں پھنسائیں گے

کا ملنا اس جنم میں کیونکر ہووے ۔ اگر تو رب جنم کے گناہ و ثواب کے مطابق رنج و راحت نہ ہو تو پرمیشور غیر منصف ٹھیرے اور نہ بھوگنے کی حالت میں نہ ہونے کے برابر اعمال کا ثمرہ ہو جائیگا ۔ اس لئے یہ بھی بات آپ لوگوں کی اچھی نہیں ۔ (۱۰)

ایک یہ کہ ایشور کے علاوہ جو اعلیٰ صفات والی اشیا اور عالموں کو بھی دیو نہیں مانتے وہ ٹھیک نہیں کیونکہ پرمیشور مہا دیو ہے ۔ اور اگر دیو نہ ہوتے تو سب دیوں کا سوامی (مالک) ہونے کے باعث مہا دیو کیوں کہلاتا ہے ۔ (۱۱)

اگنی ہوتر وغیرہ رفاہ عام کے کاموں کو فرض نہ سمجھنا اچھا نہیں ہے ۔ (۱۲)

رشی مہرشیوں کے احسانوں کو فراموش کر کے بیٹھے وغیرہ کی طرف میلان رکھنا اچھا نہیں ۔ (۱۳)

ویدوں کے علوم کو علت مانے بغیر دیگر معلول علوم کی اشاعت کا ماننا بالکل ناممکن بات ہے ۔ (۱۴)

علم کا نشان جو یگیوپویت ہے اس کو اور چوٹی کو کاٹ کر مسلمان عیسائیوں کی مانند بن بیٹھنا بھی فضول ہے ۔ جب پتلون وغیرہ کپڑے پہنتے ہو اور تمغوں کی خواہش کرتے ہو تو کیا یگیوپویت وغیرہ کا کچھ بڑا بوجھ ہو گیا تھا ۔ (۱۵)

برہما سے لیکر اُس کے بعد آریہ ورت میں بہت سے عالم ہو گذرے ۔ اُن کی تعریف نہ کر کے یوروپین ہی کی تعریف کے پُل باندھنا اس کو طرفداری اور خوشامد نہ کہیں تو کیا کہیں ؟ (۱۶)

تخم اور اس کے انکر کی طرح جیو اور بے جان کے ملاپ سے روح کی پیدائش کا ماننا پیدائش سے پہلے روح کی ہستی کا نہ ماننا اور پیدا شدہ کو بے فنا کہنا نہیں ہوتی یہ اجتماع ضدین ہے ۔ اگر پیدائش کے پہلے جاندار اور بے جان چیزیں نہ تھیں تو روح کہاں سے آئی اور ملاپ کس کا ہوا ۔ اگر ان دونوں کو ازلی مانتے ہو تو ٹھیک ہے ۔ لیکن پیدائش دُنیا سے پیشتر ایشور کے سوا دیگر کسی شے کو نہ ماننا یہ آپ کا دعوے فضول ہو جائیگا ۔

اس لئے اگر ترقی کرنا چاہتے ہو تو آریہ سماج کے ساتھ مل کر اُس کے مقاصد کے مطابق عمل کرنا منظور کیجئے ۔ ورنہ کچھ ہاتھ نہ لگیگا ۔ کیونکہ ہمارا اور آپ کا عین فرض ہے کہ جس ملک کی چیزوں سے اپنا جسم بنا اور اب بھی پرورش پا رہا ہے اور آئندہ پائیگا ۔ اس کی ترقی تن من دھن سے سب لوگ مل کر محبت سے کریں ۔ اس لئے جیسا کہ آریہ سماج ملک آریہ ورت کی ترقی کا باعث ہے ۔ ویسا اور کوئی نہیں ہو سکتا ۔ اگر اس سماج کو ٹھیک طور پر

(جواب) ایسا کرے تو پرمیشور کا انصاف نہ رہے اور نیک اعمال کی ترقی بھی کوئی نہ کرے کیونکہ تھوڑے سے بھی نیک اعمال کا لاانتہا ثمرہ پرمیشور دے دیگا اور پشچاتاپ پرایشچتا سے گناہ خواہ کسی قدر ہوں چھوٹ جائیں گے۔ ایسی باتوں سے دھرم کی ترقی اور بداعمالی کی ترقی ہوتی ہے۔

(سوال) ہم فطرتی علم کو وید سے بھی بڑا مانتے ہیں۔ خارجی کو نہیں۔ کیونکہ جو فطرتی علم خدا کا عطا کردہ ہم میں نہ ہوتا تو ویدوں کو بھی کیسے پڑھ پڑھا سمجھ سمجھا سکتے۔ اس لئے ہم لوگوں کا مذہب بہت اچھا ہے۔

(جواب) یہ تمہاری بات فضول ہے۔ کیونکہ جو کسی کا دیا ہوا علم ہوتا ہے وہ فطرتی نہیں ہوتا۔ جو فطرتی ہے وہ سہج (جبلّی) گیان (علم) ہوتا ہے اور اس کو کوئی گھٹا بڑھا نہیں سکتا اس کی ترقی کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جنگلی لوگوں میں بھی فطرتی علم (موجود) ہے تو بھی وے اپنی ترقی نہیں کر سکتے اور جو خارجی علم ہے وہی ترقی کا باعث ہے۔ دیکھو تم ہم بچپن میں اعمال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم ٹھیک ٹھیک نہیں جانتے تھے جب ہم عالموں سے پڑھے تب ہی اعمال کردنی ناکردنی اور دھرم ادھرم کو سمجھنے لگے۔ اس لئے فطرتی علم کو سب سے افضل ماننا ٹھیک نہیں ہے (۹)

جو آپ لوگوں نے پورب (پچھلا) اور پنر جنم (دوبارہ جنم) نہیں مانا ہے وہ عیسائی اور مسلمانوں کی نقل کی ہے۔ اس کا بھی جواب پنر جنم[1] کی تشریح کے مضمون سے سمجھ لینا لیکن اتنا سمجھو کہ جیو (روح) شاشوت (ازلی) یعنی قدیمی ہے اور اس کے اعمال بھی پرواہ روپ (در تسلسل) سے ہیں (ازلی) ہیں۔ فعل اور فاعل کا ہمیشہ تعلق ہوتا ہے۔ کیا وہ جیو کہیں نکما بیٹھا رہا تھا؟ یا رہیگا؟ اور تمہارے کہنے سے تو پرمیشور بھی نکما ٹھہرتا ہے۔

پوروا پر (پچھلا اور آئندہ) جنم نہ ماننے سے کرت ہانی[2] اور اکرتا بھیاگم[3] نیرگھرنیہ[4] اور ویشمیہ[5] دوش بھی ایشور میں آتے ہیں۔ کیونکہ جنم نہ ہو تو گناہ و ثواب کے ثمرہ کو بھوگنا نا ممکن ہے کیونکہ جس طرح دوسرے کو سکھ دکھ (یا) نفع نقصان پہنچایا ہوتا ہے اسی طرح اس کا ثمرہ بغیر جسم حاصل کئے نہیں مل سکتا۔ دوسرا پورب جنم کے گناہ و ثواب کے بغیر سکھ دکھ راحت

نوٹ منجانب مترجم: [1] پنر جنم کی تشریح کے لئے دیکھو نواں باب۔

[2] کئے ہوئے کرموں کا پھل نہ ملنا کرت ہانی یعنی تضیع اعمال ہے۔

[3] کام کرنے کے بغیر پھل کا پراپت ہونا اکرتا بھیاگم یعنی حصول بلا عمل ہے۔

[4] نیرگھرنیہ یعنی بے رحمی۔

[5] ویشمیہ یعنی عدم مساوات۔

بھلا وید وغیرہ سچے شاستروں کو مانے بغیر تم اپنے قول کی سچائی اور جھوٹ کی آزمائش اور آریہ ورت کی ترقی بھی کبھی کر سکتے ہو۔ ملک کو جو بیماری ہوئی ہے اُس کی دوائی تمہارے پاس نہیں ہے اور یورپین لوگ تمہاری پرواہ نہیں کرتے اور آریہ ورتی لوگ تم کو دیگر مذہب والوں کی مانند سمجھتے ہیں۔ اب بھی سمجھ کر وید وغیرہ کی قدر کرنے سے ملک کی ترقی کرنے لگو تو بھی اچھا ہے۔ جب تم یہ کہتے ہو کہ تمام سچائیاں پرمیشور سے ظاہر ہوتی ہیں تو پھر رشیوں کے اَنتہ کرنوں میں ایشور سے ظاہر ہوئے ہوئے ستیارتھ[1] ویدوں کو کیوں نہیں مانتے۔ ہاں یہی وجہ ہے کہ تم لوگ وید نہیں پڑھتے اور نہ پڑھنے کی خواہش کرتے ہو۔ کیونکر تم کو وید کے ذریعہ علم حاصل ہو سکے گا۔ (۲)

دویم۔ دُنیا کی علت مادی کے بغیر دُنیا کی پیدائش اور روح کو بھی پیدا شدہ مانتے ہو جیسے کہ عیسائی اور مسلمان وغیرہ مانتے ہیں۔ اس کا جواب دنیا کی پیدائش اور جیو اور ایشور کی تشریح کے مضمون میں دیکھئے۔ علت کے بغیر معلول کا ہونا بالکل ناممکن اور پیدا شدہ چیز کا فنا نہ ہونا بھی ویسا ہی ناممکن ہے۔ (۳)

ایک یہ بھی تمہارا نقص ہے کہ پشچاتاپ[2] اور پرارتھنا[3] سے گناہوں کا دفعیہ مانتے ہو۔ اسی بات سے دُنیا میں بہت سے گناہ بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ پرانی لوگ تیرتھ وغیرہ کی زیارت سے جینی لوگ نوکار منتر۔ جپ اور تیرتھ وغیرہ سے عیسائی لوگ عیسے کے بھروسے پر اور مسلمان لوگ توبہ کرنے سے گناہ کا چھوٹ جانا بغیر بھوگنے کے مانتے ہیں۔ اسی وجہ سے گناہوں سے نہ ڈر کر گناہ (کرنے) میں بہت رغبت ہو گئی ہے۔ اس بات میں برہمو اور پرارتھنا سماجی بھی پرانی وغیرہ (لوگوں) کی مانند ہیں۔ اگر (تم) ویدوں کو سُنتے تو معلوم ہوتا کہ بغیر بھوگنے کے گناہ و ثواب کا دفعیہ نہیں ہو سکتا۔ یہ جان کر گناہوں سے ڈرتے اور دھرم میں ہمیشہ راغب رہتے۔ اگر بھوگنے کے بغیر گناہوں کا دفعیہ مانیں تو ایشور غیر منصف ٹھیرتا ہے۔ (۴)

جو تم روح کی لاانتہا ترقی مانتے ہو سو کبھی نہیں ہو سکتی کیونکہ محدود روح کے وصف۔ عمل فطرت کا ثمرہ بھی محدود ہونا ضروری ہے۔

(سوال) پرمیشور رحیم ہے محدود کرموں کا پھل لاانتہا دے دیگا۔

[1] ستیارتھ یعنی سچے معانی۔
[2] اپورکھشیئے یعنی ویدوں کو چھوڑ۔
[3] دیکھو تیرھواں باب۔
[4] پشچاتاپ یعنی توبہ۔
[5] پرارتھنا یعنی دعا۔ (مترجم)

کام کرنے مناسب ہیں ✦

(سوال) ہم کوئی کتاب الہامی یا کسی کو ہر ایک پہلو میں سچی نہیں مانتے کیونکہ انسانوں کی عقل غلطی سے پاک نہیں ہوتی اس لئے اُن کی تصنیف شدہ کتابیں سب غلطی والی ہوتی ہیں۔ لہٰذا ہم سب سے سچائی حاصل کرتے اور جھوٹ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ خواہ سچائی وید یا بائبل یا قرآن میں یا دیگر کسی کتاب میں پائی جائے وہ ہمارے قبول کرنے کے لائق ہے جھوٹ کسی کا نہیں ✦

(جواب) جس بات سے تم سچائی کے قبول کرنے والے ہونا چاہتے ہو اُسی بات سے جھوٹ کے قبول کرنے والے بھی ٹھہرتے ہو۔ کیونکہ جب تمام انسان غلطی سے پاک نہیں ہو سکتے تو تم بھی انسان ہونے سے غلطی سے پاک نہیں ہو۔ جب غلطی (کرنے) والے کے الفاظ مکمل طور پر قابل تسلیم نہیں ہو سکتے تو تمہاری بات کا بھی اعتبار نہیں ہو سکتا پھر تو تمہاری بات کا بالکل اعتبار نہ کرنا چاہئے۔ جب یہ حالت ہے تو تمہارا کہنا (زہر آلودہ) اناج کی مانند قابل ترک ہے۔ لہٰذا تمہاری تصنیف شدہ کتابیں اور دیکھیاں (پستک) کسی شخص کو بھی نہیں ماننی چاہئیں ✦

"چلے تو چوبے جی چھبے جی بننے کو۔ گانٹھ کے دو کھو کر دُوبے جی بن گئے" جیسے دیگر انسان ہمہ دان نہیں ہیں۔ ویسے ہی تم (بھی) کچھ ہمہ دان نہیں ہو شاید (تم) غلطی سے جھوٹ کو قبول کر لیتے اور سچائی کو چھوڑ دیتے ہوگے۔ لہٰذا ہمہ دان پرمیشور کی کلام کا سہارا ہم محدود العقل انسانوں کو ضرور لینا چاہئے۔ جیسا کہ وید کے مضمون میں لکھ آئے ہیں ویسا تم کو ضرور ماننا چاہئے۔ ورنہ

"यतो भ्रष्टस्ततो भ्रष्टः"

ابتر سے بدتر ہونا ہے۔ جب کُل سچائیاں ویدوں سے حاصل ہوتی ہیں جن میں کہ جھوٹ ذرا بھی نہیں ہے تو ان کے تسلیم کرنے میں شک کرنا (گویا) اپنا اور دوسرے کا محض نقصان کرنا ہے ✦ اسی وجہ سے تم کو آریہ ورتی لوگ اپنا نہیں سمجھتے اور تم آریہ ورت کی ترقی کا باعث بھی نہیں ہو سکے کیونکہ تم در در کے بھکاری بنے ہو۔ تم نے سمجھا ہے کہ اس بات سے ہم لوگ اپنا اور دوسروں کا بھلا کر سکیں گے۔ سو نہیں کر سکو گے۔ جیسے کسی کے ماں باپ دونوں (مل کر) کل دُنیا کے لڑکوں کی پرورش کرنے لگیں۔ تو سب کی پرورش کرنا تو غیر ممکن ہے۔ البتہ ایسا کرنے سے وہ اپنے لڑکوں کو بھی مار بیٹھیں گے۔ ویسے ہی آپ لوگوں کی حالت ہے ✦

پہنتے ہیں جیسا کہ اپنے ملک میں پہنتے تھے۔ انہوں نے اپنے ملک کا چال چلن نہیں چھوڑا اور تم میں سے بہت سے لوگوں نے اُن کی نقل کر لی۔ اسی وجہ سے تم بے عقل اور دوسرے عقلمند ثابت ہوتے ہیں۔ نقل کرنا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ ان لوگوں میں جو شخص جس کام پر تعینات ہوتا ہے وہ اُس کو بخوبی پورا کرتا ہے۔ علم کی تحصیل برابر کرتے ہیں۔ اپنے ملک والوں کو تجارت وغیرہ میں مدد دیتے ہیں۔ اس قسم کی خوبیوں اور عمدہ کاموں کی بدولت ان کی ترقی ہے۔ بوٹ۔ کوٹ۔ پتلون۔ ہوٹل میں کھانے پینے وغیرہ معمولی اور برے کاموں سے ترقی نہیں ہوئی ہے۔

ان میں ذات کا امتیاز بھی ہے۔ دیکھو جب کوئی یورپین خواہ کتنا ہی معزز اور بڑے عہدہ پر ممتاز کیوں نہ ہو کسی غیر ملک غیر مذہب والوں کی لڑکی سے بیاہ کر لیتا یا یورپین لڑکی غیر ملک والوں سے شادی کر لیتی ہے تب اسی وقت اُس کی دعوت و کرنا اُس کے ساتھ مل کر کھانا اور اس سے شادی وغیرہ کرنے کو دیگر لوگ بند کر دیتے ہیں۔ یہ ذات امتیاز نہیں تو کیا ہے۔ تم جیسے سادہ لوح آدمیوں کو بہکاتے ہیں کہ ہم میں ذات کا امتیاز نہیں ہے۔ تم اپنی جہالت کے باعث مان بھی لیتے ہو۔ لہٰذا جو کچھ کرنا ہو وہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔ تاکہ پھر افسوس سے ہاتھ نہ ملنا پڑے۔

دیکھو حکیم اور دوائی کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے تندرست کے لئے نہیں۔ عالم شخص تندرست کی مانند ہے اور جاہل گویا کہ مرض جہالت میں مبتلا رہتا ہے۔ اس مرض کے دور کرنے کے لئے سچا علم اور سچا اپدیش درکار ہے۔ جاہلوں کو جہالت کے باعث یہ مرض ہے کہ کھانے پینے ہی میں دھرم رہتا اور جاتا ہے۔ جب وہ کسی کو کھانے پینے میں خرابی کرتے ہوئے پاتے ہیں تب جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ دھرم سے گر گیا ہے۔ اُس کی بات دشمنی اور نہ اُن کے پاس بیٹھنا نہ اُن کو اپنے پاس بیٹھنے دینا چاہیئے۔ اب کہئے کہ تمہارا علم خود غرضی کے لئے ہے یا دوسروں کی بھلائی کے لئے۔ دوسروں کی بھلائی تب ہی ہوتی جبکہ تمہارے علم کی بدولت اُن بے علم لوگوں کو فیض پہنچتا۔ اگر کہو کہ وہ ہم سے فیض حاصل نہیں کرتے ہم کیا کریں تو یہ تمہارا نقص ہے اُن کا نہیں۔ کیونکہ تم اگر اپنا چلن اچھا رکھتے تو وہ تم سے محبت کرتے اور فیض یاب ہوتے۔ لیکن تم نے ہزاروں کی بھلائی برباد کر کے اپنا ہی آرام ڈھونڈا۔ لہٰذا یہ تم سے بڑا قصور ہوا۔ کیونکہ دوسرے کی بھلائی کرنا دھرم اور دوسرے کو نقصان پہنچانا ادھرم کہلاتا ہے۔ اس لئے عالم شخص کو مناسب برتاؤ کر کے جاہلوں کو دکھ کے سمندر سے عبور کرانے کے لئے بمنزلہ جہاز کے بننا چاہیئے بالکل جاہلوں کی مانند عمل نہ کرنے چاہئیں بلکہ جس میں اُن کی اور اپنی بہبودی و ترقی ہو ویسے

(جواب) انسان - حیوان - پرند - درخت - آبی جاندار وغیرہ ذاتیں پرمیشور کی بنائی ہوئی ہیں - جس طرح حیوانوں میں گائے - گھوڑا - ہاتھی - وغیرہ ذاتیں - درختوں میں پیپل - بڑ - آم وغیرہ پرندوں میں ہنس - کوا - بگلا وغیرہ - آبی جانداروں میں مچھلی - کیکڑا وغیرہ ذاتیں جدا جدا ہیں اسی طرح انسانوں میں براہمن - کھشتری - ویش - شودر - چنڈال مختلف ذاتیں بھی ایشور کی طرف سے ہیں لیکن انسانوں میں براہمن وغیرہ کو سامانیہ جاتی (جنس عام) (بلحاظ جسم) میں نہیں بلکہ سامانیہ وشیش آتمک جاتی (عام بلحاظ جسم) اور خاص بلحاظ روحانیت میں گنتے ہیں - جس طرح کہ پہلے ورن آشرم ویوستھا میں لکھ آئے ہیں - ویسے ہی وصف عمل فطرت کے مطابق ورن ویوستھا ماننی ضرور چاہیئے ॥

اس انسانی فعل کے لحاظ سے اُن کے وصف - عمل - فطرت کے مطابق سابقہ بیان کئے ہوئے طریق سے براہمن - کھشتری - ویش - شودر وغیرہ ورنوں کی پڑتال کر کے درجے قایم کرنے راجا اور عالم لوگوں کا کام ہے ॥

کھانے میں - فرق ایشور اور انسان کا کیا ہوا بھی ہے - جیسے شیر گوشت خور ہے - اور ارنا بھینسا گھاس وغیرہ خوراک کھاتے ہیں - اس کو ایشور کا کیا ہوا (طبعی) جانو - اور مکان - زمانہ چیزوں کے لحاظ سے کھانے میں فرق انسان کی وجہ سے ہوتا ہے ॥

(سوال) دیکھو یورپین (فرنگی) لوگ - بوٹ - کوٹ - پتلون - پہنتے - ہوٹل میں سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں - اسی وجہ سے اپنی ترقی کر رہے ہیں ॥

(جواب) یہ تمہاری غلطی ہے کیونکہ مسلمان - چنڈال لوگ سب کے ہاتھ کا کھاتے ہیں پھر اُن کی ترقی کیوں نہیں ہوتی؟

یورپین لوگوں میں چھوٹی عمر میں شادی نہ کرنا لڑکے لڑکی کو تعلیم و ترتیب یافتہ بنانا اور سوئمبر بیاہ[1] کا طریق جاری ہے - اُن کو بُرے لوگوں کا اُپدیش نہیں ہوتا اس لئے وے عالم ہو کر کسی کے پاکھنڈ میں نہیں پھنستے جو کچھ کرتے ہیں وہ سب باہمی مشورہ اور انجمن سے فیصلہ کر کے کرتے ہیں - اپنی قوم کی ترقی کے لئے تن من دھن صرف کرتے - اور سستی کو چھوڑ محنت کرتے ہیں ॥

دیکھو! اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتے کو دفتر اور کچہری میں جانے دیتے ہیں یہاں کے دیسی جوتے کو نہیں - اتنے ہی سے سمجھ لو کہ اپنے ملک کے بنے ہوئے جوتوں کی جتنی قدر و تعظیم کرتے ہیں اتنی غیر ملک کے باشندوں کی نہیں کرتے ॥ دیکھئے کہ سو برس سے کچھ سال زیادہ ہوئے کہ اس ملک میں یورپین لوگ آئے اور آج تک وے لوگ موٹے کپڑے وغیرہ

[1] دیکھو چوتھا باب (نوٹ مترجم)

سچے کیونکر ہو سکتے ہیں؟ جو کچھ برہمو سماج اور پرارتھنا سماجیوں نے عیسائی مذہب میں شامل ہونے سے تھوڑے سے لوگوں کو بچایا اور کچھ کچھ پتھر وغیرہ (کی) پرستش یعنی بت پرستی کو ہٹایا۔ اور دیگر جعلی کتابوں کے پھندے سے بھی کچھ لوگوں کو بچایا ہے یہ باتیں اچھی ہیں۔ لیکن ان لوگوں میں اپنے ملک کی ہمدردی بہت کم ہے۔ عیسائیوں کے چلن بہت سے اختیار کئے ہیں۔ کھانے پینے اور شادی وغیرہ کے اصول بھی بدل دئے ہیں۔

(۲) اپنے ملک کی تعریف یا بزرگوں کی بڑائی کرنی تو دور رہی اس کے عوض پیٹ بھر برائی کرتے ہیں۔ لیکچروں میں عیسائی وغیرہ انگریزوں کی تعریف دل کھول کر کرتے ہیں۔ برہما وغیرہ مہرشیوں کے نام تک بھی نہیں لیتے۔ برخلاف اس کے ایسا کہتے ہیں کہ بغیر انگریزوں کے دنیا میں آج تک کوئی بھی عالم نہیں ہوا۔ آریہ ورتی لوگ ہمیشہ سے جاہل چلے آئے ہیں ان کی ترقی کبھی نہیں ہوئی۔

(۳) وید وغیرہ کی عزت کرنا تو دور رہا۔ برائی کرنے سے بھی باز نہیں رہتے۔ برہمو سماج کے مقصد کی کتاب میں سادھوؤں کی فہرست میں عیسیٰ۔ موسیٰ۔ محمد۔ نانک اور چیتن کے نام لکھے ہیں۔ لیکن کسی رشی مہرشی کا نام نہیں ہے۔

اس سے پایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے جن کا نام لکھا ہے انہی کے مت کے مطابق اعتقاد رکھنے والے ہیں۔ بھلا جب آریہ ورت میں پیدا ہوئے اور اسی ملک کا آب و دانہ کھایا پیا (اور) اب بھی کھاتے پیتے ہیں (تو) اپنے ماں باپ دادا کے راستہ کو چھوڑ کر دیگر غیر ملک کے مذہبوں کی طرف زیادہ مائل ہو جانا۔ (اور) برہمو سماجی اور پرارتھنا سماجیوں کا اس ملک میں رہ کر علم سنسکرت سے بے بہرہ ہو کر اپنے کو عالم ظاہر کرنا۔ انگریزی زبان پڑھ کر پنڈت کا گھمنڈ کرنا (اور) فوراً ایک مذہب چلانے کے لئے راغب ہو جانا۔ یہ انسانوں کے لئے پائیدار اور ان کی ترقی کرنے والا کام کیونکر ہو سکتا ہے؟

(۴) انگریز مسلمان۔ چنڈال وغیرہ سے بھی کھانے پینے کی تمیز نہیں رکھی۔ انہوں نے یہی سمجھا ہوگا کہ کھانے اور ذات کی تمیز توڑنے سے ہم اور ہمارا ملک سدھر جائے گا۔ لیکن ایسی باتوں سے سدھار (اصلاح) تو کہاں ہے الٹا بگاڑ ہوتا ہے۔

(۵)

(سوال) ذات کا امتیاز ایشور کا کیا ہوا ہے یا انسان کا کیا ہوا۔

(جواب) ایشور اور انسان دونوں کا کیا ہوا۔

(سوال) کون ایشور کا اور کون انسان کا کیا ہوا ہے؟

ہو سکتا ہے ۔

جتنے یہ مت ہیں وہ سب بے معنی فضول شاستر کے برخلاف کلام بناتے ہیں کیونکہ ان کو بے علم ہونے سے علمی اصولوں کی واقفیت نہیں ہے ۔

۳۔ (سوال) مادھو مت تو اچھا ہے ؟

مادھو مت

(جواب) جیسے دیگر مت والے ہیں ویسا ہی مادھو بھی ہے ۔ کیونکہ یہ بھی چکرانکت ہوتے ہیں ۔ ان میں چکرانکتوں سے اتنی زیادتی ہے کہ راما نجی ایک بار چکرانکت ہوتے ہیں اور مادھو ہر سال بار بار چکرانکت ہوتے ہیں ۔ چکرانکت ماتھے پر پیلا خط اور مادھو کالا خط کھینچتے ہیں ۔

ایک مادھو پنڈت سے کسی ایک مہاتما کا شاستر ارتھ ہوا تھا ۔

(مہاتما) تم نے یہ کالا خط اور چاند کا تلک کیوں لگایا ؟

(شاستری) اس کے لگانے سے ہم بیکنٹھ کو جائیں گے اور سری کرشن کا جسم بھی کالے رنگ کا تھا ۔ اس لئے ہم کالا تلک لگاتے ہیں ۔

(مہاتما) جو کالے خط اور چاند کا تلک لگانے سے بیکنٹھ کو جاتے ہو تو تمام منہ سیاہ کرنے سے کہاں جاؤ گے ؟ کیا بیکنٹھ سے بھی پار اتر جاؤ گے ؟ اور جیسا سری کرشن کا تمام بدن سیاہ تھا ویسا تم بھی تمام جسم کالا کر لیا کرو ۔ تب سری کرشن کی مانند ہو سکتے ہو ۔

ان کو بھی مذکورہ بالا مت والوں کی مانند جاننا چاہئے ۔

۴۔ (سوال) لنگانکت کا مت کیسا ہے ؟

لنگانکت مت

(جواب) جیسے چکرانکت کا مت ہے ۔ جیسے چکرانکت چکر وغیرہ نشانوں سے داغے جاتے اور نارائن کے سوائے کسی کو نہیں مانتے ویسے لنگانکت لنگ کے نشان سے داغے جاتے اور بغیر مہادیو کے غیر کسی کو نہیں مانتے ۔ ان میں زیادتی یہ ہے کہ یہ لنگانکت پتھر کا ایک لنگ سونے یا چاندی میں مڑھوا کر گلے میں ڈال رکھتے ہیں ۔ جب پانی بھی پیتے ہیں تب اس کو دکھا کر پیتے ہیں ۔ ان کا بھی منتر شیو لوگوں کی مانند ہوتا ہے ۔

۵۔ (سوال) براہمو سماج اور پرارتھنا سماج تو اچھا ہے یا نہیں ؟

براہمو سماج اور پرارتھنا سماج

(جواب) کچھ کچھ باتیں اچھی اور بہت بری ہیں ۔

(سوال) براہمو سماج اور پرارتھنا سماج سب سے اچھا ہے کیونکہ اس کے اصول بہت اچھے ہیں ۔

(جواب) اصول کل اچھے نہیں ۔ کیونکہ وید ودیا سے بے بہرہ لوگوں کے خیالات بالکل

کرتے ہیں۔ جس ذات کا سادھو ہو اس سے ویسا ہی کام کراتے ہیں جیسے جو قوم ہو اس سے حجامت کا۔ کمہار سے کمہار پن کا۔ کاریگر سے کاریگری کا۔ بنئے سے بنج کا اور شودر سے خدمت وغیرہ کا کام لیتے ہیں۔ اپنے چیلوں پر ایک ٹیکس لگا رکھا ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے ٹھگ کر جمع کر لئے ہیں اور کرتے جاتے ہیں۔ جو مسند پر بیٹھتا ہے وہ گرہستی رہنے کے لئے شادی کرتا اور زیور وغیرہ پہنتا ہے۔ جہاں کہیں پدھراونی (دعوت) ہوتی ہے وہاں گوکلئے کی مانند گوسائیں جی ہوتی وغیرہ کے نام سے بھینٹ پوجا لیتے ہیں۔ اپنے کو "ست سنگی" اور دوسرے مت والوں کو "کوسنگی" کہتے ہیں۔ اپنے سوائے دوسرا کیسا ہی اچھا دھرم پر چلنے والا عالم شخص کیوں نہ ہو لیکن اس کی عزت اور خدمت کبھی نہیں کرتے کیونکہ دیگر مت والے کی خدمت کرنے میں گناہ سمجھتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے ان کے سادھو عورتوں کا منہ نہیں دیکھتے لیکن در پردہ نہ معلوم کیا لیلا ہوتی ہوگی؟ یہ بات سب جگہ کم معلوم ہوئی ہے کہ کہیں کہیں سادھوؤں کی زناکاری وغیرہ کی لیلا ظاہر ہو گئی ہے اور ان میں جو بزرگ ہوتے ہیں۔ وے جب مرتے ہیں تب ان کو پوشیدہ کوئیں میں پھینک کر مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں مہاراج جسم سمیت بیکنٹھ (بہشت) میں گئے۔ سہجانند جی آ کر لے گئے۔ ہم نے بہت التماس کی تھی کہ مہاراج ان کو نہ لے جائیے کیونکہ اس مہاتما کے یہاں رہنے سے بہتری ہے۔ سہجانند جی نے کہا کہ نہیں اب ان کی بیکنٹھ میں بہت ضرورت ہے اس لئے لے جاتے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھ سے سہجانند جی کو اور ویمان (طیارہ) کو دیکھا تھا جو مرنے والے تھے ان کو ویمان میں بٹھلا دیا اور پر کو لے گئے پھولوں کی بارش کرتے گئے۔

جب کوئی سادھو بیمار پڑتا ہے اور اس کو جینے کی امید نہیں رہتی ہے۔ تب کہتا ہے کہ میں کل رات کو بیکنٹھ میں جاؤں گا۔ سنا ہے کہ اس رات اگر اس کی جان نہ نکلے اور بیہوش ہو جائے تو بھی کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں کیونکہ جو اس رات کو نہ پھینکیں تو جھوٹے ثابت ہوں اس لئے ایسا کام کرتے ہوں گے۔

ایسے ہی جب گوکلیا گوسائیں مرتا ہے تب ان کے چیلے کہتے ہیں کہ گوسائیں جی لیلا وستار (پھیلا) کر گئے۔ جو ان گوسائیوں اور سوامی نارائن والوں کا اپدیش کرنے کا منتر ہے وہ ایک ہی ہے۔

"श्रीकृष्ण: शरणं मम"

اس کا ترجمہ ایسا کرتے ہیں کہ سری کرشن میری جائے پناہ ہے یعنی میں سری کرشن کے سہارے ہوں۔ لیکن اس کا ترجمہ سری کرشن میری پناہ کو حاصل کرے۔ ایسا بھی

راجا! اچھا بھائی - فوج تیار کرو - راجا ساڑھے نو بجے سوار ہو کر سب کو ساتھ لیکر گیا اُن کو دیکھ کر وے ناچنے اور گانے لگے - بیٹھنے پر راجہ نے اُن کے مہنت کو جس نے یہ پھوار فرقہ چلایا تھا - اور جس کی اوّل ناک کٹی تھی بُلا کر کہا کہ آج مہاراجہ کے دیوان جی کو نارائن کا درشن کراؤ - اُس نے کہا اچھا + جب دس بجے کا وقت ہوا تب ایک آدمی نے ایک تھالی ناک کے نیچے پکڑ رکھی - اُس نے تیز چاقو سے ناک کاٹ کر تھالی میں رکھ دی اور دیوان جی کی ناک سے خون کی دھار بہنے لگی - دیوان جی کا مونھ پژمردہ ہو گیا - پھر اس مکار نے دیوان جی کے کان میں منتر پھونکا کہ آپ بھی ہنس کر سب سے کہئے کہ مجھ کو نارائن نظر آتا ہے - اب ناک کٹی ہوئی نہیں آئے گی - اگر ایسا نہ کہو گے تو تمہارا بڑا مخول ہووے گا - سب لوگ ہنسی کریں گے وہ اتنا کہہ کر الگ ہو گیا اور دیوان جی نے انگوچھا ہاتھ میں لے کر ناک پر رکھ لیا +

جب دیوان جی سے راجا نے پوچھا کہ کہئے نارائن نظر آتا ہے یا نہیں ؟ تو دیوان جی نے راجا کے کان میں کہا کہ کچھ بھی نظر نہیں آتا - فضول اس مکار نے ہزاروں آدمیوں کو خراب کیا - راجا نے دیوان سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہئے ؟ دیوان نے کہا ان کو پکڑ کر سخت سزا دینی چاہئے - جب تک زندہ رہیں تب تک قید خانہ میں رکھنا چاہئے اور اس بدکار کو کہ جس نے ان سب کو بگاڑا ہے گدھے پر چڑھا کر بڑی ذلّت سے مارنا چاہئے - جب راجا اور دیوان کان میں باتیں کرنے لگے تب انہوں نے ڈر کر بھاگنے کی تیاری کی لیکن چاروں طرف فوج نے گھیر لیا ہوا تھا بھاگ نہ سکے + راجا نے حکم دیا کہ سب کو پکڑ بیڑیاں ڈال دو اور اس بدکار کو منہ کالا کر گدھے پر چڑھا - اس کے گلے میں ٹوٹے ہوئے جوتوں کا ہار پہنا - سب جگہ پھرا کر لڑکوں سے دھول خاک اس پر پھنکوا چوک میں جوتوں سے پٹوا کتوں سے نچوا مروا ڈالا جاوے + اگر ایسا نہ ہوا تو دوبارہ دوسرے بھی ایسا کام کرنے سے نہ ڈریں گے +

جب ایسا ہوا تب ناک کٹنے کا فرقہ بند ہوا + اسی طرح تمام وید کے مخالفین دوسروں کی دولت لوٹنے میں بڑے ہوشیار ہیں - پھوار والوں کی لیلا اسی قسم کی ہے +

یہ سوامی نارائن مت والے دولت کے لیٹرے مکروفریب سے کام کرتے ہیں کتنے ہی جاہلوں کے بہکانے کے لئے اُن کے مرتے وقت کہتے ہیں کہ سفید گھوڑے پر بیٹھ کر سہجانند جی مکتی کو لیجانے کے لئے آتے ہیں - اور ہمیشہ اس مندر میں ایک بار آیا کرتے ہیں +

جب میلا ہوتا ہے تب مندر کے اندر پجاری رہتے ہیں اور نیچے دوکان لگا رکھی ہے - مندر میں سے دوکان کو جانے کے لئے سوراخ رکھتے ہیں - کسی نے ناریل چڑھایا تو وہ دوکان میں پھینک دیا - یعنی اسی طرح ایک ناریل دن میں ہزار دفعہ بکتا ہے - ایسے ہی سب چیزوں

صبح کے آٹھ بجے ناک کٹوانے اور نارائن کے درشن کرنے کا بڑا اچھا مہورت ہے ۔ واہ رے پوپ جی! اپنی پوتھی میں ناک کاٹنے کٹوانے کا بھی مہورت لکھ دیا ۔ جب راجا نے ایسی خواہش کی اور ان ہزار ٹکوں کا روزینہ مقرر کر دیا تب تو وے بڑے ہی خوش ہو کر ناچنے کودنے اور گانے لگے ۔ یہ بات راجا کے دیوان وغیرہ کو جو کچھ عقلمند تھے اچھی معلوم نہ ہوئی ۔ راجا کے ہاں ایک چار پشت کا بوڑھا دیوان ۹۰ برس کی عمر کا تھا اس کو جا کر اس کے پڑپوتے نے جو کہ اس وقت دیوان تھا وہ بات سنائی ۔ تب اس عمر رسیدہ دیوان نے کہا کہ وے ٹھگ (مکار) ہیں ۔ تو مجھ کو راجا کے پاس لے چل ۔ وہ لے گیا ۔ بیٹھتے وقت راجا نے سب خوش ہو کر ان ناک کٹوں کی باتیں سنائیں ۔ دیوان نے کہا کہ سنئے مہاراج ایسی جلدی نہ کرنی چاہئے ۔ بغیر آزمائش کئے پیچھے پچھتانا پڑتا ہے ۔

(راجا) کیا یہ ہزاروں آدمی جھوٹ بولتے ہوں گے ؟

(دیوان) جھوٹ بولیں یا سچ بغیر تحقیق کئے سچ جھوٹ کیسے کہہ سکتے ہیں ۔

(راجا) تحقیق کس طرح پر کرنی چاہئے ؟

(دیوان) علم قانون قدرت اور پرتیکش وغیرہ پرمانوں سے ۔

(راجا) جو شخص پڑھا لکھا نہ ہو وہ تحقیق کیسے کر سکے ؟

(دیوان) عالموں کی صحبت کے ذریعہ معلومات بڑھانے سے ۔

(راجا) اگر عالم نہ ملے تو کیا کرے ؟

(دیوان) محنت والے کے لئے کوئی بات بھی مشکل نہیں ۔

(راجا) تو آپ ہی کہئے کیسے کیا جائے ؟

(دیوان) میں بوڑھا ہوں اور گھر میں بیٹھا رہتا ہوں اور اب تھوڑے ہی دن زندگی کے ہوں گے ۔ اس لئے اول میں تحقیق کر لوں بعد ازاں (آپ) جیسا مناسب سمجھیں ویسا کیجئے ۔

(راجا) بہت خوب ۔ جوتشی جی! دیوان جی کے لئے مہورت دیکھئے ۔

(جوتشی) جو حضور کا حکم ہو ۔ یہی کل صبح دس بجے کا مہورت اچھا ہے ۔

جب صبح ہوئی تب آٹھ بجے بوڑھے دیوان جی نے راجا کے پاس آ کر کہا کہ ہزار دو ہزار فوج لے کر چلنا چاہئے ۔

(راجا) وہاں فوج کا کیا کام ہے ؟

(دیوان) آپ کو انتظام سلطنت سے واقفیت نہیں ہے جیسا میں کہتا ہوں ویسا کیجئے ۔

کیونکہ وہ ایک بڑا زمیندار تھا ۔

دسوا منت نے : وہاں ہی اپنی بُنیاد مضبوط کی ۔ پھر ادھر اُدھر گھومتا رہا ۔ سب کو اُپدیش کرتا تھا ۔ کئی لوگوں کو سادھو بھی بناتا تھا ۔ کبھی کبھی کسی سادھو کے گلے کی ناڑی کو مل کر بیہوش بھی کر دیتا تھا اور سب سے کہتا تھا کہ ہم نے ان کو سمادھی چڑھا دی ہے ۔ ایسے ایسے فریبوں سے کاٹھیاواڑ کے سادہ لوح آدمی اس کے داؤ پیچ میں پھنس گئے ۔ جب وہ مر گیا تب اُس کے چیلوں نے بہت سا پاکھنڈ پھیلایا ۔

ان کے حال پر یہ مثال صادق آتی ہے ۔ جیسے کوئی شخص چوری کرتا گرفتار ہو گیا ۔ حاکم نے اُس کا ناک کاٹ ڈالنے کی سزا دی ۔ جب اس کی ناک کاٹی گئی تب وہ بدمعاش ناچنے گانے اور ہنسنے لگا ۔ لوگوں نے پوچھا کہ تو کیوں ہنستا ہے ؟ اُس نے کہا کچھ کہنے کی بات نہیں ہے ۔ لوگوں نے پوچھا ایسی کونسی بات ہے ؟ اُس نے کہا بڑے بھاری تعجب کی بات ہے ہم نے ایسی کبھی نہیں دیکھی ۔ لوگوں نے کہا کہو کیا بات ہے ؟ اُس نے کہا کہ میرے سامنے ظاہر ہو کر چتربھج نارائن کھڑے ہیں ۔ میں دیکھ کر بڑا خوش ہو کر ناچتا گاتا اپنے نصیب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ میں نارائن کا ظاہرا درشن کرتا ہوں ۔ لوگوں نے کہا ہم کو درشن کیوں نہیں ہوتا ؟ وہ بولا ناک کی آڑ ہو رہی ہے جو ناک کٹوا ڈالو تو نارائن نظر آوے ۔ ورنہ نہیں ۔ اُن میں سے کسی جاہل نے چاہا کہ ناک جاتی ہے تو جائے لیکن نارائن کا درشن ضرور کرنا چاہیئے ۔ اُس نے کہا کہ میری بھی ناک کاٹ کر نارائن کو دکھلاؤ ۔ اُس نے اُس کی ناک کاٹ کر کان میں کہا کہ تو بھی ایسا ہی کر ۔ نہیں تو میرا اور تیرا مخول ہوئے گا ۔

اُس نے بھی سمجھا کہ اب ناک تو آتی نہیں اس لئے ایسا ہی کہنا ٹھیک ہے ۔ تب تو وہ بھی وہاں اُسی کی مانند ناچنے ۔ کودنے ۔ گانے ۔ بجانے ۔ ہنسنے اور کہنے لگا کہ مجھ کو بھی نارائن نظر آتا ہے ۔ ایسے ہوتے ہوتے ایک ہزار آدمیوں کا گروہ ہو گیا اور بڑا شور و شر برپا ہوا اور اپنے سمپردائے کا نام نارائن درشی رکھا ۔ یہ حال کسی جاہل راجا نے سُنا ۔ اُن کو بلایا ۔ جب راجا اُن کے پاس گیا تب تو وے بہت ناچنے کودنے اور ہنسنے لگے ۔ تب راجا نے پوچھا کہ کیا بات ہے ؟ اُنہوں نے کہا کہ ظاہرا نارائن ہم کو نظر آتا ہے ۔

راجا : ہم کو کیوں نظر نہیں آتا ؟

نارائن درشی : جب تک ناک ہے تب تک نظر نہیں آئیگا اور جب ناک کٹوا لو گے تب نارائن ظاہرا نظر آئیں گے ۔ اُس راجا نے سوچا کہ یہ بات ٹھیک ہے ۔ راجا نے کہا کہ جوتشی جی ! مہورت دیکھئے ۔

جوتشی جی نے جواب دیا کہ بہت اچھا حکم دیو خداوند نعمت ! دشمی یعنی دسویں تاریخ کے دن

۱۰۲ (سوال) سوامی نارائن کا مت کیسا ہے؟

سوامی نارائن کا مت

(جواب)

"यादृशी शीतला देवो तादृशो वाहनः खरः"

جیسی گوسائیں جی کی دھن ہڑپنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی ہے دیکھئے! ایک شخص سہجانند نامی اجودھیا کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوا تھا۔ وہ برہمچاری ہو کر گجرات۔ کاٹھیاواڑ۔ کچھ بھج وغیرہ ممالک میں پھرتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس ملک کے لوگ جاہل اور سیدھے سادے ہیں جس طرح سے چاہو ان کو اپنی مت میں جھکا دو ویسے ہی یہ لوگ جھک سکتے ہیں۔ وہاں اس نے دو چار چیلے بنائے انہوں نے آپس میں صلاح کر کے مشہور کیا کہ سہجانند نارائن کا اوتار اور بڑا صاحب قدرت ہے اور بھگتوں کو چترّبھج شکل بنا کر درشن بھی دیتا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کاٹھیاواڑ میں ایک کاٹھی نام دادا کھاچر گڈھڑے کا زمیندار تھا اس کو چیلوں نے کہا کہ تم چترّبھج نارائن کا درشن کرنا چاہو تو ہم سہجانند جی سے التماس کریں وہ سادہ لوح تھا۔ اس نے کہا کہ بہت اچھا۔

ایک کوٹھری میں سہجانند سر پر مکٹ پہن شنکھ چکر اپنے ہاتھ میں اوپر کو اٹھائے ہوئے بیٹھا اور دوسرا آدمی اس کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ گدا۔ پدم۔ اپنے ہاتھ میں لے کر سہجانند کی بغل میں سے آگے کو ہاتھ نکال چترّبھج کی مانند بن ٹھن گئے۔ دادا کھاچر سے ان کے چیلوں نے کہا کہ ایک بار آنکھ اٹھا کر دیکھ کے پھر آنکھ بند کر لینا اور فوراً ادھر کو چلے آنا۔ جو زیادہ دیکھو گے تو نارائن ناراض ہو جائیں گے کیونکہ چیلوں کے من میں تو یہ تھا کہ ہمارے فریب کا پتہ نہ لگ جائے چنانچہ اس کو لے گئے۔

وہی سہجانند کلابتون اور چمکتے ہوئے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے اندھیری کوٹھری میں کھڑا تھا۔ اس کے چیلوں نے یکبارگی کوٹھری کی طرف مشعلوں سے روشنی کی۔ دادا کھاچر نے دیکھا چترّبھج شکل نظر آئی پھر جھٹ چراغ کو نیچے کر دیا۔ سب نیچے سر کر کے اور لٹکا کر دوسری طرف چلے آئے اور اسی وقت بیچ میں باتیں کرنے لگ گئے کہ تمہاری خوش نصیبی ہے۔ اب مہاراج کے چیلے ہو جاؤ۔ اس نے کہا بہت اچھی بات۔ جتنی دیر میں لوٹ کر دوسری جگہ پہنچا اتنی دیر میں دوسری پوشاک پہن کر سہجانند گدی پر بیٹھا ہوا ملا۔ تب چیلوں نے کہا کہ دیکھو دوسری شکل بدل کر یہاں موجود ہیں۔

وہ دادا کھاچر ان کے جال میں پھنس گیا۔ وہاں سے ہی ان کی مت کی بنیاد مضبوط ہو گئی

کئی چیلے چیلیاں گوسائیں جی کو باہر آتے ہی سے مرد کے لڑکی کا پانی گرم کر کے اشنان کراتے ہیں۔ کئی چیلے کیسر سے سنان کراتے ہیں یعنی گوسائیں جی کے جسم پر ملتے ہیں کیسر کا ابٹنا لگا کر پھر ایک بڑے برتن میں تختی رکھ کر گوسائیں جی کو عورتیں مرد مل کر غسل کراتے ہیں۔ لیکن خاص کر عورتیں غسل کراتی ہیں۔ پھر گوسائیں جی پیتامبر ریشمی دھوتی اور کھڑاویں پہن کر باہر نکل آتے اور دھوتی اُسی میں پھینک دیتے ہیں۔ پھر اُس پانی کا آچمن اُس کے خریدار کرتے ہیں۔

خوب مسالہ ڈال کر پان بیڑا گوسائیں جی کو دیتے ہیں وہ چبا کر کچھ نگل جاتے اور باقی ماندہ ایک چاندی کے کٹورے میں جس کو اُن کا چیلا منہ کے نزدیک کر دیتا ہے اُس میں پیک کے اُگل دیتے ہیں۔ اس پیک کو بھی پرساد کی طرح بانٹتے ہیں جس کو خاص پرساد کہتے ہیں۔

سوچئے کہ یہ لوگ کس قسم کے انسان ہیں؟ اگر جہالت اور غلاظت کوئی چیز ہے تو اس سے بڑھ کر کیا ہوگی؟ بہت سے مرید لیتے ہیں۔ ان میں سے کتنے ہی ویشنوؤں کے ہاتھ کا کھاتے ہیں دوسرے کے ہاتھ کا نہیں۔ کتنے ہی ویشنوؤں کے ہاتھ کا بھی نہیں کھاتے۔ لکڑیاں دھو لیتے ہیں۔ لیکن آٹا۔ گڑ۔ چینی۔ گھی۔ وغیرہ دھو نہیں سکتے کیونکہ ان کے دھونے سے ان کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ بیچارے کیا کریں اگر ان کو دھوئیں تو ہاتھ سے کھو بیٹھیں۔

وے کہتے ہیں کہ ہم ٹھاکر جی کے رنگ۔ راگ بھوگ میں بہت سا مال صرف کر دیتے ہیں۔ لیکن وہ رنگ راگ بھوگ آپ ہی کرتے ہیں اور سچ پوچھو تو بڑے بڑے گناہ ہوتے ہیں۔ ہولی کے دنوں میں پچکاریاں بھر کر عورتوں کے اندام نہانی پر مارتے ہیں۔ اور رس وکریہ جو برہمن کے لئے ممنوع فعل ہے اُس کو بھی کرتے ہیں۔

سوال: گوسائیں جی روٹی۔ دال۔ کڑھی۔ ساگ۔ کھچڑی۔ اور لڈو وغیرہ کو کھلے طور پر دکان میں بیٹھ کر تو نہیں بیچتے بلکہ اپنے نوکر چاکروں کو پتلیں بانٹ دیتے ہیں۔ وے لوگ بیچتے ہیں گوسائیں جی نہیں۔

جواب: اگر گوسائیں جی اُن کو ماہواری دیتے ہیں تو وے پتلیں کیوں لیتے؟ گوسائیں جی اپنے نوکروں کے ہاتھ دال۔ بھات وغیرہ تنخواہ کے عوض میں بیچ دیتے ہیں۔ وے بیچا کر دکان یا بازار میں بیچتے ہیں۔ اگر گوسائیں جی خود باہر بیچتے تو نوکر براہمن وغیرہ ہیں وے تو رس وکریہ دوش سے بچ جاتے اور اکیلے گوسائیں جی رس وکریہ روپی گناہ کے مرتکب ہوتے۔ اول تو اس گناہ میں آپ ڈوبے پھر اوروں کو بھی ڈبایا اور کہیں کہیں ناتھ دوارے وغیرہ میں گوسائیں جی خود بھی بیچتے ہیں۔ رس وکریہ کرنا نیچوں کا کام ہے شریفوں کا نہیں۔ ایسے ایسے لوگوں نے ہی آریہ ورت کی تنزلی کی ہے۔

نوٹ مترجم: غلہ دودھ وغیرہ پکی ہوئی چیزیں بیچنا رس وکریہ کہلاتا ہے۔

بھی بھینٹ کرنا بن سکتا ہے اور اگر کریں تو گنہگار کہلائیں گے۔ اب یہ دھن اُس کی ابھی اپنی اپنا سمجھو یعنی جس کے بغیر کچھ بھی بھینٹ نہیں ہو سکتا۔ اِن گوسائیوں کا مدعا یہ ہے کہ گناہ میں تو چیلے اور عیش اڑاویں ہم۔

بچنے ولبھ سمپردائی گوسائیں لوگ ہیں وے اب تک تیلنگ ذات میں شامل نہیں ہیں اور جو کوئی ان کو بھول سے لڑکی بیاہ دیتا ہے وہ بھی ذات سے خارج ہو کر برباد ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ذات سے خارج کئے جا چکے ہیں۔ یہ لوگ بے علمی کی حالت میں رات دن خواب غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔

اور دیکھئے جب کوئی شخص گوسائیں کی دعوت کرتا ہے تو تب گوسائیں اس کے گھر پہ جا کر چپ چاپ کاٹھ کی پتلی کی مانند بیٹھا رہتا ہے کچھ بھی بولتا نہیں۔ بیچارہ بولے تو تب اگر پڑھا ہو۔

"मूर्खाणां बलं मौनम्"

کیونکہ خاموشی جاہلوں کی طاقت ہے۔ اگر بولے تو اس کا پول کھل جائے۔ لیکن عورت کی طرف خوب توجہ لگا کر تاکتا رہتا ہے۔ اور جس کی طرف گوسائیں جی دیکھیں تو جانو اس کی بڑی خوش قسمتی ہے اور اُس کا خاوند، بھائی، بیاہ اور ماں باپ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ وہاں سب عورتیں گوسائیں جی کے پاؤں چھوتی ہیں جس کو گوسائیں جی کا من چاہتا یا جس پر مہربان ہوتے ہیں اس کی انگلی پاؤں سے دبا دیتے ہیں۔ وہ عورت اور اس کے خاوند وغیرہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور اس عورت کو خاوند وغیرہ سب کہتے ہیں کہ تو گوسائیں جی کی خدمت گذاری کے لئے جا اور جہاں کہیں اس کے خاوند وغیرہ خوش نہیں ہوتے وہاں دوتی[*] اور کٹنیوں سے مطلب پورا کرا لیتے ہیں۔ سچ پوچھو تو ایسے کام کرنے والے اُن کے مندروں میں اور ان کے نزدیک بہت سے رہا کرتے ہیں۔

اب ان کی دکشنا کی لیلا دیکھئے یعنی اس طرح مانگتے ہیں۔ لاؤ بھینٹ گوسائیں جی کی، بہو جی کی، لال جی کی، بیٹی جی کی، مکھیا جی کی، باہر جی کی، گوپا جی کی اور بھاگت جی کی۔ ان سات دکانوں کے ذریعہ حسب دلخواہ مال مارتے ہیں۔

جب کوئی گوسائیں جی کا پیر دابنے لگتا ہے تب اس کی چھاتی پہ گوسائیں جی پاؤں دھرتے ہیں اور جو کچھ ملتا ہے اُس کو گوسائیں جی ہڑپ کر جاتے ہیں گویا یہ کام بھاڑا دینے اور کرایہ پر لانے کی مانند نہیں ہے۔

[*] (نوٹ مترجم) دوتی یعنی نامہ بر عورت، کٹنی یعنی دلال۔

سری کرشن کی مانند طاقت ہوگی کیونکہ وہ اُن کی اردھانگی (بیوی) ہے * جیسے یہاں عورت مرد کی شہوت مساوی یا مرد سے عورت کی زیادہ ہوتی ہے تو گولوک میں کیوں نہیں ہوگی؟ اگر ایسا ہی حال ہے تو دیگر عورتوں کے ساتھ سوامی جی کا سخت فساد اور جھگڑا مچتا ہوگا۔ کیونکہ (عورت کو) سوکن کا خیال بہت بُرا معلوم ہوتا ہے۔ پھر تو گولوک جو کہ سورگ کی جگہ ہے نرک کی مانند بن گیا ہوگا۔ یا جیسے بھاری زناکار مرد بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا رہتے ہیں ویسا ہی حال گولوک میں بھی ہوگا۔ چھی! چھی!! چھی!!! ایسے گولوک سے مرت لوک (یہ دُنیا) ہی بیچارہ بھلا ہے * دیکھو یہاں گوسائیں جی اپنے کو سری کرشن مانتے اور بہُت عورتوں کے ساتھ میل کرنے سے بھگندر و جریان منی وغیرہ امراض میں مبتلا ہوکر سخت عذاب بھگتے ہیں۔ اب کہئے جن کا قائم مقام گوسائیں (عذاب میں) مبتلا ہوتا ہے تو گولوک کا سوامی سری کرشن ان امراض میں کیوں مبتلا نہ ہوتا ہوگا؟ اور اگر نہیں ہوتا تو اُن کے قائم مقام گوسائیں جی (یہاں) کیوں (دکھ) اُٹھاتے ہیں؟

(سوال) مرت لوک (دُنیا فانی) میں لیلا اوتار دھارن کرنے سے مرض ہو جاتے ہیں گولوک میں نہیں۔ کیونکہ وہاں مرض اور اُن سے پیدا ہونے والے عیب ہی نہیں ہیں *

(جواب) "भोगे रोगभयम्" جہاں عیش و عشرت ہے وہاں مرض ضرور ہوتے ہیں * (کیا) سری کرشن کی کروڑہا عورتوں سے بال بچے پیدا ہوتے ہیں یا نہیں اگر ہوتے ہیں تو لڑکے ہی ہوتے ہیں یا لڑکیاں ہی لڑکیاں؟ یا لڑکے لڑکیاں ملے جلے۔ اگر کہو کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں تو اُن کی بیاہ شادیاں کن کے ساتھ ہوتی ہوں گی؟ کیونکہ وہاں بغیر سری کرشن کے دوسرا کوئی مرد نہیں ہے۔ اگر (کوئی) دوسرا ہے تو تمہارا دعویٰ باطل ہوا۔ اگر کہو کہ لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں تو بھی یہی نقص عاید ہوگا یعنی اُن کی بیاہ شادیاں کہاں اور کن کے ساتھ ہوتی ہیں؟ یا گھر کے گھر ہی میں گٹ پٹ کر لیتے ہیں یا دیگر کسی کی لڑکیاں یا لڑکے ہیں * اس حالت میں بھی تمہارا دعوے کہ گولوک میں ایک مرد سری کرشن ہی ہے" قائم نہیں رہے گا اور اگر کہو کہ اولاد ہوتی ہی نہیں تو سری کرشن میں نامردی اور عورتوں میں بانجھ پن کا نقص عائد ہوگا۔ بھلا یہ گولوک کیا ہوا؟ گویا دہلی کے بادشاہ کی بیویوں کی فوج ہوگئی *

اب جو گوسائیں لوگ چیلے اور چیلیوں کا تن من اور دھن اپنی بھینٹ کرا لیتے ہیں وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ تن (جسم) تو شادی کے وقت عورت اور خاوند کی بھینٹ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ دوسرے کی بھینٹ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ... کے ساتھ ... کا

پاک کرتے ہو لیکن تم اور تمہاری عورت ۔ لڑکی ۔ اور بہو وغیرہ سمرپت ہوئے بغیر ناپاک رہ جاتی ہیں یا نہیں ؟ اور تم غیر سمرپت شدہ چیز کو ناپاک مانتے ہو۔ پھر اُن سے پیدا شدہ تم لوگ ناپاک کیوں نہیں ؟ اس لئے تم کو بھی مناسب ہے کہ اپنی عورت لڑکی اور بہو وغیرہ کو دیگر مت والوں کے ساتھ سمرپت کرایا کرو ۔ اگر کہو کہ نہیں تو تم بھی غیر عورت مرد اور دولت وغیرہ اشیا ء کا سمرپت کرنا کرانا چھوڑ دو ۔ خیر اب تک جو ہوا سو ہوا لیکن اب تو اپنے جھوٹے مکر وفریب وغیرہ بُرائیوں کو چھوڑ دو اور مقدس ایشور کے وید کے بتلائے ہوئے سیدھے راستے میں آ کر اپنے منش جنم کو سپھل (بامراد) کر کے دھرم ۔ ارتھ ۔ کام ۔ موکش ۔ ان چار پھلوں کو حاصل کر کے آنند بھوگو ۔

اور دیکھئے ! یہ گوسائیں لوگ اپنے سمپرداؤ (فرقہ) کو "پُشٹی مارگ" کہتے ہیں یعنی کھانے پینے تروتازہ ہونے اور سب عورتوں سے حسب خواہش عیش و عشرت (یا) صحبت کرنے کا پُشٹی مارگ نام ہے ۔ لیکن ان سے پوچھنا چاہئے کہ جب سخت تکلیف وہ بھگندر وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر وہ ایسا کرنے والے بلک بلک کر مرتے ہیں کہ جس کو وہ ہی جانتے ہیں ۔ تو پھر سچی بات یہ ہے کہ یہ پُشٹی (توانائی) مارگ نہیں بلکہ کُشٹی (جذامی) پن مارگ ہے ۔ جس طرح جذامی کے جسم کی سب رطوبتیں پگھل پگھل کر خارج ہو جاتی ہیں اور گریہ وزاری کرتا ہوا جان دیتا ہے اُسی طرح کی حالت ان کی بھی دیکھنے میں آتی ہے ۔ اس لئے نرک مارگ بھی اُسی کو کہنا ٹھیک ہو سکتا ہے کیونکہ تکلیف کا نام نرک اور راحت کا نام سورگ ہے ۔

اس طرح یہ جھوٹ کا جال بچھا کر بیچارے سادہ لوح انسانوں کو دام میں پھنسایا ہے اور اپنے آپ کو شری کرشن مان کر سب کے سوامی (آقا) بن بیٹھے ہیں ۔ یہ کہتے ہیں کہ جتنی نورانی روحیں گولوک سے یہاں آئی ہیں اُن کے اُبھارنے کے لئے ہم یہاں پرشوتم پیدا ہوئے ہیں جب تک وہ ہمارا اُپدیش حاصل نہ کر لیں تب تک گولوک میں داخل نہیں ہو سکتیں ۔ وہاں ایک شری کرشن مرد اور باقی سب عورتیں ہیں ۔

واہ جی واہ !!! تمہارا عقیدہ خوب ہے ! ۔ (کیا) گوسائیوں کے جتنے چیلے ہیں وہ سب گوپیاں بن جاوینگی ۔

اب غور کیجئے کہ جس مرد کی دو عورتیں ہوتی ہیں اُس کو سخت تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اور جہاں ایک مرد ہو اور کروڑوں عورتیں اُس اکیلے کے پیچھے لگی ہوں اُس کے دُکھ کا کیا شمار ہے ؟ اگر کہو کہ شری کرشن میں بڑی بھاری طاقت ہے کہ جس سے سب کو خوش کر لیتے ہیں ۔ تو جو اُس کی عورت ہے جس کو سوامنی جی (ملکہ) کہتے ہیں اُس میں بھی

گے مت کا بُنیادی اصول ہے۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ شری کرشن کو فوت ہوئے تو کچھ کم پانچ ہزار برس گذر گئے۔ وہ ونجو سے ساون مہینے کی آدھی رات کو کیسے مل سکے؟ (۲) جو گوسائیں کا جنیو بنے اور گوسائیں کے لئے سب اشیاء سمرپن (تن من دھن) یا وقف کرے تو اس کے جسم اور روح کے تمام عیب دور ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ بڑا پیچ ہے جو بے علم لوگوں کو بہکا کر اپنے مت میں لانے کا ہے۔ اگر گوسائیں کے چیلے چیلیوں کے سب عیب دور ہو جائیں تو پھر بیماری مفلسی وغیرہ تکلیفوں میں مبتلا کیوں رہیں؟ اور وہ عیب پانچ قسم کے ہیں۔ (۱) ایک سہج دوش یعنی جو کہ قدرتی یعنی شہوت غضب وغیرہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ (۲) دوسرے وہ جو کسی ملک (دیاز) زمانہ میں مختلف قسم کے گناہ کئے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ جن کو دنیا میں حلال حرام کہتے اور وید وید مکت یعنی دو رنگوں وغیرہ۔ چہارم سنسرگج جو کہ بری صحبت سے ہوتے ہیں جیسے چوری۔ زناکاری۔ ماں۔ بہن۔ لڑکی۔ بہو۔ گرو پتنی وغیرہ سے ہم بستر ہونا۔ پنجم سپرشج یعنی چھونے والی اشیاء کا چھونا۔ ان پانچ عیبوں کی گوسائیں لوگوں کے مت والے کبھی پرواہ نہیں کرتے یعنی من مانی کارروائی کرتے ہیں۔ (۳) اور کوئی طریقہ عیبوں کے دور کرنے کے لئے بغیر گوسائیں جی کے مت کے نہیں ہے۔ اس لئے بغیر سمرپن کئے ایسی سنسکاروں کو گوسائیں جی کے چیلے نہ ہوں گے۔ اسی لئے ان کے چیلے اپنی عورت لڑکی بہو اور دولت مال وغیرہ چیزوں کو بھی وقف کرتے ہیں۔ اور سمرپن یا وقف کا اصول ہے کہ جب تک گوسائیں جی کی چرن سیوا میں سمرپت نہ ہو تب تک اس کا خاوند اپنی بیوی کو نہ چھوئے۔ (۴) اس لئے گوسائیوں کے پیچھے سمرپن کر کے پھر اپنی اپنی شے کا بھوگ کریں۔ کیونکہ مالک کے بھوگ کر لینے پر سمرپن نہیں ہو سکتا۔ (۵) اس لئے اول سب کاموں میں سب اشیاء کو سمرپن کریں۔ اول عورت وغیرہ گوسائیں جی کے سمرپن کر کے پھر حاصل کریں۔ ویسے ہی ہری کے تمام اشیاء سمرپن کر کے پھر حاصل کریں۔ (۶) گوسائیں جی کے مت کے علاوہ دیگر مذاہب کی طرف تک کو بھی گوسائیوں کے چیلے چیلی کبھی نہ سنیں۔ نہ اختیار کریں۔ یہی ان کے چیلوں کا لازمی دستور ہے۔ (۷) جیسے ہی سب چیزوں کا سمرپن کر کے سب کے پیچھے برہم کی نگاہ سے دیکھیں اس کے بعد جیسے گنگا میں دیگر دریا مل کر گنگا کی شکل کے ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی اپنے مت کی خوبیاں اور دوسرے کی مت کی برائیاں ہیں اس لئے اپنے مت کی خوبیوں کا ذکر کیا کریں (۸)۔

اب دیکھئے گوسائیوں کا مت سب متوں سے بڑھ کر اپنی غرض پوری کرنے والا ہے۔ بھلا ان گوسائیوں سے کوئی پوچھے کہ برہم (خدا) کا ایک وصف بھی تم نہیں جانتے۔ تو چیلے چیلیوں کا برہم سمبندھ کیسے کرا سکو گے؟ اگر کہو کہ ہم ہی برہم ہیں ہمارے ساتھ سمبندھ (تعلق) ہونے سے تعلق ہو جاتا ہے۔ تو تم میں برہم کی صفات افعال خواص ایک بھی نہیں ہیں۔ پھر کیا تم محض عیش و عشرت کے لئے برہم بن بیٹھے ہو؟ بھلا چیلے اور چیلیوں کو تو تم اپنے ساتھ سمرپت کر کے

ٹھگ ہو گئے والے بھی کرشن ہی کی شان میں ہوں گے ۔ نام تو کرشن کا لیتے ہیں اور سمرپن اپنے لئے کرا لیتے ہیں۔ جسم میں جو کچھ بل و پرانو وغیرہ ہیں وہ بھی گوسائیں جی کے ارپن کیوں نہیں ہوسکتے؟ کیا میٹھا میٹھا گڑپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو ۔ یہ بھی لکھا ہے کہ گوسائیں جی کے ارپن کرنا چاہئے غیر مت والے کے نہیں ۔ یہ سب خود غرضی اور بیگانہ مال وغیرہ اشیا لوٹنے اور ویدوکت دھرم کے برباد کرنے کی لیلا بنائی ہے ۔

دیکھو یہ ولبھ کا پرپنچ:۔

श्रावणस्यामले पक्षे एकादश्यां महानिशि ।
साक्षाद्भगवता प्रोक्तं तदक्षरश उच्यते ॥ १ ॥
ब्रह्मसम्बन्धकरणात्सर्वेषां देहजीवयोः ।
सर्वदोषनिवृत्तिर्हि दोषाः पञ्चविधाः स्मृताः ॥ २ ॥
सहजा देशकालोत्था लोकवेदनिरूपिताः ।
संयोगजाः स्पर्शजाश्च न मन्तव्याः कदाचन ॥ ३ ॥
अन्यथा सर्वदोषाणां न निवृत्तिः कथञ्चन ।
असमर्पितवस्तूनां तस्माद्वर्जनमाचरेत् ॥ ४ ॥
निवेदिभिः समर्प्यैव सर्वं कुर्यादिति स्थितिः ।
न मतं देव देवस्य सामि भुक्त समर्पणम् ॥ ५ ॥
तस्मादादौ सर्वकार्ये सर्ववस्तु समर्पणम् ।
दत्तापहारवचनं तथा च सकलं हरेः । ६ ।
न ग्राह्यमिति वाक्यं हि भिन्नमार्गपरं मतम् ।
सेवकानां यथा लोके व्यवहारः प्रसिध्यति ॥ ७ ॥
तथा कार्यं समर्प्यैव सर्वेषां ब्रह्मता ततः ।
गंगात्वे गुणदोषाणां गुण दोषादिवर्णनम् ॥ ८ ॥

یہ تمام شلوک گوسائیوں کے سدھانت رہسیہ وغیرہ گرنتھ میں لکھے ہیں جو گوسائیوں

"श्रीकृष्णाय शरणं मम सहस्रपरिवत्सरमितकालजात कृष्ण वियोग जनिततापक्लेशानन्ततिरोभावोऽहं भगवते कृष्णाय देहेन्द्रियप्राणान्तः करणतद्धर्मांश्च दारागारपुत्राप्तवित्तेहपराण्यात्मना सह समर्पयामि दासोऽहं कृष्ण तवास्मि"

اس منتر کا اپدیش کر کے چیلے چیلیوں کو سمرپن کراتے ہیں۔ "کلیم کرشن" وغیرہ۔ یہ کلیم تنتر گرنتھ کا ہے اس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ ولبھ مت بھی وام مارگیوں کی شاخ ہے۔ اسی سے عورتوں کی صحبت کو سائیں لوگ بڑا کرتے ہیں۔

"गोपीवल्लभेति"

کیا کرشن گوپیوں ہی کو پیارے تھے دوسروں کو نہیں؟ عورتوں کا پیارا وہ ہوتا ہے جو استری یعنی شہوت پرستی میں پھنسا ہو۔ کیا شری کرشن جی ایسے تھے؟

"सहस्रपरिवत्सरेति"

اس میں ہزار سالوں کی گنتی فضول لکھی ہے کیونکہ ولبھ اور اس کے چیلے کچھ سروگیہ نہیں ہیں۔ کیا کرشن کی جدائی ہزاروں برس سے ہوئی اور آج تک یعنی جب تک ولبھ کا مت نہ ہوا اور نہ ولبھ پیدا ہوا تھا اس سے پہلے اپنی دیوی جیووں کے نجات دینے کو کیوں نہ آیا؟ "تاپ" اور "کلیش" یہ دونوں مترادف ہیں ان میں سے ایک کا استعمال کرنا واجب تھا دو کا نہیں۔ "اننت" لفظ کا پاٹھ کرنا فضول ہے کیونکہ جو "اننت" لفظ رکھو تو "سہسر" لفظ کا پاٹھ نہ رکھنا چاہیے اور جو "سہسر" لفظ کا پاٹھ رکھو تو "اننت" لفظ کا پاٹھ رکھنا بالکل فضول ہے اور جو اننت یعنی بے شمار زمانہ تک "تروبھت" یعنی پوشیدہ رہے اس کی نجات کے لیے ولبھ کا ہونا بھی فضول ہے کیونکہ اننت کا انتہا نہیں ہو سکتی۔ بھلا جسم، حواس، پران، انتہکرن اور ان کے دھرم، عورت، مکان، لڑکا، حاصل کردہ دولت کا ارپن اسپردگی کرشن کو کیوں کرنا؟ کیونکہ کرشن پورن کام[1] ہونے سے کسی کے جسم وغیرہ کی خواہش نہیں کر سکتے۔ اور جسم وغیرہ کا ارپن کرنا بھی نہیں ہو سکتا۔ ناخن سے چوٹی تک جسم کہلاتا ہے۔ اس میں جو کچھ اچھی بری اشیا ہیں ان کے ارپن کرنے سے رسا خون وغیرہ بھی ارپن ہو جائیں گی۔ یعنی بول و براز وغیرہ بھی کیسے ارپن کر سکو گے؟ اور جو نیک اعمال بدی کی صورت میں ہیں ان کو کرشن کے ارپن کیا جائے تو ان کے

[1] جس کے تمام قصد اور خواہشیں پوری ہو جائیں اُسے پورن کام کہتے ہیں۔

تو مجھ کو بھی سنیاس دے دیجئے۔ تب اُس نے اُس کو بلا کر کہا کہ تو بڑا جھوٹا ہے۔ سنیاس چھوڑ کر گرہستی بن۔ کیونکہ تو نے جھوٹ بول کر سنیاس لیا ہے۔ اُس نے پھر ویسا ہی کیا۔ یعنی سنیاس چھوڑ کر اُس کے ساتھ ہو لیا۔ دیکھو اُس مت کی بنیاد ہی جھوٹ فریب سے قائم ہوئی ہے۔ جب ملک تیلنگ میں گئے اس کو ذات میں کسی نے شامل نہ کیا۔ تب وہاں سے نکل کر گھومنے لگے۔ "چنار گڑھ" جو کاشی کے نزدیک ہے اس کے متصل "چمپارنیہ" نامی جنگل میں چلے جاتے تھے۔ وہاں کوئی شخص ایک لڑکے کو جنگل میں چھوڑ چاروں طرف دُور دُور تک آگ جلا کر چلا گیا تھا کیونکہ چھوڑنے والے نے یہ سمجھا ہوگا کہ اگر آگ نہ جلاؤں گا تو ابھی کوئی حیوان مار ڈالے گا۔ لکشمن بھٹ اور اُس کی عورت نے لڑکے کو لے کر اپنا بیٹا بنا لیا۔ پھر کاشی میں جا رہے۔ جب وہ لڑکا بڑا ہوا تب اُس کے ماں باپ فوت ہو گئے۔ کاشی میں بچپن سے جوانی تک کچھ پڑھتا بھی رہا۔ پھر اور کہیں جا کر ایک وشنوسوامی کے مندر میں چیلا ہو گیا۔ وہاں سے کبھی کچھ ان بن ہونے پر کاشی کو پھر چلا گیا اور سنیاس لے لیا۔ پھر کوئی ویسا ہی ذات سے خارج برہمن کاشی میں رہتا تھا۔ اُس کی لڑکی نوجوان تھی۔ اُس نے اِس کو کہا کہ تو سنیاس چھوڑ میری لڑکی سے شادی کر لے۔ ویسا ہی ہوا۔ جس کے باپ نے جیسی لیلا کی ہو ویسی ہی اُس کا بیٹا کیوں نہ کرے؟ بیوی کو لے کر وہیں چلا گیا کہ جہاں اوّل وشنوسوامی کے مندر میں چیلا ہوا تھا۔ شادی کرنے کے باعث اُن کو وہاں سے نکال دیا۔ پھر برج دیش (گوکل کا علاقہ) میں جہاں کہ جہالت نے گھر کر رکھا ہے جا کر اپنا پرپنچ کئی طرح کی جھوٹی دلیلوں سے پھیلانے لگا اور جھوٹی باتوں کو مشہور کرنے لگا کہ شری کرشن مجھ کو ملے اور کہا کہ جو گولوک سے "دیوی جیو" مرت لوک (دارفانی) میں آئے ہیں اُن کو برہم سمبندھ وغیرہ سے پاک کر کے گولوک میں بھیجو۔ جاہلوں کو اس قسم کی فریفتہ کرنے والی باتیں سنا کر تھوڑے سے لوگوں کو پھنسایا یعنی چوراسی ویشنو بنائے اور مندرجہ ذیل منتر بنائے اور ان میں بھی اختلاف رکھا۔ جیسے:-

श्रीकृष्णः शरणं मम ॥

क्लीं कृष्णाय गोपीजनवल्लभाय स्वाहा ॥ गोपाल सहस्रनाम ।

گوپال سہسرنام

یہ دونوں معمولی منتر ہیں لیکن آگے کا منتر برہم سمبندھ اور سمرپن کرانے کا ہے۔

رام کرشن رام کا یکساں ہی منتر اپدیش کرتے ہیں اور نام سمرن ہی سے بہبودی مانتے ہیں مگر پڑھنے میں گناہ سمجھتے ہیں ان کی ساکھی یہ ہے:

پنڈتائی پاسٹ پڑی + اور قریب نو پاپ
رام رام سمرن بنا + رہی لیو رہتو آپ
دیو پران پڑھے پڑھ گیتا + رام بھجن بن رہی گئے ریتا

ایسی ایسی کتابیں بنائی ہیں + عورت کو خاوند کی خدمت کرنے میں گناہ اور گرو سادھو کی خدمت میں دھرم بتاتے ہیں۔ ورن آشرم کو نہیں مانتے۔ جو برہمن رام سنیہی نہ ہو تو اس کو ادنےٰ اور چنڈال رام سنیہی ہو تو اس کو افضل جانتے ہیں۔ اب ایشور کا اوتار نہیں مانتے اور رامچرن کا قول جو اوپر لکھا آئے کہ "بھگتی ہیتی اوتار ہی دھری"۔

بھگتی اور سنتوں کی خاطر اوتار کو بھی مانتے ہیں۔ اس قسم کا پاکھنڈ پرپنچ وغیرہ فریب ان کا جتنا ہے وہ سب ملک آریہ ورت کو نقصان دہ ہے۔ اتنے ہی سے عقلمند بہت کچھ سمجھ لیں گے۔

گوکلئے گوسائیوں کا مت یعنی ولبھ سمپردائے

(سوال) گوکلئے گوسائیوں کا مت تو بہت اچھا ہے دیکھو کیسا امیری کا لطف اڑاتے ہیں کیا یہ امیری لیلا کے بغیر ایسی ہو سکتی ہے؟

(جواب) یہ امیری گرہستیوں کی ہے۔ گوسائیوں کی کچھ نہیں۔

(سوال) واہ واہ! گوسائیوں کی بدولت ہے کیونکہ ایسی امیری دوسروں کو کیوں نہیں میسر ہوتی؟

(جواب) دوسرے بھی اسی قسم کا مکر و فریب کریں تو امیری ملنے میں کیا شک ہے؟ اور اگر ان سے بڑھ کر چالاکی کریں تو زیادہ بھی امیری ہو سکتی ہے۔

(سوال) واہ جی واہ! اس میں کیا چالاکی ہے؟ یہ تو سب گولوک کی لیلا ہے۔

(جواب) گولوک کی لیلا نہیں بلکہ گوسائیوں کی لیلا ہے جو گولوک کی لیلا ہے تو گولوک بھی ایسا ہی ہوگا۔

یہ مت ورتیلنگ ۔۔ کے ملک سے جاری ہوا ہے کیونکہ تیلنگی لکشمن بھٹ نامی برہمن نے شادی کر کے کسی باعث سے ماں باپ اور عورت کو چھوڑ کاشی میں جا کر سنیاس لے لیا تھا اور جھوٹ بولا تھا کہ میری شادی نہیں ہوئی۔ اتفاق سے اس کے والدین اور عورت نے سنا کہ کاشی میں سنیاسی ہو گیا ہے۔ اس کے ماں باپ اور عورت کاشی میں پہنچے جس سنیاسی نے اس کو سنیاس دیا تھا اس کو کہا کہ اس کو سنیاسی کیوں کیا؟ دیکھو اس کی جوان عورت ہے۔ سنیاسی نے کہا کہ اگر آپ بہتر جانتے ہیں تو گرہستی کر لیجئے

اگر ایسے پاکھنڈ نہ چلیں تو ملک آریہ ورت کی تباہی کیوں ہوتی؟

یہ لوگ اپنے چیلوں کو چوکا کھلاتے ہیں اور عورتیں بھی لیٹ کر ڈنڈوت پرنام کرتی ہیں۔ تنہائی میں بھی ہوتی ہیں اور سادھو لوگ اکٹھے بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کی دوسری شاخ قصبہ کھیڑا پا ملک مارواڑ سے جاری ہوئی ہے۔ اس کا حال یہ ہے۔ ایک شخص رام داس نامی ذات کا ڈھیڑ[1] بڑا چالاک تھا۔ اُس کی دو بیویاں تھیں۔ وہ پہلے بہت دن تک "اوگھڑ" ہو کر کتوں کے ساتھ کھاتا رہا۔ پھر ویشنو بھی ہوا۔ بعد ازاں "رام دیو" کا "کامڑیا"[2] بنا۔ اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ گاتا تھا۔ اسی طرح گھومتا گھومتا "سینتھل"[3] میں ڈھیڑوں کا گرو "رام داس" تھا اس کو جا ملا۔ اُس نے اس کو "رام دیو" کا پنتھ بتا کر اپنا چیلا بنایا۔ اُس رام داس نے کھیڑا پا گاؤں میں جگہ بنائی۔ اور اُس کا بہت سا ڈھونگ چلا۔ اُدھر شاہ پورہ میں رام چرن کا، اُس کا بھی حال ایسا سنا ہے کہ وہ جے پور کا بنیا تھا اُس نے "دانترا" گاؤں میں ایک سادھو سے بھیس لیا اور اس کو گرو کیا اور شاہ پورہ میں آکر ٹکی جمائی۔ سادہ لوح آدمیوں میں پاکھنڈ کی جڑ بہت جلد جم جاتی ہے سو جم گئی قائم ہو گئی۔ یہ تمام مذکورہ بالا رام چرن وغیرہ کے اقوال کی سند پر چیلا کرتے اونچ نیچ کا کچھ اعتبار نہیں کرتے۔ برہمن سے لے کر چنڈال تک ان میں چیلے بنتے ہیں۔ اب بھی کونڈا پنتھی دونوں کی طرح ہیں کیونکہ مٹی کے کونڈوں[4] میں کھاتے اور سادھوؤں کی جوٹھ کھا جاتے ہیں۔ جھکا کر وید دھرم والدین، دنیاوی کاروبار چھڑوا دیتے اور چیلا بنا لیتے ہیں۔ اور رام نام کو منتر مانتے ہیں اور اسی کو "چھو چھم"[5] وید بھی کہتے ہیں۔ رام رام کہنے سے جنم جنموں کے پاپ چھوٹ جاتے ہیں اس کے بغیر مکتی کسی کی نہیں ہوتی۔ جو ہر ایک سانس کے ساتھ رام رام کہنے کی ہدایت کرے اُس کو ستگرو کہتے ہیں۔ اور ستگرو کو پرمیشور سے بھی بڑا مانتے ہیں اور اُس کے مورت کا دھیان کرتے ہیں۔ سادھوؤں کے پاؤں دھو کر پیتے ہیں۔ جب گرو سے چیلا دور رہا ہو تو گرو کے ناخن اور ڈاڑھی کے بال اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ اُس کا چرنامرت ہمیشہ پیتا ہے۔ رام داس اور ہر رام داس کے اقوال کی کتاب کو وید سے زیادہ مانتے ہیں۔ اُس کا طواف کرتے اور آٹھ ڈنڈوت پرنام کرتے ہیں اور اگر گرو نزدیک ہو تو گرو کو ڈنڈوت پرنام کر لیتے ہیں۔ عورت

---

[1] ڈھیڑ ہندوستان نما کے دیہات میں چمار کو کہتے ہیں۔

[2] راجپوتانہ میں جو لوگ بھگوے رنگ کی گدڑی پہن کر "رام دیو" وغیرہ کے گیت بھگوے رنگ سے گاتے ہیں اور دیگر دانوں کو سناتے ہیں ان کا نام کامڑیا ہے۔

[3] "سینتھل" بیکانیر کے علاقہ میں ایک چھوٹا قصبہ ہے۔

[4] ان صاحبان میں ہے کونڈا یعنی مٹی کا برتن۔

[5] چھو چھم سنسکرت کا بگڑا ہے "شوکشم" یعنی لطیف (نوٹ مترجم)

پاپوں کے مطابق سزا دینا کیا مٹ گئے ہوئے فعل کبھی چھوٹ سکتے ہیں؟ یہ محض لوگوں کو گناہوں میں پھنسانا اور انسانی زندگی کو تباہ کرنا ہے ۔

اب ان کا جو چیلا "گرو" رام چرن ہوا ہے اُس کے اقوال لکھتے ہیں:-

سمیا نام پرتاپ کی ۔ سُن سُرتن چیت لائی ۔
رام چرن رسنا رٹو ۔ کرم سکل جھڑ جائی ۔
جن جن سمریا نام کوں ۔ سو سب اُتریا پار ۔
رام چرن جو وسریا ۔ سو ہی جم کے دوار ۔
رام بنا سب جھوٹھ بتائیو
رام جپت تھُتیا سب کرتا ۔ جپند اد سو ٹوٹی پیکتا
رام کے ترن کوں بھجتنا ہیں ۔ تین لوک میں کیرتی کا ہیں
رام رٹت تم جور نسا ۔ گے
رام نام لکھ پتھر تراں ۔ بھگتی ستی اوتا رہی دھری
اُدھرج ٹیج کل بھید بچار ہے ۔ سو تو ترنج تیو بارے
سنتاں کنی کل دی سنتا ہیں ۔ رام ندم بہ رام سمالا ہیں
ایسو گن جو کیرتی گاوے ۔ دھری دھری چرن لوبا ند پاوے
رام سنتاں کا انت نہ آوے ۔ آپ آپ کی بدھی سم گاوے

ان کی تردید

اوّل تو رام چرن وغیرہ کی تصنیفات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گنوار ایک سیدھا سادہ آدمی تھا وہ کچھ پڑھا لکھا نہیں تھا ورنہ ایسی گپّیں کیوں لکھتا؟ یہ صرف ان کو وہم ہے کہ رام رام کہنے سے جو اعمال صالح کئے جاتے ہیں یہ محض اپنا اور دوسروں کا جنم کھوتے ہیں۔ موت کا خوف تو بڑا بھاری ہے لیکن بیکاری میں بھی جو چور۔ ڈاکو۔ بھیڑیا۔ سانپ۔ بچھو اور مچھر وغیرہ کا خوف کبھی نہیں دور ہوتا۔ خواہ رات دن رام رام کیا کرے تو بھی کچھ نہیں ہوگا۔ جیسے شکر شکر کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا ویسے ہی ستیہ گفتاری وغیرہ عمل کئے بغیر رام رام کہنے سے بھی کچھ نہیں ہوگا اور اگر رام رام کہنے سے ہی ایشور ان کا نام نہیں سنتا تو عمر بھر کہنے سے بھی نہیں سنے گا اور اگر سنتا ہے تو دوسری دفعہ بھی رام رام کہنا فضول ہے۔ ان لوگوں نے اپنا پیٹ بھرنے اور دوسروں کی بھی عمر برباد کرنے کے لئے ایک پاکھنڈ کھڑا کیا ہے۔ سو یہ بڑا تعجب ہم سمجھتے اور دیکھتے ہیں کہ نام تو رکھا رام سنیہی اور کام کرتے ہیں ماتا سنیہی کا جہاں دیکھو وہاں رانڈ بھی رانڈ سنتوں کا ظہور ہے۔

بُت پرستی نہیں ہے؟ کسی بے جان چیز کے سامنے سر جھکانا یا اُس کی پرستش کرنی تمام بُت پرستی ہے۔ جیسے مورتی (بُت) والوں نے اپنی دکان جما کر روزی کی صورت نکالی ہے ویسے ان لوگوں نے بھی کر لی ہے۔ جیسے پجاری لوگ بُت کا درشن کرا کے اور نذریں لیتے ہیں ویسے نانک پنتھی لوگ گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے کراتے بھینٹ بھی لیتے ہیں۔ لیکن بُت پرستی والے جتنی وید کی عزت کرتے ہیں اتنی یہ لوگ گرنتھ صاحب والے نہیں کرتے۔ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ویدوں کو نہ سنا نہ دیکھا کیا کریں؟ اگر سننے اور دیکھنے میں آئیں تو تمام فرقوں کے عقلمند لوگ جو کہ ضدی اور متعصب نہیں ہیں وے وید مت قبول کر سکتے ہیں۔ ان سب نے کھانے پینے کا جھگڑا سب سا ہٹا دیا ہے جیسے اس کو ہٹایا ویسے شہوت پرستی (اور) تکبر کو بھی ہٹا کر وید مت کی ترقی کریں تو بہت اچھی بات ہے۔

۹۹۔ سوال: دادو پنتھی کا طریق تو اچھا ہے۔

دادو پنتھی — جواب: اچھا تو وید کا طریق ہے جو پکڑا جائے تو پکڑو نہیں تو ہمیشہ غوطے کھاتے رہو گے۔ ان کے اعتقاد کے مطابق دادو جی کی پیدائش گجرات میں ہوئی تھی۔ پھر جے پور کے پاس آمیر میں رہتے تھے۔ تیلی کا کام کرتے تھے۔ پرمیشور کی خلقت کا عجب تماشہ ہے کہ دادو جی کی بھی پرستش شروع ہو گئی۔ اب وید وغیرہ شاستروں کی سب باتیں چھوڑ کر "دادو رام دادو رام" میں ہی مکتی مان لی ہے۔ جب سچے اپدیشک نہیں ہوتے تب ایسے ایسے ہی بکھیڑے چلا کرتے ہیں۔

۱۰۰۔ تھوڑے دن ہوئے ایک رام سنیہی مت شاہ پورہ سے جاری ہوا ہے۔ انہوں نے

رام سنیہی پنتھ — سب وید وکت دھرم کو چھوڑ کر "رام رام" پکارنا اچھا مانا ہے۔ اسی میں گیان دھیان مکتی مانتے ہیں۔ لیکن جب بھوک لگتی ہے تب "رام رام" میں سے روٹی ساگ نہیں نکلتا کیونکہ کھانے پینے کی چیزیں تو گرہستیوں کے گھروں ہی میں ملتی ہیں۔ وے بھی بُت پرستی کی مذمت کرتے ہیں لیکن آپ خود بُت بن رہے ہیں۔ عورتوں کی صحبت میں بہت رہتے ہیں کیونکہ "رام جی" تو رام کی رانی کے بغیر چین ہی نہیں پا سکتے۔

ایک رام چرن نامی سادھو ہوا ہے جس کا مت خاص کر شاہ پورہ مقام میواڑ سے جاری ہوا ہے وے "رام رام" کہنے ہی کو اعلیٰ منتر اور اسی کو اصول مانتے ہیں۔ اُن کی ایک کتاب ہے کہ جس میں سنت داس جی وغیرہ کے اقوال ہیں ایسا لکھا ہے۔ اُن کا قول:

بھرم روگ تب ہی مٹیا۔ رٹیا نرنجن رائے
تب جم کا کاگج پھٹیا۔ کٹیا کرم تب جائے

اب عقلمند لوگ غور کریں کہ "رام رام" کہنے سے بھرم جو کہ خلافِ علم ہے یا مرض جو دیشہ

سیدھے صاحب قدرت تھے اور بڑے بڑے اقبال والے تھے ایسا ممکن ہے۔ نانک جی بڑھا وغیرہ سے ملے۔ بہت بات چیت کی۔ سب نے اُن کی عزت کی۔ نانک جی کی شادی پر بہت سے گھوڑے رتھ۔ ہاتھی۔ سونے۔ چاندی۔ موتی۔ پنّہ وغیرہ رتن تھے اور جواہرات سے مرصّع سامان اور بیش بہا جواہرات کا تو حد و حساب نہیں۔ ایسا لکھا ہے۔ بھلا یہ گپوڑے نہیں تو کیا ہیں؟ اس میں اُن کے چیلوں کا قصور ہے۔ نانک جی کا نہیں۔ دیگر اُن کے پیچھے اُن کے لڑکے سے اُداسی سادھوؤں کا سلسلہ جاری ہوا اور رام داس وغیرہ سے نرملے سادھوؤں کا۔ کتنے ہی گدی والوں نے اپنی بانی بنا کر گرنتھ میں شامل کی ہے۔ اُن کے دسویں گرو گوبند سنگھ جی ہوئے۔ اُن کے بعد اس گرنتھ میں کسی کی بانی نہیں ملائی گئی بلکہ اُس وقت تک کی جتنی چھوٹی چھوٹی کتابیں تھیں اُن سب کو اکٹھا کر کے جلد بندھوا دی گئی۔

ان لوگوں نے بھی نانک جی کے پیچھے بہت سی عبارت بنائی۔ بعض نے تو طرح طرح کی مثل پرانوں کی جھوٹی کہانیوں کے بنا دی۔ لیکن برہم گیانی آپ پرمیشر بنتے ہوئے بھی کرم اپاسنا ترک کرنے کی طرف اُن کے چیلے مائل ہوتے گئے۔ اس بات نے بہت بگاڑ کر دیا ورنہ جو نانک جی نے کچھ بھگتی وشیش پرمیشور کی لکھی تھی۔ اگر کرتے آتے تو اچھا تھا۔ اب اُداسی کہتے ہیں ہم بڑے بنے بیٹھے ہیں۔ اکالی اور ستھرے شاہی کہتے ہیں کہ سب سے بڑے ہم ہیں۔ ہمارے ماں میں گووند سنگھ جی بہادر ہوئے تھے۔ مسلمانوں نے اُن کے بزرگوں کو بہت ایذا پہنچائی تھی۔ اُن سے بدلا لینا چاہتے تھے۔ لیکن اُن کے پاس کچھ سامان نہ تھا۔ اور ادھر مسلمانوں کی بادشاہی عروج پر تھی۔ اُنہوں نے ایک پُرشچرن کروا کر مشہور کیا کہ مجھ کو دیوی نے ور دیا اور تلوار دی ہے کہ تم مسلمانوں سے لڑو تمہاری فتح ہوگی۔ بہت سے لوگ اُن کے ساتھی ہوگئے اور اُنہوں نے جیسے وام مارگیوں نے پنچ مکار۔ چکرانکتوں نے پنج سنسکار جاری کئے تھے ویسے ہی پنج ککار جاری کئے۔ یعنی ان کے پنج ککار یُدھ کے مفید تھے۔ ایک کیس یعنی جس کے رکھنے سے لڑائی میں لکڑی اور تلوار سے کچھ بچاؤ ہو۔ دوسرا کنگن جو سر کے اوپر پگڑی میں اکالی لوگ رکھتے ہیں اور ہاتھ میں کڑا جس سے ہاتھ اور سر بچ سکے۔ تیسرا کچھ یعنی زانو کے اوپر ایک جانگھیہ جو کہ دوڑنے اور کودنے میں اچھا ہوتا ہے بہت کرکے اکھاڑے کے پہلوان اور نٹ بھی اس کو اسی لئے پہنا کرتے ہیں کہ اس سے جسم کا مرمستھان محفوظ رہتا ہے اور رکاوٹ نہیں ہوتی۔ چوتھا کنگھا کہ جس سے بال سنوارے جاتے ہیں۔ پانچواں کرد کہلاتا ہے یعنی چھری کہ جس سے دشمن سے مقابلہ ہوتے ہوئے لڑائی میں کام آوے۔ اسی لئے یہ طریق گووند سنگھ جی نے اپنی دانائی سے اس وقت کے لئے جاری کیا تھا۔ اب اس وقت اُن کا رکھنا کچھ مفید نہیں ہے۔ لیکن جو جنگ کے مطلب کے لئے باتیں ضروری تھیں اُن کو دھرم میں شامل مان لیا ہے۔

مورتی پوجا تو نہیں کرتے لیکن اس سے زیادہ گرنتھ کی پوجا کرتے ہیں۔ کیا یہ

کے آغاز میں سچ زمانہ حال میں سچ اور ہوگا بھی سچ ۔

(جواب) نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی ۔ ہاں زبان اُس ملک کی جو گاؤں کی ہے اُس کو جانتے تھے ۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے اگر جانتے ہوتے تو "نربھے" لفظ کو "نربھو" کیوں لکھتے ۔ اور اس کی مثال اُن کا بنایا سنسکرتی ستوتر ہے ۔ چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے ۔ ہاں اُن گنواروں کے سامنے کہ جنھوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرتی بنا کر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے ہونگے ۔ یہ بات اپنی بڑائی عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے ۔ اُن کو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی ۔ نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے کہتے رہتے اور یہی کہہ دیتے کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا ۔ جب کچھ خود پسندی تھی تو عزت و شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا ۔ اسی لئے اُن کے گرنتھ میں جا بجا ویدوں کی مذمت اور تعریف بھی ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کرتے تو اُن سے بھی کوئی وید کے معنی پوچھتا جب نہ آتے تب عزت میں فرق آتا ۔ اس لئے پہلے ہی اپنے چیلوں کے سامنے کہیں کہیں ویدوں کے خلاف کہتے تھے اور کہیں کہیں وید کے بارہ میں اچھا بھی کہا ہے کیونکہ اگر کہیں اچھا نہ کہتے تو لوگ اُن کو ناستک بتاتے جیسے :-

وید پڑھت برھما مرے چاروں وید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے سکھمنی پوڑی ۷ ۔
نانک برہم گیانی آپ پرمیشر سکھمنی پوڑی ۸ ۔

کیا وید پڑھنے والے مر گئے اور نانک جی وغیرہ اپنے کو غیر فانی سمجھتے ہیں ؟ کیا وہ نہیں مر گئے ؟ وید تو سب علوم کا خزانہ ہے ۔ لیکن جو چاروں ویدوں کو کہانی کہے اُس کی سب باتیں کہانی ہیں اگر جاہلوں کا نام سنت ہوتا ہے تو وہ بیچارے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے ۔ اگر نانک جی ویدوں ہی کی تعظیم کرتے تو اُن کا فرقہ نہ چلتا نہ وہ گرو بن سکتے تھے کیونکہ علم سنسکرت تو پڑھے ہی نہیں تھے ۔ پھر دوسرے کو پڑھا کر شاگرد کیسے بنا سکتے تھے ؟ ۔

یہ سچ ہے کہ جس وقت نانک جی پنجاب میں ہوئے تھے اُس وقت پنجاب علم سنسکرت سے بالکل بے بہرہ اور مسلمانوں سے تکلیف پا رہا تھا ۔ اُس وقت اُنہوں نے کچھ لوگوں کو بچایا ۔ نانک جی کی زندگی میں اُن کا فرقہ بہت نہیں بڑھا یعنی بہت سے چیلے نہیں ہوئے تھے کیونکہ جاہلوں میں یہ طریق ہے کہ مرنے کے بعد اُن کو سدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں ۔ پھر بہت سی بڑائی کر کے پرمیشور کے برابر مان لیتے ہیں ۔ ہاں نانک جی بڑے دولت مند اور رئیس بھی نہیں تھے ۔ لیکن اُن کے چیلوں نے "نانک چندرودے" اور "جنم ساکھی" وغیرہ میں بڑے

اور آخر کو بھی پھول ہو گئے۔ مرتا۔ رہتا ہے۔ مہادیو کا جنم جب نہیں تھا تب بھی کبیر صاحب تھے۔ بڑے صاحب قدرت ایسے کہ جس بات کو وید پران بھی نہیں جان سکتا اُس کو کبیر صاحب جانتے ہیں۔ (جو) سچا راستہ ہے سو کبیر ہی نے دکھلایا ہے۔ ان کا منتر "ست نام کبیر" وغیرہ ہے۔ (جواب) پتھر وغیرہ بچھونا، پلنگ، گدی، تکئے، کھڑاؤں، جیوتی یعنی چراغ وغیرہ کی پرستش کرنا پتھر کے بت سے کم نہیں۔ کیا کبیر صاحب بھنگا تھا یا کلی جو پھولوں سے پیدا ہوا؟ اور آخر میں پھول ہو گیا۔ یہاں جو یہ بات سنی جاتی ہے وہی سچی ہوگی کہ کوئی جلاہا کاشی میں رہتا تھا۔ اُس کے بال بچے نہیں تھے۔ ایک دن تھوڑی سی رات تھی ایک کوچہ میں جا رہا تھا تو دیکھا کہ سڑک کے کنارے ایک ٹوکری میں پھولوں کے اندر اُسی رات کا پیدا شدہ بچہ تھا۔ وہ اس کو اُٹھا لے گیا۔ اپنی عورت کو دیا۔ اُس نے پرورش کی۔ جب وہ بڑا ہوا تب جلاہے کا کام کرتا تھا۔ کسی پنڈت کے پاس سنسکرت پڑھنے کے لئے گیا۔ اُس نے اُس کی بے عزتی کی۔ کہا کہ ہم جلاہے کو نہیں پڑھاتے۔ اسی طرح کئی پنڈتوں کے پاس گیا لیکن کسی نے نہ پڑھایا۔ تب اوٹ پٹانگ بھاشا بنا کر جلاہے وغیرہ نیچ لوگوں کو سمجھانے لگا۔ تنبورہ لے کر گاتا تھا۔ بھجن بناتا تھا۔ خاص کر پنڈت، شاستر، ویدوں کی مذمت کیا کرتا تھا۔ کچھ جاہل لوگ اس کے دام میں پھنس گئے۔ جب مر گیا تب لوگوں نے اُس کو صاحب مرت سدھ بنا لیا۔ جو جو اُس نے جیتے جی تصنیف کیا تھا اُس کو اُس کے چیلے پڑھتے رہے۔ کان وغیرہ بند کرکے جو آواز سنی جاتی ہے اُس کو انحد شبد ٹھہرا کر اصول مقرر کیا۔ من کی ورتی کو "سرتی" کہتے ہیں۔ اُس کو اُس آواز سننے میں لگانا اسی کو سنت اور پرمیشور کا دھیان بتلاتے ہیں۔ وہاں وقت نہیں پہنچتی ہے۔ برچھی کی مانند تلک اور چندن وغیرہ لکڑی کی کنٹھی باندھتے ہیں۔ بھلا وچار کر دیکھو کہ اس میں روح کی ترقی اور علم کیا بڑھ سکتا ہے؟ یہ محض لڑکوں کی کھیل کی مانند لیا ہے۔

نانک پنتھ ۴۹۔ (سوال) ملک پنجاب میں نانک جی نے ایک طریق چلایا ہے کیونکہ وے بت پرستی کی تردید کرتے تھے۔ مسلمان ہونے سے بچاتے رہے۔ سادھو بھی نہیں ہوئے بلکہ گرہستھ رہے۔ دیکھو انہوں نے یہ منتر اپدیش کیا ہے اسی سے ظاہر ہوتا ہے ان کا مطلب اچھا تھا۔

اوم ست نام کرتا پرکھ نربھو نرویر۔
اکال مورت اجونی سیبھنگ گرپرساد۔
جپ آد سچ جگاد سچ ہے بھی سچ
نانک ہوسی بھی سچ۔ جپ جی پوڑی ۱

(جواب) جس کا سچا نام ہے وہ کرتا پرکھ یعنی خالق، خوف اور دشمنی سے مبرا۔ اکال مورت یعنی جو زمانہ اور رحم میں نہیں آتا۔ اسی لئے اُسی کا جپ کرو گرو کی مہربانی سے کہ وہ پرمیشور آغاز میں سچ تھا جگوں

جی کے پاس سے تب سادھو اس بولا کہ مہاراج آپ پڑھے ہیں؟ تو سادھو جی: ہم گیتا پڑھتے ہیں ۔ سادھو اس کسی سے دھرم کی بات اچھی طرح کر سکے ہم کسی کو گیتا نہیں بتاتے دیکھو ہم ہر ایک رات میں پڑھتے تھے جو کچھ حروف ہیں آتا تھا تب کسی پنڈت صاحب سے پڑھتے تو دیکھتا تھا تب گیتا کے اشلوکوں میں پوچھتا تھا کہ اس شلوک کا کیا مطلب ہے؟ ایسے پوچھتے پوچھتے آٹھ برس ادھیائے گیتا گذار دی پر شلوک ایک بھی نہیں کہا ۔ بھلا ایسے علم کے دشمن لوگ کے پاس جو جاہلیت مکر کے مجمع ہے تو کہاں جاتے؟

یہ لوگ سونے نشہ پیتے غفلت میں رہتے اور ٹھٹھے کھاتے سوتے ۔ جیسا کچھ بیٹھے ٹھنٹ کچھ بال اور بسر کھیا جاتے ۔ دھونی جگا رکھتے ۔ نہاتے دھوتے ۔ سب طرفوں میں آوارہ گردی کرتے ہیں اور کوئی بھی اچھا کام نہیں کرتے ۔ چاہتے کوئی پتھر کو بھی پگھلاتے لیکن ان خاکیوں کی روحوں کو پگھلا سکنا مشکل ہے کیونکہ اکثر یہ شودروں کی اولاد ہوتے یا مزدور، کسان، کہار وغیرہ اپنی مزدوری چھوڑ صرف خاک رما کر بیراگی خاکی وغیرہ بن جاتے ہیں ۔ ان کو علم یا نیک صحبت وغیرہ کی عظمت نہیں معلوم ہو سکتی ۔

۹۴ ۔ ان میں سے ناتھوں کا منتر "نمہ شِوایے" خاکیوں کا "نرسنگھائے نمہ" رام اوتا والے

ان کے منتروں کا بیان

کا "شری رام چندرائے نمہ" یا "سیتا رام"، جیسا مت، کرشن اپاسکوں کا "شری رادھا کرشنائے نمہ" "نمہ بھگوتے واسو دیوائے" اور بنگالیوں کا "گووندائے نمہ" ان منتروں کو کان میں پڑھنے ہی سے چیلا بنا لیتے ہیں اور ایسی ہدایت کرتے ہیں کہ بچہ! تو نبھے کا منتر پڑھ سکے ۔

"جل پتھر ستھل پتھرا، پتھر ہو تو گرو
شودر کے من پاروتی تو سنایو ترسوا"

بھلا ایسے شخصوں کی قابلیت سادھو یا عالم ہونے یا دنیا کی بہتری کرنے کی کبھی ہو سکتی ہے؟ بنا کی رات دن لکڑی اور جنگلی ... بیٹھا کرتے ہیں ۔ ایک بیٹھے میں کئی روپے کی لکڑی پھونک دیتے ہیں اگر ایک بیٹھنے کی لکڑی کے دام کے عوض کمبل وغیرہ کپڑے لے لیں تو سواں حصہ روپیہ ورثا لینے سے بچ جاتا ہے ۔ مگر ان کو اتنی عقل کہاں سے آوے؟ اور اپنا نام اس دھونی بیٹھنے ہی سے تپسوی رکھ چھوڑتے ہیں ۔ اگر اس طرح تپسوی اور ریاضت کش ہو سکیں تو جنگلی آدمی ان سے بھی زیادہ تپسوی ہو جائیں ۔ اگر کوئی جٹا بڑھا لینے، راکھ لگانے، تلک کرنے سے تپسوی ہو سکے تو سب کوئی ہو سکتا ہے ۔ یہ باہر سے تارک الدنیا اور اندر سے بڑے حریص ہوتے ہیں ۔

۹۵ ۔ سوال: کبیر پنتھی تو اچھے ہیں ۔ جواب: نہیں ۔ سوال: کیوں اچھے نہیں؟

کبیر پنتھ

پتھر وغیرہ مورت پرستی کی تردید کرتے ہیں کبیر صاحب پھولوں سے پیدا ہوئے

سب اُجاڑ دیئے۔ سنتوں کا گھر بڑا ہے تو بڑا کیا جائے؟ (پنڈت) دیکھو اگر تم نے علم پڑھا ہوتا تو ایسے خراب لفظ کیوں بولتے؟ سب قسم کی تم کو واقفیت ہوتی (خاکی) ایسے تو ہمارا گرو جیتا ہے؟ تیرا اُپدیش ہم نہیں سُنتے۔ (پنڈت) سُنو کہاں سے عقل ہی نہیں ہے۔ اُپدیش سُننے سمجھنے کے لئے علم چاہئے۔ (خاکی) جو شخص سب وید شاستر پڑھے اور سنتوں کو نہ مانے تو جانو کہ وہ کچھ بھی نہیں پڑھا (پنڈت) ہاں ہم سنتوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن تمہارے سے بُرے لوگوں کی نہیں کرتے۔ کیونکہ سنت شریف، نیک اعمال، دھرماتما، سب کی بہتری چاہنے والوں کو کہتے ہیں۔ (خاکی) دیکھو ہم رات دن ننگے رہتے۔ دھونی لگاتے۔ گانجہ چرس کے سینکڑوں دم لگاتے۔ تین تین لوٹا بھانگ پیتے۔ گانجہ بھانگ دھتورا کے پتوں کا ساگ بنا کھاتے۔ سنکھیا اور افیون بھی چٹ نگل جاتے نشہ میں غرق رات دن بے غم رہتے۔ دنیا کو کچھ نہیں سمجھتے اور بھیک مانگ کر ٹکڑ بنا موٹی موٹی روٹی بنا کھاتے ہیں۔ رات بھر ایسی کھانسی اٹھتی ہے کہ جو نزدیک سوتا ہو اس کو بھی نیند کبھی نہ آوے۔ اس قسم کی قدرتیں اور سادھوپن ہم میں ہیں۔ پھر تو ہماری بُرائی کیوں کرتا ہے؟ خبردار! بابو تُو ہے جو ہم کو دق کرے گا ہم تم کو مار کر ڈالیں گے۔ (پنڈت) یہ سب اوصاف غیر مہذب بے عقل اور گنڈوں اور کمینوں کے ہیں۔ سادھوؤں کے نہیں۔ سُنو۔

"साध्नोति परापि धर्मकार्याणि स साधुः"

جو ہمیشہ نیک کام کرے۔ ہمیشہ سب کی بہتری میں مشغول رہتے ہیں۔ جن میں کوئی عیب نہ ہو۔ عالم ہو۔ ستیہ اُپدیش سے سب کی بھلائی کرے اُس کو سادھو کہتے ہیں۔ (خاکی) چل بے تو سادھو کے کام کیا جانے۔ سنتوں کا گھر بڑا ہے۔ کسی سنت سے جھگڑنا نہیں۔ نہیں تو دیکھ ایک چمٹا اُٹھا کر مارے گا۔ سر توڑ ڈالے گا۔ (پنڈت) اچھا خاکی اپنی جگہ پر جاؤ۔ مجھ سے بہت خفا مت ہو۔ جانتے ہو راج کیسا ہے۔ کسی کو مارو گے تو پکڑے جاؤ گے۔ قید خانے کی سزا پاؤ گے۔ بہت کھاؤ گے یا کوئی تم کو بھی مار بیٹھے گا۔ پھر کیا کرو گے یہ سادھو کی علامت نہیں۔ (خاکی) چل بے چیلے کس راکشس کا منہ دکھلایا۔ (پنڈت) تم نے کبھی کسی مہاتما کی صحبت نہیں کی ہے نہیں تو ایسے جاہل مطلق نہ رہتے۔ (خاکی) ہم آپ ہی مہاتما ہیں۔ ہم کو کسی دوسرے سے غرض نہیں۔ (پنڈت) جن کی قسمت بد ہوتی ہے اُن کی تمہارے ہی جیسی عقل اور غرور ہوتا ہے (خاکی) آسن پر چلا گیا اور پنڈت گھر کو چلے۔ جب سندھیا آرتی ہو چکی تب اُس خاکی کو بڈھا سمجھ کر بہت سے خاکی، ٹنڈت، مُنڈت، لنڈت، کتنے سادھ اکٹھے کر کے بیٹھے۔ اُس خاکی نے پوچھا اے رام داس تُو کیا پڑھا ہے؟ (رام داس) میں وشنو سہسر نام پڑھا ہے اپنے گووند داس تم کیا پڑھے ہو؟ (گووند داس) میں رام ستوراج پڑھا ہوں۔ فلاں خاکی

رہتے تھے وہ ایک طرف کے کہتے تھے کہ یہ ہمارے آقا کا حکم ہے ہم یم لوک میں لے جائیں گے ۔ وشنو کے فرشتوں نے کہا کہ ہمارے آقا کا حکم بیکنٹھ میں لے جانے کا ہے دیکھو اس کے ماتھے پر وشنو کا تلک ہے تم کیسے لے جاؤ گے؟ تب تو یم کے فرشتے چپ ہو کر چلے گئے۔ وشنو کے فرشتے آرام سے اس کو بیکنٹھ میں لے گئے۔ نارائن نے اس کو بیکنٹھ میں رکھا۔ دیکھو جب اتفاقیہ تلک بن جانے کا ایسا مہاتم ہے تو جو اپنی محبت اور ہاتھ سے تلک کرتے ہیں وہ نرک سے چھوٹ بیکنٹھ میں جائیں تو اس میں کیا تعجب ہے؟ ہم پوچھتے ہیں کہ جب چھوٹے سے تلک کے کرنے سے بیکنٹھ میں جاتے ہیں تو منہ پر لیپ یا کالا منہ کرنے یا جسم پر لیپ کرنے سے بیکنٹھ سے بھی آگے پہنچ جاتے ہیں یا نہیں؟ اس لئے یہ باتیں سب فضول ہیں ۔

کھاکی وغیرہ بھیکھ دھاری سادھوؤں کی جہالت کی تردید۔

۹۵- ان میں بہت سے خاکی لنگوٹی باندھ لکڑی کی دھونی تاپتے۔ جٹا بڑھاتے سدھ کا بھیس کر لیتے ہیں۔ بگلے کی مانند دھیان لگا کر بیٹھتے ہیں۔ گانجہ، بھانگ چرس کے دم لگا کے لال آنکھیں بنا رکھتے ۔ سب سے چٹکی چٹکی اناج، آٹا کوڑی، پیسے مانگتے اور گرہستیوں کے لڑکوں کو بہکا کر چیلے بنا لیتے ہیں۔ عموماً ان میں مزدور لوگ ہوتے ہیں۔ کوئی علم پڑھتا ہو تو اس کو پڑھنے نہیں دیتے بلکہ کہتے ہیں کہ:-

पठितव्यं तदपि मर्तव्यं दन्तकटाकटेति किं कर्तव्यम् ॥

سنتوں کو علم پڑھنے سے کیا کام کیونکہ علم پڑھنے والے بھی مر جاتے ہیں پھر دانت کٹاکٹ کیوں کرنا؟ سادھوؤں کو چاروں طرف میں پھرنا۔ سنتوں کی خدمت کرنی۔ اور رام جی کا بھجن کرنا چاہئے۔ اگر کسی نے بے عقلی اور جہالت کی شکل نہ دیکھی ہو تو خاکی جی کا درشن کرے۔ ان کے پاس جو کوئی جاتا ہے ان کو بچہ بچی کہتے ہیں۔ خواہ وہ خاکی جی کے باپ ماں کے برابر کیوں نہ ہو۔ جیسے خاکی جی ہیں ویسے ہی رو کھڑ، سکھڑ، گودڑیے، اور جماعت والے ستھرے شاہی اور اکالی، کان پھٹے، جوگی، اوگھڑ وغیرہ گویا سب ایک سے ہیں ۔

ایک خاکی کا چیلا "شری گنیشائے نمہ" رٹتا رٹتا کوئیں پر پانی بھرنے کو گیا۔ وہاں پنڈت بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس کو "سری گنیسا یے نمے" رٹتے ہوئے دیکھ کر بولا ارے سادھو! غلط پڑھتا ہے "شری گنیشائے نمہ" ایسا پڑھ۔ اس نے فوراً اٹھ کر گرو جی کے پاس جا کر کہا کہ ایک برہمن میرے لفظ کو غلط بتاتا ہے ایسا سن کر جھٹ خاکی جی اٹھا۔ کوئیں پر گیا اور پنڈت سے کہا تو میرے چیلے کو بہکاتا ہے۔ تو گرو کی لنڈی کیا پڑھا ہے؟ دیکھ تو ایک قسم کا لفظ جانتا ہے ہم تین قسم کے جانتے ہیں (۱) سری گنیسائے نمے (۲) سری گنے سا یے نمے (۳) شری گنے ساے نمے، پنڈت! سنو سادھوؤں کی بات بڑی مشکل ہے علم بغیر پڑھے نہیں آتا ۔ وہ خاکی اچھلا سب سادھوؤں نے رگڑا دے بھانگ پی گھوٹ ایک دم

کے پاس گیا۔ سیٹھ نے کہا کہ سب چیزیں جلدی اُتار دو نہیں تو مار ڈالوں گا۔ اُتارتے اُتارتے
انگوٹھی اُتارنے میں دیر لگی۔ مہر یکال نے نارائن کی انگلی کاٹ انگوٹھی لے لی۔ نارائن بہت
جس سے خوش ہو کر چتربھج کی شکل میں درشن دیا۔ کہا کہ تو بڑا عزیز بھگت ہے کیونکہ سب دولت
کہ اگر چوری کر کے ویشنووں کی خدمت کرتا ہے اس لئے تو مبارک ہے۔ پھر اس نے جا کر
ویشنووں کے پاس سب زیورات رکھ دئیے ۔

ایک دفعہ مہر یکال کو کوئی ساہوکار نوکر رکھ کر جہاز میں چڑھا کر غیر ملک میں لے گیا۔ ساہوکار نے
جہاز میں سپاری بھری۔ مہر یکال نے ایک سپاری توڑ کر آدھا ٹکڑا کر بیٹھے سے کہا یہ میری
آدھی سپاری جہاز میں رکھ دو۔ اور لکھ دو کہ جہاز میں آدھی سپاری مہر یکال کی ہے۔ بنیے نے
کہا کہ خواہ مخواہ تم نے ناحق سپاری سے لی۔ مہر یکال نے کہا تمہیں ہم اُدھر کی نہیں جب ہم جھوٹ
موٹ سے لیں ہم کو تو آدھی چاہئیے۔ بنیا بیچارہ بھولا بھالا تھا اُس نے لکھ دیا۔ جب اپنے ملک
میں بندر پر جہاز آیا اور سپاری [illegible] بکنے لگی۔ تب مہر یکال نے کہا جہاز کی آدھی
سپاری دیدو۔ بنیا وہی آدھی سپاری دینے لگا تب مہر یکال جھگڑنے لگا کہ جہاز میں آدھی
سپاری ہے آدھا بانٹ لوں گا۔ حاکم تک جھگڑا گیا۔ مہر یکال نے بنیے کی تحریر دکھائی کہ
آدھی سپاری دینی لکھی ہے۔ بنیا بہت سا کہتا رہا لیکن اس نے نہ مانا۔ آدھی سپاری لیکر
ویشنووں کی نذر کر دیں۔ تب تو ویشنو بڑے خوش ہوئے۔ اب تک اس کو جو مہر یکال کے
مت سے [illegible] میں رکھتے ہیں۔ یہ کتھا بھگت مال میں لکھی ہے۔ صاحب عقل دیکھ لیں گے۔ ویشنو
اُن کے گرو اور نارائن تینوں جو سنکلپ یا شیں اگرچہ مت سنترن کے معتقدوں میں
کوئی شخص تندرست اچھا بھی ہوتا ہے تاہم اُس مت میں رہ کر بالکل اچھا نہیں ہو سکتا۔ اب
دیکھو ویشنووں میں اتفاق کی باتیں یعنی مختلف قسم کے تلک لگانا اور کنٹھی دھارن کرتے لیکن
بیٹھتے ہیں۔ رامانندی اُس پاس کوئی چندن بیچ میں لال۔ نیماوت گرو کے ہوائی خط
باریک دیکھنے بیچ میں کالا نقطہ رکھتے ہیں۔ کبیرپنتھی سیاہ و سفید۔ اور گوکل گسائیں کٹاری کی مانند
اور رام پرساد والے دو ہاتھ کی شکل والے خطوط کے درمیان ایک سفید گول ٹیکا وغیرہ وغیرہ
لگاتے ہیں اور ان کی بابت مختلف باتیں بناتے ہیں۔ رامانندی لال خط کو لکشمی کا نشان
اور نارائن کو دل جانتے اور گوسائیں شری کرشن چندرجی کے دل میں رادھا بیٹھی ہوئی ہے اس
قسم کی باتیں کرتے ہیں ۔

بھگت مال میں ایک کتھا لکھی ہے کہ کوئی شخص درخت کے نیچے سو رہا تھا۔ سوتے
سوتے ہی مر گیا اور اوپر سے کوے نے بیٹ کر دی۔ وہ ماتھے پر تلک کی شکل میں ہو گئی تھی۔
یم کے فرشتے اُس کو لینے آئے۔ اتنے میں وشنو کے فرشتے بھی پہنچ گئے۔ دونوں جھگڑا

अन्तःशाक्ता बहिश्शैवाः सभामध्ये च वैष्णवाः ।
नाना रूपधराः कौला विचरन्ति महीतले ॥

یہ تنتر کا شلوک ہے۔ اندرونی طور پر شاکت یعنی وام مارگی درپردہ، بیرونی طور پر شیو یعنی رودراکھش بھسم دھارن کرتے ہیں اور مجلس میں وشنو کہلاتے یعنی ہم وشنو کے اپاسک ہیں۔ اس طرح کئی طرح کے سوانگ بھر کر وام مارگی دنیا میں پھرتے ہیں۔

(سوال) وشنو تو اچھے ہیں۔

وشنو پنتھ کی تردید

(جواب) کیا خاک اچھے ہیں؟ جیسے وہ ہیں ویسے یہ ہیں۔ دیکھئے وشنوؤں کی لیلا۔ اپنے کو وشنو کا داس (غلام) مانتے ہیں۔ ان میں سے شری ویشنو جو چکرانکت ہوتے ہیں وہ اپنے کو سب سے بڑھ کر مانتے ہیں سو کچھ بھی نہیں ہیں۔

(سوال) کیوں! کچھ بھی نہیں؟ سب کچھ ہیں دیکھو ماتھے پر نارائن کے چرن اروند پاؤں کی مانند تلک اور بیچ میں پیلا خط جو کہ شری ہے لگاتے ہیں اس لئے ہم شری ویشنو کہلاتے ہیں۔ ایک نارائن کے سوائے دوسرے کسی کو نہیں مانتے۔ مہادیو کے لنگ کا درشن بھی نہیں کرتے کیونکہ ہمارے ماتھے پر شری موجود ہے وہ شرمندہ ہوتی ہے۔ آل مندار وغیرہ ستوتروں کے پاٹھ کرتے اور نارائن کی منتر کے ذریعہ پرستش کرتے ہیں۔ گوشت نہیں کھاتے۔ شراب نہیں پیتے پھر اچھے کیوں نہیں ہیں؟

(جواب) اس تمہارے تلک کو ہری کے پاؤں کی شکل اور اس پیلے خط کو شری ماننا فضول ہے کیونکہ یہ تو ہاتھ کی کاریگری اور ماتھے کا نقش ہے جس طرح کہ ہاتھی کے ماتھے پر نقش و نگار کئے جاتے ہیں۔ تمہارے ماتھے پر وشنو کے پاؤں کا نقش کہاں سے آگیا؟ کیا کوئی بیکنٹھ جا کر وشنو کے پاؤں کا نشان لے کر آیا ہے؟ (محقق) شری جاندار ہے یا بے جان؟ (ویشنو) جاندار ہے (محقق) تو بے جان ہونے سے شری نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ شری پیدا شدہ ہے یا غیر پیدا شدہ؟ اگر غیر پیدا شدہ ہے تو یہ شری نہیں کیونکہ اس کو تو ہر روز اپنے ہاتھ سے بناتے ہو پھر یہ شری نہیں ہو سکتی۔ اگر تمہارے ماتھے پر شری ہو تو کتنے ہی ویشنوؤں کا منہ بھی خوشی سے خالی کیوں نظر آتا ہے۔ ماتھے پر شری اور در بدر بھیک مانگتے اور سدا برت لے کر پیٹ بھرتے کیوں پھرتے؟ یہ بات سودائی اور بے غیرتوں کی ہے کہ ماتھے پر شری رکھیں اور رعایا کی گنگلوں کے کام کریں۔ ان میں ایک 'پریکال' نامی ویشنو بھگت تھا وہ چوری، ڈاکہ، دھوکا فریب کر کے مال لا کر ویشنوؤں کے پاس رکھ کر خوش ہوتا تھا۔ ایک وقت اس کو چوری میں کوئی چیز نہ ملی جس کو لوٹے گھبرا کر پھرتا تھا۔ نارائن نے سمجھا کہ ہمارا بھگت تکلیف پاتا ہے سیٹھ جی کی شکل بنا انگوٹھی وغیرہ زیورات پہن رتھ میں بیٹھ کر سامنے آئے۔ تب تو پریکال رتھ

پرستش کرتے اور اُس کا نام دُرگا دیوی رکھتے ہیں (اور) سب عورتیں ایک مرد کو برہنہ کر کے اُس کے آلۂ تناسل کی پرستش کرتی ہیں۔ جب شراب پی کر مست ہو جاتے ہیں تب تمام عورتوں کی چھاتی کے لباس جس کو چولی کہتے ہیں ایک بڑے مٹی کے برتن میں اکٹھے رکھ دیتے ہیں۔ ایک ایک مرد اُس میں ہاتھ ڈالتا ہے جس کے ہاتھ میں جس کا کپڑا آوے (یعنی وہ کپڑے والی) خواہ اُس کی ماں بہن لڑکی اور بہو ہی کیوں نہ ہو اُس وقت کے لئے اس کی عورت بن جاتی ہے۔ بدفعلی کرنے اور بہت نشہ چڑھنے کے باعث جوتے وغیرہ سے باہم لڑتے جھگڑتے ہیں جب علی الصباح [illegible]ات ہونے پر اپنے اپنے گھر کو چلے جاتے ہیں تب ماں ماں، لڑکی لڑکی، بہن بہن۔ اور بہو بہو ہو جاتی ہے۔ اور بعض وام مارگی عورت مرد کی مجامعت کے بعد پانی میں منی ڈال کر پیتے ہیں۔ یہ پاپی ایسے کرموں کو نجات کے ذریعے مانتے۔ اور علم، وچار، شرافت وغیرہ سے محروم رہتے ہیں۔

۳۵ (سوال) شیومت والے تو اچھے ہوتے ہیں؟

شیومت والوں کے طریق پرستش وغیرہ کی تردید۔

(جواب) اچھے کہاں سے ہوتے ہیں؟ جیسے پریت ناتھ ویسے بھوت ناتھ۔ جیسے وام مارگی منتر کے پرشچرن وغیرہ سے دھن کا مال اُڑاتے ہیں ویسے شیو بھی کرتے ہیں۔

"ॐ नमः शिवाय"

وغیرہ پنج اکشر (حروف) والے منتروں کا اُپدیش کرتے (اور) رودراکش بھسم لگاتے (اور) مٹی اور پتھر وغیرہ کے لنگ بنا کر پوجتے اور ہر ہر بم بم اور بکرے کی آواز کی مانند بڑ بڑ بڑ منہ سے آواز کرتے ہیں۔ اُس کی وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ تالی بجانے اور بم بم کی آواز نکالنے سے پاربتی خوش اور مہادیو ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ جب بھسماسر کے آگے سے مہادیو بھاگے تھے تب بم بم اور ٹھٹھری کے طور پر تالیاں بجی تھیں اور گال بجانے سے پاربتی ناخوش اور مہادیو خوش ہوتے ہیں کیونکہ پاربتی کے باپ دکش پرجاپتی کا سر کاٹ آگ میں ڈال اُس کے دھڑ پر بکرے کا سر لگا دیا تھا۔ اسی نقل کو بکرے کی آواز کی مانند گال بجانا مانتے ہیں۔ شوراتری کو پردوش کا ورت کرتے (اور) اسی قسم کی باتوں سے نجات مانتے ہیں۔ جیسے وام مارگی (بھرم) میں پھنسے ہیں ویسے شیو بھی (ہیں)۔ ان میں خاص کر کن پھٹے ناتھ، گری، پوری، بن، آرنیہ، پربت، ساگر، اور گرہستھ بھی شیو ہوتے ہیں۔ کوئی کوئی "دونوں گھوڑوں پر چڑھتے ہیں" یعنی وام اور شیو دونوں متوں کو مانتے اور کئی ویشنو بھی رہتے ہیں ان کا مقولہ ہے

۹۱- اور مارن (مارنا) موہن (بیہوش کرنا) اُچاٹن (تباہ کرنا) ودویشن (دشمنی ڈالنا) وشی کرن (بس میں لانا) وغیرہ پریوگ (زبانی عمل) کرتے ہیں۔ سو منتر سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن فعل سے سب کچھ کرتے ہیں۔ جب کسی کو مارنے کا پریوگ کرتے ہیں تب اُدھر کرانے والے سے دھن لیکر آٹے یا مٹی کا پُتلا جس کو مارنا چاہتے ہیں اُس کا بنا لیتے ہیں۔ اُس کی چھاتی، ناف اور گلے میں چھری داخل کر دیتے ہیں یا آنکھ ہاتھ پاؤں میں کیلیں ٹھوکتے ہیں اُس کے اوپر بھیرو یا درگا کا بُت بنا ہاتھ میں ترشول دے اُس کے دل پر لگاتے ہیں۔ ایک ویدی بنا کر گوشت وغیرہ کا ہوم کرنے لگتے ہیں اور اُدھر جاسوس وغیرہ بھیج کر اُس کو زہر وغیرہ سے مارنے کی تدبیر کرتے ہیں۔ جو اپنے پرشچرن (عمل) کے بیچ میں اُس کو مار ڈالا تو اپنے کو بھیرو دیوی کا سدھ بتلاتے ہیں۔

وام مارگیوں کے جادو ٹونے وغیرہ

"भैरवो भूत नाथश्च"

وغیرہ وغیرہ کا پاٹھ کرتے ہیں۔

मारय २, उच्चाटय २, विद्वेषय २, छिन्धि २, भिन्धि २, वशी कुरु २, खादय २, भक्षय २, त्रोटय २, नाशय २, ममशत्रून् वशीकुरु २, हुं फट् स्वाहा ॥ कामरत्नतंत्र उच्चाटनप्रकरण मं० ५-८

کام رتن تنتر اُچاٹن پرکرن منتر دفعات ۵-۸

وغیرہ منتر جپتے۔ گوشت شراب وغیرہ حسب دلخواہ کھاتے پیتے۔ بھووں کے بیچ میں سیندور سے تلک کھینچتے۔ کبھی کبھی کالی وغیرہ کے لئے کسی آدمی کو پکڑ مار ہوم کر کچھ اُس کا گوشت کھاتے بھی ہیں۔ جو کوئی بھیروی چکر میں شامل ہو اور گوشت و شراب نہ کھائے پئے تو اُس کو مار اُس کا ہوم کر دیتے ہیں۔ اِن میں جو اگھوری ہوتا ہے وہ مردہ انسان کا بھی گوشت کھا لیتا ہے۔ اجری۔ وجری کرنے والے بول و براز بھی کھاتے پیتے ہیں۔

۹۲- ایک چولی مارگی اور دوسرے بیج مارگی بھی ہوتے ہیں۔ چولی مارگ والے ایک پوشیدہ جگہ یا زمین میں ایک مقام بناتے ہیں۔ وہاں سب کی عورتیں اور مرد۔ لڑکا لڑکی بہن ماں۔ بہو وغیرہ سب جمع ہوتی ہیں اور سب لوگ مل کر گوشت کھاتے شراب پیتے ہیں + سب لوگ ایک عورت کو برہنہ کر اُس کے اندام نہانی کی

چولی مارگی اور بیج مارگی

چھوٹے لڑکے کے سر پر مکٹ (تاج) دھر کنھیا بنا راستے میں بٹھا کر بھیک منگواتے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کو آپ لوگ سوچ لیجئے کہ کتنے بڑے افسوس کی بات ہے۔ بھلا کہو تو سیتا۔ رام وغیرہ ایسے مفلس ہو گئے تھے؟ یہ اُن کی ہتک اور مذمت نہیں تو کیا ہے؟ اس سے اپنے معزز بزرگوں کی سخت مذمت ہوتی ہے۔ بھلا جس زمانہ میں یہ موجود تھے اُس وقت سیتا، رکمنی، لکشمی، اور پاربتی کو سڑک پر یا کسی مکان میں کھڑا کر پوجاری کہتے کہ آؤ ان کے درشن کرو اور کچھ بھینٹ پوجا دھرو تو سیتا رام وغیرہ ان بے عقلوں کے کہنے سے ایسا کام کبھی نہ کرتے اور نہ کرنے دیتے جو کوئی ایسا فعل اُن کا اڑاتا۔ کیا اُس کو بدون سزا دئے کبھی چھوڑتے؟ ہاں جب اُن سے سزا دلانے کی تو ان کے کرموں نے پجاریوں کو بہت سا بتوں کے مخالفوں سے انعام دلا دیا۔ اور اب بھی ملتا ہے اور جب تک اس فعل بد کو نہ چھوڑیں گے تب تک ملے گا اس میں کیا شک ہے کہ آریہ ورت کی روز مرہ سخت تنزلی اور پتھر وغیرہ کے بتوں کی پرستش کرنے والوں کی شکست انہی کرموں کے باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ گناہ کا پھل تکلیف ہے۔ انہی پتھر وغیرہ کے بتوں کے سبب سے بہت سا نقصان ہو گیا۔ جو نہ چھوڑیں گے تو روز مرہ زیادہ زیادہ ہوتا جائے گا۔

۹۔ ان میں وام مارگی بڑے بھاری قصور وار ہیں جب وے چیلا کرتے ہیں تب عام آدمی کو

وام مارگی چیلا مونڈنے کے وقت کیا اُپدیش دیتے ہیں۔

दं दुर्गायै नमः । भं भैरवाय नमः ।

ऐं ह्रीं क्लीं चामुण्डायै विच्चे ॥

اس قسم کے منتروں کا اُپدیش کر دیتے ہیں اور بنگال میں خاص کر ایک اکشری (ایک حرف والے) منتر کا اُپدیش کرتے ہیں۔ جیسے

ह्रीं, श्रीं, क्लीं । शारदा० तं० प्रकी० श० ६६ ॥

وغیرہ اور امیروں کو کالی وغیرہ کا چیلا بنایا کرتے ہیں۔ ایسے ہی دس مہا ودیاؤں کے منتر

ह्रां ह्रीं ह्रूं बगलामुख्यै फट् स्वाहा ॥ शा० प्रको० श० ४१ ।

کہیں کہیں

هूं फट् स्वाहा ॥ काम रत्न तंत्र बीज अ० २ — امرت تنتر بیج منتر

کا حوالہ نہیں تھا۔ یہ سب شاخیں وید نہیں ہیں کیونکہ ان میں پرمیشور کے بنائے ہوئے ویدوں کی شرح اور تشریح اور دنیاوی لوگوں کی تاریخ وغیرہ لکھی ہیں اس لئے وید میں رہنمائیں کبھی نہیں ہو سکتیں۔ ویدوں میں تو صرف انسانوں کو علم کی ہدایت کی ہے۔ کسی انسان کا نام تک بھی نہیں اس لئے بت پرستی کی قطعی تردید ہے ۔

مندروں کی تباہی کے سبب سے بزرگوں کی ہنسی ہو رہی ہے

۹۸۔ دیکھو! بت پرستی کے سبب شری رام چندر، سری کرشن، نارائن اور شیو وغیرہ کی بڑی مذمت اور ہنسی ہوتی ہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ وے بڑے مہاراجہ اور عورتیں اور ان کی عورتیں سیتا، رکمنی، لکشمی اور پاربتی وغیرہ مہارانیاں تھیں لیکن جب ان کے بت مندر وغیرہ میں رکھ کر پجاری (پجاری) لوگ ان کے نام سے بھیک مانگتے ہیں یعنی ان کو بھکاری بناتے ہیں کہ آؤ مہاراج مہاراجہ جی سیٹھ ساہوکار درشن کیجئے۔ بیٹھئے۔ چرنامرت لیجئے۔ کچھ بھینٹ چڑھائیے مہاراج سیتارام کرشن۔ رکمنی یا رادھا کرشن۔ لکشمی نارائن۔ اور مہادیو۔ پاربتی جی کو تین روز سے بال بھوگ یا راج بھوگ یعنی آب و دانہ بھی نہیں ملا ہے۔ آج ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے سیتا وغیرہ کو نتھنی وغیرہ رانی جی یا سیٹھانی جی بنوا دیجئے۔ اناج وغیرہ بھیجو تو رام کرشن وغیرہ کو بھوگ لگاویں۔ کپڑے سب پھٹ گئے ہیں۔ مندر کے کونے سب گر پڑے ہیں۔ اوپر سے پانی ٹپکتا ہے اور بدمعاش چور جو کچھ تھا اس کو اٹھا کر لے گئے۔ کچھ چوہوں نے کاٹ ڈالے۔ دیکھئے! ایک دن چوہوں نے ایسا غضب کیا کہ ان کی آنکھ بھی نکال کر بھاگ گئے۔ اب ہم چاندی کی آنکھ نہ بنا سکے اس لئے کوڑی کی لگا دی ۔

رام لیلا اور راس منڈل بھی کرتے ہیں۔ سیتا رام یا رادھا کرشن ناچ رہے ہیں راجہ اور مہنت وغیرہ ان کے سیوک ہو کر آنند سے بیٹھے ہیں۔ مندر میں سیتا رام وغیرہ کھڑے اور پجاری یا مہنت جی آسن (نشستگاہ) یا گدی پر تکیہ لگا کے بیٹھتے ہیں۔ موسم گرما میں بھی قفل لگا اندر بند کر دیتے ہیں اور آپ ٹھنڈی ہوا میں پلنگ بچھا کر سوتے ہیں۔ بہت سے پجاری اپنے نارائن کو ڈبیا میں بند کر اوپر سے کپڑے وغیرہ باندھ گلے میں لٹکا لیتے ہیں جس طرح کہ بندریا اپنے بچے کو گلے میں لٹکا لیتی ہے۔ ویسے پجاریوں کے گلے میں بھی لٹکتے ہیں۔ جب کوئی بت کو توڑتا ہے تب ہائے ہائے کر چھاتی پیٹ کر بکتے ہیں کہ سیتا رام جی، رادھا کرشن جی اور شیو پاربتی جی کو بدمعاشوں نے توڑ ڈالا۔ اب دوسرا بت منگوا کر جو اچھے کاریگر نے سنگ مرمر کا بنایا ہو قائم کر کے اس کی پرستش کرنی چاہئے۔ نارائن کو گھی کے بغیر بھوگ نہیں لگتا بہت نہیں تو تھوڑا سا ضرور بھیج دینا۔ اس قسم کی باتیں ان کی بابت بناتے ہیں۔ اور راس منڈل یا رام لیلا کے خیر میں سیتا رام یا رادھا کرشن سے بھیک منگواتے ہیں۔ جہاں میلہ وغیرہ ہوتا ہے وہاں کسی

ویدوں کی گم شدہ شاخوں میں مورتی پوجا کی اجازت نہیں ہوسکتی۔

مورتی پوجک بت پرست، فرقہ والے لوگ سوال کرتے ہیں کہ وید لا انتہا ہیں۔ رگوید کی اکیس، یجروید کی ایک سو ایک، سام وید کی ایک ہزار اور اتھروید کی نو شاخیں ہیں۔ ان میں سے تھوڑی سی شاخیں ملتی ہیں بقیہ گم ہوگئی ہیں۔ انہی میں بت پرستی اور تیرتھوں کا حوالہ ہوگا اگر نہ ہوتا تو پرانوں میں کہاں سے آتا؟ جب معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس ہوتا ہے۔ تب پرانوں کو دیکھ کر بت پرستی میں کیا شبہ ہے؟

(جواب) جیسے شاخیں جس درخت کی ہوتی ہیں اُسی کے مطابق ہوا کرتی ہیں برخلاف نہیں خواہ شاخیں چھوٹی بڑی ہوں لیکن اُن میں اختلاف نہیں ہوسکتا۔ ویسے ہی جتنی شاخیں ملتی ہیں جب ان میں پتھر وغیرہ بت پرستی اور تری خشکی کی خصوصیت والے تیرتھوں کا حوالہ نہیں ملتا تو گم شدہ شاخوں میں بھی نہیں تھا اور چاروید مکمل ملتے ہیں۔ اُن کے برخلاف شاخیں کبھی نہیں ہوسکتیں اور جو خلاف ہیں اُن کو شاخیں کوئی بھی ثابت نہیں کرسکتا۔ جب یہ بات ہے تو پران ویدوں کی شاخیں نہیں۔ بلکہ فرقہ والے لوگوں نے باہمی مخالفت کی کتابیں بنا رکھی ہیں۔ ویدوں کو تم پرمیشور کے بنائے ہوئے مانتے ہو تو "آشولاین" وغیرہ رشی منیوں کے نام سے مشہور کتابوں کو وید کیوں مانتے ہو؟ جیسے ڈالی اور پتوں کے دیکھنے سے پیپل بڑ اور آم وغیرہ درختوں کی پہچان ہوتی ہے ویسے ہی رشی منیوں کی تصانیف ویدانگ۔ چاروں براہمن انگ اپانگ اور اپوید وغیرہ سے وید کے معنی جانے جاتے ہیں۔ اسی لئے ان کتابوں کو شاخیں مانا ہے۔ جو ویدوں کے خلاف ہے وہ مستند اور جو مطابق ہے وہ غیر مستند نہیں ہوسکتا۔ جو تم نادیدہ شاخوں میں مورتی وغیرہ کے حوالہ کو فرض کرو گے تو جب کوئی ایسا دعوے کرے گا کہ گم شدہ شاخوں میں ورن آشرم کا طریق اُلٹا ہے یعنی دوغلہ اور شودر کا نام براہمن وغیرہ اور براہمن وغیرہ کا نام شودر و دوغلہ وغیرہ جو عمل میں نہ لانے والی چیز کو عمل میں لانا۔ نہ کرنے لائق کام کا کرنا۔ دروغ گوئی وغیرہ دھرم۔ راست گفتاری وغیرہ ادھرم۔ وغیرہ وغیرہ لکھا ہے تو تم اس کو وہی جواب دو گے جو کہ ہم نے دیا ہے کہ وید اور مشہور شاخوں میں جس طرح براہمن وغیرہ کا نام براہمن وغیرہ اور شودر وغیرہ کا نام شودر وغیرہ لکھا ہے ویسا ہی نادیدہ شاخوں میں بھی ماننا چاہئے نہیں تو ورن آشرم وغیرہ سب اُلٹ پلٹ ہو جاویں گے؟

بھلا جیمنی، ویاس اور پتنجلی کے زمانہ تک تو سب شاخیں موجود تھیں یا نہیں؟ اگر تھیں تو تم نفی نہ کرسکو گے اور اگر کہو کہ نہیں تھیں تو پھر شاخوں کے ہونے کا کیا ثبوت ہے؟ دیکھو جیمنی نے میمانسا میں سب کرم کانڈ، پتنجلی منی نے یوگ شاستر میں سب اپاسنا کانڈ اور ویاس منی نے شاریرک سوتروں میں سب گیان کانڈ وید کے مطابق لکھا ہے۔ اُن میں پتھر وغیرہ بت پرستی

کرنے والا نہ تھا۔ لیکن ایک دن کسی شودر عورت اور مرد میں لڑائی ہوئی تھی۔ غصے کے مارے عورت دن رات بھوکی رہی تھی۔ اتفاق سے اس دن ایکادشی ہی تھی۔ اس نے کہا کہ میں نے ایکادشی جان کر تو نہیں کی۔ اتفاقاً اس دن بھوکی رہ گئی تھی۔ اس سے ایسا راجہ کے نوکروں نے کہا تب تو وے اس کو راجہ کے سامنے لے آئے۔ اس کو راجہ نے کہا کہ تو اس بمان کو چھو۔ اس نے چھوا تو اسی وقت بمان اوپر کو اڑ گیا۔ یہ تو بغیر جانے ایکادشی کے برت کا پھل ہے جو جان کر کرے تو اس کے پھل کا کیا حد و حساب ہے؟

واہ رے آنکھ کے اندھے لوگو! جو یہ بات سچی ہو تو ہم ایک پان کا بیڑا جو کہ سورگ میں نہیں ہوتا بھیجنا چاہتے ہیں۔ سب ایکادشی والے اپنا اپنا پھل دے دو۔ جو ایک پان کا بیڑا اوپر کو چلا جائیگا تو پھر لاکھوں کروڑوں پان وہاں بھیجیں گے اور ہم بھی ایکادشی کیا کرینگے اور جو ایسا نہ ہوگا تو تم لوگوں کو اس بھوکے مرنے کی مصیبت سے بچاویں گے۔

ان چوبیس ایکادشیوں کے نام جدا جدا رکھے ہیں۔ کسی کا "دھن دا"[1] کسی کا "کام دا"[2] کسی کا "پتر دا"[3] اور کسی کا "نرجلا"[4]۔ بہت سے مفلس، بہت سے مرادوں کے خواہاں اور بہت سے بے اولاد لوگ ایکادشی کرکے بوڑھے ہو گئے اور مر بھی گئے لیکن دولت، مراد اور اولاد نصیب نہ ہوئی۔ اور جیٹھ مہینے کے شکل پکش میں کہ جس وقت ایک گھڑی بھر پانی نہ پاوے تو انسان بیقرار ہو جاتا ہے۔ اور برت کرنے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ خاصکر بنگال میں جہاں کہ سب بیوہ عورتوں کی ایکادشی کے روز بڑی خرابی ہوتی ہے۔ اس بے رحم قصائی کو لکھتے وقت کچھ بھی دل میں رحم نہ آیا۔ نہیں تو نرجلا کا نام جلادا یعنی پانی والی اور پوس ماہ کے شکل پکش کی ایکادشی کا نام نرجلا رکھ دیتا تو بھی کچھ اچھا ہوتا۔ لیکن اس پوپ کو رحم سے کیا کام؟ "کوئی جیئے یا مرے پوپ جی کا پیٹ پورا بھرے" حاملہ یا تازی بیاہی ہوئی عورت، لڑکوں یا جوان لوگوں کو تو کبھی فاقہ نہ کرنا چاہئے۔ لیکن کسی کو کرنا بھی ہو تو جس دن بدہضمی ہو۔ بھوک نہ لگے اس دن شربت یا دودھ پیا کر رہنا چاہئے۔ جو بھوک کے وقت نہیں کھاتے اور بے بھوک کے کھانا کھاتے ہیں وے دونوں بیماریوں کے سمندر میں غوطے کھا کر تکلیف اٹھاتے رہتے ہیں۔ ان بدحواسوں کی تقریر و تحریر کا حوالہ کوئی بھی نہ مانے۔

۸۸۔ اب گرو چیلا، منتر کا اپدیش اور مت متانتروں کے حالات کا بیان کرتے ہیں۔

(نوٹ جناب مترجم) [1] دھن دا یعنے دولت دینے والی۔

[2] کام دا یعنی خواہش کے پورا کرنے والی۔

[3] پتر دا یعنی اولاد کے دینے والی۔

[4] نرجلا یعنی بغیر پانی کے۔

منتر کے بانٹنے والا انسان ہوتا ہے کیونکہ ایک دوسرے سے مخالفت کرانے والی یہ کتابیں ہیں ان کا ماننا کسی عالم کا کام نہیں بلکہ ان کو ماننا جہالت ہے۔ دیکھو! شیو پران کے رو سے ترپودشی سوموار۔ آدتیہ پران کے رو سے اتوار۔ چندر کھنڈ کے رو سے سوم گرہ والے منگل۔ بدھ برہسپت۔ جمعہ۔ سنیچر۔ راہو۔ کیتو کی ویشنو ایکادشی۔ رام کی نوادشی۔ نرسنگھ یا اننت کی چودس چاند کی پورنماشی۔ دِگ پالوں کی دسمی۔ درگا کی نومی۔ وسوؤں کی اشٹمی۔ منیوں کی سپتمی۔ سوامی کارتک کی ششٹھی۔ ناگ کی پنچمی۔ گنیش کی چوتھ۔ گوری کی ترتیا۔ اشونی کمار کی دوتیا۔ آدیا دیوی کی پڑوا۔ اور پتروں کی اماوس۔ پرانوں کے طریق سے یہ دن روزہ رکھنے کے ہیں اور سب جگہ یہی لکھا ہے کہ جو انسان ان دنوں اور تاریخوں میں کھانا کھائے گا وہ نرک دوزخ میں جائیگا اب پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کو چاہئے کہ کسی دن یا کسی تاریخ کو بھی کھانا نہ کھائیں کیونکہ جو نرک کھانے یا پانی پینے سے بھی ہوں گے۔ اب جو "نرنے سندھو"، "دھرم سندھو"، "برت ارک" وغیرہ کتابیں جو گمراہ آدمیوں کی تصنیف ہیں۔ ان میں ایک ایک برت (روزہ) کی ایسی مٹی پلید کی ہے کہ جیسے ایکادشی کو شیو۔ دشمی ویدھا۔ کوئی دوادشی کو ایکادشی کا روزہ رکھتے ہیں۔ یعنی کیا بڑی عجیب پوپ لیلا ہے کہ بھوکے مرنے میں بھی جھگڑا فساد ہی کرتے ہیں۔ جو ایکادشی کا برت جاری کیا ہے اس میں اپنی خود غرضی ہی ہے۔ اور رحم کچھ بھی نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ۔

एकादश्यामन्ने पापानि वसन्ति

جس قدر گناہ ہیں وہ سب ایکادشی کے دن اناج میں رہتے ہیں۔ اس پوپ جی سے پوچھنا چاہئے کہ کس کے گناہ اس میں رہتے ہیں؟ تیرے یا تیرے باپ وغیرہ کے؟ جو سب کے سب گناہ ایکادشی میں جا گھسیں تو ایکادشی کے دن کسی کو تکلیف نہ رہنی چاہئے ایسا تو نہیں ہوتا بلکہ الٹا بھوک وغیرہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ تکلیف گناہ کا پھل ہے اس لئے بھوکے مرنا گناہ ہے۔ اس کا بڑا ماہاتم بنایا ہے جس کی کتھا سنا کر بہت ٹھگے جاتے ہیں۔ اس میں ایک کتھا ہے کہ

برہم لوک میں ایک ویشیا تھی اس نے کچھ گناہ کیا اس کو بددعا ہوئی کہ تو زمین پر گر جا۔ اس نے التماس کی کہ میں پھر سورگ (بہشت) میں کیونکر آ سکوں گی؟ اس نے کہا جب کبھی ایکادشی کے برت کا پھل تجھے کوئی دے گا تب ہی تو سورگ میں آ جائیگی وہ ومان سمیت کسی شہر میں گر پڑی۔ وہاں کے راجہ نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تب اس نے سب ماجرا کہہ سنایا اور کہا کہ جو کوئی مجھکو ایکادشی کا پھل بخشے تو پھر بھی سورگ کو جا سکتی ہوں۔ راجہ نے شہر میں تلاش کرائی۔ کوئی بھی ایکادشی کا برت

گناہ گاروں سے نفرت نہ کرنا۔ راست خیال۔ راست گو۔ راست باز۔ مکر۔ حسد۔ کینہ سے بری عالی دماغ۔ نکوکار۔ دھرم والے۔ اور بالکل بد چلنی سے پاک اپنے تن من دھن کو دوسروں کی بھلائی میں لگانے والے۔ دوسرے کے آرام کے لئے اپنی جان کو بھی دے دینے والے اس قسم کے نیک اوصاف والے سُپاتر (مستحق) ہوتے ہیں۔ لیکن قحط سالی وغیرہ وقت مصیبت میں اناج۔ پانی۔ کپڑا۔ دوائی۔ پتھ (غذا) اور مکان کے مستحق سب جاندار ہو سکتے ہیں ✦

۵۔ (سوال) داتا (سخی) کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

دان کرنے والے تین اقسام کے ہوتے ہیں۔

(جواب) تین قسم کے۔ اعلےٰ۔ درمیانی اور ادنےٰ۔ اعلےٰ سخی اس کو کہتے ہیں جو مقام وقت اور مستحق کو جان کر علوم حقیقی۔ اور دھرم کی ترقی کی خاطر سب کی بھلائی کے لئے دے۔ درمیانہ وہ ہے جو تعریف یا خود غرضی کے لئے خیرات کرے۔ ادنےٰ وہ ہے کہ اپنا یا بیگانے کا کچھ فائدہ نہ کر سکے بلکہ زناکاری (ہیں) یا بھانڈ بھاٹوں وغیرہ کو دے۔ دیتے وقت بے عزتی سے جھڑکی وغیرہ ناشائستہ حرکات کرے۔ مستحق غیر مستحق میں کچھ بھی تمیز نہ کرے۔ بلکہ "سب اناج بارہ پنسیری" بیچنے والوں کی مانند جھگڑا لڑائی کرکے دوسرے نیک سیرتوں کو تکلیف دے کر (یعنی) آسائش کے لئے خیرات کیا کرے۔ یہ وہ ادنےٰ (قسم کا) سخی ہے۔ یعنی جو جانچ پڑتال کر علم و دھرماتماؤں کی عزت کرے وہ اعلےٰ اور جو کچھ جانچ کرے یا نہ کرے لیکن جس میں اپنی تعریف کا خیال (ہو) اس کو درمیانہ۔ اور جو اندھا دھند یا تمیز بنا نہ دان دیا کرے وہ ادنےٰ سخی کہلاتا ہے ✦

۶۔ (سوال) خیرات کے پھل (ثمرہ) یہاں ہوتے ہیں یا عاقبت میں؟

دان کا پھل سب جگہ ملتا ہے اور پرمیشور پھل دینے والا ہے۔

(جواب) سب جگہ ہوتے ہیں ✦

(سوال) خود بخود ہوتے ہیں یا کوئی ثمرہ دینے والا ہے ✦

(جواب) ثمرہ دینے والا پرمیشور ہے جیسے کوئی چور ڈاکو خود بخود قید خانہ میں جانا نہیں چاہتا۔ راجہ اس کو اپنے بھیجتا ہے۔ دھرماتماؤں کے سُکھ کی حفاظت کرتا۔ ٹھگ راہزن وغیرہ سے بچا کر ان کو آرام میں رکھتا ہے۔ ویسے ہی پرمیشور سب کو گناہ و ثواب کے دکھ اور سکھ روپ پھلوں کو ٹھیک ٹھیک بھگاتا ہے ✦

۷۔ (سوال) جو یہ گرنتھ پران وغیرہ کتابیں ہیں یہ وید کے معنی یا وید کی تائید کرنے والی ہیں یا نہیں؟

گرنتھ پران وغیرہ سب نئے ہیں اور خود غرضی سے وید کے برخلاف ہیں

(جواب) نہیں۔ بلکہ وید کے مخالف اور برعکس ہیں اور تنتر بھی ویسے ہی ہیں۔ جیسے کوئی انسان ایک کا دوست اور ساری دنیا کا دشمن ہو ویسے ہی پران اور

(جواب) یہ تمہارا کہنا سراسر فضول ہے۔ کیونکہ مستحق آدمیوں کو۔ سب کی بھلائی کرنے والوں کو بھلائی کی خاطر سونا۔ چاندی۔ ہیرے۔ موتی۔ یاقوت۔ اناج۔ پانی۔ مکان۔ کپڑے وغیرہ کا دان ضرور دینا چاہئے۔ لیکن غیر مستحق لوگوں کو کبھی نہ دینا چاہئے ۔

۴۸۔ (سوال) غیر مستحق اور مستحق کی تعریف کیا ہے؟

ستپاتر یعنی مستحق اور کپاتر یعنی غیر مستحق کون ہیں۔

(جواب) جو فریبی۔ مکار۔ خود غرض۔ عیاش۔ مغضب ناک حریص دوسرے کو نقصان پہنچانے والے۔ عیاشی کے متوالے۔ دروغ گو جاہل۔ بدصحبت رکھنے والے بےست الوجود۔ جو کوئی سخی ہو اُس سے بار بار مانگنا۔ دھرنا دینا وانکار ہی جواب پاکر بھی اصرار سے مانگتے ہی جانا۔ صبر نہ ہونا۔ جو نہ دے اُس کی مذمت کرنا۔ بددعا اور گالی وغیرہ دینا۔ کئی بار جو خدمت کرے اور ایک دفعہ نہ کرے تو اُس کا دشمن بن جانا۔ اوپر سے سادھو کا بھیس بنا لوگوں کو بہکا کر ٹھگنا اور اپنے پاس چیز ہو تو بھی یہ کہنا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ سب کو پھسلا کر اپنی مطلب برآری کرنا۔ رات دن بھیک مانگنے ہی میں مشغول رہنا۔ دعوت کئے جانے پر خوب بھنگ وغیرہ نشہ والی چیزیں کھا پی کر بہت سا بیگانہ مال کھا جانا پھر مست ہو کر پاگل ہونا۔ سچائی کی مخالفت اور جھوٹ راستی کی مطلب برآری کے لئے پیروی کرنا۔ اسی طرح اپنے چیلوں کو صرف اپنی ہی خدمت کرنے اور دیگر لائق آدمیوں کی خدمت نہ کرنے کی ہدایت دینا۔ سچے علوم وغیرہ کی اشاعت کے مخالف رہنا۔ اور دنیا کے کاروبار یعنی بیوی۔ خاوند۔ ماں۔ باپ۔ اولاد۔ راجا۔ رعیت۔ عزیز اور دوستوں سے محبت کو جھٹانا یہ کہہ کر کہ سب فانی ہیں اور دنیا بھی جھوٹی ہے۔ اس قسم کے خراب اپدیش کرنا وغیرہ کپاتر دان (غیر مستحق آدمیوں) کے اوصاف ہیں ۔

اور جو برہمچاری جواس پر غالب وید وغیرہ علم کے پڑھنے پڑھانے والے۔ نیک سیرت راست گو۔ سب کی بہتری کے خواہاں۔ بامحبت فیاض۔ عالم دھرم کی ہمیشہ ترقی کرنے والے دھرماتما۔ شانت۔ برائی و تعریف میں خوشی و غمی سے بری۔ بےخوف۔ پُرجوش۔ یوگی عالم۔ قانون قدرت۔ وید کے احکام۔ اور پرمیشور کے صفات۔ افعال اور خواص کے مطابق عمل کرنے والے۔ انصاف پسند۔ غیر متعصب۔ سچے اپدیش اور سچے شاستروں کے پڑھنے پڑھانے اور کے امتحان لینے والے کسی کی خوشامد نہ کرنے والے سوالوں کے ٹھیک ٹھیک جواب دینے والے اپنی مانند دوسرے کا بھی راحت و رنج نفع و نقصان سمجھنے والے جہالت وغیرہ نقائص اور تعصب سے بری خود غرضی سے پاک۔ تب یا تمل کی مانند بے قراری اندرونی باتوں عزت کو سمجھنے والے بھیرنے والے جو کوئی محبت سے ناچیز اشیا بھی بطور تحفہ لائے اسے بھی قبول کرنے والے تنگدستی کی حالت میں بھی مانگنے پر بھی نہ دینے یا منع کرنے پر بھی رنج یا برا خیال نہ کرنا وہاں سے فوراً لوٹ جانا بھی سبھائی نہ کرنے والے جو راحت میں ہوں ان کے ساتھ دوستی جو مصیبت زدہ ہوں ان پر رحم۔ نیکوں سے خوشی اور

دِن لگا اور اُن کو بار بار پھر گائے کو گھر میں لا دودھ کو ہیں اور میرے بال بچے پیا کریں گے لاؤ۔ دودھ کی بھری ہوئی بٹلوہی لگائے بچھڑا لیکر جاٹ جی اپنے گھر کو چلا۔ (پوپ جی) تم وہاں دیکھ لینے ہو تمہارا ستیاناس ہو جائیگا۔ جاٹ جی چپ رہو۔ ورنہ تیرہ دن تو دودھ کے بغیر حقیقی تکلیف جتنی پائی ہے اُس کی سب کسر نکال دوں گا۔ تب پوپ جی چپ رہے اور جاٹ جی گائے بچھڑا لے اپنے گھر پہنچے ۔

جب ایسے ہی جاٹ جی جیسے آدمی ہوں تو پوپ لیلا دُنیا میں نہ چلے۔ جو یہ لوگ کہتے ہیں کہ دس دن تک کے پنڈوں سے دس اعضاء سپنڈی کرنے سے جسم کے ساتھ جیو کا ملاپ ہو کر انگوٹھا بھر جسم بنکر پھر یم لوک کو جاتا ہے تو مرتے وقت یمدوتوں (ملک الموت) کا آنا فضول ہو جاتا ہے۔ تیرھویں دن کے بعد آنا چاہیے۔ اگر جسم بن جاتا ہو تو اپنی عورت، اولاد اور عزیز دوستوں کی محبت کے مارے کیوں نہیں لوٹ آتا ۔

کیا پُرانوں کے سورگ سے یہ دُنیا اچھی نہیں ۔

۴۱ (سوال) سورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا جو دان کیا جاتا ہے وہی وہاں ملتا ہے اس لئے سب قسم کے دان کرنے چاہئیں۔

(جواب) اُس تمہارے سورگ سے یہی جہان اچھا ہے جس میں دھرم شالا ہیں۔ لوگ دان دیتے ہیں۔ عزیز دوست اور ذات میں خوب دعوتیں ہوتی ہیں۔ اچھے اچھے کپڑے ملتے ہیں۔ تمہارے کہنے کے مطابق سورگ میں کچھ بھی نہیں ملتا۔ ایسے بے رحم، کنجوس، کنگال۔ سورگ میں پوپ جی جا کر خراب ہوں۔ وہاں بھلے لوگوں کا کیا کام؟

مر کر جیو یم لوک میں نہیں رہتا ہوا میں رہتا ہے

۴۲ (سوال) جب تمہارے کہنے کے مطابق یم لوک اور یم نہیں ہیں تو مر کر جیو کہاں جاتا اور اُن کا انصاف کون کرتا ہے؟

(جواب) تمہارے گرڑ پران کا کہا ہوا (یم) تو ناقابل تسلیم ہے۔ لیکن جو وید میں کہا ہے (وہ درست ہے)۔

यमेन वायुना सत्यराजन् ॥

اس قسم کے وید کے اقوال سے تحقیق ہے کہ (یم) نام ہوا کا ہے جسم چھوڑنے پر ہوا کے ساتھ انترکش (خلا) یا ہوا کے زمین میں جیو رہتے ہیں اور جو ٹھیک ٹھیک کرنے والا طرفداری سے بری پرمیشور (دھرم راج) ہے وہی سب کا انصاف کرتا ہے۔

کیا برہمنوں کو خیرات دان دینا چاہیے

۴۳ (سوال) تمہارے کہنے کے مطابق گائے وغیرہ کا دان خیرات کسی کو نہ دینا اور کچھ خیرات و ثواب کرنا چاہیے ایسا ظاہر ہوتا ہے۔

نہ ہو سکے گا اس لئے اُس کو نہ دوں گا۔ لو بیس روپے کا سنکلپ پڑھ دو۔ اور ان روپیوں سے دوسری دودھ والی گائے لے لینا۔

(پوپ جی) واہ جی واہ! تم اپنے باپ سے بھی گائے کو زیادہ عزیز سمجھتے ہو۔ کیا اپنے باپ کو ویترنی ندی میں ڈبو کر ملک دینا چاہتے ہو؟ تم اچھے سعادت مند فرزند ہوئے۔ تب تو پوپ جی کے طرفدار تمام گھر والے ہو گئے۔ کیونکہ ان سب کو پہلے ہی پوپ جی نے سکھا رکھا تھا اور اس وقت بھی اشارہ کر دیا۔ سب نے مل کر ضد سے اسی گائے کا دان اُسی پوپ جی کو دلا دیا۔ اُس وقت جاٹ کچھ بھی نہ بولا۔ اُس کا باپ مر گیا اور پوپ جی بچھڑے سمیت گائے اور دودھ کے برتن کو لے اپنے گھر میں لایا اور گائے باندھ برتن رکھ۔ پھر جاٹ کے گھر گیا اور نعش کے ساتھ شمشان میں جا کر جلانے کا کام کرایا۔ وہاں بھی کچھ کچھ پوپ لیلا چلائی۔ بعد ازاں دس گاتر پنڈی کرانے وغیرہ میں بھی اس کو مونڈا۔ مہا برہمنوں نے بھی لوٹا اور بھکشکوں نے بھی بہت سا مال پیٹ میں بھر لیا۔ جب سب کام ہو چکے تب جاٹ جس نے ادھر اُدھر سے دودھ مانگ کر گذارہ کیا تھا۔ چودھویں دن علے الصباح پوپ جی کے گھر پہنچا۔ دیکھا تو گائے دوہ کر ٹبلوئی (برتن) بھر پوپ جی کے اُٹھنے کی تیاری تھی۔ اتنے ہی میں جاٹ جی پہنچے۔ اس کو دیکھ پوپ جی بولا۔ آیئے یجمان بیٹھئے۔ (جاٹ جی) تم بھی پروہت جی! ادھر آؤ۔ (پوپ جی) اچھا دودھ رکھ آؤں۔ (جاٹ جی) نہیں نہیں! دودھ کی ٹبلوئی ادھر لاؤ۔ (پوپ جی) بچارے جا بیٹھے اور ٹبلوئی سامنے رکھ دی۔ (جاٹ جی) تم بڑے جھوٹے ہو۔ (پوپ جی) کیا جھوٹ کیا؟ (جاٹ جی) کہو تم نے گائے کس لئے لی تھی؟ (پوپ جی) تمہارے باپ کے ویترنی ندی پار کرنے کے لئے۔ (جاٹ جی) اچھا تو تم نے وہاں ویترنی کے کنارے پر گائے کیوں نہ پہنچائی؟ ہم تو تمہارے بھروسے پر رہے اور تم اپنے گھر باندھ بیٹھے۔ نہ جانے میرے باپ نے ویترنی میں کتنے غوطے کھائے ہوں گے؟ (پوپ جی) نہیں نہیں وہاں اس دان کے پنیہ کے اثر سے دوسری گائے بن کر اُس کو پار اتار دیا ہوگا۔ (جاٹ جی) ویترنی ندی یہاں سے کتنی دور اور کس طرف ہے؟ (پوپ جی) تخمیناً کوئی تیس کروڑ کوس دور ہے کیونکہ انچاس کروڑ یوجن زمین ہے اور جنوب مغرب کی سمت میں ویترنی ندی ہے۔ (جاٹ جی) اتنی دور سے تمہارا خط یا تار جو گیا ہو اُس کا جواب آیا ہو کہ وہاں پُن (ثواب) کی گائے بن گئی فلاں شخص کے باپ کو پار اتار دیا تو دکھلاؤ۔ (پوپ جی) ہمارے پاس گرڑ پران کی تحریر کے سوائے ڈاک یا تار برقی دوسرا کوئی نہیں۔ (جاٹ جی) اس گرڑ پران کو ہم سچا کیسے مانیں؟ (پوپ جی) جیسے سب مانتے ہیں۔ (جاٹ جی) یہ کتاب تمہارے بزرگوں نے تمہاری روزی کے واسطے بنائی ہے۔ چونکہ باپ کو اپنے لڑکوں سے زیادہ کوئی عزیز نہیں رہتا۔ جب میرا باپ میرے پاس خط یا تار بھیجے گا تب ہی میں ویترنی کے کنارے گائے پہنچا

پس یہ سب باتیں جھوٹی کیونکر ہو سکتی ہیں؟

(جواب) یہ سب باتیں پوپ لیلا کے گپوڑے ہیں جو اور جگہ کے جیو وہاں جاتے ہیں اُن کا دھرم راج چترگپت وغیرہ انصاف کرتے ہیں اگر وے یم لوک کے جیو گناہ کریں تو دوسرا یم لوک ماننا چاہئے تاکہ وہاں کے منصف اُن کا انصاف کریں۔ اور پہاڑ جیسے یم کنکروں کے بدن ہوں تو نظر کیوں نہیں آتے؟ اور مرنے والے جیو کو لینے کے لئے انسانی جسم کے چھوٹے سے دروازہ میں اُن کی ایک انگلی بھی نہیں جا سکتی اور سڑک گلی میں کیوں نہیں رک جاتے؟ جو کہو کہ وے لطیف جسم بھی اختیار کر سکتے ہیں تو پہلے پہاڑ جیسے جسم کے بڑے بڑے ہاڈ پوپ جی اپنے گھر کے سوائے کہاں دھریں گے؟ جب جنگل میں آگ لگتی ہے تب ایک دم میں چیونٹی وغیرہ جانداروں کے جسم تلف ہو جاتے ہیں۔ اُن کو پکڑنے کے لئے بیشمار یم کے کنکر آویں تو وہاں اندھیرا ہو جانا چاہئے اور جب سب کنکر ان جیووں کو پکڑنے دوڑیں گے تب بھی اُن کے اجسام ٹھوکر کھا جائیں گے۔ تو جیسے پہاڑ کی بڑی بڑی چٹانیں ٹوٹ کر زمین پر گرتی ہیں ویسے اُن کے بڑے بڑے ٹکڑے گرڈ پران کے سننے سنانے والوں کے صحن میں گر پڑیں گے تو وے دب مریں گے یا گھر کا دروازہ یا سڑک رک جائیگی تو وے کیسے نکل اور چل سکیں گے؟

شرادھ، ترپن، پنڈ کا دینا اُن مرے ہوئے جیووں کو تو نہیں پہنچتا البتہ مُردوں کے قائم مقام پوپ جی کے گھر، پیٹ اور ہاتھ میں پہنچتا ہے۔ جو ویترنی کے لئے گائے کا دان لیتے ہیں وہ تو پوپ جی کے گھر یا قصائی وغیرہ کے گھر میں پہنچتا ہے۔ ویترنی پر گائے نہیں جاتی پھر کس کی پونچھ پکڑ کر عبور کرے گا اور ہاتھ تو یہاں ہی جلایا یا گاڑ دیا گیا پھر پونچھ کو کیسے پکڑے گا؟ یہاں ایک مثال اس بات پر صادق آتی ہے۔

ایک جاٹ تھا اُس کے گھر میں ایک گائے بہت اچھی اور بیس سیر دودھ دینے والی تھی دودھ اُس کا بڑا لذیذ ہوتا تھا۔ کبھی کبھی پوپ جی کے منہ میں بھی پڑتا تھا۔ اُس کا پروہت بھی یہی خیال کر رہا تھا کہ جب جاٹ کا بڈھا باپ مرنے لگے گا تب اسی گائے کا دان کراؤں گا تھوڑے دنوں میں قضا کار اُس کے باپ کے مرنے کا وقت آ گیا۔ زبان بند ہو گئی اور چارپائی سے زمین پر اتار لیا یعنی دم نکلنے کا وقت آ پہنچا۔ اُس وقت جاٹ کے دوست آشنا اور رشتہ دار بھی موجود تھے تب پوپ جی نے پکار کر کہا کہ یجمان! اب تو اس کے ہاتھ سے گائے دان کرا۔ جاٹ نے دس روپیہ نکال باپ کے ہاتھ میں رکھ کر کہا پڑھو سنکلپ! پوپ جی بولے واہ! واہ! کیا باپ بار بار مرتا ہے؟ اس وقت تو ساکھیات گائے کو لاؤ جو دودھ دیتی ہو۔ بوڑھی نہ ہو سب طرح سے اچھی ہو۔ ایسی گائے کا دان کرانا چاہئے۔

(جاٹ جی) ہمارے پاس تو ایک ہی گائے ہے اُس کے بغیر ہمارے بال بچوں کا گذارہ

छादयत्यर्कमिन्दुर्विधुं भूमिभाः ।

(جس طرح) یہ سدھانت شرومنی گرنتھ کا قول ہے، اُسی طرح سوریہ سدھانت میں بھی ہے یعنی جب سورج اور زمین کے درمیان میں چاند آجاتا ہے تب سورج گرہن اور جب سورج اور چاند کے درمیان زمین آجاتی ہے۔ تب چاند گرہن واقع ہوتا ہے یعنی چاند کا سایہ زمین پر اور زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے۔ سورج کے روشن ہونے سے اس کے سامنے سایہ کسی کا نہیں پڑتا۔ بلکہ جیسے روشن سورج یا چراغ سے جسم وغیرہ کا سایہ اُلٹا جاتا ہے ویسے ہی گرہن کی حالت میں سمجھو۔

(سوال) جو امیر، غریب، رعیت، راجا اور مفلس ہوتے ہیں وہ سب گرہوں کے سبب سے ہوتے ہیں یا گرہوں کے سبب سے نہیں۔ بہت سے نجومی لوگ اپنے لڑکے لڑکی کی شادی گرہوں کے علم حساب کے مطابق کرتے ہیں پھر ان میں فساد ہوتا اور عورت رانڈ یا مرد رنڈوا ہو جاتا ہے۔ اگر پھل واقعی سچا ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا؟ اس لئے کرم کا نتیجہ سچا ہے اور گرہوں کا پھل نکموں کو بہکانے میں سبب نہیں ہو سکتا۔

بھلا گرہ آکاش میں اور زمین بھی آکاش میں ایک دوسرے سے بہت فاصلہ پر ہیں۔ ان کا ملاپ فاعل اور افعال کے ساتھ ظاہر نہیں۔ افعال اور ان کے ثمرہ کا فاعل اور بھوگنے والا جیو اور جیوں کے پھل بھگتانے والا پرمیشور ہے۔ اگر تم گرہوں کا اثر مانو تو اس کا جواب دو کہ جس وقت میں ایک انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ جس کو تم دھرو پایا۔ تم وہی مان کر جنم پتر زائچہ بناتے ہو۔ اُسی وقت کرۂ زمین پر کسی اور شخص کی پیدائش ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر کہو کہ نہیں تو یہ کہنا جھوٹ ہے اور اگر کہو کہ ہوتی ہے تو ایک شہنشاہ عالم کی مانند کرۂ زمین پر دوسرا شہنشاہ عالم کیوں نہیں ہوتا؟ ہاں اتنا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ لیلا ہمارے پیٹ بھرنے کی ہے۔ اس کو کوئی نادان ہی مانتا ہے۔

(سوال) کیا گرڑ پران بھی جھوٹا ہے؟

گرڑ پران کی گپوں کی تردید

(جواب) ہاں جھوٹا ہے۔

(سوال) پھر مرے ہوئے جیو کی کیا گتی (حالت) ہوتی ہے؟

(جواب) جیسے اس کے کرم (اعمال) ہیں۔

(سوال) جو یم راج راجہ، چترگپت وزیر، اس کے بڑے خوفناک نوکر، کاجل کے پہاڑ مانند جسم والے جیو کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ گناہ و ثواب کے مطابق دوزخ یا بہشت میں ڈالتے ہیں اس کے لئے دان، پُن، شرادھ، ترپن، گئو دان وغیرہ ویترنی ندی عبور کرنے کے لئے کرتے

منحوس اور فائدہ مند ہوتے ہیں۔ کیا گرہ تمہارے رشتہ دار ہیں؟ کیا تمہاری ڈاک یا تار اُن کے پاس آتی جاتی ہے۔ یا تم اُن کے یا وے تمہارے پاس آتے جاتے ہیں؟ اگر تم میں منتر کی طاقت ہو تو تم خود راجا یا دولت مند کیوں نہیں بن جاؤ؟ یا دشمنوں کو اپنے بس میں کیوں نہیں کر لیتے ہو؟ ناستک وہ ہوتا ہے جو وید اور ایشور کے حکم۔ وید کے خلاف پوپ لیلا جاری کرے۔ اگر تم لوگ گرہ دان نہ دے اور جیسی گرہ ہے وہ خود گرہ دان کو بھوگے تو کیا ہرج ہے؟ اگر کہو کہ نہیں ہم ہی کو دینے سے وہ خوش ہوتے ہیں دوسروں کو دینے سے نہیں تو کیا تم نے گرہوں کا ٹھیکہ لے لیا ہے؟ اگر ٹھیکہ لیا ہو تو سورج وغیرہ کو اپنے گھر میں بلا کر جل مرو۔ سچ تو یہ ہے کہ سورج وغیرہ گرہ بے جان ہیں وہ نہ کسی کو تکلیف اور نہ آرام دینے کا ارادہ کر سکتے ہیں۔ البتہ جتنے تم گرہ دان پر گذارہ کرنے والے ہو تم سب گرہ مجسم ہو۔ کیونکہ گرہ لفظ کے معنے بھی تم ہی پر گھٹتے ہیں۔

ये गृह्णन्ति ते ग्रहाः ।

جو لیتے ہیں اُن کا نام گرہ ہے۔ جب تک تمہارے قدم راجا۔ رئیس۔ سیٹھ۔ ساہوکار اور مفلسوں کے پاس نہیں پہنچتے تب تک کسی کو نو گرہوں کی یاد بھی نہیں ہوتی۔ جب تم ظاہر مجسم سورج شنیچر وغیرہ اُن پر جا چڑھتے ہو تب بغیر گرہن کئے اُن کو کبھی نہیں چھوڑتے اور اگر کوئی تمہارے پھندے میں نہ پھنسے تو اس کی مذمت ناستک دہریہ وغیرہ کہنے سے کرتے پھرتے ہو۔

سوال (پوپ جی) دیکھو جوتش کا ظاہری نتیجہ آکاش میں رہنے والے سورج چاند اور راہو کیتو کے اکٹھا ہونے سے یعنی گرہن کے پڑنے ہی بنا دیتے ہیں۔ جیسا یہ ظاہر ہوتا ہے ویسا گرہوں کا بھی اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ دیکھو امیر غریب۔ راجہ کنگال سکھی۔ دکھی۔ گرہوں ہی سے ہوتے ہیں۔

> گرہن کا معلوم کرنا علم حساب کا نتیجہ ہے نہ کہ گرہوں اور رنج و راحت کا باعث جاننا جہالت ہے رنج و راحت کرموں کا اثر ہے نہ کہ گرہوں کا۔

جواب (راست گو) جس کا یہ گرہن روپ ظاہر نتیجہ ہے وہ علم ہندسہ کا ہے۔ جہالت کا نہیں جو علم ہندسہ ہے وہ سچا اور جہالت جو یا (یعنی گرہوں کے پھل بتلانے والی نجوم) قدرتی تعلقات کے نتیجوں کو چھوڑ کر باقی سب فضول ہے۔ جیسے انولوم (حرکت مستقیم) پرتی لوم (حرکت معکوس) گھومنے والی زمین اور چاند کے حساب سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ فلاں وقت، فلاں مقام میں اور فلاں حصے میں سورج یا چاند کا گرہن ہوگا جیسے

(نوٹ) جیسا سبب حرکت مستقیم) ملے انولوم یعنی حرکت واقع الرکز۔

یں سے اگر کہا جائے کہ سنو پوپ جی! تمہارا اور گرہوں کا کیا تعلق ہے۔ گرہ کیا چیز ہے؟

(پوپ جی) (جواب دیں گے)

दैवाधीनं जगत्सर्वं मन्त्राधीनाश्च देवताः ।
ते मन्त्रा ब्राह्मणाधीनास्तस्माद् ब्राह्मणदैवतम् ॥

دیکھو کیسا حوالہ ہے۔ دیوتاؤں کے تابع سارا جہان۔ منتروں کے تابع سب دیوتا اور وے منتر برہمنوں کے بس میں ہیں۔ اس لئے برہمن دیوتا کہلاتے ہیں۔ کیونکہ (اگر) ہم چاہیں تو اس دیوتا کو منتر کے زور سے بلا کے خوش کر کے مطلب پورا کرانے کا ہمارا ہی اختیار ہے۔ اگر ہم میں منتر کی طاقت نہ ہوتی تو تمہارے سے ناستک (دہریے) ہم کو سنسار میں رہنے ہی نہ دیتے۔

راست گو: جو چور، ڈاکو، بدمعاش لوگ ہیں وے بھی تمہارے دیوتاؤں کے تابع ہونگے؟ دیوتا ہی اُن سے برے کام کراتے ہونگے؟ اگر ایسا ہے تو تمہارے دیوتا اور راکھشسوں میں کچھ فرق نہ رہے گا۔ جو تمہارے بس میں منتر ہیں اُن سے تم چاہو سو کرا سکتے ہو تو اُن منتروں سے دیوتاؤں کو بس کر راجاؤں کے خزانے اٹھوا کر اپنے گھر میں بھر کر بیٹھے چین کیوں نہیں اڑا لیتے؟ گھر گھر میں شنیچر وغیرہ کے تیل وغیرہ کا چھایا دان[1] لینے کو مارے مارے کیوں پھرتے ہو؟ اور جس کو تم کوبیر[2] مانتے ہو اُس کو بس میں کر کے خواہ کتنی ہی دولت لے لیا کرو۔ بیچارے غریبوں کو کیوں لوٹتے ہو؟ تم کو دان دینے سے گرہ خوش اور نہ دینے سے ناراض ہوتے ہوں تو ہم کو سورج وغیرہ گرہوں کی خوشی ناراضی پرتیکش (ظاہرا) دکھلاؤ۔ ایک کو آٹھواں سورج چاند اور دوسرے شخص کو تیسرا ہو۔ ان دونوں کو جیٹھ کے مہینے میں بغیر جوتے پہنے تپی ہوئی زمین پر چلاؤ۔ جس پر خوش ہیں اُن کے پاؤں جسم نہ جلنے اور جس پر ناراض ہیں اُن کے جل جانے چاہئیں۔ نیز پوس کے مہینے میں دونوں کو ننگے کر کے پورنماشی (بدر) کی رات بھر میدان میں رکھیں۔ ایک کو سردی لگے اور دوسرے کو نہیں تو جانو کہ گرہ

---

[1] نوٹ مترجم: پورانک لوگ ایک برتن میں گھی ڈال کر اس میں اپنی شکل دیکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے گرہ شانتی ہے۔ وہ گھی جس میں منہ دیکھا گیا ہے۔ چھایا دان کہلاتا ہے۔

[2] دولت کے دیوتا کو پورانک لوگ کوبیر مانتے ہیں۔ مترجم۔

سنیچر (کا منتر) (۷) "शन्नोदेवी रभिष्टय" ।७।

راہو (کا منتر) (۸) "कया नश्चित्र आभुव" ।८।

"केतुं कृण्वन्न केतवे" ।९।

اس کو کیتو کی کنڈیکا کہتے ہیں ۔ (۹)

(۱) (ओ३म्) یہ سورج اور کشش ثقل (کے بارہ میں ہے ۔

(۲) دوسرا رتن گن کا بیان کرتا ہے ۔

(۳) تیسرا آگ (کے بارہ میں ہے)

(۴) چوتھا گیان (کے بارہ میں ہے)

(۵) پانچواں عالم (کی صفات کے بارہ میں ہے)

(۶) چھٹا منی اور خوراک (کے بارہ میں ہے)

(۷) ساتواں ۔ پانی ۔ پران اور پیشور (کے بارہ میں ہے)

(۸) آٹھواں ۔ دوست (کے بارہ میں ہے)

(۹) نواں ۔ گیان کے حاصل کرنے کا بتلانے والا منتر ہے ۔ گرہوں کو ظاہر کرنے والے نہیں +

(لوگ معنی نہ جاننے کے باعث وہم کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں +

گرہوں کے پھل کی لیلا کی تردید | ۸۷ ۔ سوال ۔ گرہوں کا پھل ہوتا ہے یا نہیں ؟

جواب ۔ جیسا پوپ لیلا کا ہے ۔ ویسا نہیں ۔ بلکہ جیسے سورج چاند کی شعاع کے ذریعہ گرمی سردی یا گرہ اپنے اپنے وقت وقت کی گردش یا تبدیلی موسم وغیرہ کی وجہ سے انسانوں کے مزاجوں کی موافقت یا خلاف سکھ دکھ کے باعث ہوتے ہیں ۔ لیکن جو پوپ لیلا والے کہتے ہیں کہ سنو مہاراج سیٹھ جی ! یجمان تمہارے آج آٹھواں چاند سورج وغیرہ نحس گھر میں آئے ہیں ۔ ڈھائی برس کا سنیچر پاؤں میں آیا ہے ۔ تم کو بڑی مشکل سامنے آئیگی ۔ گھر بار چھوڑ کر پردیس میں گھومنا ہوگا ۔ لیکن اگر تم گرہوں کا دان ۔ جپ ۔ پاٹھ ۔ پوجا کراؤ گے تو تکلیف سے بچ جاؤ گے +

لے (نوٹ مترجم) راج گن سے مراد راجا کے اوصاف کی ہے +

ئے " جوگ کرنے والا ہوا س کو گیان کہتے ہیں +

کیونکہ ان کو وید پڑھنے سننے کا استحقاق نہیں ہے؟

(جواب) یہ بات جھوٹی ہے۔ کیونکہ قابلیت پڑھنے پڑھانے ہی سے ہوتی ہے اور وید پڑھنے سننے کا استحقاق سب کو ہے۔ دیکھو گارگی وغیرہ عورتوں کا حال (اور چھاندوگیہ میں ذکر ہے کہ جان شروتی شودر نے بھی (وید) رَیکو منی کے پاس پڑھا تھا۔ اور یجروید کے چھبیسویں ادھیائے کے دوسرے منتر میں صاف لکھا ہے کہ ویدوں کے پڑھنے اور سننے کا حق کل نوع انسان کو ہے۔ پھر جو ایسی جھوٹی کتابیں بنا کر لوگوں کو سچی کتابوں سے ورغلا کر جال میں پھنسا اپنی مطلب براری کرتے ہیں وہ بڑے بھاری گناہگار کیوں نہیں؟

ہے۔ دیکھو گرہوں کا چکر کیسا چلایا ہے کہ جس نے بےعلم آدمیوں کو قابو کر لیا ہے۔

> لوگوں نے جن منتروں سے گرہوں کی لیلا پھیلا رکھی ہے وہ اصل میں گرہوں کی لیلا کے متعلق نہیں ہیں۔

“आकृष्णो न रजसा०” । १ ।

سورج کا منتر (۱)

“इमं देवाअसपत्नं सुवध्वम्” ॥२॥

چاند کا منتر (۲)

“अग्निमूर्द्धा दिवः ककुत्पतिः” । ३ ।

منگل کا منتر (۳)

“उद्बुध्यस्वाग्ने” । ४ ।

بدھ کا منتر (۴)

“बृहस्पते अतियदर्यो” ।५।

برہسپتی کا منتر (۵)

“शुक्रमन्धसः” ।६।

شکر کا منتر (۶)

भ्रातुः परीक्षितो जन्म धृतराष्ट्रस्य निर्गमः ।
कृष्णमर्त्यत्यागसूचा ततः पार्थमहापथः ॥ १४ ॥

इत्यष्टादशभिः पादैरध्यायार्थः क्रमात् स्मृतः ।
स्वपरप्रतिबन्धोनं स्फीतं राज्यं जहौ नृपः ॥ १५ ॥

इति वैराज्ञो याचनोक्तो प्रोक्ता द्रौणिजयादयः ।
इति प्रथमः स्कन्धः ॥ १ ॥

اس طرح بارہ سکندھوں کی بہت سے مضامین اسی طور پر بوپ دیو پنڈت نے بنا کر بادشاہ کے وزیر کو دی۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ بوپ دیو کی بنائی ہوئی ہیمادری کتاب میں دیکھ لے۔ اسی طرح دیگر پرانوں کی بھی لیلا سمجھنی چاہئے لیکن انیس بیس اکیس (یعنی) ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں +

دیکھو! شری کرشن جی کی تواریخ مہابھارت میں نہایت عمدہ ہے ان کے اوصاف افعال و عادات اور کام آپت[لہ] پرشوں کی مانند ہیں۔ جس میں کوئی (ان کی) ادھرم کی کارروائی یعنی شری کرشن جی نے پیدائش سے موت تک برا کام کچھ بھی کیا ہو ایسا نہیں لکھا اور اس بھاگوت کے مصنف نے ناواجب من گھڑت عیب لگائے ہیں۔ دودھ دہی مکھن وغیرہ کی چوری کے الزام لگائے اور کبجا لونڈی سے بدفعلی کرنا۔ اور غیر عورتوں سے راس منڈل میں کھیل کرنا وغیرہ جھوٹے عیب شری کرشن جی پر لگائے ہیں۔ اس کو پڑھ پڑھا سن سنا کر دیگر مذاہب والے شری کرشن جی کی بہت سی مذمت کرتے ہیں۔ اگر یہ بھاگوت نہ ہوتا۔ تو شری کرشن جی جیسے مہاتماؤں کی جھوٹی مذمت کیونکر ہوتی +

شو پران میں بارہ جیوتی لنگوں (کا ذکر ہے) کہ جن میں روشنی کا شمہ بھی نہیں رات کو بغیر چراغ جلائے لنگ بھی اندھیرے میں نہیں نظر آتے۔ یہ سب لیلا پوپ جی کی ہیں +

ہر قسم انسان کو وید کے پڑھنے پڑھانے سننے سنانے کا استحقاق ہے۔

(سوال) جب وید پڑھنے کی قابلیت نہ رہی تب سمرتی جب سمرتی کے پڑھنے کی عقل نہ رہی تب شاستر جب شاستر پڑھنے کی قابلیت نہ رہی تب پران بنائے صرف عورت اور شودروں کے لئے

(نوٹ مترجم) لہ آپت کی تعریف کے لئے دیکھو تیسرا باب +

हिमाद्रिः सचिवस्यार्थे सूचनः क्रियतेऽधुना ।
स्कन्धाऽध्यायकथानां च यत्प्रमाणं समासतः ॥ १ ॥
श्रीमद्भागवतं नाम पुराणं च मयेरितम् ।
विदुषा बोपदेवेन श्रीकृष्णस्य यशोन्वितम् ॥ २ ॥

اسی قسم کے گم شدہ ورق پر شلوک تھے یعنی راجہ کے وزیر ہیمادری نے بوپ دیو
پنڈت سے کہا کہ مجھکو تمہارے بنائے ہوئے شریمد بھاگوت کے کل سننے کی فرصت
نہیں ہے اس لئے تم مختصر طور پر شلوکوں میں فہرست مضامین تیار کرو۔ جس کو دیکھ کر میں شریمد
بھاگوت کی کتھا کو سمجھ جاؤں۔ پس مندرجہ ذیل فہرست مضامین اُس بوپ دیو نے بنائی۔
اُس میں سے اِس گم شدہ ورق کے ساتھ دس شلوک گم ہو گئے گیارھویں شلوک سے لکھتے
ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل شلوک سب بوپ دیو کے تصنیف کردہ ہیں۔

बोधयन्तीति हि प्राहुः श्रीमद्भागवतं पुनः ।
पञ्च प्रश्नाः शौनकस्य सूतस्यात्रोत्तरं त्रिषु ॥ ११ ॥

प्रश्नावतारयोश्चैव व्यासस्यानिर्वृतिः कृतात् ।
नारदस्यात्र हेतूक्तिः प्रतीत्यर्थं स्वजन्म च ॥ १२ ॥

सुप्तघ्नं द्रौणिपरिभवं तदस्त्रात्पाण्डवावनम् ।
भीष्मस्य स्वपदप्राप्तिः कृष्णस्य द्वारिकागमः ॥ १३ ॥

रथेन वायुवेगेन ॥ भा० स्कं० । अ० ३९ । श्लोक ३८ ।
जगाम गोकुलं प्रति ॥ भा० स्कं० १० । पू० अ० ३८ । श्लोक २४ ॥

بھاگوت ۔۔ ۱۰ ۔ ۳۸ ۔ ۲۴

اکروری کنس کے بھیجے ہوئے ہوا کی تیزی کی مانند دوڑنے والے گھوڑوں کی رتھ پر بیٹھ کر طلوع آفتاب کے وقت چلے اور چار میل گوکل میں غروب آفتاب کے وقت پہنچے شاید گھوڑے بھاگوت بنانے والے کا طواف کرتے رہے ہونگے یا راستہ بھول بھاگوت بنانے والے کے گھر میں گھوڑے ہانکنے والے اور اکروری آکر سوئے ہونگے؟ پوتنا کا جسم چھ کوس چوڑا اور بہت سا لمبا لکھا ہے۔ متھرا اور گوکل کے درمیان میں اُس کو مار کر شری کرشن جی نے ڈال دیا۔ اگر ایسا ہوتا تو متھرا اور گوکل دونوں دب جاتے اور اس پوپ جی کا گھر بھی دب گیا ہوتا۔

اور اجامیل کی حکایت سر سے بے معنی لکھی ہے۔ اُس نے نارد کے کہنے سے اپنے لڑکے کا نام نارائن رکھا تھا۔ مرتے وقت اپنے لڑکے کو پکارا بیچ میں نارائن (خدا) کود پڑے۔ کیا نارائن اُس کے دل کے خیال کو نہیں جانتے تھے کہ وہ اپنے لڑکے کو پکارتا ہے مجھکو نہیں؟ اگر ایسا ہی نام کا مہاتم ہے تو آجکل بھی نارائن سمرن (یاد) کرنے والوں کے دکھ چھڑانے کو کیوں نہیں آتے؟ اگر یہ بات سچی ہوتی تو قیدی لوگ نارائن نارائن کر کے کیوں نہیں چھوٹ جاتے؟ ویسا ہی جوتش شاستر کے خلاف سمیرو پہاڑ کا اندازہ لکھا ہے اور پریہ برت راجہ کے رتھ کے پہیئے کے خط سے سمندر ہوئے اُنچاس کروڑ یوجن زمین ہے۔ اس قسم کی جھوٹی باتوں کا گپوڑہ بھاگوت میں لکھا ہے کہ جس کا کچھ حد و حساب نہیں۔

یہ بھاگوت بوپ دیو کی تصنیف ہے۔ جس کے بھائی جے دیو نے گیت گوبند بنایا ہے۔ دیکھو! اُس نے یہ شلوک اپنی بنائی ہیمادری نامی کتاب میں لکھے ہیں کہ شری مد بھاگوت پران میں نے بنایا ہے۔ اُس تحریر کے تین ورق ہمارے پاس تھے۔ اُن میں سے ایک ورق گم ہو گیا ہے۔ اُس ورق کے شلوکوں کا جو مطلب تھا اُس مطلب کے ہم نے دو شلوک بنا کر ذیل میں لکھے ہیں جس کو دیکھنا ہو وہ ہیمادری کتاب میں دیکھ لے۔

روئت جھپا منب عشق جم؟ ملہ قصہ ہے کہ اجامیل بڑا پاپی تھا اُس کے بیٹے کا نام نارائن تھا اُس نے اُس کو آواز دی نارائن نامی خدا دھوکے میں پڑ گیا کہ مجھے پکارتا ہے بسکہ ایک بیرن جیانگوس کا ہوتا ہے۔

ہو گئے؟ لیکن پوپ جی کس کے بہکانے ہوں گے؟ یہ بات ’’جیسے گپّی کے گھر گپّی آئے بولے گپّی جی‘‘ جب بھوت بولنے والوں کے گھر میں دوسرے گپّی لوگ آتے ہیں پھر اس قسم کی گپ مارنے میں کیا کسر ہے۔

اب رہا ہرنیہ کشیپ۔ اس کا جو لڑکا پرہلاد تھا وہ بھگت ہو گذرا ہے اس کا باپ اسکو پڑھانے کو پاٹھ شالا (مدرسہ) میں بھیجتا تھا تب وہ استادوں سے کہتا تھا کہ میری تختی پر رام رام لکھ دو۔ جب اس کے باپ نے سنا تو اس کو کہا کہ تو ہمارے دشمن کا بھجن (عبادت) کیوں کرتا ہے؟ لڑکے نے نہ مانا۔ تب اس کے باپ نے اس کو باندھ کر پہاڑ سے گرایا۔ کوئیں میں ڈالا لیکن اس کو کچھ نہ ہوا۔ تب اس نے ایک لوہے کا ستون آگ میں گرم کر کے اس سے کہا کہ اگر تیرا معبود رام سچا ہے تو تو اس کو پکڑنے سے نہ جلیگا۔ پرہلاد پکڑنے لگا۔ دل میں شبہ ہوا کہ جلنے سے بچوں گا یا نہیں؟ نارائن نے اس ستون پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی قطار چلا دی اسکو یقین ہو گیا (اور) جھٹ ستون کو جا پکڑا وہ ستون پھٹ گیا اس میں سے نرسنگھ (شیر کی شکل کا انسان) نکلا جس نے اس کے باپ کو پکڑ اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا بعد ازاں پرہلاد کو لاڈ سے چاٹنے لگا۔ پرہلاد سے کہا ور مانگ اس نے اپنے باپ کی سدگتی (نجات) ہونی مانگی۔ نرسنگھ نے ور دیا کہ تیرے اکیس پشت سدگتی کو گئے۔ اب دیکھئے! یہ بھی دوسرے گپوڑے کا بھائی گپوڑہ ہے۔ کسی بھاگوت سننے یا سنانے والے کو پکڑ پہاڑ کے اوپر سے گرا دے تو کوئی نہ بچاوے چکنا چور ہو کر مر ہی جاوے۔ پرہلاد کو اس کا باپ پڑھنے کے لئے بھیجتا تھا تو کیا برا کام کیا تھا؟ اور وہ پرہلاد ایسا بیوقوف تھا کہ پڑھنا چھوڑ بیراگی ہونا چاہتا تھا۔ جلتے ہوئے ستون پر چیونٹیاں چڑھنے لگیں اور پرہلاد اس کے چھونے سے نہ جلا اس بات کو جو شخص سچی مانے اس کو بھی ستون کے ساتھ لگا دینا چاہیے۔ اگر یہ نہ جلے تو جانو وہ بھی نہ جلا ہوگا اور نرسنگھ بھی کیوں نہ جلا؟ پہلے تیسرے جنم میں بیکنٹھ میں آنے کی دعا سنکادک کی تھی کیا اس کو تمہارا نارائن بھول گیا؟ بھاگوت کے حساب سے برہما، پرجاپتی، کشیپ، ہرنیا کشیپ ہو، یہ کشیپ چوتھی پشت میں ہوتا ہے۔ اکیس پشت پرہلاد کی تو ہوئی بھی نہیں۔ پھر اکیس پشت سدگتی (نجات) کو گئے کہہ دینا کتنی بے سمجھی کی بات ہے۔ اور پھر وہی ہرنیا کشپ، ہرنیا کشیپ۔ راون۔ کمبھ کرن۔ پھر ششوپال دنت وکر پیدا ہوئے تو نرسنگھ کا دیا ہوا ور کہاں اڑ گیا؟ ایسی بے سمجھی کی باتیں بے سمجھ کرتے سنتے اور مانتے ہیں عالم نہیں۔

پوتنا اور اکرور کے بارہ میں دیکھو بھاگوت ۱۰۔۲۹۔۳۳

(نوٹ) مہابھارت [illegible] جو رام رام کا جاپ ہی نجات کا وسیلہ سمجھتے اور نوشت و خواند سے دشمن ہیں۔

भवान् कल्पविकल्पेषु न विमुह्यति कर्हिचित् ।
भाग० स्कं० २ । अ० ९ । श्लोक ३६ ॥ بھاگوت ۲-۹-۳۶

آپ کلپ یعنی پرسرشٹی اور وکلپ یعنی پرلے میں بھی موہ (دنیوی محبت) میں کبھی نہیں پڑتے۔ اب دیکھو کہ پہلے دسویں سکندھ میں موہ میں ہو کر بچھڑا چرایا مان دونوں میں سے ایک بات سچی دوسری جھوٹی ایسا ہونے سے دونوں باتیں جھوٹی ہیں +

جب بیکنٹھ (جنت) میں رنجش، نفرت، غصہ، حسد، تکلیف نہیں ہے تو سنک وغیرہ کو بیکنٹھ کے دروازہ پر غصہ کیوں آیا؟ اگر غصہ آگیا تو وہ سورگ باسی ہی نہیں۔ اس وقت جے وجے دربان تھے۔ مالک کا حکم ماننا ضروری تھا۔ انہوں نے سنک وغیرہ کو روکا تو کیا قصور کیا اس پر بغیر قصور شاپ دینا ہی نہیں لگ سکتا۔ جب شاپ لگا کہ تم زمین پر گر پڑو تو اس کہنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں زمین نہ ہوگی۔ آکاش ہوا مالک اور بیان ہوگا۔ تو ایسا دروازہ مکان اور باغ کس کے سہارے تھے۔ پھر جے وجے نے سنک وغیرہ کی تعریف کی کہ مہاراج پھر ہم بیکنٹھ میں کب آئیں گے؟

انہوں نے ان سے کہا کہ جو محبت سے نارائن کی عبادت کرو گے تو ساتویں جنم اور مخالفت سے عبادت کرو گے تو تیسرے جنم بیکنٹھ کو حاصل کرو گے۔ اس میں سوچنا چاہئے کہ جے وجے نارائن کے نوکر تھے۔ ان کی حفاظت اور مدد کرنا نارائن کا فرض تھا۔ اگر کسی کے نوکروں کو کوئی بلا قصور تکلیف دیوے۔ مالک کو ان کا سزا دینا ہے۔ ورنہ اس کے نوکروں کی خرابی سب کوئی کریگا۔ نارائن کو واجب تھا کہ جے وجے کی قدر کرتے اور سنک وغیرہ کو خوب سزا دیتے کیونکہ انہوں نے اندر آنے کے لئے اصرار کیوں کیا اور نوکروں سے کیوں لڑے؟ شاپ دیا۔ ان کے بدلے سنک وغیرہ کو زمین پر گرا دینا نارائن کا انصاف تھا۔ جب اتنا اندھیر نارائن کے گھر میں ہے تو اس کے سیوک جو کہ ویشنو کہلاتے ہیں ان کی جس قدر ذلت ہو اتنی تھوڑی ہے +

پھر وہ سے ہرنیاکش اور ہرنیکشپ پیدا ہوئے ان میں سے ہرنیاکش کو براہ (سور) نے مارا۔ اس کی کتھا اس طرح پر لکھی ہے کہ وہ زمین کو چٹائی کی مانند لپیٹ سرہانے دھر سو گیا۔ وشنو نے سور کی شکل بنا کر اس کے سر کے نیچے سے زمین کو منھ میں رکھ لیا۔ وہ اٹھا۔ دونوں کی لڑائی ہوئی۔ براہ نے ہرنیاکش کو مار ڈالا۔ ان سے کوئی پوچھے کہ زمین گول ہے یا چٹائی کی مانند؟ تو کچھ نہ کہہ سکیں گے کیونکہ پرانک لوگ علم جغرافیہ کے دشمن ہیں۔ بھلا جب لپیٹ کر سرہانے رکھ لی (زمین) آپ کس پر سویا؟ اور براہ جی کس پر پیر دھر کر دوڑ آئے؟ زمین کو تو براہ جی نے منھ میں رکھا پھر دونوں کس پر کھڑے ہو کر لڑے؟ وہاں تو اور کوئی ٹھہرنے کی جگہ نہیں تھی شاید بھاگوت وغیرہ پران بنانے والے پوپ جی کی چھاتی پر کھڑے ہو کر لڑے

“आद्यन्तविपर्ययश्च”

اس مہابھاشیہ کے قول کے مطابق شروع کا حرف اخیر میں اور اخیر کا حرف شروع میں آنے سے (لفظ) پشیک سے کشیپ بن گیا ہے۔ اس کے معنے نہ جانتے ہوئے بھانگ کے لوٹے چڑھا کر اپنی عمر قانون قدرت کے خلاف باتیں بیان کرنے میں رائیگاں کھو دی ۔

جیسے مارکنڈے پران کے درگا پاٹھ میں دیوتاؤں کے جسموں سے تیز نکل کر ایک دیوی بنی اس نے مہی کھاسر کو مارا اور رکت بیج کے جسم سے ایک قطرہ زمین پر ٹپکنے سے اس کی مانند رکت بیج کے پیدا ہونے سے سب جہان میں رکت بیج کا بھر جانا اور خون کی ندی کا بہہ نکلنا وغیرہ گپوڑے بہت سے لکھ رکھے ہیں ۔ جب رکت بیج سے سب جہان بھر گیا تھا تو دیوی اور دیوی کا شیر اور اس کی فوج کہاں رہی تھی؟ اگر کہو کہ دیوی سے دور دور رکت بیج تھے تو پھر تمام جہان رکت بیج سے نہیں بھرا ہوگا؟ اگر بھر جاتا تو پرند، چرند، انسان وغیرہ متنفس، تری، خشکی، مگرمچھ، کچھوے، مچھلی وغیرہ، نباتات، بیل بوٹے، درخت کہاں رہتے؟ یہاں یہی یقین جانو کہ درگا پاٹھ بنانے والے کے گھر میں بھاگ کر چلے گئے ہوں گے!!! دیکھئے کیا بے بنا گپ انتہا کا گپوڑہ بھنگ کی لہر میں اڑا دیا جس کا کوئی حد حساب ہی نہیں ۔

اب جس کو شریمد بھاگوت کہتے ہیں اس کی لیلا سنو۔ برہما جی کو نارائن نے چار شلوکوں والے بھاگوت کا اپدیش کیا ۔

ज्ञानं परमगुह्यं मे यद्विज्ञान समन्वितम् ।
सरहस्यं तदङ्गञ्च गृहाण गदितं मया ॥ भा० स्कं० २ ।
अ० ९ । श्लोक ३० ॥

بھاگوت ۔ ۲ ۔ ۹ ۔ ۳۰ ۔

اے برہما جی! تو میرا پرم گوپیہ (نہایت راز دار) گیان جو وگیان (علم تحقیق) اور رہسیہ (راز سے بھرا) اور دھرم، ارتھ، کام، موکش کا جز ہے اسی کو مجھ سے حاصل کر۔ جب وگیان بیان کیا تو پرم یعنے گیان کی صفت رکھنی فضول ہے اور گوپیہ صفت ہونے سے راز وغیرہ زیادہ ہے جب بنیادی شلوک بے معنی ہے تو تمام کتاب بے معنی کیوں نہیں؟ برہما جی کو وردان یہ دیا ۔

ہی کیوں نہ رحم ہی میں مر یا بیچ ہو گئے؟ یا پیدا ہوتے کے وقت مر کیوں نہیں گئے؟ [illegible] ان کتابوں سے بچتے اور ملک آریہ ورت مصیبتوں سے بچ جاتا۔

۵۔ (سوال) ان باتوں پر اعتراض نہیں آسکتا کیونکہ جس کا بیاہ اُسی کے گیت، جب وشنو کی تعریف کرنے لگے تب وشنو کو پرمیشور اور دوسروں کو غلام۔ جب شیو کے گن گانے لگے تب شیو کو پرمیشور اور دوسرے کو غلام بنا دیا۔ اور پرمیشور کی مایا کا دعویٰ کا سے سب بن سکتا ہے۔ انسان سے پیدائش پرمیشور کی ہو سکتی ہے [illegible] دیکھو وغیرہ۔ آپ ہی نے اپنی مایا سے سب خلقت کھڑی کر دی ہے اُس میں کوئی بات ناممکن نہیں ہے جو چاہا [illegible] سو سب کر سکتا ہے۔

> [illegible]
> [illegible] کا نمونہ۔

(جواب) ارے بھولے لوگو! بیاہ میں جس کے گیت گاتے ہیں اُس کو سب سے بڑا اور دوسروں کو چھوٹا یا قابل مذمت یا اُس کو سب کا باپ تو نہیں بنا دیتے؟ کہو پوپ جی تم بھاٹ اور خوشامدی گیت گانے والوں سے بھی بڑھ کر گپی (لاف زن) ہو یا نہیں؟ کہ جس کے پیچھے لگو اُسی کو سب سے بڑا بناؤ اور جس سے مخالفت کرو اُس کو سب سے ادنیٰ ٹھہراؤ۔ تم کو سچائی اور دھرم سے کیا مطلب؟ کیونکہ تم کو تو اپنی غرض ہی سے کام ہے۔ مایا والا دعویٰ کہاں انسان میں ہو سکتی ہے جو دھوکے باز فریبی ہیں انہیں کو مایا والے کہتے ہیں۔ پرمیشور میں مکر و فریب وغیرہ عیب نہ ہونے سے اُس کو مایا والا نہیں کہہ سکتے۔ اگر دنیا کی پیدائش کے شروع میں کشیپ اور کشیپ کی عورتوں سے ہاتھی، شیر، انسان، سانپ، درخت وغیرہ ہوتے تو آجکل بھی ویسی اولادیں کیوں نہیں ہوتی؟ پیدائش کا سلسلہ جو پہلے لکھ آئے ہیں وہی درست ہے۔ اور یہاں سمجھنا چاہیے کہ پوپ جی وہیں سے دھوکا کھا کر بہکے ہوں گے۔

तस्मात् काश्यप्य इमाः प्रजाः ॥ शत० ७।५।१।५॥

شت پتھ میں یہ لکھا ہے کہ یہ سب مخلوقات کشیپ کی بنائی ہوئی ہیں۔

कश्यपः कस्मात् पश्यको भवतीति ॥ निरु० अ० २ खं० २

دنیا کے بنانے والے پرمیشور کا نام کشیپ اس لئے ہے کہ پشیک یعنی

"पश्यतीति पश्यः पश्य एव पश्यकः"

جو غلطی سے پاک ہو کر ساکن اور متحرک عالم، سب روحوں اور ان کے افعال اور تمام علوم کو ٹھیک دیکھتا یعنی جانتا ہے اور

دی کہ تُو جھوٹ بولا ہے اس لئے تیری پرستش دُنیا میں کہیں نہ ہوگی۔ اور وشنو کو یہ دیا کہ چونکہ تُو سچ بولا ہے اس لئے تیری ہی پرستش سب جگہ ہوگی۔ پھر دونوں نے لنگ کی تعریف کی۔ اس تعریف سے خوش ہو کر اس لنگ میں سے ایک جٹا جوٹ صورت کا آدمی نکل آیا اور کہنے لگا کہ تم کو پیدائشِ خلقت کے لئے بھیجا تھا۔ تم جھگڑے میں کیوں پڑ گئے؟ برہما اور وشنو نے کہا کہ ہم بغیر سامان کے خلقت کہاں سے پیدا کریں؟ تب مہادیو نے اپنے بالوں میں سے ایک راکھ کا گولا نکال کر دیا اور کہا کہ جاؤ اس میں سے سب خلقت پیدا کرو وغیرہ وغیرہ۔

کیا کوئی ان پرانوں کے بنانے والوں سے پوچھے کہ جب ذات اور پانچ مہابھوت وغیرہ بھی نہیں تھے تو برہما، وشنو، مہادیو کے جسم، پانی، کمل، لنگ، گائے اور کیتکی کا درخت اور راکھ کا گولا کیا تمہارے باپ کے گھر میں سے آ گرے؟

ویسے ہی بھاگوت میں لکھا ہے، وشنو کی ناف سے کنول، کنول سے برہما اور برہما کے داہنے پاؤں کے انگوٹھے سے سوایمبھو اور بائیں انگوٹھے سے ست روپا رانی، ماتھے سے رودر، اور مریچی وغیرہ دس لڑکے اور ان سے دس پرجاپتی پیدا ہوئے اور ان کی تیرہ لڑکیوں کی بیاہ شادی کاشیپ سے ہونا لکھا ہے۔ ان میں سے دِتی کے بطن سے دیتیہ، دنو کے بطن سے دانو، ادِتی کے بطن سے آدتیہ، وِنتا کے بطن سے پرندے، کدرو کے بطن سے سانپ، سرما کے بطن سے کتے، گیدڑ وغیرہ اور دیگر عورتوں کے بطن سے ہاتھی، گھوڑے، اونٹ، گدھے، بھینسے، گھاس، پھوس اور ببول وغیرہ درخت کانٹوں سمیت پیدا ہوئے۔ واہ رے واہ! بھاگوت کے بنانے والے لال بجھکڑ! کیا کہنا! تجھکو ایسی ایسی جھوٹی باتیں لکھنے میں ذرا بھی حیا اور شرم نہ آئی۔ بالکل اندھا ہی بن گیا۔ عورت و مرد کے حیض اور منی کی آمیزش سے انسان تو بنتے ہی ہیں لیکن پرمیشور کے قانونِ قدرت کے خلاف چار پائے، پرندے، سانپ وغیرہ کبھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ اور ہاتھی، اونٹ، شیر، کتے، گدھے اور درخت وغیرہ کو عورت کے رحم میں ٹھہرنے کے لئے جگہ کہاں ہو سکتی ہے؟ اور شیر وغیرہ پیدا ہو کر اپنے ماں باپ کو کیوں نہ کھا گئے؟ اور انسانی جسم سے حیوان، پرندے اور درخت وغیرہ کا پیدا ہونا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟ افسوس ہے ان لوگوں کی بنائی ہوئی اس سخت نامعقول بیہودہ بات پر جس نے کہ دنیا کو ابھی تک مغالطہ میں ڈال رکھا ہے۔ بھلا ان پرلے درجے کی جھوٹی باتوں کو وے اندھے پوپ اور باہر اندر کی پھوٹی آنکھوں والے ان کے چیلے سنتے اور مانتے ہیں۔ بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ یہ انسان ہیں یا اور کوئی؟!! ان بھاگوت وغیرہ پرانوں کے بنانے والے کیوں پیدا ہوتے

(نوٹ) صاحبِ مترجم نے درج کی وہاں سے خبر۔

پانی ہے۔ اُس نے ایک چلّو پانی اُٹھا دیکھ پانی میں ٹپک دیا۔ اُس سے ایک بلبلہ اُٹھا۔ اور بلبلے میں سے ایک آدمی پیدا ہوا۔ اُس نے برھما سے کہا کہ اے بیٹے دُنیا کو بنا۔ برھما نے اُس کو کہا کہ میں تیرا بیٹا نہیں تو میرا بیٹا ہے۔ اُن میں جھگڑا پیدا ہوا اور دیو ہزار برس تک دونوں پانی پر لڑتے رہے۔ تب مہادیو نے سوچا کہ جن کو میں نے دُنیا بنانے کے لئے بھیجا تھا وے دونو آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ تب اُن دونوں کے بیچ میں سے ایک نورانی لنگ پیدا ہوا اور فوراً آسمان میں چلا گیا۔ اُس کو دیکھ کر دونوں حیران رہ گئے۔ سوچنے لگے کہ اس کا شروع و آخر معلوم کرنا چاہئے۔ جو شروع اور آخر معلوم کر کے جلد آوے وہی باپ اور جو پیچھے یا تھک کر آوے وہ بیٹا کہلائے۔ وشنو کچھوے کی شکل اختیار کر کے نیچے کو چلا اور برھما ہنس کا جسم اختیار کر کے اوپر کو اُڑا۔ دونوں من کی تیز رفتاری سے چلے۔ دیو ہزار برس تک دونوں چلتے رہے تو بھی اُس کی حد نہ پائی۔ تب نیچے سے اوپر آنے والے وشنو اور اوپر سے نیچے جانے والے برھما نے سوچا کہ اگر وہ پہلے آیا ہوگا تو مجھ کو بیٹا بننا پڑے گا۔ ایسا سوچ رہا تھا کہ اُسی وقت ایک گائے اور ایک کیتکی کا درخت اوپر سے اُتر آیا۔ اُن سے برھما نے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ہزاروں برس سے اس لنگ کے سہارے چلے آتے ہیں۔ برھما نے پوچھا کہ اس لنگ کی حد ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ برھما نے ان سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو اور ایسی گواہی دو کہ میں اس لنگ کے سر پر دودھ کی دھار برساتی تھی۔ اور درخت کہے کہ میں پھول برساتا تھا۔ ایسی گواہی دو گے تو میں تم کو منزل پر لے چلونگا۔ انہوں نے کہا ہم جھوٹی گواہی نہیں دیں گے۔ تب برھما خفا ہو کر بولا اگر گواہی نہیں دو گے تو میں تم کو ابھی خاکستر کر دیتا ہوں۔ تب دونوں نے ڈر کر کہا کہ جیسی تم کہتے ہو ہم ویسی گواہی دیں گے۔ تب تینوں نیچے کی طرف چلے۔ وشنو پہلے ہی آ گیا تھا۔ برھما بھی آ پہنچا۔ اس نے وشنو سے سوال کیا کہ تو نے حد معلوم کی ہے یا نہیں تب وشنو بولا کہ مجھ کو اس کی حد نہیں ملی۔ برھما نے کہا کہ میں تو حد لے آیا ہوں۔ وشنو نے کہا کہ کوئی گواہی دو۔ تب گائے اور درخت نے گواہی دی کہ ہم دونوں لنگ کے سر پر تھے۔ تب لنگ میں سے آواز آئی اور اُس نے، اوّل درخت کو بددعا دی کہ چونکہ تو جھوٹ بولا ہے اس لئے تیرا پھول مجھ پر یا کسی اور دیوتا پر دُنیا میں کہیں نہیں چڑھے گا۔ اور جو کوئی چڑھاوے گا اُس کا ستیاناس ہوگا۔ گائے کو بددعا دی کہ جس منہ سے تو جھوٹ بولی ہے اُسی سے پلید کھایا کرے گی۔ تیرے منہ کی پرستش کوئی نہیں کرے گا لیکن دُم کی کریں گے۔ اور برھما کو بددعا

دیو برس جیسا منتر میں ایک دیو ہزار برس برھم دن کا نام ہے اس کی تشریح آٹھویں باب کے ایک نوٹ میں کی گئی ہے وہاں دیکھو۔

جی کے باپ ۔ دادا ۔ پیر دادا ۔ پراشر ۔ شکتی ۔ وششٹھ ۔ اور برہما وغیرہ نے بھی چاروں وید پڑھے تھے۔ یہ بات کیونکر ٹھیک ہو سکے؟

۴۷ - (سوال) پرانوں میں سب باتیں جھوٹی ہیں یا کوئی سچی بھی ہے؟

> پرانوں میں بہت سی باتیں جھوٹی اور تھوڑی سی سچی ہیں۔ جو سچی ہیں وہ وید آدی شاستروں کی ہیں۔ پرانوں کے گھوڑوں کا نمونہ۔

(جواب) بہت سی باتیں جھوٹی ہیں اور کوئی گھن اکشر نیائے سے[لہ] الفاظ بننے کے مثل سے سچی بھی ہے۔ جو سچی ہے وہ وید وغیرہ سچے شاستروں کی اور جو جھوٹی ہیں وہ ان پوپوں کے پران روپ گھر کی ہیں۔ جیسے شیو پران میں شیو بھکتوں نے شیو کو پرمیشور مان کر وشنو ۔ برہما ۔ اندر ۔ گنیش ۔ اور سورج وغیرہ کو اس کا غلام قرار دیا ہے۔ وشنو بھکتوں نے وشنو پران وغیرہ میں وشنو کو پرمیشور مانا اور شیو وغیرہ کو وشنو کا غلام قرار دیا ہے۔

دیوی بھاگوت میں دیوی کو پرمیشوری اور شیو ۔ وشنو وغیرہ کو اس کا غلام بنایا۔ گنیش کھنڈ میں گنیش کو پرمیشور اور باقی سب کو غلام بنایا ہے۔ بھلا یہ بات ان سمپردائی (فرقہ والے) لوگوں کی نہیں تو کن کی ہے؟ (جب) ایک معمولی انسان کی تصنیف میں ایسی متضاد بات نہیں ہوتی تو عالم کی تصنیف میں بھی کبھی نہیں ہو سکتی۔ ان میں سے اگر ایک بات کو سچی مانیں تو دوسری جھوٹی اور دوسری کو سچی مانیں تو تیسری جھوٹی اور اگر تیسری کو سچی مانیں تو باقی سب جھوٹی ہو جاتی ہیں۔ شیو پران والے نے شیو سے ۔ وشنو پران والے نے وشنو سے ۔ دیوی پران والے نے دیوی سے ۔ گنیش کھنڈ والے نے گنیش سے ۔ سورج پران والے نے سورج سے اور وایو پران والے نے وایو سے ۔ دنیا کی پیدائش (اور) پرلے لکھ کر پھر ہر ایک سے دنیا کے ایک ایک سبب یعنی علت کی پیدائش لکھی ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ جو عالم کی پیدائش ۔ قیام اور پرلے کرنے والا ہے وہ پیدا ہو سکتا؟ اور جو پیدا ہونے والی چیز ہے وہ جہان کی علت کبھی ہو سکتی ہے؟ تو صرف چپ رہنے کے بدون کچھ بھی نہیں کہہ سکیں گے۔ اور ان سب کے جسم کی پیدائش بھی ان سے ہوئی ہوگی۔ پھر وے خود مخلوق اور محدود ہونے کے باعث دنیا کی پیدائش کے کرنے والے کیونکر ہو سکتے ہیں؟

اور پیدائش بھی عجیب عجیب طور سے مانی ہے جو کہ بالکل ناممکن ہے۔ جیسے:-

شیو پران میں شیو نے خواہش کی کہ میں دنیا کو پیدا کروں تو ایک نارائن تالاب (پانی ٹھہرنے کی جگہ) کو پیدا کر کے اس کے ناف سے کمل ۔ کمل میں سے برہما پیدا کیا۔ اس نے دیکھا کہ سب پانی ہی

[لہ] نوٹ: گھن اکشر نیائے ۔ جیسے جنگلی لکڑی میں گھن لگ جاتے ہیں وہاں اس کے کھائے پر اکثر اوقات حروف کی شکل سی بن جاتی ہے۔ اسے دیکھ کر کوئی کہتے تھے کہ کسی نے لکھا ہوا ہے۔

فرضی کتابیں بتائی ہیں اُن میں ویاس جی کے اوصاف کا شمہ بھی نہ تھا۔ اور وید شاستر کے خلاف جھوٹی باتیں لکھنا ویاس جیسے عالموں کا کام نہیں۔ بلکہ یہ کام مخالف خود غرض غیر فاضل لوگوں کا ہے۔ اتیہاس (تواریخ) اور پُران شو پُران وغیرہ کا نام نہیں ملیگا۔

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति

یہ براہمن اور سُوتروں کا قول ہے۔

اتیریہ۔ شتپتھ۔ سام۔ اور گوپتھ براہمن کتابوں ہی کے اتیہاس۔ پُران۔ کلپ۔ گاتھا۔ اور ناراشنسی یہ پانچ نام ہیں۔

(اتیہاس) جیسے جنک اور یاگ ولکیہ کا مباحثہ۔

(پُران) دنیا کی پیدائش وغیرہ کا بیان۔

(کلپ) ویدک الفاظ کے سامرتھ و وسعت کا بیان اور معنوں کا ظاہر کرنا۔

(گاتھا) کسی کی مثال سے نتیجہ نکال کر کتھا کی صورت میں بیان کرنا

(ناراشنسی) انسانوں کے قابل تعریف یا قابل مذمت افعال کا بیان کرنا۔

ان ہی سے وید کے معنے جانے جاتے ہیں۔ پتری کرم یعنی علم معرفت کے جاننے والوں کی تعریف میں کچھ سُننا۔ اشومیدھ کے اختتام پر بھی انہی کا سُننا لکھا ہے کیونکہ جو ویاس کی تصانیف ہیں ان کا سُننا سنانا ویاس جی کی پیدائش کے بعد ہو سکتا ہے۔ پیشتر نہیں۔ جب ویاس جی کا پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تب بھی وید ارتھ کو پڑھتے پڑھاتے سنتے سناتے تھے۔ اسی لئے سب سے پُرانی براہمن کتابوں ہی پر یہ سب باتیں صادق آ سکتی ہیں۔ ان جدید فرضی شری مد بھاگوت شو پُران وغیرہ بناوٹی یا غلط پُر عیب کتابوں پر نہیں صادق آ سکتیں۔

چونکہ ویاس جی نے وید پڑھے اور پڑھا کر وید کے معنوں کی اشاعت کی اسی لئے ان کا نام "وید ویاس" ہوا۔ کیونکہ ویاس قطر کو کہتے ہیں یعنی رگوید کے شروع سے لیکر اتھروید کے اخیر تک چاروں وید پڑھے تھے۔ اور شکدیو اور جیمنی وغیرہ شاگردوں کو پڑھائے بھی تھے۔ ورنہ اُن کا جنم کا نام تو "کرشن دویپاین" تھا۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ویدوں کو ویاس جی نے اکٹھا کیا۔ یہ بات جھوٹی ہے۔ کیونکہ ویاس

(سوال)

اٹھارہ پُرانوں کے مصنف ویاس جی نہیں ہیں۔ شت پتھ وغیرہ برہمن کتابوں کا نام اصل میں پُران ہے۔

अष्टादशपुराणानां कर्त्ता सत्यवती सुतः ॥ १ ॥

इतिहासपुराणाभ्यां वेदार्थमुपबृंहयेत् । २ महाभारते مہابھارت

पुराणान्यखिलानि च । ३ ॥ मनु० ॥

इतिहासपुराणं पंचमं वेदानां वेदः । ४ ॥ छान्दोग्य० प्रा० ७ ख० १

چھاندوگیہ

दशमेऽहनि किंचित्पुराणमाचक्षीत । ५

पुराणविद्या वेदः ॥ ६ ॥ सूत्रम् سُوتر

(۱) اٹھارہ پُرانوں کے مصنف ویاس جی ہیں۔ ویاس کے قول کو مستند ضرور سمجھنا چاہئے۔ (۲) تواریخ مہابھارت اٹھارہ پُرانوں سے ویدوں کے معنے پڑھیں پڑھاویں کیونکہ تواریخ اور پُران ویدوں ہی کے معنے کے مطابق ہیں (۳) پتری کرم میں پُران اور ہری ونش کی کتھا سُنے (۴) اشومیدھ کے اختتام پر دسویں روز تھوڑی سی پُران کی کتھا سُنیں (۵) پُرانوں کا علم وید کے معنے جاننے ہی سے وید ہے (۶) تواریخ اور پُران پانچواں وید کہلاتے ہیں۔

اس قسم کے حوالوں سے پُرانوں کا مستند ہونا اور ان کے حوالوں سے بُت پرستی اور تیرتھ بھی قابل تسلیم ہیں کیونکہ پُرانوں میں بُت پرستی اور تیرتھوں کی اجازت ہے۔

(جواب) جو اٹھارہ پُرانوں کے مصنف ویاس جی ہوتے تو ان میں اتنے گپوڑے نہ ہوتے کیونکہ شاریرک سُوتر۔ یوگ شاستر کے بھاشیہ وغیرہ ویاس کی تصنیفات کو دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویاس جی بڑے عالم۔ راستباز۔ دھارمک یوگی تھے۔ وہ ایسی جھوٹی کتھا کبھی نہ لکھتے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن سمپردائی باہم مخالف لوگوں نے بھاگوت وغیرہ جدید

गुरुरेव परं ब्रह्म तस्मै श्रीगुरवे नमः ॥

اس قسم کا گرو مہاتم تو سچا ہے؟ گرو کے پاؤں دھو کر پینا جیسا حکم کرے ویسا کرنا۔ گرو لالچی ہو تو وامن اوتار کی مانند۔ غصے والا ہو تو نرسنگھ اوتار کی مانند۔ محبت کرنے والا ہو تو رام کی مانند۔ اور شوقین ہو تو کرشن کی مانند گرو کو جاننا چاہئے۔ خواہ گرو جی کیسا ہی گناہ کریں تو بھی اشردھا اور بے اعتقادی نہ کرنی۔ سنت یا گرو کے دیدار کو جاتے میں قدم قدم پر اشومیدھ یگیہ کا فل ملتا ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں؟

جواب: بالکل ٹھیک نہیں۔ برہما، وشنو، مہیش اور پار برہم پرمیشور کے نام ہیں۔ اس کے برابر گرو کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ گرو مہاتم گرو گیتا بھی ایک بڑی پوپ لیلا ہے۔ گرو تو ماں باپ استاد اور اپدیشک ہوتے ہیں۔ ان کی خدمت کرنی، ان سے تعلیم و تربیت حاصل کرنی کرانی شاگرد اور استاد کا کام ہے۔ لیکن جو گرو لالچی، غصہ ور، محبت میں غلطاں اور شوقین ہو تو اس کو بالکل ترک کر دینا۔ تنبیہ کرنی۔ معمولی تنبیہ سے نہ مانے تو ارگھیہ پادیہ یعنی تاڑنا سزا دینا، جان تک لینے میں بھی کچھ عیب نہیں۔ جو علم وغیرہ پڑھانے اوستاد میں بڑا نہیں ہے۔ جھوٹ موٹ کنٹھی، تلک، وید کے برخلاف منتر اپدیش کرنے والے ہیں وہ گرو ہی نہیں بلکہ گڈریے کی مانند ہیں۔ جیسے گڈریے اپنی بھیڑ بکریوں سے دودھ وغیرہ مطلب نکالتے ہیں ویسے ہی شاگردوں، چیلے چیلیوں کی دولت لوٹ کر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں۔

دوہا

لوبھی گرو لالچی چیلا دونوں کھیلیں داؤ
بھوساگر میں ڈوبتے بیٹھ پتھر کی ناؤ

گرو سمجھیں کہ چیلے چیلی کچھ نہ کچھ دینگے ہی اور چیلا سمجھے کہ چلو گرو جھوٹے قسم کھا کے گناہ دور کرنے وغیرہ لالچ سے دونوں کپٹ منی بھوساگر کے عذاب میں ڈوبتے ہیں۔ جیسے کہ پتھر کی ناؤ میں بیٹھنے والے سمندر میں ڈوب مرتے ہیں۔ ایسے گرو اور چیلوں کے منہ پر خاک دھول پڑے۔ ان کے پاس کوئی بھی کھڑا نہ رہے۔ جو رہے وہ بھی عذاب میں ڈوبے گا جیسی لیلا پجاری، پرانیوں نے چلائی ہے ویسی ہی ان گڈریے گروؤں نے بھی چلائی ہے یہ سب کام خود غرض لوگوں کا ہے۔ جو دوسروں کے خیرخواہ ہیں وہ خود تکلیف اٹھائیں تو بھی عالم کی بھلائی کرنا نہیں چھوڑتے اور گرو مہاتم، گرو گیتا وغیرہ بھی انہیں لالچی گرو گڈریوں نے بنائی ہے۔

اُن سے بھی سمندر وغیرہ کو عبور کرتے ہیں ۔

समानतीर्थे वासी ॥ अ० ४ । पा० ४ । १०८ ॥ ۴-۴-۱۰۸

नमस्तीर्थ्याय च ॥ यजुः । अ० १६ ॥ یجروید ادھیائے ۱۶

جو برہمچاری ایک آچاریہ سے یا ایک شاستر کو ساتھ ساتھ پڑھتے ہوں وہ سب تیرتھ یعنی برابر کے تیرتھ سیوی (ہم جماعت) ہوتے ہیں جو وید وغیرہ شاستر اور راستبازی وغیرہ دھرم کی صفات میں ساد ھو ودّیا پیدا کرنے والا ہو اُس کو اناج وغیرہ اشیاء کا دینا اور اُن سے علم حاصل کرنا وغیرہ تیرتھ کہلاتا ہے ۔

نام سمرن اس کو کہتے ہیں کہ

यस्य नाम महद्यशः ॥ यजु० ॥ अ० ३२ । मं० ३ ॥

یجروید ادھیائے ۳۲-۳

پرمیشور کا نام بڑے یعنی دھرم کے کاموں کا کرنا ہے ۔ جیسے برہم، پرمیشور، ایشور، نیاےکاری، عادل، دیالو، رحیم، سرب شکتیمان، قادر مطلق وغیرہ نام پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے باعث ہیں ۔ مثلاً برہم سب سے بڑا، پرمیشور مالکوں کا مالک ۔ ایشور قدرت والا ۔ نیاےکاری جو کبھی بے انصافی نہیں کرتا ۔ دیالو جو سب پر عنایت رکھتا ۔ سرب شکتیمان یعنی قدرت ہی سے سب دنیا کی پیدائش قیام اور فنا کرنے والا ۔ مدد کسی کی نہیں لیتا ۔ برہما طرح طرح کی دنیوی اشیاء کا بنانے والا ۔ وشنو سب میں حاضر ناظر ہو کر حفاظت کرتا ۔ مہادیو سب دیوں کا دیو ۔ رودر پرلے (فنا) کرنے والا وغیرہ ناموں کے معنوں کو لیتے ہیں ۔ عادل وعدہ رکھنے یعنی بڑے کاموں کے کرنے سے بڑا ہو ۔ قادر، قوتوں میں طاقت ور ہو ۔ قادر مطلق کو جھوٹا جانے ۔ دھرم کبھی نہ کرے ۔ سب پر رحم کرے ۔ سب قسم کے سادھنوں (ذرائع) کو سمرتھ (قدرت) والا کرے ۔ صنعت و حرفت سے طرح طرح کی چیزوں کو بناوے ۔ سب دنیا میں خاص اپنی طرح سکھ دکھ و راحت محسوس کرنا کہ سب کی حفاظت کرے ۔ عالموں میں عالم ہو ۔ برے کام کرنے والوں کو کوشش سے سزا دے ۔ اور شریفوں کی حفاظت کرے ۔ اس طرح پرمیشور کے ناموں کے معنے جان کر پرمیشور کے اوصاف افعال اور خواص کے مطابق ہی اپنے اوصاف افعال اور خواص کو کرتے جانا ہی پرمیشور کا نام سمرن (نام لینا) ہے ۔

گرو دھرم کی تعریف	سوال ۷۳ - गुरुर्ब्रह्मा गुरुर्विष्णुर्गुरुर्देवो महेश्वरः ।

प्रातःकाले शिवं दृष्ट्वा निशि पापं विनश्यति।
आजन्मकृतं मध्याह्ने सायाह्ने सप्तजन्मनाम्॥ १॥

اس قسم کے شلوک پوپ پُران کے ہیں جو سینکڑوں ہزاروں کوس دور سے بھی گنگا گنگا کہے تو اس کے گناہ دور ہو جاتے اور وہ وشنو لوک یعنی بیکنٹھ (جنت) کو جاتا ہے۔ ہری یا ان دو حرفوں کا نام لینا سب گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔ ویسے ہی رام، کرشن، شو، بھگوتی وغیرہ ناموں کا مہاتم ہے۔ اور جو آدمی صبح کے وقت شو یعنی لنگ یا اس کے بُت کا درشن کرے تو رات میں کیا ہوا، دوپہر میں درشن سے عمر بھر کا، شام کے وقت درشن کرنے سے سات جنموں کا پاپ (گناہ) چھوٹ جاتا ہے یہ درشن کا مہاتم ہے۔ کیا جھوٹا ہو جائیگا؟ +

(جواب) جھوٹ ہونے میں کیا شک رہے؟ کیونکہ گنگا گنگا یا ہری، رام، کرشن، نارائن، شو اور بھگوتی کا نام لینے سے گناہ کبھی نہیں چھوٹتے اگر چھوٹیں تو دکھی کوئی نہ رہے۔ اور گناہ کرنے سے کوئی بھی نہ ڈرے۔ جیسے آجکل پوپ لیلا میں گناہ بڑھکر ہو رہے ہیں جاہلوں کا یقین ہے کہ ہم گناہ کر کے نام سمرن یا تیرتھ یاترا کرینگے تو گناہ دور ہو جائیں گے اسی یقین پر گناہ کر کے دنیا اور عاقبت کو برباد کرتے ہیں۔ لیکن کیا ہوا گناہ بھوگنا ہی پڑتا ہے +

(سوال) تو کوئی تیرتھ نام سمرن سچا ہے یا نہیں۔

(جواب) ہے۔ وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا پڑھانا، دھارمک عالموں کی صحبت، سب کی بھلائی کرنا، دھرم پر چلنا، یوگ ابھیاس، دشمنی اور فریب کا نہ کرنا۔ راست بازی، سچائی کا اعتقاد، راست کرداری، برہمچریہ رکھنا، استاد، درویش، ماں، باپ کی خدمت، پرمیشور کی بھگتی، پیار رکھنا، آپ تشنا، شانتی، نفس کُشی، نیک سیرتی، نیک کرشنی، علم، علم عملی، وغیرہ اچھے اوصاف افعال دُکھوں سے عبور کرانے والے ہونے کے سبب تیرتھ ہیں + اور جو تھوڑی پانی کی والے ہیں وہ تیرتھ کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ

"जनायैस्तरन्ति तानि तीर्थानि"

انسان جن کے ذریعہ دُکھوں سے تر جائیں اُن کا نام تیرتھ ہے۔ تری (خشکی) تیرانے والے نہیں بلکہ ڈوبا کر مار نے والے ہیں۔ برخلاف اس کے جہاز وغیرہ کا نام تیرتھ ہو سکتا ہے کیونکہ

(ن) جھانپ ‏نام (لہ) شکتی، پیار رکھنا، آپا تشنا، آپ سنائی تسرنا کے لئے دیکھو ستواں باب -

کوروکھیشتر میں بھی وہی مورتی کی لیلا سمجھ لو۔ ان میں جو شخص دھرم کے دوار اور جو دوسروں کی بہتری کا خواہاں ہے وہ اس پوپ لیلا کو چھوڑ دیتا ہے ٭

۴۸۔ سوال: یہ بت پرستی اور تیرتھ قدیم سے چلے آتے ہیں۔ جھوٹے کیوں کر ہو سکتے ہیں؟ ٭ (ڈھائی یا تین ہزار برس سے پہلے یہاں بت پرستی نہ تھی)

جواب: تم قدیم کس کو کہتے ہو؟ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اگر یہ ہمیشہ سے ہوتے تو وید اور برہمن وغیرہ رشی منی کی تصنیف کردہ کتابوں میں ان کا نام کیوں نہیں؟ یہ بت پرستی اڑھائی تین ہزار برس سے پیچھے پیچھے وام مارگی اور جینیوں سے چلی ہے۔ پہلے آریہ ورت میں نہیں تھی۔ اور یہ تیرتھ بھی نہیں تھے۔ جب جینیوں نے گرنار۔ پالی تانہ۔ شکھر۔ شترونجے اور آبو وغیرہ تیرتھ بنائے تو ان کے مطابق ان لوگوں نے بھی بنا لئے۔ جو کوئی ان کے شروع ہونے کی تحقیقات کرنا چاہے وہ پنڈوں کی پرانی سے پرانی بہی اور تانبے کے پتر وغیرہ کی تحریریں دیکھیں۔ تو یقین ہو جائیگا کہ یہ سب تیرتھ پانچ سو یا ایک ہزار برس سے پیچھے ہی بنے ہیں۔ ہزار برس سے پیشتر کی تحریر کسی کے پاس نہیں نکلتی اس لئے جدید ہی ہیں ٭

۴۹۔ سوال: جو جو تیرتھ یا نام کا ماہاتم یعنی جیسے (تیرتھ کے نام لینے یا وہاں جانے سے گناہ نہیں چھوٹتے)

"अन्यक्षेत्रे कृतं पापं काशीक्षेत्रे विनश्यति"

اس قسم کی جو باتیں ہیں وہ سچی ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ جو پاپ چھوٹ جاتے ہوں تو مفلسوں کو دولت۔ بادشاہت۔ اندھوں کو آنکھ مل جاتی۔ کوڑھیوں کے جذام وغیرہ امراض دور ہو جاتے ایسا نہیں ہوتا اس لئے گناہ یا ثواب کسی کا نہیں چھوٹتا ٭

۵۰۔ سوال (گنگا سیوا۔ رام نام۔ برتوں کے دھارن سے پاپ نہیں چھوٹتے)

गङ्गा गङ्गेति यो ब्रूयाद्योजनानां शतैरपि ।
मुच्यते सर्वपापेभ्यो विष्णुलोकं स गच्छति ॥
हरिर्हरति पापानि हरिरित्यक्षरद्वयम् ॥ २ ॥

ترجمہ: دوسرے مقام میں کیا ہوا گناہ کاشی کے مقام میں دور ہو جاتا ہے (مترجم)

ہے۔ ویسے ہی ایودھیا کئی دفعہ اُڑ کر تمام آبادی سمیت بہشت میں چلی گئی۔ متھرا سب تیرتھوں سے بڑھ کر۔ برنداون[1] لیلا کا مقام۔ اور گوبردھن پہاڑ پایا جانا بڑے نصیب سے ہوتی ہے۔ سورج گرہن میں کوروکشیتر میں لاکھوں آدمیوں کا میلا ہوتا ہے۔ کیا یہ سب باتیں جھوٹی ہیں۔

(جواب) بظاہر تو آنکھوں سے تینوں مورتیاں نظر آتی ہیں کہ پتھر کے بُت ہیں اور تینوں دفعہ میں تین قسم کی شکلیں ہونے کا سبب پجاری لوگوں کے کپڑے وغیرہ زیور پہنا کر شکل بنانا کی ہے۔ اور مکھیاں ہزاروں لاکھوں ہوتی ہیں۔ جیسے بچشم خود دیکھا ہے۔

ہردوار میں کسی حجام کا شلوک بنانے والے نے یا پوپ جی کو کچھ روپیہ دے کر سر منڈانے کا مہاتم درج کیا بنایا ہوا ہوگا۔ ہر ایک میں غسل کر کے بہشت کو جاتا تو واپس گھر میں کیوں آتا۔ ایسا کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ بلکہ گھر کو سب آتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

جو کوئی وہاں ڈوب مرتا ہے اس کا جیو روح بھی آکاش میں ہوا کے ساتھ گھوم کر جنم لیتا ہوگا۔ تیرتھ راج بھی نام ٹکا لینے والوں نے رکھا ہے۔ بے جان سے نجات کبھی نہیں ہو سکتی۔

یہ بالکل ناممکن بات ہے کہ ایودھیا کا شہر آبادی سمیت گئے ہوئے بھی۔ جہاں اور جا کے ضرور سمیت تین دفعہ بہشت میں گیا۔ بہشت میں تو نہیں گیا وہاں کا وہاں ہی ہے۔ لیکن پوپ جی کے زبانی گھوڑوں میں ایودھیا بہشت کو اُڑ گئی۔ یہ گپوڑہ لفظوں کی صورت میں اُڑتا پھرتا ہے ایسے ہی نیمش آرنیہ وغیرہ بھی انہی لوگوں کی لیلا جانو۔

"متھرا تینوں لوک سے نرالی تو نہیں لیکن اس میں تین جانور بڑے لیلا دھاری ہیں کہ جن کے مارے تری، خشکی اور ہوا میں کسی کو آرام ملنا مشکل ہے۔ ایک چوبے جو کوئی غسل کرنے جائے اپنا محصول لینے کے لئے کھڑے ہو کر بکتے رہتے ہیں کہ لاؤ یجمان! بھانگ مرچ اور لڈو کھائیں پئیں۔ یجمان کی جے جے منادیں۔ دوسرے پانی میں کچھوا کاٹ ہی کھاتے ہیں۔ جن کے مارے غسل کرنا بھی گھاٹ پر مشکل ہو جاتا ہے۔ تیسرے آکاش میں اوپر لال منہ کے بندر پگڑی ٹوپی زیور اور جوتیاں تک نہیں چھوڑتے۔ کاٹ کھاویں۔ دھکے دے کر گرا مار ڈالیں۔ اور یہ تینوں پوپ اور پوپ جی کے چیلوں کے معبود ہیں۔ کچھوؤں کی منوں چنے وغیرہ اناج سے بندروں کی چنے گڑ وغیرہ سے اور چوبوں کی دکشنا اور لڈوؤں سے لوگ خدمت کیا کرتے ہیں۔

اور برنداون جب تھا تب تھا اب تو بیسوا بن کی مانند لونڈا لونڈی اور گرو چیلے وغیرہ کی لیلا کھیل رہی ہے۔ ویسے ہی دیپ مالیکا دیوالی کے میلے پر گوبردھن اور برج یاترا میں بھی پوپوں کی بن پڑتی ہے۔

(نوٹ) [1] برنداون کے لفظی معنی بن جنگل کے ہیں۔ مترجم

غسل کے لئے ایک کنڈ کی سیڑھیوں کو بنایا ہے۔ سچ پوچھو تو "ہاڑ پوڑی" ہے کیونکہ ملک ملک کے مُردوں کی ہڈیاں اُس میں پڑا کرتی ہیں گنگا کبھی بھی بغیر بہوئے نہیں چھوٹ سکتے یعنی نہیں کٹتے۔ تپوبن جب ہوگا تب ہوگا اب تو بھکشک بن یعنی بھکاریوں کا جنگل ہے تپوبن میں محض جانے و رہنے سے تپ (ریاضت) نہیں ہوتا۔ بلکہ ریاضت تو کرنے سے ہوتی ہے کیونکہ وہاں بہت سے دُکاندار جھوٹ بولنے والے بھی رہتے ہیں۔

"हिमवतः प्रभवति गंगा"

پہاڑ کے اوپر سے پانی گرتا ہے۔ گئو کے مونھ کی شکل نکالنے والوں نے بنائی ہوگی اور وہی پہاڑ پوپ کا بہشت ہے۔ وہاں اُتر کاشی وغیرہ مقامات عابدوں کے لئے اچھے ہیں لیکن دُکانداروں کے لئے وہاں بھی دوکانداری ہے۔ دیو پریاگ پُران کے گپوڑوں کی لیلا ہے یعنی جہاں الکنندا اور گنگا ملی ہے اس لئے وہاں دیوتا رہتے ہیں۔ ایسی گپیں نہ ہانکیں تو وہاں کون جائے؟ اور ٹکا کون دے؟ گُپت کاشی (پوشیدہ کاشی) تو نہیں ہے وہ تو پرسدھ کاشی (ظاہر کاشی) ہے تین لکڑیوں کی دھونی تو نہیں نظر آتی لیکن پوپوں کی دس بیس پُشتوں کی ہوگی جیسی خاکیوں کی دھونی اور پارسیوں کا آتشکدہ ہمیشہ جلتا رہتا ہے۔

تپت کنڈ (گرم چشمہ) بھی ہے کیونکہ پہاڑوں کے اندر بہت حرارت ہوتی ہے اس لئے اس میں گرم پانی آتا ہے۔ اس کے نزدیک دوسرے حوض میں اوپر کا پانی یا جہاں گرمی نہیں وہاں کا آتا ہے۔ اس لئے ٹھنڈا ہے۔ کیدار کے مقام کی جگہ بہت اچھی ہے۔ لیکن وہاں بھی ایک جمے ہوئے پتھر پر پجاری یا اُن کے چیلوں نے مندر بنا رکھا ہے۔ وہاں مہنت پجاری پنڈے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے دھن سے مال اڑا کر عیش و عشرت کرتے ہیں۔ ویسے ہی بدری نارائن میں ٹھگ ودیا والے بہت سے بیٹھے ہیں۔ "راول جی" وہاں کے سردار ہیں ایک عورت کے ہوتے بہت سی رکھ بیٹھے ہیں۔

پشوپتی ایک مندر اور پنچ مکھی مورت کا نام رکھ چھوڑا ہے جب کوئی نہ پوچھے تب ہی ایسی لیلا زور پر ہوتی ہے لیکن جیسے تیرتھ کے لوگ دغاباز مال اُڑانے والے ہوتے ہیں ویسے پہاڑی لوگ نہیں ہوتے۔ وہاں کی زمین پُرفضا اور پاک ہے۔

۶۴- (سوال) وندھیاچل میں وندھیشوری، کالی، اشٹ بھجی ظاہر موجود ہے وندھیشوری تین وقتوں میں تین شکلیں بدلتی ہے اور اس کے احاطہ میں مکھی ایک بھی نہیں ہوتی۔ یہ پریاگ تیرتھ راج وہاں سر منڈانے سے سدھی اور گنگا جمنا کے ملنے کی جگہ میں غسل کرنے سے مراد بر آتی

وندھیشوری، کالی، اشٹ بھجی۔ پریاگ۔ ایودھیا۔ متھرا۔ بندرابن۔ گوردھن۔ زیارت یا تیرتھ کی تردید

کو کہا جاتا ہے اس سے وہاں کیا بڑھکر ہے سوائے ایک مندر حوض اور ادھر اُدھر نالیوں کی بناوٹ کے ۔

مہنگ لاج میں نکول سواری نکلتی اور جو کچھ ہوتا ہے وہ سب پجاریوں کی چالاکی کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔ ایک پانی اور دلدل کا حوض بنا رکھا ہے جس کے نیچے سے بلبلے اُٹھتے ہیں اُس کو پھل یاترا (تیرتھ زیارت) ہونا جاہل مانتے ہیں۔ یونی کا جنتر اُن لوگوں نے دولت لوٹنے کے لئے بنا رکھا ہے اور ٹھرے بھی اُسی طرح پوپ لیلا کے ہیں۔ اُس سے بزرگی ہوتی ہو تو ایک حیوان پر ٹھرے کا بھار لاد دیں تو کیا وہ بزرگ یا بڑا آدمی ہو جائیگا؟ بڑا آدمی تو اچھے دھرم کے کاموں سے ہوتا ہے ۔

امرت سر، ریوال سر، امرناتھ وغیرہ کے پرستش کی تردید۔

۵۱ (سوال) امرتسر کا تالاب بمنزلۂ آبحیات ۔ ریٹھے کا پھل آدھا میٹھا رہتا ہے۔ اور ایک دیوار جھکتی ہے لیکن گرتی نہیں۔ ریوال سر میں بیڑے تیرتے رہیں، امرناتھ میں خود بخود لنگ بن جاتے ہیں۔ ہمالے سے کبوتر کے جوڑے آسمان سے درشن دیکر چلے جاتے ہیں۔ کیا یہ بھی قابل تسلیم نہیں؟

(جواب) نہیں۔ اس تالاب کا صرف نام ہی امرتسر ہے۔ جب کبھی جنگل ہوگا تب اسکا پانی اچھا ہوگا اس لئے اُس کا نام امرتسر رکھ دیا ہوگا۔ اگر آبحیات ہوتا تو پجاریوں کے اعتقاد کے مطابق کوئی کیوں مرتا؟ دیوار کی کچھ بناوٹ ایسی ہوگی جس سے جھکتی ہوگی اور گرتی نہیں۔ ریٹھے قلم کے پیوندی ہونگے یا گپ ہوگی۔ ریوال سر میں بیڑے تیرانے میں کچھ کاریگری ہوگی۔ امرناتھ میں برف کے پہاڑ بنتے ہیں۔ پھر پانی کا جم کر چھوٹے لنگ کی شکل کا بننا کون تعجب ہے۔ اور کبوتروں کے جوڑے پالتو ہونگے۔ پہاڑ کی آڑ میں آدمی چھوڑتے ہونگے۔ دکھلا کر ٹکے لوٹتے ہوں گے۔

ہردوار، تپوبن، اُترکاشی، دیو پریاگ، گپت کاشی، کیدار اور بدری نارائن کی پرستش کی تردید۔

۵۲ (سوال) ہردوار بہشت کا دروازہ ہر کی پوڑی پر غسل کرے تو گناہ چھوٹ جاتے ہیں اور تپوبن میں رہنے سے تپسوی ہوتا۔ دیو پریاگ گنگوتری میں گومکھ۔ اُترکاشی میں گپت کاشی۔ ترجگی نراین کے دیدار ہوتے ہیں۔ کیدار اور بدری نراین کی پرستش چھ مہینے تک انسان اور چھ مہینے تک دیوتا کرتے ہیں۔ مہادیو کا منہ نیپال میں پشوپتی۔ چوتڑ کیدار، اور تنگ ناتھ میں زانو، پاؤں امرناتھ میں۔ ان کے درشن پرسن غسل کرنے سے مکتی ہو جاتی ہے۔ وہاں کیدار اور بدری سے بہشت جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔ اس قسم کی باتیں کیسی ہیں؟

(جواب) ہردوار شمال پہاڑوں میں جانے کے ایک راستے کا شروع ہے [illegible]

لیا کہ خزانہ بتلادو۔ مار کے مارے جھٹ بتلا دیا تب سب خزانہ لوٹ مار پیٹ کر پوپ اور اُن کے چیلوں کو غلام بیگاری بنا چکی پسوائی گھاس کھدوایا بول و براز وغیرہ اٹھوایا اور چنے کھانے کو دیئے۔ ہائے کیوں پتھر کی پرستش کر تباہ و برباد ہو گئے۔ کیوں پرمیشور کی عبادت نہ کی جو ملیچھوں کے دانت توڑ ڈالتے اور خود فتح پاتے۔ دیکھو! جتنے بت ہیں اُن کی جگہ میں بہادر جوانمردوں کی تعظیم کرتے تو بھی کتنی حفاظت ہوتی۔ پجاریوں نے ان پتھروں کی اتنی عبادت کی لیکن بت ایک بھی ان دشمنوں کے سر پر اُڑ کر نہ لگا۔ جو کسی ایک بہادر جوانمرد کی بت کی مانند خدمت کرتے تو وہ اپنے خادموں کو حتی الوسع بچاتا اور اُن دشمنوں کو مارتا ؎

(نرسی مہتہ کی ہنڈوی کی بیلا کی تردید۔)

۴۳۔ (سوال) دوارکا جی کے رنچھوڑ جی جنہوں نے نرسی مہتہ کے پاس ہنڈوی بھیج دی اور اُس کا قرضہ اتار دیا اس قسم کی بات بھی کیا جھوٹی ہے؟

(جواب) کسی ساہوکار نے روپے دے دیئے ہوں گے۔ کسی نے جھوٹا نام اڑا دیا ہو گا کہ شری کرشن نے بھیجے۔ جب سمبت ۱۹۱۴[1] کے سال میں توپوں کے مارے مندر اور مورت انگریزوں نے اڑا دیئے تھے۔ تب بت کہاں گئے تھے؟ بخلاف اس کے باگھیر (یعنی بگھیلے) لوگوں نے جتنی بہادری کی اور لڑے۔ دشمنوں کو مارا لیکن بت ایک مکھی کی ٹانگ بھی نہ توڑ سکا۔ جو سری کرشن کی مانند کوئی ہوتا تو ان کے دھرّے اڑا دیتا اور یہ بھاگتے پھرتے۔ بھلا یہ تو کہو کہ جس کا محافظ مار کھا جائے اُس کے پناہ پکڑنے والے کیوں نہ پیٹے جائیں ؎

(جوالا مکھی اور ہنگ لاج کی پرستش کی تردید۔)

۴۴۔ (سوال) جوالا مکھی تو ظاہر دیوی ہے سب کو کھا جاتی ہے اور پرساد دیا جائے تو آدھا کھا جاتی اور آدھا چھوڑ دیتی ہے۔ مسلمان بادشاہوں نے اُس پر نہر چھڑوائی اور لوہے کی چادریں جڑوا دی تھیں تو بھی جوالا نہ بجھی اور نہ رکی۔ ویسے ہی ہنگ لاج بھی آدھی رات کو سواری کر کے ہوئے پہاڑ پر دکھائی دیتی پہاڑ پر گرج کرتی ہے چندر کوپ بولتا اور یونی جنتر سے نکلنے سے دوبارہ جنم نہیں ہوتا ٹھمرا باندھنے سے پورا سبز رنگ کہاتا۔ جب ہنگ لاج ہو آوے تب تک نصف سبز رنگ کہلاتا ہے اس قسم کی سب باتیں کیا قابل تسلیم نہیں؟

(جواب) نہیں۔ کیونکہ وہ جوالا مکھی (آتش خیز) پہاڑ سے آگ نکلتی ہے اُس میں پجاری لوگوں کی عجیب چالاکی ہے۔ جیسے گرم گھی کے چمچے میں شعلہ آ جاتا، علیحدہ کرنے یا پھونک مارنے سے بجھ جاتا اور تھوڑے سے گھی کو کھا جاتا باقی چھوڑ جاتا ہے اُس کی مانند وہاں بھی ہے۔ جیسے چولھے کے شعلہ میں جو ڈالا جائے سب خاکستر ہو جاتا۔ جنگل یا گھر میں لگ جانے سے سب

(نوٹ) [1] مطابق ۱۸۵۷ء عیسوی یعنی ہندستان کے غدر کا زمانہ (مترجم) [2] یعنی شعلہ (مترجم)

اس کی پیٹھ میں سوراخ نکال کر دیوار کے پار دوسرے مکان میں نالی لگی ہوگی۔ جب
پجاری حقہ بھر یا پیچوان لگا منہ میں نالی جما کر پردے ڈال کر نکل آتا ہوگا تب ہی پیچھے والا آدمی
منہ سے کھینچتا ہوگا تو ادھر حقہ گڑگڑ بولتا ہوگا۔ دوسرا سوراخ ناک اور منہ کے ساتھ لگا ہوگا
جب پیچھے پھونکیں مارتا ہوگا تب ناک اور منہ کے سوراخوں سے دھواں نکلتا ہوگا۔ اس وقت
بہت سے جاہلوں کی دولت وغیرہ اشیا لوٹ کر ان کو مفلس کر دیتے ہونگے۔

ڈاکور جی کے معجزے کی تردید

۱۴۔ (سوال) دیکھو ڈاکور جی کا بت دوارکا سے بھگت کے ساتھ چلا آیا۔ ایک سوا رتی
سونے میں کئی من کا بت تل گیا۔ کیا یہ بھی معجزہ نہیں؟

(جواب) نہیں۔ وہ بھگت بت کو چرا لایا ہوگا اور سوا رتی کے برابر بت کا وزن ہونا کسی
بھنگڑ آدمی نے گپ ماری ہوگی۔

سومناتھ کے معجزے اور اس کی تردید۔

۱۵۔ (سوال) دیکھو سومناتھ جی زمین سے اوپر رہتے تھے اور بڑا معجزہ تھا کیا یہ
بھی جھوٹی بات ہے؟

(جواب) ہاں جھوٹی ہے۔ سنو! اوپر نیچے سنگ مقناطیس لگا
رکھا تھا اس کی کشش سے وہ بت درمیان کھڑا تھا۔ جب محمود غزنوی آ کر لڑا تب یہ معجزہ
ہوا کہ اس کا مندر توڑا گیا اور پجاری بھگتوں کی ذلت و خواری ہوگئی اور لاکھوں آدمیوں
کی فوج دس ہزار فوج سے بھاگ گئی جو پوپ پجاری پوجا پرستش پرشچرن حمد و ثنا کرتے
تھے کہ

"اے مہادیو! اس ملیچھ کو تو مار ڈال۔ ہماری رکشا کر۔"

اور وہ اپنے چیلے راجاؤں کو سمجھاتے تھے کہ آپ بے فکر رہیے۔ مہادیو جی بھیرو یا ویر
بھدر کو بھیج دیں گے۔ وہ سب ملیچھوں کو مار ڈالیں گے یا اندھا کر دیں گے۔ ابھی ہمارا دیوتا
ظاہر ہوتا ہے۔ ہنومان، درگا اور بھیرو نے خواب میں کہا ہے کہ ہم سب کام کر دیں گے۔ وہ
بیچارے بھولے راجا اور کشتری پوپوں کے بہکانے سے اعتبار کر بیٹھے۔ کتنے ہی نجومی
پوپوں نے کہا کہ ابھی تمہاری چڑھائی کا وقت نہیں ہے۔ ایک نے آٹھواں چندرما بتلایا
دوسرے نے یوگنی سامنے دکھلائی۔ اس قسم کی رکاوٹ میں رہے۔ جب ملیچھوں کی فوج
نے آ کر گھیر لیا تب ذلت سے بھاگے۔ کتنے ہی پوپ پجاری اور ان کے چیلے پکڑے گئے
پجاریوں نے یہ بھی ہاتھ جوڑ کر کہا کہ تین کروڑ روپے لے لو مندر اور بت مت توڑو۔ مسلمانوں
نے کہا کہ ہم بت پرست نہیں بلکہ بت شکن ہیں۔ جا کر جھٹ مندر توڑ دیا۔ جب اوپر کی چھت
ٹوٹی تب سنگ مقناطیس کے جدا ہونے سے بت گر پڑا۔ جب بت توڑا تب سنتے ہیں کہ
اٹھارہ کروڑ کے جواہرات نکلے۔ جب پجاری اور پوپوں پر کوڑے پڑے تب رونے لگے

۵۹۔ (سوال) جو رامیشور میں گنگوتری کا پانی چڑھاتے وقت لنگ بڑھ جاتا ہے کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟

رامیشور کی لیلا کی تردید

(جواب) جھوٹی۔ کیونکہ اس مندر میں بھی دن میں اندھیرا رہتا ہے۔ چراغ رات دن جلتے رہتے ہیں۔ جب پانی کی دھار چھوڑتے ہیں تب اس پانی میں بجلی کی مانند چراغ کا عکس چمکتا ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ نہ پتھر گھٹے نہ بڑھے جتنے کا اتنا بنا رہتا ہے۔ ایسی لیلا کر کے بیچارے کم عقلوں کو ٹھگتے ہیں۔

(سوال) رامیشور کو رامچندر نے قائم کیا ہے اگر بت پرستی وید کے خلاف ہوتی تو رامچندر بت کو قائم کیوں کرتے اور والمیکی جی رامائن میں کیوں لکھتے؟

(جواب) رامچندر کے زمانہ میں اس لنگ یا مندر کا نام و نشان بھی نہ تھا بلکہ یہ ٹھیک ہے کہ دکن ملک کے رام نامی راجہ نے مندر بنوا لنگ کا نام رامیشور دھر دیا ہے۔ جب رامچندر سیتا جی کو لیکر ہنومان وغیرہ کے ساتھ لنکا سے چلے۔ آکاش کے راستے میں ببان پر بیٹھ کر اجودھیا کو آرہے تھے تب سیتا جی سے کہا تھا کہ:

अत्र पूर्वं महादेवः प्रसादमकरोद्विभुः
सेतुबन्ध इतिविख्यातम् । वाल्मीकि रा०
लंका का० सर्ग १२५ । श्लो० २० ।

والمیکی رامائن لنکا کانڈ ۱۲۵-۲۰۔

اے سیتا تیری جدائی سے ہم بیقرار ہو کر گھومتے تھے اور اسی مقام پر چار ماہ تک قیام کیا تھا اور پرمیشور کی اپاسنا دھیان بھی کرتے تھے۔ وہی جو سب جگہ موجود تمام دیوتاؤں کا دیوتا مہادیو پرمیشور ہے اس کے فضل سے ہم کو سب سامان یہاں میسر ہوئے اور دیکھ یہ پل ہم نے باندھ کر لنکا میں آکر اس راون کو مار تجھ کو لے آئے۔ اس کے سوا وہاں والمیکی نے اور کچھ بھی نہیں لکھا۔

۶۱۔ (سوال) رنگ ہے کالیا کنت کو جس نے حقہ پلایا سنت کو۔ دکن میں ایک کالیا کنت کا بت ہے وہ اب تک حقہ پیا کرتا ہے۔ اگر بت پرستی جھوٹی ہو تو یہ معجزہ بھی جھوٹا ہو جائے؟

کالیا کنت کے معجزے کی تردید۔

(جواب) جھوٹ جھوٹ۔ یہ سب پوپ لیلا ہے۔ کیونکہ اس بت کا منہ کھلا ہوگا

جب تک نظر آتی رہتی ہے تب تک اسی طرح پکارتے جاتے ہیں جب اوجھل ہوتی ہے تب ایک بن باسی اپنے کپڑے دو شالا اوڑھ آگے کھڑا ہو کر ہاتھ جوڑ تعریف کرتا ہے "مہاراج جگن ناتھ سوامی! آپ مہربانی کر کے رتھ کو چلائیے۔ ہمارا دھرم رکھیئے" اس قسم کے الفاظ بول کر ساشٹانگ[1] ڈنڈوت پرنام کر کے رتھ پر چڑھتا ہے۔ اسی وقت کل کو سیدھا گھما دیتے ہیں اور جے جے کے نعرے بلند کر ہزاروں لوگ رسی کھینچتے ہیں۔ رتھ چلتا ہے۔ بہت سے لوگ زیارت کو جاتے ہیں اتنا بڑا مندر ہے کہ جس میں دن کے وقت بھی اندھیرا رہتا ہے اور چراغ جلانا پڑتا ہے۔ ان بتوں کے آگے کھینچ کر لگانے کے پردے دونوں طرف رہتے ہیں۔ پنڈے پجاری اندر کھڑے رہتے ہیں۔ جب ایک طرف والے نے پردے کو کھینچا جھٹ بت آڑ میں آجاتا ہے تب سب پنڈے اور پجاری پکارتے ہیں تم بھینٹ دھرو تمہارے گناہ چھوٹ جائیں گے تب زیارت ہوگی۔ جلدی کرو۔ وے بیچارے سادہ لوح آدمی دغا بازوں کے ہاتھ لٹ جاتے ہیں اور جھٹ پردہ دوسرا کھینچ لیتے ہیں تبھی زیارت ہوتی ہے۔ تب جے کا لفظ بول خوش ہو کر دھکے کھا ذلیل ہو کر چلے آتے ہیں۔ اندردمن وہی ہے جس کے خاندان کے آدمی اب تک کلکتہ میں ہیں۔ وہ دولت مند راجا اور دیوی کی پرستش کرنے والا تھا۔ اس نے لاکھوں روپے لگا کر مندر بنوایا تھا اس لئے کہ آریہ ورت ملک سے کھانے پینے کا جھگڑا اس طرح سے دور کریں لیکن وے جاہل کب چھوڑتے ہیں ۔

دیکھیا لوگو! ان کاریگروں کو مانو کہ جن بہتر مندروں نے مندر بنایا۔ راجا، پنڈا۔ اور بڑھئی اُسی وقت میں مر گئے لیکن وے تینوں وہاں سردار [illegible] رہتے ہیں۔ چھوٹوں کو تکلیف دیتے ہونگے اتفاق کر کے اُسی وقت بیٹی [illegible] بدلنے کے وقت وے تینوں حاضر رہتے ہیں۔ بت کا پیٹ کھولا رکھا ہے اس میں سونے کے ڈبے میں ایک سالگرام رکھتے ہیں کہ جس کو ہر روز دھو کر چرنامرت بناتے ہیں۔ ما سیر رات کو سوتے وقت کی آرتی میں اُن لوگوں نے زہر ملا [illegible] لگا دیا ہوگا اس کو دھو کر انہی تینوں کو پلایا ہوگا کہ جس سے وے کبھی مر گئے ہونگے مرے تو اس طرح لیکن پیٹ کے بندوں نے مشہور کیا ہوگا کہ جگن ناتھ جی اپنا قالب بدلنے کے وقت تینوں بھگتوں کو بھی ساتھ لے گئے۔ ایسی جھوٹی باتیں بیگانہ مال ٹھگنے کے لئے بہت سی ہوا کرتی ہیں ۔

نوٹ مترجم: (۱) آٹھ اعضا کے سمیت ڈنڈے لکڑی کی مانند لیٹ کر سلام کرنا ساشٹانگ ڈنڈوت پرنام کہلاتا ہے۔

وہ اعضا یہ ہیں۔ (۱) زانو (۲) پاؤں (۳) ہاتھ (۴) چھاتی (۵) عقل (۶) سر (۷) زبان (۸) آنکھیں یا نظر ۔

ایک پانڈا اور ایک بڑھئی مر جانے وغیرہ معجزوں کو تم جھوٹا نہ کر سکو گے؟

جواب: میں نے بارہ برس تک جگناتھ کی پوجا کی تھی وہ یکلخت ناستک مذہب کا ہو کر متعصب نہیں آیا تھا؟ مجھ سے ملا تھا۔ جیسے ان باتوں کا جواب پوچھا تھا انہوں نے یہ سب باتیں جھوٹ بتائیں لیکن سوچنے سے یقین پڑتا ہے کہ جب کلیور بدلنے کا وقت آتا ہے تب کشتی میں صندل کی لکڑی لے سمندر میں ڈالتے ہیں وہ سمندر کی لہروں سے کنارے لگ جاتی ہے اس کو لے کر کاریگر لوگ بت بناتے ہیں۔ جب کھانا پکتا ہے تب کواڑ بند کر کے باورچیوں کے بغیر اور کسی کو نہ جانے نہ دیکھنے دیتے ہیں۔ زمین پر چاروں طرف چھ اور بیچ میں ایک گول شکل کا چولھا بناتے ہیں۔ ان ہانڈیوں کے نیچے گھی مٹی اور راکھ لگا چھ چولھوں پر چاول پکا ان کے تلے آنچ کر اس بیچ کی ہانڈی میں اسی وقت چاول ڈال چھ چولھوں کے منہ لوہے کے توؤں سے بند کر زیارت کرنے والوں کو جو کہ دولتمند ہوں بلا کر دکھلاتے ہیں۔ اوپر اوپر کی ہانڈیوں سے چاول نکال پکے ہوئے چاولوں کو دکھلا نیچے کے کچے چاول نکال دکھا کر ان سے کہتے ہیں کہ کچھ ہانڈیوں کے لئے رکھ دو۔ آنکھوں کے اندھے اور گانٹھ کے پورے روپئے اشرفی رکھتے اور کئی ایک ماہواری وظیفہ بھی مقرر کر دیتے ہیں۔ شودر رذیل لوگ مندر میں نیوید (نذرانہ) لاتے ہیں۔ جب نیوید ہو چکتا ہے تب وے شودر رذیل لوگ جوٹھا کر دیتے ہیں۔ بعد ازاں جو کوئی روپیہ دے کر ہنڈیا لیوے اس کے گھر پہنچاتے اور غریب گرہستی اور سادھو سنتوں سے لے کر شودر اور چنڈال تک ایک قطار میں بیٹھ جوٹھا ایک دوسرے کا کھانا کھاتے ہیں جب اس قطار کے آدمی اٹھتے ہیں تب انہیں پتلوں پر دوسروں کو بٹھاتے جاتے ہیں نہایت پلید کارروائی ہے۔ اور بہت سے لوگ وہاں جا کر ان کا جوٹھا نہ کھا کر اپنے ہاتھ سے بنا کھا کر چلے آتے ہیں۔ کوئی بھی جذام وغیرہ بیماری نہیں ہوتی۔ اور اس جگناتھ پوری میں بھی... بہت سے پرساد نہیں کھاتے ان کو بھی جذام وغیرہ امراض نہیں ہوتے۔ علاوہ ازیں اس جگناتھ پوری میں بھی بہت سے جذامی ہیں۔ ہمیشہ جوٹھا کھانے سے بھی مرض دور نہیں ہوتا۔

اور اسی جگناتھ میں وام مارگیوں نے بھیروی چکر بنایا ہے کیونکہ سبھدرا شری کرشن اور بلدیو کی بہن لگتی ہے اسی کو دونوں بھائیوں کے بیچ میں عورت اور ماں کی جگہ بٹھایا ہے اگر بھیروی چکر نہ ہوتا تو یہ بات کبھی نہ ہوتی۔ اور رتھ کے پہیوں کے ساتھ کل لگی ہوئی ہیں جب ان کو سیدھا گھماتے ہیں تو کل الٹی گھومتی ہیں۔ تب رتھ چلتا ہے جب میلہ کے بیچ میں پہنچتا ہے تب ہی اس کی کیل کو الٹا گھما دیتے ہیں۔ رتھ ٹھہر جاتا ہے۔ پجاری لوگ پکارتے ہیں خیرات کرو۔ ثواب کا کام کرو جس سے جگناتھ خوش ہو کر اپنا رتھ چلائیں۔ اپنا دھرم ہے

کاشی کے نزدیک آئے تب پجاریوں نے اس پتھر کے لنگ کو کوئیں میں ڈال اور بینی مادھو کو برہمن کے گھر میں چھپا دیا۔ جب کاشی میں کال بھیرو کے ڈر کے مارے یم دوت اور موت کے فرشتے نہیں جاتے اور پرے کے وقت بھی کاشی کی تباہی ہونے نہیں دیتے تو ملیچھوں کے دوت دیا ہی کیوں نہ ڈرائے؟ اور اپنی بادشاہت کے مندر کی کیوں تباہی ہونے دی؟ یہ سب پوپ مایا (چالاکی) ہے۔

۵۶۔ (سوال) گیا میں شرادھ کرنے سے پتروں (مرے ہوئے بزرگوں) کے گناہ دور ہو کر وہاں کے شرادھ کے ثواب کی طاقت سے پتر سورگ (بہشت) میں چلے جاتے اور پتر اپنا ہاتھ نکال کر پنڈ لیتے ہیں کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟

> گیا میں مُردوں کے شرادھ کرنے کی تردید۔

(جواب) بالکل جھوٹ۔ اگر وہاں پنڈ دینے کی ایسی طاقت ہے تو جن پنڈوں کو پتروں کے سکھ کے لئے لاکھوں روپے دیتے ہیں اُن کو گیا والے رنڈی بازی وغیرہ گناہ میں خرچ کرتے ہیں وہ گناہ کیوں نہیں دور ہوتا؟ اور ہاتھ نکلتا آجکل کہیں نظر نہیں آتا سوائے پنڈوں کے ہاتھوں کے۔ کبھی کسی دغا باز نے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں ایک آدمی بٹھا دیا ہوگا پھر اس کے منہ پر کُشا (گھاس) بچھا پنڈ دیا ہوگا اور اُس مکار نے اٹھا لیا ہوگا۔ کسی آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے کو اس طرح ٹھگ لیا ہو تو تعجب نہیں۔ ویسے ہی بیج ناتھ کو بھوت لایا تھا یہ بھی جھوٹی بات ہے۔

۵۷۔ (سوال) دیکھو! کلکتہ کی کالی اور کامکشا وغیرہ دیوی کو لاکھوں آدمی مانتے ہیں کیا یہ معجزہ نہیں ہے؟

> کلکتہ کی کالی اور کامکشا دیویوں کی پرستش کی تردید۔

(جواب) کچھ بھی نہیں یہ بے علم لوگ بھیڑ کی مانند ایک کے پیچھے دوسرے چل کر کوئیں (ربا) گڑھے میں گرتے ہیں ہٹ نہیں سکتے ویسے ہی ایک بے علم کے پیچھے دوسرے چل کر بت پرستی کے گڑھے میں پھنس کر تکلیف پاتے ہیں۔

۵۸۔ (سوال) بھلا یہ تو جانے دو لیکن جگناتھ جی میں ظاہرا معجزہ ہے۔ ایک کلیور (جسم یا چولا) بدلنے کے وقت صندل کی لکڑی سمندر میں سے خود بخود آتی ہے چولھے پر اوپر اوپر سات ہنڈیاں دھرنے سے اوپر اوپر کی پہلے پہلے پکتی ہیں اور جو کوئی وہاں جگناتھ کی پرساد (شیرینی) نہ کھائے تو جذامی ہو جاتا ہے اور رتھ آپ سے آپ چلتا ہے۔ گنہگار کو درشن (زیارت) نہیں ہوتا ہے اندر دمن کے راج میں دیوتاؤں نے مندر بنایا ہے۔ کلیور بدلنے کے وقت ایک راجہ

> جگناتھ کی پرستش اور اس کے متعلق معجزات کی تردید۔

سلہ مُورت ضیغ انت سے مطلب (ہنسلی یعنی گیا کے پجاری لوگوں)۔

۵۳ (سوال) جس طرح بدکار عورتوں کے پتھر وغیرہ کے بُت دیکھنے سے شہوت پیدا ہوتی ہے ویسے تارک الدنیا شانت دانسان کا بُت دیکھنے سے ویراگ (ترک) اور شانتی حاصل کیوں نہ ہوگی؟

کسی خاص بُت کے دیکھنے سے شانتی حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ شانتی یوگیان کا نتیجہ ہے

(جواب) نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ بُت کا خاصہ جڑپن روح میں آنے سے سوچنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ وویک کے بغیر ویراگ اور ویراگ کے بغیر گیان (علم معرفت) اور گیان کے بغیر شانتی حاصل نہیں ہوتی اور جو کچھ ہوتا ہے وہ اُن کی صحبت، اپدیش اور اُن کی زندگی کے حالات وغیرہ کے دیکھنے سے ہوتا ہے کیونکہ جس کی صفات یا عیب نہ جانے اُس کے محض بُت دیکھنے سے محبت (پیدا) نہیں ہوتی۔ محبت ہونے کا باعث اوصاف کا جاننا ہے۔ ایسی بُت پرستی وغیرہ بُرے کاموں ہی سے آریہ ورت میں نکمے پجاری بھکاری سُست، کم ہمت، کروڑوں آدمی ہو گئے ہیں۔ سارے جہان میں جہالت انھوں نے ہی پھیلائی ہے۔ جھوٹ فریب بھی بہت سا پھیلا ہے۔

۵۴ (سوال) دیکھو کاشی میں اورنگ زیب بادشاہ کو لاٹ بھیرو وغیرہ نے بڑے بڑے معجزے دکھلائے تھے جب مسلمان اُن کو توڑنے گئے اور انھوں نے جب اُن پر توپ گولہ وغیرہ چلائے تب بڑے بڑے بھونروں نے نکل کر سب فوج کو تنگ کر کے بھگا دیا۔

بنارس کے بُتوں کے معجزے اور اُن کی تردید۔

(جواب) یہ پتھر کا معجزہ نہیں بلکہ وہاں بھونروں کے چھتے لگے ہوئے ہوں گے۔ اُن کا خاصہ ہی موذی پن ہے جب کوئی اُن کو چھیڑے تو وہ کاٹنے کو دوڑتے ہیں اور جو دودھ کی دھار کا معجزہ ہوتا تھا وہ پجاری جی کی لیلا تھی۔

۵۵ (سوال) دیکھو مہادیو ملیچھ کو صورت نہ دکھلانے کے لئے کنوئیں میں اور بینی مادھو ایک برہمن کے گھر میں جا چھپے کیا یہ بھی معجزہ نہیں ہے؟

مہادیو کے کنوئیں میں گرنے اور بُت کے برہمن کے گھر میں چھپنے کی تردید۔

(جواب) بھلا اس کے کوتوال کال بھیرو لاٹ بھیرو وغیرہ بھوت پریت اور گروڑ وغیرہ گنوں (فوجوں) نے مسلمانوں کو لڑ کر کیوں نہ ہٹا دیا؟ جیسی مہادیو اور وشنو کی پرانوں میں کہانی ہے کہ کئی ایک ترپور اسر وغیرہ بڑے بڑے خوفناک اسوروں کو خاکستر کر دیا تو مسلمانوں کو خاک کیوں نہیں کیا؟ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بے چارے پتھر کیا لڑتے لڑاتے؟ جب مسلمان مندروں اور بتوں کو توڑتے پھوڑتے ہوئے

۱ وویک = ہر ایک چیز کو علیحدہ علیحدہ یا اس کی اصلیت میں سوچنا وویک ہے۔

۲ ویراگ = بُرے کاموں کے ترک کرنے کا نام ویراگ ہے۔

۳ شانتی = راحت کو شانتی کہتے ہیں۔

"اوّل ماں مورتی ہستی دھجسم تعظیم کے قابل دیوتا ہے یعنی اولاد کو تن من دھن سے خدمت کرکے والدہ کو خوش رکھنا چاہئے۔ ستانا یعنی تکلیف و رنج کبھی نہ دینا۔ دوسرا باپ راست اعمال والا دیوتا ہے اُس کی بھی ماں کی مانند خدمت کرنی۔ تیسرا آچاریہ جو علم کا دینے والا ہے اُس کی تن من دھن سے خدمت کرنی۔ چوتھا اتتھی جو عالم دھرم پر چلنے والا۔ فریب سے الگ سب کی ترقی کا خواہاں دُنیا میں پھرتا ہوا سچے اُپدیش سے سب کو آرام پہنچاتا ہے اُسی کی خدمت کریں۔

پانچویں عورت کے واسطے خاوند اور مرد کے لئے بیوی تعظیم کے قابل ہے۔

یہ پانچ مورتی مان دیوتا جن کی طفیل انسانی جسم کی پیدائش پرورش ہوتی اور انسان کو سچی تعلیم علم اور سچا اُپدیش حاصل ہوتا ہے۔ یہی پرمیشور کو حاصل کرنے کی سیڑھیاں ہیں۔ ان کی خدمت نہ کرتے ہوئے جو پتھر وغیرہ بتوں کی پرستش کرتے ہیں وے وید کے سخت مخالف ہیں۔

۵۳۔ (سوال) ماں باپ وغیرہ کی خدمت کریں اور بُت پرستی بھی کریں تب تو کوئی عیب نہیں ہے؟

بُت پرستی کسی حالت میں بھی نہ کرنی چاہئے۔

(جواب) پتھر وغیرہ بُت پرستی کو قطعی چھوڑ دینے اور ماتا وغیرہ مورتی والوں کی خدمت کرنے میں ہی بہتری ہے۔ بڑے غضب کی بات ہے کہ لوگوں نے سامنے موجود ماتا وغیرہ ظاہرا راحت بخش دیوتوں کو چھوڑ کر غیر دیوتا پتھر وغیرہ کو پوجنا قبول کیا اس کو لوگوں نے اپنے قبول کیا ہے کہ جب وہ پتھر کے سامنے نذرانہ بھینٹ چڑھاویں گے تب وے خود کھالیں گے اور ہمیں بیٹھے بٹھائے دنیا اور میں کچھ نہ پڑیگا۔ اس لئے پتھر وغیرہ کے بُت بنا اُس کے آگے نذرانہ دھر گھنٹہ گھڑیال آوازیں ٹن ٹن پوں پوں اور شنکھ بجا۔ شور مچا انگوٹھا دکھلانے لگے۔

"स्वमंगुष्ठं गृहाण भोजनं पदार्थं वाऽहं ग्रहीष्यामि"

جیسے کوئی کسی کو چھلے یا چڑا دے کہ تو گھنٹہ لے اور انگوٹھا دکھلا دے اُس کے آگے سے سب چیزیں لیکر آپ بھوگے ویسے ہی یہ لیلا ان پجاریوں یعنی پوجا کرنے نیک اعمال کے دشمنوں کی ہے۔ یہ لوگ چٹک مٹک چمک دمک بتوں کو بنا ٹھنا آپ ٹھگوں کی مانند بن ٹھن کے بیچارے بے وقوف غریبوں کا مال اُڑا کر موج کرتے ہیں۔ اگر کوئی دھارمک راجا ہوتا تو ان پتھر کے اُلوؤں کو پتھر توڑنے پھوڑنے اور گھر بنانے وغیرہ کاموں میں لگا کھانے پینے کو دیکر گذران کراتا۔

بے علم جاہلوں نے اُس کے اچھے معنے چھوڑ کر خراب معنے لے لئے جو آج کل شیو وغیرہ دیوتاؤں کے بُت بنا کر پرستش کرتے ہیں اُن کی تردید تو ابھی کر چکے ہیں۔ لیکن سچی سچی جو وید میں کہی ہوئی اور وید کے مطابق کہی ہوئی دیو پوجا اور مورتی پوجا جو ہے وہ سنو۔

मा नो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥ यजुः० ॥ अ० १६ ॥ मं० १५ ॥
आचार्य्यो ब्रह्मचर्य्येण ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥ अथर्व० कां० ११ व० ५ । मं० १७ ॥

अतिथिर्गृहानागच्छेत् ॥ अथर्व० कां० १५ व० १३ मं० ६ ॥
अर्चत प्रार्चत प्रियमेधासो अर्चत ॥ ऋग्वेदे ।
त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि ।
तैत्तिरीयोपनि० वल्ली० १ । अनु० १ ॥

कतम एको देव इति स ब्रह्म त्यदित्याचक्षते ॥
शतपथ० कां० १४ प्रपाठ० ६ । ब्राह्म० ७ । कण्डिका १० ॥

मातृदेवो भव पितृदेवो भव आचार्यदेवो भव अतिथिदेवो भव ॥ तैत्तिरीयोपनि० ॥ व० १ । अनु० ११ ॥

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥ मनु० अ० ३ । ५५
उपचर्यः स्त्रिया साध्व्या सततं देववत्पतिः । मनुस्मृतौ ।

یازدہم۔ ان بتوں کو کوئی توڑ ڈالتا یا چور لے جاتا ہے تب ہائے ہائے کر کے روتے رہتے ہیں۔

دوازدہم۔ پوجاری پرائی عورتوں کی صحبت اور پوجارن غیر مردوں کی صحبت سے اکثر معیوب ہو کر خاوند اور بیوی کی محبت کی راحت کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں۔

سیزدہم۔ سوامی (آقا) سیوک (نوکر) کے فرائض پوری طرح ادا نہ ہونے سے باہم مخالفت ہو کر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

چہاردہم۔ بے جان کا دھیان کرنے والے کی روح بھی کند ہو جاتی ہے کیونکہ دھیان کی گئی چیز کی جڑپن کا خاصہ انت کرن کے ذریعے روح میں ضرور آتا ہے۔

پانزدہم۔ پرمیشور نے خوشبودار پھول وغیرہ اشیاء ہوا پانی کی بدبو دور کرنے اور صحت کے لئے بنائے ہیں ان کو پوجاری جی توڑ کر نہ جانے ہوئے کتنی ان پھولوں کی کتنے دن تک خوشبو آکاش میں پھیل کر ہوا پانی کی صفائی کرتی۔ اور پوری خوشبو کے وقت تک اس میں رہتی اس کی بربادی درمیان میں ہی کر دیتے ہیں۔ پھول وغیرہ کیچڑ کے ساتھ مل سڑ کر الٹی بدبو پیدا کرتے ہیں۔ کیا پرمیشور نے پتھر پر چڑھانے کے لئے پھول وغیرہ خوشبودار اشیاء بنائی ہیں؟

شانزدہم۔ پتھر پر چڑھے ہوئے پھول صندل اور چاول وغیرہ سب پانی اور مٹی کے ساتھ ملنے سے موری یا حوض میں آکر سڑ جاتے ہیں اس سے اتنی بدبو آکاش میں پھیلتی ہے کہ جتنی انسان کے مل براز کی۔ اور ہزاروں جاندار اس میں پڑتے اسی میں مرتے سڑتے ہیں۔

بت پرستی کے کرنے سے ایسے ایسے کئی عیب واقع ہوتے ہیں۔ اس لئے پتھر وغیرہ کی بت پرستی شریف لوگوں کے لئے قطعی طور پر ممنوع ہے۔ اور جنہوں نے پتھر کے بت کی پرستش کی ہے کرتے ہیں اور کریں گے وہ مذکورہ بالا عیبوں سے نہ بچتے ہیں اور نہ بچیں گے۔

۱۵۔ سوال۔ کسی قسم کی بت پرستی کرنی تو نہیں لیکن جو آپنے آریہ ورت میں پنج دیو پوجا کا لفظ قدیم سے برابر چلا آتا ہے اس کا مطلب یہی پنج ایتن پوجا ہے یعنی برہما، وشنو، امبکا، گنیش اور سورج کا بت بنا کر پرستش کرتے ہیں۔ یہ پنج ایتن پوجا جائز ہے یا نہیں؟

پنج ایتن پوجا سے کیا مراد ہے

جواب۔ کسی قسم کی بت پرستی نہ کرنی لیکن مورتیمان جو ذیل میں کہیں گے ان کی پوجا یعنی تعظیم کرنی چاہئے وہ پنج دیو پوجا۔ پنج ایتن پوجا لفظ بہت اچھے معنی والا ہے۔ لیکن

پاک ہونے کے باعث چنچل بھی نہیں رہتا بلکہ اُسی کے صفات افعال اور خواص کو سوچتا سوچتا سرور میں محو ہوکر قائم ہو جاتا ہے۔ اور اگر مجسم اشیا میں قائم ہوتا تو کل دنیا کا من قائم ہو جاتا کیونکہ دنیا میں آدمی عورت۔ بیٹے۔ دولت۔ دوست وغیرہ مجسم چیزوں میں منہمک رہتا ہے تاہم کسی کا من قائم نہیں ہوتا جب تک کہ غیر مجسم میں نہ لگاوے۔ کیونکہ جصوں سے مبرّی ہونے کے باعث اُس میں من قائم ہو جاتا ہے۔ اس لئے بُت پرستی کرنا ادھرم ہے۔ (۱)

بُت پرستی سے سولہ خرابیاں عاید ہوتی ہیں۔

۲۔ دوئم۔ اس میں کروڑوں روپے مندروں پر خرچ کر کے لوگ مفلس ہوتے ہیں اور اس میں کاہلی ہوتی ہے۔

سوئم۔ عورت مردوں کا مندروں میں میل ہونے سے زناکاری۔ لڑائی جھگڑا اور بیماریاں وغیرہ پیدا ہوتی ہیں۔

چہارم۔ اسی کو دھرم۔ ارتھ۔ کام اور مکتی کا ذریعہ مان کر سست ہو کر انسانی جامہ رائیگاں کھوتے ہیں۔

پنجم۔ مختلف قسم کے مخالف شکلوں۔ ناموں اور حالات والے بُتوں کے پوجاریوں کا ایک عقیدہ نہ رکھنے اور ایک دوسرے کے خلاف عقیدے رکھتے ہوئے باہمی نفاق پھیلا کے ملک کی بربادی کرتے ہیں۔

ششم۔ اسی کے بھروسے دشمن کی شکست اور اپنی فتح مان بیٹھے رہتے ہیں ان کی ہار ہو کر سلطنت۔ آزادی اور دولت کا آرام اُن کے دشمنوں کے قبضہ میں ہو جاتا ہے اور آپ محتاج بالغیر بنیا رہنے کے ٹٹو اور کمہار کے گدھے کی مانند دشمنوں کے بس میں ہو کر کئی طرح کی تکلیف پاتے ہیں۔

ہفتم۔ جب کوئی کسی کو کہے کہ ہم تیری نشستگاہ یا نام پر پتھر دھریں تو جیسے وہ اس پر خفا ہو کر مارتا یا گالی دیتا ہے ویسے ہی جو پرمیشور کی عبادت کی جگہ دل اور نام پر پتھر وغیرہ بُت دھرتے ہیں اُن بھدی عقل والوں کی تباہی پرمیشور کیوں نہ کرے؟

ہشتم۔ وہم میں پڑ کر مندر بمندر ملک بملک پھرتے پھرتے تکلیف پاتے۔ دھرم دُنیا اور عاقبت برباد کرتے چور وغیرہ سے عذاب پاتے اور ٹھگوں سے ٹھگے جاتے رہتے ہیں۔

نہم۔ بدچلن پوجاریوں (پجاریوں) کو دولت دیتے ہیں وہ اُس دولت کو بیسوا۔ زناکاری۔ شراب گوشت کے کھانے۔ لڑائی جھگڑوں میں خرچ کرتے ہیں۔ جس سے دینے والے کے آرام کی جڑ کٹ کر تکلیف ہوتی ہے۔

دہم۔ ماں باپ وغیرہ قابل تعظیم لوگوں کی بے عزتی کر کے پتھر وغیرہ بُتوں کی عزت کر کے محسن

منوجی کہتے ہیں کہ جو ویدوں کی نندا یعنی بے قدری، ترک اور خلاف ورزی کرتا ہے وہ ناستک کہلاتا ہے (۱۱)

جو غیر از وید کتابیں خراب لوگوں کی بنائی ہوئی ہیں دنیا کو تکلیف کے سمندر میں ڈبانے والی ہیں وے سب بے فائدہ، جھوٹی، تاریکی بخش دنیا اور آخرت میں تکلیف دہ ہیں (۱۲)

جو ان ویدوں سے خلاف کتابیں پیدا ہوتی ہیں وے جدید ہونے کی وجہ سے جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔ ان کا ماننا بیفائدہ اور باطل ہے۔ اسی طرح برہما سے لیکر جیمنی مہرشی تک کا اعتقاد ہے کہ وید کے خلاف کو نہ ماننا بلکہ وید کے مطابق ہی عمل کرنا دھرم ہے کیونکہ وید صحیح معانی کا ظاہر کرنے والا ہے۔ اس سے خلاف جتنے تنتر اور پران ہیں وید کے خلاف ہونے سے جھوٹے ہیں اور جو وید سے خلاف چلتے ہیں ان میں کہی ہوئی بت پرستی بھی ادھرم ہی ہے۔ انسانوں کا علم جڑ چیزوں کی پرستش سے نہیں بڑھ سکتا بلکہ جو علم ہے وہ بھی زائل ہو جاتا ہے اس لئے عالموں کی خدمت، صحبت سے علم بڑھتا ہے پتھر وغیرہ سے نہیں۔ کیا پتھر وغیرہ بت پرستی سے پرمیشور کو دھیان میں کبھی کوئی لا سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ بت پرستی سیڑھی نہیں بلکہ ایک بڑی خندق ہے جس میں گر کر (انسان) چکنا چور ہو جاتا ہے پھر اس خندق سے نکل نہیں سکتا بلکہ اسی میں مر جاتا ہے۔ ہاں دھرم پر چلنے والے معمولی عالموں سے لیکر اعلیٰ عالم لوگوں کی صحبت سے سچا علم اور راستبازی وغیرہ پرمیشور کے حصول کی سیڑھیاں ہیں جیسے کہ بالاخانہ میں جانے کا زینہ ہوتا ہے۔ البتہ بت پرستی کر کے کرتے عالم تو کوئی نہ ہوا بر خلاف اس کے بت پرست جاہل رہ کر انسانی جامہ بے فائدہ کھو کر بہت سے مر گئے اور جو اب ہیں یا ہوں گے وے بھی انسانی جامہ کے مقصد یعنی دھرم، ارتھ، کام اور موکش کے حصول سے محروم رہ کر بیفائدہ برباد ہو جائیں گے۔ بت پرستی پرمیشور کے حاصل کرنے میں موٹے نشانہ کی طرح نہیں بلکہ دھرم پر چلنے والے فاضل اور علم طبعی (نشانہ) ہیں۔ اس کو (علم طبعی) بڑھاتا بڑھاتا پرمیشور کو بھی پاتا ہے اور بت پرستی گڑیوں کے کھیل کی طرح نہیں بلکہ اول درجہ کی شائستگی، نیک تربیت کا ہونا لڑکیوں کا کھیل کی طرح پرمیشور کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جیسے جب (انسان) اچھی تربیت اور علم کو حاصل کریگا تب سچے مالک پرمیشور کو بھی حاصل کریگا۔

۴۹۔ (سوال) شکل والی چیز میں من ٹھہرتا ہے اور بے شکل میں ٹھہرنا مشکل ہے اس لئے بت پرستی رہنی چاہئے۔

من مجسم میں ہی ٹھہرتا ہے نہ کہ مجرد شے میں

(جواب) شکل والی چیز میں من قائم کبھی نہیں رہ سکتا کیونکہ اس کو من فوراً قبول کر کے اس کے ایک ایک حصہ میں گھومتا اور دوسرے میں دوڑ جاتا ہے۔ اور بے شکل پرمیشور کے قبول کرنے میں جتنا القدور من نہایت دوڑتا ہے تب بھی انتہا نہیں پاتا۔ حصوں سے

ہونے سے اور روشنگوئی وغیرہ وید کی رو سے ناجائز ہیں۔ جیسے قرض کو ادا کرنا دھرم اور اُس کا نہ کرنا ادھرم ہے ویسے ہی ممنوع فعل کا کرنا ادھرم اور نہ کرنا دھرم ہے۔ جب ویدوں میں منع کئے ہوئے بت پرستی وغیرہ کرموں کو تم کرتے ہو تو گنہگار کیوں نہیں؟

بت پرستی پرمیشور کے حصول کی سیڑھی نہیں ہو سکتی۔

۸۴۔ (سوال) دیکھو وید غیر فانی ہے۔ اس وقت بت کا کیا کام تھا کیونکہ پہلے تو دیوتا ظاہر میں موجود تھے۔ یہ رواج تو پیچھے سے تنتر اور پرانوں سے چلا ہے جب انسانوں کے علم اور طاقت کم ہو گئے تو پرمیشور کو دھیان میں نہیں لا سکے اور بت کا دھیان تو کر سکتے ہیں۔ اس سبب جاہلوں کے لئے بت پرستی ہے کیونکہ سیڑھی سیڑھی سے چڑھنے کو محل پر پہنچ جاتے ہیں۔ پہلی سیڑھی چھوڑ کر اوپر جانا چاہے تو نہیں جا سکتا اس لئے بت پرستی پہلی سیڑھی ہے۔ اس کی پرستش کرتے کرتے جب علم حق ہوگا اور دل پاکیزہ ہو جائیگا تب پرمیشور کا دھیان کر سکے گا۔ جیسے نشانہ انداز اول موٹے نشانہ میں تیر۔ گولی یا گولا وغیرہ مارتا مارتا پھر باریک میں بھی نشانہ مار سکتا ہے۔ ویسے ہی کثیف بت کی پرستش کرتا کرتا پھر لطیف پرمیشور کو بھی حاصل کر سکتا ہے۔ جیسے لڑکیاں گڑیوں کا کھیل تب تک کرتی ہیں کہ جب تک سچے خاوند کو حاصل نہیں کرتیں۔ اس قسم کے دلائل سے بت پرستی کرنا خراب کام ثابت نہیں ہوتا۔

(جواب) جب وید کے مطابق دھرم اور وید کے خلاف عمل کرنے میں ادھرم ہے تو پھر تمہارے کہنے سے بھی بت پرستی کرنا ادھرم قرار پایا۔ جو جو کتابیں وید کے خلاف ہیں ان ان کا حوالہ دینا گویا ناستک ہونا ہے۔ سنو۔

नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ मनु० २। ११।

या वेदबाह्याःस्मृतयो याश्च काश्च कुदृष्टयः ।
सर्वास्ता निष्फलाः प्रेत्यतमोनिष्ठा हि ताः स्मृताः २
उत्पद्यन्ते च्यवन्ते च यान्यतोन्यानि कानि चित ।
तान्यर्वाक्कालिकतया निष्फलान्यनृतानि च ॥ ३ ॥ मनु० अ० १२। ९५। ९६।

منو ۱۲۔ ۹۵۔ ۹۶۔

(جڑ) اور انسان وغیرہ کے جسم کی عبادت پرمیشور کی جگہ میں کرتے ہیں۔ وہ اس تاریکی سے بھی زیادہ تاریکی یعنی سخت جہالت میں مبتلا ہو بہت مدت تک نرک یعنی سخت تکلیف میں گر کر سخت مصیبت اٹھاتے ہیں۔ (۱)

جو سب دنیا میں موجود ہے اُس بے شکل پرمیشور کی تصویر۔ ناپ۔ مشابہت یا بُت نہیں ہے (۲)

جو کلام کی "[illegible]" یعنی یہ بانی سے پیش کرو ایسا درشٹ (مضمون) نہیں اور جس کے سہارے سے اور جس سے کلام کی پرورش (زبانیں) ہوتی ہے اُسی کو پرمیشور جان اور عبادت کر اور جو اُس کے سوائے دوسرا ہے وہ معبود نہیں۔ (۱)

جو من سے "[illegible]" کر کے دل میں نہیں آتا جو من کو جانتا ہے اُسی پرمیشور کو تُو جان اور اُسی کی عبادت کر جو اُس کے سوائے روح اور انتہ کرن ہے اُس کی عبادت پرمیشور کی بجائے مت کر ۲ + جو آنکھ سے نہیں نظر آتا اور جس سے سب آنکھیں دیکھتی ہیں اُسی کو تُو پرمیشور جان اور اُسی کی عبادت کر اور جو اُس کے سوائے سورج۔ بجلی اور آگ وغیرہ مادی اشیا ہیں اُن کی عبادت مت کر ۳ +

جو کان سے نہیں سنا جاتا اور جس سے کان سنتا ہے اُسی کو تو پرمیشور جان اور اُسی کی عبادت کر اور اُس کے سوائے آواز وغیرہ کی عبادت اُس کی جگہ میں مت کر ۴ +

جو پرانوں سے چلایا نہیں جاتا اور جس سے پران حرکت حاصل کرتا ہے اُسی پرمیشور کو تو جان اور اُسی کی عبادت کر جو پران کے سوائے ہوا ہے اُس کی عبادت مت کر ۵ +

اس قسم کی بہت سی ممانعت کی گئی ہے۔ ممانعت پراپت (حاصل) اور اپراپت (غیر حاصل) دونوں کی ہوتی ہے۔ "پراپت" کی جیسے کوئی کہیں بیٹھا ہو اُس کو وہاں سے اٹھا دینا۔ "اپراپت" کی جیسے اے بیٹے! تو چوری کبھی مت کرنا۔ کنوئیں میں مت گرنا۔ بُروں کی صحبت مت کرنا۔ بے علم مت رہنا۔ اس طرح اپراپت کی بھی ممانعت ہوتی ہے۔ جو انسانوں کے علم میں اپراپت ہے اور پرمیشور کے علم میں پراپت ہے اس لئے اس کی ممانعت کی ہے۔ لہذا پتھر وغیرہ بُت پرستی سخت ممنوع ہے +

(سوال) بُت پرستی میں ثواب نہیں تو گناہ بھی نہیں ہے +

بُت پرستی کرنے والے گنہگار ہیں۔

(جواب) فعل دو ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہت (فرض) جو راست گفتاری وغیرہ کرنے کے لائق ہونے کی وجہ سے وید میں جائز مانے گئے ہیں۔ دوسرے نشیدھ (ممنوع) جو نہ کرنے کے لائق

"प्राप्तौ सत्यां निषेधः"

بُت پرستی کے ہونے ہی سے مخالفت ہو سکتی ہے۔

(جواب) حکم تو نہیں لیکن پرمیشور کی جگہ میں کسی چیز کو معبود ماننا لکھا ہے۔ اور بالکل مخالفت کی ہے کیا اپنا وید ہی موجودگی سے بڑھ کر حکم نہیں ہوتا ہے۔

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसम्भूति मुपासते । ततो भूय इव तमो य उ सम्भूत्याएरताः ॥ १ ॥ यजुः० ॥ अ० ४० ॥ म० ९

न तस्य प्रतिमा अस्ति ॥ २ ॥ यजुः० ॥ अ० ३२ ॥ मं० ३ ॥

यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते

तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ३ ॥

यन्मनसा न मनुते येनाहुर्मनो मतम् ।

तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ४ ॥

यच्चक्षुषा न पश्यति येन चक्षूंषि पश्यन्ति ।

तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ५ ॥

यच्छ्रोत्रेण न शृणोति येन श्रोत्रमिदं श्रुतम् ।

तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ६ ॥

यत्प्राणेन न प्राणिति येन प्राणः प्रणीयते ।

तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ७ ॥

केनोपनि० ॥

کین اپنشد

جو اسمبھوتی یعنی غیر پیدا ہونے والی ازلی پرکرتی یعنی علت مادی کی پرمیشور کی جگہ میں عبادت کرتے ہیں وہ تاریکی یعنی جہالت اور مصیبت کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔ اور سمبھوتی جو علت مادی سے پیدا ہوئے معلول پرتھوی وغیرہ بھوت (عناصر) پتھر اور درخت وغیرہ اور

سنو بھائی! بھولے بھالے لوگوں کو یہ پوپ جی جھوٹ گھڑ کر ٹھگ کر اپنا مطلب نکالتے ہیں۔ ویدوں میں پتھر وغیرہ بت پرستی اور پرتیشٹھا کے بلانے۔ رخصت کرنے کے متعلق ایک حرف بھی نہیں ہے +

(سوال)

प्राणा इहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा । आत्मेहागच्छतु सुखं चिरं तिष्ठतु स्वाहा । इन्द्रियाणीहागच्छन्तु सुखं चिरं तिष्ठन्तु स्वाहा ॥

اس قسم کے وید منتر موجود ہیں پھر کیوں کہتے ہو کہ نہیں ہیں؟

(جواب) اے بھائیو! عقل کو تھوڑا سا تو اپنے کام میں لاؤ۔ یہ سب من گھڑت وام مارگیوں کی تنتر نامی کتابوں سے ویدوں کے مخالف پوپ رچیت (یعنی پوپ کے بنائے ہوئے) فقرات ہیں، وید کے قول نہیں۔

(۴۵) (سوال) کیا تنتر جھوٹا ہے؟

تنتر جھوٹا ہے

(جواب) ہاں بالکل جھوٹا ہے۔ جیسے آواہن (بلانے)، پران پرتشٹھا (جان ڈالنے) وغیرہ پتھر وغیرہ بت کے متعلق ویدوں میں ایک منتر بھی نہیں ویسے

"स्नानं समर्पयामि"

اس قسم کے قول بھی نہیں یعنی اتنا بھی نہیں ہے کہ

"पाषाणादि मूर्तिं रचयित्वा मंदिरेषु संस्थाप्य गंधादिभिरर्चयेत्"

یعنی پتھر کا بت بنا مندروں میں قائم کر چندن اکشت (چاول) وغیرہ سے پرستش کرے ایسا کچھ بھی نہیں +

(۴۶) (سوال) اگر ویدوں میں اجازت نہیں تو ممانعت بھی نہیں ہے اور اگر ممانعت ہے تو

بت پرستی کی جگہ کسی اور کو معبود ماننے کی ویدمیں ممانعت ہے

چھوٹی سی جھونپڑی کا مالک ماننا۔ دیکھو! یہ کتنی بڑی توہین ہے۔ ویسے تم پرمیشور کی بھی توہین کرتے ہو۔ جب موجود کل مانتے ہو تو باغیچہ میں سے پھول پتے توڑ کر کیوں چڑھاتے؟ صندل رگڑ کر کیوں لگاتے؟ دھوپ کو جلا کر کیوں دیتے؟ گھنٹہ گھڑیال جھانجھ پکھاوجوں کو لکڑی سے کوٹنا پیٹنا کیوں کرتے ہو؟ تمہارے ہاتھوں میں ہے کیوں ہاتھ جوڑتے؟ سر میں ہے کیوں سر جھکاتے؟ کھانے پینے کی چیزوں وغیرہ میں ہے کیوں نذر دھرتے؟ اور پانی میں ہے کیوں غسل کراتے ہو؟ کیونکہ اُن سب اشیاء میں پرمیشور موجود ہے۔ اور تم موجود کل کی پرستش کرتے ہو یا جس میں موجود ہے اُس کی؟ اگر موجود کل کی کرتے ہو تو پتھر لکڑی وغیرہ پر چندن پھول وغیرہ کیوں چڑھاتے ہو؟ اور اگر جس میں موجود ہے اُس کی کرتے ہو تو ایسا جھوٹ کیوں بولتے ہو کہ ہم پرمیشور کی پرستش کرتے ہیں؟ ہم پتھر وغیرہ کے پجاری (عبادت کنندہ) ہیں۔ یہ سچ کیوں نہیں کہتے؟

اب کہیے کہ بھاؤ (تصور) سچا ہے یا جھوٹا؟ اگر کہو کہ سچا ہے تو تمہارے تصور کے تابع ہونے سے پرمیشور قید والا ہو جائیگا۔ اور تم مٹی میں سونا چاندی وغیرہ، پتھر میں ہیرا پنّا وغیرہ، سمندر جھاگ میں موتی، پانی میں گھی، دودھ، دہی وغیرہ اور ریت میں میدہ شکر وغیرہ کا تصور کر کے اُن کو ویسے کیوں نہیں بنا لیتے؟ تم لوگ تکلیف کا تصور کبھی نہیں کرتے پھر وہ کیوں ہوتی ہے؟ اور آرام کا تصور ہمیشہ کرتے ہو وہ کیوں نہیں میسر ہوتا؟ اندھا انسان آنکھ کا تصور کر کے کیوں نہیں دیکھ لیتا؟ مرنے کا تصور نہیں کرتے کیوں مر جاتے ہو؟ اس لئے تمہارا تصور سچا نہیں۔ کیونکہ جو چیز جیسی ہے اُس میں ویسا ہی خیال کرنے کا نام بھاؤ یا تصور ہے مثلاً آگ میں آگ، پانی میں پانی جاننا تصور اور پانی میں آگ، آگ میں پانی سمجھنا تصور نہیں ہے۔ کیونکہ جو چیز جیسی ہے اُس کو ویسا جاننا علم اور اس کے خلاف جاننا لاعلمی یا جہالت ہے۔ اس لئے تم غیر تصور کو تصور اور تصور کو غیر تصور کہتے ہو۔

۳۴ (سوال) اجی جب تک وید منتروں سے آواہن (بلانا) نہیں کرتے تب تک دیوتا نہیں آتا اور بلانے سے جھٹ آتا اور وسرجن (رخصت) کرنے سے چلا جاتا ہے۔

> ویدوں میں بت پرستی اور پرمیشور کے آواہن وغیرہ کا ذکر تک نہیں۔

(جواب) جو منتر کو پڑھ کر بلانے سے دیوتا آجاتا ہے تو مُورت جاندار کیوں نہیں ہوجاتا؟ اور رخصت کرنے سے چلا کیوں نہیں جاتا؟ اور وہ کہاں سے آتا اور کہاں جاتا ہے؟ سنو بھائی! موجود کل پرمیشور نہ آتا اور نہ جاتا۔ اگر تم منتر کے زور سے پرمیشور کو بلا لیتے ہو تو انہی منتروں سے اپنے مرے ہوئے بیٹے کے جسم میں روح کو کیوں نہیں بلا لیتے؟ اور دشمن کے جسم سے روح کو رخصت کر کے کیوں نہیں مار سکتے؟

۴۴ (سوال) ہم بھی جانتے ہیں کہ پرمیشور بے شکل ہے لیکن اُس نے شیو، وشنو، گنیش، سورج اور دیوی وغیرہ کے جسم اختیار کر کے رام کرشن وغیرہ اوتار لیے۔ اس لیے اُس کا بُت بنایا جاتا ہے کیا یہ بھی بات جھوٹی ہے؟

پرمیشور کبھی جسم میں نہیں آتا نہ ہی اوتار لیتا ہے۔

(جواب) ہاں ہاں جھوٹی ہے کیونکہ

"अज एक पात्"

"अकायम्"

وغیرہ صفات کے باعث پرمیشور کو پیدائش، موت اور جسم میں آنے سے بری ویدوں میں کہا گیا ہے۔ علاوہ اس کے دلیل سے بھی پرمیشور کا کسی جسم میں آنا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ جو آکاش کی طرح سب جگہ موجود غیر محدود اور رنج و راحت وغیرہ محسوس ہونے والی صفات سے بری ہے وہ کیونکر ایک چھوٹے سے نطفہ، رحم اور جسم میں سما سکتا ہے؟ جو محدود ہے اُس کا آنا جانا ہو سکتا ہے لیکن جو لاشمل، غائب جس کے بغیر ایک ذرہ بھی خالی نہیں ہے اُس کا اوتار (جسم میں حلول کرنا) کہنا گویا بانجھ کے لڑکے کی شادی کر کے اُسکے زندگی دیکھنے کی بات کا کہنا ہے۔

۴۵ (سوال) جب پرمیشور موجود کُل ہے تو بُت میں بھی ہے پھر خواہ کوئی شے ہو اُس میں تصور کر کے پرستش کرنا اچھا کیوں نہیں؟ دیکھو۔

چونکہ پرمیشور کسی ایک محدود شے میں سمایا ہی نہیں اس لیے اس میں اس کا تصور نہیں کر سکتے۔

न काष्ठे विद्यते देवो न पाषाणे न मृण्मये ।
भावे हि विद्यते देवस्तस्माद्भावो हि कारणम् ॥

پرمیشور دیوتا لکڑی، پتھر، مٹی سے بنائی اشیاء میں نہیں ہے بلکہ پرمیشور تو تصور میں موجود ہے جس میں تصور کریں اُسی میں پرمیشور ثابت ہوتا ہے۔

(جواب) جب پرمیشور موجود کُل ہے تو کسی ایک چیز میں پرمیشور کا تصور کرنا دوسری میں نہ کرنا ایسی بات ہے کہ جیسے شہنشاہ عالم کو سب سلطنت کی حکومت سے چھڑا کر ایک

(جواب) چونکہ پرمیشور بے شکل موجود کل ہے اس لئے اس کا بت بنا ہی نہیں سکتا اور اگر بت کے محض دیدار سے پرمیشور کی یاد ہو سکے تو پرمیشور کی بنائی ہوئی زمین - پانی - آگ - ہوا - نباتات وغیرہ کئی اشیا ہیں جن میں کہ پرمیشور نے عجیب صنعت رکھی ہے ان سے یاد کیوں نہیں ہو سکتی؟ کیا ایسی صنعت والی زمین پہاڑ وغیرہ کے دیکھنے سے جو کہ پرمیشور کے بنائے ہوئے ہیں بت میں اور جن سے کہ انسان کے بنائے ہوئے بت بنتے ہیں پرمیشور کی یاد نہیں ہو سکتی؟ جو تم یہ کہتے ہو کہ بت کے دیکھنے سے پرمیشور کی یاد ہوتی ہے یہ کہنا بالکل جھوٹ ہے۔ نیز جب وہ بت سامنے نہ ہوگا تو پرمیشور کی یاد نہ رہنے سے انسان تنہا جگہ دیکھ کر چوری بدکاری وغیرہ بد فعل کرنے کی طرف راغب ہو جائیگا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہاں پر اس وقت مجھے کوئی نہیں دیکھتا۔ اس لئے وہ خرابی کئے بغیر نہیں رہے گا۔ اس قسم کے کئی عیب پتھر وغیرہ کی پرستش یعنی بت پرستی کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اب دیکھئے کہ جو شخص پتھر وغیرہ (مورتی) کو خدا نہ مانتا ہوا ہمیشہ موجود کل ہمہ دان عادل پرمیشور کو سب جگہ موجود جانتا اور مانتا ہے وہ ہمیشہ ہر جگہ پرمیشور کو سب کے برے بھلے کاموں کا شاہد جانتا ہوا ایک لحظہ بھی پرمیشور سے بچے کو دور نہ سمجھ کر بد فعل کرنی تو درکنار بلکہ دل میں بری خواہش تک بھی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں دل یا قول اور فعل سے بھی کچھ خراب کام کروں گا تو اس ہمہ دان کے انصاف سے بغیر سزا پائے ہرگز نہ بچوں گا۔ محض نام کے یاد کرنے سے بھی کچھ ثمرہ حاصل نہیں ہوتا ہے جیسا کہ قند قند کہنے سے منہ میٹھا اور نیم نیم پکارنے سے کڑوا نہیں ہوتا بلکہ زبان سے چکھنے پر ہی میٹھا یا کڑوا پن پایا جاتا ہے۔

۴۱ - (سوال) کیا نام لینا بالکل فضول ہے جو سب جگہ پرانوں میں نام سمرن (نام کا یاد کرنا) کی بڑی فضیلت لکھی ہے۔

نام سمرن کی تردید اور ویدک سمرن کے صحیح مستدل طریق کا بیان۔

(جواب) نام لینے کا تمہارا طریق افضل نہیں ہے جس طریق سے تم نام کو یاد کرتے ہو وہ طریق جھوٹا ہے۔

(سوال) ہمارا کیا طریق ہے؟

(جواب) وید کے برخلاف۔

(سوال) بھلا اب آپ ہم کو وید کے مطابق نام سمرن کا طریق بتلائیے؟

(جواب) نام سمرن اس طرح کرنا چاہئے مثلاً نیاکاری (انصاف کرنے والا) (عادل) یہ پرمیشور کا ایک نام ہے۔ اس کے جو معنے ہیں یعنی جیسے طرفداری سے بری رہنے والا پرمیشور سب کا ٹھیک ٹھیک انصاف کرتا ہے ویسے اس کو قبول کر کے ہمیشہ انصاف کے کام کرتے رہنا۔ بے انصافی کبھی نہ کرنی۔ اس طرح ایک نام سے بھی انسان کی بہتری ہو سکتی ہے۔

(جواب) روح غیر مدرک اور بُت غیر مدرک ۔ کیا بُت کی مانند روح بھی غیر مدرک ہو جائیگی ؟ یہ بُت پرستی محض پاکھنڈ مت ہے جو جینیوں نے جاری کی ہے ۔ اُنکی تردید بارھویں باب میں کر دینگے ؀

(سوال) شانت وغیرہ سے بتوں کے بنانے میں جینیوں کی نقل نہیں کی ہے کیونکہ جینیوں کے بتوں کی مانند وشنو وغیرہ کے بُت نہیں ہیں ؀

(جواب) ہاں یہ ٹھیک ہے اگر جینیوں کی مانند بناتے تو جین مت میں مل جاتے اس لئے جینیوں کے بتوں سے خلاف بنائے ہیں کیونکہ جینیوں سے مخالفت کرنی ان کا کام اور ان کی مخالفت کرنا خاص اُن کا کام تھا جیسے جینیوں نے بُت ننگے دھیان کی حالت والے اور تارک الدنیا انسان کی مانند بنائے ہیں اُن کے برخلاف وشنو وغیرہ کے اچھی طرح سجی ہوئی عورت کے ساتھ رنگ و راگ عیش و عشرت کی صورت والے کھڑے اور بیٹھے ہوئے بُت بنائے ہیں جینی لوگ بہت سے شنکھ گھنٹہ گھڑیال وغیرہ باجے نہیں بجاتے لیکن یہ لوگ بڑا شور کرتے ہیں اس وجہ سے ایسی لیلا کے کرنے سے وشنو وغیرہ سمپرداؤں کے چیلے جینیوں کے جال سے بچ کر ان کی لیلا میں آ پھنسے اور بہت سی ویاس وغیرہ رشیوں کے نام سے من گھڑت غیر ممکن فسانوں سے پُر کتابیں بنائیں اُن کا نام پران رکھ کر کتھا بھی سنانے لگے اور ایسے عجیب مکر کرنے لگے کہ پتھر کے بُت جا کر خفیہ کسی پہاڑ یا جنگل وغیرہ میں رکھ آئے یا زمین میں گاڑ دئے بعد ازاں اپنے چیلوں میں ظاہر کیا کہ مجھ کو رات کو خواب میں مہادیو ۔ پاربتی ۔ رادھا ۔ کرشن ۔ سیتا رام ۔ یا لکشمی ۔ نارائن اور بھیرو ہنومان وغیرہ نے کہا ہے کہ ہم فلاں فلاں جگہ ہیں ہم کو وہاں سے لا کر مندر میں قائم کرو اور تو ہی ہمارا پجاری ہو تو ہم من مانگی مراد دینگے ۔ جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں نے پوپ جی کی لیلا سُنی تب سچ ہی مان لی اور اُن سے پوچھا کہ ایسا بُت کہاں پر ہے ؟ تب پوپ جی نے کہا فلاں پہاڑ یا جنگل میں ہے ۔ چلو میرے ساتھ دکھلا دوں ؀ تب تو وہ اندھے اُس دغا باز کے ساتھ چلے گئے ۔ وہاں پہنچ کر دیکھا متعجب ہو کر اُس پوپ کے پاؤں میں گر کر کہا کہ آپ کے اوپر اس دیوتا کی بڑی ہی عنایت ہے ۔ اب آپ اس کو لے چلئے اور ہم مندر بنوا دینگے اس میں اس دیوتا کو قائم کر کے آپ ہی پرستش کرنا ۔ اور ہم لوگ بھی اس صاحب اقبال دیوتا کے درشن پرشن کر کے من مانگی مرادیں پائینگے ؀ اسی طرح جب ایک نے لیلا کی تب تو اس کو دیکھ سب پوپ لوگوں نے اپنی گذران کے لئے مکر و فریب سے بُت قائم کئے ؀

(سوال) پرمیشور بے شکل ہے وہ تصور میں نہیں آ سکتا اس لئے ضرور بُت ہونا چاہئے ۔ بھلا جو کچھ بھی نہیں کریں تو بُت کے سامنے جا ہاتھ جوڑ کر پرمیشور کی یاد کرتے اور نام لیتے ہیں اس میں کیا ہرج ہے ؟

विकीय श्रृपं विच बार योकी

اس قسم کے تعلق چکرانکتوں کی کتابوں میں لکھے ہیں شنکر آپ یوگی شوٹ کرنا چاہتا پھرتا تھا یعنی معجزات میں پیدا ہوا تھا۔ جب اس نے براہمنوں سے پڑھنا یا سننا چاہا ہوگا تب براہمنوں نے بے عزتی کی ہوگی۔ اس نے براہمنوں کے برخلاف بہت سا ملک چکرانکت وغیرہ شاستر کے خلاف بہت سی کثرت باتیں چلائی ہوں گی۔ اس کا چیلا سٹھ کوپ ہوا جو چانڈال ورن میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا چیلا منی واہن ہوا جو کہ مسلمان خاندان میں پیدا ہوا تھا جس کا نام بدل کر بعض لوگ منی واہن بھی کہتے ہیں۔ ان کے بعد رامانج برہمن خاندان میں پیدا ہو کر چکرانکت ہوا۔ اس کے پہلے بھاشا کی کتابیں بنی ہوئی تھیں۔ رامانج نے کچھ سنسکرت پڑھ کر سنسکرت میں شلوکوں کی کتاب اور شاریرک سوتر اور اپنشدوں کی ٹیکا شنکر آچاریہ کی ٹیکا (شرح) کے خلاف بنائی اور شنکر آچاریہ کی بہت سی مذمت کی۔ جیسے شنکر آچاریہ کا مت ہے کہ ادویت یعنی جیو برہم (انسانی روح و خدا) ایک ہی ہیں۔ دوسری کوئی شے درحقیقت نہیں۔ دنیا پرپنچ سب جھوٹا مایا روپ حادث ہے۔

اس کے برخلاف رامانج کا جیو (انسانی روح) برہم (خدا) اور مایا (مادہ) تینوں ازلی ہیں یہاں شنکر آچاریہ کا عقیدہ برہم کے علاوہ جیو اور مادی علت کا نہ ماننا اچھا نہیں۔ اور رامانج کا اس حصہ میں جو کہ وششٹ ادویت روح اور مادہ کے ساتھ پرمیشور ایک ہے۔ تینوں کا ماننا اور ادویت (ایک) کا کہنا بالکل فضول ہے۔ بالکل ایشور کے تابع غیر آزاد روح کا ماننا کنٹھی تلک مالا (تسبیح) مورتی پوجن (بت پرستی) پاکھنڈ مت وغیرہ رائج کرنے کو یہ بُری باتیں چکرانکت وغیرہ میں ہیں جس قدر چکرانکت وغیرہ وید کے مخالف ہیں اس قدر شنکر آچاریہ کے مت کے معتقد نہیں ہیں۔

۳۹۔ سوال: مورتی پوجا (بت پرستی) کہاں سے شروع ہوئی؟

بت پرستی جینیوں سے شروع ہوئی۔

جواب: جینیوں سے۔

سوال: جینیوں نے کہاں سے چلائی؟

جواب: اپنی بے عقلی سے۔

سوال: جینی لوگ کہتے ہیں کہ چپ چاپ دھیان کی حالت میں بیٹھے ہوئے بت کو دیکھ کر اپنی روح کی بھی نیک حالت ویسی ہی ہو جاتی ہے۔

سلہ کنٹھی جناب مترجم مشرپ یا مجھادو جس کو پنجابی زبان میں گلے کا ہار کہتے ہیں جس سے کہ مالا جپا جاتا ہے۔

اسے کا ذات اور بیدوں کی حفاظت کرنے والے پرمیشور بطاقت کل - قادرِ مطلق آپنے اپنی باتی (مہما) باوجود کی رستے عالم کے سب جنتوں کو دیاپت کر رکھا رکھا ہے - وہ آپ کی جو حاضر و ناظر پاک ذات ہے اس کو برہم چریہ - راست گفتاری - شدھ من کا ضبط ، دم ضبط حواس یوگا بھیاس - نفس کشی - نیک صحبت وغیرہ تپسیا سے محروم جو خام علم والی روح ہے (اجتہ کرتن) والی ہے وہ اس تیری ذات کو حاصل نہیں کرتی اور جو مذکورہ تپ (ریاضت) سے پاک ہوئے ہیں وہ ہی اس ریاضت کو کرتے ہوئے اس تیری پاک ذات کو اچھی طرح حاصل کرتے ہیں جو ظاہر بالذات پرمیشور کی دنیا میں اعلےٰ نیک چلنی کی ریاضت کرتے ہیں وہ ہی پرمیشور کو حاصل کرنے کے لائق ہوتے ہیں ۔

اب غور کیجئے کہ رامانج وغیرہ لوگ اس منتر سے "چکرانکت" ہونا ثابت کیونکر کرتے ہیں ؟ بھلا کہئے وہ عالم تھے یا بےعلم ؟ اگر کہو کہ عالم تھے تو ایسے ناممکن معنے اس منتر کے کیوں لیتے ؟ کیونکہ اس منتر میں "अतप्ततनूः" لفظ ہے نہ کہ

"अतप्तभुजैकदेशः" "अतप्ततनूः"

یہ ناخن رسے سے کر چوٹی تک مجموعہ کا نام ہے - اس بات کو مان کر اگر آگ ہی سے تپانا چکرانکت لوگ قبول کریں تو اپنے اپنے جسم کو بھاڑ میں جھونک کر سب جسم کو جلادیں تو بھی اس منتر کے معنے سے خلاف ہے کیونکہ اس منتر میں راست گفتاری وغیرہ پاک کام کرنا تپ (ریاضت) لکھا ہے -

ऋतं तपः सत्यं तपः श्रुतं तपः शान्तं तपो दमस्तपः ॥

तैत्तिरी० प्र० । १० । अ० ८ ॥

تیتری اوپنشد ۔

ٹھیک ٹھیک نیک خیالات رکھنا - سچ ماننا - سچ بولنا - سچائی پر عمل کرنا دل کو ادھرم میں نہ جانے دینا - بیرونی حواسوں کو بے انصافی کے کاموں میں جانے سے روکنا یعنی جسم حواس اور دل سے نیک کاموں کا برتنا ذکر نا - وید وغیرہ سچے علوم کا پڑھنا پڑھانا - وید کے مطابق عمل کرنا وغیرہ اعلےٰ دھرم کے کاموں کا نام تپ ہے - دھات کو تپا کر کھال کو جلانا تپ نہیں کہاتا - دیکھو چکرانکت لوگ اپنے کو بڑے ویشنو مانتے ہیں لیکن اپنے بد رواج اور بد فعلی کی طرف توجہ نہیں دیتے قول جو اس کا بانی "شٹھ کوپ" ہوا ہے اس کی بابت چکرانکتوں ہی کی کتابوں اور بھکت مال کی کتاب میں جو لکھا ہے وہ مطلب جو نابھاجی نے لکھا ہے وہ -

بانا پڑا ویال کا تلک چھاپ اور مال
یم ڈرپے کالو کہہ بیٹھا نے بھوپال

یعنی بھگوان کا بانا تلک چھاپ اور مالا پہننا بڑا ہے جس سے یم راج اور راجہ بھی ڈرتے ہیں۔ ترشول کی مانند پیشانی پر تلک چھاپ نارائن داس، وشنو داس۔ یعنے جس کے داس لفظ آخر میں ہو ایسا نام رکھنا۔ مالا گلے کی رکھنا اور پانچواں منتر جیسے:-

ओं नमो नारायणाय ॥ १ ॥

پانچوں سے معمولی آدمیوں کے لئے منتر بنا رکھا ہے نیز

श्रीमन्नारायण चरणं शरणं प्रपद्ये । श्रीमते नारायणाय नमः । श्रीमते रामानुजाय नमः ॥

اس قسم کے منتر امیروں اور معززین کے لئے بنا رکھے ہیں۔ دیکھئے یہی ایک دکان ٹھیری! جیسا منہ ویسا تلک۔ ان پانچ سنسکاروں کو چکرانکت مکتی کے ذریعے مانتے ہیں۔ ان منتروں کے معنے۔

میں نارائن کا نمسکار کرتا ہوں۔ اور میں لکشمی والے نارائن کے قدموں کی شرن کو حاصل کرتا ہوں اور شری یُت نارائن کو نمسکار کرتا ہوں یعنی جو تعریف والا نارائن ہے اُس کو میرا نمسکار ہو۔ جیسے وام مارگی پانچ مکار مانتے ہیں ویسے چکرانکت پانچ سنسکار مانتے ہیں اور داغ دینے شنکھ چکر وغیرہ سے داغ دینے کے لئے وید منتر کا حوالہ دیا ہے۔ اس کی عبارت اور معنے حسب ذیل ہیں۔

पवित्रं ते विततं ब्रह्मणस्पते प्रभुर्गात्राणि पर्येषि विश्वतः । अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते शृतास इद्वहन्तस्तत्समाशत ॥ १ ॥ तपोष्पवित्रं विततं दिवस्पदे ॥ २ ॥ ऋ० मं० ९ सू० ८३ मं० १।२ ।

رگ منڈل ۹ سوکت ۸۳ منتر ۱ و ۲۔

چیلوں کو نصیحت کی کہ دیکھو یہ دونوں پاؤں ہمارے گرو کے ہیں۔ اِن دونوں کی خدمت کرنے سے اُسی کو آرام ملتا اور تکلیف دینے سے بھی اُسی ایک کو تکلیف ہوتی ہے۔

جیسے ایک گرو کی خدمت کرنے میں چیلوں نے تماشہ کیا اسی طرح جو ایک لازوال۔ ست چت آنند۔ عین علم۔ عین راحت۔ بغیر حد و د پرمیشور کے وشنو۔ رودر وغیرہ کئی نام ہیں ان ناموں کے معنے جیسے کہ اول باب میں ظاہر کر آئے ہیں دیکھنے چاہئیں۔ ان سچے معانی کو نہ جان کر شیو۔ شاکت۔ ویشنو وغیرہ سمپردائی لوگ باہم ایک دوسرے کے نام کی مذمت کرتے ہیں۔ بے وقوف ذرا بھی اپنی عقل کو دوڑا کر نہیں سوچتے ہیں کہ یہ سب وشنو رودر۔ شیو وغیرہ نام ایک لاشریک مطلق کل۔ ہمہ دان۔ پرمیشور کے کئی اوصاف افعال۔ عادات والا ہونے کے باعث اُسی کے مفہوم ہیں۔ بھلا کیا ایسے لوگوں پر پرمیشور کا غضب نہ ہوتا ہوگا۔

اب دیکھئے چکرانکت ویشنوؤں کی عجیب کارروائی۔

چکرانکت ویشنوؤں کا بیان

तापः पुण्ड्र् तथा नाम माला मन्त्रस्तथैव च ।
अमी हि पंच संस्काराः परमैकान्तहेतवः ॥
अतप्ततनूर्न तदामो अश्नुते । इतिश्रुतेः ॥
रामानुजपटलपद्धतौ ॥ رامانج پٹل پدھتی

اب یعنی شنکھ۔ چکر۔ گدا اور پدم کے نشانات کو آگ میں تپا کر بازو کی جڑ میں داغ دیکر پھر دودھ سے بھرے برتن میں بجھاتے ہیں اور کئی اُس دودھ کو پی بھی لیتے ہیں۔ اب دیکھئے تو انسان کے گوشت کا بھی ذائقہ اُس میں آتا ہوگا۔ ایسے ایسے فعلوں سے پرمیشور کو حاصل ہونے کی امید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدون شنکھ چکر وغیرہ سے جسم داغے جیو پرمیشور کو حاصل نہیں کرتا کیونکہ وہ [आम:] یعنی کچا ہے اور جیسے بادشاہت کی چپراس وغیرہ نشانات کے ہونے سے سرکاری نوکر جان کر اُس سے سب لوگ ڈرتے ہیں ویسے ہی وشنو کے شنکھ۔ چکر وغیرہ ہتھیاروں کے نقش دیکھ کر یمراج اور اُن کے گن ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

دوہا۔

جھکانا چاہئے ۔

"शिवस्य परमेश्वरस्यायं भक्तः शैवः" । "विष्णोः परमात्मनोऽयं भक्तः वैष्णवः" "गणपतेः सकल जगत् स्वामिनोऽयं सेवको गाणपतः" । "भगवत्या वाण्या अयं सेवकः भागवतः" । "सूर्यस्य चराचरात्मनोऽयं सेवकः सौरः"

یہ سب رُدر۔ شیو۔ وشنو۔ گنپتی۔ سوریہ وغیرہ پرمیشور کے اور بھگوتی سچائی کے بھگت اہل کلام کا نام ہے ۔

انہیں باتوں سے ایسا جھگڑا مچا ہے جیسے :-

ان متوں کے جھگڑوں کو ایک ہنسی مذاق کی مثال ٹھیک ظاہر کرتی ہے۔

۱۴۳- ایک کسی بیراگی کے دو چیلے تھے۔ وہ روزمرہ گورو کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔ ایک نے داہنے پاؤں اور دوسرے نے بائیں پاؤں کی خدمت کرنی بانٹ لی تھی۔ ایک روز ایسا ہوا کہ ایک چیلا کہیں بازار سودے کو چلا گیا اور دوسرا اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کر رہا تھا۔ اتنے میں گورو جی نے کروٹ بدلی تو اس کے پاؤں پر دوسرے گورو بھائی کا مخدوم پاؤں پڑا۔ اس نے سونٹا لے پاؤں پر کھینچ مارا۔ گورو نے کہا کہ ارے بدکار! تو نے یہ کیا کیا؟ چیلا بولا کہ میرے مخدوم پاؤں کے اوپر یہ پاؤں کیوں چڑھ گیا؟ اتنے میں دوسرا چیلا جو کہ بازار دکان کو گیا تھا آ پہنچا۔ وہ بھی اپنے مخدوم پاؤں کی خدمت کرنے لگا۔ دیکھا تو پاؤں سوجا پڑا ہے۔ بولا گورو جی! یہ میرے مخدوم پاؤں میں کیا ہوا؟ گورو نے سب ماجرا سنا دیا۔ وہ بھی بے وقوف تھا۔ نہ بولا نہ چالا۔ چپ چاپ سونٹا اٹھا کر بڑے زور سے گورو کے دوسرے پاؤں پر جو دے مارا۔ گورو نے بآواز بلند پکار مچائی۔ تب دونو چیلے سونٹے لے کر دوڑے اور گورو کے پاؤں کو پیٹنے لگے۔ تب تو بڑا شور و غل مچا اور لوگ سن کر آئے اور کہنے لگے کہ سادھو جی کیا ہوا؟ ان میں سے کسی عقلمند آدمی نے سادھو کو چھڑا کر پھر ان بیوقوف

؎ ان لفظوں کا ترجمہ: شیو یعنی کلیان کرنے والے پرمیشور کے بھگت کا نام شیو ہے۔ وشنو یعنی ہر جگہ بیاپک پرماتما کے بھگت کا نام وشنو ہے۔ گنپتی یعنی تمام جہانوں کے مالک پرماتما کے سیوک کا نام گانپت ہے وغیرہ وغیرہ۔

ہے۔ کیا پرمیشور کے قانون قدرت کو کوئی اُلٹا کر سکتا ہے؟ جیسا جس درخت کا بیج پرمیشور نے بنایا ہے اُسی سے وہ درخت پیدا ہو سکتا ہے اور طرح پر نہیں۔ اس لئے جتنا رُدراکش، بھسم، تلسی، کمل اکش، گھاس، چندن وغیرہ کو گلے میں پہننا ہے وہ سب جنگلی وحشی انسانوں کا کام ہے۔ ایسے وام مارگی اور شیو بہت اُلٹے کام کرنے والے، مخالف اور فرائض کے ترک کنندہ ہوتے ہیں۔ اُن میں جو کوئی نیک مرد ہے وہ ان باتوں پر اعتقاد نہ رکھ کر اچھے کام کرتا ہے۔ جو رُدراکش بھسم رکھنے سے یم راج کے دوت (فرشتے) ڈرتے ہیں تو پولیس کے سپاہی بھی ڈرتے ہوں گے۔ جب رُدراکش بھسم رکھنے والوں سے کُتا، شیر، سانپ، بچھو، مکھی اور مچھر وغیرہ بھی نہیں ڈرتے تو عدل کرنے والے یم راج کے گن (نوکر) کیوں کر ڈریں گے؟

۳۵ (سوال) وام مارگی اور شیو تو اچھے نہیں لیکن ویشنو تو اچھے ہیں۔

ویشنو بھی وید مخالف ہیں

(جواب) یہ بھی وید کے برخلاف چلنے سے اُن سے بھی زیادہ بُرے ہیں۔

(سوال)

"नमस्ते रुद्रमन्यवे"
"कृष्णवमसि" "वामनाय च"
"गणानान्त्वा गणपतिं हवामहे"।
"भगवती भूयाः"। "सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च"

۳۶۔ اس قسم کے وید کے حوالوں سے شیو وغیرہ مت ثابت ہوتے ہیں پھر کیوں رد کرتے ہو؟

ویشنو، شیو آدی مت وید سے ثابت نہیں ہوتے۔

(جواب) ان قولوں سے شیو وغیرہ مت ثابت نہیں ہوتے کیونکہ रुद्र (رودر) پرمیشور، پران وغیرہ ہوا، روح، آگ وغیرہ کا نام ہے۔ غصہ کرنے والے رودر یعنی بدوں کو رُلانے والے پرمیشور کو سر جھکانا، پران اور معدہ کی حرارت کو خوراک دینا۔ اس کا مطلب ہے۔

[नम इति अन्ननाम–निघं० २ । ७]

جو منگل کاری سب دنیا کی بہتری کرنے والا ہے اُس پرمیشور کو سر

میں مہادیو، وشنو، اور برہما وغیرہ کی حقارت اور دیوی کی عظمت لکھی ہے۔ اسی طرح شیو پران میں دیوی وغیرہ کی بہت حقارت لکھی ہے۔ یعنی یہ سب مہادیو کے غلام اور مہادیو سب کا مالک ہے جو رُدراکش یعنی ایک درخت کے پھل کی گٹھلی اور راکھ لگانے سے مکتی مانتے ہیں تو راکھ میں لوٹنے والے گدھا وغیرہ حیوان اور گھونگھرو وغیرہ کے چھیدنے والے بھیل کنجڑا وغیرہ مکتی کیوں نہ پائیں اور سؤر، کتے، گدھا وغیرہ حیوان راکھ میں لوٹنے والوں کی مکتی کیوں نہیں ہوتی؟

(سوال) کالاگنی رُدر اُپنشد میں بھسم لگانے کی ترکیب لکھی ہے وہ کیا جھوٹی ہے؟ اور

رُدراکش بھسم تلک کی اجازت وید میں نہیں ہے

“त्र्यायुषं जमदग्नेः” यजुर्वेद वचन ।

اس قسم کے وید منتروں سے بھی بھسم لگانے کی ترکیب اور پرانوں میں رُدر یعنی آنکھ کے آنسو گرنے سے جو درخت ہوا اُسی کا نام رُدراکش ہے۔ اسی لئے اس کے پہننے میں ثواب لکھا ہے ایک بھی رُدراکش پہنے تو سب گناہوں سے چھوٹ کر سورگ کو جاتے، یم راج کا ساموتا اور نرک (دوزخ) کا ڈر نہیں رہتا۔

(جواب) کالاگنی رُدر اُپنشد کسی ہر رکھوڑیا "انسان یعنی خاک رمانے والے نے بنائی ہے کیونکہ

“यस्य प्रथमा रेखा सा भूर्लोकः”

اس قسم کے قول اس میں فضول ہیں۔ جو ہر روز ماتھے پر پہلی شکل بنائی جاتی ہے وہ بھولوک یا اُس کا مفہوم کیسے ہو سکتا ہے اور بھی

“त्र्यायुषं जमदग्नेः”

اس قسم کے منتروں سے راکھ یا ترپنڈ لگانے کے مفہوم نہیں بلکہ

“चक्षुर्वै जमदग्निः” ॥ शतपथ ।

اے پرمیشور! میری آنکھ کی روشنی تین گنا یعنی تین سو برس تک رہے اور میں بھی ایسے دھرم کے کام کروں کہ جس سے بینائی ضائع نہ ہو۔

بھلا یہ کتنی بڑی جہالت کی بات ہے کہ آنکھ کے آنسو گرنے سے بھی درخت پیدا ہو سکتا

ویشنو مت کا آغاز

۴۱۔ راجہ بھوج کے ڈیڑھ سو برس بعد ویشنو مت کا آغاز ہوا۔ ایک شٹھ کوپ نامی کنجر قوم میں پیدا ہوا تھا اُس نے تھوڑا سا پھیلا۔ اُس کے پیچھے منی واہن بھنگی خاندان میں پیدا شدہ اور تیسرا یادونا چاریہ یون (مسلمان) خاندان میں پیدا شدہ آچاریہ ہوا۔ بعد ازاں برہمن خاندان میں پیدا شدہ جو تھا رامانج ہوا اُس نے اپنا مت پھیلایا۔

وشنو پران وغیرہ ویشنوؤں نے بنائے۔

۴۲۔ شیووں نے شیو پران وغیرہ۔ شاکتوں نے دیوی بھاگوت وغیرہ۔ ویشنوؤں نے وشنو پران وغیرہ بنائے۔ اُن میں اپنا نام اس لئے نہیں رکھا کہ ہمارے نام سے بنیں گے تو کوئی مستند نہ مانے گا اس لئے ویاس وغیرہ رشیوں کے نام رکھ کر پران بنائے۔ نام بھی ان کا حقیقت میں نوین (نیا) رکھنا چاہئے تھا لیکن جیسے کوئی مفلس اپنے بیٹے کا نام مہاراجہ اور نئی چیز کا نام قدیم رکھ دے تو کیا تعجب ہے اب ان کے باہمی جیسے جھگڑے ہیں ویسے ہی پرانوں میں بھی لکھے ہیں۔

دیوی بھاگوت پران کی کہانی کا حال۔

۴۳۔ دیکھو! دیوی بھاگوت میں "شری" نامی ایک دیوی عورت جو شری پور کی مالک لکھی ہے اُسی نے سب دنیا کو بنایا اور برہما وشنو۔ مہادیو کو بھی اُسی نے پیدا کیا۔ جب اُس دیوی کی خواہش ہوئی تب اُس نے اپنا ہاتھ گھسا اُس سے ہاتھ میں ایک آبلہ ہوا۔ اُس میں سے برہما کی پیدائش ہوئی۔ اُس کو دیوی نے کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ برہما نے کہا کہ تو میری ماں ہے میں تجھ سے شادی نہیں کر سکتا۔ ایسا سن کر ماں کو غصہ ہوا اور لڑکے کو جلا کر خاک کر دیا اور پھر ہاتھ گھس کر اسی طرح دوسرا لڑکا پیدا کیا اس کا نام وشنو رکھا۔ اُس کو بھی اسی طرح کہا۔ اس نے بھی نہ مانا تو اس کو بھی راکھ کر دیا۔ پھر اسی طرح تیسرے لڑکے کو پیدا کیا۔ اس کا نام مہادیو رکھا اور اس کو کہا کہ تو مجھ سے شادی کر۔ مہادیو بولا میں تجھ سے شادی نہیں کر سکتا۔ تو دوسری عورت کا جسم بنائے۔ دیوی نے ویسا ہی کیا۔ تب مہادیو بولا کہ یہ دو جگہ راکھ سی کیا پڑی ہے؟ دیوی نے کہا کہ یہ دونوں تیرے بھائی ہیں انہوں نے میرا حکم نہ مانا اس لئے راکھ کر دیئے۔ مہادیو نے کہا کہ میں اکیلا کیا کروں گا؟ ان کو زندہ کر دے اور دو عورتیں اور پیدا کر تینوں کی شادی تینوں سے ہوگی ایسا ہی دیوی نے کیا۔ پھر تینوں کی تینوں کے ساتھ شادی ہوئی۔ واہ رے! ماں سے شادی نہ کی اور بہن سے کر لی۔ کیا اس کو جائز سمجھنا چاہئے؟ پھر اندر وغیرہ کو پیدا کیا۔ برہما۔ وشنو۔ رودر اور اندر ان کو پالکی کے اٹھانے والے کہار بنایا۔ اس قسم کے گپوڑے بے سروپا جو بے ہودہ لکھے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ اس دیوی کا جسم اور اس شری پور کا بنانے والا اور دیوی کے والدین کون تھے؟ اگر کہو کہ دیوی ازلی ہے تو جو ترکیب سے پیدا ہوئی چیز ہے وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اگر ماں بیٹے کی شادی کرنے میں ڈر ہے تو بھائی بہن کی شادی میں کونسی اچھی بات ہے؟ جیسی اس دیوی بھاگوت

براہمنوں کے گھر میں ہے جس کو لکھوانا کے راؤ صاحب اور اُن کے گُماشتے رامدیال چوبے جی نے اپنی آنکھ سے دیکھ کے اس میں صاف لکھا ہے کہ ویاس جی نے چار ہزار چار سو اور اُن کے شاگردوں نے پانچ ہزار چھ سو شلوک والا یعنی کُل دس ہزار شلوکوں کے اندازہ مہابھارت بنایا تھا وہ مہاراجہ بکرماجیت کے زمانہ میں بیس ہزار، مہاراجہ بھوج کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے زمانہ میں پچیس ہزار اور اب میری آدھی عمر میں تیس ہزار شلوک والی مہابھارت کی کتاب ملی۔ جو ایسی ہی بڑھتی گئی تو مہابھارت کی کتاب ایک اونٹ کا بوجھ ہو جائیگی اور رشی منیوں کے نام سے پُران وغیرہ کتابیں بناویں گے تو آریہ ورتی لوگ توہمات کے دام میں پھنس کر ویدک دھرم سے گر کر خراب ہو جائیں گے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجہ بھوج کو کچھ ویدوں کا خیال تھا۔ اُن کے بھوج پربندھ میں لکھا ہے کہ

घट्यैकया क्रोशदशैकमश्वः सुकृत्रिमो गच्छति चारुगत्या ।
वायुं ददाति व्यजनं सुपुष्कलं विना मनुष्येण चलत्यजस्रम् ॥

۲۸۔ راجہ بھوج کی بادشاہت میں اور اُس کے نزدیک ایسے ایسے کاریگر لوگ تھے کہ جنہوں نے گھوڑے کی شکل والی ایک سواری منتر کلا والی بنائی تھی کہ جو ایک کچی گھڑی میں گیارہ کوس اور ایک گھنٹے میں ساڑھے ستائیس کوس جاتی تھی۔ وہ زمین اور ہوا میں بھی چلتی تھی۔

زمین اور ہوا میں چلنے والا کل کا گھوڑا۔

۲۹۔ اور دوسرا پنکھا ایسا بنایا تھا کہ بغیر انسان کے چلانے کل منتر کے زور سے ہمیشہ چلتا رہتا اور کافی ہوا دیتا تھا جو یہ دونوں چیزیں آج تک بنی رہتیں تو یورپین لوگ اتنے مغرور نہ ہو جاتے۔

کسی زمانہ میں ایک عجیب کل کا پنکھا بھی ایجاد ہوا تھا۔

۳۰۔ جب پوپ جی اپنے چیلوں کو جینیوں سے روکنے لگے اور تب بھی وہ مندروں میں جانے سے نہ رک سکے اور جینیوں کی کتھا میں بھی لوگ جانے لگے جینیوں کے پوپ ان پوپوں کے چیلوں کو بہکانے لگے تب پورانیوں نے سوچا کہ اس کی کوئی تدبیر کرنی چاہئے۔ نہیں تو اپنے چیلے جینی ہو جائیں گے۔ پھر پوپوں نے یہی صلاح کی کہ جینیوں کی مانند اپنے بھی اوتار، مندر، مورتی اور کتھا کی کتابیں بناویں ان لوگوں نے جینیوں کے چوبیس تیرتھنکروں کی مانند چوبیس اوتار، مندر اور مورت بنائے اور جیسے جینیوں کے آدی اور اُتر پُران وغیرہ ہیں۔ ویسے ہی اٹھارہ پُران بنانے لگے۔

پوپوں نے جینیوں کی نقل پر بت خانے وغیرہ بنائے۔

کسی شاعر نے کہا ہے کہ

"स्वार्थी दोषं न पश्यति"

خود غرض لوگ اپنی غرض کے پورا کرنے میں برے کاموں کو بھی اچھا سمجھ کر عیب کو نہیں دیکھتے ہیں جیسے پاشان وغیرہ مورتی اور جگن ناتھ کی پرستش میں تمام دھرم ارتھ - کام موکش وغیرہ سدھی ماننے لگے ۔ راجہ بھوج کے بعد جب جینی لوگ اپنے بت خانوں میں بت قائم کرنے لگے اور ان کے دیدار اور زیارت کو آنے جانے لگ گئے۔ تب تو ان پوپوں کے چیلے بھی جینیوں کے بت خانوں میں جانے آنے لگے اور ادھر مغرب میں کچھ دیگر مذہب شروع ہو گئے اور مسلمان لوگ بھی آریہ ورت میں آنے جانے لگ گئے تھے اس وقت پوپوں نے یہ شلوک بنایا۔

न वदेद्यावनीं भाषां प्राणैः कण्ठगतैरपि ।
हस्तिना ताड्यमानोऽपि न गच्छेज्जैनमन्दिरम् ॥

چاہے کتنی ہی مصیبت میں مبتلا ہو اور پران کنٹھ گت یعنی موت کا وقت بھی کیوں نہ آیا ہو تو بھی یاونی یعنی ملیچھ بھاشا (مسلمانی زبان) منہ سے نہ بولے اور مست ہاتھی مارنے کو کیوں نہ دوڑا آتا ہو اور جین کے مندر میں جانے سے جان بچتی ہو تو بھی جین مندر میں داخل نہ ہو - بلکہ جین مندر میں داخل ہو کر بچنے سے ہاتھی کے سامنے جا کر مر جانا اچھا ہے ایسے ایسے اپنے چیلوں کو اپدیش کرنے لگے جب ان سے کوئی حوالہ پوچھتا تھا کہ تمہارے مذہب میں کسی ماننے کے قابل کتاب کا بھی حوالہ ہے؟ تو

۲۷ - کہتے تھے کہ ہاں ہے۔ جب وہ پوچھتے تھے کہ دکھلاؤ تب مارکنڈے پران وغیرہ کے قول پڑھتے اور سناتے تھے۔ جیسا کہ درگا پاٹھ میں دیوی کا ذکر لکھا ہے۔ راجہ بھوج کے عہد سلطنت میں ویاس جی کے نام سے مارکنڈے اور شیو پران کسی نے بنا کر شائع کیا تھا۔ اُس کی خبر راجہ بھوج کو معلوم ہونے پر ان پنڈتوں کو ہاتھ کاٹنے وغیرہ کی سزا دی۔ اور ان سے کہا کہ جو کوئی کتاب نظم وغیرہ تصنیف کرے تو اپنے نام سے بنا دے۔ رشیوں منیوں کے نام سے نہیں۔ یہ بات راجہ بھوج کی بنائی سنجیونی نامی تاریخ میں لکھی ہے کہ جو گوالیار کے راج "بھنڈ" نامی شہر کے تیواڑی

راجہ بھوج کے عہد میں مارکنڈے اور شیو پران بنائے گئے۔

شیومت بھی ہو گئے تھے لیکن ان کا بہت زور نہیں ہوا تھا۔ مہاراجہ وکرماجیت کے بعد شیولوں کا زور بڑھ گیا +

شیووں میں پاشوپت وغیرہ بہت سی شاخیں ہوئی تھیں جیسے وام مارگیوں میں دس مہاودیا وغیرہ کی شاخیں ہیں۔ لوگوں نے شنکراچاریہ کو شیو کا اوتار ٹھہرایا۔ ان کے پیرو سنیاسی بھی شیومت میں شامل ہو گئے۔ اور وام مارگیوں سے بھی ملتے رہے۔ وام مارگی دیوی کی عبادت کرنے والے ہوتے جو کہ شیو جی کی عورت ہے اور شیو مہادیو کی عبادت کرنے والے ہوئے +

رودراکش اور بھسم دھارن کرنے والوں کا بیان

+ یہ دونوں رودراکش اور بھسم دھارن آج تک کرتے ہیں لیکن جتنے وام مارگی وید کے مخالف ہیں ویسے شیو نہیں ہیں +

धिग् धिक् कपालं भस्मरुद्राक्षविहीनम् ॥ १ ॥

रुद्राक्षान् कण्ठदेशे दशनपरिमितान्मस्तके विंशती द्वे
षट् षट् कर्णप्रदेशे करयुगलगतान् द्वादशान्द्वादशैव ।
बाह्वोरिन्दोः कलाभिः पृथगिति गदितमेकमेवं शिखायाम्
वक्षस्यष्टाऽधिकं यः कलयति शतकं स स्वयं नीलकण्ठः ॥२॥

اس قسم کے کئی طرح کے شلوک ان لوگوں نے بنائے اور کہنے لگے کہ جس کے ماتھے پر بھسم اور گلے میں رودراکش نہیں ہے اس پر لعنت ہے۔

"तं त्यजेदन्त्यजं यथा"

اس کو چنڈال کی مانند ترک کرنا چاہئے۔

جو گلے میں بتیس۔ سر میں چالیس۔ چھ چھ کانوں میں۔ بارہ بارہ ہاتھوں میں۔ سولہ سولہ بازوؤں میں ایک چوٹی میں اور چھاتی پر ایک سو آٹھ رودراکش پہنتا ہے۔ وہ خود مہادیو کی مانند ہے۔ ایسا ہی شاکت بھی مانتے ہیں۔ پھر ان وام مارگی اور شیووں نے صلاح کر کے بھگ لنگ کو قائم کیا جس کو جلادھاری اور لنگ کہتے ہیں اور اس کی پرستش کرنے لگے۔ ان بے شرموں کو ذرا بھی شرم نہ آئی کہ یہ پاگل پن کا کام ہم کیوں کرتے ہیں؟

سب وید - من وغیرہ اور حواس وغیرہ اشیاء - پرتھوی وغیرہ بھوت اور سب جیووں میں پرماتما ضابط القلوب ہو کر قائم ہے کیونکہ اُسی پرماتما کے موجود کل ہونا وغیرہ اوصاف سب جگہ اُپ نشدوں میں مشہور ہیں +۹۹+

جسم رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم سے جیو کا فرق ذات سے ثابت ہے +۱۰۰+

اس قسم کے شاریرک سوتروں سے بھی ذات سے ہی برہم اور جیو کا فرق ثابت ہے ویسے ہی ویدانتیوں کی پیدائش اور قیامت بھی صادق نہیں آسکتی کیونکہ وہ اُپ کرم یعنی شروع برہم سے اور اُپ سنگھار یعنی پیدائش و فنا بھی برہم ہی میں کرتے ہیں جب وہ سوا کوئی وجود نہیں مانتے تو پیدائش اور فنا بھی برہم کے وصف ہو جاتے ہیں - مگر آفرینش اور فنا سے بری برہم کی تشریح وید وغیرہ سچے شاستروں میں کی ہے - پس نو وید انتیوں پر خفا ہوگا کیونکہ لا تغیر غیر متبدل - پاک - ازلی - مطلق سے مبرا وغیرہ اوصاف والے برہم میں تبدیلی - آفرینش - اور لاعلمی وغیرہ کا امکان کسی طرح نہیں ہو سکتا +

اور فنا کے ہونے پر بھی برہم - حالت علت میں مادہ - اور جیو برابر قائم رہتے ہیں - اس لئے اُپ کرم (آفرینش) اور اُپ سنگھار (فنا) کے بارہ میں بھی ان (نوین) ویدانتیوں کی لفاظی جھوٹی ہے +

اس قسم کی دیگر بہت سی غلط باتیں ہیں کہ جو شاستر اور پرتیکش وغیرہ پرمانوں کے خلاف ہیں +

۲۴ - اس کے بعد کچھ جینیوں اور شنکر آچاریہ کے پیرووں کے اُپدیش کے اثرات آریہ ورت میں پھیلتے تھے اور باہم تردید و تائید بھی جاری تھی - شنکر آچاریہ کے تین سو برس پیچھے اُجین شہر میں وکرم آدتیہ راجہ کچھ اقبال مند ہوا جس نے سب راجاؤں کے درمیان پھیلی ہوئی لڑائی کو رفع کر امن قائم کیا - بعد ازاں بھرتری ہری راجا شاعری وغیرہ شاستر اور دیگر علوم میں بھی کچھ کچھ فاضل ہوا اس نے تارک الدنیا ہو کر سلطنت کو چھوڑ دیا وکرم آدتیہ کے پانچسو برس بعد راجہ بھوج ہوا اس نے تھوڑی سی صرف نحو اور شاعری صنعت وغیرہ کی اتنی اشاعت کی کہ اُس کے عہد سلطنت میں کالیداس بکری چرانے والا بھی رگھو ونش کاویہ کا مصنف ہوا - راجہ بھوج کے پاس جو کوئی اچھا شلوک بنا کر لے جاتا تھا اس کو بہت سی دولت دیتے تھے اور اُس کی عزت ہوتی تھی - اس کے بعد راجاؤں رئیسوں نے پڑھنا ہی چھوڑ دیا +

راجہ بھرتری ہری - بھوج اور کالیداس -

۲۵ - اگرچہ شنکر آچاریہ سے پہلے وام مارگیوں کے بعد شیو وغیرہ سمپردائی مت والے

(۱) ودوشت ترجمہ پرتیکش پرمان کی تعریف کے لئے دیکھو تیسرا باب +

दिव्यो ह्यमूर्तः पुरुषः स बाह्याभ्यन्तरो ह्यजः । अप्राणो ह्यमनाः शुभ्रो ह्यक्षरात्परतः परः ॥ मुण्डकोपनिषदि मु० २ । खं० १ । मं० २ ॥

مُنڈک اُپنشد ۲-۱-۲

وہ یعنی پاک شکل والا ہونے کی خاصیت سے بڑی سب میں حاضر ناظر۔ باہر بھیتر یکساں حالت کے لحاظ سے پورن۔ اَج یعنی پیدائش، موت، جسم اختیار کرنے وغیرہ سے پاک۔ سانس لینے دینے جسم اور من کے تعلق سے آزاد۔ تجلی بالذات وغیرہ پرمیشور کی صفات ہیں۔ اور اکشر یعنی غیر فانی پرکرتی سے پرے یعنی لطیف جو جیو ہے اُس سے بھی پرے۔ برہم یا پرمیشور لطیف ہے۔ پرکرتی اور جیو سے برہم کا فرق جتانے والی وجوہات کے باعث پرکرتی اور جیووں سے برہم جدا ہے ۳

اسی موجود کل برہم میں جیو کا جیو میں برہم کا یوگ (وصل) بیان کرنے سے جیو اور برہم جدا جدا ہیں کیونکہ یوگ (ملاپ) فاصلہ والی چیزوں کا ہوتا ہے ۴

اس برہم کے تمام ناظر الفنون وغیرہ اوصاف بیان کئے ہیں اور جیو کے اندر محیط ہونے کی وجہ سے لحاظ جو محیط برہم سے الگ ہے کیونکہ محاط اور محیط کل کا تعلق بھی جدا جدا ہونے کی حالت میں بن سکتا ہے ۵

جیسے پرمیشور جیو سے ذات میں جدا ہے ویسے حواس، باطن کرن، پرتھوی وغیرہ وغیرہ بھوت دشائیں، ہوا، سورج وغیرہ نورانی صفات کے جوگ کے باعث اور دیوتا کہلانے والے عالموں سے بھی پرمیشور جدا ہے ۶

"गुहां प्रविष्टौ सुकृतस्य लोके"

اس قسم کے اپنشدوں کے اقوال سے جیو اور پرمیشور جدا ہیں۔
ایسا ہی اپنشدوں میں بہت مقامات پر ذکر آیا ہے ۷

"शारीरे भवः शारीरः"

جسم رکھنے والا جیو برہم نہیں ہے کیونکہ برہم کے وصف عمل اور فطرت جیو میں نہیں گھٹتے ۸

اگر ایسا نہ ہو تو

नेतरोऽनुपपत्तेः ॥ १ । १ । १६ ॥

भेदव्यपदेशाच्च ॥ १ । १ । १७ ॥

विशेषणभेदव्यपदेशाभ्यां च नेतरौ ॥ १ । २ । २२ ॥

अस्मिन्नस्य च तद्योगं शास्ति ॥ १ । १ । १९ ॥

अन्तस्तद्धर्मोपदेशात् ॥ १ । १ । २० ॥

भेदव्यपदेशाच्चान्यः ॥ १ । १ । २१ ॥

गुहां प्रविष्टावात्मानौ हि तद्दर्शनात् ॥ १ । २ । ११ ॥

अनुपपत्तेस्तु न शारीरः ॥ १ । २ । ३ ॥

अन्तर्याम्यधिदैवादिषु तद्धर्मव्यपदेशात् ॥ १ । २ । १८ ॥

शारीरश्चोभयेऽपि हि भेदेनैनमधीयते ॥ १ । २ । २० ।

व्यास मुनिकृतवेदान्तसूत्राणि ॥

ویاس جی کرت ویدانت سُوتر

برہم کے علاوہ دوسرا یعنے جیو دُنیا کا بنانے والا نہیں ہے کیونکہ اس محدود طاقت اور محدود علم والے جیو کا کائنات کا فاعل ہونا صادق نہیں آسکتا لہٰذا جیو برہم نہیں ++

"रसं ह्येवायं लब्ध्वानन्दीभवति"

یہ اُپنشد کا قول ہے

جیو اور برہم جدا جدا ہیں کیونکہ ان دونوں کا فرق بیان کیا ہے۔ جو ایسا نہ ہوتا تو رس یعنی آنند سروپ برہم کو پاکر جیو آنند حاصل کرتا ہے۔ یہ حاصل ہونے والے برہم اور حاصل کرنیوالے جیو کا بیان نہیں ہو سکتا اس لئے جیو اور برہم ایک نہیں ۔

¹ ترجمہ بجناب مترجم رس (برہم) کو پاکر جیو آنند شاد ہوتا ہے ۔

یعنی جیو اپنی اصلی ذات کو حاصل ہو کر ظاہر ہوتا ہے جو کہ پہلے برہم سروپ تھا کیونکہ لفظ (سواستے) اپنی برہم ذات کبھی جاتی رہتی ہے ۔ ۔

"अयमात्मा अपहतपाप्मा"

اس قسم کے بیانات اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو برہم سروپ سے قائم ہوتا ہے جیسے جینی آچاریہ کا مت ہے ۔ ۲۔

اور اوڈولومی آچاریہ بیہدار ینک کے اس بیان کی بنا پر کہ جیو آتما کی ذات وہ برہم ہی ہے یہ مانتا ہے کہ مکتی کی حالت میں جیو صرف چیتن سروپ ہو کر رہتا ہے ۔ ۳۔

ویاس جی انہی مذکورہ بالا بیانات وغیرہ اور جلال حاصل کرنے کی وجوہات سے جیو کے برہم سروپ ہونے میں مطابقت مانتے ہیں ۔ ۴۔

یوگی جلال پاکر اپنے برہم سروپ کو حاصل کر کے دوسرے مالک سے آزاد ہو جاتا ہے ۔ یعنی خود اپنے آپ کا اور سب کا مالک بن کر برہم سروپ ہو کر مکتی میں رہتا ہے ۔

(جواب) ان سوتروں کے معنے ایسے نہیں بلکہ ان کے یہ معنی ہیں۔ سنیئے! جب تک جیو اپنی پاک ذات کو حاصل کر کے یعنی سب آلائشوں سے مبرا ہو کر پاک نہیں ہوتا تب تک یوگ سے جلال کو حاصل کر کے اپنے اندر یامی برہم کو حاصل کر کے سرور میں نہیں ہو سکتا ۔ ۱۔

اسی طرح جب گناہ وغیرہ سے مبرا ہو کر جلال والا یوگی ہوتا ہے تب ہی برہم کے ساتھ مکتی کے سرور کو بھوگ سکتا ہے جیسا جینی آچاریہ کا اعتقاد ہے ۔ ۲۔

جب بے علمی وغیرہ عیبوں سے مبرا ہو کر پاک محض چیتن ذات سے جیو قائم ہوتا ہے تب ہی

"तत्रसकाय"

یعنی برہم سروپ کے ساتھ تعلق کو حاصل کرتا ہے ۔ ۳۔

جب برہم کے وصل سے جلال اور پاک علم معرفت کو حاصل کر کے زندگی میں ہی جیون مکت ہوتا ہے تب اپنی پاک اصلی ذات کو حاصل کر کے سرور پاتا ہے ۔ ایسا ادیاسن منی جی کا اعتقاد ہے ۔ ۴۔

جب یوگی کا ارادہ سچا ہوتا ہے تب خود پرمیشور کو پاکر مکتی کی راحت کو حاصل کرتا ہے ۔ وہاں خود مختار اور آزاد رہتا ہے ۔ جیسے دنیا میں کوئی اعلیٰ کوئی ادنیٰ ہوتا ہے ویسا مکتی میں نہیں۔ بلکہ سب مکت جیو ایک سے رہتے ہیں ۔ ۵۔

"पृथिवी जलाऽभिन्ना जड़त्वात्"

زمین اور پانی بے جان ہیں اس لئے ایک ہیں تو جیسے یہ بات درست کبھی نہیں ہو سکتی ویسے ہی اس کی بھی یہ تعریف فضول ہے کیونکہ کم علمی اور غلطی کرنا وغیرہ وصف جیو میں ہیں اور برہم کے اوصاف ہمہ دان اور غلطی سے پاک ہونا وغیرہ خاص صفات برہم میں ہیں جو جیو کی صفات کے خلاف ہیں۔ اس لئے برہم اور جیو الگ الگ ہیں مثلاً بو اور ٹھوس پن۔ خاک کی صفات ذائقہ اور چکنا پن سے جو کہ پانی کی صفات ہیں برخلاف ہیں اس لئے خاک اور آب بھی ایک نہیں ہو سکتے ۔

اسی طرح جیو اور برہم بھی تخصیص ہونے سے جیو اور برہم نہ کبھی ایک تھے نہ ہیں اور نہ کبھی ہونگے ۔ اتنی بات سے ہی اندازہ لگا لیجئے کہ ان میں کتنی لیاقت تھی ۔

جس نے یوگ وششٹھ بنایا ہے وہ کوئی نیا ویدانتی تھا ۔ والمیک ۔ وششٹھ اور رامچندر کا تصنیف یا بیان کردہ نہیں ہے کیونکہ وہ سب وید کے پیرو تھے وید کے خلاف نہ بنا سکتے اور نہ کہہ سن سکتے تھے ۔

۲۳۔ سوال ۔ ویاس جی نے جو شاریرک سوتر بنائے ہیں ان میں بھی جیو برہم کا ایک ہونا پایا جاتا ہے دیکھو ۔

شاریرک سوتروں کے صحیح ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ویاس جی بھی جیو برہم کو ایک نہیں مانتے تھے ۔

सम्पद्याऽऽविर्भावः स्वेन शब्दात् ॥ १ ॥
ब्राह्मेण जैमिनिरुपन्यासादिभ्यः ॥ २ ॥
चितितन्मात्रेण तदात्मकत्वादित्यौडुलोमिः ॥ ३ ॥
एवमप्युपन्यासात् पूर्वभावादविरोधं बादरायणः ॥ ४ ॥
अत एव चानन्याधिपतिः ॥ ५ ॥ वेदान्तद० अ०४ । पा०४। सू० १।५-७।९ ॥

ویدانت درشن ۴-۴ سوتر ۱ و ۵ تا ۷-۹ .

ہو سکتا اور یہ بات

"सन्मूला: सोम्येमा: प्रजा:"[1]

چھاندوگیہ اپنشد کے ان اقوال کے خلاف کہتے ہو۔

نوین ویدانتی: تم شنکر آچاریہ وغیرہ سے لے کر نشچل داس تک جو تم سے بڑھ کر پنڈت ہوئے ہیں اور جو انہوں نے لکھا ہے کیا تم اس کی تردید کرتے ہو؟ ہم کو تو شنکر آچاریہ اور نشچل داس وغیرہ بڑھیا معلوم ہوتے ہیں۔

سدھانتی: تم عالم ہو یا بے علم؟

نوین ویدانتی: ہم بھی تھوڑے سے عالم ہیں۔

سدھانتی: اچھا تو شنکر آچاریہ اور نشچل داس کے دعوے کو ہمارے سامنے ثابت کرو۔ ہم تردید کرتے ہیں جن کا دعویٰ ثابت ہو جائے وہی بڑا ہے۔ اگر ان کی اور تمہاری بات ناقابل تردید ہوتی تو ہم ان کی دلائل سے ہماری بات کی تردید کیوں نہ کر سکتے؟ اگر یہ کر سکو تو تمہاری اور ان کی بات قابل تسلیم ہو جائے۔

غالب ہے کہ شنکر آچاریہ وغیرہ نے تو جینیوں کے مت کی تردید کرنے ہی کے لئے یہ اصول بطور دلیل کے اختیار کیا ہو کیونکہ ملک اور زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے بہت سے اپنا فائدہ مقصد رکھنے والے عالم اپنی آتما کے علم کے خلاف بھی کر لیتے ہیں۔ اور اگر ان باتوں کو یعنی جیو اور ایشور کا ایک ہونا جہان کا جھوٹا ہونا وغیرہ سچ نہیں مانتے تھے تو ان کی بات سچی نہیں ہو سکتی۔

نشچل داس کی لیاقت دیکھئے۔

"जीवो ब्रह्माऽभिन्न: चेतनत्वात्"

یہ انہوں نے ورتی پربھاکر میں جیو اور برہم کے ایک ہونے میں دلیل دی ہے: چیتن (ذی شعور) ہونے کے سبب جیو برہم سے جدا نہیں۔ یہ نہایت کم سمجھ آدمی کی بات کی مانند ہے کیونکہ فقط تمیز سے ایک چیز دوسرے جیسی نہیں ہو جاتی۔ تمیز تفریق کا باعث ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی کہے کہ

[1] ترجمہ: اے عزیز! یہ تمام مخلوقات کی بنیاد ہستی مطلق ہے۔

(سدھانتی) نہیں بلکہ تمہاری سمجھ اُلٹی ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ پہلے اگیان کس کو ہوتا ہے؟

(نوین ویدانتی) برہم کو۔

(سدھانتی) برہم محدود العقل ہے یا ہمہ دان؟

(نوین ویدانتی) نہ ہمہ دان اور نہ محدود العقل۔ کیونکہ ہمہ دانی اور کم دانی عارضہ والے میں ہوتی ہے۔

(سدھانتی) اُپادھی (عارضہ) والا کون ہے؟

(نوین ویدانتی) برہم۔

(سدھانتی) تو برہم ہی ہمہ دان اور محدود العقل ہوا۔ تو تم نے ہمہ دانی اور محدود العقلی کی تردید کیوں کی تھی؟ اگر کہو کہ عارضہ فرضی یعنی جھوٹا ہے تو کلپک یعنی فرض کرنے والا کون ہے؟

(نوین ویدانتی) جیو برہم ہے یا کچھ اور ہے؟

(سدھانتی) کچھ اور ہے۔ کیونکہ اگر برہم سروپ ہو تو جس نے جھوٹا خیال کیا وہ برہم ہی نہیں ہو سکتا۔ جس کا خیال جھوٹا ہے وہ سچا کب ہو سکتا ہے؟

(نوین ویدانتی) ہم راستی اور دروغ (سچ اور جھوٹ) کو جھوٹ مانتے ہیں اور زبان سے بولنا بھی جھوٹ ہے۔

(سدھانتی) جب تم جھوٹ کہنے اور ماننے والے ہو تو جھوٹے کیوں نہیں؟

(نوین ویدانتی) کہتی ہو جھوٹ اور سچ ہماری ہی گھڑنت ہے۔ اور برہم دونوں کے شاہد اور مسکن ہیں۔

(سدھانتی) جب تم سچ اور جھوٹ کے مسکن ہوئے تو ساہوکار اور چور کی مانند تم ہی ہو گئے۔ لہذا تم قابل اعتبار بھی نہیں رہے۔ کیونکہ معتبر وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ سچ مانے۔ سچ بولے۔ اور سچ ہی کرے۔ جھوٹ نہ مانے۔ جھوٹ نہ بولے اور جھوٹ ہرگز نہ کرے۔ جب تم اپنی بات کو آپ ہی جھوٹ کرتے ہو تو تم خود جھوٹے بنتے ہو۔

(نوین ویدانتی) اناد مایا کو جو کہ برہم کے سہارے رہ کر برہم ہی پر پردہ ڈالتی ہے اُس کو مانتے ہو یا نہیں؟

(سدھانتی) نہیں مانتے۔ کیونکہ تم مایا کے معنے ایسے کرتے ہو کہ جس کا وجود نہ ہو اور عکس پڑے۔ اس بات کو وہ شخص مان سکتا ہے کہ جس کے دل کی آنکھ پھوٹ گئی ہو کیونکہ جس کا وجود ہی نہیں اُس کا عکس پڑنا بالکل ناممکن ہے۔ مثلاً بانجھ کے لڑکے کا عکس کبھی نہیں

جائیگا۔ اگر اُپادھی سے اکھنڈ (ناقابل تقسیم) برہم کے ایک حصّے کے پردہ کا اثر سب جگہ ہونے سے برہم اگیانی ہو جائیگا کیونکہ وہ ذی شعور ہے +

اور متھرا میں جس انتہ کرن والے برہم نے جو چیز دیکھی اُس کی یاد کاشی میں موجود اُسی انتہ کرن والے سے نہیں ہو سکتی کیونکہ

"अन्यदृष्टमन्यो न स्मरतीति न्यायात्"

ایک کے دیکھے کی یاد دوسرے کو نہیں ہو سکتی + جس چدابھاس برہم کے عکس نے متھرا میں دیکھا تھا وہ چدابھاس برہم کا عکس کاشی میں نہیں رہتا کیونکہ جو متھرا والے انتہ کرن میں ظاہر ہوتا ہے وہ کاشی والا برہم نہیں ہوتا +

اگر برہم ہی جیو ہے اور الگ نہیں تو جیو کو ہمہ دان ہونا چاہئے۔ اگر برہم کا عکس جدا ہے تو ہمہ بیتی یعنی پہلے دیکھے سنے کا علم کسی کو نہیں ہونا چاہئے +

اگر کہو کہ برہم ایک ہے اس لئے یاد رہتا ہے تو ایک مقام پر لاعلمی یا درد ہونے سے کل برہم کو لاعلمی یا درد ہونا چاہئے۔ اور ایسی ایسی مثالوں سے قدیم۔ پاک۔ علیم۔ آزاد فطرت والے برہم کو تم نے ناپاک۔ لاعلم اور مقید وغیرہ عیوب والا اور جس کے حصے نہیں ہو سکتے اُس کو حصوں والا کر دیا +

(نوین ویدانتی) بے شکل کا بھی عکس پڑتا ہے مثلاً آئینہ یا پانی وغیرہ میں آکاش کا عکس پڑتا ہے۔ وہ نیلے رنگ کا یا کسی اور طرح کا گہرا دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح برہم کا بھی سب انتہ کرنوں میں عکس پڑتا ہے +

(سدھانتی) جب آکاش کی کوئی شکل ہی نہیں ہے تو اُس کو آنکھ سے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ جو چیز دکھائی ہی نہیں دیتی وہ آئینہ اور پانی وغیرہ میں کس طرح دکھائی دیگی۔ گہری یا لطیف شکل والی چیز دکھائی دیتی ہے بے شکل نہیں +

(نوین ویدانتی) یہ جو اوپر نیلا سا دکھائی دیتا ہے اور جو آئینہ میں نظر آتا ہے کیا ہے؟

(سدھانتی) وہ زمین سے اُڑ کر گئے ہوئے آب۔ خاک۔ اور آتش کے ذرات ہیں۔ جہاں سے بارش ہوتی ہے وہاں پانی نہ ہو تو بارش کہاں سے ہو؟

اس لئے جو دور دور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے وہ پانی کا حلقہ ہے۔ جیسے کُہر دور سے گھنا سا اور نزدیک سے لطیف اور خیمہ کی مانند نظر آتا ہے ویسا ہی آکاش میں پانی نظر آتا ہے +

(نوین ویدانتی) کیا ہماری رسی سانپ اور خواب وغیرہ کی مثالیں غلط ہیں +

درحقیقت برہم نے جان اور بیتھ ہے۔ جیسے پانی کے ہزار برتن رکھے ہوں اُن میں سورج کے ہزار عکس نظر آتے ہیں اصل میں سورج ایک ہے۔ اُن برتنوں کے ٹوٹنے پانی کے بہنے یا پھینکنے سے سورج نہ ٹوٹتا نہ چلتا اور نہ پھیلتا ہے۔ اسی طرح انتہ کرنوں میں برہم کا عکس ہے کہ جسے آبھاس[1] کہتے ہیں پڑا ہے۔ جب تک انتہ کرن ہے تب ہی تک جیو ہے۔ جب انتہ کرن گیان رفعہ سے کٹ جاتا ہے تب جیو برہم سروپ ہے۔ اس چدابھاس کو اپنے برہم سروپ کی لاعلمی ہوتی ہے یعنی اپنے آپ کو فاعل بھوگنے والا۔ سکھی۔ دکھی۔ گنہگار۔ نیکوکار۔ پیدا ہوتا اور جینے مرنے کو اپنے پر لاحق کرتا ہے تب ہی تک دنیا کی بندشوں سے رہائی نہیں پاتا۔

(ستیارتھی) یہ مثال بیجا ہی نامعقول ہے کیونکہ سورج شکل والا اور پانی کے برتن بھی شکل والے ہیں۔ سورج پانی کے برتنوں سے جدا اور سورج سے پانی کے برتن بھی جدا ہیں تب ہی عکس پڑتا ہے۔ اگر بے شکل ہوتے تو اُن کا عکس کبھی نہ ہو سکتا۔

اور جیسے پرمیشور بے شکل موجود کل آکاش کی مانند ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے برہم کوئی شے یا کسی سے برہم جدا نہیں ہو سکتے اور ویاپیہ (محاط) و ویاپک (محیط کل) کے تعلق کے باعث ایک بھی نہیں ہو سکتے یعنی انویہ ویتریک بھاؤ (لازم ملزومیت اور جدائگی) کا ذات کے لحاظ سے دیکھنے کے باعث محاط اور محیط ملے ہوئے اور ہمیشہ جدا رہتے ہیں۔ اگر ایک ہوں تو اُن میں محاط اور محیط کے ہونے کا تعلق کبھی نہیں گھٹ سکتا۔ یہی برہدارنیک کے انتریامی براہمن میں صاف طور سے لکھا ہے۔

اور برہم کا عکس بھی نہیں پڑ سکتا کیونکہ بغیر شکل کے عکس کا ہونا ناممکن ہے۔ اور اگر انتہ کرن کے عارضہ کے باعث برہم کو جیو مانتے ہو سو تمہاری یہ بات بچے کی مانند ہے۔ کیونکہ انتہ کرن تو تبدیل پذیر اور جدا جدا ہیں اور برہم غیر متغیر اور حصول میں نہ بٹنے والا ہے۔ اگر تم برہم اور جیو کو جدا جدا نہ مانو تو اس کا جواب دو کہ جہاں جہاں انتہ کرن جائیگا وہاں وہاں کے برہم کو اگیانی اور جس جگہ کو انتہ کرن چھوڑیگا وہاں وہاں کے برہم کو گیانی کر دیگا یا نہیں؟

جس طرح چھاتہ روشنی کے بیچ میں جہاں جہاں جاتا ہے وہاں وہاں روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے اور جہاں سے ہٹتا ہے وہاں وہاں کی روشنی سے پردہ اٹھا دیتا ہے ویسے ہی انتہ کرن برہم کو ہر ایک لمحہ میں گیانی۔ اگیانی مقید اور آزاد کرتا

[1] سنسکرت لفظ آبھاس ہے۔ اور جو چیتن میں عکس ہو اس کو چدابھاس کہتے ہیں۔ ویدانتی صاحبان۔ مترجم

یعنی اپنے قول کی آپ تردید کرنے کی مانند ہے کیونکہ کہتے ہو کہ غیر علم والی ہے۔ مگر اس کو کوئی شخص یا چیز ہی شعور۔ سچ جھوٹ نہیں کہہ سکتے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے سونے میں پیتل ملا ہوا اس کا صراف سے امتحان کرایا جائے کہ آیا یہ سونا ہے یا پیتل تو تب وہ یہی کہیگا کہ اس کو ہم سونا یا پیتل نہیں کہہ سکتے بلکہ اس میں دونوں دھاتیں ملی ہوئی ہیں ۔

(ویدانتی) دیکھو جس طرح گھٹ آکاش (گھڑے کے اندر موجود آکاش) مٹھ آکاش (مقام کے اندر موجود آکاش) میگھ آکاش (بادلوں کا آکاش) اور مہت آکاش (آکاش عظیم) کی اپادھیاں (یعنی گھڑا۔ گھر اور بادلوں کے ہونے سے آکاش مختلف معلوم ہوتے ہیں درحقیقت مہت آکاش ہی ہے۔ اسی طرح بے علمی۔ کلیت جزویت اور اپادھیوں کے عارضوں کے باعث لاعلموں کو برہم جدا جدا معلوم ہو رہا ہے درحقیقت ایک ہی ہے۔ دیکھو آگے کے حوالہ میں کیا کہا ہے ۔

अग्निर्यथैको भुवनं प्रविष्टो रूपं रूपं प्रतिरूपो बभूव ।
एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा रूपं रूपं प्रतिरूपो बहिश्च ।

कठउ॰ वल्ली ५। मं॰ ९ ॥

کٹھ اپنشد ۵-۹

جس طرح آگ لمبی چوڑی۔ گول۔ چھوٹی بڑی سب قسم کی شکل والی چیزوں میں بیٹھ ہو کر ویسی ہی شکل میں دکھائی دیتی ہے اور ان سے الگ ہے۔ ویسے ہی ہمہ گیر پرمیشور انتہکرن[1] میں بیٹھ ہو کر انتہکرن کی شکل والا ہو رہا ہے لیکن ان سے جدا ہے ۔

(سدھانتی) یہ بھی تمہارا کہنا فضول ہے کیونکہ جیسے گھڑے۔ مکان۔ بادل اور آکاش کو الگ الگ مانتے ہو ویسے علت و معلول والے جہان اور جیو کو برہم سے اور برہم کو ان سے جدا مان لو۔

(ویدانتی) جس طرح آگ سب میں داخل ہو کر دیکھنے میں اس شکل کی نظر آتی ہے اسی طرح پرمیشور بے جان و جیتن میں بیٹھ ہو کر شکل والا یعنی کم علم لوگوں کو صورت والا نظر آتا

[1] انتہکرن قلب یعنی من بدھ چت اہنکار وغیرہ ۔
[illegible]

دور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح برہم میں جو جہان کا جھوٹا علم ہوا ہے وہ اور جگت (عالم) برہم کے عینی علم ہونے پر دور ہو جاتے اور برہم کا علم حاصل ہوتا ہے۔ جس طرح کہ سانپ کا کالعدم ہو جاتا اور رسی کا علم حاصل ہوتا ہے۔

(سدھانتی) برہم میں جہان کا غلط علم کس کو ہوا؟

(نوین ویدانتی) جیو کو۔

(سدھانتی) جیو کہاں سے ہوا؟

(نوین ویدانتی) اگیان یعنی لاعلمی سے۔

(سدھانتی) لاعلمی کہاں سے ہوئی اور کہاں رہتی ہے؟

(نوین ویدانتی) لاعلمی ازلی ہے اور برہم میں رہتی ہے۔

(سدھانتی) برہم میں برہم کی لاعلمی ہوئی یا کسی غیر کی؟ اور وہ لاعلمی کس کو ہوئی؟

(نوین ویدانتی) چدابھاس کو۔

(سدھانتی) چدابھاس کی ماہیت کیا ہے؟

(نوین ویدانتی) برہم۔ برہم کو برہم کی لاعلمی یعنی اپنی ذات کو آپ ہی بھول جاتا ہے۔

(سدھانتی) اس کے بھولنے کا باعث کیا ہے؟

(نوین ویدانتی) بے علمی۔

(سدھانتی) بے علمی محیط کل ہمہ داں کی صفت ہے یا محدود العقل کی۔

(نوین ویدانتی) محدود العقل کی۔

(سدھانتی) اچھا۔ تمہارے اعتقاد میں ماسوائے ایک غیر محدود ہمہ داں شعور بالذات کے دوسرا کوئی ذی شعور ہے یا نہیں۔ اور یہ کم علم والا وجود کہاں سے آیا؟ ہاں اگر مانو کہ کم علم والا ذی شعور وجود برہم سے جدا ہے تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو جب ایک حصے میں برہم کو اپنی ذات کی لاعلمی ہو تو سب حصوں میں لاعلمی پھیل جائے۔ جیسے جسم میں پھوڑے کی درد سب جسم کے حصوں کو نکما کر دیتی ہے۔ اسی طرح برہم بھی ایک حصے میں لاعلم اور درد میں مبتلا ہو تو کل برہم بھی لاعلم اور درد کو محسوس کرنے والا ہو جائے۔

(نوین ویدانتی) یہ سب اپادھی (عارضہ) کا وصف ہے برہم کا نہیں۔

(سدھانتی) اپادھی غیر علم والی ہے یا علم والی اور سچ ہے یا جھوٹ۔

(نوین ویدانتی) انرو چنیہ (ناگفتہ) ہے یعنی جس کو غیر علم والی یا علم والی یا سچ جھوٹ نہیں کہہ سکتے

(سدھانتی) یہ تمہارا کہنا۔ "वदतो व्याघातः"

(سدھانتی) اگر رسی کو وجود اور سانپ کو موہوم سمجھ کر اسی غلطی کے دام میں پھنسے ہو۔ کیا سانپ وجود نہیں ہے؟ اگر کہو کہ رسی میں نہیں تو وہ کسی اور جگہ تو ہے (اور اُس کا خیال دل میں ہے پس وہ سانپ بھی موہوم نہ رہا) اسی طرح ستون میں آدمی۔ صدف میں چاندی وغیرہ کی کیفیت جان لینا۔ اور خواب میں بھی جو نظر آتے ہیں وے کسی اور جگہ ہیں (اور اُن کے خیال آتما میں بھی ہیں) اس لئے وہ خواب بھی وجود میں موہوم شے کے تصور کر لینے کی مانند نہیں ۔

(ویدانتی) جو کبھی نہ دیکھا نہ سنا مثلاً اپنا سر کٹتا ہے اور آپ روتا ہے۔ پانی کی دھار اوپر جاری ہے۔ جو کبھی نہیں ہوا تھا وہ دیکھا جاتا ہے وہ امر واقع کیونکر ہو سکتا ہے؟

(سدھانتی) یہ مثال بھی تمہارے دعوے کو ثابت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ بغیر دید و شنید کے خیال پیدا نہیں ہوتا۔ خیال کے بغیر یادداشت اور یادداشت کے بغیر اظہار رُو برو نہیں ہوتا جب کسی سے سُنا یا دیکھا کہ فلاں شخص کا سر کٹا اور اُس کے بھائی یا باپ وغیرہ کو لڑائی میں مرتے ہوئے دیکھا اور فوارے کا پانی اوپر اٹھتے دیکھا یا سُنا۔ اُس کا خیال اُس کی آتما میں ہوتا ہے جب حالت بیداری سے الگ ہو کر دیکھتا ہے تب اپنی آتما میں وہی اشیا نظر آتی ہیں جو کو دیکھا یا سُنا ہوتا ہے۔ اور جب اپنے ہی میں دیکھتا ہے تب گویا اپنا سر کٹا آپ روتا اور اوپر کی طرف جاتی ہوئی پانی کی دھار نظر آتی ہے۔ یہ بھی وجود میں موہوم کے تصور کی مانند نہیں بلکہ جیسے نقشہ نویس پہلے سے دیکھے سُنے یا کئے ہوئے کو آتما سے (گویا) نکال کر کاغذ پر لکھ دیتے ہیں یا عکس لینے والا عکس کو دیکھ آتما میں شکل کو قائم کر ہو بہو لکھ دیتا ہے ۔

ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ کبھی کبھی خواب میں سابقہ یاد ہوئی بعض چیزوں کا اظہار ہوتا ہے مثلاً اپنے علم کو دیکھتا ہے اور جب کبھی بہت مدت تک پڑھے یا سُنے ہوئے مگر بھولے ہوئے علم کی یاد آتی ہے۔ تب یاد نہیں رہتا کہ جو میں نے اس وقت پڑھا سُنا یا کیا تھا اُسی کو دیکھتا سُنتا یا کرتا ہوں۔ جیسے بیداری میں یاد رکھتا ہے ویسے خواب میں یاد نہیں ہو سکتا ۔

لہٰذا تمہارے ادھیاس اور آروپ کی تعریف جھوٹی ہے۔ جو نوین ویدانتی لوگ وورت واد یعنی رسی میں سانپ وغیرہ کے اظہار کی تمثیل کو برہم میں جہان کے ظاہر ہونے کے بارہ میں دیتے ہیں وہ بھی درست نہیں ۔

(نوین ویدانتی) ادھشٹھان (مسکن) کے بغیر آروپ معلوم نہیں ہوتا۔ جیسے رسی نہ ہو تو سانپ معلوم نہیں ہو سکتا۔ جیسے رسی میں سانپ تینوں زمانوں میں نہیں ہے۔ لیکن تاریکی اور قدرے روشنی کے ملاپ ہونے سے اچانک رسی کو دیکھنے سے سانپ کا وہم پیدا ہو کر خوف سے انسان کانپتا ہے۔ جب اُس کو چراغ وغیرہ سے دیکھ لیتا ہے اُسی وقت وہم اور خوف

علم کی اشاعت ہونے والی تھی وہ بھی نہ ہونے پائی۔ جو جو انہوں نے شاریرک بھاشیہ وغیرہ بنائے تھے اُن کی اشاعت شنکر آچاریہ کے شاگرد کرنے لگے یعنی جو جینیوں کی تردید کے لئے برہم سچ عالم فانی اور جیو (روح) برہم کا ایک ہونا بیان کیا تھا اس کا وعظ کرنے لگے۔ جنوب میں شرنگیری، مشرق میں بھوگووردھن، شمال میں جوشی اور دوارکا میں شاردا مٹھ بنا کر شنکر آچاریہ کے شاگرد مہنت بن اور دولت مند ہو کر موج کرنے لگے کیونکہ شنکر آچاریہ کے پیچھے اُن کے چیلوں کی بڑی عزت ہونے لگ گئی تھی ۔

اب اس میں غور کرنا چاہئے کہ اگر جیو (روح) برہم (خدا) کی یکتائی اور دُنیا کا جھوٹا ہونا شنکر آچاریہ کا ذاتی اعتقاد تھا تو وہ عمدہ اعتقاد نہیں۔ اور اگر جینیوں کی تردید کے لئے اس اعتقاد کو بطور دلیل اختیار کیا ہو تو کچھ اچھا ہے ۔ نوین ویدانتیوں کا اعتقاد حسب ذیل ہے:۔

(ادھیاروپ۔ نوین ویدانتیوں کی دلائل کی تردید۔)

۲۲ (سوال) دُنیا مثل خواب ہے یا جیسے رسی میں سانپ، صدف (سیپ) میں چاندی، سراب میں پانی، گندھرو نگری اور اندرجال کی طرح یہ دُنیا جھوٹی ہے۔ ایک برہم ہی سچا ہے ۔

(سدھانتی) تم جھوٹا کس کو کہتے ہو؟

(نوین ویدانتی) جس کا وجود نہ ہو اور معلوم ہووے ۔

(سدھانتی) جس کا وجود ہی نہیں اُس کا علم کیسے ہو سکتا ہے؟

(نوین ویدانتی) ادھیاروپ سے۔

(سدھانتی) ادھیاروپ کس کو کہتے ہیں۔

(نوین ویدانتی)

"वस्तुन्यवस्त्वारोपणमध्यासः"

"अध्यारोपापवादाभ्यां निष्प्रपञ्चं प्रपञ्च्यते"

چیز کچھ اور ہو اُس میں دوسری شے کا سمجھا جانا۔ ادھیاس یعنی ادھیاروپ ہے اور اس کا دور کرنا اپ واد کہلاتا ہے۔ اِن دونوں کے ذریعے غیر متغیر برہم میں تغیر پذیر جہان کا ظہور مانا جاتا ہے ۔

بولے کہ ہم شاستراتھ کرا کر سچ جھوٹ کا فیصلہ ضرور کرائیں گے۔ جینیوں کے پنڈتوں کو دور دور سے بلا کر سبھا کرائی۔ اس میں شنکر آچاریہ کا ویدمت اور جینیوں کا وید کے برخلاف مت تھا۔ یعنے شنکر آچاریہ کا پکش (ویدمت کی تائید اور جینیوں کی تردید) اور جینیوں کا پکش اپنے مت کی تائید اور وید کی تردید تھا۔ مباحثہ کئی روز تک ہوا۔ جینیوں کا مت یہ تھا کہ جگت کا بنانے والا ازلی پرمیشور کوئی نہیں۔ یہ دنیا اور جیو آتما ازلی ہیں۔ ان دونوں کی پیدائش اور تباہی کبھی نہیں ہوتی۔ اس کے برخلاف شنکر آچاریہ کا مت تھا کہ ازلی سدھ پرماتما ہی دنیا کا بنانے والا ہے۔ یہ دنیا اور جیو جھوٹا ہے کیونکہ اس پرمیشور نے اپنی مایا سے دنیا بنائی۔ وہی پرورش اور فنا کرنے والا ہے۔ اور یہ جیو اور یہ پرپنچ خواب کی مانند ہے۔ پرمیشور خود ہی سب جگت روپ (شکل عالم) ہو کر لیلا (کھیل) کر رہا ہے۔ بہت دنوں تک مباحثہ ہوتا رہا۔ لیکن آخر میں دلیل اور حوالے سے جینیوں کا مت شکست یاب اور شنکر آچاریہ کا مت فتح یاب رہا۔ تب ان جینیوں کے پنڈت اور سدھنوا راجہ نے وید مت کو قبول کر لیا۔ جین مت کو چھوڑ دیا پھر بڑا شور و شر ہوا اور سدھنوا راجا نے دیگر اپنے دوست آشنا راجاؤں کو لکھ کر شنکر آچاریہ سے مباحثہ کرایا لیکن جینیوں کی شکست کا زمانہ آ پہنچا تھا۔ شکست کھا گئے۔

بعد ازاں شنکر آچاریہ کے آریہ ورت ملک میں سب جگہ گھومنے کا انتظام سدھنوا وغیرہ راجاؤں نے کر دیا۔ اور ان کی حفاظت کے لئے نوکر چاکر بھی رکھ دیئے۔ اسی وقت سے سب کے یگیوپویت ہونے لگے اور ویدوں کی درس تدریس (پڑھنا پڑھانا) کا بھی رواج چلا۔ دس سال کے اندر سارے آریہ ورت ملک میں گھوم کر جینیوں کی تردید اور ویدوں کی تائید کی۔ شنکر آچاریہ کے وقت میں جین ودھونس ہوئے یعنی اب جتنے بت جینیوں کے نکلتے ہیں وے شنکر آچاریہ کے وقت میں ٹوٹے تھے اور جو بغیر ٹوٹے نکلتے ہیں وے جینیوں نے زمین میں گاڑ دئے تھے کہ توڑے نہ جائیں۔ وے اب تک کہیں کہیں زمین میں سے نکلتے ہیں۔ شنکر آچاریہ کے پہلے شیو مت بھی تھوڑا سا رائج تھا۔ اس نے اس کی اور وام مارگ کی بھی تردید کی۔ اس وقت اس ملک میں دولت بہت تھی اور لوگوں کے دل میں ملکی ہمدردی کا خیال بھی تھا۔ جینیوں کے مندر شنکر آچاریہ اور سدھنوا راجہ نے نہیں تڑوائے تھے کیونکہ ان میں وید وغیرہ کی پاٹھ شالائیں بنانے کا ارادہ تھا۔ جب ویدمت کو قائم کر چکے اور علم پھیلانے کا خیال کرتے ہی تھے کہ اتنے میں دو جینی باہر سے برائے نام وید مت کے معتقد اور اندر سے پکے جینی یعنی کپٹ منی آئے تھے۔ شنکر آچاریہ ان پر نہایت خوش تھے ان دونوں نے موقع پا کر شنکر آچاریہ کو ایسی زہریلی چیز کھلا دی کہ ان کی بھوک کم ہو گئی۔ بعد ازاں جسم میں پھوڑے پھنسی ہو کر چھ ماہ کے اندر مر گئے۔ تب سب کا جوش ٹھنڈا ہو گیا اور جو

ملک والے تھے انہوں نے جینیوں کا مت قبول نہیں کیا تھا۔ وے جینی وید کے معنے نہ جان کر بیرونی لوپ لیلا کی بنیاد غلطی سے ویدوں پر الزام کر ویدوں کی بھی مذمت کرنے لگے اس کے پڑھنے پڑھانے یگیوپویت وغیرہ اور برہمچریہ وغیرہ اصولوں کو بھی تباہ کیا۔ جہاں جتنی کتابیں وید وغیرہ کی پائیں اُن کو تلف کیا۔ آریوں پر بہت سا حکومت کا زور بھی چلایا۔ تکلیف دی۔ جب اُن کو خوف و خطر نہ رہا تب اپنے مت والے گرہستی اور سادھوؤں کی عزت اور وید کے پیرووں کی بے عزتی کرنے اور طرفداری سے سزا بھی دینے لگے اور خود عیش و آرام اور غرور میں ہو پھول کر پھرنے لگے۔ رشبھ دیو سے لیکر مہاویر تک اپنے تیرتھنکروں کے بڑے بڑے بت بنا کر پرستش کرنے لگے یعنی پاشان وغیرہ مورتی پوجا کی بنیاد جینیوں سے چلی۔ پرمیشور کا ماننا کم ہوا پتھر وغیرہ مورتی پوجا میں مصروف ہوئے۔ ایسی تین سو برس تک آریہ ورت میں جینیوں کی سلطنت رہی۔ بہت لوگ وید کے علم وغیرہ سے ناواقف ہو گئے تھے۔ اس بات کو اندازاً ڈھائی ہزار برس گذرے ہوں گے ؎

شنکر آچاریہ کا ظہور اور جین مت کی تباہی

۱۲۔ بائیس سو برس ہوئے کہ ایک شنکر آچاریہ دراوڑ ملک میں پیدا شدہ برہمن برہمچریہ سے ویاکرن وغیرہ سب شاستروں کو پڑھ کر سوچنے لگے کہ اہا! سچے پرمیشور کے تسلیم و ہدایت کرنے والے وید مت کا چھوٹنا اور جین پرمیشور کے نہ ماننے والے مت کا رائج ہونا بڑے نقصان کی بات ہوئی ہے۔ اس کو کسی طرح رفع کرنا چاہیئے۔ شنکر آچاریہ جی شاستر کے علاوہ جین مت کی کتابوں کو بھی پڑھے تھے اور اُن کی دلیل بھی بہت مضبوط تھی۔ انہوں نے سوچا کہ ان کو کس طرح ہٹا دیں۔ یقین ہوا کہ وعظ اور مباحثہ کرنے سے یہ لوگ ہٹیں گے۔ ایسا سوچ کر اوجین شہر میں آئے۔ وہاں اُس وقت سدھنوا راجہ تھا جو جینیوں کی کتابیں اور کچھ سنسکرت بھی پڑھا تھا۔ وہاں جا کر وید کا اپدیش کرنے لگے اور راجہ سے مل کر کہا کہ آپ سنسکرت اور جینیوں کی بھی کتابیں پڑھے ہو اور جین مت کو مانتے ہو اس لئے آپ کو میں کہتا ہوں کہ جینیوں کے پنڈتوں کے ساتھ میرا مباحثہ کرا دیجئے اس شرط پر کہ جو ہارے وہ جیتنے والے کا مذہب اختیار کرے اور آپ بھی جیتنے والے کا مذہب قبول کیجئے گا ؎ اگرچہ سدھنوا راجہ جین مت میں تھا تو بھی سنسکرت کی کتابیں پڑھنے سے اُس کی عقل میں کچھ علم کی روشنی تھی۔ اس لئے اُس کے دل میں بہت درجہ کی سوچ سمجھ سکنے کی ناقابلیت نہیں چھائی تھی کیونکہ جو عالم ہوتا ہے وہ سچ جھوٹ کی آزمائش کر کے سچ کو قبول اور جھوٹ کو چھوڑ دیتا ہے ؎

جب تک سدھنوا راجہ کو بڑا عالم اپدیشک روبرو نہیں ملا تھا تب تک شک میں تھے کہ ان میں کونسا سچا اور کونسا جھوٹا ہے۔ جب شنکر آچاریہ کی یہ بات سنی تو بڑی خوشی کے ساتھ

۱۸۔ اور اوّل جب ان پوپوں کی ایسی بدفعلیاں دیکھیں اور دوسرے یہ مُردے کا ترپن شرادھ ہوتا دیکھا تو ایک سخت خوفناک وید وغیرہ شاستروں کی مذمت کرنے والا بُودھ یا جین مت رائج ہوا۔

وام مارگ کی ان خرابیوں سے بُدھ مت کی صورت قائم کی

۱۹۔ سُنتے ہیں کہ اسی ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ تھا اُس سے پوپوں نے یگیہ کرایا۔ اُس کی پیاری رانی کا ہمبستر گھوڑے کے ساتھ کرانے سے اُس کے مر جانے پر بعد ازاں دُنیا چھوڑ کر اپنے لڑکے کو سلطنت سونپ سادھو ہو کر پوپوں کی قلعی کھولنے لگا۔ اسی کی شاخ کے طور پر چارواک اور آبھانک مت بھی ہوا تھا۔ اُنہوں نے اس قسم کے شلوک بنائے ہیں۔

بُدھ مت کا آغاز

पशुश्चेन्निहतः स्वर्गं ज्योतिष्टोमे गमिष्यति ।
स्वपिता यजमानेन तत्र कस्मान्न हिंस्यते ॥१॥
मृतानामिह जन्तूनां श्राद्धं चेत्तृप्तिकारणम् ।
गच्छतामिह जन्तूनां व्यर्थं पाथेयकल्पनम् ॥

جو حیوان مار کر آگ میں ہوم کرنے سے حیوان سورگ کو جاتا ہے تو یجمان اپنے باپ وغیرہ کو مار کر سورگ میں کیوں نہیں بھیجتے؟ جو مرے ہوئے انسانوں کی سیری کے لئے شرادھ اور ترپن ہوتا ہے تو غیر ملک میں جانے والے انسان کو راستے کا خرچ کھانے پینے کے لئے باندھنا فضول ہے کیونکہ جب مرے ہوئے کو شرادھ ترپن سے خورد و نوش پہنچتا ہے تو جیتے ہوئے غیر ملک میں رہنے والے یا راستے میں چلنے والوں کو گھر میں خوراک بنی ہوئی برتن میں ڈال لوٹا بھر کر اُن کے نام پر رکھنے سے کیوں نہیں پہنچتی؟ جو جیتے ہوئے دور ملک یا دس ہاتھ پر دور بیٹھے ہوئے کو دیا ہوا نہیں پہنچتا تو مرے ہوئے کے پاس کسی طرح نہیں پہنچ سکتا۔

۲۰۔ لوگ اُن کی ایسی مدلل باتوں کو ماننے لگے اور اُن کا مت بڑھنے لگا۔ جب بہت سے راجہ جاگیردار اُن کے مت میں ہوئے تب پوپ جی بھی اُنکی طرف جھکے کیونکہ ان کو جدھر مال اچھا ملے وہیں چلے جائیں۔ فوراً جین بننے لگے۔ جینیوں میں بھی اور طرح کی پوپ لیلا بہت ہے وہ بارھویں باب میں لکھیں گے۔ بہت لوگوں نے ان کا مت قبول کیا۔ لیکن وہ لوگ جو پہاڑ۔ کاشی۔ قنوج۔ مغرب۔ جنوب

بُدھ مت کی ترقی جین مت کی شکل میں اور بُت پرستی کا آغاز۔

राष्ट्रं वा अश्वमेधः । शत० १३ । १ । ६ । ३ ॥ अन्नं हि गौः । शत० ४ । ३ । १ । २५ ॥ अग्निर्वा अश्व आज्यं मेधः ॥ शतपथब्राह्मणे ॥

شت پتھ ۳-۳-۱-۲۵

گھوڑے گائے وغیرہ حیوان نیز انسان مار کر ہوم کرنا کہیں نہیں لکھا صرف وام مارگیوں کی کتابوں میں ایسے بجوڑے معنی لکھے ہیں بلکہ یہ بھی بات وام مارگیوں نے چلائی ہے۔ اور جہاں جہاں تحریر ہے وہاں وہاں بھی وام مارگیوں نے جعلسازی کی ہے۔

دیکھو راجہ کا انصاف دھرم سے رعیت کی پرورش کرنا یجمان (علم وغیرہ کا دینے والا) کا علم پڑھانا۔ آگ میں گھی وغیرہ کا ہوم کرنا اشومیدھ کہلاتا ہے۔

اناج۔ حواس۔ شعاع۔ زمین وغیرہ کو پاکیزہ رکھنا گومیدھ کہلاتا ہے۔

اور جب انسان مر جاتا ہے تب اُس کے جسم کو باقاعدہ جلانا نرمیدھ کہلاتا ہے۔

۱۴۔ (سوال) یگ کرنے والے کہتے ہیں کہ یگ کرنے سے یجمان اور حیوان بہشت کو جاتے ہیں نیز ہوم کر کے پھر حیوان کو زندہ کرتے تھے یہ بات سچی ہے یا نہیں؟

حیوانوں کی قربانی دینے والا اور حیوان بہشت کو نہیں جاتے۔

(جواب) نہیں جو بہشت کو جاتے ہوں تو ایسی بات کہنے والے کو مار ہوم کر بہشت پہنچانا چاہئے یا اُس کے پیارے ماں باپ عورت اور لڑکے وغیرہ کو مار ہوم کر کیوں نہیں پہنچاتے؟

یا ویدی میں سے پھر کیوں نہیں زندہ کر لیتے ہیں؟

(سوال) جب یگ کرتے ہیں تب ویدوں کے منتر پڑھتے ہیں جو ویدوں میں نہ ہوتا تو کہاں سے پڑھتے۔

ویدوں میں حیوانوں کی قربانی کا کہیں ذکر نہیں ہے۔

(جواب) منتر کسی کو کہیں پڑھنے سے نہیں روکتا کیونکہ وہ ایک شبد ہے لیکن اُن کے معنی ایسے نہیں ہیں کہ حیوان کو مار کر ہوم کرنا۔ جیسے۔

“अग्नये स्वाहा”

اِس قسم کے منتروں کے معنی یہ ہیں کہ آگ میں سامگری یعنی طاقت دینے والے گھی وغیرہ اچھی چیزوں کے ہوم کرنے سے ہوا۔ بارش۔ پانی۔ پاکیزہ ہو کر دنیا کو راحت پہنچاتے ہیں۔ لیکن ان سچے معنی کو وے جاہل نہیں سمجھتے تھے کیونکہ جو خودغرضی کے خیال والے ہوتے ہیں وے سوائے اپنی غرض پورا کرنے کے دوسری کچھ بھی بات نہیں جانتے اور نہیں مانتے۔

فریب کر کے ویدوں کے نام سے بھی وام مارگ کی تھوڑی تھوڑی لیلا چلائی ہیں

सौत्रामण्यां सुरां पिबेत । प्रोक्षितं भक्षयेन्मांसम्, वैदिकी हिंसा हिंसा न भवति ॥

न मांसभक्षणे दोषो न मद्ये न च मैथुने । प्रवृत्तिरेषा भूतानां निवृत्तिस्तु महाफला ॥ मनु० अ० ५ । ५६ ॥

ترجمہ: سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے۔ یگیہ میں گوشت کھانے میں عیب نہیں۔ ویدک ہدایت کے بموجب کی ہوئی ہنسا ہنسا نہیں کہلاتی۔ مانس کھانے، شراب پینے، زنا کرنے میں عیب نہیں۔

سوترامنی یگیہ میں شراب پیوے۔ اس کے درست و صحیح معنی یہ ہیں کہ سوترامنی یگیہ میں سوم رس یعنی سوم بلی کا عرق پیوے۔ پروکشت یعنی یگیہ میں گوشت کھانے میں عیب نہیں ایسی پامرپن (رذالت) کی باتیں وام مارگیوں نے چلائی ہیں۔ اُن سے پوچھنا چاہئے کہ جو ویدک ہنسا ہنسا نہ ہو تو تجھ اور تیرے خاندان کو مار کر ہوم کر ڈالیں تو کیا ڈر ہے۔ یہ کہنا کہ گوشت کھانے، شراب پینے، زناکاری کرنے وغیرہ میں عیب نہیں ہے چھوکراپن ہے کیونکہ بغیر جانداروں کو تکلیف دئے گوشت حاصل نہیں ہوتا اور بغیر قصور کے ایذا دینا دھرم کا کام نہیں۔ شراب پینے کی تو سب جگہ ممانعت ہی ہے کیونکہ اب تک وام مارگیوں کے سوائے کسی کتاب میں نہیں لکھا بلکہ سب جگہ ممانعت ہے اور بغیر بیاہ کے جماع میں بھی عیب ہے اس کو بے عیب کہنے والا خود عیبی ہے۔

ایسے ایسے قول بھی رشیوں کی کتابوں میں ڈال کر کتنے ہی رشی منیوں کے نام سے کتابیں بنا کر گومیدھ، اشومیدھ نام کے یگیہ بھی کرانے لگ گئے تھے یعنی ان حیوانوں کو مار کر ہوم کرنے سے یجمان اور حیوان کو بہشت ملتا ہے۔ اس مشہور بات کی بابت تحقیق تو یہ ہے کہ جو براہمن گرنتھ میں اشومیدھ، گومیدھ، نرمیدھ وغیرہ الفاظ درج ہیں ان کے ٹھیک ٹھیک معنی نہیں جانتے کیونکہ جو جانتے تو ایسا غضب کیوں کرتے؟

۱۵ (سوال) اشومیدھ، گومیدھ، نرمیدھ وغیرہ الفاظ کے معنی کیا ہیں؟

اشومیدھ گومیدھ نرمیدھ وغیرہ کے سچے معنی

(جواب) ان کے معنی تو یہ ہیں کہ

میں سب سے اعلیٰ شہنشاہ عالم کی مانند مانا جاتا ہے یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی ان میں بڑا جو اپنے کام کرے اور بڑے سے بڑے کاموں سے ڈرے وہی چھوٹا ہے کیونکہ:-

पाशबद्धो भवेज्जीवः पाशमुक्तः सदा शिवः ।

ज्ञानसंकलनी तन्त्र । श्लो० ४३ ॥

گیان سنکلنی تنتر شلوک ۴۳

اس طرح یہ تنتر میں کہا ہے کہ جو دنیا کی شرم، شاستر کی شرم، خاندان کی شرم، ملک کی شرم وغیرہ پھندوں میں مقید ہے وہ جیو اور جو بے شرم ہو کر برے کام کرے وہی سدا شو ہے۔

اور میں تنتر وغیرہ میں ایک بات لکھی ہے کہ ایک گھر جس میں چاروں طرف طاقچے ہوں ان میں شراب کی بوتلیں بھر کر رکھ دی جائیں۔ جو آدمی ان طاقچوں میں سے ایک بوتل پی کر دوسرے طاقچے کی طرف جائے اس میں سے پی کر تیسرے کی طرف اور تیسرے میں سے پی کر چوتھے کی طرف جاوے اور کھڑا رہ کر تب تک شراب پیتا جائے کہ جب تک لکڑی کی مانند زمین پر نہ گر پڑے۔ پھر جب نشہ اترے تب اسی طرح پی کر گر پڑے۔ پھر تیسری دفعہ اسی طرح پی کر گر کر اٹھے تو اس کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ ان کا سچ تو یہ ہے کہ ایسے ایسے انسانوں کو دوبارہ انسان کا جسم ملنا ہی مشکل ہے البتہ نیچ یونی (اوسر) جسم میں پڑ کر بہت مدت تک اس میں رہیں گے۔ واسیوں کے تنتر گرنتھوں میں یہ بات بطور اصول کے لکھی ہے کہ ایک ماں کے سوائے کسی عورت کو بھی نہ چھوڑنا چاہئے۔ خواہ اپنی لڑکی یا بہن وغیرہ ہی کیوں نہ ہو سب کے ساتھ سنگم کر لینا چاہئے۔ ان وام مارگیوں کی دس مہا ودیا (اعلیٰ علوم) مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک ماتنگی ودیا والا کہتا ہے کہ

"मातरमपि न त्यजेत्"

یعنی ماں کو بھی سنگم کئے بغیر نہ چھوڑنا چاہئے۔ اور عورت مرد کے سنگم کے وقت منتر جپتے رہتے ہیں کہ ہم کو کامیابی حاصل ہو جائے۔ اس قسم کے پاگل اور پرلے درجے کے وحشی انسان بھی دنیا میں بہت کم ہوں گے!!!

جو انسان جھوٹ چلاتا ہے وہ سچائی کی برائی ضرور ہی کرتا ہے۔ دیکھئے وام مارگی کیا کہتے ہیں۔ وید، شاستر اور پران یہ سب معمولی فاحشہ عورتوں کی مانند ہیں اور جو یہ شامبھوی وام مارگ کی مدرا ہے وہ ایک پردہ دار خاندانی عورت کی مانند ہے۔ اس لئے ان لوگوں نے صرف وید کے برخلاف مذہب قائم کیا ہے۔ پھر جب ان لوگوں کا مذہب بہت پھیلا تب

ہو جاویں تب سب لوگ اپنے اپنے دھیان میں ہو جاویں۔ بھیروی چکر میں وام مارگی لوگ زمین یا تختی پر ایک نقطہ، مثلث، مربع یا دائرہ بنا کر اس پر شراب کا گھڑا رکھ کر اس کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر یہ منتر پڑھتے ہیں۔

"ब्रह्म शापंविमोचय"

یعنی اے شراب! تو برہما وغیرہ کی بددعا سے بری ہو جا۔ ایک پوشیدہ جگہ میں کہ جہاں سوائے وام مارگی کے دوسرے کو نہیں آنے دیتے۔ عورت اور مرد جمع ہوتے ہیں۔ وہاں ایک مرد ایک عورت کو برہنہ کر کے پرستش کرتے اور عورتیں کسی مرد کو برہنہ کر کے پرستش کرتی ہیں۔ پھر کوئی کسی کی عورت کو کوئی اپنی یا دوسرے کی لڑکی۔ کوئی کسی اور کی یا اپنی ماں، بہن، بہو وغیرہ کو جو وہاں آتی ہیں لا کر سکتا ہے۔ ایک برتن میں شراب بھر کر گوشت اور بڑے وغیرہ ایک تھال میں دھر کر وہاں رکھ دیتے ہیں۔ جو ان کا آچاریہ ہوتا ہے وہ شراب کے پیالے کو ہاتھ میں لیکر بولتا ہے کہ "بھیرو اہم" "شیو اہم" یعنی میں بھیرو یا شیو ہوں۔ اور یہ کہہ کر پی جاتا ہے۔ پھر اسی جھوٹے برتن سے سب پیتے ہیں اور جب کسی کی عورت یا فاحشہ عورت کو برہنہ کر کے یا کسی مرد کو برہنہ کر کے ہاتھ میں تلوار دیتے ہیں تو اس عورت کا نام دیوی اور اس مرد کا نام مہادیو رکھتے ہیں۔ ان کے اعضائے تناسل کی پرستش کرتے ہیں۔ پھر اس دیوی یا شیو کو شراب کا پیالہ پلا کر اسی جھوٹے برتن سے سب لوگ ایک ایک پیالہ پیتے۔ پھر اسی طرح سلسلہ وار پی پی کر نشہ میں چور ہو جاتے ہیں۔ چاہے کوئی کسی کی بہن، لڑکی یا ماں کیوں نہ ہو جس کی جس کے ساتھ خواہش ہو اس کے ساتھ بدفعلی کرتے ہیں۔ کبھی کبھی بہت نشہ چڑھنے سے جوتے اور لاتیں چلتی ہیں، مکا مکی ہوتے اور بال کھینچتے ہوئے آپس میں لڑتے ہیں۔ کسی کو وہاں قے آجاتی ہے تو اس میں جو کامل اگھوری یعنی سب میں سدھ گنا جاتا ہے وہ قے شدہ چیز کو بھی کھا لیتا ہے۔ ان کے سب سے بڑے سدھ کی یہ باتیں ہیں کہ

हालां पिबति दीक्षितस्य मन्दिरे सुप्तो निशायां गणिकागृहेषु । विराजते कौलवचक्रवर्ती ।

جو دیکشت یعنی کلال کے گھر میں جا کر بوتل پر بوتل چڑھا وے۔ رنڈیوں کے گھر میں جا کر ان سے بدفعلی کر کے سو وے۔ جو اس قسم کے کام بے شرم بے خوف ہو کر کرے وہی وام مارگیوں

एकैव शाम्भवी मुद्रा गुप्ता कुलवधूरिव ।
ज्ञानसंकलनी तन्त्र ॥

دیکھئے ان گرگنڈ ہویوں کی لیلا کہ جو وید کے برخلاف بھاری ادھرم کے کام ہیں انہی کو وام مارگیوں نے عمدہ مانا ہے۔ شراب۔ گوشت۔ مچھلی۔ مدرا (پوری۔ کچوری) اور بڑے۔ روٹی وغیرہ چیزیں۔ یونی پاتر (دھارتدرا) اور پانچویں زنا کاری (میتھن) ہے۔ یعنی مرد سب شیو کی مانند اور عورات تمام پاربتی کی مانند ہیں ۔

अहं भैरवस्त्वं भैरवी ह्यावयोरस्तु सङ्गमः ।

خواہ کوئی مرد ہو یا عورت ہو، ان اوٹ پٹانگ قول کو پڑھ کر باہم سمجھ کر صحبت کرنے سے وے وام مارگی گناہ نہیں مانتے۔ جن نیچ عورتوں کو چھونا نہیں چاہئے ان کو نہایت پاکیزہ انہوں نے مانا ہے۔ جیسے شاستروں میں حیض والی وغیرہ عورتوں کے چھونے کی ممانعت ہے۔ ان کو وام مارگیوں نے نہایت پاکیزہ مانا ہے۔ ان کا اشلوک سنئے

रजस्वला पुष्करं तीर्थं चाण्डाली तु स्वयं काशी चर्मकारी प्रयागः स्याद्रजकी मथुरा मता । अयोध्या पुक्कसी प्रोक्ता ॥
[रुद्रयामल तन्त्र ॥

حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا ایسا ہے جیسا کہ پشکر میں نہانا۔ چانڈال کی عورت سے صحبت کرنا گویا کاشی کی زیارت ہے۔ چماری کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا پریاگ میں نہانا ہے۔ دھوبن کے ساتھ صحبت کرنا گویا متھرا کی زیارت کا کرنا ہے۔ اور فاحشہ عورت کے ساتھ بدفعلی کرنا گویا اجودھیا کی زیارت کرنے آنا ہے۔ شراب کا نام "تیرتھ" رکھا ہے۔ گوشت کا نام "شدھی" اور "پشپ"۔ مچھلی کا نام "تریتیا" "جل تومبکا" اور مدرا کا نام "چترتھی" اور زناکاری کا نام "پنچمی"۔ ایسے ایسے نام اس لئے رکھے ہیں کہ کوئی دوسرا نہ سمجھ سکے۔ کول، آردر، ویر، شامبھو اور گن وغیرہ اپنے نام رکھے ہیں۔ اور جو وام مارگ مت میں نہیں ہیں ان کے نام "کنٹک" "بیمکھ" "شُشک پشو" وغیرہ رکھے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جب بھیروی چکر چل رہا ہو تب اس میں داخل شدہ برہمن سے لے کر چانڈال تک کا نام دوج ہو جاتا ہے۔ اور جب بھیروی چکر سے الگ

جب اچھے اچھے اُپدیشک (ہادی، واعظ) ہوتے ہیں تب اچھی طرح دھرم، ارتھ، کام اور موکش[۱] حاصل ہوتے ہیں۔ اور جب اچھے اُپدیشک اور رشد (ہادی) سامعین نہیں رہتے تب تاریکی کا دور چلتا ہے۔ پھر بھی جب ست پُرش پیدا ہو کر ست اُپدیش کرتے ہیں تب ہی تاریکی کا دور نابود ہو کر روشنی کا دور چلتا ہے۔

وام مارگ کا آغاز اور اس کا بیان۔

۱۴۔ پھر وے پوپ لوگ اپنی اور اپنے پاؤں کی پوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ جب یہ لوگ ان کے بس میں ہو گئے تب غفلت اور نفس پرستی میں غرق ہو کر گڈریوں کی مانند جھوٹے گرو چیلے پھنسانے لگے۔ علم، طاقت، عقل، ہمت، بہادری، شجاعت وغیرہ نیک اوصاف سب برباد ہوتے گئے۔ پھر جب نفس پرستی میں ڈوبے تو گوشت شراب کا استعمال چھپ چھپ کر کرنے لگے۔ پھر انہی میں سے ایک وام مارگ مت قائم ہو گیا۔ "شو بولا"، "پاربتی بولی"، "بھیرو بولا" اس قسم کے نام لکھ کر ان کا نام تنتر رکھا۔ ان (تنتروں) میں ایسی ایسی عجیب سیلا کی باتیں لکھیں کہ:-

मद्यं मांसं च मीनं च मुद्रा मैथुनमेव च ।
एते पञ्च मकाराः स्युर्मोक्षदा हि युगे युगे ॥

काली तन्त्रादि में ।

प्रवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णा द्विजातयः ।
निवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वर्णाः पृथक् पृथक् ॥

कुलार्णव तन्त्र ॥

पीत्वा पीत्वा पुनः पीत्वा यावत्पतति भूतले ।
पुनरुत्थाय वै पीत्वा पुनर्जन्म न विद्यते ॥

महानिर्वाण तन्त्र ॥

मातृयोनिं परित्यज्य विहरेत् सर्वयोनिषु ।
वेदशास्त्रपुराणानि सामान्यगणिका इव ॥

[۱] اخلاق، دولت، مقصد، نجات۔

اُن کو وَرن آشرم میں سوائے اچھے براہمن یا سادھوؤں کے کون قایم رکھ سکتا ؟ ✦

"विषादप्यमृतं ग्राह्यम्" मनु० ।

زہر میں سے آب حیات کے حاصل کرنے کی مانند یہ بات ہے کہ پوپ لیلا سے بچائے جانے پر بھی آریہ لوگ جین وغیرہ مَتوں سے بچ کر رہے۔ جب بچاؤ ان سے عمل ہوئے اور آپ کچھ پاٹھ پوجا پڑھ کر اِدھر اُدھر جو دروں میں آ گئے تو اُدھر سب لوگوں نے باہم صلاح کر کے راجا وغیرہ سے کہا کہ براہمن اور سادھو کو سزا نہیں دی جانی چاہئے۔ کیونکہ

"ब्राह्मणो न हन्तव्यः" ।

"साधुर्न हन्तव्यः" ।

ایسے ایسے قول جو کہ سچے براہمن اور سادھوؤں کے بارہ میں تھے وہ پوپوں نے اپنے پر گھٹا لئے اور جھوٹی جھوٹی باتوں سے پُر کتابیں بنا کر اُن میں رشی منیوں کے نام لکھ دیئے اور اُنہی کے نام سے سُناتے رہے۔ اِس طرح کرنے سے اُن بڑی عزت رشی منیوں کے نام کی بدولت اپنے پر سے سزا کی قید اُٹھوا دی ✦

پھر من مانی کارروائی کرنے لگے یعنی ایسے سخت قاعدے بنائے کہ اُن پوپوں کی اجازت کے بغیر سونا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ جانا۔ آنا۔ کھانا پینا وغیرہ بھی لوگ نہ کر سکیں۔ راجاؤں کو ایسا یقین دلایا کہ پوپ گُن والے نام نہاد براہمن سادھو چاہیں سو کریں اُن کو کبھی سزا نہ دینی یعنی اُن کو سزا دینے کی دل میں خواہش نہ کرنی چاہئے۔ جب ایسی جہالت ہوئی تب جیسی پوپوں کی خواہش ہوئی ویسا کرنے کرانے لگے۔

۱۳۔ اِس خرابی کے اسباب مہابھارت کی جنگ سے ایک ہزار برس پیشتر سے شروع ہو گئے تھے۔ اگرچہ اُس زمانہ میں رشی منی بھی تھے تاہم کچھ کچھ سستی غفلت حسد تعصب کے جراثیم پیدا ہونے لگ گئے تھے۔ وہ بڑھتے بڑھتے بڑے ہو گئے۔ آخر کار جب سچا اُپدیش (ہدایت) نہ رہا تب آریہ ورت میں جہالت پھیلنے سے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے لگے۔ کیونکہ

جب سچے اُپدیشک نہ رہے تب اندھیر پھیلا۔

उपदेश्योपदेष्टृत्वात् तत्सिद्धिः । इतरथान्धपरम्परा ।
सांख्य० अ० ३ । सू० ७९ । ८१ ॥

سالک-۳-۶۹-۱۸-

کے چیلے ہونے پر براہمن یا سادھو نہیں ہو سکتے بلکہ براہمن اور سادھو اپنے عمدہ اوصاف اعمال اور فطرت سے ہوتے ہیں جو کہ دوسرے کی بھلائی چاہنے والے ہوں۔ سُنا ہے کہ جیسے روم کے "پوپ" اپنے چیلوں کو کہتے تھے کہ تم اپنے گناہ ہمارے سامنے کہو گے تو ہم معاف کر دیں گے۔ بغیر ہماری خدمت اور حکم کے کوئی بھی سورگ میں نہیں جا سکتا۔ جو تم سورگ میں جانا چاہو تو ہمارے پاس جتنے روپے جمع کرا دو گے اتنے ہی کا سامان سورگ میں تم کو ملے گا۔ ایسا سُن کر جب کوئی آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا سورگ میں جانے کی خواہش کر کے "پوپ" جی کو حسب خواہش روپے دیتا تھا تب وہ "پوپ" یسوع اور مریم کی تصویر کے سامنے کھڑا ہو کر اس طرح کی ہنڈی لکھ کر دیتا تھا "اے خداوند یسوع مسیح! فلاں شخص نے تیرے نام پر لاکھ روپے بہشت میں آنے کے لئے ہمارے پاس جمع کر دیئے ہیں۔ جب وہ بہشت میں آوے تب تو اپنے باپ کی بہشت کی سلطنت میں پچیس ہزار روپیوں میں باغ باغیچہ اور مکانات پچیس ہزار روپیوں میں سواری شکاری اور نوکر چاکر۔ پچیس ہزار روپیہ میں کھانا پینا کپڑا لتا اور پچیس ہزار روپے اس کے دوست آشنا بھائی رفیق وغیرہ کی ضیافت کے واسطے دلا دینا" پھر اس ہنڈی کے نیچے پوپ جی اپنے دستخط کر کے ہنڈی اس کے ہاتھ میں دے کر کہہ دیتے تھے کہ "جب تو مرے تب اس ہنڈی کو قبر میں اپنے سرہانے دھر لینے کے لئے اپنے خاندان کو کہہ رکھنا پھر تجھے لیجانے کے لئے فرشتے آویں گے تب تجھ کو اور تیری ہنڈی کو بہشت میں لیجا کر حسب تحریر سب چیزیں تجھکو دلا دیں گے"

اب دیکھئے گویا بہشت کا ٹھیکہ پوپ جی نے لے لیا ہے۔ جب تک یورپ میں جہالت تھی تب ہی تک وہاں پوپ جی کی لیلا چلتی تھی۔ لیکن اب علم کے ہونے سے پوپ جی کی جھوٹی لیلا بہت نہیں چلتی گو قطعی بند بھی نہیں ہوئی۔ ویسے ہی آریہ ورت میں بھی گویا پوپ جی نے لاکھوں اوتار لیکر لیلا پھیلائی ہے یعنی راجا اور رعیت کو علم نہ پڑھنے دینا۔ نیک اشخاص کی صحبت نہ ہونے دینا۔ رات دن بہکانے کے سوائے دوسرا کچھ بھی کام نہیں کرنا لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو جو مکر فریب وغیرہ بُرے کام کرتے ہیں وے ہی پوپ کہلاتے ہیں۔ جو کوئی اُن میں بھی دھرم پر چلنے والے فاضل سب کی بہتری چاہنے والے ہیں وے سچے براہمن اور سادھو ہیں۔ اب انہی مکار فریبی خود غرض لوگوں کو آدمیوں کو ٹھگ کر اپنا مطلب پورا کرنے والوں ہی پر "پوپ" لفظ کا اطلاق کرنا چاہئے اور براہمن نیز سادھو نام کا نیک اشخاص پر اطلاق کرنا مناسب ہے۔ دیکھو! اگر کوئی بھی اچھا براہمن یا سادھو نہ ہوتا تو وید وغیرہ سچے شاستروں کی کتابوں کا سُور سہت پڑھنا پڑھانا کس طرح ہو سکتا؟ اور جین، مسلمان عیسائی وغیرہ کے جال سے بچ کر آریوں کی وید وغیرہ سچے شاستروں میں محبت دیکھ رہ سکتی؟ اور

اپنے پُرجال (دام کلام) میں باندھ کر قابو کر لیا اور کہنے لگے کہ

ममवाक्यं जनार्दनः ॥ पाण्डवगीता — پانڈوگیتا

یعنی جو کچھ برہمنوں کے مونھ سے بات نکلتی ہے وہ جانو ہو بہو پرمیشور کے مونھ سے نکلی۔ جب کشتری وغیرہ ورن آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے یعنی اندرونی علم کی آنکھ پھوٹی ہوئی اور جن کے پاس دولت کافی تھی ایسے ایسے چیلے ملے تو پھر ان فضول برہمن نام والوں کو عیش و عشرت کا ایک ٹھکانا مل گیا۔ یہی ان لوگوں نے ظاہر کیا کہ جو کچھ زمین پر اچھی اشیا ہیں وہ سب برہمنوں کے لئے ہیں۔ یعنی جو وصف، عمل اور فطرت کے رو سے برہمن وغیرہ ورنوں کا انتظام تھا اُس کو برباد کر کے پیدائش پر مقرر کیا اور مُردے تک کا دان یجمانوں سے لینے لگے۔ جیسی اپنی خواہش ہوئی ویسا کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ہم بھودیو[علہ] ہیں۔ ہماری خدمت کے بدون دیولوک کسی کو نہیں مل سکتا۔ اُن سے پوچھنا چاہئے کہ تم کس لوک میں جاؤ گے تمہارے کام تو گھور نرک بھوگنے کے ہیں۔ کیڑے مکوڑے پتنگا وغیرہ ہوگے۔ تب تو جلے غصہ میں آکر کہتے ہیں ہم "شاپ" دیں گے تو تمہاری تباہی ہو جائیگی کیونکہ لکھا ہے کہ

"ब्रह्म द्रोही विनश्यति"

جو برہمنوں سے دشمنی کرتا ہے اُس کی بربادی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ بات تو سچی ہے کہ جو مکمل وید اور پرمیشور کو جاننے والے۔ دھرم پر چلنے والے۔ کل دنیا کے فیض رسان اشخاص سے کوئی دشمنی کریگا وہ ضرور برباد ہوگا۔ لیکن جو برہمن نہیں ہیں اُن کا نہ برہمن نام اور نہ اُن کی خدمت کرنی مناسب ہے۔

(سوال) تو ہم کون ہیں؟

(جواب) تم پوپ ہو۔ ۱۲ پوپ کی تشریح

(سوال) پوپ کس کو کہتے ہیں۔

(جواب) اس کے معنی رومن زبان میں تو بڑے اور باپ کے ہیں۔ لیکن اب دغا فریب سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالنے والے کو پوپ کہتے ہیں۔

(سوال) ہم تو برہمن اور سادھو ہیں کیونکہ ہمارا باپ برہمن اور ماں براہمنی ہے اور ہم فلاں سادھو کے چیلے ہیں۔

(جواب) یہ سچ ہے لیکن سنو بھائی! ماں باپ براہمنی اور برہمن ہونے سے اور کسی سادھو

دو نوٹ منجانب مترجم۔ علہ ہم زمین کے دیوتا ہیں۔

اس کی حفاظت اور ترقی کی صورت کیا کریں گے تو بہت اچھا ہوگا ۔

۱۱- ایسے متزلزل ملک کو مہابھارت کے جنگ نے ایسا دھکا دیا کہ اب تک بھی یہ اپنی پہلی حالت میں نہیں آیا کیونکہ جب بھائی کو بھائی مارنے لگے تو تباہ ہونے میں کیا شک ہے؟

مہابھارت کے جنگ کے بعد کس طرح تنزلی ہوتی گئی۔

विनाशकाले विपरीतबुद्धिः ॥ वृद्धचाणक्य० । अ० १६ । १७ ॥

برده چانکیہ ۱۶ - ۱۷ -

یہ کسی شاعر کا قول ہے کہ جب تباہ ہونے کا وقت نزدیک آتا ہے تب اُلٹی سمجھ ہوکر اُلٹے کام کرتے ہیں۔ کوئی اُن کو سیدھا سمجھاتا تو اُلٹا مانیں اور اُلٹی سمجھاوے تو اُس کو سیدھی مانیں۔ جب بڑے بڑے عالم - راجا مہاراجا - رشی مہرشی لوگ مہابھارت کے جنگ میں بہت سے مارے گئے اور بہت سے مر گئے تب علم اور وید وکت دھرم کی اشاعت بند ہو گئی۔ حسد - بغض - خود پسندی آپس میں کرنے لگے جو طاقتور ہوا وہ ملک کو دبا کر راجا بن بیٹھا۔ اس طرح جب تمام آریہ ورت ملک میں سلطنت پارہ پارہ ہو گئی - تو دیپ دیپانتر دوسرے ملکوں کی سلطنت کا انتظام کون کرے؟ جب برہمن لوگ بے علم ہوئے تب کھشتری - ویشیہ اور شودروں کے جاہل ہونے کا تو ذکر ہی کیا کرنا؟ جو قدیم سے وید وغیرہ شاستروں کے بامعنی پڑھنے کا سلسلہ تھا وہ بھی چھوٹ گیا صرف روزی کمانے کے لئے پاٹھ ماتر (بلا معنی پڑھنا) برہمن لوگ پڑھتے رہے وہ پاٹھ ماتر بھی کھشتری وغیرہ کو نہ پڑھایا کیونکہ جب جاہل لوگ گرو بن گئے تب مکر و فریب اور ادھرم بھی اُن میں بڑھتا گیا۔ برہمنوں نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہئے۔ صلاح کر کے یہی ارادہ کر کھشتری وغیرہ کو اپدیش کرنے لگے کہ ہم ہی تمہارے معبود ہیں بغیر ہماری خدمت کے تم کو سورگ یا مکتی نہ ملے گی بلکہ جو تم ہماری خدمت نہ کرو گے تو گھور نرک میں پڑو گے۔ جو جو پورے عالموں دھرم پر چلنے والوں کا نام برہمن اور قابل قدر وید اور رشی منیوں کے شاستر میں لکھا تھا اُن کو اپنے جیسے بے عقل نفس پرست۔ فریبی۔ عیاش اور ادھرمیوں پر گھٹا بیٹھے بھلا وہ سچے عالموں کے آپت ودوان کے اوصاف اِن جاہلوں پر کب گھٹ سکتے ہیں؟ لیکن جب کھشتری وغیرہ یجمان سنسکرت ودیا سے بالکل بے بہرہ ہوئے تب اُن کے سامنے جو جو گپ ہانکی وہ وہ بیچاروں نے سب مان لی۔ تب اِن برائے نام برہمنوں کی بن پڑی۔ سب کو

(نوٹ منجانب مترجم) ۱؎ بہشت ۔ ۲؎ پوجا کے لائق

۳؎ نجات ۔

۴؎ سخت جہنم ۔

میکس مولر صاحب نے تھوڑا سا پڑھا وہی اس ملک کے لئے بہت ہے۔ لیکن آریہ ورت ملک کی طرف نگاہ کریں تو ان کی بہت کم گنتی ہے۔ کیونکہ جیسے جرمنی ملک کے رہنے والے ایک "پرنسپل" کے خط سے معلوم کیا کہ جرمنی ملک میں سنسکرت خط کا ترجمہ کرنے والے بھی بہت کم ہیں اور میکس مولر صاحب کے سنسکرت علم ادب اور تھوڑی سی وید کی تشریح دیکھ کر مجھ کو ظاہر ہوتا ہے کہ میکس مولر صاحب نے ادھر ادھر آریہ ورتی لوگوں کی کی ہوئی ٹیکا دیکھ کر کچھ کچھ یتھا تتھا لکھا ہے جیسا کہ

“युञ्जन्ति ब्रध्नमरुषं चरन्तं परितस्थुषः । रोचन्ते रोचना दिवि”

اس منتر کا ترجمہ گھوڑا کیا ہے۔ اس سے تو جو سائن آچاریہ نے سورج ترجمہ کیا ہے وہ اچھا ہے۔ لیکن اس کا درست ترجمہ پرماتما ہے سو میری بنائی ہوئی "رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیجئے۔ اس میں اس منتر کا ترجمہ ٹھیک ٹھیک کیا ہے۔ اتنے سے جان لیجئے کہ جرمنی ملک اور میکس مولر صاحب میں سنسکرت ودیا کی کتنی پنڈتائی ہے ✦

جکالیٹ صاحب آریہ ورت کو منبع علوم لکھتے ہیں۔

۸۔ یہ تحقیق ہے کہ جتنے علم اور مذہب روئے زمین پر پھیلے ہیں وہ سب آریہ ورت ملک ہی سے پھیلے ہیں۔ دیکھو ایک جکالیٹ[۱] صاحب پارس یعنی فرانس کے ملک کے رہنے والے اپنی "بائبل ان انڈیا" میں لکھتے ہیں کہ سب علوم اور نیکیوں کا منبع آریہ ورت کا ملک ہے۔ اور جملہ علوم نیز مذاہب اسی ملک سے پھیلے ہیں اور پرمیشور سے دعا کرتے ہیں کہ اے پرمیشور! جیسی ترقی آریہ ورت کے ملک کی پہلے زمانہ میں تھی ویسی ہی ہمارے ملک کی کیجئے ایسا لکھتے ہیں اس کتاب میں دیکھ لو ✦

دارا شکوہ کے شکوک سنسکرت پڑھ لینے سے مٹ گئے۔

۹۔ نیز دارا شکوہ بادشاہ نے بھی یہی تحقیق کی تھی کہ جیسا اکمل علم سنسکرت میں ہے ویسا کسی زبان میں نہیں ہے۔ وے ایسا اپنشدوں کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے عربی وغیرہ بہت سی زبانیں پڑھیں لیکن میرے دل کے شک رفع ہو کر تسکین نہ ہوئی۔ جب سنسکرت دیکھی اور سنی تب شک رفع ہونے سے مجھ کو بڑی خوشی ہوئی ہے ✦

بنارس کا مان مندر علم نجوم کی عظمت دکھا رہا ہے۔

۱۰۔ دیکھو کاشی کے "مان مندر" میں "ششو مار چکر" کہ جس کی پوری حفاظت بھی نہیں رہی ہے تو بھی کتنا عمدہ ہے کہ جس میں اب تک بھی کھگول ودیا کا بہت سا حال ظاہر ہوتا ہے۔ اگر "سوائی جے پور آدھیش"

(نوٹ) جناب مترجم لالہ ... جی نے غلطی سے گولڈ اسٹکر نام لکھ دیا۔ بائبل ان انڈیا کے مصنف جکالیٹ صاحب ہیں۔

یعنی سلطنت کے کاروبار کا سوچنے والا کہلاتا ہے۔ ویسے منتر یعنی سوچنے سے قدرت کی سب اشیاء کا پہلے علم اور پھر تجربہ کرنے سے کئی قسم کی چیزیں و کلیں و اوزار پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی ایک لوہے کا بان یا گولا بنا کر اس میں ایسی چیزیں رکھے کہ جو آگ کے لگانے سے ہوا میں دھواں پھیلنے اور سورج کی کرن یا ہوا کے مس ہونے سے آگ روشن ہو جائے اُسی کا نام آگنی استر (آگ کا ہتھیار) ہے۔ جب دوسرا اس کا دفعیہ کرنا چاہے تو اس پر وارن استر چھوڑے یعنی جیسے دشمن نے دشمن کی فوج پر آگنے استر چھوڑ کر تباہ کرنا چاہا ویسے ہی اپنی فوج کی حفاظت کے لئے سینا پتی دوسری فوج یا وارن استر سے آگنے استر کا دفعیہ کرے۔ وہ ایسی اشیاء کے ملانے سے ہوتا ہے کہ جن کا دھواں ہوا کے مس ہوتے ہی بادل ہو کر جھٹ برسنے لگ جاوے۔ اور آگ کو بجھا دیوے۔ ویسے ہی ناگ پھانس یعنی جو دشمن پر چھوڑنے سے اُس کے اعضا کو جکڑ کر باندھ لیتا ہے۔ ویسے ہی ایک موہن استر یعنی ایسی نشیلی چیزیں ڈالنے سے بنایا جاوے کہ جس کے دھوئیں کے لگنے سے دشمن کی سب فوج سو جائے یعنی بیہوش ہو جائے۔ اسی طرح سب شستر استر (ہتھیار) ہوا کرتے تھے۔ اور ایک تار سے یا شیشے سے یا کسی اور چیز سے بجلی پیدا کر کے دشمنوں کو ہلاک کرتے تھے۔ اس کو بھی آگنے استر یا شو تپاستر کہتے ہیں۔ "توپ" اور "بندوق" یہ نام غیر ملک کی زبان کے ہیں۔ سنسکرت اور آریہ ورت ملک کی بھاشا کے نہیں۔ البتہ جس کو غیر ملک والے توپ کہتے ہیں سنسکرت اور بھاشا میں اُس کا نام "شتگھنی" ہے اور جس کو بندوق کہتے ہیں اُس کو سنسکرت اور آریہ بھاشا میں "بھشنڈی" کہتے ہیں۔ جو سنسکرت ودیا نہیں پڑھے وہ غلطی میں پڑ کر کچھ کا کچھ لکھتے اور کچھ کا کچھ بکتے ہیں۔ اس کو دانا لوگ مان نہیں سکتے۔

دُنیا کے کل علوم کا منبع آریہ ورت ہی ہے۔

۷۔ جتنا علم روئے زمین پر پھیلا ہے وہ سب آریہ ورت ملک سے مصر۔ وہاں سے یونان۔ وہاں سے روم اور وہاں سے یورپ میں۔ وہاں سے امریکہ وغیرہ ممالک میں پھیلا ہے۔ اب تک جتنا پرچار سنسکرت ودیا کا آریہ ورت دیش میں ہے اتنا کسی غیر ملک میں نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ جرمنی کے ملک میں سنسکرت ودیا کی بہت اشاعت ہے اور جتنی سنسکرت میکس مولر صاحب پڑھے ہیں اتنی کوئی نہیں پڑھا یہ محض بات ہی ہے کیونکہ

"निरस्तपादपे देशे एरण्डोऽपि द्रुमायते"

یعنی جس ملک میں کوئی درخت نہیں ہوتا اُس ملک میں اینڈی کو بڑا درخت مان لیتے ہیں۔ ویسے ہی یورپ کے ملک میں سنسکرت ودیا کی اشاعت نہ ہونے سے جرمن لوگوں اور میکس

ویران کر دیا ٭

अथ किमेतैर्वा परेऽन्ये महाधनुर्धराश्चक्रवर्तिनः केचित् सुद्युम्नभूरिद्युम्नेन्द्रद्युम्नकुवलयाश्वयौवनाश्ववद्ध्र्यश्वाश्वपतिशशबिन्दुहरिश्चन्द्राऽम्बरीषननक्तुसर्यातिययात्यनरण्याक्षसेनादयः । अथ मरुत्तभरतप्रभृतयो राजानः । मैत्र्युपनि० प्र० १ । खं० ४ ॥

میتری اُپنشد ا-۴-

چکرورتی راجاؤں کے نام۔

ہم اس قسم کے حوالوں سے ثابت ہے کہ شروع دنیا سے لیکر مہابھارت تک چکرورتی یعنی تمام روئے زمین پر حکومت کرنے والے راجا آریہ کل میں ہی ہوئے تھے ۔ اب ان کی اولاد اپنی بدقسمتی کے باعث راج کھو کر غیر ملک والوں کے پاؤں تلے دب رہی ہے ٭ جیسے یہاں سدیومن ۔ بھوری دیومن ۔ اندر دیومن ۔ کوبلیاشو ۔ یووناشو ۔ ودھریاشو ۔ اشوپتی ۔ ششبندو ۔ ہریشچندر ۔ امبریش ۔ ننکتو ۔ سریاتی ۔ ییاتی ۔ انرنیہ ۔ اکش سین ۔ مروت اور بھرت ۔ روئے زمین پر مشہور چکرورتی راجاؤں کے نام لکھے ہیں ویسے ہی سویمبھو وغیرہ چکرورتی راجاؤں کے نام صاف منوسمرتی ۔ مہابھارت وغیرہ کتابوں میں لکھے ہیں ۔ اس کو غلط کہنا بے علم اور متعصب لوگوں کا کام ہے ٭

توپ بندوق وغیرہ سب اُس زمانہ میں تھے۔

۵ (سوال) جو آگنی آستر وغیرہ علوم لکھے ہیں وہ سچ ہیں یا نہیں ۔ اور توپ بندوق تو اُس زمانہ میں تھی یا نہیں؟

(جواب) یہ بات سچی ہے یہ (ہتھیار) بھی تھے کیونکہ علم طبعی کا رواج (اُس وقت ہونے سے) ان کا ہونا ممکن ہے ٭

۶ (سوال) کیا یہ دیوتاؤں کے منتروں سے سدھ ہوتے تھے؟

منتر بچار کا نام ہے ۔ توپ کو شتگھنی اور بندوق کو بھشنڈی کہتے ہیں۔

(جواب) نہیں یہ سب باتیں جن سے استر (ہتھیار) شستر وغیرہ (بنتے تھے) اور ان کو بناتے تھے وہ منتر یعنی سوچنے سے بناتے اور چلاتے تھے ۔ اور جو منتر یعنی الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے اُس سے کوئی جوہر پیدا نہیں ہوتا ۔ اور جو کوئی کہے کہ منتر سے آگ پیدا ہوتی ہے تو وہ منتر پڑھنے والے کے دل اور زبان کو جلا کر خاک کر دیوے ٭ مارنے جائے دشمن کو اور مر رہے آپ ۔ اس لئے منتر نام ہے سوچنے کا ۔ جیسے راج منتری

ابتدائے دنیا سے لیکر مہابھارت کے جنگ تک آریوں کا روئے زمین پر راج رہ چکا ہے اور دنیا کا استاد یہی ملک تھا۔

۲- ابتدائے آفرینش سے لیکر پانچ ہزار برسوں سے پہلے کے زمانہ تک آریوں کا عالمگیر اور چکرورتی یعنی روئے زمین پر سب سے اعلیٰ ایک ہی راج تھا۔ دیگر ممالک میں ماتحت یعنی چھوٹے چھوٹے راجے رہتے تھے۔ کیونکہ کورو پانڈو تک یہاں کے راج اور راج ضابطہ سلطنت میں کل روئے زمین کے سب راجا اور رعایا چلتے تھے۔ کیونکہ یہ منوسمرتی جو دنیا کے ابتدا میں ہوئی ہے اس کا حوالہ ہے۔ اسی آریہ ورت ملک میں پیدا شدہ براہمنوں یعنی عالموں سے روئے زمین کے لوگ براہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر۔ دسیو۔ ملیچھ وغیرہ سب اپنے اپنے لائق علم و عمل کی ہدایت اور تعلیم حاصل کریں[۱] اور مہاراجہ یدھشٹر جی کے راجسوئیگ اور مہابھارت کے جنگ تک یہاں کی سلطنت کے ماتحت سب سلطنتیں تھیں۔ سنو چین کا بھگ دت امریکہ کا ببرواہن یورپ کا ویڈال اکش یعنی بلی کی مانند آنکھ والے۔ یونان جس کو یونان کہا ہے اور ایران کا شلیہ وغیرہ سب راجے راجسوئیگ اور مہابھارت کے جنگ میں حکم کے مطابق آئے تھے۔ جب رگھوگن راجا تھے تب راون بھی یہاں کے ماتحت تھا۔ جب رامچندر جی کے زمانہ میں برخلاف ہو گیا تو اس کو رامچندر جی نے سزا دیکر سلطنت سے محروم کر اس کے بھائی وبھیشن کو راج دیا تھا۔ سوائمبھو راجا سے لیکر پانڈو تک آریوں کی عالمگیر سلطنت رہی۔ بعد ازاں باہمی نفاق سے لڑکر تباہ ہو گئے۔

تباہی کے باعث

۳- کیونکہ پرمیشور کی اس دنیا میں مغرور متکبر جاہل لوگوں کی سلطنت بہت دن نہیں چلتی اور یہ دنیا کا قدرتی میلان ہے کہ جب بہت سی بیشمار دولت ضرورت سے بڑھکر ہو جاتی ہے تب سستی۔ بے ہمتی۔ حسد و بغض۔ نفس پرستی اور غفلت بڑھتی ہے اس سے ملک میں تعلیم و تربیت برباد ہو کر بد اوصاف اور بد شغل بڑھ جاتے ہیں جیسے کہ شراب و گوشت کا استعمال بچپن کی شادی۔ اور من مانی کارروائی کرنا وغیرہ عیب بڑھ جاتے ہیں اور جب لڑائی کے صیغہ میں جنگ کا علم اور ذرائع ہتھیار اور فوج اتنی بڑھے کہ جس کا مقابلہ کرنے والا روئے زمین پر دوسرا نہ ہو تب ان لوگوں میں طرفداری اور غرور بڑھکر ظلم بڑھ جاتا ہے۔ جب یہ عیب ہو جاتے ہیں تب باہمی نفاق ہو کر یا دوسرے چھوٹے خاندانوں میں سے اُن سے بھی بڑھکر کوئی ایسا ہمت والا آدمی کھڑا ہوتا ہے کہ ان کو شکست دینے کے قابل ہو۔ جیسے سلاطین کی بادشاہی کے سامنے سیوا جی۔ گوبند سنگھ جی نے کھڑے ہو کر مسلمانوں کی سلطنت کو تباہ

[۱] (نوٹ منجانب مترجم) دنیا کی ابتدا سے یہاں سوامی جی کا مطلب ویدوں کے بعد ہے یعنی ویدوں کے بعد پہلی انتظام ملک کی کتاب منوسمرتی ہے۔

[۲] (منجانب مترجم) [illegible]

نصف حصہ دوم

گیارھواں باب

آریہ ورت کے ست شاستروں کی تردید و تائید کے بارہ میں

---

۱ ۔ اب ہم تو آریہ لوگوں کے مذاہب کا جو کہ آریہ ورت ملک میں بسنے والے ہیں کھنڈن (تردید) و نیز منڈن (تائید) کرینگے ۔ یہ آریہ ورت ملک ایسا ہے کہ جس کی مانند روئے زمین پر دوسرا کوئی ملک نہیں ہے ۔ اسی لئے اس سرزمین کا نام سورن بھومی یعنی سنہری زمین ہے ۔ کیونکہ یہی سونا وغیرہ جواہرات کو پیدا کرتی ہے ۔ اسی لئے سرشٹی کے شروع (ابتداء آفرینش) میں آریہ لوگ اسی ملک میں آکر بسے ۔ ہم دنیا کی پیدائش کے مضمون میں کہہ آئے ہیں کہ آریہ نام شریف لوگوں کا ہے اور آریوں سے علاوہ دیگر انسانوں کا نام دسیو ہے ۔ روئے زمین پر جتنے ملک ہیں وہ سب اسی ملک کی تعریف کرتے اور امید رکھتے ہیں کہ پارس پتھر سنا جاتا ہے وہ بات تو جھوٹی ہے لیکن آریہ ورت ملک ہی سچا پارس پتھر ہے کہ جس کو لوہے کی مانند مفلس غیر ملک والے چھوتے ہی سونا یعنی دولتمند ہو جاتے ہیں ۔

آریہ ورت کی عظمت

شلوک ۔ ۲ ۔ ۲۰ ۔

एतद्देशप्रसूतस्य सकाशादग्रजन्मनः ।

स्वं स्वं चरित्रं शिक्षेरन् पृथिव्यां सर्वमानवाः ॥ मनु० २ । २० ॥

ہوگی۔ اگر سب انسان اور خاص کر عالم لوگ حسد و بغض کو چھوڑ کر سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا کرانا چاہیں تو ہمارے لئے یہ بات ناممکن نہیں ہے۔ تحقیق ان عالموں کے اختلاف ہی نے سب کو نفاق کے جال میں پھنسا رکھا ہے۔ اگر یہ لوگ خود غرضی میں نہ پھنس کر سب کی غرض کو پورا کرنا چاہیں تو ابھی ایک مت ہو سکتے ہیں۔ اس کے ہونے کی ترکیب اس کتاب کے خاتمہ پر لکھیں گے۔ سرو شکتیمان پرماتما ایک مت میں شامل ہونے کا شوق سب انسانوں کے اندر پیدا کرے ۔

فاضلوں کے واسطے زیادہ تشریح اور معزز عالی مرتبہ عالموں کے روبرو زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں ۔

نصف حصہ دوم

ضمنی دیباچہ

یہ امر ثابت ہے کہ پانچ ہزار برسوں سے پیشتر ویدمت کے علاوہ دوسرا کوئی بھی مذہب نہ تھا کیونکہ ویدکی سب باتیں علم کے مطابق ہیں۔ ویدوں کی اشاعت کے رک جانے کا باعث مہابھارت کا جنگ ہوا۔ ان کی اشاعت بند ہو کر جہالت کی تاریکی کے روئے زمین پر پھیلنے سے انسانوں کی عقل میں فتور آ گیا جس کے دل میں جیسا آیا ویسا مذہب چلایا۔ ان سب مذہبوں میں چار مذہب یعنی جو وید کے برخلاف پرانی، جینی، کرانی، اور قرانی وغیرہ سب مذہبوں کی جڑ ہیں وہ سلسلہ وار ایک کے پیچھے دوسرا تیسرا چوتھا چلا ہے۔ اب ان چاروں کی شاخیں ایک ہزار سے کم نہیں ہیں۔ ان سب مذاہب کے معتقدوں، ان کے چیلوں اور دیگر سب کو باہم سچ جھوٹ کے غور کرنے میں زیادہ تکلیف نہ ہو اس لئے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ جو جو اس میں سچے مت کی تائید اور جھوٹ کی تردید لکھی ہے اس کا سب کو جتلانا ہی مقصد سمجھا گیا ہے۔ اس میں جیسی میری عقل جتنا علم اور جس قدر ان چاروں مذاہب کی بنیادی کتابیں دیکھنے سے واقفیت ہوئی ہے اس کو سب کے آگے پیش کرنا مجھے مناسب سمجھا ہے کیونکہ گمشدہ ودیا (علم) کا دوبارہ حاصل ہونا آسان نہیں ہے۔ مذہبی رعایت چھوڑ کر اس کو دیکھنے سے سچا جھوٹا مت سب کو ظاہر ہو جائیگا۔ پھر سب کو اپنی عقل کے مطابق سچے مت کا قبول کرنا اور جھوٹے مت کا چھوڑنا آسان ہوگا۔ ان میں سے جو پرانوں وغیرہ کتابوں سے شاخ در شاخ مذہب ملک آریہ ورت میں چلے ہیں۔ ان کے عیب و ثواب مختصراً اس گیارھویں باب میں دکھائے جاتے ہیں۔ اس میرے کام سے اگر اپکار نہ مانیں تو مخالفت بھی نہ کریں کیونکہ میرا منشا کسی کا نقصان یا دل شکنی کرنے سے نہیں بلکہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کرنے کرانے کا ہے۔ اسی طرح سب انسانوں کو بہ نظر انصاف برتاؤ کرنا نہایت مناسب ہے۔ انسانی زندگی سچ جھوٹ کے فیصلہ کرنے کرانے کے لئے ہے نہ کہ فضول بحث مباحثہ اور فساد کرنے کرانے کے لئے۔ اسی مذاہب کے جھگڑے سے دنیا میں جو جو خراب نتیجے ہوئے ہیں اور ہوں گے ان کو غیر متعصب عقلمند لوگ ہی جان سکتے ہیں۔ جب تک اس نسل انسانی سے باہمی جھوٹے مذہبوں کا جھگڑا نہ چھوٹیگا تب تک ایک دوسرے کو راحت نصیب

کہ جس میں چار باب ہیں زیادہ تر کھنڈن منڈن لکھیں گے ان چاروں میں سے پہلے باب میں آریہ ورت کے دوسرے میں جینیوں کے تیسرے میں عیسائیوں کے اور چوتھے میں مسلمانوں کے مختلف مذاہب و فرقوں کے کھنڈن منڈن کے بارہ میں لکھیں گے اور بعد ازاں چودھویں باب کے خاتمہ پر اپنے عقائد بھی دکھلائے جاویں گے جو کوئی بالخصوص کھنڈن منڈن دیکھنا چاہے وہ ان چاروں بابوں میں دیکھے لیکن عام طور پر کہیں کہیں دس باب میں بھی کچھ تھوڑا سا کھنڈن منڈن کیا ہے ؀

کتاب سے غیر متعصب آدمی فایدہ حاصل کر سکے گا۔

(۵۳) ان چودہ بابوں کو جو شخص تعصب چھوڑ کر انصاف کی نظر سے دیکھیگا اُس کے آتما میں ستیارتھ پرکاش یعنی سچے معنوں کی روشنی سے راحت پیدا ہوگی۔ اور جو شخص ضد اور تعصب سے دیکھنے لگیگا۔ اُس پر اس کتاب کا مطلب ٹھیک ٹھیک واضح ہونا بہت مشکل ہے۔ اس لئے جو کوئی اس پر ٹھیک ٹھیک غور نہیں کرے گا۔ وہ اس کا مطلب نہ سمجھکر غوطے کھایا کرے گا۔ عاقلوں کا یہی کام ہے کہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کر کے سچ کو اختیار اور جھوٹ کو چھوڑ کر اعلےٰ راحت پاتے ہیں۔ اور وہی نیک اوصاف اختیار کرنے والے لوگ عالم ہو کر دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ اور موکش۔ یہ چار پھل حاصل کر کے خوش رہتے ہیں ؀

شری سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ تصنیف ستیارتھ پرکاش کا دسواں باب دربیان آچار و اناچار و بھکشیہ وابھکشیہ ختم ہوا ؀

پہلے نصف حصہ کا خاتمہ

کھانا کہاں کھانا چاہئے۔ جہاں صاف جگہ ہو۔

سوال۔ چوکے میں بیٹھ کر کھانا کھانا اچھا ہے یا باہر بیٹھ کر؟

(۲۵) جواب۔ جہاں پر اچھی خوشنما خوب صورت جگہ دکھائی دے وہاں کھانا کھانا چاہئے لیکن ضروری ہو تو لڑائی وغیرہ میں تو گھوڑے وغیرہ سواریوں پر بیٹھ کر یا کھڑے کھڑے بھی کھانا پینا عین مناسب ہے۔

اپنے ہاتھ کا نہیں بلکہ سب آریوں کے ہاتھ کا کھانا چاہئے بشرطیکہ درست طریقہ پر بنا ہو۔

سوال۔ کیا اپنے ہی ہاتھ کا کھانا چاہئے اور دوسرے کے ہاتھ کا نہیں؟

(۲۶) جواب۔ اگر آریوں میں سے کوئی پاک صاف طریقہ سے بناوے تو برابر سب آریوں کے ساتھ کھانے میں کچھ بھی ہرج نہیں۔ کیونکہ اگر برہمن وغیرہ ورنوں کے عورات مرد کھانا پکانے۔ چوکا دینے برتن بھانڈے مانجنے وغیرہ بکھیڑوں میں لگے رہیں تو علوم وغیرہ نیک اوصاف کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی۔

اس کی نظیر

(۲۷) دیکھو مہاراجہ یدھشٹر کے راج سوئے یگیہ میں کُرۂ زمین کے راجہ رشی اور مہرشی آئے تھے۔ ایک ہی رسوئی سے کھانا کھایا کرتے تھے۔

کھانے پینے کا بکھیڑا کب سے ہوا۔

(۲۸) جب سے عیسائی مسلمان وغیرہ کے مختلف مذاہب چلے۔ آپس میں دشمنی اور عناد ہوا۔ انہوں نے شراب نوشی اور گائے کا گوشت وغیرہ کھانا پینا اختیار کیا اسی وقت سے کھانے وغیرہ کے متعلق بکھیڑا ہو گیا۔

پہلے زمانہ میں قندھار وغیرہ ممالک میں آریوں کی شادی بیاہ ہونا ملک ہی یدست کا باعث تھا

(۲۹) دیکھو۔ کابل۔ قندھار۔ ایران۔ امریکہ۔ یورپ وغیرہ ملکوں کے راجاؤں کی لڑکیوں گاندھاری۔ مدری۔ الوپی وغیرہ کے ساتھ آریہ ورت کے ملک کے راجہ لوگ شادی وغیرہ معاملات کرتے تھے۔ شکنی وغیرہ کورو پانڈو کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔ کچھ مخالفت نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ اُس زمانہ میں تمام کُرۂ زمین پر ایک ہی مذہب وید کا تھا۔ اسی پر سب کا اعتقاد تھا۔ اور ایک دوسرے کا سکھ دکھ۔ نفع نقصان آپس میں اپنے برابر سمجھتے تھے تبھی کُرۂ زمین پر سکھ تھا۔ اب تو بہت سے مذہب کے پیرو کار ہونے سے بہت سا دکھ اور مخالفت بڑھ گئی ہے اس کو دور کرنا عقلمندوں کا کام ہے۔ پرماتما سب کے من میں سچے مذہب کا ایسا انکر (بیج) بوئے کہ جس سے جھوٹے مذہب جلدی ہی معدوم ہو جاویں۔ اس میں سب عالم لوگ غور کر کے مخالفت کو چھوڑیں اور راحت کو بڑھاویں۔ یہ تھوڑا سا آچار۔ اناچار بھکشیہ۔ ابھکشیہ کے بارہ میں لکھا۔

کتاب کے حصوں کا خاتمہ

(۳۰) اس کتاب کا پہلا نصف حصہ اسی دسویں باب کے ساتھ ختم ہوا۔ ان بابوں میں زیادہ کھنڈن منڈن (تردید و تائید) اس لئے نہیں لکھا کہ جب تک آدمی جھوٹ سچ کے دیکھنے کی کچھ بھی طاقت نہیں بڑھاتے تب تک موٹے اور باریک کھنڈن کے مطالب کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے پہلے سب کو سچی تعلیم کا اپدیش کر کے اب پچھلے نصف حصہ میں

گوشت چمڑے کے ہیں اور جیسا خون برہمن کے جسم میں ہوتا ہے ویسا ہی چنڈال وغیرہ کے پھر سب آدمیوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے ؟

(۴۳) جواب: عیب ہے کیونکہ جس طرح عمدہ چیزوں کے کھانے پینے سے برہمن اور برہمنی کے جسم میں بدبو وغیرہ نقصوں سے پاک رج ویریہ اور حیض و منی پیدا ہوتے ہیں ویسے چنڈال اور چنڈالنی کے جسموں میں نہیں ہوتے کیونکہ چنڈال کا جسم بدبودار ذروں سے بھرا ہوا ہوتا ہے ویسا برہمن وغیرہ ورنوں کا نہیں ہوتا۔ اس لئے برہمن وغیرہ اعلیٰ ورنوں کے ہاتھ کا کھانا چاہئے اور چنڈال وغیرہ نیچ بھنگی۔ چمار وغیرہ کا نہ کھانا چاہئے۔ بھلا جب تم سے کوئی پوچھے گا کہ جس طرح چمڑے کا جسم ماں۔ بہن۔ بیٹی۔ بہو کا ہوتا ہے اسی طرح اپنی عورت کا بھی ہوتا ہے۔ تو کیا ماں وغیرہ عورتوں کے ساتھ اپنی عورت کے مانند برتاؤ کرو گے۔ تب تم کو نادم ہو کر خاموش ہی رہنا پڑے گا جس طرح عمدہ کھانا ہاتھ اور منہ سے کھایا جاتا ہے اسی طرح بدبودار بھی کھایا جا سکتا ہے۔ تو کیا مل وغیرہ بھی کھاؤ گے؟ کیا ایسا بھی کوئی ہو سکتا ہے ؟

گوبر سے چوکا لگانے کے فوائد۔

سوال۔ جو گائے کے گوبر سے چوکا لگاتے ہو تو اپنے گوبر سے چوکا کیوں نہیں لگاتے اور چوکے میں گوبر کے جانے سے چوکا ناپاک کیوں نہیں ہوتا؟

(۴۴) جواب۔ گائے کے گوبر سے اس طرح کی بدبو نہیں ہوتی جس طرح کہ آدمی کے پاخانہ سے گوبر چکنا ہونے کی وجہ سے جلدی نہیں اکھڑتا نہ کپڑا بگڑتا اور نہ میلا ہوتا ہے۔ جس طرح مٹی سے میل چڑھتی ہے اس طرح گوبر سے نہیں ہوتی۔ مٹی اور گوبر سے جس جگہ کو لیپا جاتا ہے وہ دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہوتی ہے اور جس جگہ رسوئی بنائی جاتی ہے وہاں کھانا وغیرہ پکانے سے گھی میٹھا اور جوٹھا بھی گرتا ہے اس سے مکھی چیونٹی وغیرہ بہت سے جانور گندگی کے سبب رہنے کے باعث آتے ہیں۔ اگر اس کو جھاڑو دے کر اور لیپنے سے روزانہ صاف نہ کیا جاوے تو وہ جگہ گویا پاخانہ کے مانند ہو جاتی ہے اس لئے روزانہ گوبر مٹی جھاڑو سے ہر طرح صفائی کرنی چاہئے اور اگر پختہ مکان ہو تو پانی سے دھو کر صاف رکھنا چاہئے۔ اس سے مذکورہ بالا نقص دور ہو جاتے ہیں۔ جیسے میاں جی کے باورچی خانہ میں کہیں کوئلہ کہیں راکھ کہیں لکڑی کہیں ٹوٹی ہانڈی کہیں جوٹھی رکابی کہیں ہڈی پڑی رہتی ہے اور مکھیوں کا تو کیا ہی کہنا۔ وہ جگہ ایسی بری معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی بھلا آدمی جا کر بیٹھے تو اس کو قے ہونے کا احتمال ہے اور اس بدبودار جگہ کے مانند ہی وہ جگہ دکھائی دیتی ہے۔

بھلا کوئی ان سے پوچھے کہ اگر گوبر سے چوکا لگانے میں تم نقص سمجھتے ہو تو چولہے میں اپلے جلانے اس کی آگ سے تمہارا حقہ پینا کیوں کر اچھا ہے۔ ... ہوتا ہوگا۔ اس میں کیا شک ہے ؟

नोच्छिष्टं कस्यचिद्दद्यान्नाद्याच्चैव तथान्तरा ।
न चैवात्यशनं कुर्यान्न चोच्छिष्टः क्वचिद् व्रजेत् ॥ मनु० २ । ५६

نہ کسی کو اپنی جوٹھی چیز دے اور نہ کسی کے کھانے میں سے آپ کھاوے نہ زیادہ کھاوے اور نہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھوئے بغیر کہیں ادھر اُدھر جاوے۔ (منو۔ ۲۔ ۵۶)

سوال "गुरोरुच्छिष्टभोजनम्"

گرو کا جوٹھا بھوجن کرنا اس فقرہ کے کیا معنی ہونگے۔

جواب۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ گرو کے کھانا کھانے کے پیچھے جو علیحدہ پاک کھانا رکھا ہے اس کو کھاوے یعنی گرو کو پہلے کھانا کھلا کر بعد ازاں شِشیہ کو کھانا کھانا چاہئے۔

اس بات کی تردید کہ مکھیوں کا شہد اور دودھ بچھڑے کا جوٹھا ہوتا ہے

سوال (۲۵) اگر ہر قسم کے جوٹھے کی ممانعت ہے تو مکھیوں کا جوٹھا شہد۔ بچھڑے کا جوٹھا دودھ اور ایک لقمہ کھانے کے بعد اپنا بھی جوٹھا ہوتا ہے پھر کیا ان کو بھی نہ کھانا چاہئے؟

جواب۔ شہد برائے نام ہی جوٹھا ہوتا ہے اصل میں بہت سی نباتات میں سے لیا ہوا جوہر ہے۔ بچھڑا اپنی ماں کے باہر کا دودھ پیتا ہے۔ اندر کے دودھ کو نہیں پی سکتا اس لئے جوٹھا نہیں لیکن بچھڑے کے پینے کے بعد پانی سے اس کی ماں کے تھنوں کو دھو کر صاف برتن میں دوہنا چاہئے۔ اور اپنا جوٹھا اپنے واسطے بگاڑ پیدا کرنے والا نہیں ہوتا۔ دیکھو طبعاً یہ بات ثابت ہے کہ کسی کا جوٹھا کوئی بھی نہیں کھاتا۔ جیسے اپنے منہ۔ ناک۔ کان۔ آنکھ۔ اعضائے بول و براز کے مل موت (فضلات) وغیرہ کے چھونے میں کراہت نہیں ہوتی ویسے کسی دوسرے کے مل موت کے چھونے سے ہوتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ کاروائی طریق فطرت کے خلاف نہیں ہے۔

کسی کا بھی جوٹھا نہیں کھانا چاہئے

(۲۶) اس لئے سب انسانوں کو واجب ہے کہ کسی کا جھوٹا یعنی جوٹھا نہ کھاویں۔

سوال۔ بھلا عورت مرد بھی ایک دوسرے کا جوٹھا نہ کھاویں؟

جواب۔ نہیں کیونکہ اُن کے جسموں کی خاصیتیں بھی جدا جدا ہیں۔

چنڈال وغیرہ نیچ لوگوں کا کھانا نہیں کھانا چاہئے

سوال۔ کہو جی آدمی کس کس کے ہاتھ کی پکائی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے کیونکہ برہمن سے لے کر چنڈال تک کے جسم۔ ہڈی۔

گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے کیونکہ

नष्टे मूले नैव फलं न पुष्पम् । वृद्धचाणक्य अ० १०। १३॥

برِدھ چانکیہ ۱۰-۱۳

جب درخت کی جڑ ہی کاٹ دی جاوے تو پھل پھول کہاں سے ہوں اور بڑھیں گے۔ (۱۰-۱۳)

ایذارساں جانور اور آدمی کو مارنا چاہئے یا نہیں؟

سوال۔ اگر تمام لوگ "اہنسک" (نہ مارنے والے) ہو جاویں تو شیر وغیرہ جانور اس قدر بڑھ جاویں کہ تمام گائے وغیرہ جانوروں کو مار کھائیں۔ تمہاری کوشش کرنا ہی رائیگاں جاوے۔

جواب۔ یہ کام اراکین سلطنت کا ہے کہ جو جانور یا آدمی ایذارساں ہوں اُن کو سزا دیویں اور جان سے بھی مار ڈالیں۔

موذی جانوروں کے گوشت کو کیا کرنا چاہئے۔

سوال۔ پھر کیا اُن کا گوشت پھینک دیں؟

جواب۔ خواہ پھینک دیں، خواہ کتے وغیرہ گوشت خوروں کو کھلا دیویں یا جلا دیویں۔ خواہ کوئی گوشت خور کھا وے تو بھی دنیا کا کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن اُس آدمی کی طبیعت گوشت خوری کی وجہ سے بے شک ایذارساں ہو سکتی ہے۔

(۲۲) چوری وغیرہ گناہوں سے کمایا ہوا ممنوع اور دھرم سے کمایا ہوا جائز ہے

جس قدر رشوت، چوری، دغابازی، حیلہ سازی، فریب وغیرہ کے ذریعہ چیزوں کو حاصل کر کے بھوگنا ہے وہ "ابھکشیہ" (ناجائز طعام) اور اہنسا (عدم ایذارسانی) اور دھرم وغیرہ کے کاموں کے ذریعہ بہم پہنچا کر خورد و نوش وغیرہ کرنا "بھکشیہ" (جائز طعام) ہے۔

دوم حکمت کے رو سے ممنوع

(۲۳) جن اشیاء سے صحت قائم، بیماری دور، عقل، بل، قوت و عمر کی ترقی ہو وہ چاول وغیرہ، گیہوں، پھل، مول، کند، دودھ، گھی، مٹھائی وغیرہ اشیاء کا استعمال کرنا اور مناسب طریقہ پر پکا اور ملا کر وقت مناسب پر اعتدال کے ساتھ خورد و نوش کرنا سب "بھکشیہ" کہلاتا ہے۔ جس قدر چیزیں اپنی طبیعت کے خلاف یعنی بگاڑ کرنے والی ہیں اُن سے بالکل پرہیز کرنا اور جو جو چیزیں جس جس آدمی کے موافق ہیں اُن کا استعمال کرنا بھی "بھکشیہ" ہے۔

ایک ساتھ اور یک خوردہ کا نقص۔

(۲۴) سوال۔ ایک ساتھ کھانے میں کچھ عیب ہے یا نہیں؟

جواب۔ عیب ہے، کیونکہ ایک کے ساتھ دوسرے کی طبیعت اور مزاج نہیں ملتی، جس طرح جذامی وغیرہ کے ساتھ کھانے میں اچھے آدمی کا بھی خون بگڑ جاتا ہے اسی طرح دوسرے کے ساتھ کھانے میں بھی کچھ بگاڑ ہی ہوتا ہے، سُدھار نہیں۔ اسی واسطے

رج کا گوشت اور اُس کے منع ہونے کے وجوہات

جس کام میں مفید جانوروں کی ہتیا ہو وہ نہ کریں؟!

اول گائے کے فواید

یعنی جیسے ایک گائے کے جسم سے دودھ گھی بیل۔ گائے پیدا ہونے سے ایک پیڑھی میں چار لاکھ چوہتر ہزار چھ سو آدمیوں کو فایدہ پہنچتا ہے ایسے جانوروں کو نہ ماریں اور نہ مارنے دیں۔ مثلاً کوئی گائے بیس سیر اور کوئی دو سیر دودھ روزمرہ دیتی ہے تو بالاوسط گیارہ سیر دودھ فی گائے ہوا۔ کوئی گائے اٹھارہ اور کوئی چھ ماہ تک دودھ دیتی ہے اُس کی بھی اوسط بارہ ماہ ہوئی۔ اب ہر ایک گائے کے عمر بھر کے دودھ سے ۲۴۹۶۰ چوبیس ہزار نو سو ساٹھ آدمی ایک دفعہ سیر ہو سکتے ہیں۔ اُس کی چھ بچھڑیاں اور چھ بچھڑے ہوتے ہیں اِن میں سے دو مر جاویں تو بھی دس رہے۔ اِن میں سے پانچ بچھڑیوں کے عمر بھر کے دودھ کو ملا کر ۱۲۴۸۰۰ ایک لاکھ چوبیس ہزار آٹھ سو آدمی سیر ہو سکتے ہیں۔ اب رہے پانچ بیل وہ عمر بھر میں کم سے کم پانچ ہزار من اناج پیدا کر سکتے ہیں۔ اُس اناج میں سے ہر ایک آدمی تین پاؤ کھاوے تو اڑھائی لاکھ آدمی سیر ہوتے ہیں۔ دودھ اور اناج ملا کر ۳۷۴۸۰۰ تین لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو آدمی سیر ہوتے ہیں۔ دونوں ملا کر ایک گائے کی ایک پشت میں ۴۷۵۶۰۰ چار لاکھ پچہتر ہزار چھ سو آدمی ایک دفعہ پرورش پاتے ہیں۔ اور اگر پشت در پشت بڑھا کر حساب کریں تو بے شمار آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے۔ علاوہ اِس کے بیل گاڑی کھینچنے اور سواری و بوجھ اٹھانے وغیرہ کے کام کرنے سے آدمیوں کے واسطے بڑے مفید ہوتے ہیں۔ اور گائے دودھ کے لحاظ سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔

دوم بھینس کے فواید

جس طرح بیل مفید ہوتے ہیں اُسی طرح بھینسے بھی ہیں۔ لیکن گائے کے دودھ اور گھی سے جس قدر عقل بڑھنے سے فواید ہوتے ہیں اُس قدر بھینس کے دودھ سے نہیں۔ اسی وجہ سے آریوں نے گائے کو سب سے مفید گنا ہے اور جو کوئی دوسرا صاحب علم ہوگا وہ بھی اسی طرح سمجھے گا۔

سوم بکری بھیڑ وغیرہ کے فواید۔

بکری کے دودھ سے ۲۵۹۲۰ پچیس ہزار نو سو بیس آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے۔ اسی طرح ہاتھی، گھوڑے، اونٹ، بھیڑ، گدھے وغیرہ سے بھی بڑے فواید ہوتے ہیں۔

آریوں کے وقت کا حال بابت مفید جانوروں کے نہ مرنے کا ہے۔

اِن جانوروں کے مارنے والوں کو سب انسانوں کی ہتیا کرنیوالا قاتل سمجھے گا۔ دیکھو جب آریوں کا راج تھا تو یہ نہایت مفید جانور گائے وغیرہ نہیں مارے جاتے تھے۔ تب ہی آریہ ورت یا کرۂ زمین کے دیگر ملکوں میں انسان وغیرہ بڑی آسایش سے رہتے تھے کیونکہ دودھ گھی بیل وغیرہ جانوروں کی کثرت ہونے سے کھانے پینے کی چیزیں عمدہ بافراط میسر ہوتی تھیں۔ جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اِس ملک

وغیرہ و بدعادات۔ وید ودیا کا پرچار نہ ہونا وغیرہ بُرے کام ہیں۔ جب آپس میں بھائی بھائی لڑتے ہیں۔ تب ہی تیسرا غیر ملک والا آکر پنچ بن بیٹھتا ہے۔

مہابھارت کا جنگ پھوٹ کا نتیجہ تھا جس نے ملک کا ستیاناس کر دیا

(۲۰) کیا تم لوگ مہابھارت کی باتیں بھی جو پانچ ہزار برس پہلے ہوئی تھیں بھول گئے۔ دیکھو "مہابھارت" کی جنگ میں سب لوگ لڑائی کے اندر سواریوں پر کھاتے پیتے تھے۔ آپس کی پھوٹ سے کورو پانڈو اور یادووں کا ستیاناس ہو گیا۔ وہ تو ہو گیا۔ لیکن اب تک بھی وہی مرض پیچھے لگا ہوا ہے۔ نہ جانے یہ خوفناک راکشس کبھی چھوٹے گا یا آریوں کو سب سکھوں سے محروم کر کے دکھ کے سمندر میں ڈبو کر ہلاک کرے گا۔ اسی بدکار دریودھن، گوتر ہتیارے دکھیوں کے قاتل اپنے ملک کو تباہ کرنے والے نیچ کے طریق پر آریہ لوگ اب تک بھی چل کر دکھ بڑھا رہے ہیں۔ پرمیشور اپنا فضل کرے کہ یہ مہلک مرض ہم آریوں میں سے دور ہو جاوے۔

کھانے اور نہ کھانے کی چیزوں کی تقسیم دو قسموں پر۔

(۲۱) کھانے اور نہ کھانے کی چیزیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک دھرم شاستر کے مطابق اور دوسری ویدک شاستر (علم طب) کے مطابق

اول دھرم شاستر کے رو سے ممنوع اور ناپاک۔

(۲۲) مثلاً دھرم شاستر میں لکھا ہے۔

अभक्ष्याणि द्विजातीनाममेध्यप्रभवाणि च ॥ मनु० ५ । ५ ॥

(منو ۔ ۵ ۔ ۵)

دوج یعنی برہمن کشتری اور ویشوں کو ناپاک یعنی بول و براز وغیرہ کے میل سے پیدا ہوئے ساگ پھل مول وغیرہ نہ کھانے چاہئیں (منو ۵۔۵)

वर्जयेन्मधु मांसं च ॥ मनु० २ । १७७ ॥

جیسے مختلف قسم کی شراب۔ گانجہ۔ بھنگ۔ افیون وغیرہ

(ب) اشیاء منشی

बुद्धिं लुम्पति यद् द्रव्यं मदकारि तदुच्यते ।
शार्ङ्गधर अ० ४ । श्लो० २१ ॥

(سارنگدھر ۴ ۔ ۲۱)

جو جو چیزیں عقل کو کھونے والی ہیں ان کا استعمال کبھی نہ کریں۔ اور جتنے کھانے سڑے بگڑے ہوئے اور بدبو وغیرہ سے خراب شدہ ہیں۔ اور اچھی طرح سے نہ بنے ہوئے ہیں۔ اور شراب گوشت کھانے پینے والے ملیچھ کہ جن کا جسم شراب اور گوشت کے ذرّوں سے پُر ہے۔ ان کے ہاتھ کا نہ کھاویں

کرائیں اور نہ ان کے ہاتھوں کھوائیں۔ ہمارا مطلب خود کر کھانا بنایا کریں۔ آریوں کو کھلا کر آپ کھاویں۔

شودروں کا بنایا کھانا وغیرہ کی بنائی ہوئی بہت سی اشیا گھی شکر وغیرہ اب بھی کھائی جاتی ہیں

(۱۶) سوال۔ شودر کی چھوئی ہوئی رسوئی کے کھانے میں جب عیب لگاتے ہیں تو اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کس طرح کھا سکتے ہیں؟

جواب۔ یہ بات بیہودہ گھڑنت اور جھوٹی ہے۔ کیونکہ جنہوں نے گڑ، چینی، گھی، دودھ، آٹا، ساگ، پھل، مول کھایا۔ انہوں نے گویا تمام جہان بھر کے ہاتھ کا بنا اور پکایا کھا لیا کیونکہ جب شودر، چمار، بھنگی، مسلمان، عیسائی وغیرہ لوگ کھیتوں میں سے ایکھ کاٹتے، چھیلتے، پیل کر رس نکالتے ہیں تب بول و براز کر کے بغیر ہاتھ دھوئے کے چھوتے اٹھاتے رکھتے ہیں۔ آدھا گنا چوس رس پی کر آدھا اسی میں ڈال دیتے ہیں۔ اور رس پکانے کے وقت اس رس میں روٹی بھی پکا کر کھاتے ہیں۔ جب چینی بناتے ہیں تب پرانے جوتے کہ جس کے تلے میں پاخانہ، پیشاب، گوبر، دھول لگی رہتی ہے انہیں جوتوں سے اس کو روندتے ہیں۔ دودھ میں اپنے گھر کے جوٹھے برتنوں کا پانی ڈالتے ہیں اسی میں گھی وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور آٹا پیسنے کے وقت بھی ویسے ہی جوٹھے ہاتھوں سے اٹھاتے ہیں اور پسینہ بھی آٹے میں ٹپکتا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور پھل مول کند میں بھی ایسی ہی کارروائی ہوتی ہے۔ جب ان چیزوں کو کھایا تو گویا سب کے ہاتھ کا کھا لیا۔

یہ بات فضول ہے کیونکہ دیکھنے میں عیب نہیں۔

(۱۷) سوال۔ پھل، مول، کند اور رس وغیرہ ان دیکھی ہوئی میں عیب نہیں ہے۔

جواب۔ اچھا اگر بھنگی یا مسلمان اپنے ہاتھوں سے دوسرے مکان میں بنا کر تم کو لا دیوے تو تم کھا لو گے یا نہیں؟ اگر کہو کہ نہیں تو نہ دیکھے ہوئے میں بھی عیب ہوا۔

عام طور پر ہاتھوں کے آریوں کا بھی باہم کھانا پینا ایک ہونا بھی اتفاق کے لئے ضروری ہے

(۱۸) البتہ مسلمان، عیسائی وغیرہ شراب، کباب، گوشت کھانے والوں کے ہاتھ کے کھانے میں آریوں کو بھی شراب، کباب، گوشت وغیرہ کے کھانے پینے کا عیب پیچھے لگ جاتا ہے۔ لیکن آپس میں آریوں کا ایک کھانا پینے میں کوئی بھی عیب نہیں دکھلائی دیتا۔ جب تک ایک عقیدہ، ایک نفع نقصان، ایک سکھ دکھ آپس میں نہ مانا جاوے تب تک ترقی کا ہونا بہت مشکل ہے۔ لیکن محض کھانا پینا ایک ہونے سے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جب تک بری باتیں نہیں چھوڑتے اور اچھی باتیں اختیار نہیں کرتے تب تک بجائے ترقی کے تنزل ہوتا ہے۔

آریہ ورت میں غیر ملک والوں کے تسلط ہونے کے باعث پھوٹ وغیرہ ہیں

(۱۹) آریہ ورت میں غیر ملک والوں کی حکومت ہونے کے باعث آپس میں پھوٹ، اختلاف مذہب، برہمچریہ کا نہ رکھنا، علم نہ پڑھنا پڑھانا اور بچپن میں بلا سوئمبر [illegible] شادی کا ہونا [illegible]

اور دوسرے ہاتھ سے دشمنوں کو گھوڑے، ہاتھی، گاڑی پر سوار ہو کر یا پیادہ مارتے جانا اور اپنی فتح کرنا ہی رہ گیا ہے۔ اور مفتوح ہو جانا ناچار ہے۔ اسی جہالت کے باعث ان لوگوں نے چوکا لگاتے لگاتے اور بھاف کرتے کراتے تمام آزادی، خوشی، دولت، حکومت، علم اور ہمت پر چوکا پھیر دیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ کوئی چیز ملے تو پکا کر کھاویں مگر ایسا نہ ہونے کے باعث گویا سمجھو کہ سارے ملک کو یورپ میں چوکا لگا کر سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔

البتہ جہاں کھانا پکاویں اس مکان کو دھونے، لیپنے، جھاڑو دینے، کوڑا کرکٹ دور کرنے میں ضرور کوشش کرنی چاہئے نہ کہ مسلمان یا عیسائیوں کی طرح غلیظ باورچی خانہ ہو۔

پکا اور کچا کھانا میں کیا فرق ہے

(۱۴) سوال۔ سکھری یا کچی، نکھری یا پکی کیا ہے۔

جواب۔ سکھری جو اناج پانی وغیرہ میں پکایا جاوے۔ اور جو گھی دودھ میں پکاتے ہیں وہ نکھری یعنی پاک ہے۔ یہ بھی ان فضول عورتوں (دجالبازوں) کا چلایا ہوا گھمنڈ ہے۔ کیونکہ جس میں گھی دودھ زیادہ لگے۔ اس کے کھانے میں لذت ہو اور پیٹ میں چکنی چیز زیادہ جاوے۔ اس لئے یہ حیلہ نکالا ہے۔ ورنہ آگ سے یا موسم سے پکی ہوئی چیز پکی اور نہ پکی ہوئی کچی ہوتی ہے۔ اور جو پکا کھانا اور کچا نہ کھانا ہے وہ بھی ہر جگہ پر ٹھیک نہیں۔ کیونکہ چنے وغیرہ کچے بھی کھائے جاتے ہیں۔

کھانا پکانے والے شودر ہونے چاہئیں اور کیوں

(۱۵) سوال۔ دوج اپنے ہاتھ سے رسوئی بنا کر کھاویں یا شودر کے ہاتھ کی بنائی کھاویں۔

جواب۔ شودر کے ہاتھ کی بنائی کھاویں۔ کیونکہ برہمن، کشتری، ویش ورن والے عورت مرد علم پڑھانے، امور سلطنت کے چلانے، مویشی پالنے اور کھیتی و بیوپار کے کام میں مصروف رہیں مگر شودر کے برتن اور اس کے گھر کا پکا ہوا کھانا مصیبت کے وقت کے سوا نہ کھاویں۔ سنو پرمان۔

आर्याधिष्ठाता वा शूद्राः संस्कर्तारः स्युः ॥ आपस्तम्ब धर्मसूत्र प्रपाठक २। पटल २। खण्ड २। सूत्र ४॥

آپستمب دھرم سوتر ۲-۲-۲-۴

یہ آپستمب کا سوتر ہے۔ آریوں کے گھر میں شودر یعنی بے علم عورت مرد کھانا پکانا وغیرہ خدمات کریں۔ لیکن وہ جسم و کپڑے وغیرہ صاف رکھیں۔ آریوں کے گھر میں جب وہ بناویں تو منہ باندھ کر بناویں تا کہ ان کے منہ سے جو تھوک اور نکلا ہوا سانس بھی کھانے میں نہ پڑے۔ آٹھویں روز حجامت

(۹) غیر ملکوں میں جانے سے پاپ نہیں بلکہ پاپ تو برے کام کرنے میں ہے

(۱۰) سوال: صحت ناپاک اور ملیچھ گھر میں پیدا ہوئی ہوئی کسبیوں وغیرہ کی صحبت سے بھرشٹ آچار (بد چلن) اور بے دھرم تو نہیں ہوتے۔ مگر مختلف ملکوں کے اچھے اچھے لوگوں کے ساتھ صحبت رکھنے میں چھوت اور عیب مانتے ہیں!!! یہ بات محض جہالت کی نہیں تو اور کیا ہے۔ ہاں اتنی وجہ تو ہے کہ جو لوگ گوشت خوری اور شراب نوشی کرتے ہیں اُن کے جسم اور رینی وغیرہ دھاتیں بھی بدبو وغیرہ کے باعث پلید ہوتی ہیں۔ لہٰذا اُن کی صحبت سے آریوں کو بھی یہ عیب نہ لگ جاوے۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن جب اُن سے معاملات کرنے اور اُن کے اوصاف اختیار کرنے میں کوئی بھی عیب یا گناہ نہیں ہے تو اُن کے شراب نوشی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر اُن کے اوصاف کو اختیار کریں تو کچھ بھی نقصان نہیں۔ چونکہ جاہل لوگ اُن کے چھونے اور دیکھنے کو بھی گناہ سمجھتے ہیں اس لئے اُن سے جنگ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ لڑائی میں اُن کو دیکھنا اور چھونا ضرور ہوتا ہے۔ بھلے آدمیوں کے واسطے عشق و نفرت، بے انصافی، دروغ گوئی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر بلا خصومت ہونا اور محبت، جود و سخا، خلائق نکوکاری وغیرہ کو اختیار کرنا عمدہ آچار (نیک چلنی) ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ دھرم ہمارے آتما اور فرائض کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جب ہم اچھے کام کرتے ہیں تو ہم کو مختلف ملکوں اور براعظموں میں جانے سے کچھ بھی عیب نہیں لگ سکتا۔ عیب تو گناہ کے کام کرنے میں لگتے ہیں۔ ہاں اتنا ضرور چاہئے کہ ویدوں میں بیان ہوئے دھرم کی تحقیق اور پاکھنڈ مت کی تردید کرنا ضرور سیکھ لیویں تاکہ ہم کو کوئی شخص جھوٹی بات پر یقین نہ کرا سکے۔

ملک بہ ملک بیوپار اور حکومت نہ کرنے سے کبھی اپنے ملک کی ترقی نہیں ہو سکتی

(۱۱) کیا مختلف ملکوں اور براعظموں میں حکومت اور بیوپار کرنے کے بغیر کبھی اپنے ملک کی ترقی ہو سکتی ہے؟ اگر اپنے ملک ہی میں اپنے ملک کے باشندے معاملات کریں اور غیر ملک والے اُن کے ملک میں تجارت یا حکومت کریں تو بجز مفلسی اور دکھ کے دوسرا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

کھانے پینے کا بکھیڑا ڈالنے کی وجہ

(۱۲) پاکھنڈی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم ان کو علم سکھلا دیں گے اور ملک بہ ملک جانے کی اجازت دیویں گے تو وہ عقلمند ہو کر ہمارے پاکھنڈ جال میں نہیں پھنسیں گے جس سے ہماری توقیر اور روزی جاتی رہے گی۔ اسی واسطے کھانے پینے میں بکھیڑا ڈالتے ہیں تاکہ وہ دوسرے ملک میں نہ جا سکیں۔ البتہ اتنا ضرور چاہئے کہ شراب اور گوشت کا استعمال کبھی بھول کر بھی نہ کریں۔

لڑائی کے موقع پر چوکا لگا کر کھانا گویا شکست کھانا ہے۔

کیا تمام عقلمندوں کا اس بات پر اتفاق نہیں ہے کہ لڑائی کے موقع پر بھی چوکا لگا کر رسوئی بنا کر کھانا ضرور شکست کا باعث ہے۔ بلکہ کھتری لوگوں کے واسطے جنگ کے موقع پر ایک ہاتھ سے روٹی کھاتے اور پانی پیتے جانا

سوال پوچھا کہ "ادتم ودیا" اتنی ہی ہے یا زیادہ ۔ ویاس جی نے راجہ کو اس بات کا جواب نہ دیا کیونکہ وہ اس بات کا اپدیش کر چکے تھے ۔ دوسرے کی شہادت کے لئے اپنے بیٹے شک سے کہا کہ اے بیٹا تو متھلا پوری میں جا کر یہی سوال راجہ جنک سے کر وہ اس کا مناسب جواب دینگے باپ کی بات سن کر شک آچاریہ پاتال لوک سے متھلا پوری کی طرف روانہ ہوئے ۔ پہلے میرو کی چوٹی سے شمال مشرق و شمال و شمال مغرب گوشوں میں جو ملک آباد ہیں ان کا نام "ہری ورش" تھا یعنی "ہری" بندر کا ہے ۔ اس ملک والے لوگ اب بھی سرخ چہرہ یعنی بندر کی طرح بھوری آنکھوں والے ہوتے ہیں ۔ جن ملکوں کا نام اس وقت یورپ ہے انہیں کو سنسکرت میں "ہری ورش" کہتے تھے ۔ ان ملکوں کو دیکھتے ہوئے ان ملکوں کو جن کو "ہون" یعنی یہودی بھی کہتے ہیں دیکھ کر چین میں آئے چین سے ہمالہ اور ہمالہ سے متھلا پوری میں پہنچے ۔

(۲) سری کرشن و ارجن کا امریکہ جانا۔

اور سری کرشن و ارجن پاتال میں "اشوتری" یعنی جس کو اگنی بوٹ (دخانی جہاز) کہتے ہیں اس میں بیٹھ کر پاتال میں گئے اور مہاراجہ یدھشٹر کے یگیہ میں اُدالک رشی کو لے آئے تھے ۔

(۳) دھرت راشٹر و ارجن کی شادی غیر ملکوں میں ہوئی۔

دھرت راشٹر کی شادی "گاندھار" یعنی قندھار کی شہزادی سے ہوئی ۔ مدری پانڈو کی عورت ایران کے راجہ کی بیٹی تھی ۔ اور ارجن کی شادی پاتال میں جس کو امریکہ کہتے ہیں وہاں کے راجہ کی بیٹی "الوپی" کے ساتھ ہوئی تھی ۔
اگر غیر ملکوں اور براعظموں میں نہ جاتے ہوتے تو یہ سب باتیں کیوں کر ہو سکتیں ۔

(۴) منو کی ہدایت کہ سمندر کی کشتی سے محصول لیا جائے

منوسمرتی میں جو سمندر میں جانے والی کشتی پر محصول لینا لکھا ہے وہ بھی آریہ ورت سے دیگر براعظموں میں جانے کی وجہ سے ہے ۔

(۵) بھیم و ارجن و نکل و سہدیو کا تمام کرۂ زمین کے ملکوں میں جانا۔

اور جب مہاراجہ یدھشٹر نے "راج سویہ" یگیہ کیا تھا اس میں تمام کرۂ زمین کے راجاؤں کو بلانے کی غرض سے دعوت دینے کے لئے بھیم و ارجن و نکل اور سہدیو چاروں دستوں میں گئے تھے ۔ اگر عیب مانتے تو کبھی نہ جاتے ۔

غیر ملکوں میں نہ جانے کے نقصانات۔

(۶) پہلے ملک آریہ ورت کے لوگ بیوپار کار و بار سلطنت ۔ اور سیر کی خاطر تمام کرۂ زمین پر پھرا کرتے تھے اور جو آجکل چھوت چھات اور دھرم بگڑ جانے کا وہم ہے وہ محض جاہلوں کے بہکانے اور بے علمی کے بڑھنے کی وجہ سے ہے ۔ جو لوگ مختلف ممالک اور براعظموں میں جانے آنے میں وہم نہیں کرتے وہ مختلف ممالک کی قسم کے لوگوں کے میل جول ، رسم و رواج کے دیکھنے اپنا راج اور بیوپار بڑھانے سے بے خوف اور بہادر ہو جاتے ہیں اور اچھے طریقوں کو اختیار کر کے بری باتوں کے چھوڑنے پر مستعد ہو کر بڑی جاہ و حشمت حاصل کرتے ہیں ۔

मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्य्यदेवो भव । अतिथिदेवो भव ॥ तैत्तिरीयारण्यके ॥ प्र० ७ अनु० ११ ॥

تیتری اپنشد ۷-۱۱

ماں باپ وغیرہ کی خدمت اور پرہیزگاری کرنا سب کا فرض ہے

(۵) ماں باپ آچاریہ اور اتیتھی (مہمان) کا خاندان کی خدمت کرنے کو دیو پوجا کہتے ہیں۔ اور جس جس کام سے جہان کی بہبودی ہو وہ کام کرنا اور نقصان پہنچانے والے کام کو چھوڑ دینا ہی انسان کا اعلیٰ فرض ہے +

صحبت ترک کرنی چاہئے

کبھی ناستک شہوت پرست۔ دغا باز۔ دروغ گو۔ خود غرض۔ فریبی حیلہ ساز وغیرہ برے آدمیوں کی صحبت نہ کرے۔ آپت (اہل کمال یعنی جو سچ بولنے والے۔ دھرماتما اور دوسروں کی بہبودی جن کو عزیز ہے ہمیشہ ان کی صحبت کرنے ہی کا نام سرشٹ آچار (پاکیزہ چلن) ہے +

غیر ملکوں میں جانے سے کسی کا دھرم نہیں بگڑتا۔

(۶) سوال:- آریہ ورت ملک کے باشندوں کا آریہ ورت ملک سے غیر ملکوں میں جانے سے دھرم آچار بگڑ جاتا ہے یا نہیں۔

جواب:- یہ بات جھوٹی ہے۔ کیونکہ جو بیرونی و اندرونی پاکیزگی رکھنا۔ اور راست گوئی وغیرہ پر عمل کرنا ہے وہ جہاں کہیں کوئی کرے گا وہ آچار اور دھرم سے نہیں گرے گا اور جو شخص آریہ ورت میں رہ کر بھی برے کام کریگا وہی دھرم اور آچار سے گرا ہوا کہلاوے گا۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو ذیل کا شلوک کیوں ہوتا۔

मेरोर्हरेश्च द्वे वर्षे वर्षं हैमवतं ततः ।
क्रमेणैव व्यतिक्रम्य भारतं वर्षमासदत् ॥
स देशान् विविधान् पश्यंश्चीनहूणनिषेवितान् ॥
महाभार० शान्ति० मोक्षध० । अ० ३२७ ॥ مہابھارت شانتی پرو

زمانہ قدیم میں آریہ ورت کے لوگ غیر ممالک میں جاتے تھے۔ دھرم آچار بگڑ جاتا ہے کا وہم کیسے پیدا ہو گیا۔

(۷) یہ شلوک مہابھارت شانتی پرو میں موکش دھرم کے متعلق ویاس اور شک کی گفتگو میں آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت ویاس جی مع اپنے بیٹے شک اور شاگردوں کے پاتال میں جسکو آجکل امریکہ کہتے ہیں مقیم تھے شک آچاریہ نے اپنے باپ سے ایک

یقین ہے کہ جو ہمارے درمیان علم اور معرفت میں زیادہ ہے وہی آدمی بزرگ کہلاتا ہے (منو ۲۔ ۱۵۴)۔

برہمنوں وغیرہ کی بزرگی کا باعث

(۱) برہمن علم سے۔ کشتری زور سے۔ ویش دولت و مال سے اور شودر جنم یعنی زیادہ عمر سے بزرگ ہوتا ہے (منو ۲۔ ۱۵۵)۔

بڑائی علم سے ہے نہ کہ سفید بالوں سے۔

(۲) سر کے بال سفید ہونے سے بڑا نہیں ہوتا بلکہ جو نوجوان علم پڑھا ہوا ہے اس کو عالم لوگ بڑا جانتے ہیں (منو ۲۔ ۱۵۶)۔

بے علم شخص محض برائے نام انسان ہے۔

(۳) اور جو علم نہیں پڑھا ہے جس طرح لکڑی کا ہاتھی یا چمڑے کا ہرن ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ بے علم آدمی جہان میں محض برائے نام آدمی کہلاتا ہے۔ (منو ۲۔ ۱۵۷)۔

ست اپدیش سے دھرم کی ترقی کرنی چاہیئے۔

(۴) اس لئے علم پڑھ کر اور صاحب علم و دھرماتما ہو کر بلا خصومت (دشمنی) سب جانداروں کی بھلائی کا اپدیش کرے۔ اور اپدیش کے وقت زبان شیریں اور ملائم بولے۔ جو سچے اپدیش سے دھرم کی ترقی اور ادھرم کو پامال کرتے ہیں وہ لوگ مبارک ہیں (منو ۲۔ ۱۵۹)۔

صفائی رکھنا

روز مرہ غسل کرے۔ پوشاک۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ رہنے کی جگہ سب صاف رکھے۔ کیونکہ ان کے صاف رہنے سے دل کی صفائی اور تندرستی حاصل ہو کر ہمت بڑھتی ہے صفائی اتنی کرنی واجب ہے جس سے میل اور بدبو دور ہو جاوے۔

आचारः प्रथमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त एव च ॥

मनु० अ० १। १०८ ॥ منو ۱۔ ۱۰۸

وید و سمرتی کی ہدایت پر چلنا ہی نیک چلنی ہے۔

(۲) جو راست گوئی وغیرہ کاموں پر عمل کرتا ہے وہی وید اور سمرتی کا کہا ہوا آچار (چلن) ہے (منو ۱۔ ۱۰۸)۔

मा नो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥

यजु० अ० १६। मं० १५ ॥ یجر ۱۶۔ ۱۵

आचार्य्यो ब्रह्मचर्येण ब्रह्मचारिणमिच्छते ।

अथर्व० कां० ११। व० १५। मं० १७ ॥

اتھرو ۱۱۔ ۱۵۔ ۱۷

بھوگنے سے خواہشیں کم نہیں ہوتیں

(۳) یہ بات تحقیق ہے کہ جس طرح آگ میں لکڑی اور گھی ڈالنے سے آگ بڑھتی جاتی ہے اُسی طرح کو بھوگی چیزوں کے متواتر بھوگنے سے خواہش کبھی سیر نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہی جاتی ہے اس لئے انسان کو محسوسات میں کبھی نہیں پھنسنا چاہیئے (منو ۲-۹۴)

غیر غالب الحواس آدمی گیان وغیرہ حاصل نہیں کر سکتا

(۴) جو آدمی غالب الحواس نہیں ہے اُس کو وپر دُشٹ کہتے ہیں۔ اُس کو باوجود کوشش کرنے کے نہ وید کے گیان۔ نہ ترک دنیا۔ نہ یگیہ۔ نہ نیم اور نہ دھرم پر چلنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے بلکہ ان سب باتوں میں غالب الحواس دھارمک آدمی کو کامیابی حاصل ہوتی ہے (منو ۲-۹۷)

غالب الحواس آدمی کے سب کام پورے ہو سکتے ہیں۔

(۵) اس لئے پانچ حواس فعلی۔ پانچ حواس علمی اور گیارھویں من کو اپنے بس میں کرکے مناسب خوراک و تفریح سے جسم کی حفاظت کرتا ہوا سب مقاصد کو پورا کرے (منو ۲-۱۰۰)

غالب الحواس کی تعریف

(۶) غالب الحواس اُس کو کہتے ہیں جو تعریف سُن کر خوش اور مذمت سُن کر غمگین۔ اچھی چیز کے چھونے سے سُکھی اور بُری چیز کے چھونے سے دُکھی۔ خوبصورت شکل دیکھ کر خوش اور بدصورت شکل دیکھ کر ناخوش۔ اچھی خوراک کھانے سے شادماں اور بُری خوراک کھانے سے رنجیدہ۔ خوشبو کا مشتاق اور بدبو سے متنفر نہیں ہوتا (منو ۲-۹۸)

کس موقعہ پر جواب دینا اور کس موقعہ پر جواب نہ دینا چاہیئے

(۷) کبھی بن پوچھے یا بے انصافی سے پوچھنے والے کو یعنی جو فریب سے پوچھتا ہو اُس کو جواب نہ دیوے۔ اُن کے سامنے عقلمند آدمی جڑ (بے جان شئے) کی طرح خاموش رہے۔ البتہ جو بے تعصب اور سچائی کی تلاش کرنے والے ہوں اُن کو بن پوچھے بھی اُپدیش کرے (منو ۲-۱۱۰)

پانچ قسم کے آدمی لائق تعظیم ہیں

(۸) اوّل دولت۔ دوئم رشتہ یعنی خاندان و نسب۔ سوئم عمر۔ چہارم اچھے کام۔ پنجم پاکیزہ علم۔ یہ پانچ عزت کے مقام ہیں۔ لیکن دولت سے افضل نسب اور نسب سے اعلیٰ عمر اور عمر سے بڑھ کر کام اور کام سے زیادہ پاکیزہ علم والے درجہ بدرجہ زیادہ عزت کے لائق ہیں (منو ۲-۱۳۶)

عالم بہ نسبت عمر رسیدہ کے زیادہ عزت کے لائق ہے

(۹) کیونکہ چاہے آدمی سو برس کا بھی ہو لیکن جو علم اور معرفت سے بے بہرہ ہے وہ بالک ہے اور جو علم اور معرفت کے دینے والا ہے اس بالک کو بھی بزرگ ماننا چاہیئے۔ کیونکہ تمام شاستر اور عالم و کامل بے علم کو بالک اور صاحب علم کو بزرگ کہتے ہیں۔ (منو ۲-۱۵۳)

بزرگی خاندان وغیرہ سے نہیں بلکہ علم سے ہے۔

(۱۰) زیادہ سالوں کے گذرنے۔ سفید بالوں کے ہونے۔ زیادہ دولت اور بڑے خاندان ہونے سے بزرگ نہیں ہوتا۔ بلکہ رشیوں مہاتماؤں کا یہی

अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः ।
अज्ञं हि बालमित्याहुः पितेत्येव तु मन्त्रदम् ॥ ९ ॥
न हायनैर्न पलितैर्न वित्तेन न बन्धुभिः ।
ऋषयश्चक्रिरे धर्मं योऽनूचानः स नो महान् ॥ १० ॥
विप्राणां ज्ञानतो ज्यैष्ठ्यं क्षत्रियाणां तु वीर्यतः ।
वैश्यानां धान्यधनतः शूद्राणामेव जन्मतः ॥ ११ ॥
न तेन वृद्धो भवति येनास्य पलितं शिरः ।
यो वै युवाप्यधीयानस्तं देवाः स्थविरं विदुः ॥ १२ ॥
यथा काष्ठमयो हस्ती यथा चर्ममयो मृगः ।
यश्च विप्रोऽनधीयानस्त्रयस्ते नाम बिभ्रति ॥ १३ ॥
अहिंसयैव भूतानां कार्यं श्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक् चैव मधुरा श्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १४ ॥

मनु० अ० २ ॥ श्लो० ८८ ॥ ९२ । ९४ । ९७ । १०० ।
९८ । ११० । १२६ । १५३-१५७ । १५९ ॥

حواس کو قابو میں رکھنا اعلیٰ چلن ہے

(۱) انسان کا اعلیٰ درجہ کا چلن یہ ہے کہ جو حواس کو دل کو فریفتہ کرنے والی چیزوں میں لگتے ہیں۔ اُن کے روکنے کی کوشش کرے۔ جس طرح گاڑی چلانے والا گھوڑوں کو روک کر سیدھے راستہ پر چلاتا ہے۔ اُسی طرح اُن کو اپنے بس میں کر کے ادھرم کے راستہ سے ہٹا کر دھرم کے راستے میں چلایا کرے (منو ۲۔ ۸۸)

کیونکہ اس کے سوائے انسان دھرم نہیں کر سکتا

(۲) کیونکہ حواس کو بُری چیزوں میں پھنسانے سے انسان یقیناً پاپ کما لیتا ہے۔ اور جب ان کو قابو کر کے دھرم میں چلاتا ہے تب ہی مقصد مطلوبہ میں کامیابی حاصل کرتا ہے (منو ۲۔ ۹۳)

کریں جو اس جنم اور دوسرے جنم میں پاک کرنے والے ہیں (منو ۲-۲۶)

برہمن، کشتری اور ویش کس کس عمر میں قرار دئے جاویں

(۱۷) برہمن کے سولھویں، کشتری کے بائیسویں، ویش کے چوبیسویں سال میں "کیشانت کرم" (بال کاٹنا) یعنی حجامت و منڈن ہو جانا چاہئے یعنی اس رسم کے بعد صرف چوٹی رکھکر باقی داڑھی، مونچھ اور سر کے بال ہمیشہ منڈواتے رہنا چاہئے۔ اور کبھی نہ رکھنا چاہئے اور اگر ملک بہت سرد ہو تو اپنی مرضی ہے کہ جتنے چاہے بال رکھے اور اگر بہت گرم ملک ہو تو چوٹی سمیت سب کٹوا دینے چاہئیں کیونکہ سر پر بال رہنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس سے عقل کم ہو جاتی ہے۔ داڑھی مونچھ رکھنے سے کھانا پینا اچھی طرح نہیں ہو سکتا اور جوٹھن بھی بالوں میں رہ جاتی ہے (منو ۲-۶۵)

(۱۸) منو کے مطابق آچار آچاری مزید تشریح

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद् विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥ २ ॥
न जातु कामः कामानामुपभोगेन शाम्यति ।
हविषा कृष्णवर्त्मेव भूय एवाभिवर्धते ॥ ३ ॥
वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥ ४ ॥
वशे कृत्वेन्द्रियग्रामं संयम्य च मनस्तथा ।
सर्वान् संसाधयेदर्थानक्षिण्वन् योगतस्तनुम् ॥ ५ ॥
श्रुत्वा स्पृष्ट्वा च दृष्ट्वा च भुक्त्वा घ्रात्वा च यो नरः ।
न हृष्यति ग्लायति वा स विज्ञेयो जितेन्द्रियः ॥ ६ ॥
नापृष्टः कस्यचिद् ब्रूयान्न चान्यायेन पृच्छतः ।
जानन्नपि हि मेधावी जडवल्लोक आचरेत् ॥ ७ ॥
वित्तं बन्धुर्वयः कर्म विद्या भवति पंचमी ।
एतानि मान्यस्थानानि गरीयो यद्यदुत्तरम् ॥ ८ ॥

وہ سب خواہش ہی سے ہوتی ہیں اگر خواہش نہ ہو تو آنکھ کا کھولنا اور بند کرنا بھی نہیں ہو سکتا۔ (منو ۲-۴)

دھرم کی بنیاد چار چیزیں ہیں (۵) اس لئے تمام وید، منو سمرتی اور رشیوں کے تصنیف کئے ہوئے شاستر، نیک آدمیوں کے چلن اور جس جس کام کے کرنے میں اپنا آتما خوش رہے یعنی جن میں خوف شک اور شرم نہ ہو اُن کاموں کو عمل میں لانا واجب ہے دیکھو جب کوئی آدمی جھوٹ بولتا اور چوری وغیرہ کی خواہش کرتا ہے اُسی وقت اُس کے آتما میں خوف، شک اور شرم ضرور پیدا ہوتے ہیں اس لئے وہ کام کرنے کے لائق نہیں ہے۔ (منو ۲-۶)

اِن چاروں پر خوب غور کرنا چاہئے (۶) انسان کو چاہئے کہ ان تمام یعنی (۱) وید (۲) شاستر (۳) نیک آدمیوں کے چلن اور (۴) اپنے آتما کے غیر مخالف باتوں کو گیان کی آنکھ سے اچھی طرح غور کر کے اپنے ضمیر کے مطابق جو دھرم ہو اُس میں بشرطیکہ شرتی (وید) کے مطابق ہو مصروف ہو۔ (منو ۲-۸)

دھرم پر چلنے کا پھل (۷) کیونکہ جو انسان وید میں اور وید کے غیر مخالف سمرتیوں میں بیان کئے ہوئے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ اس دنیا میں نیک نامی اور مرنے کے بعد اعلیٰ ترین راحت حاصل کرتا ہے۔ (منو ۲-۹)

وید کے نندک ناستک ہیں جو ذات سے خارج ہونا چاہئے (۸) "شرتی" ویدوں کو اور "سمرتی" دھرم شاستر کو کہتے ہیں اِن کے ذریعہ تمام کرنے اور نہ کرنے کی باتوں کا یقین کر لینا چاہئے جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی تصانیف کی بے قدری کرے اُس کو نیک لوگ ذات سے خارج کر دیویں کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے وہی ناستک (ملحد) کہلاتا ہے۔ (منو ۲-۱۱)

دھرم کے چار معیار (۹) اس لئے وید، سمرتی، نیک لوگوں کا چلن اور اپنے آتما کے گیان کے غیر مخالف پسندیدہ چلن۔ یہ چار دھرم کے معیار ہیں۔ یعنی انہیں سے دھرم کی پہچان ہوتی ہے (منو ۲-۱۲)

دھرم کا گیان کس کو (۱۰) لیکن جو شخص مال و دولت کے لالچ اور کام یعنی لذات میں پھنسا ہوا نہیں ہوتا اُسی کو دھرم کا گیان ہوتا ہے جو لوگ دھرم کو جاننے کی خواہش کریں اُن کے لئے وید ہی سند ہے (منو ۲-۱۳)

دوجوں کو سنسکار کرنا واجب ہے (۱۱) اسی واسطے واجب ہے کہ ویدوں میں بیان کئے ہوئے نیک عملوں سے برہمن، کشتری اور ویش اپنے بچوں کا گربھادھان وغیرہ سنسکار

श्रुतिस्मृत्युदितं धर्ममनुतिष्ठन् हि मानवः ।
इह कीर्तिमवाप्नोति प्रेत्य चानुत्तमं सुखम् ॥ ७ ॥
योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः ।
स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ ८ ॥
वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ ९ ॥
अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ।
धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ १० ॥
वैदिकैः कर्मभिः पुण्यैर्निषेकादिर्द्विजन्मनाम् ।
कार्य्यः शरीरसंस्कारः पावनः प्रेत्य चेह च ॥ ११ ॥
केशान्तः षोडशे वर्षे ब्राह्मणस्य विधीयते ।
राजन्यबन्धोर्द्वाविंशे वैश्यस्य द्व्यधिके ततः ॥ १२ ॥
मनु० अ० २ । श्लो० १-४ । ६ । ८ । ९ । ११-१३ । २६ ॥६५॥

عالم آدمیوں کے نمونہ اور اپنے ضمیر کے مطابق عمل — (۱) انسان کو ہمیشہ اس بات پر دھیان رکھنا چاہئے کہ جس کا راگ دوش سے بچے ہوئے عالم لوگ جس پر ہمیشہ عمل کرتے ہیں اور جس کو دل یعنی آتما سچا فرض سمجھیں وہی دھرم تسلیم اور تعمیل کے قابل ہے (منو ۲-۱)

کام (خواہش) کا ہونا اتنا اچھا نہیں — (۲) کیونکہ اس دنیا میں نہایت درجہ کا خواہشمند ہونا اور بلا خواہش کے ہونا اچھا نہیں ہے۔ ویدوں کے معانی کو جاننا اور ویدوں میں بیان کئے ہوئے فرائض یہ سب خواہش ہی سے پورے ہوتے ہیں (منو ۲-۲)

کوئی آدمی بے ارادہ نہیں ہو سکتا — (۳) اگر کوئی کہے کہ میں بے خواہش اور بلا ارادہ ہو جاؤں تو وہ کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ سب کام یعنی یگیہ۔ راست گوئی وغیرہ برت رکھنا ”یم“ اور ”نیم“ کے فرائض وغیرہ ارادہ کرنے ہی سے عمل میں آ سکتے ہیں (منو ۲-۳)

کوئی حرکت بلا خواہش نہیں ہو سکتی — (۴) کیونکہ جو جو ہاتھ پاؤں آنکھ من وغیرہ کی حرکات ہیں۔

دسویں باب کا آغاز

اب آچار اناچار (نیک و بدچلن) اور بھکشیہ ابھکشیہ (کھانے نہ کھانے کی چیزوں) کا ذکر کرینگے ◆

آچار اناچار کی تعریف

۱-اب جو دھرم کے کام کرنا۔ نیک طبیعت۔ بھلے لوگوں کی صحبت اچھا علم حاصل کرنے کی رغبت وغیرہ کو "آچار" (نیک چلنی) اور اُس کے برعکس کو "اناچار" (بدچلنی) کہتے ہیں۔ اُن کو لکھتے ہیں ◆

(۱) منو کے مطابق آچار اناچار کی تشریح

विद्वद्भिः सेवितः सद्भिर्नित्यमद्वेषरागिभिः ।
हृदयेनाभ्यनुज्ञातो यो धर्मस्तन्निबोधत ॥ १ ॥
कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता ।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः ॥ २ ॥
सङ्कल्पमूलः कामो वै यज्ञाः सङ्कल्पसम्भवाः ।
व्रता नियमधर्माश्च सर्वे सङ्कल्पजाः स्मृताः ॥ ३ ॥
अकामस्य क्रिया काचिद्दृश्यते नेह कर्हिचित् ।
यद्यद्धि कुरुते किंचित् तत् तत्कामस्य चेष्टितम् ॥ ४
वेदोऽखिलो धर्ममूलं स्मृतिशीले च तद्विदाम् ।
आचारश्चैव साधूनामात्मनस्तुष्टिरेव च ॥ ५ ॥
सर्वन्तु समवेक्ष्येदं निखिलं ज्ञानचक्षुषा ।
श्रुतिप्रामाण्यतो विद्वान् स्वधर्मे निविशेत वै ॥ ६ ॥

یہ یوگ شاستر مصنفہ پتنجل منی کے سوتر ہیں۔ انسان رجوگن اور تموگن کے کاموں سے من کو روک کے اور خالص ستوگن کے کاموں سے بھی من کو روک کر خالص ستوگنی ہو۔ پھر اس کو نرودھ کرکے (روک کر) ایکاگر (یکسو) چیت ہو یعنی ایک پرماتما اور دھرم کے کاموں کے سب سے اعلےٰ حصہ چیت (قوت متخیلہ) کو ٹھہرا رکھے نرودھ کر دے یعنی من کی حرکتوں کو سب طرف سے روک دیا جائے۔ (یوگ شاستر ۱-۲)۔

جب چیت ایکاگر اور نرودھ ہو جاتا ہے تب سب کے دیکھنے والے ایشور کی ذات میں جیو آتما کا قیام ہوتا ہے (یوگ شاستر ۱-۳)۔

الغرض ایسی ایسی تدبیریں مکتی کے لئے کرنی چاہئیں۔ اور (۷۰)

سانکھیہ درشن کا قول کہ تینوں قسم کے دکھوں کا خاتمہ درجہ دنیفہ مکتی ہے

अथ त्रिविध दुःखात्यन्तनिवृत्ति रत्यन्त पुरुषार्थः ।
सांख्य । अ० १ । सू० १ ॥ سانکھیہ ۱-۱

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

تین قسم کے دکھوں کو بالکل ہٹانا خاتمہ درجہ کا پرشارتھ (مقصد روحانی) ہے (سانکھیہ درشن ۱-۱)۔

یہ سوتر سانکھیہ درشن کا ہے ''ادھیاتمک'' یعنی تکالیف متعلق جسم ''ادھی بھوتک'' یعنی دوسرے جانداروں سے تکلیف پہنچنا ''ادھی دیوک'' جو حد سے زیادہ بارش حد سے زیادہ گرمی حد سے زیادہ سردی ماندرمن اور حواس کی بے قراری سے تکلیف پیدا ہوتی ہے ان تین قسم کے دکھوں کو ہٹا کر مکتی پانا خاتمہ درجہ کا پرشارتھ (مقصد روحانی) ہے۔

اس سے آگے نیک و بد چلن اور خوردنی و ناخوردنی کی چیزوں کے بارہ میں لکھیں گے۔

یہ شری مد دیانند سرسوتی سوامی کی تصنیف سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا نواں باب در بارہ مکتی ختم ہوا۔

یعنی دولتمند عالموں کے خدمت گار اور اپسرا یعنی خوبصورت عورت کا جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲۔ ۴۷)

جو تپ کرنے والے یعنی سنیاسی وید پاٹھی وِمان (غبارہ) چلانے والے۔ علم ہیئت کے عالم اور حکیم یعنی جسم کو سلامت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کو ابتدائی درجہ کے ستوگنی اعمال کا نتیجہ سمجھو۔ (منو ۱۲۔ ۴۸) +

جو متوسط درجہ کے ستوگن کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ یگیہ کرنے والے۔ وید کے معنی کو جاننے والے۔ عالم وید کے علم اور بجلی وغیرہ کے علم اور وقت کے علم کے واقف یعنی حافظ اور گیانی (عارف) ہوتے ہیں۔ اور ساوھیہ یعنی جن کی خدمت سدھی (کامیابی) کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ ایسے اُستادوں کا جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲۔ ۴۹) +

جو اعلیٰ درجہ کے ستوگنی ہو کر عمدہ ترین کام کرتے ہیں وہ برہما یعنی سب ویدوں کو جاننے والے "وشوسرج" یعنی علم قانون قدرت کو جان کر قسم قسم کے وِمان (غبارہ) وغیرہ سواریاں بنانے والے۔ دھارمک اور سب سے اعلیٰ عقل والے ہوتے ہیں۔ اور "مہت" و "اویکت" دونوں کے جنم یعنی کثیف حالت اور پرکرتی یعنی لطیف علت مادی پر غلبہ پاتے ہیں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ (منو ۱۲۔ ۵۰) +

جو خواہش کے تابع ہو کر نفس پرست اور دھرم کو چھوڑ کر ادھرم کو کام میں لانے والے جاہل ہیں وہ انسانوں میں نیچ اور بُرے بُرے دُکھ کے جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲۔ ۵۱) +

اس طرح جو انسان ستوگن۔ رجوگن اور تموگن کے غلبہ سے جس جس قسم کا کام کرتا ہے اُس کو اسی قسم کا نتیجہ ملتا ہے +

(۴۸) چونکہ جیو جتنے ہیں سرگرم ہیں وہ "گن آتیت" ہو کر یعنی ان سب تینوں گنوں کی تاثیرات میں نہ پھنسنے کے ذریعہ سے مہایوگی ہو کر مکتی کی تدبیر کریں +

مکتی کے لئے مہایوگی ہو کر ان تینوں سے علیحدہ ہونا اور پرماتما سے خالص تعلق حاصل کرنا مطلوب ہے

چنانچہ لکھا ہے +

योगश्चित्तवृत्तिनिरोधः ॥ १ ॥ पा० १ । २ ॥ یوگ ۔ ۱ ۔ ۲

तदा द्रष्टुः स्वरूपेऽवस्थानम् ॥ २ ॥ पा० १ । ३ ॥ یوگ ۔ ۱ ۔ ۳

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(۴۹) چت کی ورتیوں (حرکتوں) کا نرودھ (روکنا) یوگ ہے +

چت کو روکنا اور اس کے نتیجہ

تب ایشور کے سروپ یعنی ذات میں قیام ہوتا ہے ۱۱ +

यज्वान ऋषयो देवा वेदा ज्योतींषि वत्सराः ।
पितरश्चैव साध्याश्च द्वितीया सात्त्विकी गतिः ॥ ९ ॥
ब्रह्मा विश्वसृजो धर्मो महानव्यक्तमेव च ।
उत्तमां सात्त्विकीमेतां गतिमाहुर्मनीषिणः ॥ १० ॥
इन्द्रियाणां प्रसंगेन धर्मस्यासेवनेन च ।
पापान्संयान्ति संसारानविद्वांसो नराधमाः ॥ ११ ॥
मनु० अ० १२ । श्लो० ४० । ४९-५० । ५२ ।

منو ۱۲ - ۴۰ و ۴۹ لغایت ۵۲ ورق۔

(۱۰) جو انسان ستوگن والے ہیں وہ دیو یعنی عالموں کا درجہ جو گنی ہیں وہ متوسط درجے کے انسانوں کی گتی اور جو تموگن والے ہیں وہ نیچ گتی یا ادنیٰ درجہ پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۰)

منو کے مطابق ہر سہ گنوں کا پھل یا نتیجہ۔

جو نہایت ادنیٰ درجے کے تموگنی ہیں وہ نہ چلنے والے درخت وغیرہ کا کیڑے مکوڑوں کا۔ مچھلی سانپ۔ کچھوے۔ مویشی اور ہر قسم جنگلی چوپایہ کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۲)

جو اوسط درجے کے تموگنی ہیں وہ ہاتھی۔ گھوڑا۔ شودر۔ ملیچھ۔ اور قابل نفرت کام کرنے والے شیر چیتا اور سوک یعنی سؤر کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۳)

جو اچھے تموگنی ہیں وہ چارن (دوم) یعنی جو کبت۔ دوہا وغیرہ بنا کر لوگوں کی تعریف کرتے ہیں۔ خوب صورت پرند۔ مکار آدمی یعنی اپنے مطلب کے لئے اپنی تعریف کرنے والے۔ راکشس یعنی موذی آدمی۔ اور پشاچ یعنی بدچلن لوگ ہوتے ہیں جو شراب وغیرہ کی عادت اختیار کرتے ہیں اور غلیظ رہتے ہیں۔ یہ اعلیٰ تموگنی کرموں کا ثمرہ ہے۔ (منو ۱۲-۴۴)

جو نیچ رجوگنی ہیں وہ جھلا یعنی تلوار وغیرہ سے ہلاک کرنے والے یا کدال وغیرہ سے کھودنے والے ملاح یعنی کشتی وغیرہ کو چلانے والے۔ نٹ جو بانس وغیرہ پر چڑھنے اترنے والے اور کودنے کے کرتب کرتے ہیں۔ ہتھیار بند ملازم۔ اور شراب [illegible] کی عادت میں مبتلا ہوتے ہیں ایسے جنم پانا نیچ رجوگن کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (منو ۱۲-۴۵)

جو متوسط درجے کے رجوگنی ہوتے ہیں وہ راجہ کشتری ورن والے (یعنی اہل سیف کے زمرہ میں سے) راجاؤں کے پروہت۔ بحث اور مقدمہ بازی کرنے والے۔ سفیر وکیل بیرسٹر محکمہ جنگ کے افسر کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۶)

جو اعلیٰ رجوگنی ہیں وہ گندھرب یعنی گانے والے۔ گوہیک یعنی باجہ بجانے والے۔ یکش

اور جب انسان کی آتما سب سے سیکھنے کی خواہش کرے۔ خوبیاں حاصل کرتی چلی جاوے

علامت ستوگن اچھے کاموں میں شرم نہ کرے۔ اور جس کام سے آتما خوش ہو یعنی دھرم ہی کے چلن میں رغبت رہے۔ تب سمجھنا چاہئے کہ مجھ میں ستوگن غالب ہے (منو ۱۲۔ ۳۷)

تموگن کی علامت نفسانیت۔ رجوگن کی پہچان دنیوی سامان کے جمع کرنے کی خواہش

ہر سہ گنوں کی عام و مختصر علامات اور ستوگن کی علامت دھرم کی پابندی کرنا ہے۔ لیکن تموگن سے رجوگن اور رجوگن سے ستوگن اچھا ہے (منو ۱۲۔ ۳۸)

اب جس جس گن سے جیو آتما جس جس گتی یعنی درجہ کو پاتا ہے اُس کو آگے لکھتے ہیں۔

देवत्वं सात्त्विका यान्ति मनुष्यत्वं च राजसाः ।
तिर्यक्त्वं तामसा नित्यमित्येषा त्रिविधा गतिः ॥ १ ॥
स्थावराः कृमिकीटाश्च मत्स्याः सर्पाश्च कच्छपाः ।
पशवश्च मृगाश्चैव जघन्या तामसी गतिः ॥ २ ॥
हस्तिनश्च तुरङ्गाश्च शूद्रा म्लेच्छाश्च गर्हिताः ।
सिंहा व्याघ्रा वराहाश्च मध्यमा तामसी गतिः ॥ ३ ॥
चारणाश्च सुपर्णाश्च पुरुषाश्चैव दाम्भिकाः ।
रक्षांसि च पिशाचाश्च तामसीषूत्तमा गतिः ॥ ४ ॥
झल्ला मल्ला नटाश्चैव पुरुषाः शस्त्रवृत्तयः ।
द्यूतपानप्रसक्ताश्च जघन्या राजसी गतिः ॥ ५ ॥
राजानः क्षत्रियाश्चैव राज्ञां चैव पुरोहिताः ।
वादयुद्धप्रधानाश्च मध्यमा राजसी गतिः ॥ ६ ॥
गन्धर्वा गुह्यका यक्षा विबुधानुचराश्च ये ।
तथैवाप्सरसः सर्वा राजसीषूत्तमा गतिः ॥ ७ ॥
तापसा यतयो विप्रा ये च वैमानिका गणाः ।
नक्षत्राणि च दैत्याश्च प्रथमा सात्त्विकी गतिः ॥ ८ ॥

اور رجوگن اور تموگن دبے ہوئے ہیں (منو ۱۲-۲۷)٭

رجوگن کی علامت

جب آتما اور من دکھی اور بشاشت سے خالی ہوئے پر دنیوی چیزوں میں ادھر ادھر بھٹکیں تب سمجھنا چاہئے کہ رجوگن غالب ہے اور ستوگن اور تموگن مغلوب ہیں (منو ۱۲-۲۸)

تموگن کی پہچان

جب آتما اور من موہ میں پھنسا یعنی دنیوی چیزوں میں پھنسے ہوئے ہوں۔ اور جب کوئی تمیز کچھ نہ رہے۔ عیش و عشرت میں اندھے ہو جانے سے بحث و دلیل تک نہ رہے اور کسی بات کو جاننے کے لائق نہ ہو تب یقین جاننا چاہئے کہ اس وقت مجھ میں تموگن غالب اور رجوگن مغلوب ہیں (منو ۱۲-۲۹)٭

اب ان تینوں گنوں کے اعلیٰ درمیانی اور ادنیٰ نتیجوں کو مفصل بیان کرتے ہیں (منو ۱۲-۳۰)٭

ستوگن کے نشانات

ویدوں کا مطالعہ۔ دھرم پر قائم ہونا گیان کو بڑھانا پاکیزگی کی خواہش حواس کا ضبط۔ دھرم کے کام۔ اور آتما کا دھیان۔ یہی علامات ستوگن کی ہیں (منو ۱۲-۳۱)

رجوگن کا ظہور

جب رجوگن نمودار ہوتا ہے اور ستوگن اور تموگن پوشیدہ ہوتے ہیں تب شروع میں شوق ترک استقلال۔ ناراست کارروائیوں کے اختیار کرنے میں نفس پرستی میں رغبت ہوا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں سمجھنا چاہئے کہ مجھ میں رجوگن خصوصیت سے زیادہ ہوا ہوا ہے (منو ۱۲-۳۲)٭

تموگن کا ظہور

جب تموگن کا ظہور اور باقی دونوں پوشیدہ ہوں تب نہایت درجہ کا لالچ جو سب پاپوں کی جڑ ہے بڑھتا ہے۔ نہایت درجہ کی سستی اور نیند نمودار ہو جاتی ہے استقلال جاتا رہتا ہے۔ بدمزاجی پیدا ہوتی ہے اور ناستک پن آ جاتا ہے یعنی وید اور ایشور پر ایمان نہیں رہتا۔ انتہ کرن میں ملنتا کی ترقی ہوتی ہے۔ طبیعت میں یکسوئی نہیں رہتی۔ اور کئی عیبوں میں پھنس جاتا ہے۔ یعنی ایسی صورتوں میں عالم آدمی کو علامت تموگن کی سمجھنی چاہئے۔ (منو ۱۲-۳۳)٭

غلبہ تموگن کی پہچان

نیز جس کام کے ہونے کے بعد۔ یا اس کے کرتے ہوئے۔ یا عین اس کی خواہش کے وقت اپنی آتما کو شرم تامل اور خوف معلوم ہو تب یعنی اس فعل کے وقت سمجھو کہ مجھ میں بہت بڑھا ہوا تموگن ہے (منو ۱۲-۳۵)٭

غلبہ رجوگن

اور جب جیو آتما کسی کام کے کرنے سے بڑی ناموری چاہتا ہے مفلس ہونے پر بھی نقال اور بھاٹ وغیرہ کو انعام دینا نہیں چھوڑتا تب سمجھنا چاہئے کہ مجھ میں رجوگن زور پر ہے (منو ۱۲-۳۶)٭

यत्कर्म कृत्वा कुर्वंश्च करिष्यंश्चैव लज्जति ।
तज्ज्ञेयं विदुषा सर्वं तामसं गुणलक्षणम् ॥ १२ ॥
येनास्मिन्कर्मणा लोके ख्यातिमिच्छति पुष्कलाम् ।
न च शोचत्यसम्पत्तौ तद्विज्ञेयं तु राजसम् ॥ १३ ॥
यत्सर्वेणेच्छति ज्ञातुं यन्न लज्जति चाचरन् ।
येन तुष्यति चात्मास्य तत्सत्त्वगुणलक्षणम् ॥ १४ ॥
तमसो लक्षणं कामो रजसस्त्वर्थ उच्यते ।
सत्त्वस्य लक्षणं धर्मः श्रैष्ठ्यमेषां यथोत्तरम् ॥ १५ ॥
मनु० अ० १२ ॥ श्लो० ८ । ९ । २५-३३ । ३५-३८ ॥

منو ۱۲ - ۸ - ۹ - ۲۵ تا ۳۳ - ۳۵ تا ۳۸ کا ترجمہ

یعنی انسان اپنی اعلیٰ - درمیانی اور ادنےٰ اور جسمی عادتوں کو جان کر عمدہ خصلتوں کو اختیار کرے اور ادنےٰ کو چھوڑ دیوے - اور یہ بھی یقین سمجھے کہ یہ جیو جس نیک یا بد کام کو من سے کرتا ہے - اُس کو من سے - زبان سے کئے ہوئے کو زبان سے - اور جسم سے کئے ہوئے کو جسم سے پاتا ہے - یعنی سکھ دکھ کو بھوگتا ہے (منو ۱۲ - ۸)

اعمال اور اُن کی تاثیرات کا نتیجہ

جو شخص بذریعہ جسم کے چوری - دوسرے کی عورت سے صحبت نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ بد کام کرتا ہے اُس کا جنم درخت وغیرہ نہ چلنے والے جسموں میں ہوتا ہے - زبان سے کئے ہوئے پاپوں کے عوض پرند اور مرگ (جنگلی چوپایہ) وغیرہ کا جسم اور من سے کئے ہوئے پاپوں کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہے (منو ۱۲ - ۹)

جیووں کے جسم میں جو صفت سب سے زیادہ ہوتی ہے وہ صفت جیو کو اپنی مانند بنا دیتی ہے (منو ۱۲ - ۲۵)

جب آتما میں گیان ہو تب ستوگُن - جب اگیان ہو تب تموگُن - اور جب آتما رغبت اور نفرت میں لگے تب رجوگُن جاننا چاہئے - یہ پرکرتی (مادہ) کے تین گُن دنیا کی تمام چیزوں میں محیط ہو کر رہتے ہیں (منو ۱۲ - ۲۶)

ستوگُن رجوگُن تموگُن کی علامت

اس کی تمیز اس طرح کرنی چاہئے کہ جب آتما میں بشاشت ہو دل شاد ہو اور کامل برقرار طبیعت جیسا صاحب برتاؤ پایا جائے تب سمجھنا چاہئے کہ ستوگُن غالب ہے

ستوگُن کا نشان

मानसं मनसैवायमुपभुङ्क्ते शुभाऽशुभम् ।
वाचा वाचा कृतं कर्म कायेनैव च कायिकम् ॥ १ ॥
शरीरजैः कर्मदोषैर्याति स्थावरतां नरः ।
वाचिकैः पक्षिमृगतां मानसैरन्त्यजातिताम् ॥ २ ॥
यो यदैषां गुणो देहे साकल्येनातिरिच्यते ।
स तदा तद्गुणप्रायं तं करोति शरीरिणम् ॥ ३ ॥
सत्त्वं ज्ञानं तमोऽज्ञानं रागद्वेषौ रजःस्मृतम् ।
एतद् व्याप्तिमदेतेषां सर्वभूताश्रितं वपुः ॥ ४ ॥
तत्र यत्प्रीतिसंयुक्तं किंचिदात्मनि लक्षयेत् ।
प्रशान्तमिव शुद्धाभं सत्त्वं तदुपधारयेत् ॥ ५ ॥
यत्तु दुःखसमायुक्तमप्रीतिकरमात्मनः ।
तद्रजोऽप्रतिपं विद्यात्सततं हारि देहिनाम् ॥ ६ ॥
यत्तु स्यान्मोहसंयुक्तमव्यक्तं विषयात्मकम् ।
अप्रतर्क्यमविज्ञेयं तमस्तदुपधारयेत् ॥ ७ ॥
त्रयाणामपि चैतेषां गुणानां यः फलोदयः ।
अग्र्यो मध्यो जघन्यश्च तं प्रवक्ष्याम्यशेषतः ॥ ८ ॥
वेदाभ्यासस्तपो ज्ञानं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।
धर्मक्रियात्मचिन्ता च सात्त्विकं गुणलक्षणम् ॥ ९ ॥
आरम्भरुचिताऽधैर्यमसत्कार्यपरिग्रहः ।
विषयोपसेवा चाजस्रं राजसं गुणलक्षणम् ॥ १० ॥
लोभः स्वप्नो धृतिः क्रौर्यं नास्तिक्यं भिन्नवृत्तिता ।
याचिष्णुता प्रमादश्च तामसं गुणलक्षणम् ॥ ११ ॥

جو مکتی میں بلا کثیف جسم کے سکھ کس طرح پاتا ہے۔

کے بغیر آنند کس طرح بھوگ سکے گا۔

(جواب) اس کا جواب پہلے دے چکے ہیں۔ تاہم اور سنئے جس طرح دنیوی سکھ جسم کے سہارے سے بھوگتا ہے اسی طرح پرمیشور کے سہارے جیو آتما مکتی کے آنند کو پاتا ہے۔ وہ مکت جیو بے انتہا ہر جگہ موجود برہم کے اندر اپنی خوشی کے موافق چلتا پھرتا ہے پاک علم سے تمام کائنات کو دیکھتا ہے۔ دوسرے مکتی پائے ہوؤں کے ساتھ ملتا ہے پیدائش کی حکمت کو ترتیب وار دیکھتا ہوا تمام مختلف دنیاؤں میں یعنی جتنی یہ دنیائیں نظر آتی ہیں اور نظر نہیں آتیں ان سب میں گھومتا ہے۔ وہ تمام اشیا کو جو اس کے علم کے آگے ہیں دیکھتا ہے۔ جس قدر گیان بڑھتا ہے اس کو اتنا ہی زیادہ آنند ہوتا ہے مکتی میں جیو آتما بے عیب ہونے کی وجہ سے پورا گیانی ہوتا ہے اور تمام اشیا کو جو اس کے قریب ہوتی ہیں بخوبی معلوم کرتا ہے۔ یہی غیر معمولی سکھ وہ سورگ ہے۔ اور محسوسات کی خواہش میں پھنس کر خاص دکھ بھوگنا نرک کہلاتا ہے۔

(۴۵) (سو:) یہ سو ہ سکھ کو کہتے ہیں اور

سورگ اور نرک یعنی دوزخ و بہشت کیا ہیں

स्वः सुखं गच्छति यस्मिन् स स्वर्गः
ततोविपरीतो दुःख भोगो नरक इति.

لفظی ترجمہ

(جس میں سکھ حاصل ہو وہ سورگ ہے۔ اس کے خلاف دکھ پانا نرک کہلاتا ہے۔ مترجم)

دنیوی سکھ معمولی سورگ ہے اور پرمیشور کے ملنے سے جو آنند ہوتا ہے وہی غیر معمولی سورگ کہلاتا ہے۔ تمام جیو طبعاً سکھ ملنے کی خواہش کرتے ہیں اور دکھ سے دور رہنا چاہتے ہیں مگر جب تک دھرم پر نہیں چلتے اور پاپ نہیں چھوڑتے تب تک ان کو سکھ کا ملنا اور ان کے دکھ کا چھوٹنا ناممکن ہے۔ کیونکہ جس چیز کی علت یعنی جڑ ہوتی ہے وہ کبھی معدوم نہیں ہو سکتی۔

جس طرح جڑ کے کٹ جانے سے درخت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اسی طرح پاپ کے چھوڑنے سے دکھ دور ہوتا ہے۔

(۴۶) دیکھو منوسمرتی میں پاپ اور پن کی بہت قسم کی گتی (انجام) درج ہیں۔

منو کے مطابق قسم قسم کی پیدائشیں اور نتائج جو کرموں سے متعلق ہیں

جب تک کرم اُپاسنا اور گیان کے ذریعہ مکتی نہیں پاتا۔ کیونکہ نیک کرموں سے انسانوں میں اعلیٰ جنم ملتا ہے اور مکتی میں زمانہ مہاکلپ تک جنم لینے اور مرنے کے دکھوں سے آزاد رہ کر آنند میں بسر کرتا ہے۔

جب تک مکتی نہ ہو جیو برابر پیدا ہوتا اور مرتا رہتا ہے۔

(۴۲) سوال۔ مکتی ایک جنم میں ہوتی ہے یا کئی جنموں میں؟

جواب۔ کئی جنموں میں کیونکہ

مکتی کئی جنموں میں ہوتی ہے

भिद्यते हृदयग्रन्थिश्छिद्यन्ते सर्वसंशयाः ।
क्षीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन् दृष्टे परावरे ॥
मुण्डक २ । खं० २ । मं० ८ ॥

منڈک ۲-۲-۸

جب اس جیو کے ہردے (دل) سے اودیا (جہالت) اور اگیان کی گرہ کٹ جاتی ہے۔ تمام شکوک رفع ہو جاتے ہیں۔ اور بُرے کرم چھوٹ جاتے ہیں تب اس پرماتما میں جو ہمارے آتما کے اندر اور باہر موجود ہے قیام کرتا ہے (منڈک اُپ نشد)

(۴۳) سوال۔ مکتی کے اندر جیو پرمیشور میں مل جاتا ہے یا جدا رہتا ہے؟

جواب۔ جدا رہتا ہے۔ کیونکہ اگر مل جاوے تو مکتی کا سکھ کون بھوگے اور مکتی کی جتنی تدبیریں ہیں وہ سب بے فائدہ جائیں۔ وہ مکتی تو نہیں بلکہ جیو کی فنا یا موت سمجھی جانی چاہئے۔ جو جیو پرمیشور کے حکموں کو بجا لاتا ہے۔ نیک کرم، نیک صحبت، یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق) مذکورہ بالا سب تدبیریں کرتا ہے وہ مکتی پاتا ہے۔

جیو مکتی کے اندر پرمیشور میں مل نہیں جاتا

सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म यो वेद निहितं गुहायां परमे व्योमन् ।
सोऽश्नुते सर्वान् कामान् सह ब्रह्मणा विपश्चितेति ॥ तैत्तिरी०
ब्रह्मानन्दवल्ली । अनु० १ ॥

جو جیو آتما اپنی عقل اور آتما کے اندر ہستِ مطلق۔ عین علم لا انتہا عین راحت پرماتما کو جانتا ہے۔ وہ اس موجود کل برہم میں قائم ہو کر اس بے انتہا علم والے برہم کے ساتھ سب فوائد کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی جس جس آنند کی خواہش کرتا ہے اس اس کو پاتا ہے۔ یہی مکتی کہلاتی ہے (تیتری اُپ نشد)

(۴۴) سوال۔ جیسے جسم کے بغیر دنیوی سکھ نہیں بھوگ سکتے ویسے مکتی میں جسم

> جیو سب یکساں ہیں ان میں فرق صرف نیکی بدی کی تاثیر سے ہے

(جواب) جیو یکساں ہیں۔ مگر پاپ اور پن کی تاثیر سے ناپاک اور پاک ہو سکتے ہیں ✦ قسم کے ✦

(۹۳) (سوال) انسان کا جیو حیوانوں وغیرہ کے جسم میں اور حیوان وغیرہ کا انسان کے جسم میں اور عورت کا جیو مرد کے جسم میں اور مرد کا عورت کے جسم میں جاتا آتا ہے یا نہیں؟

> جیو حسب انسانی و حیوانی جونوں میں اور انام بکر و صنف قالبوں میں جا سکتا ہے ✦

(جواب) ہاں جاتا آتا ہے۔ کیونکہ جب پاپ بڑھ جاتا ہے اور پن کم ہوتا ہے تو انسان کا جیو حیوان وغیرہ نیچے درجہ کا جسم پاتا ہے۔ اور جب دھرم زیادہ اور ادھرم کم ہوتا ہے تو دیو یعنی عالموں کا جسم ملتا ہے۔ جب پن پاپ برابر ہوتا ہے تو معمولی انسانی جنم ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ پن پاپ کے اعلیٰ درمیانی اور ادنیٰ ہونے کی وجہ سے انسان وغیرہ بھی اعلیٰ درمیانی اور ادنیٰ جسم وغیرہ سامان پاتے ہیں۔ اور جب زیادہ پاپ کا نتیجہ حیوان وغیرہ کے جسم میں بھگت لیتا ہے تب پاپ پن کے برابر رہ جانے کی وجہ سے انسان کے جسم میں آتا ہے۔ اور زیادہ پن کا پھل پاکر پھر بھی درمیانی درجے کے انسانی جسم میں آتا ہے ✦

(۹۴) جیو جب جسم سے نکلتا ہے تو جیو کی موت کہی جاتی ہے۔ اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم ہوتا ہے۔ جب جسم چھوڑتا ہے تب یم یعنی خلاء میں بیرونی ہوا کے اندر رہتا ہے۔ کیونکہ وید میں لکھا ہے ✦

> جسم سے نکلنے پر جیو کہاں رہتا ہے اور پھر کس طرح جنم لیتا ہے

यमेन वायुना

یعنی یم نام ہوا کا ہے۔ گرڑ پران کا بناوٹی یم نہیں۔ اس کی خاص تردید اور تائید (بحث) گیارھویں باب میں درج ہوگی۔ اس کے بعد دھرم راج یعنی پرمیشور اس جیو کے پاپ پن کے مطابق جنم دیتا ہے وہ ہوا۔ اناج۔ پانی یا جسم کے مساموں کے ذریعے دوسرے کے جسم میں ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہے۔ بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار منی میں جا کر حمل میں قائم ہو کر جسم اختیار کر کے باہر آتا ہے۔ اگر کرم عورت کا جسم حاصل کرنے کے لائق ہوں تو عورت کے جسم میں اور اگر مرد کے جسم حاصل کرنے کے کرم ہوں تو مرد کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور حمل ٹھہرنے کے وقت عورت و مرد کے جسم میں بوقت ہم بستری حیض اور منی کے برابر ہونے کی وجہ سے مخنث پیدا ہوتا ہے ✦

(۹۵) اس طرح قسم قسم کے جنم اور موت میں جیو اس وقت تک پڑا رہتا ہے جب تک

ہے ورنہ راجا وغیرہ تو گویا دکھ کے سمندر میں ڈوب گئے۔ اور کہار جیسے کے تیسے رہتے ہیں اسی طرح جب راجا خوبصورت اور ملائم بچھونے پر سوتا ہے تو بھی اس کو جلدی نیند نہیں آتی۔ اور مزدور کو کنکر پتھر مٹی اور اونچی نیچی جگہ پر بھی فی الفور نیند آجاتی ہے۔ پس سب جگہ یہی حال سمجھو۔

(جواب) یہ نادانوں کی سمجھ ہے۔ اگر کسی ساہوکار سے کہیں کہ تو کہار بن جا۔ اور کہار سے کہیں کہ تو ساہوکار بن جا تو ساہوکار کبھی کہار بننا نہیں چاہتے اور کہار ساہوکار بننا چاہتے ہیں۔ اگر سکھ دکھ برابر ہوتا تو اپنی اپنی حالت چھوڑ کر دوسرا نیچا یا اونچا بننا نہ چاہتے۔

دیکھو ایک جیو عالم نیک دل صاحب حشمت راجا کی رانی کے حمل میں آتا ہے۔ اور دوسرا نہایت مفلس گھسیارن کے حمل میں آتا ہے۔ ایک کو وقت حمل سے برابر سکھ اور دوسرے کو ہر طرح سے دکھ ملتا ہے۔ ایک جب پیدا ہوتا ہے تو عمدہ خوشبودار پانی وغیرہ سے نہلایا جاتا ہے۔ نال باقاعدہ کاٹی جاتی ہے۔ دودھ پلانے وغیرہ کا انتظام بطریق مناسب ہوتا ہے۔ جب وہ دودھ پینا چاہتا ہے تو مصری وغیرہ سے ملا ہوا حسب خواہش مل جاتا ہے۔ اس کو خوش رکھنے کے لئے نوکر چاکر کھلونے سواری موجود رہتے ہیں۔ اور لاڈ سے عمدہ جگہوں میں آرام پاتا ہے۔ دوسرے کا جنم جنگل میں ہوتا ہے۔ نہلانے کے واسطے پانی تک حاصل نہیں ہوتا۔ جب دودھ پینا چاہتا ہے تو دودھ کے بدلے گھونسے اور طمانچے وغیرہ سے پیٹا جاتا ہے۔ نہایت ہی دردناک آواز سے روتا ہے اور کوئی نہیں پوچھتا۔ الغرض بغیر پن اور پاپ کے سکھ دکھ ہونے سے پرمیشور پر اعتراض آتا ہے۔

(۴۳) علاوہ ازیں اگر کرموں کے بغیر سکھ دکھ ملتے ہیں تو آئندہ لحاظ سے آگے نرک (دوزخ) سورگ (بہشت) بھی نہیں ہونے چاہئیں کیونکہ جس طرح اس وقت پرمیشور نے کرموں کے بغیر سکھ دکھ دیا ہے اسی طرح مرنے کے بعد بھی جس کو چاہے گا "سورگ" میں اور جس کو چاہے گا نرک میں بھیج دے گا۔ اسپر تمام جیو ادھرم میں مشغول ہو جائیں گے۔ وہ دھرم کو کس طرح عمل میں لائیں گے۔ دھرم کا نتیجہ ملنے میں شک ہے پرمیشور کے اختیار میں ہے جس طرح اس کی مرضی ہوگی کرے گا۔ اس طرح سے پاپ کے کاموں میں خوف نہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں پاپ کی ترقی اور دھرم کا زوال ہوگا۔

اگر سکھ دکھ کے ملنے میں اعمال باعث نہیں تو کوئی اعمال نیک نہ کرے کیونکہ ان کی شرط سے کیا حاصل

پس پچھلے جنم کے پن پاپ کے مطابق موجودہ جنم ہے اور موجودہ اور گذشتہ جنم کے کرموں کے مطابق آئندہ جنم ہوگا۔

(۴۴) (سوال) انسان اور دیگر حیوان وغیرہ کے جسم میں جیو یکساں ہیں یا جدا جدا

اور نیز خیالات کی انتہا نہیں کہ میں جو چاہوں سو کر سکتا ہوں بلکہ ہمیشہ اپنے منصفانہ سلوک سے ہی وہ قابل تعظیم و قابل ادب ہے۔

اور کسی کی حفاظت سے بڑھا ہے۔ مالک اپنی چیز کو جس طرح چاہے رکھے۔ اس ایشور کے اوپر کوئی بھی دوسرا انصاف کرنے والا نہیں ہے جو اس کو سزا دے سکے۔ یا ایشور کسی سے ڈرے۔

(جواب) چونکہ پرماتما انصاف چاہتا اور انصاف کرتا ہے اور بے انصافی کبھی عمل میں نہیں لاتا اس وجہ سے وہ قابل پرستش اور بڑا ہے۔ جو انصاف کے خلاف کرے وہ ایشور ہی نہیں۔ اور جس طرح مالی بلا وجہ معقول راستے میں یا بے موقع درخت لگانے۔ کاٹنے کے ناقابل کو کاٹنے سے۔ نہ بڑھانے کے لائق کو بڑھانے۔ بڑھانے کے لائق کو نہ بڑھانے سے قابل اعتراض ہوتا ہے اسی طرح بے موجب کارروائی سے ایشور کو عیب لگتا ہے۔ پرمیشور پر انصاف سے کام کرنا لازم آتا ہے کیونکہ وہ طبعاً پاک اور منصف ہے۔ اگر دیوانہ وار کام کرے تو دنیا کے پیچھے افسران عدالت سے بھی ادنےٰ ہونے پر بے توقیر ہو جاوے۔ کیا اس دنیا میں لیاقت کی بجہ کا رگذاریوں کے بغیر عزت دینے والا اور بد اعمال کے بغیر سزا دینے والا قابل مذمت اور بے وقعت نہیں ہوتا؟ پس ایشور بے انصافی نہیں کرتا اور اسی لئے وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

مسئلہ قضا و قدر پر وچار

(۳۵) (سوال) پرماتما نے پہلے ہی سے جس قدر دنیا تجویز کیا ہے اسی قدر دیتا ہے اور جتنا کام کرنا ہے اتنا ہی کرتا ہے۔

(جواب) اس کی تجویز جیوؤں کے کرموں کے مطابق ہوتی ہے نہ کہ کسی اور طرح۔ اگر کسی اور طرح ہو تو وہ خطاوار اور بے انصاف ہو جاوے۔

بے آرام اوروں کی نسبت کہ بڑے چھوٹوں کو یکساں ہی دکھ ہے۔

(۳۶) (سوال) بڑے چھوٹوں کو یکساں ہی دکھ ہے۔ بڑوں کو بڑی تشویش اور چھوٹوں کو چھوٹی۔ مثلاً کسی ساہوکار کا مقدمہ ایک لاکھ روپیہ کا عدالت میں ہو تو وہ اپنے گھر سے پالکی میں بیٹھ کر گرمی کے وقت کچہری جاتا ہے۔ اس کو بازار میں سے گذرتا دیکھ کر نادان لوگ کہتے ہیں کہ پُن پاپ کا پھل دیکھو ایک پالکی میں آرام کے ساتھ بیٹھا ہے اور دوسرے بغیر جوتا پہنے اوپر نیچے تپش سے جل رہے ہیں اور پالکی کو اٹھائے لئے جاتے ہیں۔ مگر عقلمند دیکھ کر اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ جوں جوں کچہری نزدیک آتی جاتی ہے ساہوکار کے دل میں بڑا غم ہوتا ہے اور اندیشہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور کہاروں کو خوشی ہوتی جاتی ہے۔ جب کچہری پہنچتے ہیں تب سیٹھ جی ادھر ادھر جانے کا فکر کرتے ہیں کہ وکیل کے پاس جاؤں یا سررشتہ دار کے پاس۔ آج ہاروں گا یا جیتوں گا۔ نہ جانے کیا ہوگا۔ اور کہار لوگ تمباکو پیتے۔ آپس میں بات چیت کرتے ہوئے خوش خوش آرام سے سو جاتے ہیں۔ سیٹھ جی اگر جیت جائیں تو کچھ سکھ ہوتا ہے

(۳۲) بلکہ یاد نہ رہنے کی وجہ سے جیو سکھی ہے نہیں تو سارے جنموں کے دکھوں کو دیکھ دیکھ کر دکھی ہو کر مر جاتا۔ اگر کوئی شخص پچھلے اور اگلے جنم کے حالات کو جاننا چاہے تو جان بھی نہیں سکتا کیونکہ جیو کا علم اور وجود محدود ہے۔ یہ بات ایشور کے جاننے کی ہے۔ نہ کہ جیو کی۔

> پچھلے جنموں کی یاد نہ رہنا جیو کے لئے سکھ کا باعث ہی ہے۔

(۳۳) سوال: جب جیو کو پچھلے حال کا علم نہیں اور ایشور اس کو سزا دیتا ہے تو جیو کا سدھار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب اس کو علم ہو کہ ہم نے فلاں کام کیا تھا۔ اس کا یہ نتیجہ ہے تب ہی وہ پاپ کے کاموں سے بچ سکیگا۔

> چونکہ انسان کا علم آٹھ قسم کا ہوتا ہے اس لئے انسان پچھلے حال سے بالکل بے خبر کسی صورت سے نہیں ہے۔

جواب: تم علم کتنے قسم کا مانتے ہو۔

سوال: پرتیکش وغیرہ پرمانوں (ثبوت بدیہی وغیرہ) کے لحاظ سے آٹھ[۲] قسم کا۔

جواب: تو جب تم جنم سے لیکر وقت وقت میں حکومت۔ دولت۔ عقل[۳]۔ علم۔ غریبی۔ بے عقلی۔ جہالت۔ اور سکھ دکھ دنیا میں دیکھ کر پچھلے جنم کی باتیں کیوں نہیں جان لیتے؟ اگر ایک حکیم اور ایک غیر حکیم کو کوئی بیماری ہو تو اس کی تشخیص یا اس کا سبب طبیب کو معلوم ہو جاتا ہے اور ناواقف نہیں جان سکتا کیونکہ ایک نے علم حکمت پڑھا ہے اور دوسرے نے نہیں پڑھا۔ مگر حکمت سے ناواقف بھی بخار وغیرہ بیماریوں کے ہونے سے اتنا جان سکتا ہے کہ مجھ سے کوئی بد پرہیزی ہو گئی ہے جس سے مجھ کو یہ بیماری ہوئی ہے۔ اسی طرح دنیا میں مختلف قسم کے سکھ دکھ وغیرہ کے گھٹاؤ بڑھاؤ کو دیکھ کر پچھلے جنم کا انومان (قیاس) کیوں نہیں کر سکتے؟ اور اگر پچھلے جنم کو نہ مانوگے تو پرمیشور طرفداری کرنے والا ٹھیر جاتا ہے۔ کیونکہ پاپ کے بغیر غریبی وغیرہ دکھ اور پچھلے کمائے ہوئے پن کے بغیر حکومت۔ دولت مندی اور عقل اس کو کیوں دی۔ پس پچھلے جنم کے پاپ اور پن کے مطابق دکھ سکھ دینے سے پرمیشور ٹھیک ٹھیک منصف رہتا ہے۔

(۳۴) سوال: ایک جنم ہونے سے بھی پرمیشور منصف ہو سکتا ہے۔ جیسے سب سے بڑا راجا جو کرے وہی انصاف ہے۔ جیسے مالی اپنے باغ میں چھوٹے اور بڑے درخت لگاتا ہے۔ کسی کو کاٹتا اکھاڑتا

> ایشور کی عظمت و برتری کسی قسم کا ستانا روا رکھنے یا زبردستی یا اس طرح کے اور نے

---

[۱] یاد رہنے سے تمام دکھ پیش نگاہ کے سامنے آجاتے ہیں اس لئے یاد نہ رہنا ایک قسم کا فائدہ ہے۔ مترجم

[۲] آٹھ قسم کے علم کی تفصیل تیسرے باب میں مفصل طور پر بیان ہو چکی ہے۔

[۳] اصل کتاب میں اس موقعہ پر لفظ نربدھی (بے عقلی) کا درج ہے جو باعتبار طرز بیان کے چھاپہ یا کاتب کا سہو پایا جاتا ہے اس واسطے بجائے بے عقلی کے لفظ عقل درج کیا گیا۔

نیز دیگر معمولی ناستک لوگ جو مرنے پر عناصر میں عناصر مل جانے کو اعلیٰ مکتی مانتے ہیں وہ مکتی تو گدھے وغیرہ کو بھی حاصل ہے ✦

(۲۹) یہ مکتیاں نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کی قیدیں ہیں کیونکہ یہ لوگ شو پور۔ موکش شلا۔ چوتھے آسمان۔ ساتویں آسمان۔ شری پور۔ کیلاش۔ ویکنٹھ۔ گولوک۔ کو ایک جگہ پر مقام مکتی قسم سے مانتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہ اُن مقاموں سے الگ ہو جاویں۔ تو مکتی جاتی رہتی ہے۔ پس جیسے کوئی بارہ پتھر کے اندر نظر بند ہو ویسے یہ لوگ قید ہوں گے۔ مکتی تو یہی ہے کہ جہاں چاہیں وہاں آئیں جائیں۔ کہیں اٹکیں نہیں۔ وہاں نہ خوف ہے نہ شک اور نہ دکھ ہوتا ہے ✦

مذکورہ بالا مکتیاں نہیں بلکہ ایک قسم کی قیدیں ہیں۔

جنم ہونے کو اُتپتی (پیدائش دُنیا) اور مرنے کو پرلے (فنائے دُنیا) کہا گیا ہے۔ اس لئے وقت پر جنم لیتے ہیں[1] ✦

(۳۰) سوال۔ جنم ایک ہے یا بہت سے۔

(جواب) بہت سے۔

جنم بار بار (تناسخ)

(۳۱) سوال۔ اگر بہت ہیں تو پچھلے جنم اور موت کی باتیں کیوں یاد نہیں؟

(جواب) جیو تھوڑے علم والا ہے۔ تینوں زمانوں کی باتیں نہیں جانتا۔ اس لئے یاد نہیں رہتا۔ اور جس من کے ذریعہ علم حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک وقت میں دو علم حاصل نہیں کر سکتا[2]۔ بھلا پچھلے جنم کی بات تو دور رہنے دیجئے۔ اسی جسم میں جب جیو حمل میں تھا جہاں جسم تیار ہوا اور پھر پیدا ہوا۔ پھر پانچ سال کی عمر سے پہلے جو باتیں ہوئی ہیں اُن کو کیوں یاد نہیں کر سکتا۔ ایسے ہی بیداری یا خواب میں بہت سا کاروبار ظاہر طور پر کرکے سشپتی (یعنی گہری نیند کی حالت) میں اس بیداری وغیرہ کے کاروبار کو یاد کیوں نہیں کر سکتا۔ اور تم سے کوئی پوچھے کہ بارہ برس سے پہلے تیرھویں برس کے پانچویں مہینے کے نویں دن دس بجے پہلے منٹ میں تم نے کیا کیا تھا۔ تمہارا منہ۔ ہاتھ۔ کان۔ آنکھ۔ جسم کس طرف اور کس قسم کا تھا۔ اور من میں کیا سوچ تھی۔ جب اسی جسم میں یہ حال ہے تو پچھلے جنم کے یاد رہنے کے متعلق شک پیدا کرنا محض لڑکپن کی بات ہے ✦

جیو کے علم محدود کی بابت۔ محدود طاقتوں میں پچھلے جنموں کی باتیں یاد رکھنے کی قابلیت نہیں ہے۔

[1] چونکہ مکتی یافتہ لوگوں کے جنم پر مخالفین کو تامل یا اعتراض ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اس لئے بتلایا گیا ہے کہ دُنیا کا سلسلہ جنم۔ پیدا ہونے اور مرنے پر ہی منحصر ہے چنانچہ اُتپتی اور پرلے محض جنم اور مرن ہی کا نام ہے۔ اسواسطے وقت پر مکتی یافتہ جیو بھی جنم لیتے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت کیا جا چکا ہے کہ جیو اپنے محدود ترین علم اور طاقت کی وجہ سے لاانتہا عرصہ تک مکتی کا سکھ نہیں کر سکتا۔ مترجم

[2] یعنی انسان کا من ایک جنم کی کیفیت یا حقیقت اور مستغرق ہو جانے پر پچھلے جنم کی باتوں کو یاد نہیں رکھ سکتا ✦

یعنی ایشور کے ساتھ چھوٹے بھائی کی طرح بسر اوقات کرنا ۔ "سارُوپ" یعنی جیسی شکل معبود و دیوتا کی ہے ویسا بن جانا ۔ "سامیپ" یعنی خدمتگار ایشور کے نزدیک رہنا ۔ "سایُج" یعنی ایشور سے ملکیت رشتہ اصلی ہو جانا ۔ یہ چار قسم کی مکتی مانتے ہیں ۔ ویدانتی لوگ برہم میں لے (تحلیل) ہو جانے کو مکتی سمجھتے ہیں +

جواب: جینیوں کے بارھویں ، عیسائیوں کے تیرھویں اور مسلمانوں کے چودھویں باب میں مکتی وغیرہ کے مضامین خاص طور پر لکھے جاوینگے ۔

وام مارگی جو شری پوری میں جا کر لکشمی جیسی عورات ، شراب و گوشت وغیرہ کھانا پینا اور راگ رنگ کے بھوگنے کو مانتے ہیں وہ یہاں سے کچھ بڑھ کر نہیں ہے +

اسی طرح مہادیو اور وشنو کی شکل بن کر اور پاربتی اور لکشمی کی مانند عورتوں کو پا کر آنند بھوگنا ہے اُس کی نسبت اس دنیا کے دولت مند اور راجاؤں سے صرف اتنی بات زیادہ لکھی ہے کہ وہاں بیماری نہ ہوگی اور ہمیشہ جوانی کی حالت بنی رہے گی ۔ لیکن یہ اُن کی بات غلط ہے ۔ کیونکہ جہاں بھوگ وہاں روگ ، اور جہاں روگ ہو وہاں بڑھاپا بھی لازمی ہے ۔ نیز پُرانکوں سے پوچھنا چاہئے کہ جیسی تمہاری مکتی چار قسم کی ہے ویسی تو جیو جنتوں کیڑوں پتنگوں اور حیوانوں وغیرہ کو بھی خود بخود میسر ہے ۔ کیونکہ جتنے مقام ہیں وہ سب ایشور کے ہیں ۔ انہیں میں سب جیو رہتے ہیں اس لئے "سالوک" مکتی بلا محنت خود بخود حاصل ہے +

"سامیپ" ایشور کے سب جگہ موجود ہونے کی وجہ سے سب اُس کے نزدیک ہیں اس لئے سامیپ مکتی بھی خود بخود حاصل ہے +

"سایُج" ایشور سے جیو بہر حال چھوٹا ہے اور بوجہ چیتن ہونے کے خود بخود مثل رشتہ دار کے ہے ۔ اس لئے "سایُج" مکتی بھی بلا کوشش کے حاصل ہے +

اور تمام جیو معبود کل پرماتما کے اندر ہونے کے باعث اُس سے ملے ہوئے ہیں اس لئے سایُج مکتی بھی خود بخود حاصل ہے

ا یہاں پر دوسرے شاستر کے لوگوں کی مکتی کی قسمیں پانچ ہو جاتی ہیں یا مغالطہ اس وجہ سے درج ہوئی ہیں کیونکہ لوگوں میں سایُج اور سایُج مکتی کے بارہ میں اختلاف ہے بعض سایُج کو تسلیم نہیں کرتے اور بعض سایُج کو نہیں مانتے اس واسطے دونوں فریق مکتی کے اقسام چار ہی قائم کرتے ہیں +

۲ سارُوپ یعنی معبود دیوتا کے ہم شکل ہونے کی صورت میں جو مکتی ہے اُس کی مناسب تردید مہادیو اور وشنو کا ہم شکل اختیار کرنے اور پاربتی اور لکشمی کی مانند عورتیں حاصل کرنے کی بحث میں آ چکی ہے آئندہ بالتفصیل کے تردید دیگر جا پر اقسام کی ہے +

۳ پتنگ کو فارسی میں پروانہ کہتے ہیں جو چراغ کو دیکھ کر اسیر ہو گرتا ہے ۔ علاوہ اس کے موسم برسات کے الغرض یہ حالت کیڑوں کو پتنگ کہا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ ایشور سب جگہ موجود ہے +

ہیں اور اسی وجہ سے ہمیں باخبر اور من کے شاہد ہیں۔ کیونکہ جب من برقرار۔ بے قرار۔ خوش یا رنجیدہ ہوتا ہے۔ اُس کو جیوں کا تیوں دیکھتے ہیں۔ اسی طرح حواس اور پران وغیرہ سے باخبر ہیں۔ پہلے دیکھی ہوئی چیز کے یاد کرنے والے ہیں۔ اور ایک وقت میں انیک چیزوں کے جاننے والے ہیں۔ سہارا دینے والے اور کشش والے اور سب سے علیحدہ ہیں۔ اگر علیحدہ نہ ہوتے تو فاعل خود مختار۔ ان مذکورالصدر چیزوں کو تحریک دینے والے اور ماتحت رکھنے والے نہ ہو سکتے ٭

अविद्याऽस्मितारागद्वेषाभिनिवेशाः पंच क्लेशाः ॥ योगशास्त्रे पादे २ सू० ३ ॥

یوگ ۔ ۲ ۔ ۳

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اودیا۔ اسمتا۔ راگ۔ دویش۔ ابھی نویش پانچ کلیش ہیں]

(۱) پانچ کلیش کو دور کرنا چاہیئے۔

ان میں سے اودیا کی ماہیت بیان کر چکے ہیں۔ عقل جو علیحدہ وجود رکھتی ہے اُس کو آتما سے جدا نہ سمجھنا "اسمتا"٭ ہے۔ سکھ سے محبت رکھنا "راگ" اور دکھ سے نفرت "دویش" ہے۔ اور سب جانداروں کو جو یہ خواہش رہتی ہے کہ میں ہمیشہ جسم میں قائم رہوں مروں نہیں۔ یہ موت کے دکھ کا خوف "ابھی نویش" کہلاتا ہے۔ ان پانچ کلیشوں کو بذریعہ یوگ ابھیاس (یوگ کی مشق) اور گیان (معرفت) کے دور کر کے اور برہم کو حاصل کر کے مکتی کے اعلیٰ آنند کو بھوگنا چاہیئے ٭

دیگر مختلف مذاہب کے خیالات مکتی کے بارے میں کس قسم کے ہیں اور ان کی تردید ٭

(۲۸) سوال: جیسی مکتی آپ مانتے ہیں اور کوئی نہیں مانتا۔ دیکھو! جینی لوگ "موکش شلا" یعنی شِو پور میں چپ چاپ بیٹھے رہنے کو۔ عیسائی چوتھے آسمان کو جس میں شادی لڑائی۔ باجے گاجے۔ لباس وغیرہ پہننے سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اُسی طرح مسلمان ساتویں آسمان کو۔ وام مارگی شری پور کو۔ شیو "کیلاش" کو۔ ویشنو "بیکنٹھ" کو اور گوکلیے گوسائیں "گولوک" وغیرہ میں پہنچ کر اچھی اچھی عورات۔ خورد و نوش۔ پوشش۔ مکان وغیرہ کے ملنے سے آنند میں رہنے کو مکتی مانتے ہیں۔ پوپ لوگ سالوک یعنی ایشور کے مقام میں بود و باش۔ سامیپ

٭ اصل کتاب میں بجائے لفظ "اسمتا" کے "ابھی نویش" درج ہے۔ جو کہ بلحاظ سلسلہ مضمون یہاں لفظ "اسمتا" چاہیئے۔ اور یہاں تعریف بھی "اسمتا" ہی کی ہے چنانچہ ابھی نویش کی تعریف آگے درج ہے اس لئے ترجمہ میں اصل لفظ اسمتا درج کیا گیا ٭ مترجم

وید وغیرہ شاستروں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر مطلب کو پہنچنا ۔

(سوم) "ودیشی" تمام شاستروں کے بیان کا اشتہ (مدعا) برہم ہے اُس کو پانے کا مقصد رکھنے والا ودیشی کے نام سے نامزد ہے ۔

(چہارم) "پریوجن" سب دُکھوں کا مٹ جانا۔ اور پرم آنند کو پا کر مکتی کے سُکھ کا ہونا ۔

یہ چار "انوبندھ" کہلاتے ہیں۔

بعد ازاں "شروَن چتشٹیہ" (چار قسم کا شروَن) یا سماعت ہے ۔

(۵) حصول علم الہٰی کی چار منزلیں

اوّل "شروَن" جب کوئی عالم اُپدیش کرے تو طبیعت کے سکون کے ساتھ توجہ سے سُننا۔ خصوصاً "برہم ودیا" (علم الہٰی) کے سُننے میں نہایت ہی توجہ دینی چاہئے۔ کیونکہ یہ تمام علوم سے دقیق تر علم ہے۔ سُننے کے بعد

دوم "منن" گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر سُنے ہوئے پر غور کرنا جس بات میں شک ہو پھر پوچھنا اور سُننے کے وقت بھی اگر بولنے والا اور سُننے والا مناسب سمجھیں تو پوچھنا اور سمادھان (رفع شک) کرنا ۔

سوم "ندھیدھیاسن" جب سُننے اور سوچنے سے شک رفع ہو جاویں تب سمادھی (مراقبہ) میں بیٹھ کر اس بات پر نظر ڈالنا اور سمجھنا کہ جیسا سُنا تھا اور سوچا تھا۔ وہ ویسا ہی ہے یا نہیں یعنی دھیان یوگ (عالم مراقبہ) کے خیالات سے دیکھنا ۔

چہارم "ساکشات کار" یعنی جیسے کسی چیز کی ماہیت صفت اور خاصیت ہے اُس کو ویسا ہی ہو بہو جان لینا۔

یہ "شروَن چتشٹیہ" کہلاتا ہے ۔

ہمیشہ "تموگن" یعنی غصہ۔ گندہ پن۔ سُستی۔ غفلت وغیرہ سے اور "رجوگن" یعنی حسد۔ دشمنی۔ نفسانیت۔ غرور۔ پریشان خاطری وغیرہ عیبوں سے الگ ہو کر "ستوگن" یعنی طبیعت کی قائمی۔ پاکیزگی علم تمیز وغیرہ صفات کو اختیار کرے ۔

(۶) تموگن اور رجوگن سے الگ ہو کر ستوگن کو اختیار کرنا۔

(۱) "میتری" یعنی سُکھی آدمیوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ ۔

(۲) "کرونا" دُکھی آدمیوں پر رحم ۔

(۳) "مُدتا" نیک لوگوں سے خوش ہونا ۔

(۴) "اپیکشا" بُرے آدمیوں سے نہ محبت نہ عداوت رکھنا ۔

میتری وغیرہ چار قسم کی بھاؤنا (برتاؤ) کو پیش نظر رکھنا۔

ہر روز کم از کم دو گھنٹے تک دھیان نجات چاہنے والا ضرور کیا کرے تاکہ اندرونی چیزیں من وغیرہ صاف طور پر ظاہر ہوں۔ دیکھو! ہم لوگ چیتن سروپ

(۸) ہر روز کم از کم دو گھنٹے دھیان کرنا

روپیہ کو اختیار کرنا اور جھوٹ کے چلن کو ترک کرنا ویراگ[۱] ہے۔ ویویک سے لیکر پرمیشور تک چیزوں کے صفات۔ فعل اور عادات سے واقف ہو کر اس پرمیشور کے حکموں کو بجا لانا۔ اور اس کی اپاسنا میں ثابت قدم رہنا۔ اس کے خلاف نہ چلنا۔ اور کائنات سے فایدہ اٹھانا ویویک کہلاتا ہے ۔

تیسرا سادھن شٹ سمپتی یعنی شم۔ دم۔ اپرتی۔ تتکشا۔ شردھا۔ سمادھان ہے۔

بعد ازاں تیسرا سادھن "شٹ سمپتی" یعنی چھ قسم کے کام کرنا ۔

اوّل "شم" یعنی اپنے آتما اور انت کرن (حواس باطنی) کو ادھرم کے چال چلن سے ہٹا کر دھرم کے رویہ میں ہمیشہ مشغول رکھنا ۔

دوم "دم" یعنی کان وغیرہ حواس اور جسم کو شہوت پرستی وغیرہ برے کاموں سے ہٹا کر ضبط حواس وغیرہ نیک کاموں میں مشغول رکھنا ۔

سوم "اپرتی" یعنی بد افعال لوگوں سے ہمیشہ دور رہنا ۔

چہارم "تتکشا" یعنی چاہے مذمت اور تعریف۔ نقصان اور نفع کتنا ہی کیوں نہ ہو مگر خوشی اور غم کو چھوڑ کر مکتی کی عملی کارروائیوں میں ہمیشہ لگے رہنا ۔

پنجم "شردھا" یعنی وید وغیرہ سچے شاستروں پر نیز ایسے لوگوں کے اقوال پر جو ان شاستروں کو بیان کرنے والے نیک عالم اور سچ کی نصیحت کرنے والے ہیں اعتقاد رکھنا ۔

ششم "سمادھان" یعنی چت (طبیعت) کو یکسو رکھنا ۔

یہ چھ ملکر تیسرا سادھن کہلاتا ہے ۔

چوتھا سادھن مکشو ہونا

چوتھا مکشو ہونا۔ یعنی جس طرح بھوک اور پیاس کے ستائے ہوئے کو خوراک اور پانی کے سوا دوسری کوئی چیز بھی اچھی نہیں لگتی اسی طرح مکتی کے عمل اور مکتی کے سوا کسی دوسری چیز میں دل بستگی نہ ہونا ۔

یہ چار سادھن ہیں۔ اور چار "انوبندھ" (لوازمات) ہیں یعنی "سادھنوں" کے بعد یہ عمل لازمی ہیں۔ ان کی تفصیل۔

ان چاروں سادھنوں کے ساتھ چار انوبندھ یعنی لوازم ہیں

(اوّل)[۲] "ادھکاری" جو شخص ان چار (مذکورۃ الصدر) سادھنوں میں مصروف ہوتا ہے وہی مکتی کا ادھکاری ہوتا ہے ۔

(دوم) "سمبندھ" یعنی برہم کے ملنے یعنی مکتی کے بیان کو اور اس کے بیان کرنے والے

[۱] اصلی کتاب میں بجائے لفظ ویراگ کے لفظ ویویک طبع ہو گیا ہے اور یہ غلطی چھپائی یا اصل کاپی کی ہے۔ کیونکہ باعتبار تعریف ویراگ کے یہاں لفظ ویراگ چاہئے نہ کہ ویویک اس لئے ترجمہ میں بلحاظ صحت لفظ ویراگ درج کیا گیا ہے۔

[۲] مذکورۃ الصدر چار سادھنوں کے ذریعہ سے ادھکاری بننا سب سے پہلا انوبندھ ہے ۔ مترجم

پانچ "سوکشم بھوت" (عناصر لطیف) من اور بدھی (عقل) ان سترہ چیزوں کا مجموعہ ہے۔ یہ لطیف جسم پیدا ہونے اور مرنے وغیرہ کی حالت میں بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک "بھوتک" (عنصری) جو لطیف عناصر کے اجزا سے بنا ہے۔ دوسرا "سوابھاوک" (طبعی) جو جیو کے اوصاف طبعی ہیں۔ یہ دوسرا ابھوتک شریر (جسم غیر عنصری لطیف) مکتی میں بھی رہتا ہے۔ اور اس سے جیو مکتی میں سکھ بھوگتا ہے۔

سوم "کارن" جس میں سشپتی یعنی گہری نیند ہوتی ہے۔ وہ بوجہ اس کے کہ صورت پرکرتی ہوتا ہے سب جگہ پھیلا اور سب جیووں کے لئے ایک ہے۔

چہارم "تریہ شریر" وہ کہلاتا ہے جس سے کہ جیو سمادھی (مراقبہ) کے ساتھ پرماتما کی ذات عین راحت میں محو ہوتے ہیں۔ اسی سمادھی کے اثرات سے پیدا شدہ جسم کی طاقت مکتی میں بھی عمدگی سے مددگار رہتی ہے۔

ان تمام کوشوں (غلافوں) اور اوستھاؤں (حالتوں) سے جیو علیحدہ ہے۔ چنانچہ سب کو معلوم ہے کہ جیو اوستھاؤں سے جدا ہے کیونکہ جب موت واقع ہوتی ہے تو سب یہی کہتے ہیں کہ "جیو نکل گیا" یہی جیو سب کو حرکت دینے والا۔ سب کو قائم رکھنے والا۔ سب کا دیکھنے والا۔ فاعل اور بھوگنے والا (دکھ سکھ کا پانے والا) کہلاتا ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ جیو فاعل اور بھوگنے والا نہیں سمجھو کہ وہ "اگیانی" (نادان و بلا تمیز رکھنے والا) ہے۔ کیونکہ جیو کے سوا جس قدر یہ تمام بے جان چیزیں ہیں۔ اُن کو نہ تو دکھ سکھ کا بھوگ (استعمال) ہے اور نہ پاپ پُن کرنے کی طاقت کبھی ہو سکتی ہے۔ ہاں ان کے تعلق سے جیو پاپ پُن کا کرنے والا اور سکھ دکھ کا بھوگنے والا ہے۔

۔ جیو کوشوں۔ اوستھاؤں اور جسموں سے علیحدہ ہے وہی فاعل اور سکھ دکھ کا بھوگنے والا ہے۔

جب حواس محسوسات سے ملتے ہیں اور من حواس کے ساتھ اور آتما من کے ساتھ مل کر پرانوں کو حرکت دیتا اور اچھے برے کاموں میں چلاتا ہے تب اس کا رُخ باہر کی طرف ہو جاتا ہے اور اسی وقت اندر سے خوشی۔ حوصلہ۔ بے خوفی۔ شوق پیدا ہوتی ہے اور برے کاموں میں خوف۔ تامل اور شرم پیدا ہوتی ہے۔ وہ ضابطہ القلوب پرماتما کی ہدایت ہے جو شخص اس ہدایت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ وہی مکتی کے سکھوں کو حاصل کرتا ہے۔ اور جو خلاف عمل کرتا ہے وہ بندھ سے پیدا ہونے دکھ کو بھوگتا ہے۔

۔ اچھے برے کاموں کے کرنے کے وقت جو خوشی اور خوف پیدا ہوتے ہیں وہ پرمیشور کی طرف سے ہیں۔

دوسرا سادھن ویراگ۔ (ترک) یعنی وویک (تمیز) سے جو سچ جھوٹ کو جان لیا ہے اُس میں سے سچ کے

دوسرا سادھن ویراگ ہے جس کو دراصل وویک یا عمل ہی کہنا چاہیے۔

(ز) چار قسم کے سادھن جن میں سے اول سادھن وویک ہے۔ | (ا)- سچ جھوٹ وغیرہ کا وویک یعنی امتیاز | باعث ہے۔ نیک آدمیوں کی صحبت سے "وویک" یعنی سچ جھوٹ -

ب- جیو اور جسم کے پانچ کوشوں کی امتیاز۔ دھرم ادھرم کو دلی ناگردی کی تحقیق ضرور کریں اور جدا جدا جانیں۔ اور جسم یعنی جیو اور پانچ "کوشوں" (غلاف) کی تمیز کرنی چاہئے +

اول "ان مئے" جو چمڑے سے لے ہڈی تک ارضیت کا مجموعہ ہے +

دوم- پران مئے- جس میں حسب ذیل قسم کے پانچ پران شامل ہیں +

(۱) "پران" یعنی سانس جو باہر سے اندر جاتا ہے۔

(۲) "اپان" جو اندر سے باہر آتا ہے۔

(۳) "سمان" جو ناف میں ٹھہر کر تمام جسم میں رس (رطوبت) پہنچاتا ہے۔

(۴) "اُدان" جس سے حلق میں آیا ہوا کھانا پینا کھینچا جاتا ہے اور طاقت اور ہمت پیدا ہوتی ہے +

(۵) "ویان" جس سے جیو تمام جسم میں حرکت فعل وغیرہ کرتا ہے +

سوم "منو مئے" جس میں من کے ساتھ اہنکار (انانیت) بچن (گفتار)، پاؤں- ہاتھ- مقعد اور عضو تناسل- یہ پانچ کرم اندریاں (حواس فعلی) شامل ہیں +

چہارم "وگیان مئے" جس میں "بدھی (عقل)"، "چت" (حافظہ) اور کان- جلد- آنکھ- زبان- اور ناک یہ پانچ گیان اندریاں (حواس علمی) ہیں جن سے جیو آگاہی وغیرہ کا کام کرتا ہے +

پنجم "آنند مئے کوش" جس میں محبت- خوشی- خفیف راحت- راحت کثیر- خوش دلی- اور سہارے کا سبب پرکرتی (ریفیٹ) سے لطیف حالت مادہ کی بحالت علت کے شامل ہے۔ یہ پانچ کوش کہلاتے ہیں۔ انہیں سے جیو سب قسم کے فعل- اُپاسنا اور گیان وغیرہ کا روبار کرتا ہے +

ج- تین اوستھاؤں کی امتیاز تین اوستھا (حالتیں) ہیں۔

اول "جاگرت" (بیداری) +

دوم- سوپن (خواب)

سوم- سُشپتی (گہری نیند) کی اوستھا کہلاتی ہے +

د- تین جسموں کا امتیاز تین "شریر" (جسم) ہیں۔ اول "ستھول" (کثیف) جو یہ نظر آتا ہے +

دوم "سوکشم شریر" (جسم لطیف) کہلاتا ہے جو پانچ پران- پانچ گیان اندریہ (حواس علمی)

خزانہ ہو اُس میں اگر خرچ ہے اور آمد نہیں تو اُس کا کبھی نہ کبھی دیوالہ نکل ہی جاتا ہے۔ اس لئے یہی قاعدہ صحیح ہے کہ مکتی میں جا کر پھر وہاں سے واپس آنا اچھا ہے۔ کیا تھوڑی قید کی بنسبت عمر بھر کی قید یا پھانسی کو کوئی سزا پانے والا اچھا سمجھتا ہے۔ اگر وہاں سے آنا نہ ہو تو عمر قید سے اتنا ہی فرق ہے کہ وہاں مزدوری نہیں کرنی پڑتی۔ اور برہم میں لے (یعنی تحلیل) ہونا تو ایسا ہوا جیسا سمندر میں ڈوب مرنا ●

(۲۵) (سوال) جیسے پرمیشور ہمیشہ مکت اور کامل مکتی ہے ویسے ہی جیو بھی ہمیشہ مکت اور مکتی میں رہے گا پھر تو کوئی نقص نہیں پیدا ہوگا ●

جیو پرمیشور کی مانند دائمی مکت نہیں ہو سکتا۔

(جواب) پرمیشور اپنی ذات۔ طاقت۔ صفات۔ افعال اور طبیعت سے لا انتہا ہے اس لئے وہ کبھی اودیا اور دکھ کی قیدوں میں نہیں گر سکتا۔ جیو مکتی پا کر گو پاکیزہ ہو جاتا ہے پھر بھی محدود علم والا اور محدود صفات، افعال اور طبیعت والا رہتا ہے پرمیشور کی مانند ہرگز نہیں ہو سکتا ●

(۲۶) (سوال) اگر اسی طرح ہے تو مکتی بھی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند ہے۔ اس لئے کوشش کرنا فضول ہے ●

مکتی کا دائمی نہ ہونا اُس کو فضول اور ناچیز نہیں ٹھہرا سکتا۔

(جواب) مکتی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند نہیں۔ کیونکہ جتنی مدت دنیا کی چھتیس ہزار بار پیدائش اور فنا کی ہے۔ اتنے عرصہ تک جیو کا مکتی کے آنند میں رہنا اور دکھ کا نزدیک نہ آنا کیا چھوٹی بات ہے۔ پھر جب کہ آج کھاتے پیتے ہو۔ کل بھوک لگنے والی ہے۔ تو اُس کی تدبیر کیوں کرتے ہو؟ جب بھوک۔ پیاس۔ ناچیز۔ دولت۔ حکومت۔ عزت۔ عورت۔ اولاد وغیرہ کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے تو مکتی کے لئے کیوں تدبیر نہ کی جاوے۔ جیسے مرنا لازم ہونے پر بھی زندگی بسر کرنے کی تدبیر کی جاتی ہے ویسے ہی مکتی سے لوٹ کر جنم لینا ہے تو بھی اُس کے لئے تدبیر کرنا نہایت ضروری ہے ●

(۲۷) (سوال) مکتی کے کیا وسائل ہیں؟

مکتی کی خاص تدابیر

(جواب) کچھ وسائل تو پیشتر لکھ چکے ہیں مگر خاص تدابیر یہ ہیں ●

(۱) ادھرم کے کام چھوڑ دھرم کے کام اختیار کرنا

جو مکتی چاہے وہ جیون مکت بنے یعنی جھوٹ بولنا وغیرہ پاپ کے کام جن کا نتیجہ دکھ ہے اُن کو چھوڑ کر سکھ کا نتیجہ دینے والے راست گوئی وغیرہ دھرم کے کام ضرور کرے۔ جو شخص دکھ سے چھوٹنا اور سکھ پانا چاہے اُس کو ادھرم چھوڑ دھرم کرنا لازم ہے۔ کیونکہ پاپ کا پھل دکھ کا اور دھرم کا پھل سکھ کا اصل

؎ مکتی جب کہ جیو کی طاقت برداشت سے زیادہ ہو جائے اور وہ اس کا متحمل نہ ہو سکے تو بیشک وہ مکتی کے لئے ایک بارگراں بن کر مثل سزا موت یا حبس دوامی کے ہو جائے گی ●

بیس ہزار برس کی ایک چترجگی۔ دو ہزار چترجگیوں کا ایک دن رات۔ ایسے تیس دن رات کا ایک مہینہ۔ ایسے بارہ مہینوں کا ایک برس۔ ایسے سو برسوں کا ایک پرانت کال[1] ہوتا ہے۔ اس کو حساب کے قاعدہ سے ٹھیک ٹھیک سمجھ لیجئے۔ اتنا عرصہ مکتی میں سکھ بھوگنے کا ہے۔

(۲۳) سوال: ساری دُنیا اور تمام مصنفوں کی یہی رائے ہے کہ جس سے پھر کبھی جنم لینے اور مرنے میں نہ آویں وہ مکتی ہے۔

جیو محدود طاقت والا ہونے کی وجہ سے لاانتہا سکھ بھگت نہیں سکتا

جواب: یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اول تو جیو کی طاقت، جسم وغیرہ سامان اور ذریعے محدود ہیں پھر اس کا نتیجہ لاانتہا کیسے ہو سکتا ہے۔ بغیر لاانتہا آنند بھوگنے کی بے حد طاقت، عمل اور ذریعہ جیوؤں میں نہیں اس لئے وہ لاانتہا سکھ نہیں بھوگ سکتے۔ جن کے وسیلے عارضی ہیں ان کا نتیجہ دائمی کبھی نہیں ہو سکتا اور اگر مکتی سے لوٹ کر کوئی بھی دُنیا میں نہ آوے تو دُنیا کا سلسلہ ٹوٹ جانا چاہیئے یعنی جیو ختم ہو جانے چاہئیں۔

(۲۴) سوال: جس قدر جیو مکت ہوتے ہیں ایشور اسی قدر نئے پیدا کر کے دُنیا میں رکھ دیتا ہے اس لئے خاتمہ نہیں ہوتا۔

بار بار مرکے مکتی دائم کے لئے نہیں ہو سکتی

جواب: اگر ایسا ہو تو جیو فانی ہو جاویں کیونکہ جس کی پیدائش ہوتی ہے اس کی فنا ضرور ہوتی ہے اور ایسی صورت میں تمہارے اعتقاد کے رو سے مکتی پاکر بھی فنا ہو جاوینگے اور مکتی فانی ہو جائیگی۔ نیز مکتی کے مقام پر بہت سی بھیڑ بھاڑ ہو جاویگی کیونکہ آمد زیادہ اور نکاس کچھ بھی نہ ہونے کی وجہ سے وہاں زیادتی کا کچھ وار پار نہیں رہیگا۔ اور دکھ اٹھائے بغیر سکھ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جیسے کڑوا نہ ہو تو میٹھا کیا۔ اور میٹھا نہ ہو تو کڑوا کس کو کہیں۔ کیونکہ ایک ذائقہ کے خلاف دوسرے ذائقہ کے ہونے پر دونوں کی تمیز ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی آدمی میٹھا ہی میٹھا کھاتا پیتا رہے تو اس کو ویسا سکھ نہیں ہوتا جیسا کہ سب قسم کے ذائقوں کے بھوگنے والے کو ہوتا ہے۔ اور اگر ایشور انتہا والے کرموں کا لاانتہا نتیجہ دیوے تو اس کا انصاف جاتا رہے۔ جو جس قدر بوجھ کوئی اٹھا سکتا ہے اسی قدر اس پر رکھنا عقلمندوں کا کام ہے۔ جیسے ایک من بوجھ اٹھا سکنے والے کے سر پر دس من رکھنے سے بوجھ رکھنے والے کی برائی ہوا کرتی ہے۔ ویسے ہی ذرا سے علم اور ذرا سی طاقت والے جیو پر لاانتہا سکھ کا بوجھ رکھ دینا ایشور کے لئے ٹھیک نہیں۔ نیز اگر پرمیشور نئے جیو پیدا کرتا ہے تو جس مادہ سے پیدا ہوتے ہیں وہ ختم ہو جاویگا۔ کیونکہ چاہے کتنا ہی بڑا

۱ پرانت کال کا نام مہاکلپ بھی ہے جس کی تعداد ۳۱۱۰۴۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ برس ہے۔ ۲ الفاظ متن قطعہ و معانی مطلب کو صاف کرنے کیلئے ایزاد کئے گئے ہیں۔ ۳ یہ الفاظ اردو بول چال کا محاورہ درست رکھنے کی غرض سے ایزاد ہوا۔ مترجم۔

۴ جیو بمعنی روح اور آتما کو کہتے ہیں۔

جو دُکھ کا اتیَنت نہایت درجہ کا چھوٹ جانا ہے وہی مکتی کہلاتا ہے۔ کیونکہ جب غلط علم وغیرہ اودیا لالچ وغیرہ عیب۔ بُری عادت وغیرہ نقص بیچتی۔ جنم جسم کے ساتھ تعلق اور دُکھ رفع ہوں یعنی ان پہلی پہلی تکلیف کے دور ہوتے ہوتے آخری آخری تکلیفات زائل ہوں تب ہی مکتی ہوتی ہے جو ہمیشہ بنی رہتی ہے ۔

(جواب) یہ ضرور نہیں ہے کہ لفظ اتیَنت سے بہت ہونا ہی مراد ہو۔ چنانچہ جیسا کہا جائے کہ اس آدمی کو اتیَنت دُکھ یا اتیَنت سُکھ ہے یعنی نہایت درجہ کا دُکھ اور سُکھ اس آدمی کو ہے تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ اس کو بہت سُکھ یا دُکھ ہے۔ ویسے یہاں بھی لفظ اتیَنت (نہایت) سے اسی طرح مطلب سمجھنا چاہئے ۔

(۲۲) (سوال) اگر جیو مکتی سے بھی لوٹ آتا ہے تو وہ کتنے وقت تک مکتی میں رہتا ہے ۔ مکتی کی میعاد پرانت کال ہے

(جواب)

ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे ।
[मुण्डक ३ । खं० २ । मं० ६ ॥

یہ منڈک اپنشد کا قول ہے کہ وہ مکت جیو مکتی پا کر برہم میں آنند کو ساکھپ کے وقت تک ہو ... ہیں اور پھر مکتی کے سُکھ کو چھوڑ کر دنیا میں آتے ہیں۔ اس کی گنتی اس طرح ہے کہ تینتالیس

لہ مراد یعنی نجی بادتوں سے ہے جن سے الگ رہنا انسان کے لئے محال ہو جاتا ہے جیسا کہ خراب رسم کا ... یا کوئی خاص قسم کا حجاب اور سیادت وغیرہ ۔

ئہ مطابق غلط دنیا کے سُوتر کے جو سنسکرت میں درج ہے یہ نقص یا قباحتیں علی الترتیب اس طرح بیان کی گئی ہیں۔ جنم پرورتی (حصول جسم) دوش (نقص) یعنی ملنے لگی اور عادات قبیحہ کا میلان۔ اور دوش (نقص) لالچ وغیرہ عیب۔ متھیا گیان (علم باطل) ہیں یہ قباحتیں اس ترتیب کے اخیر ترین نقص یا قباحت متھیا گیان یعنی علم باطل ہے جس کے دور ہونے پر اس سے پہلا نقص لالچ وغیرہ عیب اور پھر اس سے پہلے نقص دل لگی اور عادات قبیحہ کا میلان زائل ہو جاتے ہیں اور ان کے زائل ہو جانے پر جنم اور جسم کے رفع ہو جانے پر دُکھ دور ہو جاتا ہے ۔

سہ یعنی ایسا نہیں ہوتا ہے جیسا کہ دنیا وی نشہ صدمات الم میں یکساں طور پر قائم نہیں رہتے ہیں بلکہ وہ سُکھ کی حالت عالم مکتی کی تمام عمر خوش ہمیشہ یکساں بنی رہتی ہے ۔

سہ یعنی اوپر جو کہا گیا ہے کہ دُکھ کا اتیَنت انقطاع سے مکتی ہوتی ہے اس سے قطعی انقطاع مراد نہیں ہے بلکہ زیادہ تر انقطاع ہونے سے مراد ہے ۔

ایسے ایسے قولوں سے واضح ہوتا ہے کہ مکتی وہی ہے جس سے علیحدہ ہو کر پھر دنیا میں کبھی نہیں آتا۔

(جواب) یہ بات ٹھیک نہیں کیونکہ وید میں اس بات کی تردید کی گئی ہے۔

कस्य नूनं कतमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम। को नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च ॥१॥ अग्नेर्वयं प्रथमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम। स नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च ॥२॥ ऋ० ॥ मं० १। सू० २४। मं० १। २॥

इदानीमिव सर्वत्र नात्यन्तोच्छेदः ॥ ३॥ सांख्य० अ० १। सू० १५९।

(سوال) ہم لوگ کس کا نام پاک سمجھیں کون غیر فانی اشیاء کے اندر موجود دیوتا ہمیشہ موجود بالذات سب کو ظاہر کرنے والا ہے وہ ہم کو مکتی کا سکھ بھگوا کر پھر اس دنیا میں جنم دیتا اور ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے۔

(جواب) ہم اس مجلّی بالذات۔ قدیم۔ ہمیشہ مکت پرماتما کا نام پاک سمجھیں جو ہم کو مکتی میں آنند بھگوا کر پھر زمین میں ماں باپ کے تعلق سے جنم دے کر ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے۔ وہی پرماتما مکتی کی آئین بندی کرنے والا اور سب کا مالک ہے۔ جیسے اس وقت بندھ اور مکت ہیں ویسے ہی ہمیشہ رہتے ہیں۔ بندھ اور مکتی سے دائمی طور پر چھٹکارا ہرگز نہیں ہوتا یعنی بندھ اور مکتی ہمیشہ نہیں رہتے۔

(۲)(سوال)

درشنوں میں جہاں مکتی کا اثبات لکھا ہے اس کے رو سے نہیں رکھا مکتی جیو کے لئے ہٹ جاتا ہے۔

तदत्यन्तविमोक्षोऽपवर्गः।

दुःखजन्मप्रवृत्तिदोषमिथ्याज्ञानानामुत्तरोत्तरापाये तदनन्तरापायादपवर्गः। न्याय० अ० १। सू० २२। २॥

* یعنی جیسا کہ ... کسی قدر بندھ ... اور کسی قدر مکت ... ہمیشہ کسی قدر بندھ اور کسی قدر مکت رہتے ہیں۔

मघवन्मर्त्यं वा इदं शरीरमात्तं मृत्युना तदस्याऽमृतस्याशरीरस्यात्मनोऽधिष्ठानमात्तो वै सशरीरः प्रियाप्रियाभ्यां न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वाव सन्तं न प्रियाप्रिये स्पृशतः । छान्दो० प्र० ८ । खं०२ । मं०१ ।

جو پرماتما سب گنوں سے پورن بڑھاپے، موت، غم، بھوک، پیاس سے الگ ہے سچی خواہش اور سچے ارادے والا ہے۔ اُس کی تلاش اور اُس کے جاننے کی خواہش کرنا چاہئے۔ جس پرماتما کے تعلق سے مکت جیو سب لوکوں (نظام دنیا) اور تمام خواہشوں کو حاصل کرتا ہے۔ جو پرماتما کو جان کر موکش کے وسیلوں کا اور اپنے آپ کو پاک کرنے کا علم رکھتا ہے۔ سو ایسا مکتی یافتہ جیو پاک اور روشن آنکھ اور پاکیزہ من سے خواہشوں کو دیکھتا اور حاصل کرتا ہوا مسرور رہتا ہے۔ جو برہم لوک یعنی لائق دیدار پرمیشور میں قیام کر کے موکش کے سکھ کو بھوگتے ہیں اور پرماتما جو کہ سب کے اندر انتظام کرنے والا اور سب کے اندر موجود ہے۔ اور مکتی حاصل کرنے میں سرگرم عالم لوگ جس کی اپاسنا کرتے ہیں۔ اُن کو سب لوک (نظام دنیا) اور سب خواہشیں حاصل ہوتی ہیں۔ یعنی جو جو ارادہ میں آتا ہے وہ وہ عالم اور وہ وہ خواہش حاصل ہو جاتی ہے۔ اور وہ مکت جیو جسم لطیف کو چھوڑ کر جسم ارادی سے آکاش کے اندر پرمیشور میں پھرتے ہیں۔ کیونکہ جو جسم والے ہوتے ہیں وہ دنیوی دکھ سے بری نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اندر کو پرجاپتی نے کہا کہ اے تعظیم کے لائق دولت کے مالک مرنا اس کثیف جسم کا معمولی خاصہ ہے۔ جیسے شیر کے منہ میں بکری ہو ویسے یہ جسم موت کے منہ میں ہے۔ ایسا جسم اس نہ مرنے والے اور بے جسم آتما کے رہنے کا مقام ہے۔ اسی لئے یہ جیو جسم میں آیا ہوا ہمیشہ سکھ اور دکھ میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے۔ کیونکہ جسم والے جیو کی دنیوی خوشی کا خاتمہ ضروری ہوتا رہتا ہے۔ اور جو جسم سے بری ہے اُس کو دنیوی سکھ دکھ چھوتے بھی نہیں بلکہ ہمیشہ آنند میں رہتا ہے۔

(۲) سوال: جیو مکتی پاکر پھر کبھی پیدا ہوتے اور مر

اور مرتے ہیں کہ مکتی دائمی نہیں ہے بلکہ ایک خاص عرصہ کے واسطے ہوتی ہے

کیونکہ

न च पुनरावर्तते न च पुनरावर्तते इति । छान्दो० प्र०८ खं० १५ ॥ अनावृत्तिः शब्दादनावृत्तिः शब्दात् ॥ वेदान्त द० अ० ४ । पा० ४ । सू० २२ ॥

यद् गत्वा न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम । भगवद्गी०

भावं जैमिनिर्विकल्पामननात् ॥ वेदान्त द० ४ । ४ । ११ ॥

ویدانت ۴-۴-۱۱

جیمنی آچاریہ مکت پرش کے لطیف جسم۔ حواس اور پران وغیرہ کا بھی اس میں کے موجود رہنا مانتے ہیں نہ کہ معدوم ہو جانا ۔

द्वादशाहवदुभयविधं बादरायणोऽतः ॥ वेदान्त द० ४ । ४ । १२ ।

ویدانت ۴-۴-۱۲

ویاس جی مکتی میں موجودگی اور معدومیت دونوں کو مانتے ہیں یعنی مکتی کے اندر جیو پاک طاقتوں والا بنا رہتا ہے اور ناپاکی بدفعل۔ دکھ۔ اگیان وغیرہ کا معدوم ہو جانا مانتے ہیں ۔

यदा पञ्चावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा सह ।
बुद्धिश्च न विचेष्टते तामाहुः परमां गतिम् ॥ कठो० अ० २ । व० ६ । मं० १० ॥

کٹھ ۲-۶-۱۰

(۱۹) یہ اپنشد کا قول ہے جب من وغیرہ پانچ گیان اندری (حواس خمسہ علمی) کے جیو کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتے ہیں اور عقل کی تحقیقات کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔ اس کو پرم گتی یعنی موکش کہتے ہیں ۔

[illegible]

اپنشدوں کی مانند مکتی میں جیو پاکیزہ طاقتوں سے مکمل ہوتا ہے۔ اور سیشو میں رہتا ہے ۔

य आत्मा पापहतपाप्मा विजरो विमृत्यु र्विशोकोऽविजिघत्सोऽपिपासः सत्यकामः सत्यसंकल्पः सोऽन्वेष्टव्यः स विजिज्ञासितव्यः सर्वांश्च लोकानाप्नोति सर्वांश्च कामान् यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति । छान्दो० । प्र० ८ । खं ७ । मं० १ ।

स वा एष एतेन दैवेन चक्षुषा मनसैतान् कामान् पश्यन् रमते ॥ य एते ब्रह्मलोके तं वा एतं देवा आत्मानमुपासते तस्मात्तेषां सर्वे च लोका आत्ताः सर्वे च कामाः स सर्वांश्च लोकानाप्नोति सर्वांश्च कामान्यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति । छान्दो० प्र० ८ । ख० १२ । मं० ५ । ६ ॥

چھاندوگیہ ۸-۷-۵-۶

शृण्वन् श्रोत्रं भवति, स्पर्शयन् त्वग्भवति, पश्यन् चक्षुर्भवति, रसयन् रसना भवति, जिघ्रन् घ्राणं भवति, मन्वानो मनो भवति, बोधयन् बुद्धिर्भवति, चेतयँश्चित्तम्भवत्यहङ्कुर्वाणोऽहङ्कारो भवति ॥ शतपथ० कां० १४ ॥ شتپتھ کانڈ ۱۴

مکتی میں مادی جسم یا اندریاں وآلات احساس جیوآتما کے ساتھ نہیں رہتے۔ مگر اس کے طبعی پاکیزہ صفات رہتے ہیں۔ جب سننا چاہتا ہے تو کان۔ چھونا چاہتا ہے تو جلد۔ دیکھنے کے ارادہ سے آنکھ۔ ذائقہ کے لئے زبان۔ سونگھنے کے لئے ناک۔ سنکلپ وکلپ کرنے کے واسطے من۔ یقین کرنے کے لئے عقل۔ یاد کرنے کے لئے حافظہ۔ اہنکار کے لئے انانیت کی قابلیت والا اپنی ذاتی طاقت سے خود بخود ویسا ہی جیوآتما بن جاتا ہے۔ گویا محض ارادی جسم ہوتا ہے۔ جیسے جسم کے سہارے رہ کر اندریوں کے ذریعہ سے جیوآتما کام کرتا ہے ویسے ذاتی طاقت سے مکتی میں تمام آنند بھوگ لیتا ہے
مطابق تمہاری بات ٹھیری

کہ چور کو کوتوال کو سزا دیوے۔ اس کی طاقت کتنے قسم کی اور کتنی ہے۔
عیب ناحق برہم پر لگاتے ہو۔ اگر بالعموم تو ایک قسم کی طاقت ہے۔ مگر زور۔ محنت۔ کشش۔ تحریک۔ حرکت۔ خوف۔ تمیز۔ فعل۔ حوصلہ۔ یاد۔ یقین۔ خواہش۔ محبت۔ نفرت۔ ملاپ۔ جدائی۔ ملانا۔ جدا کرنا۔ سننا۔ چھونا۔ دیکھنا۔ چکھنا۔ سونگھنا اور علم ان چوبیس قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے۔ اس وجہ سے مکتی میں بھی آنند کو حاصل کرتا ہے۔ جو مکتی میں جیو کا فنا ہونا خیال کرتے ہیں تو مکتی کے سکھ کو کون بھوگتا۔ اور جو جیو کے فنا ہونے کو مکتی سمجھتے ہیں وہ سخت جاہل ہیں۔ کیونکہ مکتی تو جیو کی یہ ہے کہ دکھوں سے چھوٹ کر راحت حاصل کرتا ہوا موجود کل ہے صد پر میشور میں جیوآنند کے ساتھ رہے۔ دیکھو ویدانت شاستر کے سوتروں میں

अभावं बादरिराह ह्येवम् ॥ वेदान्त० ४। ४। १० ॥

ویدانت ۔ ۴ ۔ ۴ ۔ ۱۰

(۱۸) جو بادری جو ویاس جی کے والد تھے وہ مکتی میں جیو کا اور اس کے ساتھ من کا ہونا (موجود رہنا) مانتے ہیں۔ یعنی پراشری رو بادری جیو اور من کا لئے ہونا نہیں مانتے ہیں۔

ویدانت درشن سے ثبوت کہ مکتی میں جیو کی طاقتیں قائم رہتی ہیں۔

دیکھئے یہی۔

(سوال) کس سے چھوٹنے کی خواہش کرتے ہیں؟

(جواب) جس سے چھوٹنے کی انہیں ضرورت ہے۔

(سوال) کس سے چھوٹنے کی ضرورت ہے؟

(جواب) دکھ سے۔

(سوال) چھوٹ کر کس کو پاتے ہیں اور کہاں رہتے ہیں؟

(جواب) سکھ کو پاتے ہیں اور برہم میں رہتے ہیں۔

(۴) (سوال) مکتی اور بندھن کن باتوں سے ہوتا ہے۔

مکتی حاصل کرنے کے وسائل۔

(جواب) پرمیشور کا حکم بجا لانے سے ادھرم، اودیا، بد صحبت، بد تاثیرات اور بد عادات کے پرہیز سے راست گوئی رفاہ دیگران۔ ودیا اور بے رو رعایت انصاف اور دھرم کو ترقی دینے سے پیچھے بیان کئے ہوئے طریقہ پر پرمیشور کی [illegible] کے پرارتھنا، مناجات اور اپاسنا (عبادت) یعنی یوگ کی مشق کرنے سے علم کے قابل ہے یا اگلے اور دھرم سے کوشش کرنے گیان کو ترقی دینے سے سب سے عمدہ سیال توال سکتا اور جب پردہ کو کام میں لانے سے اور جو کچھ کیا جائے وہ سب بے رو رعایت انصاف کے ساتھ جیسا ہوا ہے ہی کیا جاوے۔ ایسی ایسی تدبیروں سے مکتی ہوتی ہے اور اس کے برخلاف توا ست کرن جتنا جتنا چلنے کے ورزی وغیرہ کاموں سے بندھن ہوتا ہے۔

یا وہاں وہاں کا برہم جو تھا اور اگیانی پانی۔ پاک اور مکت ہوتا جا سکتا۔ بہر کیف بندھن اور مکتی ہوا کرے گی جو کی یا رہتی۔ کیونکہ جیو برہم ہمیشہ جدا جدا رہتے ہیں۔

(۵) (سوال) مکتی میں جیو کے رتعلیق ہو جاتا ہے یا [illegible]

مکتی میں جیو کے معدوم نہیں ہو جاتا بلکہ برابر قائم رہتا ہے۔

(جواب) قائم رہتا ہے۔

(سوال) کہاں رہتا ہے۔

(جواب) برہم میں۔

(سوال) برہم کہاں ہے۔ اور وہ مکت جیو کسی ایک مقام میں رہتا ہے یا [illegible] کرتا اور جہاں [illegible] ہر جگہ پھرتا ہے۔

(جواب) برہم ہر جگہ بھر پور ہے۔ اسی میں مکت جیو بے روک ٹوک گیان (معرفت) اور آنند کے ساتھ پھرتا ہے۔

(۶) (سوال) مکت جیو کا کثیف جسم ہوتا ہے یا نہیں۔

مکتی میں جیو سکھ کس طرح بھوگتا ہے۔

(جواب) نہیں۔

(سوال) پھر وہ سکھ اور آنند کو کس طرح بھوگتا ہے۔

(جواب) پاک و درست ارادہ وغیرہ اس کے طبعی اوصاف اور طاقتیں سب رہتی ہیں۔ میں مادی تعلق نہیں رہتا جیسے

(سوال) تو کیا برہم نے ہی اپنے اندر دُنیا کو جھوٹ مُوٹ فرض کر لیا

(جواب) ہو۔ برہم کا اس سے کیا نقصان۔ ہے +

(سوال) جو جھوٹا فرض کرتا ہے کیا وہ جھوٹا نہیں ہوتا +

(جواب) نہیں۔ کیونکہ جو کچھ من۔ زبان سے فرض کیا یا کہا جاتا ہے وہ سب جھوٹ ہے +

(سوال) پھر من اور زبان سے جھوٹ فرض کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا برہم فرضی اور جھوٹا ہوا یا نہیں +

(جواب) ہو۔ ہم کو غرض مطلب سے ہے +

او رے جھوٹے ویدانتیو! تم نے ست سروپ (صادق وجود) ست کام (صادق مشیت) ست سنکلپ (صادق ارادہ) والے پرمیشور کو جھوٹا بنا دیا۔ کیا یہ تمہاری ذلت کا باعث نہیں ہے کس مصنف نے کہا ہے کہ پرمیشور جھوٹا ارادہ کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا ہے۔ کیونکہ سزا دی۔ یا یوں کہو کہ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ اس ضرب المثل کے تو امر واجبی ہے کہ کوتوال چور کو سزا دے مگر یہ برعکس معاملہ ہے یعنی تم جھوٹے ارادے رکھنے والے اور جھوٹے ہو کر وہی اپنا وصف برہم میں لگا کر اسے جھوٹا علم والا جھوٹے قول والا جھوٹے کام والا ہو تو بے حد برہم سب کالوں میں ایک رہتا ہے۔ وہ صادق الوجود۔ صادق الفکر۔ صادق وہ یکساں رہتا ہے۔ وہ صادق الوجود۔ صادق الفکر۔ صادق سبب عیب تمہارے ہیں برہم کے نہیں۔ جس کو تم ودیا کہتے ہو روپ" بھی باطل ہے کیونکہ آپ برہم نہ ہو کر اپنے تئیں برہم اور جیو برہم ہو سکتا ہے پھر یہ تو کیا ہے جو موجود کُل ہے وہ محدود اوراگیان و بندھ میں پڑتے ہیں ہوتا کیونکہ اگیانی محدود۔ مختص المقام۔ محدود الوجود اور محدود العلم جیو ہوا کرتا ہے نہ کہ ہمہ داں و محیط کُل برہم +

اب مُکتی اور بندھ کا بیان کرتے ہیں

(۳) (سوال) مُکتی کس کو کہتے ہیں +

(جواب) جس کو پا کر لوگ رہائی پاتے ہیں یا الگ ہوتے ہیں۔ وہ مُکتی ہے یعنے جس میں مخلصی ہو اس کا نام مُکتی ہے +

مُکتی سے مراد دُکھ سے چھُوٹنا اور سُکھ کو پانا ہے۔

(سوال) کس سے مخلصی پانا۔

(جواب) جس سے چھُوٹ جانے کی خواہش سب جیو کرتے ہیں +

(جواب) یہ بات بھی بے علموں کی سی ہے۔ کیونکہ آکاش کے کبھی ٹکڑے نہیں ہوتے کٹنے پھٹنے میں بھی "گھٹ آکاش"، "مٹھ آکاش" وغیرہ محاورہ آتا ہے کوئی نہیں کہتا کہ گھڑے کا آکاش لاؤ۔ اس لئے یہ بات ٹھیک نہیں۔

(۱۱) (سوال) جیسے سمندر میں مچھلیاں اور کیڑے اور آکاش میں پرند وغیرہ گھومتے ہیں ویسے ہی چدآکاش برہم میں سب انتہ کرن گھومتے ہیں وہ خود تو جڑ ہیں لیکن سرب ویاپک پرماتما کے وجود سے ایسے چیتن ہو رہے ہیں جیسے آگ سے لوہا (گرم ہو جاتا ہے) جیسے وہ چلتے پھرتے ہیں اور آکاش و علیٰ ہذا القیاس برہم بے حرکت ہے۔ اسی طرح جیو کو برہم ماننے میں کوئی نقص نہیں آتا۔

> انتہ کرن میں اگر برہم جیو نہیں بنتا برہم اور جیو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں

(جواب) تمہاری یہ مثال بھی درست نہیں۔ کیونکہ اگر سرب ویاپک برہم انتہ کرن میں جلوہ گر ہو کر جیو ہو جاتا ہے تو اس میں کامل علم وغیرہ صفات ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر کہو کہ پردہ کے باعث کامل علم نہیں رہتا تو بتاؤ کہ برہم پردے میں آنے کے باعث ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے یا بلا ٹکڑے ہوئے؟ اگر کہو کہ ناقابل شکست ہے تو بیچ میں کوئی بھی پردہ نہیں تو عالم کل کیوں نہیں۔ اگر کہو کہ بوجہ بھول جانے اپنی ماہیت سے انجان نظر آتا ہے اپنی ذات سے نہیں چلتا تو جس حالت میں خود نہیں ہوتے مقامات کو چھوڑتا ہوا جہاں جہاں آگے سرکتا جائیگا ہوتا جائیگا۔ اور جتنا جتنا مقام چھوٹتا جائے گا اس اس مقام کا اسی طرح تمام دنیا کے برہم کو ہر جگہ انتہ کرن بگاڑا کریں گے اور تمہارے کہنے کے مطابق اگر ایسا ہوتا تو کسی جیو کو پہلے دیکھے سنے (دیکھنا سننا) تھا وہ نہیں یاد رہنا چاہئے۔ اس واسطے برہم اور جیو ایک کبھی نہیں ہوتے۔

(۱۲) یہ سب محض "ادھیاروپ" ہے یعنی ایک چیز میں دوسری چیز کا روپ کہلاتا ہے۔ گویا برہم میں کل دنیا اور اس کے سلسلہ کار وبار کو عائد کر کے متلاشی کو سمجھایا ہے (ورنہ) دراصل سب برہم ہی ہے۔

> ادھیاروپ

(سوال) "ادھیاروپ" کا کرنے والا کون ہے۔

(جواب) جیو۔

(سوال) جیو کس کو کہتے ہیں۔

(جواب) انتہ کرن سے محدود چیتن کو۔

(سوال) انتہ کرن سے محدود چیتن کوئی دوسرا ہے یا وہی برہم۔

(جواب) وہی برہم ہے۔

آلودہ ہوتا ہے۔ وہ ایشور او رشتا نہیں ہے۔

(۸) (سوال) جیو برہم کا عکس ہے۔ جیسے آئینہ کے ٹوٹ پھوٹ جانے سے عکس میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ اسی طرح انت کرن میں برہم کا عکس جیو تب تک رہتا ہے۔ جب تک انت کرن کا عارضہ موجود ہے۔ جب انت کرن زائل ہو گیا تب جیو مکت ہے۔

جیو برہم کا عکس نہیں اور نہ برہم کا عکس پڑ سکتا ہے۔

(جواب) یہ بچوں کی سی بات ہے۔ کیونکہ عکس صورت والی چیز کا صورت والی چیز میں پڑا کرتا ہے۔ جیسے منہ اور آئینہ صورت رکھتے ہیں اور جدا بھی ہیں۔ جدا نہ ہوتے تو بھی عکس نہ پڑ سکتا۔ برہم کے بے شکل اور موجود کل ہونے کی وجہ سے اس کا عکس ہی نہیں ہو سکتا۔

(۹) (سوال) دیکھو گہرے اور صاف پانی میں بے صورت اور ہر جگہ موجود آکاش کا "آبھاس" (خلا کا عکس) پڑتا ہے۔ اسی طرح صاف انت کرن میں پرماتما کا "ابھاس" ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو "چد ابھاس" (چیت کا ابھاس - برہم کا عکس) کہتے ہیں۔

آکاش کا عکس نہیں ہوتا

(جواب) یہ لڑکپن کی بات ہے۔ کیونکہ آکاش دیکھنے کے قابل نہیں تو اس کو کوئی آنکھ سے کیونکر دیکھتا ہے۔

(سوال) یہ جو اوپر کو نیلا اور دھندلا سا نظر آتا ہے وہ آکاش نیلگون دکھلائی دیتا ہے یا نہیں۔

(جواب) نہیں۔

(سوال) تو پھر وہ کیا ہے۔

(جواب) الگ الگ مٹی، پانی، آگ کے ترسرینو (ذرے) نظر آتے ہیں۔ اس میں جو نیلا پن دکھلائی دیتا ہے وہ زیادہ تر پانی ہے جو برستا ہے اور وہی نیلا ہے۔ جو دھندلا پن نظر آتا ہے وہ زمین سے اڑی ہوئی گرد ہوا میں گھومتی ہے وہی نظر آتی ہے۔ اور اسی کا عکس پانی یا آئینہ میں دکھائی دیتا ہے۔ آکاش کا ہرگز نہیں۔

(۱۰) (سوال) جیسے گھٹ آکاش (گھڑے کا خلا) مٹھ آکاش (خلا مکان) میگھ آکاش (خلا ابر) اور مہا آکاش (خلا اعظم) کی تقسیم کئے جانے میں آتی ہے۔ ویسے ویسے برہمانڈ اور انت کرن، آپادھیوں (عوارض) کی تفریق کے باعث برہم کے نام ایشور اور جیو ہوتے ہیں۔ جب گھڑا وغیرہ ٹوٹ جاتے ہیں تب اس کو مہا آکاش (خلا اعظم) کہتے ہیں۔

نہ آکاش کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں

न निरोधो न चोत्पत्तिर्न बद्धो न च साधकः।
न मुमुक्षुर्न वै मुक्त इत्येषा परमार्थता॥
गौडपादीयकारिका प्र० २ । का० ३२॥

گوڑپادکا ۔ کا ۔ ۲ ۔ ۳۲

ماںڈوکیہ اپنشد کی شرح میں یہ شلوک آیا ہے ۔ جیو کے برہم ہونے کی وجہ سے در اصل جیو کا نرودھ (روک) نہیں یعنی وہ کبھی پردہ میں نہیں آتا اور نہ جنم لیتا ہے نہ بندھ ہے اور نہ سادھک ہے یعنی نہ کوئی تدبیر عمل میں لانے والا ہے ۔ نہ چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے اور نہ کبھی اس کو مکتی ہے ۔ کیونکہ جب اصل میں بندھ و قید ہی نہیں ہوا تو مکتی کیسی؟

(جواب) یہ نوین ویدانتیوں کا کہنا سچ نہیں ۔ کیونکہ جیو بوجہ محدود الوجود ہونے کے پردہ میں آتا ہے ۔ اس کے جسم کے ساتھ متحد ہونے کو جنم لینا کہتے ہیں وہ اپنے اعمال کے نتائج بھوگنے کے لئے بندھن میں پھنستا ہے ۔ اس بندھن سے چھوٹنے کی تدبیر کرتا ہے ۔ دکھ سے چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے ۔ اور دکھوں سے چھوٹ کر پرم آنند پرمیشور کو پا کر مکتی کو بھی بھوگتا ہے ۔

(سوال) یہ سب خاصیتیں جسم اور انتہکرن کی ہیں جیو کی نہیں کیونکہ جیو تو گناہ اور ثواب سے الگ اور محض ان کا دیکھنے والا ہے ۔ سردی گرمی وغیرہ جسم کے خاصے ہیں ۔ آتما بے لوث و نرلیپ ہے ۔

جسم اور من ہی جڑ ہیں جن کے ذریعہ جیو کرم کرتا ہے اس لئے جیو اعمال کا نتیجہ بھوگنے والا ہے نہ کہ شاہد

(جواب) جسم اور انتہکرن جڑ ہیں ۔ ان کو سردی اور گرمی کا احساس اور بھوگنا نہیں ہوتا جو چیتن یعنی ذی نفس انسان وغیرہ جاندار ان کو چھوتا ہے اس کو سردی گرمی کا احساس ہوتا ہے (معلوم کرتا) اور بھوگتا ہے ۔ اسی طرح پران بھی جڑ ہیں نہ ان کو بھوک اور نہ پیاس ہے کیونکہ پران والے جیو کو بھوک پیاس لگتی ہے ۔ ایسے ہی من بھی جڑ ہے ۔ نہ اس کو خوشی ہو سکتی ہے اور نہ غم بلکہ من کے ذریعہ خوشی غم، دکھ سکھ کا بھوگنے والا جیو ہے ۔ جیسے بیرونی کرن (آلات بیرونی) کان وغیرہ حواس سے اچھی بری آواز وغیرہ محسوس کر کے جیو سکھی دکھی ہوتا ہے اسی طرح انتہکرن (آلات اندرونی) یعنی من (وجہ سوچ) بدھی (عقل) چت (حافظہ) اور اہنکار (انانیت) کے ذریعہ سنکلپ وکلپ (ارادہ تامل) نشچے (یقین) سمرن (یاد) ابھیمان (غرور یا خودی) کا کرنے والا سزا اور جزا کو پاتا ہے ۔ جیسے تلوار سے مارنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے نہ کہ تلوار ۔ ویسے ہی جسم، حواس، انتہکرن اور پران کے ذریعہ اچھے برے کاموں کا کرنے والا جیو سکھ اور دکھ کا بھوگنے والا ہے ۔ جیو کرموں کا شاہد نہیں بلکہ کرنے والا اور بھوگنے والا ہے ۔ کرموں کا دیکھنے والا تو ایک انادی پرماتما ہے ۔ جو فعلوں کا فاعل جیو ہے وہی کرموں میں

اَشُچی عقل ہونا اودّیا کا پہلا جزو ہے ۔

ناپاک یعنی غلاظت بھری عورات وغیرہ اور جھوٹ بولنا ۔ چوری وغیرہ ناپاک کو پاک سمجھنا

۲۔ ماشتوں میں شُچی کا خیال یعنی ناپاک کو پاک سمجھنا دوسرا جزو ہے ۔

۳۔ دُکھ کو سُکھ سمجھنا | دُنیا کی لذتوں کی کثرت کو جو دُکھ ہیں سُکھ سمجھنا وغیرہ تیسرا اور بے جان کو جاندار

۴۔ غیرذی نفس یا غیرذی روح کو ذی نفس یا ذی روح سمجھنا اودّیا کا چوتھا جزو ہے ۔ یہ چار قسم کا اُلٹا علم اودّیا کہلاتا ہے ۔

(۳) اس کے برخلاف یعنی فانی کو فانی ۔ اور غیرفانی کو غیرفانی ناپاک کو ناپاک اور پاک

ودّیا کی تشریح | کو پاک ۔ دُکھ کو دُکھ اور سُکھ کو سُکھ ۔ غیرذی روح کو غیرذی روح اور ذی روح کو ذی روح سمجھنا ودّیا ہے ۔

(۴) یعنی جس سے پدارتھ کی اصلی ماہیت سمجھی جاوے اُس کو ودّیا اور جس سے اصلی

ودّیا اور اودّیا کے لفظی معنی | ماہیت نہ جان پڑے ۔ دھوکے سے ایک چیز کو دوسری سمجھا جاوے اُس کو اودّیا کہتے ہیں ۔

کرم اور اپاسنا اس لئے اودّیا ہیں کہ یہ محض بیرونی اور اندرونی افعال کا نام ہیں

کرم اور اپاسنا کیوں اودّیا ہیں | علم محض نہیں ۔ اسی وجہ سے منتر میں کہا ہے کہ پاکیزہ افعال اور پرمیشور کی اپاسنا کے بغیر موت کے دُکھ سے کوئی پار نہیں ہوتا ۔

(۵) مطلب یہ ہے کہ پاک کرم، اپاسنا اور حضوری اور پاک علم ہی سے مُکتی اور دروغ گوئی

نیک اعمال باعث مکتی اور برے اعمال باعث بندھ ہوتے ہیں | وغیرہ ناپاک اعمال ۔ تصویر وغیرہ کی اپاسنا اور جھوٹے علم سے بندھ ہوتا ہے ۔ کوئی انسان ایک لمحہ بھی اعمال، اپاسنا اور علم سے خالی نہیں رہتا ۔ اس لئے راست گوئی وغیرہ دھرم کے کام کرنا اور دروغ گوئی وغیرہ ادھرم کو چھوڑ دینا ہی مکتی کا ذریعہ ہے ۔

(۶) (سوال) مُکتی کس کو حاصل نہیں ہوتی ۔

مکتی اور بندھ عارضی ہیں طبعی نہیں | (جواب) جو بندھ میں ہے ۔

(سوال) بندھ میں کون ہے ۔

(جواب) جو ادھرم اور اگیان میں پھنسا ہوا جیو ہے ۔

(سوال) بندھ اور مکتی طبعی ہوتا ہے یا عارضی ۔

(جواب) عارضی ۔ کیونکہ اگر طبعی ہوتے تو بندھ اور مکتی کبھی دور نہ ہوتے ۔

(سوال)

نواں باب

اب ودّیا اودّیا اور بندھ موکش کے مضامین کا بیان کریں گے

یعنے علم یعنی لاعلمی یعنی بندش یعنی نجات
کہیں علم بر عکس

विद्यां चाऽविद्यां च यस्तद्वेदोभयँ सह । अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते ॥ यजु० ॥ अ० ४० । मं० ११ ॥

یجر ۔ ادھیاے ۴۰ منتر ۱۱

(۱) جو انسان ودّیا اور اودّیا کی ماہیت کو ساتھ ہی ساتھ جانتا ہے وہ اودّیا یعنی علم یعنی کرم اور اپاسنا کے ذریعہ موت کو تیر جاتا ہے اور ودّیا یعنی حقیقی علم کے ذریعہ موکش کو حاصل کرتا ہے ۔

> ودّیا اور اودّیا دونوں کی ماہیت جاننا ضروری ہے

(۲) اودّیا کی تعریف

अनित्याशुचिदुःखानात्मसु नित्यशुचिसुखात्मख्यातिरविद्या । पातं० द० । साधनपादे । सू० ५ ॥

> اودّیا کے چار قسم

یوگ ساوھن پاد سوتر ۵

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(انت ۔ اشوچی ۔ دکھ ۔ اناتم کو نت ۔ شوچی ۔ سکھ ۔ آتما سمجھنا اودّیا ہے)

معنی فانی ۔ یعنی ناپاک ۔ یعنی تکلیف ۔ یعنی غیر ذی نفس ۔ یعنی لافانی ۔ یعنی پاک ۔ یعنی ذی نفس

یہ یوگ سوتر کا قول ہے۔ فانی دنیا اور جسم وغیرہ کو غیر فانی سمجھنا ۔ یعنے جو دنیا بصورت معلول دیکھی جاتی ہے ہمیشہ سے بنی ہمیشہ سے ہے اور یوگ کے زور سے دیوتاؤں کا یہی جسم ہمیشہ بنا رہتا ہے ۔ ایسی

> اینت یعنی فانی کو لافانی واجبی سمجھنا

سے کہ جو تم ستیارتھ پرکاش بابت مذہب اسلام کو پڑھ کر سے پتہ لگا سکو کہ یہ مذہب پیرو بانی فاضل فاضل بالکل غیر حقیقی ہے کہ سنیل میں کہیں کا نام ادا

دھاتا[1] پرمیشور نے جس قسم کے سورج چاند روشنی زمین آسمان اور انکے اندر راحت کے سامان پہلے کلپ[2] میں بنائے تھے ویسے ہی اس کلپ یعنی اس سرشٹی میں بھی بنائے ہیں نیز سب لوک لوکانتر بھی بنائے ہیں۔ فرق ذرا بھی نہیں ہوتا ۔

مختلف کروں میں ویدوں کا یکساں ہونا۔

۵۶۔ (سوال) جن ویدوں کا اس لوک میں ظہور ہے انہی کا اُن لوکوں میں بھی ظہور ہے یا نہیں؟

(جواب) انہی کا ہے۔ جیسے ایک راجا کی انتظام سلطنت کے قانون سب ملکوں میں یکساں ہوتے ہیں اُسی طرح اس شہنشاہ عالم پرمیشور کے وید وکت قانون اپنے اپنے متعلق مخلوقات بھی تمام راج میں یکساں ہیں ۔

جیو اور پرکرتی کا پرمیشور کے تابع رہنا

۵۷۔ (سوال) جب یہ جیو اور پرکرتی کے تتو ازلی اور پرمیشور کے بنائے نہیں ہیں تو پرمیشور کا اختیار بھی اُن پر نہ ہونا چاہئے کیونکہ سب آزاد ہیں۔

(جواب) جیسے راجا اور رعیت ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں اور راجا کے ماتحت رعیت ہوتی ہے ویسے ہی پرمیشور کے ماتحت جیو اور مادی اشیا ہیں ۔ جب پرمیشور سب مخلوق کا بنانے اور جیووں کے کرموں کا پھل دینے والا سب کی ٹھیک ٹھیک حفاظت کرنیوالا اور بے حد طاقت والا ہے تو محدود طاقت والا جیو اور مادی اشیا اس کے ماتحت کیوں نہ ہوں؟

اس لئے جیو کرم و فعل کرنے میں خود مختار مگر کرموں کا پھل بھوگنے میں پرمیشور کے قانون کے تابع ہیں۔ اسی طرح قادر مطلق پرمیشور دنیا کی پیدائش۔ سنگھار یعنی پرلے اور پرورش کرنے والا اور تمام کائنات کا بنانے والا ہے۔

اس کے آگے ودیا اودیا بندھ اور موکش کے مضمون پر لکھا جائیگا۔

یہ آٹھواں باب پورا ہوا

یہ شری مت سوامی دیانند سرسوتی جی کی بنائی ہوئی ستیارتھ پرکاش کا شستہ زبان سے آراستہ آٹھواں باب پورا ہوا ۔

(نوٹ منجانب مترجم) [1] سب کو قائم رکھنے والا ۔

[2] کلپ کی تشریح پہلے ایک نوٹ میں کی گئی ہے وہاں دیکھئے ۔

ہوتے تو رات اور کرشن پکش[لہ] ہونے کا قاعدہ ٹوٹ پھوٹ جاتا۔ اس لئے ایک زمین کے پاس ایک چاند اور کئی زمینوں کے درمیان میں ایک سورج رہتا ہے +

سورج چاند وغیرہ میں آبادی کا ہونا

۵۴ (سوال) سورج چاند و تارے کیا شے ہیں اور ان میں انسان وغیرہ کی آبادی ہے یا نہیں؟

(جواب) یہ سب کرہ ہیں اور ان میں انسان وغیرہ آبادی بھی رہتی ہے کیونکہ:-

एतेषु हीदं सर्वं वसु हितमेते हीदं सर्वं वासयन्ते तद्यदिदं सर्वं वासयन्ते तस्माद्वसव इति। शत० कां० १४। प्र० ६। ब्रा० ७। कं० ४॥

شت پتھ ۱۴-۶-۷-۴-

زمین، پانی، آگ، ہوا، آکاش، چاند، تارہ اور سورج کو اس لئے وسو کہتے ہیں کہ انہیں میں تمام اشیا اور مخلوقات بستی ہے اور یہی سب کا مسکن ہیں اور چونکہ یہ جائے سکونت ہیں اس لئے ان کا نام وسو ہے۔ جب سورج، چاند اور تارے بھی زمین کی مثال ہیں۔ پھر ان میں اسی طرح آبادی ہونے میں کیا شک رہے؟ اور جس طرح پرمیشور کا یہ چھوٹا سا لوک (دنیا) انسان وغیرہ کی آبادی سے بھرا ہوا ہے تو کیا باقی سب لوک (کرّے) خالی ہوں گے؟ پرمیشور کا کوئی بھی کام بے مطلب نہیں ہوتا۔ کیا اتنے بے شمار لوکوں (کرّوں) میں انسان وغیرہ کی آبادی نہ ہونے سے ایشور کا کام کبھی سپھل (بانتیجہ) ہو سکتا ہے؟ اس لئے سب جگہ انسان وغیرہ کی آبادی ہے +

مختلف کرّوں میں اختلاف یا عدم اختلاف صورت

۵۵ (سوال) جیسے اس ملک میں انسان وغیرہ مخلوقات کی صورت (اور) اعضا ہیں ویسے ہی دیگر لوکوں (کرّوں) میں ہوں گے یا اس کے برعکس؟

(جواب) کچھ کچھ صورت میں اختلاف ہونا ممکن ہے جس طرح اس کرہ زمین پر چینی، حبشی اور آریہ ورت اور یورپ والوں کے اعضا، رنگ، روپ اور شکل میں تھوڑا تھوڑا فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر کرّوں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ لیکن جس نوع کی جیسی خلقت اس دنیا میں ہے اسی نوع کی خلقت دیگر لوکوں (کرّوں) میں بھی ہے۔ جس جس جسم کے حصے میں آنکھ وغیرہ اعضا ہیں دیگر کرّوں میں بھی اسی نوع کے اعضا اسی طرح اور اسی مقام میں ہوتے ہیں کیونکہ:-

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथापूर्वमकल्पयत्। दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः। ऋ० । मं० १० । सू० १९० ॥

(نوٹ) لہ کرشن پکش مہینے کے پندرہ اندھیرے دنوں کو کہتے ہیں +

اشیا کو دکھلاتا ہوا سب لوکوں (کرّوں) کو کشش کرتا ہوا اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے۔ لیکن کسی لوک (کرّہ) کے چاروں طرف نہیں گھومتا۔ ویسے ہی ایک ایک برہمانڈ (نظام شمسی) میں ایک سورج روشنی کرنے والا اور دوسرے سب لوک لوکانتر (کرّے) روشن ہونے والے ہیں۔ جیسے:-

दिवि सोमो अधि श्रितः ॥ अथ० कां० १४ । अनु० १ । मं० २ ॥

اتھرو ۱۴۔۱۔۱

جیسے یہ چاند سورج سے روشن ہوتا ہے ویسے ہی زمین وغیرہ لوک (کرّے) بھی سورج کی روشنی ہی سے روشن ہوتے ہیں۔ لیکن رات اور دن ہمیشہ رہتے ہیں کیونکہ زمین وغیرہ لوک (کرّوں) کے گھومنے میں جتنا حصہ سورج کے سامنے آتا ہے اتنے میں دن اور جتنا پیچھے کی طرف یعنی آڑ میں ہوتا جاتا ہے اتنے میں رات یعنی نکلنے کا وقت چھپنے کا وقت شام، دوپہر، آدھی رات وغیرہ جتنے وقت کے حصے ہیں وے سب ملکوں میں ہمیشہ رہتے ہیں یعنی جب آریہ ورت میں سورج نکلتا ہے اس وقت پاتال یعنی امریکہ میں چھپ جاتا ہے اور جب آریہ ورت میں چھپتا ہے تب پاتال کے ملک میں نکلتا ہے۔ جب آریہ ورت میں نصف دن یا نصف رات ہے اسی وقت پاتال کے ملک میں نصف رات اور نصف دن رہتا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا اور زمین نہیں گھومتی وے سب ناواقف ہیں۔ کیونکہ جو ایسا ہوتا تو کئی ہزار برس کے دن اور رات ہوتے۔ سورج کا نام بردھن ہے یعنی وہ زمین سے لاکھوں گنا بڑا اور کروڑوں کوس دور ہے۔ جیسے رائی کے مقابلہ میں پہاڑ گھومے تو بہت دیر لگتی اور رائی کے گھومنے میں بہت وقت نہیں لگتا ویسے ہی زمین کے گھومنے سے ٹھیک ٹھیک دن رات ہوتا ہے۔ سورج کے گھومنے سے نہیں۔ اور جو سورج کو ساکن بتلاتے ہیں وے بھی جیوتش ودیا (علم ہیئت) کے جاننے والے نہیں۔ کیونکہ اگر سورج نہ گھومتا ہوتا تو ایک راشی ستھان (برج) سے دوسری راشی یعنی برج کو پراپت نہ ہوتا۔ اور بھاری وزن دار جسم گھومے بغیر آکاش میں مقررہ جگہ پر کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جینی کہتے ہیں کہ زمین گھومتی نہیں بلکہ نیچے نیچے چلی جاتی ہے اور دو سورج اور دو چاند صرف جمبو دیپ میں بتلاتے ہیں وے تو گہری بھانگ کے نشہ میں مست ہیں۔ کیونکہ جو نیچے نیچے چلی جاتی تو چاروں طرف ہوا کے چکر نہ بننے سے زمین ریزہ ریزہ ہو جاتی اور اونچی جگہ رہنے والوں کو ہوا مس نہ ہوتی۔ نیچے والوں کو زیادہ ہوتی اور ایک سی ہوا کی حرکت ہوتی۔ دو سورج چاند

نوٹ منجانب مترجم: [1] چونکہ راشی ستاروں کے ان مجموعوں کا نام ہے جو سورج کے گرد آکاش میں چاروں طرف موجود ہیں اسلئے سورج کی اپنی محوری گردش اور زمین کی سورج کے گرد گردش کی وجہ سے سورج کا گذر راشیوں میں معلوم ہوتا ہے

ہے کوئی بھی دوسرا لوک نہیں ہے وہاں کس کی کشش سے قائم ہوگی۔ جیسے سمشٹی (مجموعہ کُل) ویشٹی (فرد یا جزو) یعنی مثلاً جب تمام مجموعہ کا نام برہمانڈ رکھتے ہیں تو وہ سمشٹی کہلاتی ہے۔ ایک ایک درخت وغیرہ کی علیحدہ علیحدہ گنتی کریں تو اس کو ویشٹی کہتے ہیں۔ اسی طرح سب زمینوں کو ایک مجموعہ خیال کر کے دنیا کہیں تو سب دنیا کا دھارن اور آکرشن (کشش) کا کرنے والا پرمیشور کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں ہے۔ اس لئے جو سب دنیا کو بناتا ہے وہی۔

स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमाम् ॥ यजु॰ अ॰ १३ मं॰ ४ ॥

یجروید (۱۳-۴) کا قول ہے۔

جو پرمیشور پرتھوی وغیرہ غیر روشن کُروں اور پیدا رفقہ (اشیاء) کو اور نیز سورج وغیرہ روشن لوک (کُروں) اور اشیا کو بناتا اور قائم رکھتا ہے اور جو سب میں محیط ہو رہا ہے وہی تمام دنیا کو بنانے اور دھارن کرنے والا ہے۔

زمین وغیرہ کی گردش کا بیان

(سوال) پرتھوی وغیرہ لوک گھومتے ہیں یا ساکن ہیں۔

(جواب) گھومتے ہیں۔

(سوال) کتنے ہی لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے اور زمین نہیں گھومتی۔ دوسرے کہتے ہیں کہ زمین گھومتی ہے سورج نہیں گھومتا۔ اس میں سچ کیا مانا جائے۔

(جواب) یہ دونوں آدھے جھوٹے ہیں کیونکہ وید میں لکھا ہے کہ

आयं गौः पृश्निरक्रमीदसदन्मातरं पुरः । पितरं च प्रयन्त्स्वः ॥
यजु॰ अ॰ ३ । मं॰ ६ ॥

یجو۔ ۳-۶

یعنی کُرہ زمین پانی کے سمیت سورج کی چاروں طرف گھومتی جاتی ہے اس لئے زمین گردش کرتی ہے۔

आकृष्णेन रजसा वर्त्तमानो निवेशयन्नमृतं मर्त्यं च ।
हिरण्ययेन सविता रथेना देवो याति भुवनानि पश्यन् ॥
यजु॰ अ॰ ३३ । मं॰ ४३ ॥

یجر۔ ۳۳-۴۳

جو سویتا یعنی (سورج) بارش وغیرہ کا کرنے والا، پرکاش سوروپ، روشنی کا منبع، خوبصورت سب جاندار و بے جان میں امرت روپ بارش یا کرنوں کے ذریعے سے امرت کو داخل کرتا اور سب مجسم

اُس کو "ستیش" کہتے ہیں اور اُسی کے سہارے زمین ہے:-

सत्ये नोत्तभिता भूमि ॥ अथर्व० कां० १० । व० १ । म० १॥

(اتھرو- ۱-۱-۱)

ست یعنی جو تینوں زمانوں کی قید سے آزاد ہے جس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اُس پرمیشور نے زمین سورج اور سب لوکوں کو دھارن کیا ہے۔

उक्षा दाधार पृथिवीमुत द्याम् ॥

یہ رگوید کا قول ہے۔

اسی (اُکشا) لفظ کو دیکھ کر کسی نے بیل کا خیال کیا ہوگا کیونکہ اُکشا بیل کا بھی نام ہے۔ لیکن اس جاہل کو یہ سمجھ نہ آئی کہ اتنے بڑے کُرہ زمین کے دھارن کرنے کی طاقت بیل میں کہاں سے آئی؟ اس لئے بارش کے ذریعہ سے زمین کو سیراب کرنے کی وجہ اُکشا سورج کا نام ہے اُس نے اپنی کشش سے زمین کو دھارن کیا ہے لیکن سورج وغیرہ کا دھارن کرنے والا پرمیشور کے بغیر دوسرا کوئی بھی نہیں ہے۔

سب لوک لوکانتروں کو پرمیشور دھارن کرتا ہے

۴۳- (سوال) اتنے اتنے بڑے کُروں کو پرمیشور کیسے دھارن کرسکتا ہوگا؟

(جواب) جیسے غیرمحدود آکاش کے آگے بڑے بڑے بھوگول[1] (کُرہ زمین) کچھ بھی نہیں۔ سمندر کے مقابلہ میں پانی کے چھوٹے قطرہ کے برابر بھی نہیں ہیں ویسے ہی لامحدود پرمیشور کے سامنے بیشمار لوک ایک پرمانو کے برابر بھی نہیں کہہ سکتے۔ وہ باہر اندر ہر جگہ موجود ہے یعنی

"विभुः प्रजासु"

یہ یجروید کا قول ہے۔

وہ پرمیشور سب پرجاؤں (مخلوقات) میں ویاپک موجود یا حاضر ہو کر سب کا دھارن کر رہا ہے اگر وہ عیسائی، مسلمان، پرانیوں کے قول کے مطابق موجود کل نہ ہوتا تو اس تمام دُنیا کا دھارن کبھی نہ کرسکتا۔ کیونکہ پراپتی (حصول) کے بغیر کسی کو کوئی دھارن نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی کہے کہ یہ سب لوک ملکر ایک دوسرے کی باہمی کشش سے قائم رہینگے پھر پرمیشور کے دھارن کرنے کی کیا ضرورت ہے تو اُن کو یہ جواب دینا چاہیئے کہ یہ سب دنیا لامحدود ہے یا محدود؟ اگر لامحدود کہیں تو جسم والی شئے لامحدود کبھی نہیں ہوسکتی اور اگر محدود کہیں تو اُن کے پرے حصے کی طرف یعنی جس کے

[1] یہاں کُرہ یعنی بھوگول تمام کُرہ جات کے قائم مقام کے طور پر مستعمل ہوا ہے جیسا کہ [illegible] کی پہلی سطر میں [illegible]

یہ بھی واضح ہو کہ سب سے لطیف جزو جو کاٹا نہیں جاتا اُس کا نام پرمانو ہے۔ ساٹھ پرمانوؤں کے ملے ہوئے کا نام اَنو۔ دو اَنو کا ایک دوئینک جو کثیف ہوا ہے وہ تین دوئینک کی آگ۔ چار دوئینک کا پانی۔ پانچ دوئینک کی لطیف مٹی۔ گویا تین دوئینک کا ترسرینو اور اس کے دوگنا وغیرہ ہونے سے مٹی وغیرہ نظر آنے والی اشیا ہوتی ہیں۔ اسی طرح سلسلہ وار ترکیب سے کرہ زمین وغیرہ پرمیشور نے بنائے ہیں۔

کرۂ زمین کس کے سہارے قائم ہے

۵۱۔ (سوال) اس کا دھارن کون کرتا ہے؟ کوئی کہتا ہے شیش یعنی ہزار پھن والے سانپ کے سر پر زمین ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ بیل کے سینگ پر ہے۔ تیسرا کہتا ہے کسی پر نہیں۔ چوتھا کہتا ہے کہ ہوا کے سہارے ہے۔ پانچواں کہتا ہے سورج کی کشش سے کھنچی ہوئی اپنی جگہ پر قائم ہے۔ چھٹا کہتا ہے کہ زمین بھاری ہونے سے نیچے نیچے آکاش میں چلی جاتی ہے۔ ان سب میں سے کس بات کو سچا مانیں؟

(جواب) جو زمین کو شیش۔ سانپ اور بیل کے سینگ پر دھری ہوئی یا قائم بتلاتا ہے اُس سے پوچھنا چاہئے کہ سانپ اور بیل کے ماں باپ کی پیدائش کے وقت کس پر تھی نیز سانپ اور بیل وغیرہ کس پر ہیں؟ بیل والے مسلمان تو چپ ہی کر جائیں گے لیکن سانپ والے کہیں گے کہ سانپ کچھوے پر۔ کچھوا پانی پر۔ پانی آگ پر۔ آگ ہوا پر اور ہوا آکاش میں ٹھہری ہوئی ہے۔ اُن سے پوچھنا چاہئے کہ سب کس پر ہیں؟ تو ضرور کہیں گے پرمیشور کے سہارے۔ جب اُن سے کوئی پوچھے کہ شیش اور بیل کس کا بچہ ہے؟ کہیں گے (شیش) کشیپ کدرو کا اور (بیل) بیل گائے کا۔ کشیپ مریچی کا۔ مریچی منو کا۔ منو وراٹ کا اور وراٹ برہما کا لڑکا تھا اور برہما ابتدائی سرشٹی کا تھا۔ جب شیش کی پیدائش نہ ہوئی تھی۔ اُس کے پہلے پانچ پشتیں ہو چکی ہیں تب کس نے دھارن کی تھی یعنی کشیپ کی پیدائش کے وقت زمین کس پر تھی تو "تیری چپ میری بھی چپ" اور لڑنے لگ جائیں گے۔ اس کا سچا مطلب یہ ہے کہ جو "باقی" رہتا ہے اُس کو شیش کہتے ہیں سو کسی شاعر نے

"शेषः धारा पृथिवी स्वकम्"

ایسا کہا کہ شیش کے سہارے زمین ہے۔ دوسرے نے اُس کے مطلب کو نہ سمجھ کر سانپ کا جھوٹا گمان کر لیا۔ لیکن چونکہ پرمیشور پیدائش اور پرلے سے باقی یعنی الگ رہتا ہے اسلئے

(نوٹ ستیارتھ مترجم) پرانوں کی کتھا کے بموجب کشیپ کی ۱۳ بیویوں میں سے ایک کا نام کدرو تھا۔ یہ ترو بیاہ کشیپ کے ساتھ بیاہی گئی تھیں اُن میں سے کدرو کے بطن سے سانپ پیدا ہوئے تھے۔

یعنی ماں باپ سے پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ شروع میں ماں باپ کے بغیر پیدا ہوا تھا۔

بھی ثابت ہوتا ہے کہ آریہ ورت کے علاوہ مشرق۔ شمال مشرق۔ شمالی۔ شمال مغربی۔ اور مغربی ملکوں میں رہنے والوں کا نام دسیو اور ملیچھ نیز اسُر ہے۔ اور جنوب مغربی جنوبی اور جنوب مشرقی اطراف میں آریہ ورت ملک سے باہر رہنے والے لوگوں کا نام راکھشس ہے۔ اب بھی دیکھ لو حبشی لوگوں کی شکل ایسی خوفناک نظر آتی ہے جیسی کہ راکھشسوں کی بیان کی گئی ہے اور آریہ ورت کی سیدھ میں نیچے رہنے والوں کا نام ناگ اور اس ملک کا نام پاتال ہونے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ملک آریہ ورتی لوگوں کے پاؤں کے تلے ہے۔ اور اُن کے ناگ ونشی یعنی ناگ نام والے انسان کے خاندان کے راجا ہوتے تھے۔ اُسی خاندان کی اُلوپی شہزادی سے ارجن کی شادی ہوئی تھی۔ یعنی اکشواکو سے لیکر کورو پانڈو تک تمام کرۂ زمین پر آریوں کا راج اور ویدوں کا تھوڑا تھوڑا پرچار آریہ ورت کے علاوہ دیگر ملکوں میں بھی رہا۔ نیز اس میں یہ ثبوت ہے کہ برہما کا بیٹا وراٹ۔ وراٹ کا منو اور منو کے مریچی وغیرہ دس اور اُن کے سوائمبھو وغیرہ سات راجا اور اُن کی اولاد اکشواکو وغیرہ راجا جو آریہ ورت کے اول راجا ہوئے اُنہوں نے ہی یہ آریہ ورت بسایا ہے۔

اب بدبخت آریوں کی سستی۔ غفلت اور باہمی نفاق کی وجہ سے دوسرے ملکوں میں راج کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے خود آریہ ورت میں بھی اس وقت آریوں کا کامل۔ آزاد خودمختار اور بے خوف راج نہیں ہے۔ جو کچھ ہے اُس کو بھی غیر ملک والے پامال کر رہے ہیں کچھ تھوڑے سے راجا خودمختار ہیں۔ جب بُرے دن آتے ہیں تب ملک کے رہنے والوں کو کئی طرح کی تکلیف بھوگنی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے یعنی مختلف مذہبوں کی طرفداری اور اپنے بیگانے کی پاسداری سے آزاد ہو کے اور رعیت پر ماں باپ کی مانند مہربانی کرنے۔ انصاف و رحم کو کام میں لانے کے باوجود غیر ملک والوں کا راج پورا پورا آرام دہ نہیں ہے۔ لیکن جدا جدا زبانوں علیحدہ علیحدہ تعلیم و تربیت اور مختلف کاروبار کا اختلاف چھوٹنا نہایت مشکل ہے اور اس کے چھوٹے بغیر باہمی پوری ہمدردی و امداد۔ اور مطلب برآری ہونی مشکل ہے۔ اس لئے جو کچھ وید وغیرہ شاستروں میں قانون یا تواریخ لکھی ہیں اُسی کی قدر کرنا شریف لوگوں کا کام ہے۔

دنیا بنی کو ایک ارب سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے

۵۰۔ (سوال) دُنیا کو پیدا ہوئے کتنا وقت گزر چکا ہے؟

(جواب) ایک ارب چھیانوے کروڑ کئی لاکھ اور کئی ہزار برس دنیا کی پیدائش اور ویدوں کے ظاہر ہونے میں ہوئے ہیں۔ اس کی مفصل تشریح میری بنائی ہوئی بھومکا میں لکھی ہے دیکھ لیجئے۔ الغرض دُنیا کے بننے اور بنانے کی یہی کیفیت ہے۔

(نوٹ) اب ۱۹۶ کروڑ کئی لاکھ ... کروڑ ہو چکے۔ دیکھو رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا کے ویدوتپتی وشے کو دیکھو۔

پہلے یہاں جنگلی لوگ بستے تھے جن کو اسُر اور راکشس کہتے تھے اور آریہ لوگ اپنے تئیں دیوتا بتاتے تھے اور جب اُن کی لڑائی ہوئی تو اس کا نام "دیواسُر سنگرام" کتھاؤں میں ٹھہرایا +

(جواب) یہ بات بالکل جھوٹی ہے کیونکہ۔

वि जानीह्यार्यान्ये च दस्यवो बर्हिष्मते रन्धया शासदव्रतान् ॥

ऋ॰ मं॰ १ । सू॰ ५१ । मं॰ ८ ॥ رگ ۱-۵۱-۸

उतशूद्रे उतार्ये ॥ अथर्व॰ कां॰ १९ । सू॰ ६२ ॥

اتھرو ۱۹-۶۲

یہاں لکھے ہیں کہ آریہ نام دھرم پر چلنے والے عالم، راست باز آدمیوں کا اور ان کے خلاف لوگوں کا دسیو یعنی ڈاکو بد اعمال (ادھرمی) دھرم پر نہ چلنے والا اور جاہل نام ہے۔ نیز براہمن، کشتری، ویش دوِجوں کا نام آریہ اور شودر کا نام اناریہ یعنی اناڑی ہے +

جب وید ایسا کہتا ہے تو دوسرے غیر ممالک کے رہنے والوں کی من گھڑت باتوں کو عقلمند لوگ کبھی نہیں مان سکتے۔ اور دیواسُر سنگرام میں آریہ ورت کے باشندے ارجن اور مہاراجہ دشرتھ وغیرہ آریوں اور دسیو ملیچھ اسُروں کے جنگ میں جو کوہ ہمالیہ میں ہوا تھا دیوتا یعنی آریوں کی حفاظت اور اسُروں کو مغلوب کرنے میں مددگار ہوئے تھے۔ آریہ ورت کے باہر چاروں طرف جو ہمالہ کے مشرق اور جنوب مشرق، جنوب، جنوب مغرب، مغرب، شمال مغرب، شمال اور شمال مشرق کے ملک میں جو انسان رہتے ہیں انہی کا نام اسُر ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب جب (اسُر) ہمالہ کے علاقہ میں رہنے والے آریوں پر لڑنے کو چڑھائی کرتے تھے تب تب یہاں کے راجہ مہاراجہ لوگ انہی شمال وغیرہ ملکوں میں آریوں کے مددگار ہوتے تھے۔ اور جو شری رام چندر جی کے ساتھ دکھن میں جنگ ہوا ہے اس کا نام دیواسُر سنگرام نہیں ہے بلکہ اس کو رام راون یا آریہ اور راکھشسوں کا سنگرام کہتے ہیں۔ کسی سنسکرت کی کتاب یا تاریخ میں نہیں لکھا کہ آریہ لوگ ایران سے آئے اور یہاں کے جنگلیوں سے لڑ کر ان کو فتح کر کے نکال دیا ہو اور اس ملک کے راجا ہو گئے ہوں۔ پھر غیر ملک کے باشندوں کی تحریر قابلِ تسلیم کیسے ہو سکتی ہے؟ اور

منو ۱۰-۴۵

म्लेच्छवाचश्चार्यवाचः सर्वे ते दस्यवः स्मृताः ॥ मनु॰ १० । ४५ ॥

म्लेच्छदेशस्त्वतः परः ॥ मनु॰ २ । २३ ॥ منو ۲-۲۳

آریہ ورت ملک کے علاوہ جو ملک ہیں وہ دسیو دیش اور ملیچھ دیش کہلاتے ہیں۔ اس سے

آریوں میں مذکورہ بالا طور سے براہمن، کھشتری، ویش اور شودر چار تقسیم ہوئیں۔ عرض عالموں کا نام آریہ اور جاہلوں کا نام شودر اور اناریہ یعنی اناڑی ہوا +

آریہ ورت میں آریہ کس طرح آئے

۴۶ - سوال) پھر وے یہاں کیسے آئے +

(جواب) آریہ اور دسیوں میں یعنی عالموں (دیوؤں) اور جاہلوں (اسروں) کے درمیان ہمیشہ لڑائی بکھیڑا ہوتا رہا۔ جب بہت فساد ہونے لگا تب آریہ لوگ تمام کرۂ زمین میں اس قطعۂ زمین کو سب سے عمدہ جان کر یہاں آ بسے۔ اسی وجہ سے اس ملک کا نام "آریہ ورت" ہوا +

آریہ ورت کا حدود اربعہ

۴۷ - (سوال) آریہ ورت کی حد کہاں تک ہے؟

(جواب)

आसमुद्रात्तु वै पूर्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात् ॥
तयोरेवान्तरं गिर्योरार्यावर्त्तं विदुर्बुधाः ॥ १
सरस्वतीदृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम् ।
तं देवनिर्मितं देशमार्यावर्त्तं प्रचक्षते ॥ मनु० २ । २२ । १७ ॥

منو - ۲ - ۲۲ - ۱۷

شمال میں ہمالیہ۔ جنوب میں بندھیاچل۔ مشرق اور مغرب میں سمندر یا مغرب میں سرسوتی یعنی دریا اٹک مشرق میں درشدوتی جو نیپال کے مشرقی حصے کے پہاڑ سے نکل کر بنگال اور آسام کے مشرق اور برہما کے مغرب کی طرف ہو کر جنوب کے سمندر میں ملی ہے جس کو برہم پتر کہتے ہیں اور جو شمال کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب کے سمندر کی کھاڑی میں آ کر ملی ہے ہمالہ کے درمیانی خط سے جنوب اور پہاڑوں کے درمیان اور رامیشور تک بندھیاچل کے اندر اندر جتنے ملک ہیں ان سب کو آریہ ورت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ آریہ ورت دیو یعنی عالموں نے بسایا ہے اور آریہ لوگوں کے بود و باش کرنے سے یہ آریہ ورت کہلاتا ہے +

آریہ ورت کی قدامت

۴۸ - (سوال) پہلے اس ملک کا نام کیا تھا۔ اس میں کون بستے تھے؟

(جواب) اس سے پہلے اس ملک کا نام کچھ بھی نہیں تھا اور نہ کوئی آریوں سے پیشتر اس ملک میں بستے تھے کیونکہ آریہ لوگ ابتدائے عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے اول ہی اول اس ملک میں آ کر بسے تھے +

آریہ ایران سے نہیں آئے اور نہ قبل ان کے یہاں آنے سے پہلے یہاں کوئی جنگلی قوم آباد تھی +

۴۹ - (سوال) بعض کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایران سے آئے اور اسی وجہ سے ان لوگوں کا نام آریہ ہوا ان سے

سلسلۂ پیدائش کی ہمیشگی

۴۳۔ (سوال) کبھی دُنیا کا آغاز ہوا ہے یا نہیں؟

(جواب) نہیں۔ جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن۔ نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے اسی طرح پیدائش سے پہلے پرلے اور پرلے سے پہلے پیدائش نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آتا ہے۔ اس کا شروع یا انتہا نہیں البتہ جیسے دن یا رات کا شروع اور خاتمہ دیکھنے میں آتا ہے اُسی طرح پیدائش اور پرلے کا شروع اور خاتمہ ہوتا ہے کیونکہ جیسے پرمیشور جیو اور دُنیا کی مادی علت تینوں ذات سے ازلی ہیں ویسے ہی دنیا کی پیدائش۔ قیام اور پرلے (فنا) بہاؤ یعنی سلسلے کے لحاظ سے ازلی ہیں۔ جیسے کبھی دریا کا بہاؤ نظر آتا ہے۔ کبھی سوکھ جاتا ہے۔ کبھی نہیں نظر آتا۔ پھر برسات میں نظر آتا ہے اور موسم گرما میں غائب ہو جاتا ہے۔ ایسی قسم کی باتوں کو سلسلے کی صورت میں جاننا چاہئے۔ جیسے پرمیشور کی صفتیں فعل اور عادتیں ازلی ہیں ویسے ہی اس کے دُنیا کی پیدائش۔ قیام۔ اور پرلے کرنا بھی ازلی ہیں۔ جیسے کبھی پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ عادات کا شروع اور خاتمہ نہیں۔ اسی طرح اُس کے کاموں کا بھی شروع اور خاتمہ نہیں ✦

ایشور کا جیو کو مختلف قالبوں میں پیدا کرنا قرین انصاف ہے

۴۴۔ (سوال) پرمیشور نے بعض جیوؤں کو انسان کا جنم بعض جیووں کو شیر وغیرہ بے رحم جانوروں کا جسم۔ اور بعض کو ہرن۔ گائے وغیرہ حیوانات کا اور بعض کو درخت وغیرہ اور کیڑے مکوڑے پتنگ وغیرہ کے جنم دئے ہیں اس لئے پرمیشور طرفدار معلوم ہوتا ہے ✦

(جواب) طرفداری نہیں آتی کیونکہ وہ اُن جیووں کے پچھلے جنم میں کئے ہوئے کرموں کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اگر کرموں کے بغیر جنم دیتا تب البتہ طرفداری عاید ہوتی ✦

پہلی آبادی کا تبت میں ہونا اور ذاتوں کی تقسیم

۴۵۔ (سوال) انسانوں کی ابتدائی پیدائش کس مقام پر ہوئی؟

(جواب) تری وشٹپ میں جس کو تبت کہتے ہیں۔

(سوال) شروع دنیا میں ایک ذات تھی یا بہت؟

(جواب) انسان کی ایک ذات تھی بعد ازاں

विजानी ह्यार्यान्ये च दस्यवः

یہ رگوید کا قول ہے۔

شریفوں کا نام آریہ عالم۔ دیو اور بدوں کا نام دسیو یعنی ڈاکو جاہل ہو جانے سے آریہ اور دسیو دو نام ہوگئے۔

"उत शूद्र उतार्ये"

قول اتھروید ۱۹-۶۲

کلوں وغیرہ کا قایم کرنا وغیرہ وغیرہ عجیب و غریب بناوٹ کو پرمیشور کے سوائے کون کر سکتا ہے؟

اس کے علاوہ طرح طرح کے جواہرات اور دھاتوں سے جڑی ہوئی زمین۔ قسم قسم کے درخت وغیرہ کے بیجوں میں نہایت لطیف کاریگری کی بناوٹ بے شمار سبز۔ سفید۔ پیلے۔ کالے نقش والے پتے۔ پھول۔ پھل۔ مول (جڑوں) کی بناوٹ۔ میٹھے۔ کھارے۔ کڑوے۔ کسیلے۔ چرپرے۔ کھٹے وغیرہ طرح طرح کے ذایقے۔ خوشبودار پتے۔ پھول۔ پھل۔ اناج۔ کند۔ مول وغیرہ کی صنعت بیشمار کروڑوں زمینیں۔ سورج۔ چاند وغیرہ لوک (کرّوں) کی بناوٹ۔ اُن کو قایم رکھنا اور باقاعدہ گردش دینا وغیرہ پرمیشور کے بغیر کوئی بھی نہیں کر سکتا ✦

جب کوئی کسی شے کو دیکھتا ہے تو دو قسم کا علم پیدا ہوتا ہے ایک جیسے وہ شے ہے اور دوسرا اس کی صنعت دیکھ کر بنانے والے کا علم۔ جیسے کسی شخص نے کوئی خوبصورت زیور جنگل میں پایا دیکھا تو ظاہر ہوا کہ یہ سونے کا ہے اور کسی عقلمند کاریگر نے بنایا ہے۔ اسی طرح دُنیا میں طرح طرح کی عجیب و غریب بناوٹ بنانے والے پرمیشور کو ثابت کرتی ہے ✦

زمین کے پیدا ہونے کے بعد انسان تعداد کثیر میں بحالت جوانی پیدا ہوسکتے ہیں۔

۲۴۔ (سوال) انسان کی پیدایش پہلے ہوئی یا زمین وغیرہ کی؟
(جواب) زمین وغیرہ کی۔ کیونکہ زمین وغیرہ کے بغیر انسان کا قیام اور پرورش نہیں ہو سکتے ؟

(سوال) ابتدائے دُنیا میں ایک یا کئی انسان پیدا کئے تھے یا کیا؟
(جواب) کئی۔ کیونکہ جن جیووں کے کرم ایشوری سرشٹی میں پیدا ہونے کے تھے۔ اُن کی پیدایش شروع دُنیا میں پرمیشور نے کی۔

"मनुष्या ऋषयश्च ये । ततो मनुष्या अजायन्त"

یجروید میں لکھا ہے۔ اس شہادت سے یہی یقین ہوتا ہے کہ ابتدا میں انیک یعنی سینکڑوں ہزاروں انسان پیدا ہوئے اور دنیا میں دیکھنے سے بھی یقین ہوتا ہے کہ انسان کئی ماں باپ کی اولاد ہیں ✦

(سوال) ابتدائے دُنیا میں انسان وغیرہ کی پیدایش بچپن جوانی یا بڑھاپے کی عمر میں ہوئی تھی یا تینوں میں ✦

(جواب) جوانی کی عمر میں۔ کیونکہ اگر بچے پیدا کرتا تو اُن کی پرورش کے لئے دوسرے انسان درکار ہوتے اور اگر بوڑھے بناتا تو نسل سرشٹی نہ ہوتی۔ اس لئے جوانی کی عمر میں پیدایش کی

نوٹ ۱ ابتدائی مخلوقات جو ماں باپ کے بغیر پیدا ہوئی ہے ایشوری سرشٹی کہلاتی ہے ✦ (مترجم)
نوٹ ۲ یجروید میں [illegible] کے بجائے [illegible] ہے مگر ستیارتھ پرکاش میں یہی ہے

کرتے ہیں۔ خود جاکر دوسروں کو ملا کر و قریب اس علم کو سیکھتے ہیں۔ اس لئے جو کوئی جہالت کے بغیر دنیا کی پیدائش مانتا ہے وہ کچھ بھی نہیں جانتا ۔

پیدائش عالم کی ترتیب

۳۹۔ جب دنیا کی پیدائش کا وقت آتا ہے تب پرمیشور ان نہایت لطیف وجودوں کو اکٹھا کرتا ہے۔ اس (پیدائش) کی پہلی (بے تبدیل شدہ) حالت میں جو نہایت لطیف (علت) پرکرتی ہے[1] سے کچھ کثیف ہوتی ہے اس کا نام مہت تتو[2] اور جو اس سے کچھ کثیف ہوتی ہے اس کا نام اہنکار اور اہنکار سے علیحدہ علیحدہ پانچ سوکشم بھوت[3]۔ کان۔ کھال۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک یہ پانچ گیان اندریاں (قوائے احساس باطنی) زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ عضو تناسل اور مقعد یہ پانچ کرم اندریاں[4]۔ اور گیارھواں من[5] (دل) کچھ کثیف پیدا ہوتا ہے۔ اور ان پنچ تن ماتروں[6] سے کئی کثیف حالتوں میں گزرتے ہوئے سلسلہ وار پانچ عناصر کثیف جن کو ہم لوگ بچشم ظاہر دیکھتے ہیں پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے قسم قسم کی نباتات درخت وغیرہ اور ان سے غذا۔ غذا سے نطفہ اور نطفہ سے جسم ہوتا ہے۔

نوعی اور میتھنی سرشٹی

۴۰۔ لیکن ابتدائی پیدائش میتھنی[7] نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب پرمیشور مرد اور عورت کے جسم بنا کر ان میں جیو کا تعلق کر دیتا ہے تب اس کے بعد میتھنی سرشٹی چلتی ہے۔

جسم انسان کی بناوٹ اور دنیا کی صنعت اپنے صانع حقیقی کا اعلان کرتے ہیں

۴۱۔ دیکھو! جسم میں کیسی علم و حکمت سے بناوٹ کی ہے کہ جس کو عالم لوگ دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ اندر ہڈیوں کا جوڑ۔ نالیوں کا بندھن۔ گوشت کی لیپائی۔ کھال کا ڈھکنا۔ تلی۔ جگر۔ پھیپھڑا۔ پنکھے کی کل (یعنی سانس کی آمد و رفت) جیو کا تعلق۔ سر کو بصورت سیکڑوں (بصورت حرف) بنانا۔ بال۔ ناخن وغیرہ کا لگانا۔ آنکھ کی نہایت لطیف شریان رگوں کا تار کی طرح گوندھنا۔ اندریوں کے جدا جدا راستوں کا جاری ہونا۔ جیو کی جاگرت (بیداری) سوپن (خواب) سُشپتی (گہری نیند) کی حالت بھوگنے کے لئے خاص مقامات کی بناوٹ۔ سب دھاتوؤں[8] کی تقسیم مختلف

---

[1] پرکرتی سے بگڑی یعنی مادہ کی وہ حالت مراد ہے جبکہ اس میں علم حرکت کے قبول کرنے کی قابلیت ہوتی ہے۔

[2] مہت تتو یعنی نہایت ہی لطیف مادہ کی وہ حالت جبکہ ذرات میں جداگانہ قسم کی کشش شروع ہوتی ہے۔

[3] سوکشم بھوت سے عناصر لطیف مراد ہیں۔ [4] کرم اندریوں سے وہ لطیف قوا مراد ہیں جن سے افعال ظاہری صادر ہوتے ہیں۔ [5] ان سترہ چیزوں کے متفرق مجموعوں سے ارواح کے مختلف اعمال کے مطابق اجسام لطیف بنتے ہیں جیسے ارواح کثیف جسموں میں کام کرتی ہیں یہ بعد موت بھی ارواح کے ساتھ رہتے ہیں۔ [6] پنچ تن ماترا سے سوکشم بھوت یعنی عناصر لطیف مراد ہیں۔ [7] نر و مادہ کے ذریعہ پیدا ہونے والی مخلوقات کو میتھنی سرشٹی کہتے ہیں۔ [8] جسم میں سات دھاتوئیں ہوتی ہیں رس (کیلوس) رکت (خون) ماس (گوشت) میدا (چربی) استھی (ہڈی) مجا (مغز استخوان) شکر (منی) بعض اوقات کیش (بال) توچا (کھال) اور سنایو (رگوں) کو ملا کر دس دھاتوئیں شمار کرتے ہیں۔ وات (بادی) کپھ (بلغم) پت (صفرا) کو بھی دھاتو کہتے ہیں۔

संयोगारम्भ संयोगविशेषादवस्थान्तरस्य स्थूलाकारप्राप्तिः सृष्टिरुच्यते ।

ایسی انادی شئے ہے۔ اور تم گنوں کی حیثیت مجموعی یعنی پرکرتی سے پیدا ہوئے ہوئے جو نہایت لطیف ذرے یعنی تتو (یعنی اجزا عناصر) موجود ہیں۔ اُن کی ابتدائی ترکیب سے شروع ہوکر خاص خاص ترکیبوں سے مختلف حالتیں بدلتے ہوئے لطیف سے کثیف بنتے بناتے عجیب و غریب چیزیں بن گئی ہیں۔ پس ترکیب پانے سے اس کو سرشٹی (دُنیا) کہتے ہیں۔ گویا جو پہلے سنجوگ (ترکیب) میں ملنے اور ملانے والی شئے ہے۔ اور جس میں سنجوگ (ترکیب) شروع اور وبھاگ (تقسیم و تفریق) ختم ہوتی ہے یعنی جس کے حصے اور زیادہ نہیں ہو سکتے اُس کو علت اور جو ترکیب کے بعد بنتا اور تفریق و تقسیم کے بعد ویسا نہیں رہتا اُسے معلول کہتے ہیں۔ جو شخص اس علت کی علت معلول کا معلول، فاعل کا فاعل، سادھن (تدبیر) کا سادھن اور سادھیہ کا سادھیہ کہتا ہے وہ باوجود دیکھ سکنے کے اندھا، سُن سکنے کے بہرہ اور جان سکنے کے بالکل بے علم ہے +

کیا آنکھ کی آنکھ، چراغ کا چراغ، اور سورج کا سورج کبھی ہو سکتا ہے؟ جس سے پیدا ہوتا ہے وہ علت اور جو پیدا ہوتا ہے وہ معلول اور جو علت کو معلول صورت بنانے والا ہے وہ فاعل کہلاتا ہے +

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः
उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः ।
भगवद्गीता अ० २ । १६ ॥

بھگود گیتا ۔ ۲ ۔ ۱۶

کبھی نیستی کی ہستی اور ہستی کی نیستی نہیں ہوتی۔ ان دونوں کی تحقیق تتودرشی (علم عناصر کے جاننے والے یا صاحب نفس دل یا باریک بین) لوگوں نے کی ہے۔ دیگر ضدی نہ سمجھنے والے صاف دل نہ رکھنے والے اور بے علم لوگ اس بات کو آسانی سے کیسے جان سکتے ہیں؟ کیونکہ جو انسان عالم ہوکر اور نیک صحبت میں رہ کر پورا پورا غور و فکر نہیں کرتا وہ ہمیشہ وہم کے جال میں پڑا رہتا ہے +

مبارک ہیں وہ لوگ جو سب علوم کے اصولوں کو جانتے ہیں اور جاننے کے لئے کوشش

(۱) تتو شئے یعنی جوہر اجزا سے ستو رج اور تم کی تعریف کے لئے دیکھو پرکرتی کی تعریف نواں باب کے شروع میں دی گئی ہے

(۲) سادھن تدبیر یا ذریعہ کو کہتے ہیں اور جس کے لئے سادھن کیا جاوے اُسے سادھیہ کہتے ہیں +

نیائے میں دکھایا ہے کہ	۴۴۔ اُپادان کارن (علت مادّی) نہ ہو تو کچھ بھی نہیں بن سکتا ॥ ۱ ॥
یوگ میں دکھایا ہے کہ	۴۵۔ دنیا گیان (معرفت) اور وچار نہ کیا جائے تو نہیں بن سکتا ॥ ۲ ॥
سانکھیہ میں دکھایا ہے کہ	۴۶۔ تتوں (عناصر) کا میل نہ ہونے سے نہیں بن سکتا ॥ ۳ ॥
ویدانت میں دکھایا ہے کہ	۴۷۔ بنانے والا نہ بنا دے تو کوئی بھی شے پیدا نہ ہو سکے ॥ ۴ ॥

اس لئے دُنیا چھ علتوں سے بنتی ہے اُن چھ علتوں میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک شاستر میں کی ہے۔ اس لئے اُن میں کچھ بھی اختلاف نہیں۔ جیسے چھ آدمی مل کر ایک چھپر اُٹھا کر دیواروں پر رکھیں ویسے ہی اس معلول دنیا کی تشریح چھ شاستروں کے مصنفوں نے مل کر پوری کی ہے۔ جیسے پانچ اندھوں اور ایک اپنے شخص کو جسے دھندلا نظر آتا ہو کسی نے ہاتھی کا ایک ایک حصہ بتلا دیا۔ اُن سے پوچھا کہ ہاتھی کیسا ہے اُن میں سے ایک نے کہا ستون دوسرے نے کہا چھاج۔ تیسرے نے کہا موسل۔ چوتھے نے کہا جھاڑو۔ پانچویں نے کہا چبوترہ اور چھٹے نے کہا کالا کالا چار ستونوں کے اوپر کچھ بھینسے کی سی شکل کا ہے۔ اسی طرح آجکل کے انارشی (نئی) کتابوں کے پڑھنے اور پراکرت بھاشا والوں نے رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھ (کتابیں) نہ پڑھ کر نئی کم عقل لوگوں کی بنائی ہوئی سنسکرت اور دیگر زبانوں کی کتابیں پڑھ کر ایک دوسرے کی مذمت میں مصروف ہو کر جھوٹا جھگڑا مچا رکھا ہے۔ ان کی بات عقلمندوں یا دیگر آدمیوں کے ماننے لائق نہیں۔ کیونکہ جو اندھوں کے پیچھے اندھے چلیں تو تکلیف کیوں نہ اُٹھائیں؟ ویسے ہی آجکل کے کم علم خود غرض۔ نفس پرست آدمیوں کی کاروائی دُنیا کی تباہی کرنے والی ہے ❊

علت کی علت نہ ہونے کی دلیل	۴۸۔ (سوال) جب علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو علت کی علت کیوں نہیں؟

(جواب) ارے بھولے بھائیو! کچھ اپنی عقل کو کام میں کیوں نہیں لاتے؟ دیکھو دُنیا میں دو ہی شے ہوتی ہیں۔ ایک علت دوسری معلول۔ جو علت ہے وہ معلول نہیں اور جس وقت معلول ہے وہ علت نہیں جب تک انسان سرشٹی (کائنات) کو بخوبی نہیں سمجھتا تب تک اُس کو کامل علم حاصل نہیں ہوتا ❊

नित्यायाः सत्वरजस्तमसां साम्यावस्थायाः प्रकृतेरुत्पन्नानां परमसूक्ष्माणां पृथक् पृथग्वर्त्तमानानां तत्त्वपरमाणूनां प्रथमः

(نوٹ) نیا نیہ جو (ملے) جو کتابیں رشی منیوں کی بنائی ہوئی نہیں انہیں انارش کہتے ہیں ❊
(ملے) پراکرت بھاشا ایک قدیم زبان تھی ہے مگر یہاں مطلب عام بول چال کی زبان سے ہے جو سنسکرت نہ جاننے والے بولتے ہیں

جو ہر شکل علت سب جگہ پھیل رہا تھا اُس کو اکٹھا کرنے سے آکاش پدارتھ پیدا سا اُس کا بیوہار شروع ہوتا ہے۔ درحقیقت آکاش کی پیدائش نہیں ہوتی کیونکہ بغیر آکاش کے پرکرتی اور پرمانو کہاں ٹھیر سکیں + آکاش کے بعد وایو۔ وایو کے بعد اگنی۔ اگنی کے بعد جل۔ جل کے بعد پرتھوی پرتھوی سے نباتات۔ نباتات سے اناج۔ اناج سے نطفہ۔ نطفہ سے انسان۔ یعنی جسم پیدا ہوتا ہے + یہاں آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور چھاندوگیہ میں اگنی وغیرہ اتیرے میں جل وغیرہ کی ترتیب دُنیا کی پیدائش بتائی ہے +

ویدوں میں کہیں پُرش (ایشور) کہیں ہرنیہ گربھ (پرمیشور) وغیرہ سے میمانسا میں کرم (فعل)۔ ویشیشک میں کال (وقت) نیائے میں پرمانو (ذرات) یوگ میں پُرشارتھ (جدوجہد) کے لئے اسانکھیہ میں پرکرتی (مادہ) اور ویدانت میں برہم (پرمیشور) سے دُنیا کی پیدائش مانی ہے اب کس کو سچا اور کس کو جھوٹا مانیں ؟

(جواب) اس میں سب سچے کوئی جھوٹا نہیں۔ جھوٹا وہ ہے جو اُلٹا سمجھتا ہے۔ کیونکہ پرمیشور نمت (علت فاعلی) اور پرکرتی دنیا کا اُپادان کارن (علت مادی) ہے + جب مہاپرلے ہوتا ہے تب اُس کے بعد آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور جب آکاش اور وایو کا پرلے نہیں ہوتا اور اگنی وغیرہ کا ہوتا ہے تو اگنی (حرارت) وغیرہ کی ترتیب سے اور جب (ودیت) اگنی یعنی حرارت برق کا بھی ناش نہیں ہوتا تب پانی کی ترتیب سے دُنیا ہوتی ہے یعنی جس جس پرلے میں جہاں جہاں تک پرلے ہوتا ہے وہاں وہاں سے دُنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ پُرش اور ہرنیہ گربھ وغیرہ کے معنے پہلے باب میں لکھ آئے ہیں + وے سب پرمیشور کے نام ہیں۔ لیکن اختلاف اُس کو کہتے ہیں کہ ایک کام میں ایک ہی معاملہ پر اختلاف بیان ہو۔ دیکھو چھ شاستروں میں اختلاف نہ ہونا اس طرح ثابت ہے +

میمانسا میں لکھا ہے کہ۔ ۲۳ " ایسا کوئی بھی معلول دُنیا میں نہیں ہوتا جس کے بنانے میں کرم چیشٹا (حرکت فعل) نہ کی جاوے " +

ویشیشک میں لکھا ہے کہ۔ ۲۴ " وقت لگے بغیر بن ہی نہیں سکتا " +

(از مترجم ستیارتھ پرکاش) ؎ یعنی اگر پانچوں بھوتوں (عناصر) کی پرلے ہو جاتی ہے تو از سر نو دُنیا کی پیدائش ہوتی ہو تو اس میں ترتیب آکاش سے شروع ہوتی ہے یعنی پہلے آکاش ہوتا ہے پھر ہوا۔ پھر آگ۔ پھر پانی۔ اور پھر زمین لیکن اگر پوری پرلے نہ رہا ہو بلکہ ادھوری اور صرف چند ہی پرلے ہو مثلاً ہوا تک پرلے ہوئی ہے تو ہوا سے ہی ترتیب شروع ہوگی لیکن اگر آگ تک پرلے ہوئی ہے تو دوبارہ پیدائش عالم میں آگ سے ہی ترتیب شروع ہوگی اسی طرح اگر پانی تک پرلے ہوئی ہے تو پانی سے ہی ترتیب شروع ہوگی۔ علیٰ ہذا۔

واضح ہو کہ آکاش کی کبھی پرلے نہیں ہوتی کیونکہ وہ اتصال سے پیدا نہیں ہوتا +

یا ایک سی +

(جواب) جیسی کہ اب ہے ویسی پہلے تھی اور آگے بھی ایسی ہی ہوگی۔ اختلاف نہیں ہوتا +

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथापूर्वमकल्पयत् । दिवं च
पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ॥ ऋ० ॥ म० १० । सू० १९ । मं० ३ ॥

رگ ۔ ١٠ ۔ ٩ ۔ ٣

(دھاتا) پرمیشور نے جس طرح پہلے کلپ میں سورج چاند بجلی۔ پرتھوی انترکش وغیرہ کو بنایا تھا اُسی طرح اُس نے اب بھی بنائے ہیں اور آگے بھی ویسے ہی بنا دے گا۔ پرمیشور کے کام بے خطا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ یکساں ہی ہوا کرتے ہیں۔ جو کم علم والا ہو اور جس کا علم بڑھتا گھٹتا ہے اُسی کے کام میں بھول چوک ہوتی ہے پرمیشور کے کام میں نہیں +

دنیا کی پیدائش کے بارہ میں شاستروں کا آپس میں اختلاف نہیں ہے

١٣ ۔ (سوال) پیدائش عالم کے بارہ میں وید وغیرہ شاستروں کا اتفاق ہے یا اختلاف؟

(جواب) اتفاق ہے۔

(سوال) اگر اتفاق ہے تو

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः । आकाशाद्वायुः ।
वायोरग्निः । अग्नेरापः । अद्भ्यः पृथिवी । पृथिव्या ओषधयः ।
ओषधिभ्योऽन्नम् । अन्नाद्रेतः । रेतसः पुरुषः । स वा एष
पुरुषोऽन्नरसमयः ॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दव० अनु० १ ॥

(تیتری اُپنشد برہمانند ولی۔ انوواک ١ کا قول ہے) اُس پرمیشور اور پرکرتی سے آکاش [illegible]

[illegible] ایک ست یُگ کے برابر ہوتی ہے گویا ایک کلپ میں کل ایک ہزار چتر یُگیاں ہوتی ہیں [illegible] کی [illegible] چتر یُگیاں [illegible] ایک ہزار چتر یُگیاں [illegible] ہو جاتی ہیں +

اس حساب سے ایک کلپ میں ...... ٤٣٢٠٠٠٠٠٠٠ (چار ارب بتیس کروڑ) برس ہوتے ہیں +

ایک ہزار چتر یُگی کے زمانہ تک دنیا حالتِ ظہور میں قائم رہتی ہے اور اتنی ہی قدر زمانہ تک حالتِ غیر ظہور میں [illegible] جس کو [illegible] کہتے ہیں [illegible] جاتا ہے +

(جواب) بغیر فاعل کے کوئی بھی فعل (حرکت) اور فعل ترکیبی (حرکت ترکیبی) سے پیدا ہونیوالی شئے نہیں بن سکتی۔ جو زمین وغیرہ اشیاء ترکیب خاص سے مل کر بنی ہوئی نظر آتی ہیں وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتیں جو شئے ترکیب سے بنتی ہے وہ ترکیب سے پیشتر نہیں ہوتی اور تفریق و تقسیم کے آخیر میں نہیں رہتی۔ اگر تم اسکو نہ مانو تو سخت سے سخت پتھر ہیرے اور فولاد وغیرہ کو توڑ کر گلا یا جلا کر دیکھو کہ اُن میں ذرات جدا جدا ملے ہیں یا نہیں۔ اگر ملے ہیں تو وے زمانہ پا کر الگ بھی ضرور ہوتے ہیں ۔

یوگی کو پرمیشور ماننے والے کی تردید

(۴۳) (سوال) ازلی پرمیشور کوئی نہیں بلکہ جو صرف یوگ کا ابھیاس[1] سے اینما[2] وغیرہ سدھیوں کو حاصل کرکے سرگیہ (علیم کل) وغیرہ صفات سے موصوف گیانی ہوتا ہے اسی جیو (روح) کو پرمیشور کہتے ہیں۔

(جواب) اگر ازلی پرمیشور دنیا کا پیدا کرنے والا نہ ہو تو سادھنوں (وسائل) یعنی تدبیروں سے سدھ (صاحب کمال و قدرت) ہونیوالے جیووں کا سہارا اور زندگی کو قائم رکھنے والی دنیا اور آلات احساس کیسے بنتے اُن کے بغیر جیو کوئی سادھن (تدبیر) نہیں کر سکتا۔ اگر سادھن (اندریوں) کے کوئلک سے تدبیر نہ ہوتی تو سدھ (کامل) کہاں سے ہو جاتا۔ جیو سادھن کرکے کیسا ہی سدھ کامل ہو جائے تاہم پرمیشور کی قائم بالذات ازلی سدھی (کمال) ہے اور جس میں بیشمار سدھی (قدرتیں) موجود ہیں اُسکے برابر کوئی بھی جیو نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر جیو کا علم غایت درجہ تک بڑھ جاوے تب بھی وہ محدود علم اور قدرت والا رہتا ہے غیر محدود علم اور قدرت والا کبھی نہیں ہو سکتا۔ دیکھو کوئی بھی آجتک پرمیشور کے بنائے قانون قدرت کو بدلنے والا نہیں ہوا ہے اور نہ ہو گا۔ جیسے ازلی سدھ (قدرت والے) پرمیشور نے آنکھوں سے دیکھنے اور کانوں سے سننے کا قانون باندھا ہے۔ اُس کو کوئی بھی یوگی نہیں بدل سکتا۔ پس جیو پرمیشور کبھی نہیں ہو سکتا ۔

ہر کلپ میں دنیا کا یکساں رہنا

(۴۴) (سوال) کلپ[3] کلپانتر میں پرمیشور نے کس ڈھنگ کی دنیا بنا

(نوٹ منجانب مترجم) [1] یہاں لفظ یوگ کا ابھیاس سے ناشک کی مراد نفس کشی و ریاضت وغیرہ سے پائی جاتی ہے۔

[2] یوگ کی آٹھ سدھیوں میں سے اینما ایک سدھی ہے جس میں یوگی کا آتما لطیف سے لطیف چیز کی نسبت بھی زیادہ تر لطیف ہو کر اُس چیز کو جاننے والا ہوتا ہے۔ (دیکھو ہیڈ یش تحریری صفحہ ۱۱ مطبوعہ ست دھرم پرچارک پریس جالندھر)

[3] کلپ جو زمانہ کے نام کو کہتے ہیں۔ ایک منونتر میں اکہتر چوکڑیاں ہوتی ہیں۔ چوکڑی سے چار یگ کا مجموعی زمانہ مراد ہے جس کی تعداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ست یگ ۱۷۲۸۰۰۰ برس

(۲) تریتا یگ ۱۲۹۶۰۰۰ برس

(۳) دواپر یگ ۸۶۴۰۰۰ برس — میزان = ۴۳۲۰۰۰۰ برس

(۴) کل یگ ۴۳۲۰۰۰ برس

گائے گھوڑا نہیں اور گھوڑا گائے نہیں اس لئے سب کو ابھاؤ روپ (عدم) مانا جانا چاہئے +

(جواب) سب اشیا میں اتریتر ابھاؤ (عدم) ہو سکتا ہے لیکن

"नहि गौरश्वोऽश्वो भावरूपो वर्तत एव"

گائے میں گائے اور گھوڑے میں گھوڑے کی ہستی ہی ہے نفی کبھی نہیں ہو سکتی اگر اشیا کی ہستی نہ ہو تو پھر اتریتر ابھاؤ کس میں کہا جا سکے؟

فطرت سے ہی دنیا کی پیدائش ماننے والوں کی تردید۔

۲۷۔ نواں ناستک کہتا ہے کہ فطرت سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے جیسے پانی اور اناج کے ملنے سے کرم پیدا ہوتے ہیں۔ اور بیج مٹی پانی کے ملاپ سے گھاس درخت وغیرہ اور پتھر وغیرہ بن جاتے ہیں۔ جیسے سمندر اور ہوا کے میل سے لہریں اور لہروں سے سمندر جھاگ اور ہلدی چونا اور لیموں کے عرق ملانے سے رولی بن جاتی ہے اسی طرح تمام عالم عناصر کی تاثیر و خاصیت سے پیدا ہوا ہے اس کا بنانے والا کوئی بھی نہیں +

(جواب) اگر فطرت سے دنیا پیدا ہوتی تو فنا کبھی نہ ہوتی۔ اور جو فنا ہونا بھی طبعی مانو تو پیدائش نہ ہوگی۔ اور اگر دونوں خاصیتیں اشیا کے اندر یکجا مانو گے تو پیدائش اور فنا کی ترتیب نہ ہو سکے گی۔ اور اگر علت فاعلی سے پیدائش اور فنا مانو گے تو فاعل کو پیدائش اور فنا ہونے والے جوہر سے علیحدہ ماننا پڑے گا۔ اگر فطرت ہی سے پیدائش اور فنا ہوتی تو پیدائش اور فنا کا ایک ہی وقت ہونا ممکن نہیں ہو سکتا۔ اگر فطرت سے ہی پیدائش ہوتی ہے تو اس کرہ زمین کے نزدیک دوسری زمین چاند سورج وغیرہ کیوں پیدا نہیں ہوتے؟ اور جس جس شے کے ملاپ سے جو جو پیدا ہوتا ہے۔ وہ سب گھاس درخت اور کرم وغیرہ پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے بیج اناج پانی وغیرہ کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ بغیر ان کے نہیں۔ جیسے ہلدی چونا اور لیموں کا عرق دور دراز سے آکر خود بخود نہیں ملتے بلکہ کسی کے ملانے سے ملتے ہیں اور ان پر بھی ٹھیک اندازے سے ملانے پر رولی بنتی ہے۔ کم و بیش یا بے قاعدہ کرنے سے رولی نہیں بنتی ویسے ہی جب تک پرمیشور پرکرتی کے ذرات کو علم اور حکمت سے نہیں ملاتا بے جان اشیا خود بخود کسی مقصد کو پورا کرنے کیلئے کوئی خاص شے نہیں بن سکتیں لہذا فطرت وغیرہ سے دنیا نہیں بنتی بلکہ پرمیشور کے بنانے سے ہی بنتی ہے

دنیا کو ازلی و ابدی ماننے والوں کی تردید۔

۲۸۔ (سوال) اس دنیا کا فاعل نہ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا بلکہ ازلی زمانے سے جیسی کی تیسی قائم ہے نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی نہ کبھی فنا ہوگی +

(نوٹ) مطلب یہ ہے کہ اشیا میں ایک میں دوسرے کے نہ ہونے کو اتریتر ابھاؤ کہتے ہیں +

میں قائم ہوتا ہے۔ خواب میں اپنی کو بادشاہ ہو بہو دیکھتا ہے۔ جیسے گہری نیند میں خارجی چیزوں کے محسوس نہ ہونے کی صورت میں بھی وہ خارجی چیزیں موجود رہتی ہیں ویسے ہی پہلے میں بھی جو ہر علت قائم رہتی ہے۔ اگر افرادِ خیال کے بغیر خواب نظر آوے تو جنم کے اندھے کو بھی خواب میں صورتیں نظر آنی چاہئیں۔ اس لئے اس حالتِ خواب میں اُن کا محض علم موجود ہے اور باہر وہ سب اشیاء موجود ہیں ۔

(سوال) جیسے جاگرت (عالم بیداری) کی چیزیں خواب میں اور بیداری و خواب دونوں کی باتیں گہری نیند میں زائل ہو جاتی ہیں ویسے جاگرت (عالم بیداری) کی اشیاء کو بھی مثل خواب مانا چاہئے۔

(جواب) ایسا کبھی نہیں مان سکتے کیونکہ خواب اور گہری نیند میں صرف بیرونی اشیاء کی لاعلمی ہوتی ہے نیستی نہیں۔ جیسے کسی کے پیچھے کے دیکھے بہت سی اشیاء غائب رہتی ہیں اُن کی نیستی نہیں ہوتی ویسے ہی خواب اور گہری نیند کی بات ہے۔ لہٰذا جو پہلے کہہ آئے ہیں کہ پرمیشور روح اور مادی علت ابدی و ازلی ہیں وہی درست ہے۔

معلول کو ازلی ماننے والوں کی تردید۔

۴۴ - چھٹا ناستک کہتا ہے کہ پانچ مجموعوں کے ازلی ہونے سے سب عالم ازلی ہے۔

(جواب) یہ بات درست نہیں کیونکہ جن اشیاء کی پیدائش اور فنا کا باعث دیکھنے میں آتا ہے اگر وے سب ازلی ہوں تو کیا باعث ہے کہ سب کثیف عالم اور جسم برتن کپڑا وغیرہ کو پیدا اور فنا ہوتے کو دیکھتے ہیں۔ اس لئے معلول کو ازلی نہیں مان سکتے۔

موجودات میں تعلق باہمی نہ ماننے والوں کی تردید۔

۴۵ - ساتواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیاء جدا جدا ہیں کوئی شے باہم ایک نہیں ہے جس جس شے کو ہم دیکھتے ہیں اس میں دوسری کسی شے کا کچھ بھی تعلق نہیں معلوم ہوتا۔

(جواب) حصوں میں کل۔ زمانہ (جس میں کہ وہ موجود ہو) آکاش۔ پرمیشور۔ اور ذات (جنس) جدا جدا اشیاء کے مجموعوں میں ایک ہی ہیں۔ اُن سے کوئی شے علیحدہ نہیں ہو سکتی اس لئے سب اشیاء علیحدہ علیحدہ نہیں۔ صرف اپنی ذات سے جدا جدا ہیں اور فرداً فرداً موجودات میں فرد بھی ایک ہے۔

ابھاؤ روپ ماننے والوں کی تردید۔

۴۶ - آٹھواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیاء میں باہمی ابھاؤ کے ثابت ہونے سے سب ابھاؤ روپ (معدوم) ہیں۔ جیسے

"अनश्वो गौ : अगौरश्व:

یعنی اپنی مرضی سے انسان کو کرموں کا پھل نہیں دے سکتا۔ بلکہ جیسا فعل جیو روح کرتا ہے ویسا ہی پھل پرمیشور دیتا ہے۔

> بغیر علت کے معلول ماننے والوں کی تردید۔

۴۳۔ چوتھا ناستک کہتا ہے کہ بدون علت کے اشیا کی پیدائش ہوتی ہے جیسے ببول وغیرہ درختوں کے کانٹے تیز نوک والے دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب جب دنیا کی پیدائش کا شروع ہوتا ہے تب تب جسم وغیرہ اشیا بدون علت کے ہوتی ہیں۔

(جواب) جس سے شے پیدا ہوتی ہے وہی اس کی علت ہے۔ کانٹے دار درخت کے بغیر کانٹے پیدا کیوں نہیں ہوتے؟

> سب پیدا شدنی کو حادث ماننے والوں کی تردید۔

۴۴۔ پانچواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیا پیدا اور فنا ہونے والی ہیں اس لئے سب انتیہ (حادث) ہیں۔

श्लोकार्धेन प्रवक्ष्यामि यदुक्तं ग्रन्थकोटिभिः ।
ब्रह्म सत्यं जगत् मिथ्या जीवो ब्रह्मैव नापरः ॥

یہ کسی کتاب کا شلوک ہے۔ نوین ویدانتی (جو ہمہ اوست کے معتقد) لوگ پانچویں ناستک کے درجے میں ہیں۔ کیونکہ وہ ایسا کہتے ہیں کہ کروڑوں کتابوں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پرمیشور برحق دنیا جھوٹی یا فانی اور روح خدا سے علیحدہ نہیں۔

(جواب) اگر سب کی ازلیت ازل سے ہے تو سب حادث نہیں ہو سکتا۔

(سوال) سب کی ازلیت بھی حادث ہے جیسے آگ لکڑیوں کو فنا کر کے آپ بھی فنا ہو جاتی ہے۔

(جواب) جو شے بحالت محسوس ہوتی ہے تو اس کا زمانۂ حال میں (عدم) کہنا اور بغیر نہایت لطیف علت کو حادث کہنا کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا جو ویدانتی لوگ برہم (خدا) سے عالم کی پیدائش مانتے ہیں تو برہم کے برحق ہونے سے اس کا معلول فانی (مطلق یا معدوم مطلق) کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر خواب۔ رسی۔ سانپ وغیرہ کی طرح وہمی کہیں تو بھی نہیں بن سکتا کیونکہ کلپنا (وہم) عرض (صفت) ہے عرض (صفت) سے جوہر (موصوف) اور جوہر سے عرض علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ جب وہم کا کرنے والا ازلی ہے تو اس کا وہم بھی ازلی ہونا چاہئے نہیں تو اس کو بھی حادث مانو جیسے بے دیکھی سنی بات کا خواب کبھی نہیں آتا بلکہ جو جاگرت یعنی عالم بیداری میں چیزیں موجود ہیں ان کے ساکشات تعلق سے پرتیکش وغیرہ علم ہونے پر ان کا نقش یعنی اثر خیال صورت علم ذہن

(نوٹ منجانب مترجم) علہ واقعی یا بے شک و شبہ۔ ﷲ علم الیقین وغیرہ۔

सर्वमनित्यमुत्पत्ति विनाशधर्मकत्वात् ॥ ५ ॥
सर्वं नित्यं पञ्चभूतनित्यत्वात् ॥ ६ ॥
सर्वं पृथग् भावलक्षणपृथक्त्वात् ॥ ७ ॥
सर्वमभावो भावेष्वितरेतराभाव सिद्धेः ॥ ८ ॥ न्याय सू० ॥
अ० ४ । आ० १ ॥ نیائے سو۔ ۴۔۱

شونیہ وادیوں کا کھنڈن

۱۹ - (سوال) بعض ناستک لوگ ایسا کہتے ہیں۔ کہ شونیہ (خلا یا نیستی) ہی ایک شے ہے پیدائش سے پہلے شونیہ تھا۔ اخیر میں شونیہ ہوگا کیونکہ جو ہستی یعنی موجود شے ہے اس کی نیستی ہو کر شونیہ ہو جائیگا ◆

(جواب) شونیہ۔ آکاش۔ غیر محسوس۔ تنے۔ خلا اور نکتے کو بھی کہتے ہیں۔ پس شونیہ بے جان شے ہے اس شونیہ میں سب اشیا غیر محسوس رہتی ہیں۔ جیسے ایک نقطہ سے خط۔ خطوں سے گول شکل بنتی ہے۔ اسی طرح شونیہ یعنی پرمانوؤں سے اکثر زمین اور پہاڑ وغیرہ پرمیشور کی صنعت اور حکمت کے ذریعہ بنتے ہیں اور شونیہ کا جاننے والا شونیہ نہیں ہوتا ◆

نیستی سے ہستی ماننے والوں کی تردید۔

۲۰ - (سوال) دوسرا ناستک کہتا ہے کہ نیستی سے ہستی کی پیدائش ہے جیسے بیج کی صورت بدلے بغیر انکر پیدا نہیں ہوتا اور بیج کو توڑ کر دیکھیں تو انکر کا عدم ہے جب اول انکر نظر نہیں آتا تھا تو نیستی سے ہستی ہوئی ◆

(جواب) جو بیج کی صورت بدلتا ہے وہ اول ہی بیج میں تھا جو نہ ہوتا تو اس کی صورت کون اختیار کرتا وہ کبھی پیدا نہ ہوتا ◆

کرم ہی کو ایشور ماننے والوں کی تردید۔

۲۱ - (سوال) تیسرا ناستک کہتا ہے کہ کرموں کا پھل انسان کے فعل کرنے سے نہیں حاصل ہوتا۔ کتنے ہی فعل کے بدون پھل دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ کرموں کا پھل ملنا پرمیشور کی مرضی پر ہے۔ جس کرم کا پھل پرمیشور دینا چاہے دیتا ہے۔ جس کا پھل دینا نہیں چاہتا نہیں دیتا۔ اس لئے کرموں کا پھل پرمیشور کے اختیار میں ہے ◆

(جواب) جو کرموں کا پھل (بلا لحاظ کرموں کے) پرمیشور دیتا ہو تو بغیر کرم کئے پرمیشور پھل کیوں نہیں دیتا؟ پس جیسا کرم انسان کرتا ہے ویسا ہی پھل پرمیشور دیتا ہے۔ اس لئے پرمیشور خود مختار

(۱) شونیہ خلا۔ مترجم (۲) ناستک ایشور کی ہستی سے منکر ◆

اور زمین کے بغیر سب اناجوں کی پیداوار وغیرہ ہوتی تھی۔ ویسا ہی علت کے بغیر معلول کا ہونا ممکن ہے جیسے کوئی کہے کہ

"मम मातापितरौ न स्तोऽहमेवमेव जातः। मम मुखे जिह्वा नास्ति वदामि च" ॥

یعنی میرے ماں باپ نہ تھے میں ویسے ہی پیدا ہوگیا ہوں۔ میرے منہ میں زبان نہیں ہے لیکن بولتا ہوں۔ بِل یا سوراخ میں سانپ نہ تھا لیکن نکل آیا۔ میں کہیں نہیں تھا۔ یہ بھی کہیں نہ تھے لیکن یہ سب لوگ آئے ہیں۔ ایسی ناممکن بات بے سروپا راگ یعنی بے ہوش شخص کی بڑ جیسی ہے۔

آخری علت کی علت نہیں ہوتی۔

۱۸۔ (سوال) اگر علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو علت کی علت کیا ہے؟

(جواب) جو علت اول ہیں۔ وہ کسی کے معلول نہیں ہوتے اور جو کسی کی علت اور کسی کا معلول ہوتا ہے وہ دوسری علت کہلاتی ہے۔ جیسے مٹی گھڑے وغیرہ کی علت اور جل وغیرہ کا معلول ہوتا ہے۔ لیکن جو علت اول پرکرتی ہے وہ ازلی ہے۔

मूले मूलाभावादमूलं मूलम् ॥ सांख्य द० अ० १ । सू० ६७ ॥

سانکھیہ ۱-۶۷

مُول کا مُول یعنی علت کی علت نہیں ہوتی (سانکھ ۱-۶۷)

اس لئے جس کی علت نہ ہو وہ سب معلولوں کی علت ہوتی ہے کیونکہ کسی معلول کی ابتدا میں تین علتیں ضرور ہوتی ہیں۔ جیسے کپڑا بنانے سے پیشتر جولاہا، روئی کا سوت اور نلی وغیرہ موجود ہوں تو کپڑا بنایا جاتا ہے اسی طرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور، پرکرتی، کال (زمانہ) اور آکاش اور جیو جو ازلی ہیں موجود ہوتے ہیں۔ ان سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو دنیا بھی نہ ہو۔

अथ नास्तिका आहुः—शून्यं तत्त्वं भावो विनश्यति वस्तुधर्मत्वाद्विनाशस्य ॥ १ ॥ सांख्य द० अ० १ । सू० ४४ ॥ سانکھیہ

अभावाद् भावोत्पत्तिर्नानुपमृद्य प्रादुर्भावात् ॥ २ ॥

ईश्वरः कारणं पुरुषकर्माफल्यदर्शनात् ॥ ३ ॥

अनिमित्ततो भावोत्पत्तिः कण्टकतैक्ष्ण्यादिदर्शनात् ॥ ४ ॥"

ہے اور مکمل ہیں۔ اس لئے ان میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ پس صرف شکتیمان (قادر مطلق) کے معنے صرف اسی قدر ہیں کہ پرمیشور کسی کی مدد کے بغیر اپنے سب کام پورے کر سکتا ہے۔

غیر مجسم پرمیشور ہی دنیا کو بناتا ہے۔

۱۵۔ (سوال) پرمیشور مجسم ہے یا غیر مجسم؟ اگر غیر مجسم ہے تو ہاتھ وغیرہ آلات کے بغیر دنیا کو نہ بنا سکے گا۔ اور مجسم ہے تو کوئی اعتراض عاید نہیں ہوتا۔

(جواب) پرمیشور غیر مجسم ہے۔ جو مجسم ہو وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا کیونکہ جو محدود طاقت والا مکان وقت اور اشیاء سے محدود۔ بھوک پیاس، چھیدا، سردی گرمی۔ بخار درد وغیرہ کے تابع ہو۔ اُس میں جیو کے سوا ہے پرمیشور کے اوصاف کبھی نہیں ہو سکتے۔ جیسے تم اور ہم چونکہ مجسم ہیں۔ اس وجہ سے ترسرینو[1]، انو، پرمانو۔ اور پرکرتی کو اپنے بس میں نہیں لا سکتے۔ ویسے ہی اگر پرمیشور بھی جسم والا ہو تو ان لطیف اشیاء سے عالم کثیف نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ پرمیشور محسوس کرنے کے مادی حواس ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء سے مبرا ہے۔ مگر وہ اپنی لامحدود طاقت۔ قدرت اور ہمت سے سب کام کرتا ہے جن کو جیو اور پرکرتی نہیں کر سکتے۔ چونکہ وہ پرکرتی سے بھی لطیف اور ان کے اندر موجود ہے۔ اسی لئے وہ ان کو لے کر دنیا کی شکل میں بنا دیتا ہے۔

پرمیشور دنیا کی علت فاعلی ہے

۱۶۔ (سوال) جیسے انسان وغیرہ کے ماں باپ مجسم ہیں اُن کی اولاد بھی مجسم ہوتی ہے اگر وہ غیر مجسم ہوتے تو ان کے لڑکے بھی غیر مجسم ہوتے۔ اسی طرح اگر پرمیشور غیر مجسم ہو تو اس کا بنایا ہوا عالم بھی غیر مجسم ہونا چاہئے۔

(جواب) یہ تمہارا سوال بچوں کا سا ہے کیونکہ ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ پرمیشور علت کا اپادان کارن (علت مادی) نہیں۔ بلکہ نمت کارن (علت فاعلی) ہے اور جو یہ عالم کثیف ہے اُسکے پرکرتی اور پرمانو یا اپادان کارن ہیں جو غیر مجسم مطلق نہیں بلکہ پرمیشور کے مقابلہ میں کثیف اور دیگر اشیاء معلول سے لطیف صورت رکھتے ہیں۔

ہستی سے نیستی نہیں ہو سکتی۔

۱۷۔ (سوال) کیا علت کے بغیر پرمیشور معلول نہیں بنا سکتا؟

(جواب) نہیں۔ کیونکہ جو نیست ہے یعنی جس کا وجود نہیں اُس کا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے۔ جیسے کوئی گپ ہانک دے کہ میں نے بانجھ کے لڑکے اور لڑکی کی شادی دیکھی اور وہ انسان کے سینگ کی کمان اور آکاش کے پھول کی مالا پہنے ہوئے تھے۔ سراب کے پانی میں غسل کرتے اور گندھرب نگر[2] شہر میں رہتے تھے وہاں بادل کے بغیر بارش

(نوٹ منجانب مترجم) [1] مادہ کا نہایت آخری جزو پرمانو کہلاتا ہے۔ دو پرمانو کا ایک انو ہوتا ہے۔ دو انو کا ایک دونیک اور تین دونیک کا ایک ترسرینو ہوتا ہے۔ پرکرتی مادہ کی حالت اصلی کا نام ہے۔ [2] شاعرانہ مبالغہ میں ایک فرضی شہر کا نام ہوا کرتا ہے جو [illegible]

پھر اُس کاریکا کے مصنف نے زمانۂ حال میں بھی عالم معدوم لکھا۔ یہ بالکل ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ جس کو دلیل کرنے والا دمینوں سے مانتا اور حاصل کرتا ہے وہ ہرگز خلاف نہیں ہو سکتا ۔

دُنیا کے بنانے کا مقصد

۱۲۔ (سوال) دُنیا کے بنانے سے پرمیشور کی کیا غرض ہے؟

(جواب) نہ بنانے میں کیا غرض ہے؟

(سوال) اگر نہ بناتا تو آرام سے رہتا اور جیووں کو بھی سُکھ دُکھ نہ ہوتا۔

(جواب) یہ سُست اور کاہل وجودی لوگوں کی باتیں ہیں۔ اہل ہمت لوگوں کی نہیں۔ اور جیووں کو پرلے میں کیا سُکھ یا دُکھ ہے۔ اگر دُنیا کے سُکھ دُکھ کا اندازہ کیا جائے تو سُکھ کئی گُنا زیادہ ہوتا ہے اور بہت سی پاک آتمائیں مکتی کے تدابیر میں مشغول ہو کر مکتی کے سرور کو بھی حاصل کرتی ہیں پرلے میں جیو اس طرح نکمے پڑے رہتے ہیں جیسے کوئی گہری نیند میں پڑا ہو۔ اور اگر ایشور دُنیا نہ بناتا تو جو پاپ یا پُن جیووں نے پرلے سے پہلے کئے تھے اُن کا پھل پرمیشور کیسے دے سکتا اور جیو اُس پھل کو کس طرح بھوگ سکتے؟ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ آنکھ کے بنانے کا کیا مدعا ہے تو تم یہی کہو گے کہ دیکھنا۔ تو پھر جو پرمیشور میں دُنیا کے بنانے کا علم۔ طاقت اور فعل ہے اس کا دُنیا کے بنانے کے سوائے اور کیا مدعا ہے؟ آپ اس کے سوائے اور کوئی دوسرا مدعا نہ بتا سکو گے اور پرمیشور کے صفات۔ پرورش۔ رحم وغیرہ اوصاف بھی تب ہی بامعنے ہو سکتے ہیں جبکہ وہ دُنیا کو بناوے۔ اس کی لا محدود طاقت دُنیا کی پیدائش قیام۔ فنا اور انتظام کرنے ہی سے صحیح (بامعنے) ہے۔ جیسے آنکھ کی ذاتی صفت دیکھنا ہے ویسے ہی پرمیشور کی طبعی صفت بھی دُنیا کو پیدا کر کے سب جیووں کو بے شمار سامان راحت دیکر بھلائی کرنا ہے ۔

بیج (علت) معلول سے پہلے ہوتی ہے

۱۳۔ (سوال) بیج پہلے ہے یا درخت؟

(جواب) بیج۔ کیونکہ بیج۔ وجہ۔ سبب۔ باعث اور علت وغیرہ الفاظ ایک ہی معنے والے اور مترادف ہیں۔ چونکہ علت کا نام بیج ہے اس لئے وہ معلول سے پہلے ہوتا ہے ۔

قادر مطلق سے کیا مراد ہے

۱۴۔ (سوال) جب پرمیشور قادر مطلق ہے تو وہ علت اور جیو کو بھی پیدا کر سکتا ہے اور اگر نہیں کر سکتا تو قادر مطلق بھی نہیں ہو سکتا؟

(جواب) قادر مطلق لفظ کے معنے پہلے لکھ آئے ہیں۔ مگر کیا قادر مطلق وہ کہلاتا ہے جو ناممکن بات کو بھی کر سکے؟ اگر کسی ناممکن بات یعنی جیسے علت کے بدون معلول کو کر سکتا ہے تو کیا بغیر علت دوسرا پرمیشور بھی پیدا کر سکتا، خود مر سکتا اور غیر ذی شعور۔ دُکھی۔ غیر منصف۔ ناپاک اور بدکار وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ جو قدرتی اصول ہیں مثلاً آگ گرم۔ پانی ٹھنڈا اور مٹی وغیرہ تمام غیر ذی شعور ہیں اُن کی طبعی صفت کو پرمیشور بھی نہیں بدل سکتا۔ اور پرمیشور کے اصول

علت مادی کے مطابق معلول میں بھی گُن ہوتے ہیں۔ حالانکہ برہم سچّدانند سروپ بہت مطلق عین علم۔ عین راحت ہے۔ اور دُنیا اُس کے برعکس معلول ہونے کی وجہ سے ناپائدار غیر ذی شعور اور راحت و سرور سے خالی ہے۔ برہم غیر پیدا شدہ اور دنیا پیدا ہوئی ہے۔ برہم غیر محسوس اور دُنیا محسوس ہے۔ برہم لازوال اور دنیا بازوال ہے۔ اگر زمین وغیرہ کائنات برہم کا معلول ہوتیں تو ان میں جو حالت معلول میں غیر ذی شعور وغیرہ صفات پائی جاتی ہیں وہ برہم میں بھی ہونی چاہئیں تھیں۔ یعنی جس طرح زمین وغیرہ غیر ذی شعور ہیں اُسی طرح برہم بھی غیر ذی شعور ہو جائیگا یا جس طرح پرمیشور ذی شعور ہے۔ اُسی طرح اس کے معلول زمین وغیرہ بھی ذی شعور ہونے چاہئیں۔ اور جو مکڑی کی مثال دی وہ تمہارے مت کو ثابت نہیں بلکہ رد کرتی ہے۔ کیونکہ جالے کی علت مادی غیر ذی شعور جسم ہے اور علت فاعل مکڑی کا جیو آتما ہے یہ بھی پرمیشور کی عجیب و غریب صنعت کا ظہور ہے کیونکہ دوسرے جانوروں کے جسم سے جیو ایسے نہیں نکال سکتے۔ اسی طرح موجود کُل برہم اپنے اندر موجود پرکرتی اور پرمانو کی علت سے عالم کثیف کو بنا کر یعنی اس کو کثافت خارجی عطا کر کے آپ اُس کے اندر موجود رہ کر شاہد کُل اور عین سرور ہے۔ جو آپ نے ایکشن یعنی علم غور اور ارادہ کیا کہ میں تمام عالم کو بنا کر ظاہر ہوؤں یعنی جب دُنیا پیدا ہوتی ہے تب ہی جیووں کے غور، علم، تصور، وعظ اور سننے سے پرمیشور ظاہر ہوتا ہے۔ وہ تمام اشیاء کثیف کے اندر موجود ہے۔ جب پرلے ہوتی ہے۔ تب اُس کو پرمیشور اور نجات یافتہ جیووں کے سوائے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور جو یہ آپ کا کہنا ہے وہ غلطی پر مبنی ہے کیونکہ پرلے میں عالم کا ظہور نہ تھا اور دُنیا کے اختتام یعنی پرلے کے شروع سے لیکر جب تک دوسری بار دُنیا پیدا نہ ہو تب تک بھی دنیا کی علت لطیف ہو کر ظہور والی نہیں ہوتی کیونکہ۔

तम आसीत्तमसा गूळ्हमग्रे ॥ ऋ० मं० १०। सू० १२९। मं० ३॥

رگ۔ ۱۰۔ ۱۲۹۔ ۳

आसीदिदं तमोभूतमप्रज्ञातमलक्षणम्।
अप्रतर्क्यमविज्ञेयं प्रसुप्तमिव सर्वतः॥ मनु० १। ५॥

منو۔ ۱۔ ۵

یعنی یہ کائنات پیدائش سے پیشتر پرلے میں تاریکی میں چھپی ہوئی تھی اور پرلے کے شروع ہونے کے بعد بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ اس وقت اس دُنیا کو نہ کوئی جان سکتا تھا نہ بحث کر سکتا تھا اور نہ علامات ظاہری سے بذریعہ حواس اُس کا علم ہو سکتا تھا اور نہ ہوگا کیونکہ اُس کا علم صرف زمانہ حال ہی میں ہوتا ہے اور اسی حالت میں وہ علامات ظاہری سے نمایاں اور جاننے کے لائق ہوتا ہے اور ٹھیک ٹھیک جانا جاتا ہے۔

سے درخت بن جاتے ہیں اور آگ وغیرہ چیزوں کے ملاپ سے بگڑ بھی جاتے ہیں۔ لیکن ان کا باقاعدہ بننا یا بگڑنا پرمیشور اور جیو کے اختیار میں ہے ۔

سادھارن کارن کی مثال اور تشریح

۱۰۔ جب کوئی چیز بنائی جاتی ہے۔ تب مختلف ذریعوں یعنی علم، گیان، طاقت، ہاتھ اور طرح طرح کے آلات اور مکان، وقت اور آکاش وغیرہ علت آلہ وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً گھڑے کا بنانے والا کمہار علت فاعلی ہے مٹی علت مادی ہے۔ اور چاک ڈنڈا وغیرہ علت آلی اور مکان۔ وقت۔ جگہ۔ روشنی۔ آنکھ ہاتھ۔ علم۔ حرکت وغیرہ عام علت اور علت آلی ہوتے ہیں۔ ان تین علتوں کے بغیر کوئی شے بھی نہیں بن سکتی اور نہ بگڑ سکتی ہے ۔

نوین ویدانتیوں کے بموجب ایشور دنیا کی علت فاعلی و مادی دونوں نہیں ہو سکتا

۱۱۔ (سوال) نئے ویدانتی لوگ صرف پرمیشور ہی کو دنیا کی مشترک علت فاعلی و مادی مانتے ہیں ۔

यथोर्णनाभिः सृजते गृह्णते च ॥ मुण्डकोपनि० मुं० १। खं० १। मं० ७॥

منڈک ۔۔۔۔

یہ اپنشد کا قول ہے جس طرح مکڑی باہر سے کوئی شے نہیں لیتی۔ اپنے ہی اندر سے تار نکال کر جالا بنا خود اس میں کھیلتی ہے۔ اسی طرح برہم بھی اپنے اندر سے دنیا کو بنا اور خود دنیا کی صورت اختیار کر کے اپنے آپ کھیل رہا ہے۔ اس برہم نے خواہش و آرزو کی کہ میں عالم کثرت میں آؤں یعنی بشکل عالم بن جاؤں ارادہ کرتے ہی وہ دنیا کی صورت بن گیا۔ کیونکہ

आदावन्ते च यन्नास्ति वर्त्तमानेऽपि तत्तथा ॥ गौड़पादीय कारिका श्लो० ३१॥

گوڑپاد کارکا ۔۔۔

یہ ماندوکیا اپنشد پر کارکا ہے کہ جو پہلے نہ ہو اور آخر میں نہ رہے وہ درمیان میں بھی نہیں ہے چونکہ پیدائش عالم سے پیشتر دنیا نہ تھی برہم تھا اور پرلے کے آخر میں دنیا نہ رہیگی تو درمیان میں بھی یہ تمام عالم برہم کیوں نہیں ؟

(جواب) اگر تمہارے کہنے کے مطابق دنیا کی علت مادی برہم ہووے تو وہ برہم تبدیل و تغیر پذیر ہونے کے قابل ہو جائیگا۔ علاوہ ازیں علت مادی کے صفت، فعل اور عادات معلول میں بھی آتے ہیں۔

कारणगुणपूर्वकः कार्य्यगुणो दृष्टः ॥ वैशेषिक ॥ अ० २। आ० १। सू० २४॥

ویشیشک ۔۔۔۔

جس طرح جسم کے اعضا جب تک جسم کے ساتھ رہتے ہیں تب تک کام کے اور الگ ہونے سے نکمے ہو جاتے ہیں اسی طرح بات اپنے محل و موقع پر با معنی اور اپنے موقع سے الگ ہو جانے پر یا کسی دوسرے کے ساتھ ملانے سے بے معنی ہو جاتی ہے۔ سنو اس کے یہ معنے ہیں ۔

اے جیوا تو پرمیشور کی عبادت کر جس پرمیشور سے عالم کی پیدائش۔ قیام اور پرورش ہوتی ہے۔ جس کے بنانے اور قائم رکھنے سے یہ تمام مخلوقات عالم وجود میں آئی ہے یا جس کا ہر جسم کے ساتھ رہنے کا تعلق ہے اس پرمیشور کو چھوڑ کر دوسرے کی اپاسنا (عبادت) نہیں کرنی چاہئیے۔ اس چیتن ماتر (عین علم) اجر (لازوال) ہمیشہ یکساں رہنے والے پرمیشور کی ذات میں مختلف چیزیں شامل نہیں ہیں بلکہ سب اپنی اپنی ذات سے الگ اور پرمیشور کے ضبط میں قائم ہیں ۔

تین علتوں کا بیان

۷ ۔ (سوال) عالم کی علتیں کتنی ہوتی ہیں ۔

(جواب) تین۔ ایک نمت (علت فاعلی) دوسری اپادان (علت مادی) تیسری سادھارن (علت آلی) (علت عام)۔

نمت کارن (علت فاعلی) اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بنانے سے کوئی شے بن سکے اور جس کے نہ بنانے سے کچھ نہ بنے جو خود کسی سے نہ بنا ہو اور دوسری چیزوں کو بنا کر مختلف صورتوں میں ظاہر کرے ۔

دوسرا اپادان کارن (علت مادی) اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بغیر کچھ نہ بنے اور وہ بنانے سے مختلف صورتوں میں ظاہر ہو اور پھر بگڑ جائے ۔

تیسرا سادھارن کارن (علت آلی) اس کو کہتے ہیں کہ جو بنانے کا آلہ اور عام علت ہو ۔

نمت کارن کی دو قسمیں

۸ ۔ علت فاعلی دو قسم کی ہے۔ ایک تمام کائنات کو حالت علت سے معلول بنانے والا قائم رکھنے والا اور فنا کرنے والا اور سب کا انتظام کرنے والا اور مقدم علت فاعلی پرماتما ہے ۔

دوسرا پرمیشور کی کائنات میں سے اشیا کو لیکر کئی طریقے سے مختلف چیزیں بنانے والا عام علت فاعلی جیو ہے ۔

اپادان کارن کی مثال اور تشریح

۹ ۔ علت مادی پرکرتی اور پرمانو (ذرے) ہیں جس کو تمام کائنات کے بنانے کا سامان کہتے ہیں۔ وہ بے جان ہونے کی وجہ سے خود بخود معلول نہیں بن سکتی اور نہ خود بگڑ کر بحالت علت آ سکتی ہے۔ بلکہ دوسرے کے (معلول) بنانے سے بنتی اور (معلول) بگاڑنے سے حالت علت میں آتی ہے۔ کہیں کہیں بے جان یعنی جڑ بھی معلول جڑ کے بنانے اور بگاڑنے میں علت ہو جاتی ہے۔ مثلاً پرمیشور کے بنائے ہوئے بیج زمین پر گر کر پانی ملنے

तदैक्षत बहु: स्यां प्रजायेयेति । सोऽकामयत बहु: स्यां प्रजायेयेति ॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दवल्ली । अनु० ६ ॥

پھر وہی پرمیشور اپنی خواہش سے عالم کثرت میں آگیا۔

सर्वं खल्विदं ब्रह्म नेह नानास्ति किञ्चन ।

۷- جواب - ان حوالوں کے معنے کیوں بگاڑتے ہو؟ کیونکہ انہی آپ کے شلوکوں میں لکھا ہے کہ

ویدانتیوں کے مسئلہ کی تائید

एवमेव खलु सोम्यान्नेन शुङ्गेनापो मूलमन्विच्छाद्भिः सोम्य शुङ्गेन तेजोमूलमन्विच्छ तेजसा सोम्य शुङ्गेन सन्मूलमन्विच्छ सन्मूलाः सोम्येमाः सर्वाः प्रजाः सदायतनाः सत्प्रतिष्ठाः छान्दो० प्र० ६ । खं० ८ । मं० ४ ॥

(सर्वंखल्०)

सर्वं खल्विदं ब्रह्म तज्जलानिति शान्त उपासीत ॥ छान्दो० प्र० ३ । खं० १४ । मं० १ ॥ और :—

नेह नानास्ति किञ्चन । कठोपनि० अ० २ । वल्ली० ४ । मं० ११ ॥

نہیں ازلی جیو اس ازلی پرکرتی کا بھوگ کرتا ہوا اس میں پھنستا ہے اور پرمیشور اس میں نہیں پھنستا اور نہ اس کو بھوگتا ہے ٭

پرکرتی کی تعریف اور اس کے معلول۔

۵ - ایشور اور جیو کی تعریف ایشور کے مضمون میں کر چکے اب پرکرتی کی تعریف لکھتے ہیں ٭

सत्त्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृतिः प्रकृतेर्महान् महतोऽहङ्कारोऽहङ्कारात् पञ्चतन्मात्राण्युभयमिन्द्रियं पञ्चतन्मात्रेभ्यः स्थूलभूतानि पुरुष इति पञ्चविंशतिर्गणः ॥

सांख्य सू० अ० १। सू० ६१॥ سانکھیہ ۶۱-۱

(ستو) (مقدار) لطافت و پاکیزگی (رج) (حرکت پذیری یا قابلیت یا مقامات حرکت) (حالت متوسط) (تم) (وزن) (کثافت یا غیر ذی شعوری) ان تینوں گنوں کا جو ایک جامع جوہر ہوتا ہے اسے پرکرتی کہتے ہیں۔ اس سے مہتتو (بدھی) اور بدھی سے اہنکار اور اس سے پانچ تن ماترا (عناصر لطیف) اور دس اندریاں (قوائے احساس) اور گیارھواں من۔ پانچ تن ماتراؤں سے پرتھوی وغیرہ پانچ بھوت (عناصر کثیف) یہ کل چوبیس ہوتے ہیں اور پچیسواں پرش یعنی جیو اور پرمیشور ہے۔ ان میں سے پرکرتی اویکاری (غیر مبدل) اور مہتتو (عقل) اہنکار (انانیت) نیز پانچ عناصر لطیف پرکرتی سے بنتے ہیں اور دس اندریوں (قوائے احساس) من (دل) اور نیز عناصر کثیف کی بھی علت مادی ہے اور پرش نہ کسی کی علت مادی (اپادان کارن) اور نہ کسی کا معلول ہے۔

(سوال)

सदेव सोम्येदमग्र आसीत् ॥१॥ छांदो० । प्र० ६। खं० २॥ असद्वा इदमग्र आसीत् ॥२॥ तैत्तिरीयोपनि० । ब्रह्मानन्दव० अनु० ७॥ आत्मैवेदमग्र आसीत् ॥३॥ बृह० अ० १। ब्रा० ४। मं० १॥ ब्रह्म वा इदमग्र आसीत् ॥४॥ शत० ११।१।१।१॥

اے عزیز یہ عالم پیدائش سے پیشتر (۱) بشکل ست (ہستی) (۲) بشکل اَست (غیر محسوس) (۳) بشکل آتما (روح) اور (۴) بشکل

۱ مہتتو اس حالت کو کہتے ہیں جس سے بدھی یا عقل یا علم یا ادراک کا ظہور ہوتا ہے جیسے کہ صفت انانیت ہو۔

(جواب) ایشور، جیو اور کائنات کی علت مادی (پرکرتی) یہ تینوں چیزیں ازلی ہیں ۔

(سوال) اس میں کیا ثبوت ہے ؟

(جواب)

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते ।
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभि चाकशीति ॥ १ ॥
ऋ० मं० १ । सू० १६४ । मं० २० ॥

رگ ۱ ۔ ۱۶۴ ۔ ۲۰

शाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥ २ ॥ यजुः० अ० ४० । मं० ८ ॥

یجر ۔ ۴۰ ۔ ۸

(ترجمہ) ہم ۔ برہم (پرمیشور) اور جیو دونوں ذی شعور اور ان میں پرورش کرنا وغیرہ صفات یکساں ہیں ان میں باہم میل (دوستی) کا تعلق ہے ۔ اور باہم ہمیشہ ملے ہوئے ہیں گویا قدیم اور ازلی ہیں ایسے ہی ورکش[1] درخت جس کی جڑیں بصورت ازلی علت اور شاخیں بصورت معلول یعنی جو حالت کثیف میں آکر پرلے کے وقت ذرات میں مل جاتا ہے تیسری ازلی شئے ہے ان تینوں کے صفت ۔ فعل اور عادت بھی ازلی ہیں ۔ جیو اور پرمیشور دونوں میں سے ایک یعنی جیو اس کائنات میں پاپ اور پن کے پھل کو اچھی طرح بھوگتا ہے ۔ اور دوسرا یعنی پرماتما کرموں کے پھل کو نہیں بھوگتا ۔ اور چاروں طرف یعنی اندر باہر سب جگہ موجود ہے ۔ جیو سے ایشور اور ایشور سے جیو اور ان دونوں سے پرکرتی اپنی ذات سے جدا ہے اور تینوں ازلی ہیں ۔

शाश्वती०: ازلی (قدیم) جیوں یعنی مخلوقات کے لئے پرمیشور نے بذریعہ الہام وید تمام علوم کو ظاہر کیا ہے ۔

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपाः । अजो ह्येको जुषमाणोऽनुशेते जहात्येनां भुक्तभोगामजोऽन्यः ॥ श्वेताश्वतरोपनिषदि । अ० ४ । मं० ५ ॥

شویتاشوتر ۔ ۴ ۔ ۵

(ترجمہ) ہم ۔ پرکرتی جیو اور پرمیشور تینوں غیر پیدائش ہیں یعنی ان کی کبھی پیدائش نہیں ہوئی اور نہ کبھی پیدا ہوتے ہیں گویا یہ تینوں اس عالم کے سبب یا علت ہیں ۔ ان کی کوئی علت

[1] ورکش سنسکرت میں درخت کو کہتے ہیں یہ لفظ ... کے معنی ... وجود کے ہیں جو معلول ہے علت اور درخت سے معلول ہو گیا ہے ۔

> پرمیشور دنیا کی اُتپتی یعنی پیدا کرنے والا ہے

۱ - اے داننگ (انسان) جس سے یہ طرح طرح کی خلقت ظاہر ہوئی ہے جو اس کو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اور جو اس دُنیا کا مالک ہے جس موجود کُل میں یہ سب دُنیا اُتپتی (پیدائش) اِستھتی (قیام) پرلے (فنا) پاتی ہے وہ پرمیشور ہے اُس کو تو جان اور دوسرے کو دنیا پیدا کرنے والا مت مان ٭ (۱)

یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا اندھیرے جیسا ناقابلِ تمیز اور آکاش کی طرح (جسم و شکل نہ رکھنے والا) تھا اور غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اس سے علیحدہ پرمیشور اس میں اور اس سے باہر موجود تھا - بعد ازاں پرمیشور اس کو اپنی قدرت سے حالتِ علت سے حالتِ معلول میں لایا ٭ (۲)

اے انسانو! جو سب سورج وغیرہ روشن چیزوں کو قائم رکھنے والا اور جس قدر عالم ہو چکا ہے اور آگے ہو گا اُس تمام کا ایک بے مثل مالک پرمیشور ہے وہ اس عالم کی پیدائش سے پہلے موجود تھا - جس نے زمین سے لیکر سورج تک تمام عالم کو پیدا کیا ہے اُس پرمیشور کی محبت سے عبادت کرنی چاہیئے ٭ (۳)

اے انسانو! جو سب کے اندر رما یا ہوا موجود کُل پرمیشور ہے اور جو غیر فانی علت مادی اور جیو کا مالک اور زمین وغیرہ غیر ذی روح اور جیو سے بھی جدا ہے - وہی موجود کُل ایشور گذشتہ آئندہ ہونے والے اور موجودہ عالم کا پیدا کرنے والا ہے - (۴) جس پرمیشور نے اپنی رچنا صنعت کاملہ سے زمین وغیرہ تمام کائنات کو پیدا کیا ہے جس سے جیو قائم ہیں جس کے اندر رہتے ہیں تمام کائنات ملیامیٹ ہوتی ہے وہ برہم ہے - اُس کے جاننے کی خواہش کرو ٭

जन्माद्यस्य यतः ॥ शारीरक सू० अ० १ । पा० १ । सू० २ ॥

شاریرک سوتر ۱ - ۱ - ۲

جس کے اختیار میں اس عالم کی پیدائش قیام اور فنا ہے وہی برہم جاننے کے لائق ہے ٭

> دُنیا کی علت فاعلی مادی اور ایشور جیو پرکرتی کے انادی ہونے کا ثبوت

۲ - (سوال) اُس دُنیا کو پرمیشور نے پیدا کیا ہے یا کسی اور نے -

(جواب) اس کائنات کو اس علت فاعلی یعنی پرماتما نے پیدا کیا ہے مگر اس کی علت مادی پرکرتی ہے ٭

(سوال) - کیا پرکرتی کو پرمیشور نے پیدا کیا؟ -

(جواب) - نہیں وہ ازلی ہے

(سوال) - ازلی کس کو کہتے ہیں اور کتنی اشیا ازلی ہیں؟ -

(نوٹ منجانب مترجم) ؎ بے جان کائنات کی علت مادی کو پرکرتی کہتے ہیں گویا پرکرتی مادہ کی حالت اوّلین کا نام ہے جس کو ناقابلِ محسوس حالت میں سامگری (قدرت) وغیرہ بھی کہتے ہیں ٭

آٹھواں باب

پیدائش قیام اور فناءِ عالم کا بیان

इयं विसृष्टिर्यत आ बभूव यदि वा दधे यदि वा न ।
यो अस्याध्यक्षः परमे व्योमन्त्सो अङ्ग वेद यदि वा न वेद ॥१॥
तम आसीत्तमसा गूढमग्रे प्रकेतं सलिलं सर्वमा इदम् ।
तुच्छ्येनाभ्वपिहितं यदासीत्तपसस्तन्महिना जायतैकम् ॥२॥
ऋ० मं० १० । सू० १२९ । मं० ७ । ३ ॥

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत् ।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥३॥
ऋ० मं० १० । सू० १२१ । मं० १ ॥

पुरुष एवेदꣳ सर्वं यद्भूतं यच्च भाव्यम् । उतामृतत्वस्ये-
शानो यदन्नेनातिरोहति ॥ ४ ॥ यजु० अ० ३१ । मं० २ ॥

यतो वा इमानि भूतानि जायन्ते येन जातानि जीवन्ति ।
यत्प्रयन्त्यभिसंविशन्ति तद्विजिज्ञासस्व तद्ब्रह्म ॥ ५ ॥ तैत्तिरी-
योपनि० भृगुवल्ली । अनु० १ ॥

جواب۔ علم بغیر شئے معلوم کے نہیں ہو سکتا۔ گائتری وغیرہ چھندوں (اوزان نظم) اور (شدج) وغیرہ اُن چھ سُروں کے علم سے مالا مال گائتری وغیرہ چھندوں کے بنانے کی طاقت سوائے علیم کل کے کسی کو نہیں ہے۔ کہ جو اس قسم کا مخزن ہو علوم شاستر بنا سکے۔ ہاں ویدوں کو پڑھنے کے بعد رشی منی لوگوں نے "ویاکرن" - (علم نحو) نِرُکت (علم لسان) عروض وغیرہ کی کتابیں علوم کی اشاعت کے لئے تصنیف کی ہیں۔ اگر پرماتما ویدوں کو ظاہر نہ کرے تو کوئی شخص کچھ بھی نہ بنا سکے! اسلئے وید پرمیشور کی کلام ہیں۔ انہیں کے مطابق سب لوگوں کو چلنا چاہئے۔ اگر کوئی کسی سے پوچھے کہ تمہارا کیا اعتقاد ہے تو یہی جواب دینا چاہئے۔ کہ ہمارا اعتقاد وید ہے یعنی جو کچھ ویدوں میں بیان کیا گیا ہے۔ ہم اُس کو مانتے ہیں۔ اب اس کے آگے پیدائش کائنات کا مضمون لکھیں گے۔ یہ مختصراً ایشور اور وید کے بارہ میں تشریح کی ہے +

عبارت مشتمعہ سے آراستہ ستیارتھ پرکاش مصنفہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی کا ساتواں باب ایشور اور ویدوں کے بیان میں ختم ہوا +

اشولاین وغیرہ رشیوں کے نام سے مشہور ہیں۔ اور منتر سنگھتا پرمیشور کے نام سے مشہور ہیں۔ جس طرح چاروں ویدوں کو پرمیشور کا بنایا ہؤا مانتے ہیں۔ اسی طرح اشولاین وغیرہ شاکھاؤں کو اُس اُس رشی کا رچنے نام سے کہ وہ مشہور ہیں بنایا ہؤا مانتے ہیں اور سب شاکھاؤں میں منتروں کے اپتائی جملے رکھ کر تشریح کی گئی ہے۔ مثلاً[1] تیتریہ شاکھا میں "इषे त्वोर्जे त्वा" ایسی ایسی طرح کی عبارت رکھ کر تشریح کی ہے۔ مگر وید سنگھتاؤں میں کسی کی عبارت نہیں رکھی۔ اس لئے پرمیشور کے بنائے ہوئے چاروں وید اصلی درخت ہیں۔ اور اشولاین وغیرہ سب شاخیں رشی منیوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ پرمیشور کی بنائی نہیں۔ جو اس مضمون کی مزید تشریح دیکھنا چاہیں وہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیں ✦

ایشور کی عین مہربانی ہے کہ اُس نے ویدوں کا گیان دیا

۰۹۔ جس طرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کی نظر کر کے اُن کی بہتری چاہتے ہیں۔ اُسی طرح پرماتما نے سب آدمیوں پر مہربانی کر کے ویدوں کو ظاہر کیا جس سے انسان اودیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھُوٹ کر ودیا و گیان[2] (ودیا سے حاصل شدہ علم) کے آفتاب کو پاکر اعلےٰ درجہ کی راحت میں رہیں۔ اور ودیا اور سکھوں کو بڑھاتے جاویں ✦

وید نتیہ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے الفاظ معنی اور تعلقات دائمی ہیں۔

۱۰۔ سوال۔ وید غیر فانی ہیں یا فانی؟

جواب۔ غیر فانی۔ کیونکہ پرمیشور کے غیر فانی ہونے کے باعث اُس کے علم وغیرہ صفات بھی غیر فانی ہیں۔ جو اشیاء غیر فانی ہیں۔ اُن کے صفات فعل وفطرت بھی غیر فانی ہیں۔ اور فانی جوہروں کے فانی ہوتے ہیں ✦

سوال۔ کیا یہ کتاب بھی غیر فانی ہیں؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ کتاب تو کاغذ اور سیاہی سے بنی ہے۔ وہ غیر فانی کیسے ہوسکتی ہے مگر جو الفاظ معنی اور تعلقات ہیں۔ وہ غیر فانی ہیں ✦

سوال۔ ایشور نے اُن رشیوں کو گیان (علم) دیا ہوگا۔ اور اُس گیان سے اُن لوگوں نے وید بنائے ہوں گے ✦

---

[1] یعنی رشیوں نے بعض بعض مضمون ویدوں سے لے کر اُس کی تشریح کی ہوئی ہے ✦

[2] گیان دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک جو حواس کے ذریعہ حاصل ہو۔ جس کو اندریہ گیان کہتے ہیں۔ جیسے روپ رس وغیرہ کا گیان۔ دُوسرا ودیا گیان جو بُدھی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ جیسے روپ۔ رس کو دیکھ کر اُس جوہر کا گیان ہونا جس میں یہ گُن موجود ہوسکتے ہیں۔ مترجم ✦

इत्यपि निगमो भवति । इति ब्राह्मणम् । नि० अ० ५ । ख० ३।४॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(رِشی گارگیہ کا قول ہے - یہ برہمن کلا ژوکت ۔ ۵-۳-۴) +

छन्दोब्राह्मणानि च तद्विषयाणि ॥ अष्टाध्या० ४ । २ ॥ ६६

"इषे त्वोर्जे त्वेति"

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(چھند اور برہمن دونوں کی پراکت علامت اُس ہو تو بہ تصور ہو سکتی ہے کہ جہاں پڑھنے والے اور جاننے والوں کی علامتوں کا تصور بھی ہو۔ اشٹادھیائی ۴-۲-۶۶) +

یہ پانینی کا سوتر ہے۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وید تو منتر بھاگ اور برہمن اُنکی شرح ہیں۔ اُس کے متعلق جو مزید دیکھنا چاہے۔ تو میری مرتب کی ہوئی رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا میں دیکھ لیوے۔ وہاں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ یہ قول کتنے ہی حوالجات کے خلاف ہونے کے باعث کا قابلِ قبول نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس قول کو مانیں تو وید کبھی قدیم نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ برہمن گرنتھوں میں بہت سے رشی۔ مہرشی راجاؤں وغیرہ کی روایات لکھی ہیں۔ روایات جس کے متعلق ہوتی ہیں۔ وہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ کتاب بھی گویا اُس کی پیدائش کے بعد بنی ہے۔ ویدوں میں کسی کی روایت نہیں ہے۔ بلکہ بالخصوص جس جس لفظ سے علمی واقفیت ہووے اُن لفظوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ کسی انسان کا نام یا خاص حکایت کا ذکر ازکار ویدوں میں نہیں ہے +

ویدوں کی ۱۱۲۷ شاکھا اُن کی شرح ہیں۔ وہ ویدوں میں شامل نہیں۔ وہ اُنکے اپ وید ہیں

سوال۔ ویدوں کی کتنی شاکھا ہیں؟

جواب۔ ایک ہزار ایک سو ستائیس (۱۱۲۷) +

سوال۔ شاکھا کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ شرح کو شاکھا کہتے ہیں۔

سوال۔ دنیا میں عالم لوگ ویدوں کے اجزائی حصوں کو شاکھا مانتے ہیں؟

جواب۔ تھوڑا سا غور کرو تو معاملہ صاف ہے۔ کیونکہ جس قدر شاکھا ہیں۔ وہ

کی کتابوں میں لکھے۔ اُن کا نام برہمن ہوا یعنی برہم جو یعنی وید ہے۔ اُس کی تشریح ہونے کے باعث برہمن نام رکھا گیا۔ اور

ऋषयो मन्त्रद्रष्टारः मन्त्रान्सम्प्रादुः ॥ निरु० १ । २० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(رشی منتروں کے بنانے والے نہیں۔ بلکہ اُنکے معنوں کو ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں۔) رشی لوگ منتر کے دیکھنے والے اور منتروں کو اچھی طرح سمجھنے والے ہیں۔ از نرکت ۱-۲۰) +

جس جس منتر کے معنی[1] کا انکشاف جس جس رشی کو ہوا۔ اور پہلے ہی ہوا۔ جس سے پیشتر اُس منتر کے معنی کسی نے ظاہر نہیں کئے۔ تھے نیز اُس نے دوسروں کو پڑھایا بھی تھا۔ اس توضیح کے لئے آج تک اُس اُس منتر کے ساتھ رشی کا نام بطور یادگار کے لکھا چلا آتا ہے۔ جو شخص رشیوں کو منتروں کا مصنف بتلا دے۔ اُس کو غلط سمجھنا چاہئے۔ وہ تو منتروں کے معنی کو ظاہر کرنے والے ہیں +

سوال۔ وید کن کتابوں کے نام ہیں؟

جواب۔ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو منتر سنگھتاؤں کا (وید نام چار منتر سنگھتاؤں کا ہے) اوروں کا نہیں +

सवाल

मन्त्रब्राह्मणयोर्वेदनामधेयम् ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(منتر اور برہمن کا نام وید ہے) + (وید میں برہمن گرنتھ داخل نہیں۔ اُس کی وجہ یہ ہے)

اِس قسم کے کاتیاین[2] وغیرہ کے بنائے ہوئے پرتگیا سوتر وغیرہ کے معنی کیا کرو گے۔

جواب۔ دیکھو سنگھتا پستک کے شروع میں اور ادھیائے کے اختتام پر ہمیشہ سے لفظ "وید" لکھا چلا آتا ہے۔ مگر برہمن پستک کے شروع میں یا ادھیاوں کے اختتام پر کہیں بھی نہیں لکھا +

اور نرکت میں

---

[1] معنی سے مراد منتر کی خاص خاص باریکیوں کے علم سے ہے۔ مترجم +

[2] کاتیاین ایک رشی کا نام ہے۔ مترجم +

تنہا جنگل میں بے علموں یا جانوروں کی صحبت میں رکھا جاوے۔ تو جیسی صحبت ہوگی۔ ویسا ہی ہو جاویگا اس امر کی نظیر جنگلی بھیل وغیرہ ہیں۔ جب تک ملک آریہ ورت سے تعلیم نہیں گئی تھی تب تک مصر یونان یوروپ وغیرہ ممالک کے باشندوں کو ذرہ بھی علم نہیں ہوا تھا۔ اور یوروپ سے کولمبس وغیرہ لوگ جب تک امریکہ میں نہیں گئے تھے۔ تب تک وہ بھی ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں برسوں سے جاہل یعنی علم سے بے بہرہ تھے۔ بعد میں نیک تربیت کے پانے سے عالم ہو گئے ہیں۔ اسی طرح پیدایش کے شروع میں پرماتما سے علم و تربیت کے ملنے کے باعث ہر زمانہ میں یکے بعد دیگرے عالم بنتے آئے +

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ॥ योगसू० समाधिपादे सू० २६ یوگ سادھن پد - ۲۶

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(وہ پہلوں کا بھی گرو ہے۔ زمانہ سے محدود نہ ہونے کی وجہ سے۔ یوگ درشن۔ سمادھی پاد۔ سوتر ۲۶) +

جس طرح موجودہ زمانہ میں ہم لوگ اُستادوں سے پڑھکر عالم ہوتے ہیں۔ اُسی طرح پرمیشور آغاز پیدایش میں پیدا ہوئے۔ اگنی وغیرہ رشیوں کا گرو یعنی پڑھانے والا ہے کیونکہ جس طرح جیو گہری نیند اور پرلے میں علم سے خالی ہو جاتے ہیں۔ اُس طرح پرمیشور نہیں ہوتا اُس کا علم جاودانی ہے۔ اس لئے یہ بات بالیقین جاننی چاہئے کہ سبب کے بغیر مسبب چیز موجود نہیں ہو سکتی +

جن رشیوں پر وید نازل ہوئے چونکہ وہ سنسکرت زبان نہیں جانتے تھے کس طرح اُنہوں نے مطلب سمجھا

۵۔ سوال۔ وید سنسکرت زبان میں ظاہر ہوئے اور وہ اگنی وغیرہ رشی لوگ اُس سنسکرت زبان کو نہیں جانتے تھے۔ پھر اُنہوں نے ویدوں کے معنی کیسے جانے؟

جواب۔ پرمیشور نے جتلایا۔ اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ کو قائم کرکے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) میں لگے اور قائم ہوئے۔ تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے۔ جب بہت لوگوں کے آتماؤں میں وید کے معنی ظاہر ہوئے۔ تب رشی منیوں نے وہ معنی معہ رشی منیوں کی [illegible]

چاہیئے۔ کہ اس طرح سب ملک والوں کو پڑھنے پڑھانے میں یکساں محنت ہونے کے باعث ایشور طرفدار نہیں ٹھیرتا۔ اور وہ سب زبانوں کا ماخذ بھی ہوتی ہے +

ثبوت اس بات کا کہ وید سوائے ایشور کے اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہو سکتے

۳ ے سوال۔ اس کا کیا ثبوت ہے۔ کہ وید ایشور کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں؟

جواب۔ جس طرح ایشور پاک۔ تمام علوم کا جاننے والا۔ بے لوث صفات۔ فعل اور فطرت رکھنے والا۔ عادل۔ رحیم۔ وغیرہ صفات سے موصوف ہے۔ اسی طرح جس کتاب میں ایشور کے صفات۔ فعل اور فطرت کے مطابق بیان ہو۔ وہ ایشور کی بنائی ہوئی ہے اور کی نہیں۔ نیز جس میں سلسلہ کائنات۔ پرتیکش[1] وغیرہ ثبوت۔ نیک اور پاکیزہ طبع لوگوں کے چال چلن کے خلاف بیان نہ ہوں ایشور کا کلام ہے جس طرح ایشور کا علم منزہ عن الخطا ہے۔ اسی طرح جس کتاب میں غلطی سے مبرا علم کا بیان ہو۔ وہ ایشور کا کلام ہے +

جیسا پرمیشور ہے ویسا (یعنی جو ایشور کے اوصاف ہیں اُن کے عین مطابق) اور جس طرح سلسلۂ کائنات رکھا گیا ہے۔ اسی طرح ایشور حکمت معلول علت اور جیو کا جس میں بیان ہو۔ وہ کتاب پرمیشور کا کلام ہے۔ نیز جو پرتیکش وغیرہ ارکان ثبوت کے غیر مخالف ہو۔ اور پاک آتما کی طبیعت کے خلاف نہ ہو +

صرف وید ہی اس قسم کے ہیں۔ دیگر کتب بائبل قرآن شریف نہیں اس کی مفصل تشریح بائبل اور قرآن کے مضامین میں۔ یعنی تیرھویں اور چودھویں باب میں کی جائے گی +

اگر ابتدا میں وید علم کا گیان نہ ملتا تو تمام لوگ جاہل رہتے۔ تمام ملکوں میں علم ویدوں سے پھیلا

۴ ے سوال۔ ایشور کی طرف سے وید کے ہونے کی ضرورت کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ انسان بتدریج واقفیت بڑھاتے بڑھاتے بعد میں کتاب بھی بنا سکتے ہیں +

جواب۔ ہرگز نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ علت کے بغیر معلول کا پیدا ہونا ناممکن ہے جس طرح جنگلی آدمی کائنات کو دیکھ کر بھی عالم نہیں ہوتے۔ اور جب اُن کو کوئی سکھلانے والا مل جاوے تو عالم ہو جاتے ہیں۔ نیز اب بھی کسی سے پڑھنے کے بغیر کوئی بھی عالم نہیں ہوتا اسی طرح اگر پرماتما اُن ابتدائے پیدائش کے رشیوں کو وید کا علم نہ پڑھاتا۔ اور نہ وہ دوسروں کو پڑھاتے۔ تو تمام لوگ بے علم ہی رہ جاتے۔ مثلاً کسی نے بچے کو پیدا ہوتے ہی

[1] یعنی جو حسی شہادت بدیہی ہیں۔ اب بھی کوئی شخص بغیر پڑھے لکھے کے عالم نہیں ہوتا۔ مترجم +

پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا ؛

سوال۔

यो ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै ॥

श्वेताश्व० अ० ६ । मं० १८ شویتاشوتر ۶۔۱۸

یہ اُپنشد کا قول ہے۔ اس قول کے بموجب تو برہما جی کے دل میں ویدوں کا اُپدیش کیا گیا ہے۔ پھر اگنی وغیرہ رشیوں کے آتما میں کیوں کہا۔

جواب۔ برہما کے آتما میں اگنی وغیرہ کے ذریعہ قائم کرایا۔ دیکھو منو میں کیا لکھا ہے۔

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् ।

दुदोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुःसामलक्षणम् ॥ मनु० १ । २३ ॥ منو ۱۔۲۳

پرماتما نے شروع پیدائش میں آدمیوں کو پیدا کر کے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے۔ اور اُس برہما نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا سے رگ۔ یجر۔ سام وید اور اتھروید کو حاصل کیا ؛

کیوں اُن چار پر وید ظاہر ہوئے اوروں پر نہ ہوئے۔

۱ ۔ سوال۔ اُن چاروں ہی پر ویدوں کو ظاہر کیا اوروں پر نہیں۔ اس سے ایشور رعایت کا ملزم ٹھیرتا ہے۔

جواب۔ وہی چار سب جیووں سے زیادہ تر پاک آتما تھے۔ دوسرے لوگ اُن کے مانند نہیں تھے۔ اس لئے پاک علم کا اظہار انہیں کے باطن میں کیا۔

ویدوں کے سنسکرت میں ظاہر ہونے کی وجہ

۲ ۔ سوال۔ کیا وجہ ہے کہ کسی ملک کی زبان میں ویدوں کا اظہار نہ کیا۔ اور سنسکرت میں کیا؟

جواب۔ اگر کسی ملک کی زبان میں اظہار کرتا۔ تو ایشور طرفدار ٹھیرتا۔ کیونکہ جس ملک کی زبان میں اظہار کرتا۔ ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں وہاں کے لوگوں کو سہولیت اور دوسرے ملک والوں کو مشکل ہوتی ؛

اس لئے سنسکرت ہی میں اظہار کیا۔ جو کسی ملک کی زبان نہیں ہے۔ اور ویدوں کی زبان دیگر تمام زبانوں کا ماخذ ہے۔ پس اُسی میں ویدوں کو ظاہر کیا۔ کیونکہ جس طرح ایشور کی زمین وغیرہ آفرینش تمام ملکوں اور ملک والوں کے لئے ایک سی اور تمام صنعت کی علت ہے۔ اُسی طرح پرمیشور کی علمی زبان بھی ایک سی ہونی

ویدوں کے ایشور کرت ہونے میں پرمان

۶۸ - سوال - جس پرماتما سے رگ وید - یجروید - سام وید اور اتھروید ظاہر ہوئے ہیں وہ کون سا دیوتا ہے؟

جواب - وہ پرماتما جو کہ سب کو پیدا کر کے ضبط میں لائے ہوئے ہے +

स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥

यजुः० अ० ४० । मं० ८ ॥

جو خود بخود موجود - ہر جگہ موجود - پاک - ازلی - بے جسم و شکل پرمیشور ہے - وہ اپنی ازلی رعایا جیوں کی بہبودی کی خاطر تمام علوم کا اُپدیش (تلقین) بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے +

نراکار پرمیشور سے وید کس طرح ظاہر ہو سکتے ہیں - اس پر بحث

۶۹ - سوال - آپ پرمیشور کو شکل والا مانتے ہو یا بے شکل؟

جواب - بے شکل مانتے ہیں -

سوال - اگر بے شکل ہے تو وید ودیا کا اُپدیش منہ سے حروف کا تلفظ کئے بغیر کس طرح ہو سکا ہوگا - کیونکہ حروف کے تلفظ میں تالو وغیرہ مخرج اور زبان کی حرکت ضرور ہونی چاہیئے +

جواب - چونکہ پرمیشور قادر مطلق اور موجود کل ہے - اُس کو ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے جیوں کو وید ودیا کے اُپدیش کرنے میں کچھ بھی منہ وغیرہ کی حاجت نہیں - کیونکہ منہ اور زبان - سے حروف کا تلفظ اپنے سے جدا آدمی کو جتلانے کے لئے کیا جاتا ہے نہ کہ اپنے لئے - کیونکہ منہ اور زبان کی حرکت کے بغیر ہی من کے اندر بہت سے امور کی غور و بحث اور لفظوں کا تلفظ ہوتا رہتا ہے - کانوں کو انگلیوں سے بند کر کے دیکھو تو سنو گے کہ بغیر منہ زبان اور تالو وغیرہ مخرجوں کے کیسی کیسی آوازیں ہو رہی ہیں - اُسی طرح ضابطِ الکل ہونے سے اُس نے جیووں کو اُپدیش کیا ہے - صرف دوسرے کو سمجھانے کے لئے البتہ تلفظ کی ضرورت ہوا کرتی ہے - چونکہ پرمیشور بے شکل اور موجود کل ہے - پس اپنی تمام وید ودیا کا اُپدیش جیووں کے اندر موجود ہونے سے جیو آتما پر روشن کر دیتا ہے - ازاں بعد وہ آدمی اپنے منہ کے تلفظ سے دوسرے کو سناتا ہے - اس لئے ایشور پر یہ اعتراض نہیں آسکتا +

وید چار رشیوں کے آتماؤں میں ظاہر ہوئے

۷۰ - سوال - کن کے آتماؤں اور کب ویدوں کا اظہار کیا گیا؟

جواب -

अग्नेर्ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्य्यात्सामवेदः ।

शत० ११ । ४ । २ । ३ ॥

شئے میں سگن اور نرگن ہونا ہمیشہ رہتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور اپنے لا انتہا علم و طاقت وغیرہ صفات کے باعث سگن اور شکل وغیرہ جڑ کے اوصاف اور مخالفت وغیرہ جیو کے صفات نہ رکھنے کے باعث نرگن کہلاتا ہے ✦

پرمیشور کے سگن اور نرگن کے عام معنی جو لئے جاتے ہیں۔ اُس کی تردید۔

۷۵- سوال۔ دُنیا میں بغیر شکل والی چیز کو نرگن اور شکل والی چیز کو سگن کہتے ہیں۔ یعنی جب پرمیشور جسم نہیں لیتا تب نرگن اور جب اوتار لیتا ہے تب سگن کہلاتا ہے ✦

جواب۔ یہ وہم محض برعکس علم اور کم علم والوں کا ہے۔ جن کو علم نہیں ہوتا۔ وہ حیوانوں کی مانند بکواس کیا کرتے ہیں۔ جس طرح سن نپات (فاسد الاخلاط) تپ میں مبتلا ہوا آدمی بے معنی باتیں کہا کرتا ہے۔ اسی طرح بے عقلوں کی باتوں کو فضول سمجھنا چاہیے ✦

پرمیشور میں نہ "راگ" ہے اور نہ ویرکت ہے۔

۷۶- سوال۔ پرمیشور "راگی" ہے یا "ویرکت" ✦

جواب۔ اُس میں دونوں باتیں نہیں۔ کیونکہ راگ (اُلفت) اپنے سے الگ اور اچھی اشیاء میں ہوتی ہے۔ مگر پرمیشور سے کوئی شئے الگ یا اچھی نہیں ہے۔ اسلئے اُس میں اُلفت کا ہونا ممکن نہیں۔ اور جو میسر چیز کو چھوڑ دیوے اُس کو "ویرکت" کہتے ہیں۔ ایشور بوجہ موجود کل ہونے کے کسی چیز کو چھوڑ ہی نہیں سکتا۔ اسلئے ویرکت بھی نہیں۔

ایشور میں ایسی خواہش نہیں ہے جیسے ہم میں ہوتی ہے۔

۷۷- سوال۔ ایشور میں خواہش ہے یا نہیں؟

جواب۔ ویسی خواہش (یعنی جیسی کہ تم خیال کرتے ہو) نہیں کیونکہ خواہش بھی غیر میسر اچھی چیز کی اور جس کے ملنے سے کسی قسم کا سکھ ہو اُس کی ہوتی ہے۔ تو ایسی خواہش پرمیشور میں کیسے ہو سکتی ہے۔ چونکہ اُس کے لئے کوئی چیز نہ تو غیر میسر ہے۔ اور نہ کوئی اُس سے اچھی۔ اور بوجہ خود کامل سکھ والا ہونے کے وہ سکھ کی تمنا بھی نہیں رکھتا۔ اسلئے ایشور میں خواہش کا تو امکان نہیں۔ مگر "ایکشن" ہے یعنی "سب قسم کی دنیا کی نموداری اور تمام کائنات کو بناتا ہے"۔ اس کو ایکشن کہا گیا ہے ✦

ایسے ایسے مختصر مطالب سے بعض لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے۔ اس قدر مضمون اختصار کے ساتھ ایشور کے بارہ میں لکھ کر۔

وید کی بابت لکھتے ہیں

यस्मादृचो अपातक्षन् यजुर्यस्मादपाकषन्। सामानि यस्य लोमान्यथर्वाङ्गिरसो मुखम्। स्कम्भन्तंब्रूहि कतमः स्विदेव सः। अथर्व० कां० १०। प्रपा० २३। अनु० ४। मं० २०

؎ الفاظ ستر بغلط و صداقت مطلب کو واضح کرنے کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔ مترجم

محدودیت اور دکھائی دینا وغیرہ مخالف خاصیتوں سے فرق ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح سے پرتھوی وغیرہ جوہر آکاش سے علیحدہ کبھی نہیں رہتے۔ کیونکہ لازم ملزوم ہیں یعنی آکاش کے بغیر کثیف جوہر کبھی نہیں رہ سکتے۔ اور زمانی فرق یعنی لحاظ ذاتی علیحدگی بھی وجود میں الگ ہونے کے باعث اُن میں علیحدگی ہے۔ اسی طرح برہم کے موجود کل ہونے کی وجہ سے جیو اور پرکرتی وغیرہ جوہر اُس سے الگ نہیں رہ سکتے۔ اور وجود کے لحاظ سے ایک بھی نہیں ہوتے۔ جس طرح گھر بنانے سے پہلے علیحدہ علیحدہ مقاموں میں مٹی۔ لکڑی اور لوہا وغیرہ اشیاء آکاش ہی میں رہتی ہیں۔ اور جب گھر بن جاوے تب بھی آکاش میں رہتی ہیں۔ نیز جب وہ گر جاوے یعنی جب گھر کے سب اجزا علیحدہ علیحدہ مقام میں چلے جاویں تب بھی آکاش میں رہتے ہیں یعنی تینوں زمانوں میں آکاش سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اور باعتبار علیحدگی وجود کے نہ کبھی ایک تھے۔ نہ ہیں اور نہ ہوں گے۔ اسی طرح جیو اور تمام دنیا کے اشیاء پرمیشور میں جدا جدا محیط ہونے کے باعث تینوں زمانوں میں برہما سے علیحدہ ہیں۔ اور وجود میں علیحدہ ہونے کی وجہ سے ایک کبھی نہیں ہو جاتے۔ آجکل کے ویدانتیوں کی نظر کانے آدمیوں کی مانند غیر منظر کے تخصیص سے الگ ہونے پر مائل ہو گئی ہے۔ ایسا تو کوئی بھی جوہر نہیں ہے کہ جس میں باصفت اور بے صفت ہونا (بعض صفات کا ہونا اور بعض کا نہ ہونا) تعمیم۔ تخصیص۔ متشابہت غیر متشابہت اور اپنی خصوصیت نہ ہو۔

سگن اور نرگن متضاد صفات ہیں۔ ایک چیز میں دونوں نہیں ہو سکتیں۔ اس کی تردید

سوال۔ بھلا ایک میان میں کبھی دو تلواریں رہ سکتی ہیں؟ ایک شے میں باصفت اور بے صفت ہونا کس طرح ہو سکتا ہے؟

جواب۔ جس طرح جڑ[2] چیزوں میں شکل وغیرہ صفات ہیں اور چیتن[3] کی صفات علمیت وغیرہ جڑ میں نہیں ہیں۔ اسی طرح چیتن میں خواہش وغیرہ صفات ہیں اور شکل وغیرہ جڑ کی صفات اُس میں نہیں پائی جاتیں۔

"यद् गुणैः सह वर्तमानं तत् सगुणम्" "गुणेभ्यो यन्निर्गतं पृथग्भूतं तन्निर्गुणम्॰"

جو صفات رکھتا ہو۔ وہ سگن (باصفت) اور جو صفات نہ رکھتا ہو۔ وہ نرگن (بے صفت) کہلاتا ہے۔ اپنی اپنی طبعی صفات کے رکھنے اور دوسری متضاد کی صفات نہ رکھنے کے باعث سب اشیاء میں سگن ہونا اور نرگن ہونا پایا جاتا ہے۔ صفحۂ [illegible]

۱؎ یہ الفاظ مطلب کی توضیح کے لئے بڑھا دئیے گئے ہیں۔

۲؎ جڑ یعنی غیر ذی نفس۔ ۳؎ چیتن یعنی ذی نفس۔ مترجم

برہدارنیک کے اس قول کی تشریح کہ برہم اور جیو میں فرق نہیں سمجھنا چاہئے

۴۲ - سوال

अथोदरमन्तरं कुरुते । अथ तस्य भयं भवति द्वितीयाद्वै भयं भवति ॥

یہ برہدارنیک کا قول ہے - جو شخص برہم اور جیو میں ذرہ بھی فرق کرتا ہے - اُس کو خوف ہوتا ہے کیونکہ دوسرے سے ہی خوف پیدا ہوتا ہے +

جواب - اس کے معنی یہ نہیں ہیں - بلکہ (یہ مراد ہے[1] کہ) جو شخص جیو اور پرمیشور سے انکار کرے یا پرماتما کو کسی ایک مکان یا زمان میں محدود مانے یا اُس کے ذات وصفات وفعل وفطرت کے خلاف مانے یا کسی دوسرے آدمی سے دشمنی کرے - اُسی کو خوف حاصل ہوتا ہے - کیونکہ ریتی[2] دویتہ بدھی[3] (دوسرا ہونے کا خیال) ہے یعنی الشئی ہے اگرچہ تعلق نہیں رکھتے[4] نیز (اگر کوئی[5]) کسی آدمی کو کہے کہ میں تجھ کو کچھ نہیں سمجھتا - تو میرا کوئی کچھ بھی نہیں کر سکتا - یا کسی کو نقصان پہنچاتا اور دکھ دیتا جاوے - تو اُس کو ان سے خوف ہوتا ہے - برخلاف اس کے اگر ہر طرح کا عدم اختلاف ہو تو وہ ایک کہلاتے ہیں - مثلاً دنیا میں کہا جاتا ہے کہ دیودت وگیہ درت و وشنو متر ایک ہیں یعنی نا مخالف ہیں - غرضیکہ اختلاف نہ رہنے سے سکھ اور اختلاف سے دکھ ہوتا ہے +

برہم اور جیو ہمیشہ علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں - ایک کبھی نہیں ہو جاتے

۴۳ - سوال - برہم اور جیو کا ہمیشہ ایکتا اور انیکتا (وحدت وکثرت) رہتی ہے یا کبھی دونوں مل کر ایک بھی ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

جواب - ابھی قبل ازیں کچھ جواب دیدیا گیا ہے - لیکن (رہتی ذرہ کے[10]) مشابہت اور لازم ملزومیت ہونے کے باعث اتحاد ہوتا ہے - مثلاً آکاش سے شکل یا جسم والے جوہر کا بوجہ چیز ذی نفس ہونے اور کبھی علیحدہ نہ رہنے کے اتحاد ہوتا ہے - نیز آکاش کے احاطہ کرنا - لطافت - بے شکل و بے حد ہونا وغیرہ اوصاف سے اور شکل والی چیزوں کی

[1] الفاظ متن جو خطوط وحدانی مطلب کو واضح کرنے کی غرض سے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں +
[2] یہ لفظ مطلب کی توضیح کے لئے ترجمہ میں ایزاد کیا گیا ہے +
[3] بشرح ایضاً
[4] بشرح ایضاً
[5] بشرح ایضاً
[10] یہ لفظ مطلب کی توضیح کے لئے ترجمہ میں ایزاد کیا گیا ہے + مترجم

کسی نے کسی سے کہا کہ اس شہر میں دیودت لاثانی دولتمند اور اس لشکر میں وکرم سنگھ لاثانی بہادر ہے۔ تو اس سے کیا ثابت ہوا کہ اس شہر میں دیودت کی مانند دوسرا دولتمند اور اس لشکر میں وکرم سنگھ کے برابر دوسرا بہادر نہیں ہے۔ ہاں اُس سے کمتر ہیں اور پرتھوی وغیرہ اشیاء غیر ذی نفس اور جانور وغیرہ متنفس۔ اور درخت وغیرہ دیگر چیزیں بھی ہیں۔ انکی نفی نہیں ہو سکتی۔ گویا ان چیزوں کی موجودگی اور موجودگی کا اظہار بھی دیودت اور وکرم سنگھ کی مخصوص صفت کا حق ہے۔ اسی طرح برہم کے برابر جیو یا پرکرتی نہیں ہیں۔ البتہ کمتر ضرور ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ برہم ہمیشہ ایک ہے جیو اور پرکرتی کے عناصر بہت سے ہیں۔ ان سے الگ کرکے برہم کی (یکتا) وحدت کو ثابت کرنے والی صفت "ادویت" یا "ادوتیہ" ہے اس سے جیو یا پرکرتی اور (کاریہ) معلول صورت دنیا کی معدومیت اور نفی نہیں ہو سکتی۔ ضرور یہ سب ہیں۔ مگر برہم کے برابر نہیں۔ اس سے نہ تو "ادویت" کے ثبوت میں اور نہ "دویت" (کثرت) کے ثبوت میں نقص عائد ہوتا ہے۔ گھبراہٹ میں مت پڑو۔ سوچو اور سمجھو +

جیو اور برہم میں مشابہت کا ہونا اُس کو ایک نہیں ثابت کرتا۔

سوال۔ برہم کے اوصاف ہست مطلق۔ علم مطلق۔ راحت مطلق جیو کے اوصاف ہستی۔ علم اور عزیز الوجودی سے وحدت پائی جاتی ہے پھر کیوں تردید کرتے ہو +

جواب۔ تھوڑے سے یکساں خواص کی مطابقت سے وحدت ممکن نہیں جس طرح پرتھوی[1] غیر ذی نفس اور دکھلائی دینے والی ہے۔ اسی طرح جل[2] اگنی[3] وغیرہ بھی غیر ذی نفس اور دکھلائی دینے والے ہیں۔ وہ اتنے سے ایک نہیں بن جاتے۔ ان میں غیر متشابہ اوصاف تفریق کرنے والے ہیں یعنی مختلف خواص مثلاً بو۔ خشکی۔ ٹھوس پن وغیرہ صفات پرتھوی کے اور ذائقہ لطافت (بہاؤ چکنا پن) نرمی وغیرہ خواص جل کے۔ اور شکل و جلانا وغیرہ خاصیتیں اگنی کے ہونے سے وہ ایک نہیں ہو جاتے۔ جس طرح انسان اور چیونٹی آنکھ سے دیکھتے منہ سے کھاتے اور پاؤں سے چلتے ہیں تاہم انسان کی صورت دو پاؤں والی اور چیونٹی کی صورت بہت پاؤں والی وغیرہ جدا ہونے سے ایک نہیں ہوتے۔ اسی طرح پرمیشور کے اوصاف لاانتہا علم راحت۔ طاقت۔ فعل اور بے خطا اور ہر جگہ بذاتہٖ موجود ہونا جیو سے مختلف اور جیو کی صفتیں کم علمی، کم طاقتی، ایک جگہ پر موجودگی، ہر قسم کا مغالطہ اور محدودیت وغیرہ برہم سے مختلف ہونے کے باعث جیو اور پرمیشور ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ اُن کا وجود بھی بوجہ اس کے کہ پرمیشور نہایت درجہ لطیف اور جیو بہ نسبت اُس کے کسی قدر کثیف ہے۔ علیحدہ علیحدہ ہے +

---

[1] پرتھوی یعنی زمین [2] جل یعنی آب + [3] اگنی یعنی آتش - مترجم

جیتن ہی کو علم ہوتا ہے وہ آنکھوں کے ذریعہ قلیل البصارت (قلیل العلم) کیوں ہے ؟

پس ایشور برہم کا نام ہے اور جیو اس سے علیحدہ وجود ہے۔

۵۹۔ اس لئے جنت اور معلول عوارض کے تعلق کی بنا پر برہم کو جیو اور ایشور نہیں بنا سکو گے۔ بلکہ ایشور نام برہم کا ہے۔ اور برہم سے علیحدہ اور قدیم اور ناپیدا شدہ اور غیر فانی وجود "جیو" کا نام جیو ہے۔ اگر تم کہو کہ جیو چدابھاس (چیتن کے عکس) کا نام ہے تو لمحہ میں زوال پذیر ہونے کی وجہ سے معدوم ہو جائے گا تو مکتی کا سکھ کون بھوگے گا۔ اس لئے برہم جیو اور جیو برہم نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا ٭

ادویت یعنی عدم اثنیت کی تشریح

۶۰۔ سوال۔ تو

"सदेव सोम्ये दमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम्" छान्दोग्य०

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اے پیارے پہلے ایک ہی برہم اور لاثانی تھا۔ چھاندوگیہ)

یہ "ادویت" (وحدت) کس طرح ثابت ہوگی۔ ہمارے اعتقاد میں تو برہم سے علیحدہ کوئی فرق ہم جنس و غیر جنس و اجزاء ذاتی کا نہ ہونے کے باعث ایک برہم ہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر جیو دوسری چیز ہے تو ادویت کس طرح ثابت ہو سکتا ہے ٭

جواب۔ اس دھوکے میں پڑ کر کیوں ڈرتے ہو۔ موصوف مخصوص اور صفت تخصیصی کے علم کو سمجھو کہ اُن کا کیا نتیجہ ہوتا ہے اگر کہو کہ

व्यावर्त्तकं विशेषणं भवतीति

صفت تخصیصی تمیز پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ تو اتنا اور بھی مانو کہ

"प्रवर्त्तकं प्रकाशकमपि विशेषणं भवतीति"

صفت تخصیصی بانی اور تمیز ہر دو کی موجودگی اور اس کا اظہار کرنے والی بھی ہوتی ہے۔ پس سمجھو کہ "ادویت" صفت تخصیصی برہم کی ہے۔ اس میں تمیز پیدا کرنے کا خاصہ تو یہ ہے کہ ادویت ہونا یہ دیگر ہستی سے جیووں اور عنصروں سے برہم کو الگ کرتا ہے۔ اور اظہار کرنے کا اس میں خاصہ یہ ہے کہ برہم کے ایک ہونے کی تخصیص ہوتی ہے مثلاً

"अस्मिन्नगरेऽद्वितीयो धनाढ्यो देवदत्तः । अस्यां सेनायाम् द्वितीयः शूरवीरो विक्रमसिंहः"

[illegible]

ہے۔ تو وہ ناشکستہ نہ ہوا۔ اور اگر ناقابلِ شکستگی [1] ہے تو اُسے علم والا نہیں۔ نیز ماننا پڑیگا کہ علم کی نیستی گویا اُس کا علم ہونے کی صفت ہونے کے باعث دائمی تعلق کسی جوہر کے ساتھ ہے۔ اور ایسا مانا جائے تو سوائے سمبندھ (دائمی تعلق) ہونے کی وجہ سے (وہ تعلق) [2] غیر ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ نیز جس طرح جسم کے ایک موقعہ پر پھوڑا ہونے سے تمام جسم میں دُکھ پھیل جاتا ہے۔ اُسی طرح ایک موقعہ پر بے علم اور دُکھ وغیرہ کی تکالیف کے ہونے سے سارا برہم دُکھ وغیرہ محسوس کریگا ۔

(ب) انتہ کرن کی اُپادھی برہم کو لگ سکتی ہے۔

اگر کارن اُپادھی یعنی عارضی انتہ کرن کے تعلق سے پربرہم کو جیو مانا جائے تو ہم پوچھتے ہیں کہ برہم سب جگہ موجود ہے یا محدود۔ اگر کہو کہ برہم سب جگہ موجود ہے۔ اور عوارض محدود یعنی ایک مقامی اور الگ الگ ہیں تو انتہ کرن چلتا پھرتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ چلتا پھرتا ہے۔

سوال۔ انتہ کرن [3] کے ساتھ برہم بھی چلتا پھرتا ہے یا مقیم رہتا ہے۔

جواب۔ مقیم رہتا ہے۔

سوال۔ تو انتہ کرن جس جس موقعہ کو چھوڑتا ہے۔ اُس موقع کا برہم بے علمی سے مُنزّہ اور جس جس موقعہ پر پہنچتا ہے۔ اُس موقعہ کا پاک برہم بے علم ہو جاتا ہوگا۔ اِسی طرح ہر لمحہ میں باعلم اور بے علم برہم ہوتا رہیگا۔ اور مکتی اور بندھن بھی لمحہ لمحہ میں زائل ہوتے رہیں گے۔ اور جس طرح ایک کے دیکھے ہوئے کو دوسرا یاد نہیں کر سکتا اُسی طرح کل کی دیکھی سُنی ہوئی چیز یا بات کا علم نہیں رہتا۔ کیونکہ جس وقت دیکھا سُنا تھا وہ دوسرا مقام اور دوسرا وقت تھا۔ اور جس وقت یاد کرتا ہے۔ وہ دوسرا مقام اور وقت ہے۔ اگر کہو کہ برہم ایک ہے تو وہ علیم کل کیوں نہیں؟ اگر کہو کہ انتہ کرن علیحدہ علیحدہ ہیں اِس وجہ سے وہ بھی علیحدہ علیحدہ ہو جاتا ہوگا۔ تو وہ جڑ (غیر ذی نفس) ہے اُس میں علم نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو کہ نہ محض برہم اور نہ محض انتہ کرن کو علم ہوتا ہے بلکہ انتہ کرن میں ٹھیرے ہوئے "چِدابھاس" (عکس چیتن) کو علم ہوتا ہے۔ تو بھی انتہ کرن کے ذریعہ

[1] شکستگی یا عدم نقصان صرف اُسی صورت میں ممکن ہے جب کہ کل برہم پاک اور باعلم ہے مگر ایک حصّہ علم اور ایک حصّہ بے علم جیسا کہ برہم کی ذات کے متعلق برہم کے اندر بے علمی کو قدیم ماننے سے لازم آتا ہے ۔

[2] یعنی اگر اس شکست کو نہ مانا جائے تو برہم کا ایک حصّہ علم اور ایک حصّہ بے علم نہیں ہو سکتا۔ اور اُس صورت میں ویدانتیوں کے اصول کے مطابق برہم کی ذات میں بے علمی کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا ۔

[3] یہ الفاظ منسوبہ خطوط وحدانی ( ) سے مطلب کے لئے ترجمہ میں زیادہ کئے گئے ہیں۔ مترجم ۔

و غیر فانی ہے۔ اور باقی پانچ قدیم مگر فانی ہیں۔ جیسا کہ پردھونس[1] ابھاؤ ہوتا ہے + جب تک اگیان (لاعلمی) رہتا ہے۔ تب تک یہ پانچ رہتے ہیں۔ نیز ان پانچوں کا آغاز معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے قدیم ہیں۔ اور گیان (صحیح علم) ہونے کے بعد نیست ہو جاتے ہیں۔ اسلئے ہمارا ماننا یہ ہے کہ یہ فانی کہلاتے ہیں +

> (۱) نروین ویدانتیوں کے اعتقاد کے بموجب صرف دو پدارتھ ہی ہو سکتے ہیں نہ کہ چھ

۸۵۔ جواب۔ یہ تمہارے تینوں قول غلط ہیں۔ کیونکہ "ودیا"[2] کے تعلق بغیر "جیو"، "مایا" کے تعلق کے بغیر "ایشور" تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت نہیں ہو سکتے۔ اس لئے "اَودیا" "اور جیتن" کا تعلق جو چھٹی چیز تم نے گنی ہے۔ وہ نہیں رہی۔ کیونکہ وہ "اَودیا" اور "مایا" جیو اور ایشور میں مفہوم ہو گئی۔ اور برہم بھی مایا اور اَودیا کے تعلق کے بغیر ایشور نہیں بنتا ہے۔ ایشور کو اَودیا اور برہم سے علیحدہ شمار کرنا فضول ہے۔ اس لئے صرف دو اشیاء یعنی برہم اور اَودیا تمہارے اعتقاد کے بموجب ثابت ہو سکتے ہیں نہ کہ چھ +

> (۲) برہم کو اُپادھی تب لگ سکتی ہے جب اُس میں بے علمی کا ہونا ثابت ہو۔ اور یہ ناممکن ہے۔

۸۶۔ علاوہ ازیں آپ کے کاریا اُپادھی و کارن اُپادھی (معلول اور علت کے عوارض) سے جیو اور ایشور کا ثبوت تب ہو سکتا ہے۔ جب کہ آپ محدود۔ اپادھی۔ پاک۔ علیم۔ مُکت طبع اور موجود کل برہم میں پہلے برعکس علم کا ثبوت ہونا ثابت کریں +

> (الف) برہم کی ذات یا ایک حصہ میں بے علمی کا ہونا ناممکن ہے۔

اگر اُس کے ایک حصہ میں اُسی کے سہارے اور اُسی کی ذات میں برعکس علم کو سب جگہ قدیم مانوگے تو سارا برہم پاک نہیں ہو سکتا۔ اور جب ایک حصہ میں برعکس علم مانوگے تو وہ محدود ہونے کے باعث ادھر اُدھر آتا جاتا رہیگا۔ جس جس موقعہ پر جاویگا۔ اُس موقعہ کا برہم برعکس علم والا اور جس جس موقعہ کو چھوڑتا جاویگا۔ اُس موقع کا برہم صحیح علم والا ہوتا رہیگا۔ پس کسی موقعہ کے برہم کو ازل سے پاک اور با علم نہیں کہ سکوگے۔ اور جس قدر برہم برعکس علم کی حد کے اندر ہوگا۔ وہ برعکس علم کو جانیگا۔ اس لئے باہر اور اندر سے برہم کے ٹکڑے ہو جاوینگے[3] + اگر کہو کہ ٹکڑے ہو جاوے۔ برہم کا کیا نقصان

---

[1] پردھونس ابھاؤ کی تعریف تیسرے باب میں لکھی ہے۔ اصل کتاب میں غلطی سے پراگ ابھاو لکھا گیا ہے۔ یہاں مراد پردھونس ابھاؤ کی ہے +

[2] اصل عبارت میں "ودیا" ہے۔ لیکن غالباً "اَودیا" چاہئے۔ مترجم +

[3] ٹکڑے ہو جانے کی وجہ یہ ہے کہ برہم کا ایک حصہ جو بے علمی کی حد کے اندر ہوگا۔ بے علمی کو محسوس کریگا اور دوسرا حصہ جو بے علمی کی حد سے باہر ہوگا بے علمی کو محسوس نہ کریگا +

سوال۔

"सोऽयं देवदत्तो य उष्णकाले काश्यां दृष्टः स इदानीं प्रावृट् समये मथुरायां दृश्यते"

نوین ویدانتیوں کا قول کہ برہم کو مایا اُپادھی لگنے سے "ایشور" اور اودیا اُپادھی سے "جیو" ہوتا ہے دونوں اُپادھیوں کو نظرانداز کرو تو دونوں ایک چیز ہیں اس کی تردید کے دلائل۔

۷۵۔ یعنی جس دیودت کو میں نے موسم گرما میں کاشی میں دیکھا تھا اسی کو موسم برسات میں متھرا میں دیکھتا ہوں اس جگہ مقام کاشی اور موسم گرما کو چھوڑ کر محض جسم کو مدنظر رکھنے سے دیودت جانا جاتا ہے۔ اسی طرح "ترک اجزا" کی دلالت سے ایشور کے غائب از نظر مکان و زمان و مایا وغیرہ اور جیو کے ظاہری مکان و زمان و بے علمی و کم علمی وغیرہ عوارض کو چھوڑ کر محض چیتن (ذی تعقل) کو مدنظر رکھنے سے دونوں ایک ہی چیز یعنی برہم جانا جاتا ہے۔ جو کہ اس "ترک اجزا" کی دلالت یعنی کچھ لے لینے اور کچھ چھوڑ دینے سے مثلاً ہمہ دانی وغیرہ مدعا کلامی ایشور کے بارہ میں اور کم علمی وغیرہ جیو کے بارہ میں چھوڑ کر محض چیتن (ذی تعقل) یعنی مقصود شئے کو ذہن میں رکھنے سے "ادویت" (وحدت) ثابت ہوتی ہے۔ یہاں کیا کہہ سکو گے؟

جواب۔ اوّل تم جیو اور ایشور کو واجب الوجود مانتے ہو یا حادث؟

سوال۔ ان دونوں کو عوارض سے پیدا شدہ یعنی مجازی ہونے کے باعث حادث مانتے ہیں۔

جواب۔ اُن عوارض کو واجب مانتے ہو یا غیر واجب؟

سوال۔ ہمارے اعتقاد میں۔

जीवेशौ च विशुद्धाचिद्विभेदस्तु तयोर्द्वयोः।
अविद्या तच्चितोर्योगः षडस्माकमनादयः॥
कार्योपाधिरयं जीवः कारणोपाधिरीश्वरः।
कार्यकारणतां हित्वा पूर्णबोधोऽवशिष्यते॥

یہ "سنکشیپ شاریرک" اور "شاریرک بھاشیہ" کے کارکا ہیں۔ ہم ویدانتی چھ اشیاء یعنی ایک جیو دوسرا ایشور تیسرا برہم چوتھا جیو اور ایشور کا خاص فرق۔ پانچواں اَودیا یعنی اُلٹا علم یا علم معکوس۔ چھٹا اودیا اور چیتن کا تعلق ان کو انادی (ازلی) مانتے ہیں لیکن برہم قدیم

کے پُن پاپ کو دیکھتا ہے اور اُن کا نتیجہ جیووں کو دیکر انتظام میں رکھتا ہے۔ وہی غیر فانی وجود تیرا بھی انتریامی (ضابطُ القلب) آتما یعنی تیرے اندر بھی بیٹھا ہے۔ تو اُس کو جان۔ کیا کوئی ایسے ایسے قولوں کے معنی دوسری طرح کرسکتا ہے +

قول چہارم۔ "آتما برہم ہے" اس کی تشریح۔ (अयमात्मा ब्रह्म) اس کا مطلب یہ ہے کہ سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں جب یوگی کو پرمیشور کا پرتکش (علم بالمشاہدہ) ہوتا ہے۔ تب وہ کہتا ہے کہ یہ جو مجھ میں موجود ہے۔ وہی برہم سب جگہ موجود ہے۔ اس لئے جو آجکل کے ویدانتی جیو اور برہم کو ایک بتلاتے ہیں سو وہ ویدانت شاستر کو نہیں جانتے +

سوال۔ अनेन जीवेनात्मनानुप्रविश्य नामरूपे व्याकरवाणीति ।
छां॰ प्र॰ ६ । खं॰ ३ । मं॰ २ ॥ چھاندوگیہ ۶-۳-۲

तत्सृष्ट्वा तदेवानुप्राविशत् । तैत्तिरीय॰ ब्रह्मानं॰ अनु॰ ६ ॥

(۱) پرمیشور کہتا ہے کہ میں جہان اور جسم کو پیدا کرکے جہان میں حاضر ناظر ہوں اور جیو کی شکل میں داخل جسم ہوتا ہُوا ناموں اور شکلوں کو ظاہر کرتا ہوں +

(۲) پرمیشور نے اس جہان اور جسم کو بنایا اور پھر اس میں داخل ہُوا +

ایسی ایسی شرُتیوں کے دوسرے معنے کس طرح کرسکوگے +

جواب۔ اگر تم جملہ اور جملے کے معنے جانتے تو ایسے اُلٹے معنی کبھی نہ کرتے کیونکہ اس موقعہ پر یہ سمجھنا چاہئے کہ ایک تو "پرویش" (دخول) ہوتا ہے اور دوسرا "انوپرویش"[1] ہے یعنی مجازاً دخول مابعد۔ پرمیشور جسم میں داخل ہوئے جیووں کے ساتھ داخل مابعد کی مانند ہوکر ویدوں کے ذریعہ تمام نام و شکال وغیرہ کے علم کو ظاہر کرتا ہے اور جسم میں جیو کو داخل کرکے خود جیو کے اندر داخل مابعد ہورہا ہے۔ اگر تم لفظ "अनु" "بعد" کے معنی جانتے۔ تو اس طرح کے اُلٹے معنی کبھی نہ کرتے +

[1] سنسکرت میں اس موقعہ پر لفظ "انوپرویش" واقع ہے۔ جو داخل مابعد بطور مجازی کے معنی دیتا ہے +

[2] داخل مابعد سے مراد یہ ہے کہ پرمیشور کا جسم میں داخل ہونا مجازی امر ہے۔ کیونکہ پرمیشور بحیثیت انتریامی (ضابطُ القلوب) جیو کے اندر موجود ہے۔ اس واسطے جیووں کے داخل جسم ہونے پر اُس پرمیشور کا مجازی دخول کہا جاتا ہے جیسا کہ مذکورہ زبان میں لفظ "انو" واقع ہے جو مجازی معنی دیتا ہے۔ مترجم +

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयं ब्रह्म ॥

کیا اس اوّلیں منقول سے ہے (یہ لکھا ہے) تم نے یہ چھاندوگیہ اُپنشد کو دیکھا بھی نہیں اگر دیکھا ہوتا تو چونکہ وہاں لفظ برہم نہیں لکھا اس لئے ایسا جھوٹ کیوں کہتے۔ کیونکہ چھاندوگیہ میں تو

सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम् ॥

छां० प्र० ६ । खं० २ । मं० १ ॥ چھاندوگیہ ۶-۲-۱

ایسا لکھا ہے وہاں لفظ "برہم" نہیں ہے۔

سوال ۔ تو آپ لفظ "تو" سے کیا مراد لیتے ہو۔

جواب

स य एषोऽणिमैतदात्म्यमिदं सर्वं तत्सत्यं स आत्मा तत्त्वमसि श्वेतकेतो इति ॥ छान्दो० । प्र० ६ । खं० ८ । मं० ७ ॥ چھاندوگیہ ۶-۸-۷

وہ پرماتما جاننے کے لائق ہے جو کہ نہایت لطیف ہے۔ اور اس تمام جہان اور جیو کا آتما (ہے) ہے۔ وہی وجود مطلق ہے اور اپنا آتما وہ آپ ہی ہے۔ اے خویش (؟) پیارے بیٹے! تو اُس آتما والا اور اُس انتریامی والا ہے **तदात्मकस्तदन्तर्यामी त्वमसि** یعنی اُس پرماتما انتریامی (رضا بطہ القلوب) سے تو بھی ہے یہی معنی اُپنشدوں سے ثابت ہیں۔ کیونکہ

य आत्मनि तिष्ठन्नात्मनोऽन्तरो यमात्मा न वेद यस्यात्मा शरीरम् । आत्मनोऽन्तरो यमयति स त आत्मान्तर्याम्यमृतः ।

یہ برہدارنیک کا قول ہے۔ مہرشی یاجنولکیہ اپنی زوجہ میتریی سے کہتے ہیں کہ اے میتریی! جو پرمیشور آتما یعنی جیو میں موجود اور جیو آتما سے علیحدہ ہے جس کی بابت جاہل جیو آتما نہیں جانتا کہ مجھ میں وہ پرماتما محیط ہو رہا ہے۔ جس پرمیشور کا جیو آتما جسم ہے یعنی جس طرح جسم میں جیو رہتا ہے۔ اُسی طرح جیو میں پرمیشور موجود رہتا ہے جیو آتما سے علیحدہ رہ کر جیو

؎ الفاظ متحدہ خط وحدانی ترجمہ میں مطلب کو سمجھنے کی خاطر زیادہ کئے گئے ہیں۔ مترجم

ویدوں کے ان مہاواکیہ (اقوالِ اعظم) کے معنی کیا ہیں؟

جواب - یہ ویدوں کے قول ہی نہیں ہیں۔ بلکہ برہمن گرنتھوں کے منقول ہیں۔ اور ان کا نام اقوالِ اعظم کسی جگہ سچے شاستروں میں نہیں لکھا۔

ان کے قول دوم "اہم برہم اسمی" یعنی "میں برہم ہوں" کی تشریح

یعنی अहम् میں (ब्रह्म) برہم میں ब्रह्मस्थ "برہم میں قائم" अस्मि ہوں۔ اس موقع پر تاتستھیہ اوپادھی مجاز مرسل کا استعمال ہے مثلاً मञ्चाः क्रोशन्ति مچان[1] پکارتے ہیں۔ چونکہ مچان جڑ (غیر ذی نفس) ہیں۔ ان میں پکارنے کی طاقت نہیں۔ اسلئے اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ مچان پر کے آدمی پکارتے ہیں۔ اسی طرح اس موقع پر بھی سمجھنا چاہئے[2]۔ اگر کوئی کہے کہ برہم میں قائم تو سب اشیاء ہیں پھر جیو کا برہم میں قائم کہنے میں کون سی خصوصیت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سب اشیاء برہم میں قائم تو ہیں لیکن جس طرح متشابہ صفات رکھنے والا اور نزدیک تر جیو ہے۔ اس طرح دوسرا کوئی نہیں۔ اور جیو کو برہم کا علم ہوتا ہے۔ اور مکتی کے اندر وہ برہم کے ساکشات سمبندھ (تعلق بالمشاہدہ) میں رہتا ہے۔ اسلئے جیو کا برہم کے ساتھ "ظرف مظروف" کا یا اس کے ساتھ رہنے کا تعلق ہے یعنی جیو برہم کے ساتھ رہنے والا ہے۔ بدیں وجہ جیو اور برہم ایک نہیں۔ مثلاً جس طرح کوئی کسی سے کہے کہ میں اور یہ ایک ہیں۔ یعنی غیر مخالف ہیں اسی طرح جو جیو سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں محبت کے سرور میں پرمیشور کی ذات میں مستغرق ہوتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں اور برہم ایک یعنی غیر مخالف اور ایک ہی جگہ قائم ہیں۔ جو جیو پرمیشور کے صفات، فعل اور فطرت کے مطابق اپنے صفات، اعمال اور فطرت کو بناتا ہے وہی بوجہ رکھنے متشابہ صفات کے برہم کے ساتھ یکتائی کو زبان پر لا سکتا ہے۔

قول سوم "تو وہ ہے" کی تشریح

سوال - اچھا تو اس کے معنی کیا کرو گے तत् "وہ" برہم त्वम् "تو" جیو असि "ہے" - اے جیو تو (त्वम्) तत् "وہ برہم" असि ہے۔

جواب - تم لفظ तत् "وہ" سے کیا معنی لیتے ہو؟ اگر "برہم"؟ تو لفظ برہم کی تاویل کہاں سے لی ہے؟

---

[1] دہقان لوگ کھیتوں کی حفاظت کے لئے لکڑیاں نصب کر کے اور ان کو بطور چھت کے پاٹ کر ان پر بیٹھے ہوئے اونچی اونچی آوازیں اس غرض سے پیدا کرتے ہیں کہ جانور وغیرہ انہیں آواز کو سن کر بھاگ جائیں اس مقصد کے لئے اونچی جگہ کو مچان کہتے ہیں۔ مترجم

[2] یعنی جس طرح لفظ پنچ سے محاورہ میں پنچ کے بجائے ان لوگوں کی مراد لی جاتی ہے۔ اسی طرح یہاں لفظ برہم سے برہم میں جاگزیں ذی نفسوں روحوں کی مراد لی جا سکتی ہے۔

کسی قدر زمانۂ حال (کے عمل میں) اور کام کرنے میں خود مختار ہے[1]۔ ایشور کا علم ازلی ہونے کے باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازل سے ہے۔ اس کے یہ دونوں علم سچے ہیں۔ کیا فعل کا علم سچا اور سزا دینے کا علم کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے؟ پس اس میں کوئی بھی نقص پیدا نہیں ہوتا ✦

جیو جسم کے اندر محدود ہے

۵۳ سوال۔ جیو جسم کے اندر علیحدہ "وبھو" (بسیط) ہے یا پری چھن (ایک مقامی) ✦

جواب۔ پری چھن۔ اگر "وبھو" ہوتا تو عالم بیداری، سپنے کی نیند، گہری نیند، مرنا، جنم لینا، ترکیب، تفریق ہو جانا، آنا ہرگز نہ ہو سکتا۔ پس جیو محدود الطرف اور محدود المقام مگر لطیف ہے اور پرمیشور لطیف تر سے بھی لطیف تر، لا انتہا، ہمہ داں، سب جگہ موجود بسیط ہے۔ اسی واسطے جیو اور پرمیشور کا تعلق محاط (دیاپیہ) اور محیط (دیاپک) کا ہے ✦

ایک جگہ دو چیزیں نہیں رہ سکتیں۔ اسلئے جہاں جیو ہے وہاں ایشور نہیں اس کی تردید

۵۴ سوال۔ جس جگہ ایک چیز ہوتی ہے۔ اس جگہ دوسری چیز نہیں رہ سکتی۔ اس لئے جیو اور ایشور کا تعلق اتصال کا ہو سکتا ہے۔ محاط اور محیط کا نہیں۔

جواب۔ یہ قاعدہ یکساں جسامت والی چیزوں پر عائد ہو سکتا ہے۔ غیر یکساں جسامت والیوں پر حاوی نہیں ہوتا۔ مثلاً لوہا چونکہ کثیف ہے اور آگ لطیف ہوتی ہے اس وجہ لوہے میں بجلی آگ محیط ہو کر دونو ایک ہی مقام پر رہتے ہیں۔ اسی طرح جیو پرمیشور سے کثیف اور پرمیشور جیو سے لطیف ہونے کے باعث پرمیشور محیط اور جیو محاط ہے۔ جس طرح جیو اور ایشور کا یہ تعلق محیط اور محاط کا ہے۔ اسی طرح مخدوم خادم، سہارا اور سہارا لینے والا، آقا نوکر، راجا پرجا اور باپ بیٹا وغیرہ بھی تعلقات ہیں ✦

ویدانتیوں کے چار اقوال عظیم

۵۵ سوال۔ اگر علیحدہ علیحدہ ہیں تو؟

प्रज्ञानं ब्रह्म ॥ १ ॥ अहं ब्रह्मास्मि ॥ २ ॥

तत्त्वमसि ॥ ३ ॥ अयमात्मा ब्रह्म ॥ ४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(۱) برہم علم والا ہے (۲) میں برہم ہوں (۳) وہ تو ہے (۴) یہ آتما برہم ہے۔

---

[1] یعنی ایشور ہمہ داں اور کچھ دینے میں (جو کہ اس کے اوصاف ہیں) خود مختار ہے۔ اور جیو اپنے اوصاف میں بھی وقت مدتی کے کسی قدر۔ [illegible] خود مختار ہے ۔ مترجم

کوشش یا جدوجہد کی طاقت (شکتی) راحت (سکھ) تکلیف (دکھ) آزاری - ناخوشی (دکھ) گیان (علم) آتما کو پہچاننا (تشریح نیا اور ویشیشک میں یکساں ہے مگر ویشیشک میں (حسب ذیل زیادہ ہے) پران (دم کی ہوا کو باہر نکالنا) اپان (دم کو باہر سے اندر لینا) نمیش (آنکھ کو بند کرنا) اُنمیش (آنکھ کو کھولنا) من (یقین یا ادراک) جیون (زندگی) گتی (حرکت ذاتی) اندریہ (حرکت حواس) انتر وکار (اعضا) بھوک پیاس خوشی - غم وغیرہ مختلف خواہشوں کا عائد حال ہوتا +

جیو آتما کے یہ صفات پرماتما سے جدا ہیں۔ انہیں سے آتما کو پہچاننا چاہئے۔ کیونکہ وہ کثیف نہیں ہے۔ جب تک آتما جسم میں ہوتا ہے تب ہی تک یہ صفات ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور جب جسم چھوڑ کر نکل جاتا ہے۔ تب یہ صفات جسم میں نہیں رہتے۔ جو صفات کسی کے ہونے سے ہوں اور نہ ہونے سے نہ ہوں۔ وہ اُسی کے ہوتے ہیں۔ جس طرح چراغ اور سورج وغیرہ کے نہ ہونے سے روشنی وغیرہ کا نہ ہونا اور ہونے سے ہونا ہوتا ہے۔ اسی طرح جیو اور پرماتما کا علم بذریعہ صفات کے ہوتا ہے +

پرمیشور کی تعریف۔ ترکال درشی کی تشریح اور اس دلیل کی تردید کہ ایشور کے ترکال درشی ہونے کے باعث جیو خود مختار نہیں ہے

سوال۔ پرمیشور تینوں زمانوں کا دیکھنے والا ہے۔ اس لئے (آئندہ) مستقبل کی باتیں جانتا ہے۔ وہ جیسا تقدیر میں لکھ دیگا کریگا۔ اُسی طرح جیو کام کریگا۔ اسی وجہ سے جیو خود مختار نہیں اور نہ جیو کو ایشور سزا دے سکتا ہے۔ کیونکہ جس طرح ایشور کے علم سے قائم ہوتا ہے۔ اُسی طرح جیو کام کرتا ہے۔

جواب۔ ایشور کو تینوں زمانوں کا جاننے والا کہنا جہالت کا کام ہے۔ کیونکہ زمانہ ماضی وہ ہے جو ہو کر نہ رہے اور زمانہ مستقبل وہ ہے جو نہ ہو کے ہو وے (یعنی پہلے سے نہ ہو مگر بعد میں ہو وے) کیا کبھی یہ ہو سکتا ہے کہ ایشور کو کوئی علم ہو کر نہیں رہتا یا نہ ہو کے ہوتا ہے یعنی پہلے سے نہیں ہوتا مگر بعد میں ہو جاتا ہے؟ لہٰذا پرمیشور کا گیان ہمیشہ یکساں اور ناشکستہ رہتا ہے۔ ماضی اور مستقبل جیووں کے واسطے ہیں۔ ہاں ایشور میں بلحاظ اعمال جیووں کے تینوں زمانہ کی واقفیت کا اطلاق ہے۔ وہ کہ بذاتہ[1] ہے۔ جس طرح جیو خود مختاری سے کام کرتا ہے۔ اُسی طرح علیم کل ہونے سے ایشور جانتا ہے[2]۔ اور جس طرح ایشور جانتا ہے۔ اُسی طرح جیو کام کرتا ہے یعنی ایشور ماضی، مستقبل اور حال کے علم میں اور نتیجہ دینے میں خود مختار ہے۔ اور جیو

[1] یعنی ایشور کے گیان میں ہر ایک زمانہ کی بات یکساں یعنی حاضر و موجود ہے جیسا کہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اُسی طرح کی بات۔ لہٰذا اُس کے علم میں تین زمانہ کا اطلاق بالکل نادانی ہے +

[2] یعنی جس طرح جیو بذریعہ خود مختاری کے فاعل ہے۔ اُسی طرح ایشور بذریعہ علیم کل ہونے کے واقف ہے +

سزا نہیں دیتا۔ بلکہ جس نے تلوار سے مارا وہی سزا پاتا ہے۔ اسی طرح جسم وغیرہ کے پیدا کرنے والا پرمیشور اُس کے اعمال کا بھگتنے والا نہیں ہے بلکہ جیو کو بھگتانے والا ہوتا ہے۔ اگر پرمیشور کا فعل ہوتا تو کوئی جیو پاپ نہ کرتا۔ کیونکہ پرمیشور پاک اور دھارمک ہونے کے باعث کسی جیو کو پاپ کرنے کی تحریک نہیں کرتا۔ اس لئے جیو اپنے کام کرنے میں خود مختار ہے۔ نیز جس طرح جیو اپنے کاموں میں آزاد ہے۔ اسی طرح پرمیشور بھی اپنے کاموں کے کرنے میں خود مختار ہے ۔

جیو اور پرمیشور کی ذات صفات اور فطرت میں فرق

۱۵۔ سوال۔ جیو اور ایشور کی ذات۔ صفات۔ فعل و فطرت کیسے ہیں؟

جیو اور ایشور کی ذات

جواب۔ دونو بالذات چیتن (ذی شعور) ہیں۔ طبیعت دونو کی پاک۔ غیر فانی اور دھارمک وغیرہ ہے ۔

جیو اور ایشور کے افعال

لیکن دنیا کو پیدا کرنا۔ قائم رکھنا اور فنا کرنا۔ سب کو انتظام میں رکھنا۔ جیووں کو پاپ پُنوں کے نتیجے دینا وغیرہ دھرم کے کام پرمیشور کے افعال ہیں اور اولاد پیدا کرنا۔ اُس کی پرورش کرنا علوم حرفت وغیرہ اچھے بُرے کام کرنا جیو کے عمل ہیں۔

ایشور کے صفات

ایشور کے صفات ازلی و ابدی گیان۔ آنند اور بے حد طاقت وغیرہ ہیں اور جیو کے ۔

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥
न्याय० अ० १ आ० १ । सू० १० ।

प्राणापाननिमेषोन्मेषमनो गतीन्द्रियान्तरविकाराः सुख दुःखे
इच्छा द्वेषौ प्रयत्नश्चात्मनो लिङ्गानि ॥ वैशेषिक सू० अ०
३ । आ० २ । सू० ४ ॥

جیو آتما کے صفات کی تشریح

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اچھا) دویش۔ پریتن۔ سکھ۔ دُکھ۔ گیان آتما کے لنگ ہیں (نیائے درشن ۱-۱-۱۰)

(پران۔ اپان۔ نمیش۔ انمیش۔ جیون۔ من۔ گتی۔ اندریہ۔ انتر وکار۔ سکھ۔ دُکھ۔ اچھا۔ دویش۔ پریتن آتما کے لنگ ہیں (ویشیشک درشن ۳-۲-۴)

مصنف کی تشریح کا ترجمہ

(اچھا) اشیاء کے حاصل کرنے کی خواہش (دویش) دُکھ وغیرہ کو نہ چاہنا یعنی نفرت (پریتن)

نہیں کرتے۔ وہ بھی تقصیروں سے نڈر پاپ کرنے میں راغب ہو جاویں گے اسلئے تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے نہ کہ معاف کرنا ✦

جو کام کرنے میں خود مختار نتیجہ بھوگنے میں تابع مرضی ایشور ہے

۴۸ سوال۔ جیو خود مختار ہے یا پرتنتر (غیر مختار) ✦
جواب۔ فرائض ادا کرنے میں خود مختار اور ایشور کے آئین (معاملات جزا و سزا) میں تابع رہتا ہے۔

स्वतंत्रः कर्ता

یہ پانینی ویاکرن کا سوتر ہے۔ جو خود مختار یعنی اپنے تابع ہے۔ وہی فاعل کہلاتا ہے ✦

خود مختار اور تابع مرضی کی تشریح

۴۹ سوال۔ خود مختار کس کو کہتے ہیں؟
جواب۔ جس کے تابع جسم، پران، اندریہ (حواس بیرونی) انتہکرن (حواس اندرونی) وغیرہ ہوں۔ خود مختار نہ ہو تو اس کو پاپ پن کا نتیجہ کبھی نہیں مل سکتا کیونکہ جیسے نوکر اپنے آقا اور فوجی افسر کے حکم یا تحریک سے جنگ میں کئی آدمیوں کو مار کر بھی قصوروار نہیں ہوتے۔ ویسے اگر پرمیشور کی تحریک اور اس کے تابع ہونے سے افعال سرزد ہوں تو جیو کو پاپ یا پن نہیں لگنا چاہئے۔ اس نتیجہ کا حقدار تحریک کرنے والا پرمیشور ہونا چاہئے۔ سورگ نرک یعنی سکھ اور دکھ بھی پرمیشور ہی کو ہونا چاہئے۔ مثلاً کسی آدمی نے کسی خاص ہتھیار سے کسی کو مار ڈالا۔ تو وہی مارنے والا پکڑا جاتا ہے اور وہی سزا پاتا ہے نہ کہ ہتھیار۔ اسی طرح جیو اگر کسی دوسرے کی تابع مرضی ہو تو پاپ پن کا نتیجہ پانے والا نہیں ہو سکتا۔ پس جیو اپنی طاقت کے مطابق کام کرنے میں خود مختار ہے۔ لیکن جب وہ پاپ کر چکا ہے تب ایشور کے آئین کے تابع ہو کر پاپ کا نتیجہ بھوگتا ہے۔ غرضیکہ جیو اعمال کرنے میں خود مختار اور پاپ کا نتیجہ دکھ بھوگنے میں تابع ہوتا ہے ✦

جیو کو اگرچہ جسم وغیرہ آلات ایشور نے دئے ہیں۔ مگر وہ آلات جیو کے تابع ہیں یعنی ذمہ دار اعمال کا جیو ہی ہے

۵۰ سوال۔ اگر پرمیشور جیو کو نہ بناتا اور نہ طاقت دیتا تو جیو کچھ بھی نہ کر سکتا۔ اسلئے پرمیشور کی تحریک سے جیو فعل کرتا ہے۔
جواب۔ جیو کبھی حادث نہیں ہوا۔ ازلی ہے۔ ویسے ہی جیسے ایشور (علت فاعلی) اور دنیا کی علت مادی ازلی ہیں۔ جیو کا جسم اور آلات متعلقہ حواس بے شک پرمیشور کے بنائے ہوئے ہیں لیکن وہ سب جیو کے تابع ہیں۔ اس لئے اپنے من یا جسم یا زبان سے جو کوئی پاپ کرتا ہے۔ وہی بھوگتا ہے۔ نہ کہ ایشور۔ مثلاً کسی نے پہاڑ سے لوہا نکالا۔ اس لوہے کو کسی بیوپاری نے خریدا۔ اس کی دکان سے لوہار نے لیکر تلوار بنائی۔ اس سے کسی سپاہی نے تلوار لے لی۔ اور پھر اس سے کسی کو مار ڈالا۔ تو یہاں جس طرح لوہا بنانے والے کو۔ اس سے لینے والے کو۔ تلوار بنانے والے کو۔ اور تلوار کو گرفتار کر کے لیا

اگر کوئی کہے کہ بھگت جنوں زاہد لوگوں کی نجات کی خاطر جنم لیتا ہے۔ تو بھی سچ نہیں۔ کیونکہ جو عابد لوگ ایشور کی ہدایت کے مطابق چلتے ہیں۔ اُن کو نجات بخشنے کی پوری طاقت ایشور میں ہے +

کیا پرمیشور کے زمین۔ سورج۔ چاند وغیرہ دُنیا کے بنانے۔ قائم رکھنے اور فنا کے کاموں سے کنس۔ راون وغیرہ کا باندھنا اور گووردھن وغیرہ پہاڑوں کا اُٹھانا زیادہ بڑے کام ہیں؟ اگر کوئی شخص اس دُنیا میں ایشور کے کاموں کو نظر غور سے دیکھے تو۔

न भूतो न भविष्यति

ایشور کے برابر نہ کوئی ہے اور نہ ہوگا۔

| کُل ہونے کے باعث ایشور کا اوتار لینا ناممکن ہے |

۴۵ - اور ایشور کا جنم لینا دلیل سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی شخص اس لا انتہا آکاش کو کہے کہ حمل میں سما گیا یا مٹھی میں رکھ لیا گیا تو ایسا قول کبھی سچ نہیں ہو سکتا کیونکہ آکاش غیر فنا ہی اور ہمہ کُل ہے۔ اسی واسطے آکاش نہ باہر آتا ہے اور نہ اندر جاتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور کے بے انتہا اور موجود کُل ہونے کی وجہ سے اُس کا آنا جانا کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ کسی کا جانا اور آنا اُس جگہ ہو سکتا ہے۔ جہاں وہ نہ ہو۔ کیا پرمیشور رحم میں نہیں تھا کہ کہیں سے آیا؟ اور کیا باہر نہیں تھا جو اندر سے نکلا؟ ایشور کے بارے میں ایسی بات علم سے بے بہرہ لوگوں کے سوا اور کون کہہ اور مان سکے گا؟ اس لئے پرمیشور کا جانا آنا جنم لینا اور مرنا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا +

| عیسیٰ وغیرہ اوتار نہیں تھے |

۴۶ - نظر بریں عیسیٰ وغیرہ کی نسبت بھی سمجھ لینا چاہئے کہ وہ ایشور کے اوتار نہیں۔ کیونکہ الفت۔ نفرت۔ بھوک پیاس۔ خوف۔ افسوس۔ دُکھ سُکھ پیدائش اور موت وغیرہ کی صفات رکھنے کے باعث وے انسان تھے +

| ایشور کسی کے گناہ معاف نہیں کرتا |

۴۷ - سوال - ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں؟

جواب - نہیں۔ کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اُس کا انصاف جاتا رہے۔ اور تمام انسان سخت پاپی ہو جاویں۔ کیونکہ بدکردار معافی کے سُنتے ہی اُن کو پاپ کرنے میں بے خوف اور حوصلہ پیدا ہو جاوے۔ مثلاً اگر راجہ گناہ معاف کر دیا کرے تو لوگ حوصلہ پا کر اور بھی بڑے بڑے پاپ کریں۔ کیونکہ راجہ گناہ بخش دیا کرے گا۔ اور اُن کو بھی بھروسہ ہو جاوے گا کہ ہم راجہ سے بذریعہ حرکات ... چند تحفہ معاف کرا لیویں گے۔ ...

یجروید کے منتر ہیں۔ اِن اقوال سے ثابت ہے۔ کہ پرمیشور جنم نہیں لیتا +

سوال

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत।
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम्॥
भ० गी० अ० ४। श्लो० ७॥

بھگوت گیتا۔ ۴۔ ۷ +

شری کرشن جی کہتے ہیں کہ جب جب دھرم غائب ہوتا ہے۔ تب تب میں جسم اختیار کرتا ہوں۔

جواب۔ یہ بات وید کے خلاف ہونے سے مستند نہیں۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ شری کرشن دھرماتما تھے۔ اور دھرم کی حفاظت کے لئے چاہتے تھے کہ میں جگ میں جنم لیکر اچھے لوگوں کی حفاظت اور بُرے لوگوں کو نیست و نابود کروں ایسے معنوں میں کچھ عیب نہیں۔ کیونکہ

परोपकाराय सतां विभूतयः

نیک لوگوں کا تن من دھن دوسروں کو منفعت پہنچانے کے واسطے ہوتا ہے۔ شری کرشن اس سے ایشور نہیں ہو سکتے +

ایشور کے اوتار ماننے کے باعث

۳۳ سوال۔ اگر ایسا ہے تو دُنیا میں ایشور کے چوبیس اوتار جو ہوتے ہیں۔ اُن کو کیوں اوتار مانتے ہیں؟

جواب۔ ویدوں کے معنے نہ سمجھنے۔ فرقہ بند لوگوں کے بہکانے اور خود بے علم ہونے کے باعث دھوکے کے پھندے میں پھنسنے سے ایسی ایسی بیہودہ باتیں کرتے اور مانتے ہیں +

اس دلیل کی تردید کہ ایشور کنس وغیرہ بُرے آدمیوں کو سزا دینے کے لئے اوتار لیتا ہے۔

۳۴ سوال۔ اگر ایشور اوتار نہ لیوے تو کنس و راون وغیرہ ایذا رساں لوگ کس طرح ہلاکت کو پہنچیں +

جواب۔ اوّل تو جو پیدا ہوتا ہے وہ ضرور مرتا ہے۔ علاوہ بریں ایشور جو کہ بغیر اوتار یعنی جسم اختیار کرنے کے دُنیا کو پیدا کرتا۔ قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اُس کے آگے کنس و راون وغیرہ ایک چیونٹی کے برابر بھی نہیں ہیں۔ اور وہ بوجہ محیط کل ہونے کے کنس و راون وغیرہ کے جسموں میں بھی موجود ہے۔ جس وقت چاہے فوراً کسی عضو رئیسہ کو تن سے جدا کر کے نیست و نابود کر سکتا ہے۔ بھلا ایسے بے انتہا صفات فعل اور طاقت والے پرمیشور کو ایک ناچیز جیو کے مارنے کے واسطے جنم لینے اور مرنے والا جو بتلاتا ہے۔ اُس کو سوائے اُس کی جہالت کے کوئی اور بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے؟

پرمیشور بھی متحول (یعنی کثیف یا احساس پذیر) ہو جائے - اس لئے پرمیشور دُنیا کی علّت مادی نہیں ہے - بلکہ علّت فاعلی ہے +

اگر حقیقی (ذی شعور) سے دُنیا بنی ہو تو جس طرح پرمیشور اعلےٰ جلال و حشمت والا ہے اُسی طرح دنیا میں بھی تمام جلال و حشمت کا لگاؤ ہونا چاہیئے - حالانکہ نہیں ہے - اس لئے پرمیشور دُنیا کی علّت مادی نہیں ہے - بلکہ علّت فاعلی ہے +

کیونکہ اُپنشد بھی پردہان (لطیف مادی مجموعہ) کو ہی دُنیا کی علّت مادی بیان کرتا ہے مثلاً

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां स्वरूपाः ।
श्वेताश्वतर उपनिषद् अ० ३। मं० ५॥ شویتاشوتر اُپنشد

یہ قول شویتاشوتر اُپنشد کا ہے لطیف مادی مجموعہ جو جنم لینے سے بری بصورت ستوگُن رجوگُن تموگُن ہے - وہی مختلف شکلیں پاکر مخلوقات کی صورت میں آجاتا ہے یعنی لطیف مادی مجموعہ تغیر پذیر ہونے کے باعث مختلف حالتیں اختیار کرتا ہے اور پُرش یعنی پرمیشور غیر متغیر ہونے کی وجہ سے اُس طرح مختلف حالتیں اختیار کرکے دوسری شکل میں کبھی نہیں آ سکتا - وہ ہمیشہ یکساں اور غیر متبدل رہتا ہے +

پس یہ قول غلط ہے کہ سانکھیہ یا آہی اور درشن کا مصنف دیشور کے وجود سے منکر ہیں -

(۱۳) - اس لئے جو شخص کپل آچاریہ کو ایشور سے منکر بیان کرتا ہے - سمجھو کہ وہ خود ایشور سے منکر ہے - نہ کپل آچاریہ - اسی طرح دھرم اور دھرم والا کے بیان کرنے سے میمانسا - ایشور کے ذکر کرنے سے ویشیشک - اور لفظ آتما کے بیان کرنے سے نیائے شاستر ایشور سے انکار کرنے والے نہیں - کیونکہ جو ہمہ دانی وغیرہ صفات رکھتا ہے اور جو محیط کل اور علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف ہے - سب جیووں کا آتما ہے اُس کو میمانسا ویشیشک اور نیائے درشن ایشور مانتے ہیں +

ایشور اوتار نہیں لیتا

(۱۴) - سوال - ایشور اوتار لیتا ہے یا نہیں ؟

جواب - نہیں - کیونکہ **अज एकपात्** (جنم سے آزاد اور یکساں) **"स पर्यगाच्छुक्रमकायम्"** (وہ موجود کل - طاقت مطلق - غیر مجسم ہے)

۱؎ چھ شاستروں میں سے ایک شاستر کا نام ہے - مترجم
۲؎ بشرح ایضاً
۳؎ بشرح ایضاً

ثبوت ایسے ایشور کا جس پر کہ "پرتیکش"[1] (ثبوت بذریعہ احساس) عائد کیا جا سکے حاصل نہیں۔ (سانکھیہ درشن ۱-۹۲) +

کیونکہ جب اس کے ثبوت میں "پرتیکش" (ثبوت بذریعہ احساس) نہیں تو انومان (قیاس) وغیرہ ثبوت بھی نہیں ہو سکتے (سانکھیہ ۵-۱۰) +

علیٰ ہذا القیاس "ویاپتی"[2] کا تعلق نہ ہونے سے انومان (قیاس) نہیں ہو سکتا (۵-۱۱) +

اور پرتیکش و انومان کے نہ ہونے سے شبد پرمان (قول صالح) بھی نہیں لگ سکتا۔ بایں وجہ ایشور ثابت نہیں ہو سکتا +

پہلے سوتر کے اصل معنے

جواب۔ اس جگہ مراد یہ ہے کہ ایشور کے ثابت کرنے میں پرتیکش پرمان (ثبوت بذریعہ احساس بیرونی) نہیں عائد ہوتا +

پچھلے دو سوتروں کا یہ مطلب ہے کہ ایشور دنیا کی علت مادی نہیں

اور کہ نہ ایشور دنیا کی علت مادی[3] ہے۔ نیز "پرش" (جیو) سے غیر معمولی صفت رکھنے یعنی سب جگہ بھرپور ہونے کے باعث پرماتما کو پرش کے نام سے موسوم کیا ہے اور جسم میں آرام کرنے کے لحاظ سے جیو کا بھی نام پرش[4] ہے چنانچہ اسی مضمون کے سلسلہ میں درج ہے کہ

प्रधानशक्तियोगाच्चेत्सङ्गापत्तिः ॥१॥ सत्तामात्राच्चेत्सर्वैश्वर्यम् ॥२॥ श्रुतिरपि प्रधानकार्यत्वस्य ॥३॥ सां० अ०५। सू०८।९।१२॥

اگر پرش میں علت کا میل (امتزاج) ہو تو پرش[5] میں سنگ اور ترکیب کی خرابیاں آ جائیں یعنی[6] جس طرح کہ علت مادی سوکشم (عنصروں کے لطیف اجزاء) کے ملنے پر مرکبات کی صورت میں آ گئی۔ اسی طرح

۱؎ اس جگہ سانکھیہ درشن میں ایشور کو "پرتیکش" یعنی بیرونی حواس سے ثابت نہیں کیا ہے۔ مگر اندرونی حس یعنی گیان سے یوگیوں کو ایشور کا پرتیکش ہونا صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ دیکھو سوتر ۹۰، ۹۱ و ۹۵ و ۹۶ سوال نمبر ۱ کے جواب میں پرتیکش کی جو تعریف درج کی گئی ہے۔ بعض اس کو اس سے متضاد سمجھتے ہیں۔ مگر در اصل ایسا نہیں ہے ملاحظہ ہو۔ فٹ نوٹ سوال مذکور +

۲؎ یہاں لفظ ویاپتی سے مراد اس ویاپتی سے ہے۔ جس کی تعریف تیسرے باب میں بحوالہ سانکھیہ درشن ادھیائے ۵ سوتر ۲۹-۳۰-۳۱-۳۲ کی جا چکی ہے (مترجم) +

۳؎ سوتر نمبر ۱۰ و ۱۱ جو بیان ہو چکے ہیں یہاں محض اس بات کی تردید ہے کہ ایشور جگت کی علت مادی نہیں۔ نہ کہ خود ایشور کی ہستی کی تردید +

۴؎ یعنی سانکھیہ درشن میں لفظ پرش سے پرماتما اور جیو دونوں کی طرف اشارہ ہے +

۵؎ یعنی علت مادی کے ساتھ پرش کا اتصال بھی ترکیب پذیری میں ہو جائے +

۶؎ یعنی جس طرح مادی لطیف اجزاء کے ملنے یعنی ترکیب پانے سے بناوٹ میں آ جاتا ہے۔ اسی طرح پرش بھی بناوٹ میں آ جائے (مترجم) +

پرمیشور کا فعل حسب ضرورت ہوا کرتا ہے

۳۸۔سوال۔جب وہ فعل کرتا ہوگا تو فعل حد والا ہوتا ہوگا یا بے حد +

جواب۔جتنے مکان اور زمانہ میں فعل کرنا مناسب سمجھتا ہے اُتنے ہی مکان و زمان میں فعل کرتا ہے اُس سے نہ زیادہ اور نہ کم۔کیونکہ وہ عالم کل ہے +

پرمیشور کی انتہا نہیں اور وہ اپنے آپ کو ایسا جانتا ہے

۳۹۔سوال۔پرمیشور اپنی انتہا جانتا ہے یا نہیں؟

جواب۔پرماتما کا گیان کامل ہے۔کیونکہ گیان اس کو کہتے ہیں کہ جس کے ذریعہ جیوں کا تیوں جانا جاوے۔یعنی جو شے جس طرح کی ہو اُس کو اُسی طرح جاننے کا نام گیان ہے۔پرمیشور غیر محدود ہے۔پس وہ اپنے آپ کو غیر محدود جانے تو گیان ہے اور اُس کے خلاف اگیان یعنی غیر محدود کو محدود اور محدود کو غیر محدود جاننا غلطی ہے +

यथार्थदर्शनं ज्ञानमिति ।

جس شے کی جیسی صفت۔فعل۔خاصیت ہو اُس کو ویسا ہی بیان کرنا "گیان" اور "گیان" کہلاتا ہے۔اُلٹا اگیان +

یوگ شاستر کے مطابق ایشور کی تعریف

اس لئے۔

क्लेशकर्मविपाकाशयैरपरामृष्टः पुरुषविशेष ईश्वरः । योग सू० समाधिपादे, सू० २४ ॥

یوگ سمادھی پاد سوتر ۲۴

جو جہالت وغیرہ تکالیف۔اچھے بُرے و پسند ناپسند مخلوط نتیجے پیدا کرنے والے کاموں کی ہوس سے آزاد ہے۔وہ سب جیووں سے اعلیٰ ہونے کے باعث ایشور کہلاتا ہے

سانکھیہ درشن کا یہ سوتر کہ ایشور ثابت نہیں ہوتا۔یہ مطلب رکھتا ہے کہ ایشور حواس ظاہری سے محسوس نہیں ہو سکتا

۴۰۔سوال

ईश्वरासिद्धेः ॥ सां० अ० १ । सू० ९२ ॥

प्रमाणाभावान्न तत्सिद्धिः । २ । सां० अ० ५ । सू० १० ।

सम्बन्धाभावान्नानुमानम् । ३ । सां० अ० ५ । सू० ११

کرسکتا ہے +

جواب -

अपाणिपादो जवनो ग्रहीता पश्यत्यचक्षुः स शृणोत्यकर्णः ।
स वेत्ति वेद्यं न च तस्यास्ति वेत्ता तमाहुरग्र्यं पुरुषं महान्तम्
श्वेताश्वतर उपनिषद् । अ० ३ । मं० १९ ॥ شوتیاشوتر ۳-۱۹

یہ اپنشد کا قول ہے۔ پرمیشور کے ہاتھ نہیں۔ لیکن اپنی طاقت کے ہاتھ سے سب کو بناتا اور تھام سکتا ہے۔ پاؤں نہیں۔ لیکن محیط ہونے کے باعث سب سے زیادہ صاحب رفتار (حرکت دینے والا) ہے۔ آنکھ کا آلہ نہیں۔ لیکن سب کو ٹھیک ٹھیک دیکھتا ہے۔ کان نہیں پھر بھی سب کی باتیں سنتا ہے۔ انتہ کرن (حواس باطنی) نہیں۔ مگر تمام دنیا کو جانتا اور اس کو حد کے ساتھ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اس کو قدیم سب سے افضل اور سب میں بھرپور ہونے کے باعث پرش کہتے ہیں۔ وہ حواس اور انتہ کرن سے کرنے والے کاموں کو اپنی طاقت سے کرتا ہے +

پرمیشور خالی از فعل و خالی از صفات نہیں۔

سوال - اس کو بہت سے لوگ خالی از فعل اور خالی از صفات کہتے ہیں -

جواب

न तस्य कार्य्यं करणं च विद्यते न तत्समश्चाभ्यधिकश्च दृश्यते
परास्य शक्तिर्विविधैव श्रूयते स्वाभाविकी ज्ञानबलक्रिया च ॥
श्वेताश्वतर उपनिषद् । अ० ६ । मं० ८ ॥ شوتیاشوتر ۶-۸

یہ شویتاشوتر اپنشد کا قول ہے۔ پرمیشور سے کوئی معلول اس کے جسم نہیں بنتا۔ اور نہ اس کو علت (آلات) یعنی دوسرے عمل اوزار کی ضرورت ہے۔ کوئی اس کے برابر نہیں نہ اس سے زیادہ ہے۔ اس میں سب سے اعلیٰ قدرت یعنی لا انتہا علم۔ لا انتہا قوت اور لا انتہا قسم کی حرکت دینے کی قابلیت ہے جو بالخاصہ یعنی طبعی طور پر اس کی ہستی میں ہی سنی جاتی ہے۔ اگر پرمیشور خالی از فعل ہوتا۔ تو دنیا کی پیدائش۔ قیام۔ اور فنا کو نہ کر سکتا۔ اس لئے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ پرچیتن و ذی شعور ہونے کے باعث اس میں فعل بھی ہے +

اُپاسنا کا طریق عمل اور اُس کا نتیجہ

۳۱۔ جب اُپاسنا کرنا منظور ہو کسی گوشۂ تنہائی میں جا کر آسن لگائے پرانایام (ضبط دم) کرے حواس کو بیرونی محسوسات سے روکے۔ من کو ناف کے مقام یا دل۔ حلق۔ آنکھ۔ چوٹی یا ریڑھ کی ہڈی[1] میں کسی موقعہ پر قائم رکھے۔ اپنے آتما اور پرماتما کا امتیاز کرکے پرماتما کے اندر محو ہو جانے سے سنیم[2] بنے۔ جب آدمی ان کو عمل میں لاتا ہے تو اُس کا آتما اور انتہ کرن پاک ہو کر سچائی سے بھر جاتا ہے اور روزمرہ علم اور معرفت کو بڑھا کر مکتی تک پہنچ جاتا ہے۔ جو آٹھ پہر میں ایک گھڑی بھر بھی اِس طرح دھیان کرتا ہے وہ ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے +

سگن اور نرگن اُپاسنا

۳۲۔ بلحاظ علیم کل وغیرہ صفات کے پرمیشور کی اُپاسنا کرنا سگن (با صفت) اور نفرت۔ صورت۔ مزا۔ بُو۔ لمس وغیرہ اوصاف سے آزاد مان کر نہایت لطیف اور آتما کے اندر باہر موجود پرمیشور میں مضبوطی سے قائم ہو جانا نرگن (خالی از صفت) اُپاسنا کہلاتی ہے +

اُپاسنا کا پھل

۳۳۔ اس کا پھل۔ جس طرح سردی سے گھبرائے ہوئے آدمی کی سردی آگ کے نزدیک جانے سے دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پرمیشور کی نزدیکی میسر ہونے سے تمام عیب اور دُکھ چھوٹ کر پرمیشور کے صفات۔ فعل۔ عادات کی مانند جیوآتما کے صفات۔ افعال اور عادات پاک ہو جاتے ہیں +

علاوہ دیگر فوائد کے بھاری فائدہ یہ ہے کہ دکھوں میں برداشت کی طاقت ملتی ہے

۳۴۔ اس لئے پرمیشور کی ستتی۔ پرارتھنا اور اُپاسنا ضرور کرنی چاہئے اس کا نتیجہ تو علیحدہ ہوگا۔ لیکن آتما کی طاقت اس قدر بڑھے گی کہ پہاڑ جیسے دُکھ کے ہونے پر بھی نہ گھبرائے گا بلکہ سب کو برداشت کر سکے گا۔ کیا یہ چھوٹی بات ہے +

ستتی پرارتھنا اُپاسنا نہ کرنا احسان فراموشی بھی ہے

۳۵۔ اور جو شخص پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اُپاسنا نہیں کرتا۔ وہ احسان فراموش اور سخت جاہل بھی ہوتا ہے کیونکہ جس پرماتما نے اس دُنیا کی سب نعمتیں جیووں کو سکھ کے واسطے عطا فرمائی ہیں اُسکی نعمتوں کو بھول جانا یعنی ایشور کو نہ ماننا احسان فراموشی اور جہالت ہے +

پرمیشور گو منزہ از حواس ہے مگر حواس کے کام اپنی طاقت سے کرتا ہے۔

۳۶۔ سوال۔ جبکہ پرمیشور کے کان۔ آنکھ وغیرہ حواس نہیں ہیں۔ تو پھر وہ حواس کے کام کس طرح

---

[1] ریڑھ کی درمیانی ہڈی کا نام ہے اس کو کہیں پانس بھی کہتے ہیں +

[2] "سنیم" کے لفظی معنی ذی ضبط ہو سکتے ہیں۔ مراد اس سے یہ ہے کہ من کو جسم کے کسی ایک جزو پر لگا کر اور پرماتما کے اندر محو ہو کر من پر قابو حاصل کرنا چاہئے۔ مترجم +

شروع کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے شرط یہی ہے کہ وہ کسی سے دشمنی نہ رکھے۔ ہمیشہ سب سے محبت کرے۔ سچ بولے۔ جھوٹ کبھی نہ بولے۔ چوری نہ کرے۔ سچے کاروبار کے عالب الحواس ہو۔ شہوت پرست نہ ہو۔ متواضع ہو تکبر کبھی نہ کرے۔ یہ پانچ قسم کے یم مل کر اُپاسنا کا پہلا انگ (جزو) کہلاتے ہیں +

शौचसन्तोषतपःस्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥
योगसू० साधनपादे । सू० ३२ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

دوسرا انگ پانچ نیم

۹۴۔ شوچ (پاکیزگی) سنتوش (قناعت) تپ (ریاضت) سوادھیائے (مطالعہ کتب مقدس) ایشور پرنی دھان (خدا کی محبت) نیم ہیں)۔ یوگ درشن۔ سادھن پاد۔ سوتر ۳۲) +

اُلفت اور نفرت کے چھوڑنے سے اندرونی پاکیزگی اور پانی وغیرہ سے بیرونی پاکیزگی رکھے (۲) دھرم کے ساتھ محنت کرنے سے نفع ہو تو خوشی اور نقصان ہو تو ناخوشی نہ کرے (۳) خوش ہو کر اور سستی چھوڑ کر ہمیشہ محنت کیا کرے۔ ہمیشہ سکھ دُکھ کی برداشت اور دھرم ہی پر عمل کرے پاپ پر نہیں (۴) ہمیشہ سچے شاستروں کو پڑھے اور پڑھاوے سچے آدمیوں کی صحبت میں رہے۔ اور پرمیشور کے ایک نام "اوم" کے معنی پر غور اور روزمرہ اُس کا جپ کیا کرے (۵) اپنے آتما کو پرمیشور کا حکم بجا لانے میں نذر کردے +

یہ پانچ قسم کے نیم مل کر اُپاسنا کا دوسرا "انگ" (جزو) کہلاتے ہیں۔

باقی چھ انگ یوگ شاستر میں دیکھو

۹۵۔ باقی چھ انگوں کو یوگ شاستر یا رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیویں +

لفظی معنی اہنسا کے ترک ایذا رسانی ہے۔ ایذا رسانی ایک قسم کی دشمنی ہے۔ سنسکرت کتابوں میں اس بنا پر درندوں وغیرہ کے ذریعہ سے ہلاک ہونے والے جانداروں کے تعلقات کو ایک قسم کی دشمنی کہا گیا ہے۔ ترک حسد کو ترک دشمنی کہا جا سکتا ہے۔ نیز دشمنی کی حالت میں کم سے کم نیت ایذا رسانی کی موجود ہو سکتی ہے حالانکہ اُپاسنا اور یوگ کے سبھاؤ کے مطابق ایذا رسانی اور ضرر رسانی کی نیت بھی نہیں ہونی چاہئے اس وجہ سے بھی اہنسا کو ترک دشمنی کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ قدیم آریہ رشیوں نے اور فاضل مصنف نے فرمایا ہے +

رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے "اُپاسنا پرکرن" میں اس کا بیان ہے +

پرمیشور بھی سب کا بھلا کرنے کی پیار رکھنا میں مددگار ہوتا ہے۔ نقصان دینے والے کاموں میں نہیں ہوتا۔ جو شخص ایسا کہتا ہے کہ گڑ میٹھا ہے۔ اُس کو گڑ یا اُس کا ذائقہ کبھی نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن جو کوشش کرتا ہے۔ اُس کو جلدی یا دیر سے گڑ مل ہی جاتا ہے ٭

اب تیسری بات اُپاسنا ہے

समाधिनिर्धूतमलस्य चेतसो निवेशितस्यात्मनि यत्सुखं भवेत
न शक्यते वर्णयितुं गिरा तदा स्वयन्तदन्तःकरणेन गृह्यते ॥

یہ اُپنشد کا قول ہے۔

اُپاسنا کے معنی پرمیشور سے وصال و قرابت حاصل کرنا ہے اس کے آٹھ "انگ" ہیں۔

جس سمادھی یوگ (مراقبہ کے ذریعہ) سے جس آدمی کی اودیا (جہالت علم معکوس۔ اَن گیان) وغیرہ کی ناپاکی دور ہو گئی ہے۔ اور جس نے روحانیت میں قائم ہو کر پرماتما میں دھیان لگایا ہے۔ اُس کو پرماتما کے وصل سے جو سکھ ہوتا ہے۔ وہ زبان سے نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اُس آنند کو جیو آتما اپنے "انتہ کرن" (قواعد باطنی) سے محسوس کرتا ہے لفظ اُپاسنا کے معنی نزدیک ہونا ہے اشٹانگ[1] یوگ کے ذریعہ پرماتما کے نزدیک ہونے کے لئے اور اُس کے موجود کل ہونے اور سب کا ضابطہ القلوب ہونے کے اوصاف کو عین الیقین کرنے کے واسطے جو جو کام لازمی ہیں وہ سب عمل میں آنے چاہئیں ٭

پہلا انگ یا جزیم

-۲۸

तत्राऽहिंसा सत्यास्तेय ब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः । योग शा॰
साधन पादे । सू॰ ३० ।

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

ان میں سے اہنسا۔ ستیہ۔ استیہ۔ برہمچریہ۔ اپری گرہ یم کہلاتے ہیں۔ یوگ سوتر۔ سادھن پاد۔ ۳۰ سوتر ٭

یہ سوتر اور نیچے دیگر سوتر یوگ شاستر مصنفہ پتنجلی رشی کے ہیں۔ جو شخص اُپاسنا کو

[1] اشٹانگ یوگ کو بطور لفظی ترجمہ کے زبان اُردو میں یوگ کے آٹھ حصص یا آٹھ جزو کہا جا سکتا ہے کیونکہ انگ حصہ اور جزو کو کہتے ہیں اور لفظ اشٹ بمعنی ہشت ہے ٭

محض پرارتھنا بے فائدہ ہے اس کے ساتھ انسان کو کوشش اور محنت کرنی لازمی ہے۔

۲۵- جو آدمی کسی بات کی پرارتھنا کرتا ہے اُس کو عمل بھی ویسا ہی کرنا چاہئے۔ مثلاً اگر سب سے اعلےٰ عقل پانے کے لئے پرمیشور کی پرارتھنا کی جاوے۔ تو اُس کے واسطے جسقدر کوشش اپنے سے ہو سکے ضرور کیا کرے۔ یعنی اپنی کوشش کے بعد پرارتھنا کرنی واجب ہے۔ اس قسم کی پرارتھنا کبھی نہ کرنی چاہئے۔ اور نہ پرمیشور اُس کو قبول کرتا ہے۔ جیسے کہ یہ کہ اے پرمیشور آپ میرے دشمنوں کو فنا کرو۔ مجھ کو سب سے بڑا بناؤ۔ میری ہی نیک نامی ہو اور سب میرے ماتحت ہو جاویں۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ اگر دو دشمن ایک دوسرے کے فنا ہونے کے واسطے پرارتھنا کریں تو کیا پرمیشور دونو کو فنا کر دیوے۔ اگر کوئی کہے کہ جسکی محبت زیادہ ہوگی۔ اُس کی پرارتھنا سپھل ہو جاوے گی تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس کی محبت کم ہو اُس کا دشمن بھی کم درجہ فنا ہونا چاہئے۔ ایسی جہالت کی پرارتھنا کرتے کرتے کوئی ایسی پرارتھنا بھی کرنے لگ جاویگا کہ اے پرمیشور! آپ روٹی بنا کر ہم کو کھلایئے۔ میرے مکان میں جھاڑو لگایئے۔ کپڑے دھو دیجئے۔ اور کھیتی باڑی بھی کر دیجئے۔ جو لوگ اس طرح پرمیشور کے بھروسے کاہل وجود ہو کر بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ سخت جاہل ہیں۔ کیونکہ پرمیشور کی ہدایت کوشش کرنے کے لئے ہے۔ جو شخص اُس کو توڑے گا۔ وہ کبھی سُکھ نہیں پاویگا۔ چنانچہ

कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः

य० ४० । मं० २ ॥ یجر۔ ۴۰-۲

پرمیشور ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ آدمی سو برس تک یعنی جب تک جیتا رہے۔ تب تک کام کرتا ہوا جینے کی خواہش رکھے۔ سُست کبھی نہ ہو۔ یجروید ۴۰-۲۔

تمام دنیا میں حرکت اور کوشش کا پایا جانا ثابت کرتا ہے کہ انسان کا فرض محنت کرنا ہے اور محنت کرنے والے کی امداد پرمیشور بھی کرتا ہے۔

۲۶- دیکھو دنیا میں جسقدر جاندار اور بے جان ہیں وہ سب اپنے اپنے کام اور کوشش کو برابر کئے جاتے ہیں۔ مثلاً چیونٹی وغیرہ ہمیشہ محنت کرتے رہتے ہیں۔ زمین وغیرہ ہمیشہ گردش میں ہیں۔ اور درخت وغیرہ بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں۔ نظر بریں انسان کو بھی اس مثال کی پیروی کرنی واجب ہے۔ جس طرح کوشش میں لگے ہوئے آدمی کی مدد دوسرا بھی کرتا ہے۔ اُسی طرح دھرم کے ساتھ کوشش میں مصروف ہوئے ہوئے آدمی کی امداد ایشور بھی کرتا ہے۔ اور جیسا کہ کارکُن آدمی کو نوکر رکھا جاتا ہے۔ کسی کاہل کو نہیں دیدار کے خواہشمند اور آنکھوں والے کو دکھلایا جاتا ہے۔ اندھے کو نہیں۔ ویسا ہی

پاکیزگی کی استدعا

اے سکھ بخشنے والے ظاہر بالذات! اور سب کو جاننے والے پرماتما آپ ہم کو عمدہ طریقہ پر تمام علوم حاصل کرائیے۔ ہم کو پاپ کے چلن کے ٹیڑھے راستے سے الگ کیجئے۔ اس لئے ہم لوگ بڑی عاجزی سے آپ کی ستتی (یعنی حمد و ثنا) کرتے ہیں کہ آپ ہم کو پاکیزہ کیجئے (یجروید ۴۰-۱۶) +

मा नो महान्तमुत मा नोऽअर्भकं मा न उक्षन्तमुत मा न उक्षितम्। मा नो वधीः पितरं मोत मातरं मा नः प्रियास्तन्वो रुद्र रीरिषः ॥ यजुः० । अ० १६ । मं० १५ ॥ یجر ۱۶-۱۵

استدعا اس بات کی کہ ہمارے لواحق اور ہم محفوظ رہیں۔

اے رُدر! (یعنی بدکرداروں کو بدکرداری کی سزا دے کر رُلانے والے پرمیشور) آپ ہمارے چھوٹے بڑے آدمیوں کو، حمل کو، ہمارے ماں باپ کو، پیارے رشتہ دار لوگوں کو اور ہمارے جسموں کو ہلاکت کی طرف مائل مت ہونے دیجئے۔ ہم کو ایسے راستہ پر چلائیے کہ جس سے ہم آپ کے حضور میں مستوجب سزا نہ ہوں (یجرو ید ۱۶-۱۵) +

असतो मा सद् गमय तमसो मा ज्योतिर्गमय मृत्योर्मा मृतं गमय ॥ शतपथ ब्रा० १४ । ३ । १ । ३० । شت پتھ ۱۴-۳-۱-۳۰

علم کے لئے استدعا

سب سے اعلیٰ ہدایت کرنے والے پرماتما! ہم کو آپ جھوٹے راستے سے الگ کر کے سچے راہ پر چلائیے۔ جہالت کی تاریکی سے علیٰحدہ کر کے علم کے آفتاب کی طرف لے جائیے اور موت کی مرض سے بچا کر مکتی (نجات) کے سکھ کا آبِ حیات دیجئے (شت پتھ برہمن ۱۴-۳-۱-۳۰) +

سگن اور نرگن پرارتھنا کے مفصل معنی۔

۴۳- الغرض جس جس عیب یا بُری صفت سے پرمیشور اور نیز اپنے آپ کو آزاد مان کر پرمیشور کی پرارتھنا کی جاتی ہے وہ بلحاظ امر و نہی وِدھی نِشیدھ [1] سگن [2] اور نرگن [3] پرارتھنا ہے +

نوٹ [1]: مکتی کے معنی نجات یا رستگاری وغیرہ ہیں +

[2]: یعنی جو پرارتھنا بصیغہ اثبات یا امر ہو مثلاً ایسے یہ ظاہر ہو کہ پرمیشور کی ذات میں فلاں فلاں صفت پائی جاتی ہے یا ہم کو فلاں بات میسر ہو وہ "سگن" پرارتھنا ہے۔ اور جس پرارتھنا میں نہی جتائی جائے مثلاً یہ پایا جائے کہ فلاں فلاں نقص پرمیشور کی ذات میں نہیں ہے یا التجا کی جائے کہ فلاں فلاں نقص یا خرابی ہم میں نہ ہو۔ وہ "نرگن" پرارتھنا ہے۔ لغوی معنوں میں لفظ "سگن" کا ترجمہ باصفت ہے اور لفظ "نرگن" کا ترجمہ بلا صفت۔ مترجم +

کاروبار کرتا ہے۔ جو تمام روشن کرنے والی چیزوں کو ظاہر کرنے والا ایک ہے۔ میرا وہ من شو سنکلپ یعنی اپنے اور دوسرے جانداروں کے لئے عافیت کی نیت والا ہو۔ کسی کو نقصان پہنچانے کی خواہش کرنے والا کبھی نہ ہو (یجروید ۳۴-۱) ✣

اے سروانتریامی (سب کے ضابط القلوب) جس کے ذریعہ سے کام کرنے والے مستقل مزاج عالم لوگ یجنہ اور جنگ وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ جو عجیب طاقتوں والا قابل عزت اور مخلوق کے اندر رہنے والا ہے۔ وہ میرا من دھرم کی بجا آوری کا خواہشمند ہو کر ادھرم کو بالکل چھوڑ دیوے (یجروید ۳۴-۲) ✣

جو اعلےٰ علم کا ذریعہ اور دوسری چیزوں کو جاننے والا اور یقین کرانے کا آلہ ہے اور جو مخلوق کے اندر منور غیر فانی ہے۔ جس کے بغیر کوئی شخص کوئی بھی کام نہیں کر سکتا۔ وہ میرا من پاک صفتوں کا طالب ہو کے بری صفتوں سے الگ رہے (یجروید ۳۴-۳) ✣

اے مالک عالم! جس کے ذریعہ تمام یوگی لوگ جملہ معاملات گذشتہ، آئندہ اور حال کی واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ جو پرماتما کے ساتھ میل ہونے سے غیر فانی جیو آتما کو تینوں زمانوں کی باتوں کا سب طرح جاننے والا بناتا ہے۔ جس کے ذریعہ یوگ اِبھیاس کے اس یجنہ کو ترقی دی جاتی ہے کہ جس میں علم کی حرکت ہے۔ اور جس میں پانچ حواس علمی اور عقل اور آتما مشغول رہتے ہیں۔ وہ میرا من یوگ کا علم حاصل کر کے ہر قسم کے ہرج وغیرہ تکلیفوں سے آزاد رہے (یجروید ۳۴-۴) ✣

اے علیم برتر! پرمیشور! آپ کی مہربانی سے جس میرے من میں رگ وید، یجروید، سام وید اور نیز اتھروید اس طرح قائم ہوتے ہیں۔ جس طرح گاڑی کی ناف میں آرے لگے رہتے ہیں۔ اور جس میں علیم کل اور موجود کل مخلوقات کا دیکھنے والا چیتن (ذی شعور) عیاں ہوتا ہے۔ وہ میرا من جہالت کو نابود کر کے ہمیشہ علم دوست رہے (یجروید ۳۴-۵) ✣

اے سب کو انتظام میں رکھنے والے ایشور! جو من کہ باگ سے گھوڑوں کی طرح یا گھوڑوں کو چلانے والے کوچوان کی طرح تمام انسانوں کو ادھر اُدھر بہت ہی گھماتا رہتا ہے۔ جو سینہ کے اندر قائم با حرکت اور نہایت طاقتور ہے۔ وہ میرا من جملہ حواس کو پاپ کے چلن سے روک کر دھرم کے راستہ پر ہمیشہ چلایا کرے۔ ایسی مہربانی مجھ پر کیجئے (یجروید ۳۴-۶) ✣

अग्ने नय सुपथा रायेऽअस्मान् विश्वानिदेव वयुनानि विद्वान्।
युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठां ते नम उक्तिं विधेम॥
यजुः० । अ० ४० । मं० १६ ॥ یجر ۴۰-۱۶

यत्प्रज्ञानमुत चेतो धृतिश्च यज्ज्योतिरन्तरमृतं प्रजासु ।
यस्मान्न ऋते किञ्चन कर्म क्रियते तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु
॥ ५ ॥ येनेदं भूतं भुवनं भविष्यत्परिगृहीतममृतेन सर्वम् । येन
यज्ञस्तायते सप्त होता तन्मे मनः शिव संकल्पमस्तु ॥ ६ ॥
यस्मिन्नृचः साम यजूंषि यस्मिन् प्रतिष्ठिता रथनाभावि
वाराः यस्मिंश्चित्तं सर्वमोतं प्रजानां तन्मे मनः शिवसंकल्प-
मस्तु ॥७॥ सुषारथिरश्वानिव यन्मनुष्यान्नेनीयतेऽभीशुभिर्वा-
जिन इव । हृत्प्रतिष्ठं यदजिरं जविष्ठं तन्मे मनः शिवसंकल्प-
मस्तु ॥ ८ ॥ यजुः० । अ० ३४ । मं० १ । २ । ३ । ४ । ५ । ६ ।

عقل کے واسطے استدعا

ہے اگنی! یعنی سب کو ظہور میں لانے والے پرمیشور جس عقل کی پوجا عالم گیانی اور یوگی لوگ کرتے ہیں ہم کو آپ مہربانی سے اس موجودہ زمانہ میں اُسی عقل سے بہرہ مند کیجئے (یجروید ۳۲-۱۴) ۔

پرمیشور کی صفات کے واسطے استدعا

آپ کامل جلال والے ہیں۔ مہربانی کرکے مجھے بھی جلال عطا کیجئے۔ آپ لا انتہا طاقت سے کام لینے والے ہیں۔ اس لئے مجھ میں بھی نظر شفقت سے پورا حوصلہ قائم کیجئے۔ آپ لا انتہا قوت والے ہیں۔ اس لئے مجھے بھی قوت عطا کیجئے۔ آپ لا انتہا توفیق والے ہیں۔ مجھ کو بھی پوری توفیق دیجئے۔ آپ بُرے کاموں اور بُرے کام کرنے والوں پر غضب ناک ہیں مجھ کو بھی ویسا ہی کیجئے۔ آپ مذمت و تعریف کو برداشت اور اپنے تقصیر واروں کا تحمل کرنے والے ہیں مہربانی کرکے مجھ کو بھی ویسا ہی کیجئے (یجروید ۱۹-۹)

من کی طاقت اور من کے کاموں کی تشریح کہ وہ کیا شے ہے اور کیا کیا کر سکتا ہے اور استدعا اس بات کی کہ ہمارا من بُرے کاموں سے الگ رہ کر اچھے کاموں میں لگا رہے

اے بھگوت (پرمیشور) آپ کی مہربانی سے میرا من جو دور دور جاتا اور روشن صفات سے موصوف رہتا ہے۔ سوتے وقت وہی میرا من "سُشپتی" میں (گہری نیند میں) چلا جاتا ہے۔ یا خواب میں دور دور جانے کی طرح

فٹ نوٹ لے ظہور میں لانے سے مراد ہے کہ پرمیشور موجودات کو نمودار کرنے والا اور اُس کی ہستی کو دکھلانے والا ہے۔ چنانچہ فاضل مصنف نے اس کو پرکاش سروپ لکھا ہے۔ اور پرکاش سروپ اُس کو کہتے ہیں جو خود روشن ہو اور ظاہر کنندہ ہو۔ مترجم

ایشور کی ستتی (حمد)

سگن ستتی وہ پرماتما سب میں موجود سریع العمل (سب کام بلا وقت کرنے والا) بے حد طاقت رکھنے والا۔ پاک علیم کل۔ سب کے دلوں پر حاوی۔ سب کا حاکم۔ ازلی ثابت ذات۔ سب سے اعلیٰ حشمت والا اپنے قدیمی علم سے اپنی ازلی رعایا "جیووں" کو ٹھیک ٹھیک معانی کی واقفیت بذریعہ ویدوں کے کراتا ہے۔ یہ "سگن ستتی" یعنی صفات کے ساتھ پرمیشور کی تعریف کرنا ہے۔

نرگن ستتی وہ غیر مجسم ہے یعنی نہ کبھی جسم اختیار کرتا ہے۔ نہ جنم لیتا ہے۔ جس میں کوئی رخنہ نہیں ہو سکتا۔ جو نسوں وغیرہ کی بندش میں نہیں آتا نہ کبھی پاپ کے کام کرتا ہے جس کو کلفت دکھ اور بے علمی کبھی نہیں ہوتی۔ اس طرح پر الفت و نفرت وغیرہ صفات سے الگ مان کر پرمیشور کی تعریف کرنا "نرگن ستتی" ہے۔ اس سے اپنی صفات اعمال و عادات بھی سدھارنے چاہئیں۔ مثلاً وہ انصاف کرنے والا ہے تو خود بھی انصاف کرنے والا ہو۔ جو شخص بھانڈ کی مانند پرمیشور کے اوصاف گاتا جاتا ہے اور اپنے چال چلن کو نہیں سدھارتا۔ اس کا "ستتی" کرنا بے فائدہ ہے۔

پرارتھنا کی تشریح پرارتھنا۔

यां मेधां देवगणाः पितरश्चोपासते । तया मामद्य मेधयाऽग्ने मेधाविनं कुरु स्वाहा ॥ १ ॥ यजुः० । अ० ३२ । मं० १४ ॥

तेजोऽसि तेजो मयि धेहि। वीर्य्यमसि वीर्य्यं मयि धेहि। बलमसि बलं मयि धेहि। ओजोऽस्योजो मयि धेहि। मन्युरसि मन्युं मयि धेहि। सहोऽसि सहो मयि धेहि २ यजु० अ० १९ मं० ९।

यज्जाग्रतो दूरमुदैति दैवन्तदु सुप्तस्य तथैवैति। दूरंगमं ज्योतिषां ज्योतिरेकन्तन्मे मनः शिवसंकल्पमस्तु ॥ ३ ॥

येन कर्माण्यपसो मनीषिणो यज्ञे कृण्वन्ति विदथेषु धीराः ॥ यदपूर्वं यक्षमन्तः प्रजानां तन्मे मनः शिवसङ्कल्पमस्तु ॥ ४ ॥

کے معنی جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ وہی ٹھیک ہیں +

پرمیشور قدیم ہے

۱۸- سوال۔ پرمیشور "سادی" (غیر ازلی) ہے یا "آنادی" (ازلی)؟

جواب۔ "آنادی" یعنی جس چیز کی "آدی" (باعث ابتدا) کوئی علت یا زمانہ نہ ہو اُسکو "آنادی" (ازلی) کہتے ہیں۔ وغیرہ پہلے باب میں پورے معنی کر دیئے ہیں۔ وہاں دیکھ لیجئے +

پرمیشور سب کا سُکھ چاہتا ہے خود مختاری چاہتا ہے۔

۱۹- سوال۔ پرمیشور کیا چاہتا ہے؟

جواب۔ سب کی بھلائی اور سب کے لئے سُکھ چاہتا ہے لیکن آزاد رکھ کر یعنی وہ کسی کو پاپ کئے بغیر دوسرے کا محتاج (یعنی عاجز) نہیں بناتا۔

پرمیشور کی ستتی، پرارتھنا اور اُپاسنا کرنی لازم ہے

۲۰- سوال۔ پرمیشور کی ستتی (حمد و ثنا)، پرارتھنا (دعا و مناجات) اُپاسنا (حضوری و مراقبہ) کرنی چاہئے یا نہیں۔

جواب۔ کرنی چاہئے۔

سوال۔ کیا ستتی وغیرہ کرنے سے ایشور اپنا قانون توڑ کر ستتی پرارتھنا کرنے والے کا پاپ دور کر دے گا؟

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ تو پھر ستتی پرارتھنا کیوں کی جائے؟

جواب۔ اُن کے کرنے کا نتیجہ اور ہی ہے۔

اُن کا نتیجہ

۲۱- سوال۔ کیا ہے؟

جواب۔ ستتی کرنے سے ایشور میں محبت اُس کے صفات (فعل و عادات) ذہن نشین ہو جانے سے اپنی صفات (اعمال و عادات) کا سُدھار ہوتا ہے۔ پرارتھنا کرنے سے غیر متکبری، دل جمعی اور حمایت حاصل ہوتی ہے۔ "اُپاسنا" سے "پربرہم" (ذات الٰہی) سے وصل اور اُس کا دیدار (علم بالمشاہدہ) نصیب ہوتا ہے +

ایشور کی ستتی کی تشریح

۲۲- سوال۔ اِن کو واضح کر کے سمجھاؤ؟

جواب۔ جیسے۔

स पर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरं शुद्धमपापविद्धम्।
कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्व-
तीभ्यः समाभ्यः। यजुः० अ० ४०। मं० ८॥ ۸-۴۰-یجر

ہے۔ اِن دونوں میں فرق اِتنا ہی ہے۔ کہ جن میں سب کو سُکھ ہونے اور دُکھ رفع ہونے کی خواہش و تدبیر لازم ہے۔ اور بیرونی حرکات یعنی قید و قطع اعضو بدن کے کسی حصہ کو کاٹ دینا) وغیرہ سے ٹھیک ٹھیک سزا دینا انصاف کہلاتا ہے۔ دونوں کا مقصد ایک ہی ہے یعنی سب کو پاپ اور دُکھوں سے چھڑا دینا ✤

ایشور کے غیر مجسم ہونے کے دلائل

۱۵۔ سوال۔ ایشور مجسم ہے یا غیر مجسم؟

جواب۔ غیر مجسم۔ کیونکہ اگر مجسم ہوتا تو سب جگہ موجود نہ ہوتا۔ اگر سب جگہ موجود نہ ہوتا تو عالمِ کل وغیرہ ہونے کی صفتیں بھی ایشور کی طرف منسوب نہ ہو سکتیں۔ کیونکہ محدود چیز میں صفات۔ فعل اور عادات بھی محدود رہتے ہیں۔ نیز سردی۔ گرمی۔ بھوک۔ پیاس۔ نقص امراض اور کاٹ چھانٹ وغیرہ سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ بایں وجہ تحقیق یہی ہے۔ کہ ایشور غیر مجسم ہے۔ اگر مجسم ہووے تو اُس کے ناک۔ کان۔ آنکھ وغیرہ اعضا کا بنانے والا کوئی دوسرا ہونا چاہئے۔ کیونکہ جو ترکیب سے پیدا ہو۔ اُس کو ترکیب دینے والا کوئی غیر مجسم ذی شعور ضرور ہونا چاہئے۔ اگر اس موقع پر کوئی یہ کہے۔ کہ ایشور نے اپنی خواہش سے خود بخود اپنا جسم بنا لیا ہے۔ تو بھی یہی بات ثابت ہوئی کہ جسم بننے کے پہلے غیر مجسم تھا اسلئے پرماتما کبھی جسم اختیار نہیں کرتا۔ بلکہ غیر مجسم ہونے کے باعث تمام دُنیا کو علتِ مادی کی غیر محسوس حالت سے محسوس شکل میں لاتا ہے ✤

سروشکتی مان یعنی قادر مطلق کے معنی یہ ہیں۔ کہ ایشور بلا امداد غیرے اپنے کام کرتا ہے

۱۶۔ سوال۔ ایشور سروشکتی مان (قادر مطلق) ہے یا نہیں؟

جواب۔ ہے۔ لیکن جس طرح تم لفظ سروشکتی مان کے معنی سمجھے ہوئے ہو اُس طرح پر نہیں لفظ سروشکتی مان کے معنی فقط یہی ہیں۔ کہ ایشور اپنے کام یعنی پیدائش۔ پرورش۔ فنا وغیرہ کرنے۔ اور تمام جیووں کے پُن پاپ کے متعلق آئین کو واجب طور پر چلانے میں کسی کی ذرہ بھی امداد نہیں لیتا۔ یعنی اپنی بے حد طاقت سے اپنے کُل کام کو انجام دیتا ہے ✤

جو کام ایشور کی صفات کے خلاف ہوں وہ نہیں کر سکتا

۱۷۔ سوال۔ ہم تو ایسا مانتے ہیں کہ ایشور جو چاہے سو کرے کیونکہ اُس کے اوپر دوسرا کوئی نہیں ہے۔

جواب۔ وہ کیا چاہتا ہے۔ اگر تم کہو کہ وہ سب کچھ چاہتا ہے اور کر سکتا ہے تو ہم تم سے پُوچھتے ہیں۔ کہ کیا پرمیشور اپنے آپ کو مار سکتا ہے۔ بہت سے ایشور بنا سکتا ہے خود بے علم ہو سکتا ہے۔ چوری بدکاری وغیرہ پاپ کے کام کر سکتا ہے اور دُکھی بھی ہو سکتا ہے؟ یہ کام اگر ایشور کے صفات۔ فعل اور عادات کے خلاف ہیں۔ تو تمہارا یہ قول کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ کبھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ پس لفظ سروشکتی مان"

سوال - یہ دونو صفتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اگر انصاف کرے تو رحم میں اور رحم کرے تو انصاف میں فرق آتا ہے۔ کیونکہ انصاف اُس کو کہتے ہیں کہ عمل کے مطابق اتنا ٹھیک دُکھ پہنچایا جاوے جو نہ کم ہو نہ زیادہ اور رحم اس کو کہتے ہیں۔ کہ قصوروار کو بلا سزا دیئے کے چھوڑ دیا جائے؟

جواب - انصاف اور رحم میں محض برائے نام فرق ہے۔ کیونکہ جو مطلب انصاف سے پورا ہوتا ہے۔ وہی رحم سے۔ سزا دینے کا مدعا یہ ہے کہ لوگ خطا سے باز آکر دُکھ نہ پاویں۔ وہی مطلب رحم کا ہے یعنی دوسروں کے دُکھوں کا دور کرنا اور جس طرح پر کہ تم نے رحم اور انصاف کے معنے کئے ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جس نے جیسا اور جتنا بُرا کام کیا ہو۔ اُس کو ویسی اور اُتنی ہی سزا دینی چاہئے۔ اسی کا نام انصاف ہے۔ اور اگر قصوروار کو سزا نہ دی جاوے تو رحم صفت ہستی سے ہٹ جاوے گا۔ کیونکہ ایک مجرم ڈاکو کو چھوڑ دینا گویا ہزاروں دھرماتما لوگوں کو دُکھ دینا ہے۔ جب ایک کے چھوڑنے سے ہزاروں آدمیوں کو دُکھ پہنچتا ہے تو وہ رحم کس طرح ہوسکتا ہے۔ رحم یہی ہے کہ اُس ڈاکو کو قید خانہ میں رکھکر پاپ کرنے سے بچایا جاوے۔ اس قسم کا عملدرآمد اُس پر رحم ہے۔ اور اُس کو مار ڈالنے سے دوسرے ہزاروں لوگوں پر رحم ظاہر ہوگا +

رحم اور انصاف پرمیشور کی دو صفتوں کو ظاہر کرتے ہیں مقصد دونوں سے ایک ہے

سوال - پھر رحم اور انصاف دو لفظ کیوں ہیں۔ کیونکہ اگر ان دونوں کا ایک ہی مُدعا ہے تو دو لفظوں کا ہونا فضول ہے۔ اس سے تو ایک لفظ کا رہنا اچھا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ رحم اور انصاف کا مقصد ایک نہیں؟

جواب - کیا ایک معنے کے بہت سے لفظ اور ایک لفظ کے بہت سے معنے نہیں ہوتے۔

سوال - ہوتے ہیں؟

جواب - تو پھر تم کو شک کیوں ہوا۔

سوال - اس لئے کہ دُنیا میں ایسا سُنا جاتا ہے۔

جواب - دُنیا میں تو سچی اور جھوٹی دونو باتیں سُننے میں آتی ہیں۔ اِلا ہمارا کام اُنکو غور سے تحقیق کرنا ہے۔ دیکھو ایشور کی رحمت کا لحاظ تو یہ ہے کہ اُس نے تمام جیوں کی حاجت برآری کے لئے دُنیا میں سب چیزیں پیدا کرکے عطا کر رکھی ہیں۔ پس اس سے بڑھکر رحم اُس کے ماسواء اور کونسا ہے۔ باقی رہا انصاف۔ اُس کا نتیجہ صریح دکھلائی دیتا ہے۔ کیونکہ سکھ دُکھ کے کم و بیش ہونے کی حالت اُس نتیجہ کو آشکارا کرتی

نوٹ - یعنی ہستی واجب الوجود کا زوال ہے۔ مترجم +

(ب) اچھے بُرے کام کرنے کے وقت دل میں خوشی وغیرہ ہوتی ہے۔ وہ پرماتما کی طرف سے ہے

نیز جب آتما من کو اور من حواس کو کسی شئے محسوسہ میں لگاتا ہے۔ یا جس لمحہ میں آتما چوری وغیرہ بُرے یا پرناپکار وغیرہ اچھے کام کرنا شروع کرتا ہے۔ تو جیو کی خواہش اور علم وغیرہ چونکہ اُس وقت اُسی خواہش کی ہوئی چیز کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اسلئے اس وقت میں جو آتما کے اندر بُرے کام کے کرنے میں خوف شک اور شرم اور اچھے کاموں کے کرنے میں بےخوفی۔ عدم شک خوشی اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ جیو آتما کی طرف سے نہیں بلکہ پرماتما کی طرف سے ہے ۔

(ج) یوگ سمادھی کی حالت میں پرمیشور و جیو دونوں عین الیقین ہوتے ہیں

اور جب جیو آتما شدھ ہو کر (صاف قلب) ہو کر پرماتما کی نسبت ایک غور کرتا ہے۔ تو اُس وقت اُس کو دونوں کا پرتیکش (علم بلاواسطہ) ہوتا ہے۔ نظر برین جبکہ پرمیشور پرتیکش ہے تو انومان (ثبوت قیاسی) وغیرہ سے پرمیشور کا علم ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کیونکہ معلول کو دیکھ کر علت کا قیاس لازمی ہے ۔

پرمیشور کے محیط کل ہونے کے دلائل

۲۱- سوال۔ ایشور ویاپک (ہر جگہ موجود) ہے یا کسی خاص مقام میں رہتا ہے؟
جواب۔ ویاپک ہے۔ کیونکہ اگر ایک مقام میں رہتا۔ تو سب کا انتریامی (اندرونی انتظام میں رکھنے والا) عالم کل۔ سب کو قابو میں رکھنے والا۔ سب کا پیدا کرنے والا سب کو قائم رکھنے والا اور فنا کرنے والا نہ ہو سکتا۔ جس مقام کا تعلق فاعل کے ساتھ نہ ہو۔ وہاں اُس کے فعل کا ہونا ناممکن ہے ۔

رحم اور انصاف متضاد نہیں دونوں سے مطلب ہے کہ لوگوں کو دکھوں سے بچایا جاوے

۲۲- سوال۔ پرمیشور رحیم اور انصاف کرنے والا ہے یا نہیں؟
جواب۔ ہے ۔

نیائے درشن کے اس سُوتر کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ جس طرح کان۔ ناک۔ آنکھ وغیرہ حواس کا تعلق آواز اور شکل سے ہونے پر جو بلا شک و شبہ علم ہوتا ہے پرتیکش کہتے ہیں۔ اسی طرح نفس من کا تعلق سکھ دکھ۔ سچ جھوٹ سے ہونے پر جو علم ہوتا ہے۔ اُسے بھی پرتیکش کہتے ہیں۔ اس دلیل کے پہلے حصے کی مثال زمین کے علم سے دیتے ہوئے دوسرے حصے کی یعنی نفس من کے ذریعہ حاصل شدہ علم کے پرتیکش ہونے کی پرمیشور کے صفات صنعت و حکمت کے ذریعہ پرمیشور کا پرتیکش ہونے کے لئے بطور تمثیل کے پیش کیا ہے کیونکہ صنعت و حکمت کے اثرات تو حواس سے محسوس ہو سکتے ہیں۔ مگر صنعت و حکمت بذات خود نفس من سے ہی معلوم ہو سکتے ہیں گویا یہاں بتلایا گیا ہے کہ پرتیکش اس طرح کا ہوتا ہے۔ بذریعہ حواس بیرونی و بذریعہ نفس من۔ نیز ویدانت درشن میں جس پرتیکش کا عدم تسلیم کیا گیا ہے۔ وہ پرتیکش بذریعہ حواس بیرونی کا ہے۔ مگر یہاں بھی تسلیم نہیں کیا گیا ہے ۔

यजुः॰ । अ॰ १३ । ४ ।　　یجر۔ ۱۳-۴

> پرمیشور تمام دنیاؤں کا پیدا کرنیوالا ہے اسی کی عبادت لازمی ہے۔

۱۰- (یہ یجروید کا منتر ہے) (دوست لوگ عام لوگوں کو اس طرح مخاطب کریں) اے انسانو! جو جگت کی پیدائش سے پہلے کل روشن اجرام (سیارات) کا پیدائش گاہ اور سہارا تھا اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ ہوا تھا اور ہوگا اس کا مالک تھا ہے اور ہوگا۔ وہ زمین سے لے کر سورج تک تمام دنیا کو پیدا کر کے قائم کئے ہوئے ہے۔ اس راحت بالذات پرماتما کی بندگی جس طرح ہم کریں۔ اسی طرح تم لوگ بھی کرو (یجروید ادھیائے ۱۳۔ منتر ۴)

> ایشور کی ہستی کا ثبوت (الف) پرتیکش پرمان

۱۱- سوال- آپ ایشور ایشور کہتے ہیں۔ لیکن اس کو ثابت کس طرح کر سکتے ہیں؟

جواب- سب پرتیکش وغیرہ پرمانوں (ثبوتوں) سے۔

سوال- ایشور کی ذات میں پرتیکش وغیرہ ثبوت کبھی کام نہیں آ سکتے؟

جواب

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि व्यवसायात्मकं प्रत्यक्षम् ॥ न्याय॰ । अ॰ १ । सू॰ ४ ॥

نیائے ۱-۱-۴

(یہ سوتر نیائے درشن مصنفہ مہرشی گوتم کا ہے) کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک اور من (حواس) کا تعلق آواز۔ لمس۔ صورت۔ ذائقہ۔ خوشبو۔ دکھ۔ سکھ۔ سچ جھوٹ وغیرہ محسوسات سے ہونے پر جو علم ہوتا ہے۔ اس کو پرتیکش کہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ شکوک سے خالی ہو۔

اب جاننا چاہئے کہ حواس اور من کے ذریعہ صفتوں کا پرتیکش (عین الیقین) ہوا کرتا ہے نہ کہ موصوف کا۔ جس طرح چاروں حواس جلد وغیرہ کے ذریعہ سے لمس۔ صورت۔ ذائقہ اور بو (یعنی صفات ارضی) کا علم ہونے پر اس کے موصوف پرتھوی (یعنی ارض) کا پرتیکش من مع آتما کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اس پرتیکش دنیا میں خاص صنعت و حکمت وغیرہ صفات کے پرتیکش ہونے سے ایشور بھی پرتیکش ہوتا ہے۔

۱؎ اس امر کے متعلق سانکھیہ درشن میں بھی بحث آئی ہے۔ جو کہ سوتر نمبر ۸۹ ادھیائے اول سے شروع ہوئی ہے وہاں سوتر نمبر ۸۹ میں پرتیکش کی یہی تعریف کی ہے کہ جن حواس کا بیرونی محسوسات سے تعلق ہونے پر جو علم ہوتا ہے اسے پرتیکش کہتے ہیں) سوتر نمبر ۹۰ و ۹۱ میں اس کی کوتاہی کو پورا کیا ہے کہ یہ محض بیرونی حواس کے ذریعہ ہونے والے پرتیکش کی تعریف ہے۔ یوگیوں کو اندرونی حواس یعنی من کے ذریعہ بھی پرتیکش ہوتا ہے۔ اسی امر کو اس جگہ رشی دیانند نے (باقی نوٹ صفحہ نمبر ۲۳۲ پر دیکھو)

برہسپتی تینتیس دیوتاؤں کا مالک ہے

۵- مذکورہ بالا صفات رکھنے کے باعث یہ تینتیس چیزیں دیوتا کہلاتی ہیں۔ شت پتھ برہمن کے چودھویں کانڈ میں ان کا مالک اور سب سے بڑا ہونے کے باعث پرماتما کو چونتیسواں دیوتا لائق پرستش کے صاف طور پر لکھا ہے اسی طرح اور جگہوں میں بھی تحریر ہے۔ اگر یہ لوگ ان شاستروں کو دیکھتے تو ویدوں میں بہت سے ایشوروں کے ماننے کی غلطی کے پھندے میں پڑ کر کیوں گمراہ ہوتے (رگ وید منڈل ۱ سوکت ۱۶۴۔ ۴۶)

ایشور کیا ہے

۶- اے انسان! دنیا کی تمام موجودات میں جو موجود ہے اور سب کو انتظام میں رکھتا ہے وہ ایشور کہلاتا ہے۔ اس سے ڈر کر ناانصافی سے کسی کے مال کو لینے کی خواہش مت کر ناانصافی کو چھوڑ دے۔ اور دھرم یعنی انصاف کا چلن ہے۔ اس سے اپنے ضمیر کو خوش رکھ۔ (یجر وید ۴۰۔۱) +

ایشور دنیا کو پیدا اور پرورش کنندہ ہے۔

۷- ایشور پرماتما سب کو ہدایت فرماتے ہیں کہ اے انسانو! میں ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دنیا کا مالک ہوں۔ میں خلقت کی پیدائش کا قدیم باعث ہوں۔ تمام مال و دولت پر قابض اور اس کا بخشنے والا ہوں۔ مجھ کو ہی تمام جیو اسی طرح پکاریں جس طرح اولاد اپنے باپ کو پکارتی ہے۔ میں کل خلقت کے لئے راحت دینے والی قسم قسم کی خوراکوں کی تقسیم بذریعہ پرورش کرتا ہوں (رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۴۸۔۱) +

ایشور نور ہے۔ علم کا نور اسی سے ملتا ہے

۸- میں سب سے اعلیٰ جلال و حشمت رکھنے والا سورج کی مانند تمام عالم کو نور بخشنے والا ہوں۔ کبھی مغلوب نہیں ہوتا ہوں۔ نہ کبھی فنا ہوتا ہوں۔ میں ہی اس خلقت کو وجود میں لانے والا ہوں۔ مجھ ہی کو ساری دنیا کا پیدا کرنے والا سمجھو۔ اے جیوو! تم لوگ جاہ و حشمت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے علم وغیرہ کی دولت مجھ سے مانگو۔ نیز تم میری دوستی سے محروم مت ہوؤ +

ایشور ویدوں کا اظہار کرنے والا ہے جس سے سب کا گیان بڑھتا ہے

۹- اے انسانو! میں راست گوئی سے متقی زندگی کرنے والے آدمی کو بےزوال علم وغیرہ کی دولت بخشتا ہوں۔ میں برہم یعنی وید کو ظاہر کرنے والا ہوں۔ اور وہ وید مجھ کو ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہے۔ اس سے میں سب کے گیان کو بڑھاتا ہوں۔ میں راست بازوں کا محرک یا توفیق بڑھانے والا اور یگیہ کرنے والے کو نتیجہ کا بخشنے والا ہوں۔ اور اس جہان میں جو کچھ ہے۔ اس تمام مخلوق کا بنانے والا اور اس کو انتظام میں رکھنے والا ہوں۔ اس لئے تم لوگ مجھ کو چھوڑ کر میری بجائے کسی دوسرے کو نہ پوجو نہ مانو اور نہ جانو (رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۴۸۔۵) +

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत् ।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम ॥

وعیان کرتے ہیں۔ وہ بیشک (منکر) ناقص العقل ہیں۔ اور ہمیشہ دُکھ کے سمندر میں ڈوبے رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اُس کو جان کر ہی سب لوگ سُکھی ہوتے ہیں +

(پرمیشور ایک ہے) ۲۔سوال۔ ویدوں میں ایشور بہت سے ہیں۔ تم اس بات کو مانتے ہو یا نہیں؟

جواب۔ نہیں مانتے۔ کیونکہ چاروں ویدوں میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی کہ جس سے ایشور ایک سے زیادہ ثابت ہوں۔ بلکہ یہ لکھا ہے کہ ایشور ایک ہے +

(دیوتا سے کیا مراد ہے) ۳۔سوال۔ ویدوں میں جو بہت سے دیوتا لکھے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب۔ وہ روشن صفات رکھنے کے باعث دیوتا کہلاتے ہیں۔ مثلاً زمین۔ لیکن اُسکو کسی جگہ ایشور کے برابر لائق پرستش کے نہیں مانا۔ دیکھو اسی منتر میں لکھا ہے۔ کہ جس میں سب دیوتا قائم ہیں۔ وہ جاننے و پرستش کرنے کے لائق ایشور ہے۔ وہ لوگ غلطی پر ہیں جو لفظ "دیوتا" سے ایشور کے معنی لیتے ہیں۔ پرمیشور دیوتاؤں کا دیوتا ہونے کے باعث "مہا دیو" اس لئے کہلاتا ہے۔ کہ وہی تمام دُنیا کا پیدا کرنے والا۔ قائم رکھنے والا۔ فنا کرنے والا اور منصف و مالک ہے۔

त्रयस्त्रिंशत्रिशता॰ (کائنات کے ۳۳ حصوں میں تقسیم ہونے کا نام ۳۳ دیوتا ہے)

یہ۔ یجروید کا منتر ہے۔ اس کی تشریح شت پتھ برہمن میں اس طرح کی گئی ہے کہ تیتیس قسم کے دیوتا ہیں۔ یعنی

(الف) آٹھ وسو: زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ چاند۔ سورج۔ ثوابت۔ یہ آٹھ تمام دُنیا کے جائے قیام ہونے کے باعث "وسو" کہلاتے ہیں +

(ب) گیارہ رودر: پران۔ اپان۔ ویان۔ اُدان۔ سمان۔ ناگ۔ کورم۔ کِرکل۔ دیودت۔ دھننجے۔ یہ دس قسم کے سانس اور جیو آتما مل کر گیارہ کا نام "رودر" (رُلانے والے) اس لئے ہے کہ یہ جسم کو چھوڑتے ہیں۔ تو رُلانے والے ہوتے ہیں +

(ج) ۱۲ آدتیہ: سال کے بارہ مہینے اس وجہ سے "آدتیہ" کہلاتے ہیں۔ کہ یہ سب کی عمر کا خاتمہ کر رہے ہیں +

(د) اندر: بجلی اس کا نام "اندر" اس لئے ہے۔ کہ یہ اعلیٰ طاقت و حشمت کا ذریعہ ہے +

(ھ) پرجاپتی: یگیہ۔ اس کو پرجاپتی کہنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کی بدولت ہوا۔ بارش۔ پانی اور نباتات کے پاکیزہ رہنے سے۔ نیز عالموں کی تعظیم اور طرح طرح کے علوم و حرفت سے رعایا کی پرورش ہوتی ہے +

ساتویں باب کا آغاز

اب ایشور اور وید کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन्यस्मिन् देवा अधि विश्वे निषेदुः।
यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते ॥ १ ॥
ऋ० । मं० १ । सू० १६४ । मं० ३९ । رگ ۱۔۱۶۴۔۳۹

ईशा वास्यमिदं सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत् ।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्य स्विद्धनम् ॥ २ ॥
यजुः० ॥ अ० ४० । मं० १ ॥ یجُر ۴۰۔۱

अहं भुवं वसुनः पूर्व्यस्पतिरहं धनानि सं जयामि शश्वतः ।
मां हवन्ते पितरं न जन्तवोऽहं दाशुषे वि भजामि भोजनम् ॥ ३ ॥
अहमिन्द्रो न पराजिग्य इद्धनं न मृत्यवेऽव तस्थे कदाचन ।
सोममिन्मा सुन्वन्तो याचता वसु न मे पूरवः सख्ये रिषाथन ॥
ऋ० मं० १० । सू० ४८ । मं० १ । ५ ॥ رگ ۱۰۔۴۸۔۱۔۵

[ऋचो अक्षरे०] اس منتر کے معنی برہمچریہ آشرم کی تعلیم کے بیان میں
لکھے جا چکے ہیں۔ یعنی سب روشن صفات۔ فعل۔ عادات اور علم رکھنے والا
ہے۔ جس میں زمین آفتاب وغیرہ دنیائیں قائم ہیں۔ اور جو آکاش کی مانند ہر جگہ
موجود ہے۔ جو تمام دیوتاؤں کا دیوتا پرمیشور ہے۔ اس کو جو لوگ نہیں جانتے اور نہ مانتے

سکھ جو شخص پرمیشور کے
جانے سے مانتے ہیں

بدچلنی نہ کریں۔ بلکہ روز بروز دھرم اور انصاف سے برتاؤ کر کے سب کی اصلاح کا ثبوت دیں ۔

اس جگہ مختصراً راج دھرم کا بیان کیا گیا ہے۔ مفصل وید۔ منوسمرتی کے ہفتم ہشتم و نہم ادھیائے میں۔ اور شکرنیتی ۔ ودُر پرجاگر ۔ اور مہابھارت شانتی پرب کے بیان راج دھرم اور آپت دھرم وغیرہ کتابوں میں دیکھ کر مکمل طور پر سیاست ملکی کے آئین کو قائم رکھیں۔ اور کسی خاص مقام خواہ تمام روئے زمین کا راج کریں اور یہی سمجھ کر

"वयं प्रजापते प्रजा अभूम"

یجروید میں کہا ہے کہ ہم پرجاپتی پرمیشور کی رعایا ہیں۔ اور پرماتما ہمارا راجہ اور ہم اس کے ناچیز چاکر ہیں۔ وہ از راہِ شفقت ہم کو اپنی مخلوق میں حکمرانی کے لائق کرے اور اپنے حقیقی انصاف میں ہم کو مصروف کراوے ۔

اس کے بعد پرمیشور اور ویدوں کا مضمون لکھا جاوے گا

شری سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ ستیارتھ پرکاش کا چھٹا باب ختم ہوا ۔

اس طرح تمام معاملات کو کامل طور پر انجام دلاتا ہوا سب گناہوں کو چھوڑ کے اعلےٰ رُتبہ یعنی مکتی سے سُکھ کو حاصل کرتا ہے (منو ۸ ۔ ۴۲۰) +

> سنسکرت کتابوں میں سیاست مُلکی اور تعزیرات سلطنت کے اصول کامل درج ہیں۔

۱۰ ۸۔ سوال۔ سنسکرت علم میں پُوری پُوری سیاست مُلکی ہے یا اُدھوری ہے؟

جواب۔ پُوری پُوری ہے۔ کیونکہ جو جو سیاست مُلکی کُرۂ زمین پر رائج ہوئی یا ہوگی۔ وہ سب سنسکرت علم سے اخذ کی گئی ہے +

اور جن کی نسبت صحیح تحریر موجود نہیں ہے۔ اُن کے لئے منوجی کا قول ہے کہ۔۔

मत्यहं लोकदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभि: ॥ मनु॰ ८।३

> اگر صریح ہدایت کسی معاملہ میں نہ ملے تو علماء لوگ قانون بنا دیں۔

۱۱ ۸۔ جو آئین راجا اور رعایا کے لئے راحت بخش اور دھرم کے موافق سمجھیں۔ تو عالموں کی رائج سبھا اُن آئینوں کو مقرر کیا کرے۔ لیکن اس پر ہمیشہ خیال رکھے +

> زنا اور شہوت پرستی تمام تکلیفوں کی بنیاد ہے پس خیال ہی رکھا جائے اور برہمچریہ اور جوانی میں شادی کرنے کے ذریعہ آدمیوں کی جسمانی اور روحانی طاقت بڑھے

۱۲ ۸۔ کہ حتی المقدور بچپن میں شادی نہ کرنے دیوے۔ بلکہ جوانی کے وقت بھی بلا رضا مندی شادی نہ کرنی چاہئے۔ اور نہ کرانی چاہئے۔ اور نہ کرنے دینی واجب ہے۔ برہمچریہ کو قرار واقعی قائم رکھیں۔ اور شہوت پرستی اور کثرت ازدواج (یعنی ایک زیادہ سے ساتھ شادی کرنے) کو بند کریں۔ تاکہ جسم اور آتما میں ہمیشہ طاقت قائم رہے۔ کیونکہ اگر محض آتما کی طاقت یعنی علم اور فضیلت ہی بڑھائی جاوے۔ اور جسم کی طاقت نہ بڑھائی جاوے۔ تو ایک طاقتور آدمی فاضلوں اور سینکڑوں عالموں کو مغلوب کر سکتا ہے۔ اور اگر محض جسم کی طاقت بڑھائی جاوے۔ اور آتما کی نہیں۔ تو بھی راج چلانے کا انتظام عمدہ بلا علم کے کبھی نہیں بن سکتا۔ اور ضابطہ کے بغیر سب آدمی آپس میں ہی ٹوٹ پھوٹ۔ مخالفت۔ لڑائی جھگڑا کرکے برباد اور تباہ ہو جاویں۔ اس لئے ہمیشہ جسم اور آتما دونوں کی طاقت بڑھاتے رہنا چاہئے +

شہوت پرستی اور محسوسات میں بدمست ہونا جتنا طاقت اور عقل کا زائل کرنے والا ردیہ ہے۔ اتنا اور کوئی نہیں۔ کشتریوں کو خصوصاً قوی اعضاء اور طاقتور ہونا چاہئے۔ کیونکہ اگر وہ محسوسات میں بدمست ہونگے۔ تو راج کے فرائض ہی نابید ہو جائیں گے نیز اس بات پر بھی خیال رکھنا چاہئے کہ "یتھا راجہ تتھا پرجا" جیسا راجہ ہوتا ہے ویسی ہی اُس کی رعایا ہوتی ہے۔ اس واسطے راجہ اور اہلکاران کو از بس واجب ہے۔ کہ کبھی

کے ساتھ برقائم ہوں گے ۔

سچ پوچھئے تو یہ ہے کہ سزا کسی کے حصہ میں ایک رائی کے دانے جتنی بھی نہیں آئیگی۔ اور اگر نرم سزا دی جاوے۔ تو برے کام بہت بڑھ کر ہونے لگیں گے یہاں تک کہ نرم سزا کچھ سو۔ دو کروڑوں گنی زیادہ ہونے کی وجہ سے کروڑوں گنا سخت ہوتی ہے۔ کیونکہ جب بہت آدمی برے کاموں کے مرتکب ہوں گے۔ تو تھوڑی تھوڑی سزا ضرور دینی پڑیگی۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ ایک کو سخت سزا کی حالت میں من بھر سزا ہوئی اور دوسرے کو نرم سزا کی حالت میں پاؤ بھر تو دو کو پاؤ دو پاؤ ایک من سزا ہوتی ہے اور دو ہر حصے میں کس آدھ پاؤ اور یہی سزا آئی تو ایسی نرم سزا کو شریر لوگ کیا سمجھتے ہیں۔ جو ایک کو من بھر کے بالمقابل[۱] ہزار آدمیوں کو ایک ایک پاؤ سزا ہووے تو شک نہیں کہ جائے ایک کی سزا پانے[۲] کے ہزار آدمیوں کی سزا پانے[۳] نوع انسان پر سوا پچیس من سزا ہونے کے باعث زیادہ ہے اور یہی سخت ٹھہری۔ اور وہ ایک من سزا کم اور نرم ہوئی (منو ۸۔ ۲۷۲) ۔

> مقرری محصول کس ترتیب سے اور باتفاق کہاں سے لینا چاہئے۔

۸ ۔ سو دریاؤں اور راستوں میں سمندر کی کھاڑیوں ... دریاؤں میں جتنا بڑا ملک ہو اتنا محصول مقرر کرے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ سمندر میں محصول قائم نہیں ہو سکتا۔ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ جیسا مناسب سمجھے یعنی جس سے راجا اور سمندر میں جہاز چلانے والے دونوں فائدہ اٹھاویں۔ ویسا ضابطہ باندھے۔ رگ میں بات کو دھیان میں رکھنا چاہئے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ پہلے جہاز نہیں چلتے تھے۔ وہ جھوٹے ہیں۔ اور مختلف ولایت اور جزیروں میں جہاں تک رعایا کے لوگ بذریعہ جہازوں کے جانے والے ہیں۔ ان کی ہر جگہ حفاظت کرے۔ اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیوے (منو ۸ ۔ ۴۰۶) ۔

> روز مرہ راج کی حفاظت خزانہ وغیرہ کا کرے

۹ ۔ راجہ روز مرہ کاموں کے ختم ہونے کو ہاتھی گھوڑے وغیرہ سواریوں کو آمدنی خرچ کو معدنیات یعنی جواہرات وغیرہ کی ... خزانوں کو دیکھا کرے (منو ۸ ۔ ۴۱۹) ۔

لہ جس کے بھاری اور عبرت خیز ہونے کی وجہ سے یقیناً دوسرا آدمی مصیبت میں پڑنے کا حوصلہ نہیں کر سکتے ۔

ٹہ جس کا لازم ارتکاب جرم میں شریروں اور مغلوب الحواسوں کا بے روک ہو جانا ہے ۔

ٹہ کیونکہ ان پر اس کا اثر کچھ بھی نہیں ہوگا ۔

ٹہ الفاظ مندرجہ خط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ترجمہ میں بڑھا دئے گئے ہیں ۔

ٹہ کیونکہ ہزار آدمیوں کی تھوڑی تھوڑی سزا سے نوع انسان کا ملک کا بڑا حصہ عادت جرم کی لعنت میں اور سزا پانے کی بھاری ہیرل میں مبتلا ہوگا۔ مترجم ۔

एवं सर्वानि मान्राजा व्यवहारान्समापयन् ।
व्यपोह्य किल्बिषं सर्वं प्राप्नोति परमां गतिम् ॥ ५ ॥
मनु० ८ । ३७१ । ३७२ । ४०६ । ४१३ । ४२० ॥

منو ۸ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۴۰۶ - ۴۱۳ - ۴۲۰ -

(زنا کی سزا مرد اور عورت کے لیے)

۵ جو عورت اپنے حسب نسب کے گھمنڈ سے شوہر کو چھوڑ زنا کرے اُسکو بہت سے عورتوں اور مردوں کے سامنے کتوں سے کٹوا کر مروا ڈالے (منو ۸-۳۷۱)۔

اسی طرح اپنی عورت کو چھوڑ کر دوسرے کی عورت سے خواہ رنڈی سے زنا کرے تو لوہے کے پلنگ کو آگ میں تپا کے اور سرخ کرکے اُس پر اُس گنہگار مرد کو لٹا کر بہت سے آدمیوں کے سامنے جلا دیوے (منو ۸-۳۷۲)۔

(رعایا سے زیادہ سزا راجہ وغیرہ کی چاہیے تو وہ اسے انہیں مجبور کر سکتے)

۶ سوال - اگر راجہ یا رانی یا افسر عدالت یا اُس کی عورت زنا وغیرہ افعال بد کرے تو اُس کو کون سزا دیگا؟

جواب - سبھا یعنی اُس کو تو رعایا کے آدمیوں سے بھی زیادہ سزا دینی چاہئے۔

سوال - اُن سے راجہ وغیرہ کیوں سزا قبول کریں گے؟

جواب - راجہ بھی (رعایا) ایک جی رکھنے والا نصیب ور آدمی ہے جب اُسی کو سزا نہ دیا جاوے اور وہ سزا قبول نہ کرے تو دوسرے آدمی سزا کو کس طرح مانیں گے۔ اور جب سب رعایا اور اعلیٰ ملازمان سرکاری اور سبھا ایمانداری سے سزا دینا چاہیں۔ تو اکیلا راجہ کیا کر سکتا ہے۔ اگر ایسا انتظام نہ ہو تو راجہ وزیر اور طاقتور آدمی خود بے انصافی میں ڈوب کر دھرم انصاف کے فرائض کو ڈبا کر تمام رعایا کو تباہ کر دیں اور خود بھی تباہ ہو جاویں یعنی اس شلوک کو یاد کرو کہ انصاف کے دینی سزا ہی کا نام راجہ اور دھرم ہے جو اُس کو نیست کرتا ہے اُس سے زیادہ اور کون نیچ آدمی ہوگا۔

(جرائم میں سخت سزا دینا درحقیقت نرمی ہے)

۷ سوال - ایسی سخت سزا[1] دینی واجب نہیں ہے کیونکہ انسان کسی عضو کا بنانے والا۔ زندگی کا دینے والا نہیں۔ ایسی سزا نہیں دینی چاہئے؟

جواب - جو اس کو سخت سزا جانتے ہیں۔ وہ انتظام ملکی کے اصول کو نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ایک آدمی کو اس قسم کی سزا دینے سے تمام لوگ برے کاموں سے باز رہیں گے۔ اور افعال بد کو چھوڑ کر دھرم

[1] جہاں سزا کے نتیجہ میں آنے سے یا دوسروں پر اُس کو منتقل یا فرض کرنے سے مراد ہے بھی چاہئے کہ سزا کا اثر صرف سزا پانے والے کی ذات تک محدود نہیں رہتا۔ بلکہ دوسروں پر بھی اُس کا اثر ہوتا ہے یعنی سزا سخت کے اثر کو سزا کی نرمی گھٹا دیتی ہے اور سزا جرم کی قدر اور بھی بڑھا دیتی ہے۔

جابر آدمی کی تعریف

جابر یا ڈاکو زبردستی کرنے والا شخص بدکلامی کرنے والے چوری کرنے والے - بلاجرم سزا دینے والے سے بھی زیادہ گنہگار و بداندیش ہے (منو ۸ - ۳۴۴) ۔

جو راجا جابر اور ظالم (ڈاکو) کو سزا دے کر چشم پوشی کرتا ہے - وہ جلد ہی تباہی کو پہنچتا ہے اور راج میں فساد پیدا ہوتا ہے (منو ۸ - ۳۴۵) ۔

باپ بیٹا - مرشد وغیرہ کوئی ہو - جو درست ترتیب جرم اُن کو سزا ملنی چاہئے -

ہم سے تمام انسانوں کو تکلیف دینے والے جابر آدمی کو دولت یا جرم وغیرہ کی وجہ سے یا بہت دشمن ملنے کی وجہ سے راجا ہرگز بنا قید دیئے عفو کر کے نہ چھوڑے (منو ۸ - ۳۴۷) ۔

خواہ گرو ہو - خواہ بیٹا وغیرہ اولاد ہوں - خواہ باپ وغیرہ بزرگ ہوں - خواہ برہمن خواہ شاستر وغیرہ کو سمجھنے والے کیوں نہ ہوں - جو دھرم کو چھوڑ کر ادھرم میں پھنسا ہوا دوسرے کو ناحق مارنے والے ہیں ان کو بغیر تامل کے مار ڈالنا چاہئے - یعنی پہلے مار کر بعد میں دریافت کر لینا چاہئے (منو ۸ - ۳۵۰) جابر آدمیوں کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا - خواہ علانیہ[1] مارے - خواہ غیر علانیہ[2] کیونکہ غضب والے کو غضب سے مارنا گویا غضب کی غضب سے لڑائی ہے (منو ۸ - ۳۵۱) ۔

جس راجہ کے راج میں نہ چور نہ زانی نہ بدزبان نہ جابر ڈاکو نہ مار پیٹ کرنے والا نہ راجہ کا حکم توڑنے والا ہے - وہ راجہ نہایت لائق تعریف ہے (منو ۸ - ۳۸۶) ۔

भर्तारं लंघयेद्या स्त्री स्वज्ञाति गुणदर्पिता ।
तां श्वभिः खादयेद्राजासंस्थानेबहुसंस्थिते ॥ १ ॥
पुमांसं दाहयेत्पापं शयने तप्त आयसे ।
अभ्यादध्युश्च काष्ठानि तत्रदह्येत पापकृत् ॥ २ ॥
दीर्घाध्वनि यथा देशे यथाकालंतरो भवेत् ।
नदी तीरेषु तद्विद्यात्समुद्रे नास्ति लक्षणम् ॥ ३ ॥
अहन्यहन्यवेक्षेत कर्मान्तान्वाहनानि च ।
आयव्ययौ च नियतावाकरान्कोशमेव च ॥ ४ ॥

۱؎ علانیہ طور پر قتل کرنے سے یہ مراد ہے کہ کسی عام جگہ پر عوام کی عبرت کے لئے ۔

۲؎ غیر علانیہ سے مطلب ہے کہ مسلسل طور پر قتل کا حکم دینا پوشیدہ طور پر ... ہے پیار کر ۔

नाततायिवधे दोषो हन्तुर्भवति कश्चन।

प्रकाशं वाऽप्रकाशं वा मन्युस्तं मन्युमृच्छति ॥ ११ ॥

यस्य स्तेनः पुरे नास्ति नान्यस्त्रीगो न दुष्टवाक्।

न साहसिकदण्डघ्नौ स राजा शक्रलोकभाक् ॥ १२ ॥

मनु० ८ । ३३४- ३३८ । ३४४-३४७ । ३५० । ३५१ । ३८६

(منو ۸۔ ۳۳۴ تا ۳۳۸، ۳۴۴ تا ۳۴۷، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۸۶)

چوری کی سزا | ۱ کے ۔ جس جس طریق پر جس جس عضو سے انسانوں میں نامناسب حرکات کا کام کرتا ہے ۔ اس عضو کو سب کی عبرت کے لئے راجہ کاٹ دیوے (منو ۸۔ ۳۳۴)

| کوئی بھی آدمی سزا سے بری نہیں ہونا چاہئے خواہ راجہ ہی کیوں نہ ہو | ۲ کے ۔ خواہ باپ ۔ استاد ۔ دوست ۔ عورت ۔ بیٹا ۔ اور پروہت کیوں نہ ہو ۔ جو اپنے دھرم پر قائم نہیں رہتا ۔ وہ راجہ کی طرف سے سزا پانے کے قابل نہیں ہوتا یعنی جب راجہ مسند عدالت پر بیٹھ کر انصاف کرتا ہو تب کسی کی طرفداری نہ کرے بلکہ جیسا جیسا کہ مناسب ہو ۔ سزا دیوے (منو ۸۔ ۳۳۵)

| ملازمان سرکاری زیادہ سزا کے لائق ہیں بہ نسبت عام آدمیوں کے اسی طرح برہمن وغیرہ | ۳ کے ۔ جس جرم میں معمولی آدمی پر ایک پیسہ جرمانہ ہو وہی قصور میں راجہ کو ہزار پیسہ جرمانہ ہونا چاہئے ۔ یعنی معمولی آدمی کی نسبت راجہ کو ہزار گنا سزا ہونی چاہئے (منو ۸۔ ۳۳۶)

وزیر کو راجہ سے نیچے آٹھ سو گنا ۔ اس سے کم درجہ کو سات سو گنا ۔ اور اس سے بھی کم درجہ کو چھ سو گنا ۔ علیٰ ہذا القیاس اسی سلسلہ سے جو چھوٹے سے چھوٹا نوکر یعنی چپراسی ہے ۔ اس کو آٹھ گنا سزا سے کم نہ ہونی چاہئے کیونکہ اگر رعایا کی نسبت ملازمان سرکاری کو زیادہ سزا نہ ہو تو ملازمان سرکاری رعایا کو تباہ کر دیویں ۔ جیسے شیر زیادہ زور سے اور بکری تھوڑے زور سے ہی قابو میں آ جاتی ہے ۔ ویسے راجہ سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے نوکر تک ملازمان سرکاری کو جرم کی حالت میں نسبت رعایا کے زیادہ سزا دینی چاہئے (منو ۸۔ ۳۳۶)

ویسا ہی اگر کوئی قدرے باتمیز ہو کر چوری کرے ۔ تو شودر کو مال مسروقہ سے آٹھ گنا ۔ ویش کو سولہ گنا ۔ کشتری کو بتیس گنا تاوان (منو ۸۔ ۳۳۷)

برہمن کو چونسٹھ گنا ۔ یا سو گنا خواہ ایک سو اٹھائیس گنا ہونا چاہئے یعنی جس کا جس قدر علم اور عزت زیادہ ہو اس کو جرم میں اتنی ہی زیادہ سزا ہونی چاہئے (منو ۸۔ ۳۳۸)

نظام سلطنت اور دھرم اور شان و شوکت کا چاہنے والا راجہ بالجبر ظلم کرنے والے ڈاکوؤں کو سزا دینے میں ایک گھڑی بھی توقف نہ کرے (منو ۸۔ ۳۴۴)

منو ۸ - ۱۲۸)+

ہے یعنی اس کو بُرا ٹھہرانا۔ دوسری دھکار لعنت یعنی یہ کہنا کہ تم کو
بُرا کام کیوں کیا۔ تیسری اس سے جرمانہ لینا۔ اور چوتھی سزا ہے جسمانی یعنی
قتل و ایذا (منو ۸-۱۲۹)+

येन येन यथाङ्गेन स्तेनो नृषु विचेष्टते ।
तत्तदेव हरेदस्य प्रत्यादेशाय पार्थिवः ॥ १ ॥
पिताचार्यः सुहृन्माता भार्या पुत्रः पुरोहितः ।
नादण्ड्यो नाम राज्ञोऽस्ति यः स्वधर्मे न तिष्ठति ॥ २ ॥
कार्षापणं भवेद्दण्ड्यो यत्रान्यः प्राकृतो जनः ।
तत्र राजा भवेद्दण्ड्यः सहस्रमिति धारणा ॥ ३ ॥
अष्टापाद्यन्तु शूद्रस्य स्तेये भवति किल्बिषम् ।
षोडशैव तु वैश्यस्य द्वात्रिंशत् क्षत्रियस्य च ॥ ४ ॥
ब्राह्मणस्य चतुःषष्टिः पूर्णं वापि शतं भवेत् ।
द्विगुणा वा चतुःषष्टिस्तद्दोषगुणविद्धि सः ॥ ५ ॥
ऐन्द्रं स्थानमभिप्रेप्सुर्यशश्चाक्षयमव्ययम् ।
नोपेक्षेत क्षणमपि राजा साहसिकं नरम् ॥ ६ ॥
वाग्दुष्टात्तस्कराच्चैव दण्डेनैव च हिंसतः ।
साहसस्य नरः कर्ता विज्ञेयः पापकृत्तमः ॥ ७ ॥
साहसे वर्त्तमानन्तु यो मर्षयति पार्थिवः ।
स विनाशं व्रजत्याशु विद्वेषं चाधिगच्छति ॥ ८ ॥
न मित्रकारणाद्राजा विपुलाद्वा धनागमात् ।
समुत्सृजेत् साहसिकान्सर्वभूतभयावहान् ॥ ९ ॥
गुरुं वा बालवृद्धौ वा ब्राह्मणं वा बहुश्रुतम् ।
आततायिनमायान्तं हन्यादेवाविचारयन् ॥ १० ॥

اِن میں سے کسی وجہ سے گواہ جھوٹ بولے۔ تو اُس کو حسب ذیل مختلف قسم کی سزا دیجائے (منو ۸-۱۱۹) +

> سزا اُن لوگوں کی جو بوجہ دیگر امور کے جھوٹی گواہی دیویں

۶۹- جو لالچ یعنی طمع کے باعث جھوٹی گواہی دیوے۔ اُس سے [illegible] جرمانہ لیوے +

جو شخص دلبستگی وغیرہ سے جھوٹی گواہی دیوے اُس سے [illegible] جرمانہ لیوے +

جو ڈر سے جھوٹی گواہی دیوے اُس سے [illegible] جرمانہ لیوے +

اور جو شخص دوستی کے باعث جھوٹی گواہی دیوے اُس سے [illegible] (منو ۸-۱۲۰) +

جو شخص نفسانیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے۔ اُس سے [illegible] جرمانہ لیوے +

جو شخص غصہ کے باعث جھوٹی گواہی دیوے۔ اُس سے [illegible] جرمانہ لیوے +

جو شخص نادانفیت کے باعث جھوٹی گواہی دیوے۔ اُس سے [illegible] جرمانہ لیوے +

جو شخص لڑکپن کے باعث جھوٹی گواہی دیوے۔ اُس سے [illegible] جرمانہ لیوے (منو ۸-۱۲۱) +

> سزا کس کس عضو کو دی جانی چاہئے اور فرق سزا درمیان شخص ... عالم اور جاہل وغیرہ کے

۷۰- اعضاء تناسل۔ پیٹ۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ دولت۔ اور جان یہ دس دفعہ سزا کے ہیں۔ کہ جن پر سزا دی جاتی ہے (منو ۸-۱۲۵) +

لیکن جو جو سزا لکھی گئی ہے۔ اور آئندہ لکھی جاویگی۔ مثلاً طمع کے باعث گواہی دینے میں [illegible] جرمانہ لکھا ہے۔ لیکن اگر کوئی آدمی بہت نادار ہو۔ تو اُس سے کم لیا جا سکتا ہے۔ اور دولتمند ہو تو اُس سے دوچند سہ چند۔ اور چہار چند تک بھی لیوے۔ یعنی بلحاظ جگہ موقع اور حیثیت کے جیسا مناسب ہو۔ ویسی سزا دیوے (منو ۸-۱۲۶) +

کیونکہ اس دنیا میں ادھرم سے سزا دینا۔ سابق عزت کو اور زمانہ حال اور آئندہ میں اور دوسرے جنم میں ملنے والی نیک نامی کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔ اور ادھرم سے سزا دینے والے کے لئے آئندہ جنم میں باعث تکلیف بھی ہوتا ہے۔ اس واسطے کسی کو ادھرم سے سزا نہ دیوے (منو ۸-۱۲۷) +

جو راجا لائق سزا کو سزا نہیں دیتا۔ اور غیر قابل سزا کو سزا دیتا ہے۔ یعنی شخص مستوجب سزا کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور جس کو سزا نہیں دینی چاہئے۔ اُس کو سزا دیتا ہے۔ وہ جیتے جی ملامت کا اور مرنے کے بعد سخت تکلیف پاتا ہے۔ اس لئے جو جرم کرے۔ اُس کو ہمیشہ سزا دیوے اور بیجرم

۱؎ یعنی باستثناء برہمن کے جن کے واسطے جسمانی نقصان کے کسی دیگر قسم کی سزا ... شاستر ... اُس کی سزا یہی ہے +

۲؎ منو جی کے زمانہ میں اس قسم کی ... بعض اوقات ... لوگوں سے ... ہو سکتی تھیں۔ اس لئے جرمانہ اُن کی عام حیثیت کے رکھا گیا ہے +

[illegible]

लोभान्मोहाद्भयान्मैत्रात्कामात् क्रोधात्तथैव च ।
अज्ञानाद्बालभावाच्च साक्ष्यं वितथमुच्यते ॥ १ ॥
एषामन्यतमे स्थाने यः साक्ष्यमनृतं वदेत् ।
तस्य दण्डविशेषांस्तु प्रवक्ष्याम्यनुपूर्वशः ॥ २ ॥
लोभात्सहस्रं दण्ड्यस्तु मोहात् पूर्वं तु साहसम् ।
भयाद्द्वौ मध्यमौ दण्डौ मैत्रात्पूर्वं चतुर्गुणम् ॥ ३ ॥
कामाद्दशगुणं पूर्वं क्रोधात्तु त्रिगुणं परम् ।
अज्ञानाद्द्वे शते पूर्णे बालिश्याच्छतमेव तु ॥ ४ ॥
उपस्थमुदरं जिह्वा हस्तौ पादौ च पंचमम् ।
चक्षुर्नासा च कर्णौ च धनं देहस्तथैव च ॥ ५
अनुबन्धं परिज्ञाय देशकालौ च तत्त्वतः ।
साराऽपराधौ चालोक्य दण्डं दण्ड्येषु पातयेत् ॥ ६ ॥
अधर्मदण्डनं लोके यशोघ्नं कीर्तिनाशनम् ।
अस्वर्ग्यश्च परत्रापि तस्मात्तत्परिवर्जयेत् ॥ ७ ॥
अदण्ड्यान्दण्डयन् राजा दण्ड्यांश्चैवाप्यदण्डयन् ।
अयशो महदाप्नोति नरकं चैव गच्छति ॥ ८ ॥
वाग्दण्डं प्रथमं कुर्याद्धिग्दण्डं तदनन्तरम् ।
तृतीयं धनदण्डं तु वधदण्डमतः परम् ॥ ९ ॥
मनु० ८ । ११८-१२१ । १२५-१२९ ॥

[illegible]

شخص کے خلاف بولے۔ تو زمانِ حال (یعنی زندگی) میں زبان کٹنے سے بڑی تکلیف میں رہیگا اور مرنے کے بعد بھی تکلیف میں رہیگا (منو ۸ - ۷۵)

شہادت دینے کا طریقہ ۶۶ - گواہ کی وہ بات ماننی چاہئے جو کہ وہ طبعاً (ازخود) کسی ساخت اور بناوٹ (کے بغیر) متعلق معاملہ کے بولے۔ اور اس کے خلاف جو سکھلائی ہوئی باتیں بولے۔ اُن کو حاکم عدالت فضول سمجھے (منو ۸ - ۷۸)

جب مدعی اور مدعا علیہ کے روبرو گواہ حاضر ہوں۔ تو حاکم عدالت اور مختار یعنی وکیل یا بیرسٹر اس طرح پوچھیں (منو ۸ - ۷۹)

اے گواہ لوگو! اس معاملہ میں ان دونوں کی باہمی حرکات کی نسبت تم جو کچھ جانتے ہو اس کو راستی سے کہو کیونکہ تمہاری اس مقدمہ میں گواہی ہے (منو ۸ - ۸۰)

راست گواہی دینے کا نتیجہ ۶۷ - جو گواہ سچ بولتا ہے۔ وہ دوسرے جنموں میں عمدہ جسم کو پاتا ہے اور اعلیٰ درجہ کے لوگوں (کو ایک نیچر) میں جنم لے کر آسودگی حاصل کرتا ہے۔ اس جنم اور آئندہ جنم میں اعلیٰ نیک نامی کو پاتا ہے۔ کیونکہ وید میں باعث عزت اور بے عزتی کی بانی یعنی کلام کو لکھا ہے۔ جو سچ بولتا ہے۔ وہ صاحب عزت اور جھوٹ بولنے والا ذلیل ہوتا ہے (منو ۸ - ۸۱)

سچ بولنے سے گواہ پاک ہوتا ہے۔ اور سچ ہی بولنے سے دھرم بڑھتا ہے۔ اس لئے تمام ورنوں میں گواہوں کو سچ ہی بولنا واجب ہے (منو ۸ - ۸۳)

آتما کا شاہد آتما اور آتما کی گتی آتما ہے۔ اے شخص! تو اس بات کو سمجھ کر اپنے آتما یعنی تمام انسانوں کا بڑا گواہ ہے۔ بے عزتی مت کر یعنی راست گوئی جو تیرے آتما من اور زبان میں ہے۔ وہی سچ اور جو اس سے الٹا ہے جھوٹ ہے (منو ۸ - ۸۴)

جس شخص کے جسم کے حالات کو جاننے والا آتما بولتے ہوئے اندر سے وسوسہ میں نہیں پڑتا۔ اس کو اس کے سوا اور کسی کو افضل دیوتا نہیں سمجھتے (منو ۸ - ۹۶)

اے عزیز! نیکی چاہنے والے شخص! اگر تو اپنے آتما میں ایسا گمان کرے کہ میں اکیلا ہوں جھوٹ بولتا ہے۔ تو درست نہیں ہے۔ کیونکہ تیرے دل میں جو دوسرا دیو یعنی پرماتما نیک و بد کا دیکھنے والا ہے وہ

لہ مطلب اس کا یہ ہے کہ آتما سے کوئی بات چھپی نہیں۔ اسلئے آتما کا شاہد آتما ہی ہے اور چونکہ سب دکھوں سے چھوٹنے اور نجات پانے کا انحصار بھی روحانی علم (آتما) پر ہی ہے۔ اس واسطے آتما کی گتی آتما ہے۔ نیز تمام انسانوں کے لئے نفس ناطقہ ہی وہ اعلیٰ درجہ ہے کہ اس سے بڑا اور کوئی شئی نہیں۔ انسان جھوٹ تب ہی بولتا ہے جبکہ وہ آتما کی مخالفت کرتا ہے۔ یعنی جو کچھ کہ آتما اپنی خاموشی کی آواز میں اسے بتلاتا ہے۔ آدمی اس کے برعکس بولتا ہے۔ ایسا انسان آتما کی بے توقیری کرتا ہے۔ نیز لفظ آتما سے مراد اس موقعہ پر صرف روح سے نہیں۔ بلکہ ایشور سے بھی مراد ہے جو ہر دم آتما کے ساتھ ہی ہے۔

तस्मात्सत्यं हि वक्तव्यं सर्वं वर्णेषु साक्षिभिः ॥ ११ ॥
आत्मैव ह्यात्मनः साक्षी गतिरात्मा तथात्मनः ।
मावमंस्थाः स्वमात्मानं नृणां साक्षिणमुत्तमम् ॥ १२ ॥
यस्य विद्वान् हि वदतः क्षेत्रज्ञो नाभिशङ्कते ।
तस्मान्न देवाः श्रेयांसं लोकेऽन्यं पुरुषं विदुः ॥ १३ ॥
एकोऽहमस्मीत्यात्मानं यत्त्वं कल्याण मन्यसे ।
नित्यं स्थितस्ते हृद्येष पुण्यपापेक्षिता मुनिः ॥ १४ ॥
मनु० ८ । ६३ । ६७ । ७२-७५ । ७८ । ८१ । ८३ । ८४ । ९६ । ९१ ॥

گواہ کیسے ہوں - جب جاتی کا مقدمہ ہو گواہ بھی اسی جاتی کے ہونے چاہئیں

۴۳ - سب ورنوں میں پرہیزگار ایک صاحب علم قریبی بزرگ سب دھرم کو جاننے والے - بے طمع اور راست گو ہوں - وہ عدالت کے فیصلہ کے لئے گواہ ہوں جو اس سے اُلٹے ہوں - وہ کبھی نہ لئے جائیں (منو ۸-۶۳) ۔ عورتوں[1] کے گواہ عورت - دوجوں کے دوج - شودروں کے شودر - اور چانڈالوں[2] کے چانڈال گواہ ہوں (منو ۸-۶۸) ۔

جس قدر جبر کے کام چوری - زنا - سخت کلامی - غارت رسانی کے جرائم ہیں - ان میں گواہ کی آزمائش نہ کرے اور ازحد ضروری بھی نہ سمجھے کیونکہ یہ کام سب پوشیدہ ہوتے ہیں (منو ۸-۷۲) ۔

شہادت کے تسلیم کرنے کا قاعدہ

۴۴ - طرفین کے گواہوں کی کثرت رائے سے گواہ برابر ہوں تو جب گواہی نیک آدمیوں کے اور ایسے گواہ دونوں طرف برابر ہوں تو وہ جب گواہی اعلےٰ دوج یعنی رشی مہارشی اور یتی لوگوں کے انصاف کرے (منو ۸-۷۳) ۔

دو طرح سے گواہ ہوا کرتے ہیں - ایک خود دیکھنے سے اور دوسرے سننے سے - جب سبھا میں سوال ہو تو جو گواہ سچ کہدیں - وہ بے ایمان اور مستوجب سزا نہیں ہیں - اور جو گواہ جھوٹ بولیں وہ مناسب سزا کے مستوجب ہیں (منو ۸-۷۴) ۔

جھوٹی شہادت دینے کی سزا

۴۵ - اگر گواہ راج سبھا خواہ کسی نیک آدمیوں کی سبھا میں اپنے دیکھنے اور

[1] دوجوں کو عورتوں کے متعلق معاملات سے محرموں کو ایسی واقفیت ہرگز نہیں ہو سکتی - جیسی کہ عورتوں کو باہم ہوتی ہے - تیسرے دلوں کی نشست برخاست بھی اُن سے ایسی نہیں ہوتی ہے - جیسی کہ عورتوں کی عورتوں میں ہوتی ہے - اور یہی حال برہمن دوج و شودر وغیرہ کی نسبت ہونا چاہئے - کیونکہ ہم حیثیت لوگوں کو جیسی خبر ایک دوسرے کی ہوتی ہے - ویسی دیگر لوگوں کو ممکن نہیں ۔

[2] چانڈال یہاں ادنےٰ درجہ کی قوموں سے مراد ہے - جیسا کہ فی زمانہ مہتر وغیرہ ہیں ۔

ذکر اس امر کا کہ گواہ کیسے لئے جانے چاہئیں؟

आप्ताः सर्वेषु वर्णेषु कार्याः कार्येषु साक्षिणः ।
सर्वधर्मविदोऽलुब्धा विपरीतांस्तु वर्जयेत् ॥ १ ॥
स्त्रीणां साक्ष्यं स्त्रियः कुर्युर्द्विजानां सदृशा द्विजाः ।
शूद्राश्च सन्तः शूद्राणामन्त्यानामन्त्ययोनयः ॥ २ ॥
साहसेषु च सर्वेषु स्तेयसंग्रहणेषु च ।
वाग्दण्डयोश्च पारुष्ये न परीक्षेत साक्षिणः ॥ ३ ॥
बहुत्वं परिगृह्णीयात्साक्षिद्वैधे नराधिपः ।
समेषु तु गुणोत्कृष्टान् गुणिद्वैधे द्विजोत्तमान् ॥ ४ ॥
समक्षदर्शनात्साक्ष्यं श्रवणाच्चैव सिध्यति ।
तत्र सत्यं ब्रुवन्साक्षी धर्मार्थाभ्यां न हीयते ॥ ५ ॥
साक्षी दृष्टश्रुतादन्यद्विब्रुवन्नार्यसंसदि ।
अवाङ्नरकमभ्येति प्रेत्य स्वर्गाच्च हीयते ॥ ६ ॥
स्वभावेनैव यद्ब्रूयुस्तद् ग्राह्यं व्यावहारिकम् ।
अतो यदन्यद्विब्रूयुर्धर्मार्थं तदपार्थकम् ॥ ७ ॥
सभान्तः साक्षिणः प्राप्तानर्थिप्रत्यर्थिसन्निधौ ।
प्राड्विवाकोऽनुयुञ्जीत विधिनाऽनेन सान्त्वयन् ॥ ८ ॥
यद् द्वयोरनयोर्वेत्थ कार्येऽस्मिन् चेष्टितं मिथः ।
तद् ब्रूत सर्वं सत्येन युष्माकं ह्यत्र साक्षिता ॥ ९ ॥
सत्यं साक्ष्ये ब्रुवन्साक्षी लोकानाप्नोति पुष्कलान् ।
इह चानुत्तमां कीर्तिं वागेषा ब्रह्मपूजिता ॥ १० ॥
सत्येन पूयते साक्षी धर्मः सत्येन वर्द्धते ।

یہ اٹھارہ صورتیں باہمی معاملات کی خلاف ورزیوں کی ہیں (منو ۸-۷) +

بلا طرفداری فیصلہ کرنا چاہئے

۹۰-ان معاملات میں بہت جھگڑنے والوں کا فیصلہ قدیمی دھرم کا سہارا لیکر کیا کرے۔ یعنی کسی کی طرفداری نہ کرے (منو ۸-۸) +

حاضرین دربار کی ذمہ داری جبکہ بے انصافی ہو جائے

۹۱-جس سبھا میں ادھرم سے زخمی ہو کر دھرم رہتا ہے اور لوگ دھرم کے زخم سے تیر کو نہیں نکالتے یعنی جس سبھا میں دھرمی کو بڑائی اور ادھرمی کو سزا نہیں ملتی۔ اُس سبھا میں جتنے ممبر ہیں۔ وہ سب زخمیوں جیسے سمجھے جاتے ہیں۔ (منو ۸-۱۲) +

دھارمک آدمی کو واجب ہے کہ سبھا میں کبھی شامل نہ ہو۔ اور جو شامل ہوا ہو تو سچ ہی بولے۔ جو شخص سبھا میں بے انصافی دیکھ کر خاموش رہے یا سچ انصاف کے خلاف بولے۔ وہ سخت گنہگار ہوتا ہے (منو ۸-۱۳) +

سب کا فرض ہے کہ دھرم کو قائم رکھیں ادھرم نہ ہونے دیویں۔

۹۲-جس سبھا میں ادھرم سے دھرم اور ناحق سے حق سب اہل سبھا کے دیکھتے ہوئے مارا جاتا ہے۔ اُس سبھا میں سب لوگ مثل مُردہ کے ہیں گویا اُن میں کوئی بھی زندہ نہیں (منو ۸-۱۴) +

مارا ہوا دھرم مارنے والے کو ہلاک کرتا ہے اور حفاظت کیا ہوا دھرم محافظ کو بچاتا ہے اسلئے دھرم کو کبھی ہلاک نہیں کرنا چاہئے۔ مبادا مارا ہوا دھرم کبھی ہم کو مار ڈالے (منو ۸-۱۵) +

دھرم جو تمام شان و شوکت کا بخشنے والا اور تمام راحتوں کا منبع ہونے والا ہے۔ جو شخص اس کو برباد کرتا ہے۔ اُسی کو عالم لوگ "ورشل" یعنی شودر و ذلیل جانتے ہیں۔ اسواسطے کسی آدمی کو دھرم کو کھونا واجب نہیں ہے (منو ۸-۱۶) +

اس دنیا میں صرف دھرم ہی ایسا دوست ہے جو موت کے بعد بھی ساتھ چلتا ہے باقی سب مال یا ساتھی جسم کے فنا ہونے پر ہی فنا ہو جاتے ہیں۔ یعنی انسان سب ساتھیوں سے چھوٹ جاتا ہے (منو ۸-۱۷) +

لیکن دھرم کا ساتھ کبھی نہیں چھوٹتا۔ جب راج سبھا میں طرفداری کر کے بے انصافی کی جاتی ہے۔ تو وہاں ادھرم کے چار حصے ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک ادھرم کرنے والے کو دوسرا گواہ کو تیسرا اہل سبھا کو۔ اور چوتھا ادھرمی سبھا کے میر مجلس یعنی راجا کو پہنچتا ہے (منو ۸-۱۸) +

جس سبھا میں سزاوار ملامت کو ملامت کی جاتی ہے۔ قابل تعریف کی تعریف ہوتی ہے۔ مستوجب سزا کو سزا ملتی ہے۔ اور لائق تعظیم کی تعظیم ہوتی ہے۔ وہاں راجا اور سب اہل سبھا گناہ سے بری اور پاک ہو جاتے ہیں۔ صرف گناہ کرنے والے پر گناہ عاید ہوتا ہے۔ (منو ۸-۱۹) +

धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः ।
तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मा नो धर्मो हतोऽवधीत् ॥ १० ॥
वृषो हि भगवान् धर्मस्तस्य यः कुरुते ह्यलम् ।
वृषलं तं विदुर्देवास्तस्माद्धर्मं न लोपयेत् ॥ ११ ॥
एक एव सुहृद्धर्मो निधनेऽप्यनुयाति यः ।
शरीरेण समं नाशं सर्वमन्यद्धि गच्छति ॥ १२ ॥
पादोऽधर्मस्य कर्तारं पादः साक्षिणमृच्छति ।
पादः सभासदः सर्वान् पादो राजानमृच्छति ॥ १३
राजा भवत्यनेनास्तु मुच्यन्ते च सभासदः ।
एनो गच्छति कर्तारं निन्दार्हो यत्र निन्द्यते ॥ १४ ॥
मनु० ८ । ३-८ । १२-१९ । منو ۸-۳ تا ۸-۱۲-۱۹

لوگوں کے باہمی تنازعات اٹھارہ قسموں میں آجاتے ہیں

۵۹ ۔ سبھا۔ راجا۔ اور ملازمان سرکاری مفصلہ ذیل اٹھارہ قسم کے معاملات تنازعہ میں سے روزمرہ امور متنازعہ کا فیصلہ از روئے رواج ملک اصول دھرم شاستر کے کیا کریں۔ اور جس جس آئین و قانون کا ذکر شاستر میں پا دیں۔ اور ضرورت آکر مہو دکی بھی سمجھیں تو عمدہ سے عمدہ آئین مرتب کریں کہ جس سے راجا اور رعایا کی بہبودی ہو (منو ۸-۳) +

اٹھارہ معاملات یہ ہیں ۱۔ (رن دان) قرضہ کسی سے قرض لینے دینے کا تنازعہ ۲۔ (نکشیپ) ودیعت امانت یعنی کسی نے کسی کے پاس مال رکھا ہو۔ اور مانگنے پر نہ دیوے ۳۔ (فروخت مال غیر) دوسرے کے مال کو دوسرا فروخت کرے۔ ۴۔ (شراکت) شراکت کرکے کسی پر زیادتی کرنا۔ ۵۔ (خلاف ورزی) بخشیدہ مال کا نہ دینا (منو ۸-۴) +

۶۔ (عدم ادائے اجرت) حق محنت یعنی کسی کی تنخواہ میں سے لے لینا یا کم دینا ۷۔ (معاہدہ) اقرار کے خلاف عمل کرنا ۸۔ (بیع و شریٰ) یعنی لین دین میں جھگڑا ہونا ۹۔ (جانور کے مالک اور پالنے والے کا جھگڑا (منو ۸-۵) +

۱۰۔ (تنازعہ حدود) ۱۱۔ (کسی کو سخت و درشت کہنا) ۱۲۔ (سخت کلامی کرنا) ۱۳۔ (چوری) ۱۴۔ (ڈاکہ مارنا یا کسی کام کو بابت جبر و ظلم عمل میں لانا) ۱۵۔ (کسی عورت یا مرد کی زناکاری) (منو ۸-۶) +

۱۶۔ (بیوی اور خاوند کے فرائض میں خلاف ورزی ہونا) ۱۷۔ (تقسیم یعنی ورثہ کی حصہ کشی کا جھگڑا پیدا ہونا) ۱۸۔ (قمار بازی بذریعہ غیر ذی نفس یعنی بے جان اشیاء کے اور قمار بازی بذریعہ جانداروں کے

راجہ کا ذاتی کام متعلق سلطنت یعنی جس کو پولیٹیکل کہتے ہیں۔ مختصراً بیان کر دیا ہے۔ جو مفصل دیکھنا چاہے وہ چاروں وید منوسمرتی شکرنیتی۔ مہابھارت وغیرہ میں دیکھ کر تحقیق کرے۔ اور جو رعایا کا انصاف کرنا ہے۔ وہ منوسمرتی کے آٹھویں اور نویں ادھیائے وغیرہ کے طریقے کے بموجب کرنا چاہئے لیکن اس جگہ بھی مختصراً لکھا جاتا ہے ۔

प्रत्यहं देशदृष्टैश्च शास्त्रदृष्टैश्च हेतुभिः ।
अष्टादशसु मार्गेषु निबद्धानि पृथक् पृथक् ॥ १ ॥
तेषामाद्यमृणादानं निक्षेपोऽस्वामिविक्रयः ।
संभूय च समुत्थानं दत्तस्यानपकर्म च ॥ २ ॥
वेतनस्यैव चादानं संविदश्च व्यतिक्रमः ।
क्रयविक्रयानुशयो विवादः स्वामिपालयोः ॥ ३ ॥
सीमाविवादधर्मश्च पारुष्ये दण्डवाचिके ।
स्तेयं च साहसं चैव स्त्रीसंग्रहणमेव च ॥ ४ ॥
स्त्रीपुंधर्मो विभागश्च द्यूतमाह्वय एव च
पदान्यष्टादशैतानि व्यवहारस्थिताविह ॥ ५ ॥
एषु स्थानेषु भूयिष्ठं विवादं चरतां नृणाम् ।
धर्मं शाश्वतमाश्रित्य कुर्यात्कार्यविनिर्णयम् ॥ ६ ॥
धर्मो विद्धस्त्वधर्मेण सभां यत्रोपतिष्ठते ।
शल्यं चास्य न कृन्तन्ति विद्धास्तत्र सभासदः ॥ ७ ॥
सभा वा न प्रवेष्टव्या वक्तव्यं वासमंजसम् ।
अब्रुवन्विब्रुवन्वापि नरो भवति किल्बिषी ॥ ८ ॥
यत्र धर्मो ह्यधर्मेण सत्यं यत्रानृतेन च ।
हन्यते प्रेक्षमाणानां हतास्तत्र सभासदः ॥ ९ ॥

حسب ذکر سابق علی الصباح اُٹھے اسنان وغیرہ حاجتوں سے فارغ ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو اگنی ہوتر کرے یا کراوے اور سب وزیروں سے مشورہ کر کے دربار جاوے سب ملازمان اور فوجداران کے ساتھ مل کر اُن کو خوش کرے اور طرح طرح کی صف بندی یعنی قواعد کرا کے تمام گھوڑے۔ ہاتھی۔ گائے وغیرہ کے متعلق مکانات کو نیز سلح خانہ شفاخانہ خزانہ جات زر و جواہر کو دیکھے۔ اور سب پر روزمرہ نظر ڈال کر جو کچھ اُن میں نقص ہوں ان کو نکالے۔ ورزش گاہ میں جا کر ورزش کرے اور غسل کر کے دوپہر کے وقت کھانا کھانے کے لئے اپنے خلوت خانہ یعنی بیوی وغیرہ کی رہائش گاہ میں داخل ہو۔ آزمائے ہوئے عقل۔ طاقت اور چستی بڑھانے والے بیماریوں کو دفع کرنے والے مختلف قسموں کے اناج وغیرہ۔ پینے کی چیزیں مثل شربت وغیرہ۔ بدقہ (مثل ترکاری چٹنی مربے وغیرہ) خوشبودار و شیریں وغیرہ ہر طرح کے خوش ذائقہ عمدہ کھانے کھائے۔ تاکہ ہمیشہ خوش رہے۔ اسی طرح راج کے سب کاروبار کو رونق دیا کرے (منو ۷-۲۱۶) +

رعایا سے محصول لینے کا طریق

पञ्चाशद्भाग आदेयो राज्ञा पशुहिरण्ययोः।
धान्यानामष्टमो भागः षष्ठो द्वादश एव वा॥
मनु० ७।१३०॥ منو ۷-۱۳۰

محصول کی مقدار اس قدر ہو کہ رعایا تکلیف نہ پاوے

۵- بیوپاری اور کاری گروں کو سونا اور چاندی کا جس قدر نفع ہو اُس کا پچاسواں حصہ چاول وغیرہ اناج میں چھٹا۔ آٹھواں یا بارھواں حصہ لیا کرے۔ اور اگر نقد لیوے تو بھی اس طرح پر لیوے کہ جس سے زمیندار وغیرہ کھانے پینے سے اور مال سے محروم ہو کر تکلیف نہ پاویں (منو ۷-۱۳۰) +

رعایا کی بہبودی میں راجا کی بہبودی ہے راجہ و رعایا ایک دوسرے کے پابند رہیں۔

۸۵- کیونکہ رعایا کے دولتمند تندرست کھانے پینے کی چیزوں سے مالا مال رکھنے سے راجا کی بڑی ترقی ہوتی ہے۔ رعایا کو بمثل اپنی اولاد کے اور راجہ کو اور رعایا بھی بمثل اپنے باپ کے راجا اور سرکاری آدمیوں کو جانے۔ یہ قول درست ہے کہ راجاؤں کے راجا زمیندار وغیرہ محنت کرنے والے ہیں اور راجا اُن کا محافظ ہے۔ اگر رعایا نہ ہو تو راجا کس کا۔ اور راجا نہ ہو تو رعایا کس کی رعایا کہلاوے گی۔ دونوں اپنے اپنے کاموں میں آزاد اور مشترکہ محبت کے کام میں ایک دوسرے کے پابند رہیں۔ رعایا کی عام بہتری کے خلاف راجا و سرکاری آدمی نہ ہوں۔ راجا کے حکم کے خلاف سرکاری ملازم خواہ رعایا نہ چلے۔ یہ

हिरण्यभूमिसंप्राप्त्या पार्थिवो न तथैधते ।
यथा मित्रं ध्रुवं लब्ध्वा कृशमप्यायतिक्षमम् ॥ १ ॥
धर्मज्ञं च कृतज्ञं च तुष्टप्रकृतिमेव च ।
अनुरक्तं स्थिरारम्भं लघुमित्रं प्रशस्यते ॥ २ ॥
प्राज्ञं कुलीनं शूरं च दक्षं दातारमेव च ।
कृतज्ञं धृतिमन्तञ्च कष्टमाहुररिं बुधाः ॥ ३ ॥
आर्यता पुरुषज्ञानं शौर्यं करुणवेदिता ।
स्थौललक्ष्यं च सततमुदासीनगुणोदयः ॥ ४ ॥
मनु० ७।२०८–२११ ॥ منو ۷ - ۲۰۸ تا ۲۱۱

مِتر (دوست یا مددگار) اور اُداسین لاغرض اور بے طرفداری کی تعریف

۵ دوست کی تعریف۔ راجا زر اور زمین کے حاصل کرنے سے ایسا نہیں بڑھتا جیسے مستقل مزاج محبت سے بھرے ہوئے آئندہ کی بات کو سوچنے اور کاموں کو سر انجام دینے والے طاقتور خواہ کمزور بھی دوست کے حاصل کرنے سے بڑھتا ہے (منو ۷-۲۰۸) ✦

دھرم کو جاننے والا۔ ممنون احسان یعنی کئے ہوئے احسان کو ماننے والا۔ خوش طبیعت محبت کرنے والا۔ قائم مزاج چاہے کم حیثیت (غریب) دوست بھی حاصل ہو تو بھی لائق تعریف ہوتا ہے (منو ۷-۲۰۹) ✦

ہمیشہ اس بات پر یقین رکھے کہ کبھی عقلمند۔ خاندانی۔ شجاع بہادر۔ ہوشیار۔ سخی۔ احسان کو جاننے والے اور صاحب حوصلہ آدمی کو دشمن نہ بنائے کیونکہ جو شخص ایسے آدمی کو دشمن بنائیگا وہ تکلیف پائیگا (منو ۷-۲۱۰) ✦

بے تعلق کی تعریف۔ جس میں لائق تعریف اوصاف۔ اچھے برے آدمیوں کی پہچان۔ بہادری اور ظاہری مہربانی ہو یعنی جو شخص اوپر اوپر کی باتیں بنایا کرے۔ وہ بے تعلق کہلاتا ہے (منو ۷-۲۱۱) ✦

एवं सर्वमिदं राजा सह संमन्त्र्य मन्त्रिभिः ।
व्यायाम्याप्लुत्य मध्याह्ने भोक्तुमन्तःपुरं विशेत् ॥
मनु० ७।२१६ ॥ منو ۷ - ۲۱۶

کے منہ کے سامنے گھوڑوں پر سوار کرکے دوڑا دیں۔ اور ماریں۔ درمیان میں اچھے سوار رہیں۔ اور یکبارگی دھاوا کرکے اور دشمن کی فوج کو تتر بتر کرکے پکڑ لیویں خواہ بھگا دیویں (منو ۷-۱۹۱)

اگر ہموار زمین میں جنگ کرنا ہو۔ تو گاڑی۔ گھوڑے اور پیادوں سے۔ اور اگر سمندر میں جنگ کرنا ہو۔ تو کشتیوں پر اور تھوڑے پانی میں ہاتھیوں پر۔ درختوں اور جھاڑیوں میں تیر سے۔ اور ریگستان میں تلوار اور ڈھال سے لڑائی کریں اور کراویں (منو ۷-۱۹۲) +

جس وقت لڑائی ہو رہی ہو۔ اُس وقت لڑنے والوں کو حوصلہ مند اور بشاش کریں۔ جب لڑائی بند ہو جاوے۔ تب بہادری اور جرأت پیدا کرنے والی تقریروں سے کھانے پینے کی چیزوں سے انعام۔ اسلحہ اور دوا وغیرہ سے سب کے دلوں کو خوش رکھیں۔ بلا صف بندی کے لڑائی نہ کرے اور نہ کراوے۔ اپنی لڑتی ہوئی فوج کے حرکات و سکنات کو دیکھا کرے۔ کہ آیا وہ ٹھیک ٹھیک لڑتی ہے یا دغابازی رکھتی ہے (منو ۷-۱۹۴) +

دشمن کو محاصرہ کرنا۔ اور اس کی رسد وغیرہ تلف کرنا

سم ۵ کسی وقت مناسب سمجھے تو دشمن کو چاروں طرف سے گھیر کر روک رکھے اور اُس کے ملک کو تکلیف پہنچا کر چارا۔ خوراک۔ پانی اور لکڑی کو تلف و خراب کر دیوے (منو ۷-۱۹۵) +

دشمن کے تالاب۔ شہر کی فصیل اور کھائی کو توڑ پھوڑ دیوے۔ رات کے وقت اُن کو خوف دیوے۔ اور فتح پانے کی تجاویز کرے (منو ۷-۱۹۶) +

فتح حاصل کرکے مفتوح سے کیا سلوک کرنا چاہئے جو شکست پانے پر کیا

سم ۵ فتح پاکر اُن سے عہد نامہ یعنی اقرار وغیرہ لکھا لیوے۔ اور جو موقع مناسب سمجھے۔ تو اُسی کے خاندان سے کسی دھارمک آدمی کو راجہ بنا دیوے۔ اور اُس سے لکھا لیوے کہ تم کو ہمارے حکم کے مطابق یعنی جیسی دھرم کے مطابق ریاست کرنی ہے۔ اُس کے موافق عمل کرکے انصاف سے رعایا پروری کرنی ہوگی۔ ایسی نصیحت کرکے اُس کے پاس ایسے آدمی رکھے۔ کہ جس سے بعد میں کوئی فساد پیدا نہ ہو۔ اور جو شکست پاوے۔ اُس کی عزت افزائی اپنے امیر کے ساتھ مل کر بذریعہ عطیہ جواہرات وغیرہ تحفہ چیزوں کے کرے۔ اور ایسا نہ کرے کہ جس سے اُس کا گذارہ بھی نہ ہو سکے۔ اگر اُس کو قید خانہ میں ڈالے۔ تو بھی اُسکی عزت مناسب قائم رکھے۔ تاکہ وہ شکست پانے کے غم سے چھوٹ کر ابھی خوش رہے (منو ۷-۲۰۳) +

کیونکہ دنیا میں دوسرے کا مال لینا باعث دشمنی اور دینا باعث محبت کا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ موقعہ دیکھ کر وہ اُس کارروائی کرنا۔ اور اُس مغلوب کو پسند چیزوں کا دینا بہت ہی افضل ہے۔ اُس کو کبھی نہ چڑاوے اور نہ ہنسی اور ٹھٹھہ کرے اور نہ ہی اُسکے سامنے ایسا کہے کہ ہم نے تم کو مغلوب کیا ہے بلکہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ اس قسم کی تعظیم و تکریم ہمیشہ کرے (منو ۷-۲۰۳) +

دوستی رکھتا ہو۔ مخفی طور پر دشمن کو مدد دیتا ہو۔ اُس کی آمد و رفت میں اُس سے گفتگو کرنے میں بہت ہوشیاری رکھے۔ کیونکہ دل سے دشمن اور ظاہرا دوست آدمی کو سخت دشمن سمجھنا چاہیئے (منو ۷ - ۱۸۶) +

مختلف قسم کی صف بندی اور ترتیب لشکر بلحاظ قسم زمین جہاں جنگ ہو۔

۱۸۵ - تمام ملازمان سرکاری کو جنگی فن سکھلاوے اور خود سیکھے اور نیز رعایا کے لوگوں کو بھی سکھلاوے۔ جو بہادر لوگ کہ پہلے سیکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ ہی اچھی طرح لڑائی کرنا اور فوج کو لڑانا جانتے ہیں۔ جب قواعد سکھلاوے تو (۱) فوج کو سیدھی قطاروں میں چلاوے (۲) بشکل چھکڑا یعنی گاڑی کی طرح (۳) اس طور پر جیسے کہ سؤر ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی سب مل کر مجتمع ہو جاتے ہیں (۴) جیسے مگرمچھ پانی میں چلتے ہیں۔ ویسے فوج کو بنا دے (۵) جیسے سوئی کا اگلا حصہ باریک پیچھے موٹا اور سوت اس سے موٹا ہوتا ہے۔ ویسے قواعد سے فوج کو بنا دے (۶) جیسے نیل کنٹھ اوپر نیچے جھپٹا رتا ہے اسی طرح فوج کو بنا کر لڑا دے (منو ۷ - ۱۸۷) +

جس طرف خوف پایا جاوے۔ اُسی طرف لشکر کو پھیلا دے۔ سب فوج کے افسروں کو چاروں طرف رکھے "پدم ویوہ" یعنی بشکل گل نیلوفر چاروں طرف فوجوں کو رکھے۔ خود درمیان میں رہے (منو ۷ - ۱۸۸) +

سپہ سالار اور قوم دار یعنی حکم دینے اور فوج کے ساتھ لڑنے لڑانے والے بہادروں کو آٹھوں سمت میں رکھے۔ جس طرف لڑائی ہو رہی ہو۔ اُسی طرف ساری فوج کا سامنا کرے لیکن دوسری طرف بھی پختہ انتظام رکھے۔ ورنہ پیچھے سے یا بغل میں سے دشمنوں کے گھات کا ہونا ممکن ہے (منو ۷ - ۱۸۹) +

جو بشکل قلعہ یعنی ستونوں کی طرح مضبوط فن جنگ میں تربیت یافتہ۔ دھارمک۔ استقلال رکھنے اور جنگ کرنے میں چالاک۔ بے نڈر ہوں۔ اور جن کے دل میں کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہو اُن کو فوج کی چاروں طرف رکھے (منو ۷ - ۱۹۰) +

اگر تھوڑے سے سپاہیوں سے بہتوں کے ساتھ جنگ کرنا ہو تو یکجا کر کے لڑائے ضرورت پڑے تو انہیں کو فوراً پھیلا دیوے۔ جب شہر قلعہ یا دشمن کے لشکر میں داخل ہو کر لڑائی کرنا ہو تو صف آرائی بشکل سوچی (مثلث △) خواہ بشکل وجر (گرز) ہے۔ کہ جیسے دو دھاری تلوار دونوں طرف کاٹ کرتی ہے۔ ویسے لڑائی کرتے جاویں۔ اور داخل بھی ہوتے جاویں۔ علیٰ ہذا القیاس مختلف قسم کی صف آرائی کر کے یعنی فوج کو مختلف طریقوں سے لڑا دیں اگر سامنے سے توپ یا بندوق چھوٹ رہی ہو تو صف آرائی بشکل سانپ کے کر کے پیٹ کے بل چلیں جب توپوں کے پاس پہنچیں مخالفین کو قتل یا گرفتار کر کے توپوں کا منہ دشمن کی طرف پھیر دیویں۔ یا انہیں توپ

स्यन्दनाश्वैः समे युध्येदनूपे नौद्विपैस्तथा।
वृक्षगुल्मावृते चापैरसिचर्मायुधैः स्थले॥ ९॥
प्रहर्षयेद्बलं व्यूह्य तांश्च सम्यक् परीक्षयेत्।
चेष्टाश्चैव विजानीयादरीन्योधयतामपि॥ १०॥

उपरुध्यारिमासीत राष्ट्रं चास्योपपीडयेत्।
दूषयेच्चास्य सततं यवसान्नोदकेन्धनम्॥ ११॥
भिन्द्याच्चैव तडागानि प्राकारपरिखास्तथा।
समवस्कन्दयेच्चैनं रात्रौ वित्रासयेत्तथा॥ १२॥
प्रमाणानि च कुर्वीत तेषां धर्मान्यथोदितान्।
रत्नैश्च पूजयेदेनं प्रधानपुरुषैः सह॥ १३॥
आदानमप्रियकरं दानञ्च प्रियकारकम्।
अभीप्सितानामर्थानां काले युक्तं प्रशस्यते॥ १४॥
मनु० ७। १८४–१९२। १९४–१९६। २०२। २०४॥

منو ۔ ۷ ۔ ۱۸۴ ۔ ۱۹۲ ۔ ۱۹۴ ۔ ۱۹۶ ۔ ۲۰۲ ۔ ۲۰۴

جب لڑائی کو جائے تو سامان بار برداری رسد اسلحہ وغیرہ ساتھ لیں اور سفر کیلئے درست بنا دیں۔

۵۰ - جب راجا دشمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے جاتے تو اپنے راج کی حفاظت کا انتظام کر لیوے اور سفر کا سامان حسب قاعدہ مہیا کرے سب فوج سواری ۔ بار برداری اسلحہ وغیرہ کافی ساتھ لے اور تمام جاسوسوں یعنی چاروں طرف کی خبر لانے والے آدمیوں کو خفیہ مقرر کر کے دشمنوں کی طرف لڑائی کرنے کے واسطے بڑھے ۔ (منو ۷ ۔ ۱۸۴) ٭

تین قسم کے راستوں کو یعنی راہ خشکی (زمین) دوم راہ تری (سمندر یا دریا) سوم راہ ہوائی کو درست رکھے ۔ راہ خشکی میں گاڑی ۔ گھوڑا ۔ ہاتھی ۔ راہ آبی میں کشتی ۔ اور راہ ہوائی میں ہوائی جہاز وغیرہ سواریوں کے ذریعہ سفر کرے اور پیدل گاڑی ۔ ہاتھی ۔ گھوڑے ۔ ہتھیار و اسلحہ و رسد سامان رسد کو حسب مناسب ساتھ لیوے اپنی طاقت کو مکمل کرے اور کوئی خاص مقصد مشہور کر کے دشمن کے شہر کے نزدیک آہستہ آہستہ جائے ۔ (منو ۷ ۔ ۱۸۵) ٭

ظاہرا دوست کی بابت احتیاط کرے

۵۱ - جو دل میں دشمن کے ساتھ ملا ہوا ہو اور ظاہرا اپنے ساتھ

کئے جاچکے۔ اُن کی خوبیوں اور نقصوں پر بطریق مناسب غور کریں (منو ۷-۱۷۸)۔

بعد ازاں نقصوں کے رفع کرنے اور خوبیوں کے قائم رکھنے میں کوشش کی جائے۔ جو راجا زمانۂ مستقبل یعنی آیندہ کئے جانے والے کاموں کی خوبی اور نقصوں کو جان سکتا ہے اور موجودہ وقت میں فوراً تحقیق کو پہنچ جاتا ہے اور کئے ہوئے کاموں کے متعلق جو باقی کرنا ہے سمجھ جاتا ہے۔ وہ دشمنوں سے مغلوب کبھی نہیں ہوتا (منو ۷-۱۷۹)۔

کارپردازان سلطنت اور بالخصوص سبھاپتی راجا سب طرح سے ایسی کوشش کریں کہ کوئی (اُن کے دوست، بے تعلق اور دشمن کو قابو میں لاکر اُن سے کام نہ کرا سکے یعنی اُن کے خلاف کچھ نہ کرا سکے) ایسی غفلت میں کبھی مبتلا نہ ہو۔ یہی تدبیر سلطنت یعنی سیاست ملکی کا خلاصہ ہے (منو ۷-۱۸۰)

कृत्वा विधानं मूले तु यात्रिकं च यथाविधि ।
उपगृह्यास्पदं चैव चारान् सम्यग्विधाय च ॥ १ ॥
संशोध्य त्रिविधं मार्गं षड्विधं च बलं स्वकम् ।
साम्परायिककल्पेन यायादरिपुरं शनैः ॥ २ ॥
शत्रुसेविनि मित्रे च गूढे युक्ततरो भवेत् ।
गतप्रत्यागते चैव स हि कष्टतरो रिपुः ॥ ३ ॥
दण्डव्यूहेन तन्मार्गं यायात्तु शकटेन वा ।
वराहमकराभ्यां वा सूच्या वा गरुडेन वा ॥ ४ ॥
यतश्च भयमाशङ्केत्ततो विस्तारयेद् बलम् ।
पद्मेन चैव व्यूहेन निविशेत सदा स्वयम् ॥ ५ ॥
सेनापतिबलाध्यक्षौ सर्वदिक्षु निवेशयेत् ।
यतश्च भयमाशङ्केत् प्राचीं तां कल्पयेद्दिशम् ॥ ६ ॥
गुल्मांश्च स्थापयेदाप्तान् कृतसंज्ञान् समन्ततः ।
स्थाने युद्धे च कुशलानभीरूनविकारिणः ॥ ७ ॥
संहतान् योधयेदल्पान् कामं विस्तारयेद् बहून् ।
सूच्या वज्रेण चैवैतान् व्यूहेन व्यूह्य योधयेत् ॥ ८ ॥

جب راجا دشمن کو نہایت طاقتور پائے تب فوج کو دو حصہ یا دو قسم[1] کی کرکے اپنی مطلب براری کرے (منو ۷-۱۷۳) ۔

جب آپ سمجھ لیوے کہ اب جلدی مجھ پر دشمن کی چڑھائی ہوگی تو جلدی کسی دھرماتما اور طاقتور راجا کی پناہ لیوے (منو ۷-۱۷۴) ۔

جو رعایا اور اپنی فوج اور دشمن کی طاقت کو ضبط میں رکھے یعنی روکے اُس کی خدمت پوری کوشش سے مثل گرو کے ہمیشہ کیا کرے (منو ۷-۱۷۵) ۔

جس کی پناہ لی ہو اگر اُس کے کاموں میں نقص (دھوکا) دیکھے تو اُس سے بھی اچھی طرح بلا اندیشہ جنگ ہی کرے (منو ۷-۱۷۶) ۔

دھارمک راجہ سے مصالحت رکھنی چاہئے ۔ ہم سے جو دھارمک راجا ہو اُس سے کبھی مخالفت نہ کرے بلکہ اُس سے ہمیشہ میل رکھے اور جو بدکردار اگر طاقتور بھی ہو تو اُس کو مغلوب کرنے کے واسطے مذکورہ بالا تدابیر کو عمل میں لانا چاہئے ۔

सर्वोपायैस्तथा कुर्यान्नीतिज्ञः पृथिवीपतिः ।
यथास्याभ्यधिका न स्युर्मित्रोदासीन शत्रवः ॥ १॥
आयतिं सर्वकार्याणां तदात्वं च विचारयेत् ।
अतीतानां च सर्वेषां गुणदोषौ च तत्वतः ॥ २॥
आयत्यांच गुणदोषज्ञस्तदात्वे क्षिप्रनिश्चयः ।
अतीतेकार्यशेषज्ञः शत्रुभिर्नाभिभूयते ॥ ३॥
यथैनंनाभिसंदध्युर्मित्रोदासीन शत्रवः ।
तथा सर्वं संविदध्यादेष सामासिको नयः ॥
म० ७। १७७-१८० ॥ منو ۷-۱۷۷-۱۸۰

ایسی کارروائی کرنی چاہئے جس سے معاون بے طرف دشمن زبردست نہ ہو جاویں ۔ ہم سب پولیٹکل ریاست عملی کرنے والا عالی ملک راجا ایسی مناسب تجاویز عمل میں لاوے کہ کسی طرح اُس کے معاون بے تعلق اور دشمن زیادہ نہ ہو جائیں (منو ۷-۱۷۷) ۔

تمام کاروبار کی نسبت جو موجودہ وقت میں فرض ہے اور جو آئندہ کرنا چاہئے نیز جو کام

[1] دو قسم سے مراد دو گروہ کرنے سے ہے یعنی فوج کا ایک حصہ دشمن کے مقابلہ میں رہے اور ایک حصہ کو اپنے ساتھ لے کر قلعہ بند ہو جائے یا کسی اور طرف چلا جائے ۔

لانا چاہئے (منو ۷-۱۶۱) +
سندھی - وگرہ - یان - آسن - دویدھی بھاؤ - اور سنشریہ جو دو دو قسم کے ہوتے ہیں اُنکو
راجا قرار واقعی سمجھ لے (منو ۷-۱۶۲) +

دو قسم کی سندھی یعنی میل	سندھی - دشمن سے میل کرے تو اوس سے مخالفت کرے - مگر موجودہ اور آئیندہ وقت میں کرنے کے کام برابر کرتا جائے یہ دو قسم کا میل کہلاتا ہے (منو ۷-۱۶۳) +
دو قسم کا جنگ	وگرہ - مطلب براری کے لئے مناسب یا غیر مناسب وقت میں دشمن کے ساتھ خواہ اپنا یا کسی دوست کا خطا وار ہو لڑنا گویا یہی دو قسم کی بنا پر جنگ کرنی چاہئے (منو ۷-۱۶۴) +
دو قسم کا کوچ	یان - یکایک کوئی معاملہ پیش آ جاوے تو تنہا یا مددگاروں کے ساتھ مل کر دشمن پر چڑھائی کرنا - یہ دو قسم کا کوچ کہلاتا ہے (منو ۷-۱۶۵) +
دو قسم کا قیام	کسی وجہ سے خود درجہ بدرجہ کمزور ہوتا جائے - یا مددگار دوست کے روکنے پر اپنی جگہ بیٹھے رہنا - یہ دو قسم کا آسن کہلاتا ہے (منو ۷-۱۶۶) +
دو قسم کی تقسیم لشکر	مطلب براری کے لئے سپہ سالار اور سپاہ کے دو حصے[1] کر کے فتح حاصل کرنا دو قسم کا دویدھ کہلاتا ہے (منو ۷-۱۶۷) +
دو قسم کی پناہ	کسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کسی طاقتور راجا یا کسی مہاتما کی پناہ لینا جس کے باعث دشمن سے تکلیف نہ پہنچے یہ دو قسم کا پناہ لینا کہلاتا[2] ہے (منو ۷-۱۶۸) +
پھر تدابیر متعلق سلاطین خارجہ کس کس موقعہ پر عمل میں لانی چاہئیں	کہ جب یہ معلوم ہو جاوے کہ فوراً لڑائی کرنے سے کسیقدر تخفیف پہنچے گی - اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہوگی تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کرے (منو ۷-۱۶۹) +

جب اپنی تمام رعایا یا فوج کو بہت خوش - ترقی پذیر - سعادتمند جانے اور ویسا ہی اپنے کو بھی سمجھے - تب دشمن سے جنگ یعنی وگرہ کر لیوے (منو ۷-۱۷۰) +

جب اپنی طاقت یعنی فوج کو خوش اور مضبوط دیکھے اور دشمن کی طاقت برخلاف اس کے کمزور ہو جائے - تب دشمن کی طرف جنگ کرنے کے واسطے کوچ کرے (منو ۷-۱۷۱) +

جب فوج میں طاقت یا باربرداری کی کمی ہو تو دشمنوں کو بتحمل تمام کوشش کر کے ٹھنڈا کرے - اور اپنی جگہ پر مقیم رہے (منو ۷-۱۷۲) +

[1] یعنی دشمن کے مخالفوں سے میل کرے یا دشمن سے عارضی طور پر مصلحتاً میل کرے +

[2] یعنی ایک حصہ فوج کا اپنے تحت میں رہے - اور دوسرا سپہ سالار کے تحت میں رکھا جاوے +

[3] راجا و مہاتما کی دو مختلف حیثیتوں کے اعتبار پر پناہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں -

यदावगच्छेदायत्यामाधिक्यं ध्रुवमात्मनः।
तदात्वे चाल्पिकां पीडां तदा सन्धिं समाश्रयेत्॥९॥
यदा प्रहृष्टा मन्येत सर्वास्तु प्रकृतीर्भृशम्।
अत्युच्छ्रितं तथात्मानं तदा कुर्वीत विग्रहम्॥१०॥
यदा मन्येत भावेन हृष्टं पुष्टं बलं स्वकम्।
परस्य विपरीतं च तदा यायाद्रिपुं प्रति॥११॥
यदा तु स्यात्परिक्षीणो वाहनेन बलेन च।
तदासीत प्रयत्नेन शनकैः सान्त्वयन्नरीन्॥१२॥
मन्येतारिं यदा राजा सर्वथा बलवत्तरम्।
तदा द्विधा बलं कृत्वा साधयेत्कार्यमात्मनः॥१३॥
यदा परबलानां तु गमनीयतमो भवेत्।
तदा तु संश्रयेत् क्षिप्रं धार्मिकं बलिनं नृपम्॥१४॥
निग्रहं प्रकृतीनां च कुर्याद्योऽरिबलस्य च।
उपसेवेत तं नित्यं सर्वयत्नैर्गुरुं यथा॥१५॥
यदि तत्रापि संपश्येद्दोषं संश्रयकारितम्।
सुयुद्धमेव तत्रापि निर्विशङ्कः समाचरेत्॥१६॥
मनु० ७। १६९-१७६। منو ۷۔ ۱۶۹-۱۷۶

چھٹا امیر نیتی یعنی بیرونی سلطنتوں کے تعلقات میں بھی چاہئیں سو منظور کرتے ہیں۔

۹ سے ۱۴۔ راجہ اور اس کے اہلکاران کو یہ بات ہمیشہ مدنظر رکھنی واجب ہے (۱) آسن یعنی ٹھیرے رہنا (۲) یان یعنی دشمنوں کے لڑنے کے واسطے نکلنا (۳) سندھی یعنی ان سے میل کر لینا (۴) وگرہ یعنی بدکردار دشمن سے لڑائی کرنا (۵) دویدھا یعنی لشکر کے دو حصے کرکے اپنی فتح حاصل کرنا (۶) سنشریہ یعنی کمزوری کے وقت کسی طاقتور راجہ کی پناہ لے لینا۔ ان چھ قسم کے عمل کو معاملات پر غور کرکے عمل میں

بعد ازاں اُس کے ساتھ گھومنے کو چلا جاوے کسی پہاڑ کی چوٹی - خواہ تخلیہ کے مکان یا جنگل میں یا ایسی اکیلی جگہ پر جہاں ایک چڑیا بھی نہ ہو - بیٹھے اور دل کی کدورت کو چھوڑ کر وزیر کے ساتھ وچار (مشورہ) کرے (منو ۷ - ۱۴۷) ✦

جس راجا کے اندرونی وچاروں کو دوسرے لوگ نہیں پہنچ سکتے یعنی جس کے وچار مخفی گہرے پاکیزہ اور رفاہ عام کے متعلق ہوں - وہ راجا باوجود دولت مند نہ ہونے کے کل کرہ زمین کی حکومت کرنے کے قابل ہوتا ہے اس لئے محض اپنی عقل سے ایک کام بھی نہ کرے جب تک اراکین سبھا کا اتفاق نہ ہو (منو ۷-۱۴۸) ✦

आसनं चैव यानं च संधिं विग्रहमेव च ।
कार्यं वीक्ष्य प्रयुञ्जीत द्वैधं संश्रयमेव च ॥ १ ॥
संधिं तु द्विविधं विद्याद्राजा विग्रहमेव च ।
उभे यानासने चैव द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥२॥
समानयानकर्मा च विपरीतस्तथैव च ।
तथा त्वायतिसंयुक्तः संधिर्ज्ञेयो द्विलक्षणः ॥३॥
स्वयंकृतश्च कार्यार्थमकाले काल एव वा ।
मित्रस्य चैवापकृते द्विविधो विग्रहः स्मृतः ॥ ४ ॥
एकाकिनश्चात्ययिके कार्ये प्राप्ते यदृच्छया ।
संहतस्य च मित्रेण द्विविधं यानमुच्यते ॥५॥
क्षीणस्य चैव क्रमशो दैवात्पूर्वकृतेन वा ।
मित्रस्य चानुरोधेन द्विविधं स्मृतमासनम् ॥६॥
बलस्य स्वामिनश्चैव स्थितिः कार्यार्थसिद्धये ।
द्विविधं कीर्त्यते द्वैधं षाड्गुण्यगुणवेदिभिः ॥७॥
अर्थसंपादनार्थं च पीड्यमानः स शत्रुभिः ।
साधुषु व्यपदेशार्थं द्विविधः संश्रयः स्मृतः ॥ ८ ॥

ہو رہے - وہ بدکرداروں پر تیز اور بھلے آدمیوں پر ملائم ہونے کی وجہ سے نہایت عزت کے قابل ہوتا ہے (منو ۷-۱۴۰)

اس طرح تمام راج کا انتظام کرکے ہمیشہ اُس میں مصروف رہے - اور غفلت کو چھوڑ کر اپنی رعایا کی ہمیشہ پرورش کرتا رہے (منو ۷-۱۴۲)

جس راجہ کے راج میں راجہ اور راج کے ملازمان کے دیکھتے دیکھتے ڈاکو لوگ روتی پیٹتی رعایا کے مال و جان کو نقصان پہنچاتے رہیں - سمجھو کہ وہ راجہ مع ملازمان و وزرا کے مُردہ ہے زندہ نہیں - اور سخت رنج میں مبتلا ہونے والا ہے (منو ۷-۱۴۳)

اس لئے راجاؤں کا اعلیٰ فرض رعایا پروری ہی ہے - اور جیسا کہ منو سمرتی کے باب ہفتم میں خراج لکھا ہے - نیز جیسا کہ سبھا مقرر کردیوے - راجہ اس پر قناعت کرنے سے دھرم سے بہرہ مند ہوکر آسودگی پاتا ہے - اس کے خلاف رنج حاصل کرتا ہے

उत्थाय पश्चिमे यामे कृतशौचः समाहितः।
हुताग्निर्ब्राह्मणांश्चार्च्य प्रविशेत् स शुभां सभाम्॥१॥
तत्र स्थिताः प्रजाः सर्वाः प्रतिनन्द्य विसर्जयेत्।
विसृज्य च प्रजाः सर्वा मन्त्रयेत्सह मन्त्रिभिः॥२॥
गिरिपृष्ठं समारुह्य प्रासादं वा रहोगतः।
अरण्ये निःशलाके वा मन्त्रयेद्विभावितः॥३॥

यस्य मन्त्रं न जानन्ति समागम्य पृथग्जनाः।
स कृत्स्नां पृथिवीं भुङ्क्ते कोशहीनोऽपि पार्थिवः॥४॥
मनु० ७। १४५-१४८॥ منو ۷-۱۴۵ تا ۱۴۸

جب پچھلی رات اٹھ کر بعد رفع حاجت وغیرہ دربار میں جا بیٹھے - وزیر خلوت تخلیہ میں مشورہ کرے

۱۴۵ - جب پچھلا پہر رات کا رہ جاوے - تب اُٹھ کر نہا کے دھووے - اور قائم مزاجی سے پرمیشور کا دھیان اگنی ہوتر کرے دھرماتما اور عالموں کی تعظیم بجا لاوے - اور ناشتہ کرکے سبھا کے اندر داخل ہو (منو ۷-۱۴۵)

وہاں کھڑا رہ کر اول رعایا کے لوگوں سے جو موجود ہوں باعزت پیش آوے پھر ان کو رخصت کرکے وزیر اعظم کے ساتھ معاملات سلطنت پر غور کرے (منو ۷-۱۴۶)

यथाफलेनयुज्येत राजाकर्ता च कर्मणाम् ।
तथावेक्ष्यनृपोराष्ट्रे कल्पयेत्सततंकरान् ॥ १ ॥
यथाल्पाऽल्पमदन्त्याऽऽद्यंवार्य्योकोवत्सषट्पदाः ।
तथाऽल्पाऽल्पोग्रहीतव्यो राष्ट्राद्राज्ञाऽब्दिकःकरः ॥ २ ॥
नोच्छिन्द्यादात्मनोमूलं परेषां चातितृष्णया ।
उच्छिन्दन्ह्यात्मनोमूलमात्मानंतांश्चपीडयेत् ॥ ३ ॥
तीक्ष्णश्चैवमृदुश्चस्यात्कार्यंवीक्ष्य महीपतिः ।
तीक्ष्णश्चैवमृदुश्चैव राजाभवति सम्मतः ॥ ४ ॥
एवं सर्वं विधायेदमितिकर्त्तव्यमात्मनः ।
युक्तश्चैवाप्रमत्तश्च परिरक्षेदिमाःप्रजाः ॥ ५ ॥
विक्रोशन्त्यो यस्यराष्ट्राद्ध्रियन्तेदस्युभिः प्रजाः ।
सम्पश्यतःसभृत्यस्य मृतः स न तु जीवति ॥६॥
क्षत्रियस्य परो धर्मः प्रजानामेवपालनम् ।
निर्दिष्टफलभोक्ताहि राजा धर्मेण युज्यते ॥ ७॥
मनु० ७।१२८।१२९।१३९।१४०।१४२-१४४ ॥

منو ۷ ۔ ۱۲۸ ۔ ۱۲۹ ۔ ۱۳۹ ۔ ۱۴۰ ۔ ۱۴۲ تا ۱۴۴

رعایا سے محصول کس قدر وصول کرنا چاہئے۔

۴۴ ۔ جس طرح راجا اور کاروبار سرکاری ملازم یا رعایا کے لوگ آسائش حاصل کر سکیں۔ اس طرح راجا اور راج سبھا غور کر کے محاصل مقرر کرے (منو ۷ ۔ ۱۲۸)۔

جیسے جونک، بچھڑا اور بھنورا کھانے کی اشیا کو تھوڑا تھوڑا لگ لیتے ہیں۔ ویسے راجا تھوڑا سالانہ خراج رعایا سے لیوے (منو ۷ ۔ ۱۲۹)۔

سخت حرص و طمع کے باعث اپنے اور دوسروں کی آسودگی کی بیخ کنی یعنی بربادی ہرگز نہ کرے۔ کیونکہ جو شخص کاروبار و خوشحالی کی جڑ کاٹتا ہے وہ اپنے آپ بھی تکلیف اٹھاتا ہے اور دوسروں کو بھی ایذا پہنچاتا ہے (منو ۷ ۔ ۱۳۹)۔

راجا کا نرم اور تند ہونا

۴۵ ۔ جو راجا بصورت معاملات کو دیکھ کر حسب موقع تند و نرم

سب قسم کے تجربات حاصل کئے ہوں بیٹھ کر غور کیا کریں اور جن قواعد سے راجا اور رعایا کی بہتری ہو۔ ویسے قواعد کسی قسم کے علوم پر شائع کریں (منو ۷۔۱۲۱) +

جو ہمیشہ دورہ کرنے والا افسر انجمن ہو۔ اُس کے ماتحت تمام جاسوس یعنی ایسے مخبر[1] رکھے۔ جو سرکاری ملازم اور مختلف اقوام کے ہوں۔ اُن کے ذریعہ تمام ملازمین سرکاری اور رعایا کے جملہ عیب و ثواب خفیہ طور پر معلوم کرے۔ جو قصوروار ہوں۔ اُن کو سزا اور جن میں خوبی ہو اُن کو اعزاز ہمیشہ دیوے (منو ۷۔۱۲۲) +

چور ڈاکوؤں سے پرجا بچانے کا ایک طریق یہ کہ اُن کو ملازم کر کے معتبر عہدہ داروں کے ماتحت رکھے

۱۲۳۔ راجا جن اشخاص کو رعایا کی حفاظت کا کوئی عہدہ دیوے وہ دھارمک تجربہ کار آزمائش میں آئے ہوئے صاحب علم اور خاندانی ہوں۔ اُن کے ماتحت عموماً شریر اور دوسروں کا مال مارنے والے چور ڈاکوؤں کو بھی ملازم رکھے۔ اور اُن کو سلطنت کا ملازم اس لئے کرے۔ کہ بد اعمالی چھوڑیں اور اُن کو انہیں عالم محافظوں کے عین تحت میں رکھ کر اُن سے رعایا کی بہبودی بھی کیا جاوے (منو ۷۔۱۲۳) +

رشوت خوروں کی سزا ضبطی جائداد و جلا وطنی۔ لیکن ملازمان کا گذارہ معقول مقرر ہونا چاہیئے

۱۲۴۔ جو سرکاری آدمی از راہ بے انصافی مدعی مدعا علیہ سے پوشیدہ طور پر روپیہ لیکر طرفداری اور خلاف انصاف کارروائی کرے اُس کی تمام جائداد ضبط کر کے مناسب سزا دے۔ اور اُس کو ایسے ملک میں رکھے کہ جہاں سے پھر واپس نہ آسکے۔ کیونکہ اگر اُس کو سزا نہ دی جاوے تو اُس کو دیکھ کر دیگر ملازمان سرکاری بھی ویسی ہی بد اعمالیاں کریں گے۔ بخلاف اس کے سزا دی جاوے تو ڈرتے رہیں گے۔ لیکن جتنی تنخواہ سے اُن ملازمان سرکاری کا گذارہ معقول ہو۔ اور وہ اچھی طرح دولتمند بھی ہوں۔ اتنا روپیہ یا اراضی راج کی طرف سے ماہوار یا سالیانہ خواہ پیداوار کی ملنا چاہیئے۔ جو ضعیف العمر ہوں اُن کو بھی نصف ملا کرے لیکن اس بات کو مدنظر رکھے۔ کہ جب تک وہ زندہ رہیں۔ تب تک یہ گذارہ قائم رہے بعد اُس کے نہیں۔ مگر اُن کی اولاد کی خاطر تواضع کرے یا حسب لیاقت ملازمت بھی ضرور دیوے۔ اگر کسی کے بال بچے صغیر رہ جاویں۔ تو اُن بچوں کے واسطے جب تک وہ لائق کار نہ ہوں۔ نیز اُن کی عورات زندہ ہوں۔ تو اُن سب کے گذارہ کے واسطے راج کی طرف سے حسب ضرورت روپیہ ملا کرے۔ لیکن اگر اُن کی عورات یا لڑکے بد اعمال ہو جاویں تو کچھ بھی نہ ملے۔ اس قسم کا ضابطہ راجا کو برابر رکھنا چاہیئے (منو ۷۔۱۲۴) +

[1] مخبروں کے ذریعہ سے کھوج لگانے کی ضرورت بھی ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی تحقیقات ہی نہ ہو اور صرف مخبروں کے کہنے پر ہی منحصر رکھا جائے۔ مترجم +

اس لئے راجا اور راج سبھا کاروبارِ سلطنت کی کامیابی کے لئے ایسی تدابیر کریں کہ جن سے سلطنت کے کام عمدہ طور پر انجام پذیر ہوں۔ جو راجہ سلطنت کی غور پرداخت میں ہر طرح سے مصروف رہتا ہے۔ اُس کی آسودگی ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے (منو ۷-۱۱۳)۔

انتظام ضلع بندی کس طرح کرنا چاہئے

۳۷ - ایسے دو، تین، پانچ اور سو گاؤں کے درمیان ایک صدر مقام بنائے اور وہاں پر بطریق مناسب ملازم یعنی کاروبار وغیرہ سرکاری آدمیوں کی تعیناتی کرکے راج کے تمام کاروبار کو سرانجام دیوے (منو ۷-۱۱۴)۔

ہر ایک گاؤں میں ایک مقدم رکھے۔ ایسے دس گاؤں کے اوپر دوسرا عہدہ دار، انہیں بیس گاؤں کے اوپر تیسرا، انہیں سو گاؤں پر چوتھا۔ اور انہیں ہزار گاؤں پر پانچواں عہدہ دار تعینات کرے۔ چنانچہ آج کل ہر ایک گاؤں میں ایک پٹواری، انہیں دس گاؤں میں ایک تھانہ اور دو تھانوں پر ایک بڑا تھانہ۔ اور اُن پانچ تھانوں پر ایک تحصیل۔ اور دس تحصیلوں پر ایک ضلع مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ وہی ہمارے منو وغیرہ دھرم شاستر سے انتظامِ ملکی کا طریقہ لیا گیا ہے (منو ۷-۱۱۵)۔

رعایا اور ملک کے حالات کی اطلاع بہم پہنچانے کا انتظام

۳۸ - اسی طرح انتظام کرکے حکم دیوے کہ وہ ایک ایک گاؤں کا مقدم گاؤں میں روزمرہ جو جو نقص پیدا ہوں۔ اُن کی اطلاع دس گاؤں کے مقدم کو خفیہ کر دیا کرے۔ اور وہ دس گاؤں کا عہدہ دار اُسی طرح بیس گاؤں کے افسر کو دس گاؤں کے حالات روزمرہ جتایا کرے۔ اور بیس گاؤں کا عہدہ دار اُن بیس گاؤں کے حالات کی اطلاع سو گاؤں کے عہدہ دار کو دیوے۔ ویسے ہی سو گاؤں کے عہدہ دار اپنے سو گاؤں کے حالات ہزار گاؤں کے افسر کو روزمرہ جتایا کریں۔ بیس بیس گاؤں کے پانچ پانچ افسر سو سو گاؤں کے افسر اعلیٰ کنندہ کو اور وہ ہزار ہزار کے دس افسر دس ہزار کے افسر کو۔ اور وہ لاکھ گاؤں کے راج سبھا کو روزمرہ کے حالات جتلایا کریں۔ اور وہ سب راج سبھائیں اعلیٰ راج سبھا یعنی کل دنیا کی انجمن انتظامیہ میں تمام کرۂ زمین کے حالات جتلایا کریں (منو ۷-۱۱۶، ۱۱۷)۔

افسران دورہ کنندہ

۳۹ - اور ہر ایک دس دس ہزار گاؤں پر دو سبھاپتی ایسے مقرر کرے کہ جن میں سے ایک افسر راج سبھا میں کام کرتا رہے۔ اور دوسرا افسر ہمیشہ کاہلی چھوڑ کر عدالت و افسران وغیرہ تمام سرکاری ملازمان کے کاموں کو دورہ کرکے ملاحظہ کرے (منو ۱۲-۱۰)۔

بڑے بڑے شہروں میں عالم اور تجربہ کار آدمیوں کی سبھا قائم کرنا

۴۰ - بڑے بڑے شہروں میں معاملات پر غور کرنے والی سبھا کا ایک مکان ایسا خوبصورت بلند اور وسیع بنائے۔ جیسا ستاروں میں چاند نظر آتا ہے۔ اس میں بڑے بڑے عالم بزرگ جنہوں نے علم کے ذریعہ

کرے۔ دنڈ یعنی شریر النفسوں کی سرکوبی سے غیر میسر کے حاصل کرنے کی خواہش رکھے۔ ہمیشہ کے معائنہ سے حاصل ہوئی چیزوں کی حفاظت کرے۔ زیر حفاظت کی ترقی عمل میں لاوے یعنی بذریعہ سود وغیرہ کے بڑھاوے۔ اور بڑھی ہوئی دولت کو مذکورہ بالا طریق پر خرچ کرے (منو ۷۔ ۱۰۲) +

خود فریب نہیں کرنا چاہیئے مگر دشمنوں کے فریب سے بچنا چاہیئے

۱۰۴ — ہرگز کسی کے ساتھ فریب کا برتاؤ نہ کرے۔ بلکہ سب کے ساتھ دل بغض سے پاک برتاؤ رکھے۔ اور ہمیشہ اپنی حفاظت کرتا ہوا دشمن کے فریبوں کو دریافت کرکے رفع کرتا رہے (منو ۷۔ ۱۰۴) +

اپنے نقص دشمنوں پر ظاہر نہ ہوں ان کے نقص پر آگاہی کا طالب ہو۔ دشمن کے مغلوب کرنے میں ہر وقت گھات میں رہنا چاہیئے

۱۰۵ — کوئی دشمن اس کے رخنہ یعنی کمزوری کو نہ جان سکے اور خود دشمن کے رخنوں کو معلوم کرتا رہے۔ جس طور پر کچھوا اپنے اعضاء کو چھپائے رکھتا ہے۔ اسی طرح دشمن کے قبضہ میں آجانے والے رخنہ کو پوشیدہ رکھے (منو ۷۔ ۱۰۵) +

جیسے بگلا تصور باندھے ہوئے مچھلی کے پکڑنے کو تاکتا رہتا ہے۔ ویسے ضروریات کی فراہمی کے لئے غور کیا کرے۔ دولت وغیرہ چیزوں کو اور طاقت کو بڑھا کر دشمن کو فتح کرنے کے لئے شیر کے مانند طاقت کو کام میں لاوے۔ اور چیتے کے مانند چھپ کر دشمن کو پکڑے۔ نزدیک آئے ہوئے طاقتور دشمن سے خرگوش کے مانند دور بھاگ جاوے۔ اور بعد ازاں ان کو حکمت سے پکڑے (منو ۷۔ ۱۰۶) +

اس طرح فتح کرنے والے سبھاپتی کے راج میں جو قزاق یعنی ڈاکو اور لٹیرے ہوں اُن کو دلاسے سے کسی حیلے سے یا توڑ پھوڑ کرکے قابو میں کرے۔ اور اگر اس طرح قابو میں نہ آویں تو نہایت سخت سزا سے اُن پر قابو حاصل کرے (منو ۷۔ ۱۰۷) +

جیسے دھان[1] کو صاف کرنے والا چھلکوں کو الگ کرکے چاول کی حفاظت کرتا ہے یعنی ٹوٹنے نہیں دیتا۔ ویسے راجا ڈاکو اور چوروں کو مارے۔ اور راج کی حفاظت کرے (منو ۷۔ ۱۱۰) +

سست اور بے فکر راجا مع خاندان کے جلد تباہ ہو جاتا ہے

۱۱۱ — جو راجا نیک و بد میں تمیز نہ کرکے یا سوچ وچار سے لاپرواہ ہو کر اپنے راج کو کمزور کرتا ہے۔ وہ ابتداء میں ہی راج سے محروم ہو کر مع اپنے رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتا ہے (منو ۷۔ ۱۱۱) +

جیسے بدن کی کمزوری سے جانداروں کی جان جاتی رہتی ہے۔ ویسے ہی رعایا کو کمزور کرنے سے راجاؤں کی جان یعنی طاقت وغیرہ مع رشتہ داروں کے نیست و نابود ہو جاتی ہے (منو ۷۔ ۱۱۲) +

[1] دھان غلہ برنج کی قسم سالی کا نام ہے۔ جبکہ چھلکا اس پر موجود ہوتا ہے۔ مترجم +

ग्रामस्याधिपतिं कुर्याद्दशग्रामपतिं तथा ।
विंशतीशं शतेशं च सहस्रपतिमेव च ॥ ११ ॥
ग्रामे दोषान्समुत्पन्नान् ग्रामिकः शनकैः स्वयम् ।
शंसेद्ग्रामदशेशाय दशेशो विंशतीशिनम् ॥ १३ ॥
विंशतीशस्तु तत्सर्वं शतेशाय निवेदयेत् ।
शंसेद्ग्रामशतेशस्तु सहस्रपतये स्वयम् ॥ १४ ॥
तेषां ग्राम्याणि कार्याणि पृथक्कार्याणि चैव हि ।
राज्ञोऽन्यः सचिवः स्निग्धस्तानि पश्येदतन्द्रितः ॥ १५ ॥

नगरे नगरे चैकं कुर्यात्सर्वार्थचिन्तकम् ।
उच्चैःस्थानं घोररूपं नक्षत्राणामिव ग्रहम् ॥ १६ ॥
स ताननुपरिक्रामेत्सर्वानेव सदा स्वयम् ।
तेषां वृत्तं परिणयेत्सम्यग्राष्ट्रेषु तच्चरैः ॥ १७ ॥
राज्ञो हि रक्षाधिकृताः परस्वादायिनः शठाः ।
भृत्या भवन्ति प्रायेण तेभ्यो रक्षेदिमाः प्रजाः ॥ १८ ॥
ये कार्यिकेभ्योऽर्थमेव गृह्णीयुः पापचेतसः ।
तेषां सर्वस्वमादाय राजा कुर्यात्प्रवासनम् ॥ १९ ॥
मनु० ७।११२। १०१। १०४-१०७। ११०-११७। १२०-१२४।

مال و دولت کی حفاظت و ترقی کس طرح کرنی چاہیے۔ اور اس کو کس طرح صرف کرنا چاہیے

۳۴ — راجا دولت بیشمار؟ غیر حاصل کرنے کی خواہش رکھیں (۲) حاصل شدہ کی حفاظت تن دہی سے کریں (۳) سرمایہ کو بڑھاویں (۴) اور بڑھے ہوئے سرمایہ کو ویدوں کی تعلیم و درس و تدریس کی اشاعت۔ طالب علم اور ویدک اپدیشک۔ ویدوں اور محتاج یتیموں کی پرورش میں صرف کریں (ستیارتھ ۔ ۹۹) +
ان چاروں قسم کی تدبیر کے مدعا کو سمجھ کر سستی چھوڑ کر ان پر ہمیشہ بطریق مناسب عمل

رکھتا ہے، وہ اس ضابطہ کی خلاف ورزی کبھی نہ کرے (منو ۷-۹۹، ۱۰۰) ۔

अलब्धं चैव लिप्सेत लब्धं रक्षेत्प्रयत्नतः ।
रक्षितं वर्धयेच्चैव वृद्धं पात्रेषु निःक्षिपेत् ॥ १ ॥
अलब्धमिच्छेद्दण्डेन लब्धं रक्षेदवेक्षया ।
रक्षितं वर्धयेद् वृद्ध्या वृद्धं दानेन निःक्षिपेत् ॥ २ ॥
अमाययैव वर्तेत न कथंचन मायया ।
बुध्येतारिप्रयुक्तां च मायां नित्यं स्वसंवृतः ॥ ३ ॥
नास्य छिद्रं परो विद्याच्छिद्रं विद्यात्परस्य तु ।
गूहेत्कूर्म इवाङ्गानि रक्षेद्विवरमात्मनः ॥ ४ ॥
बकवच्चिन्तयेदर्थान् सिंहवच्च पराक्रमेत् ।
वृकवच्चावलुम्पेत शशवच्च विनिष्पतेत ॥ ५ ॥
एवं विजयमानस्य येऽस्य स्युः परिपन्थिनः ।
तानानयेद्वशं सर्वान् सामादिभिरुपक्रमैः ॥ ६ ॥
यथोद्धरति निर्दाता कक्षं धान्यं च रक्षति ।
तथा रक्षेन्नृपो राष्ट्रं हन्याच्च परिपन्थिनः ॥ ७ ॥
मोहाद्राजा स्वराष्ट्रं यः कर्षयत्यनवेक्षया ।
सोऽचिराद्भ्रश्यते राज्याज्जीविताच्च सबान्धवः ॥ ८ ॥
शरीरकर्षणात्प्राणाः क्षीयन्ते प्राणिनां यथा ।
तथा राज्ञामपि प्राणाः क्षीयन्ते राष्ट्रकर्षणात् ॥ ९ ॥
राष्ट्रस्य संग्रहे नित्यं विधानमिदमाचरेत् ।
सुसंगृहीतराष्ट्रो हि पार्थिवः सुखमेधते ॥ १० ॥
द्वयोस्त्रयाणां पञ्चानां मध्ये गुल्ममधिष्ठितम् ।
तथा ग्रामशतानां च कुर्याद्राष्ट्रस्य संग्रहम् ॥ ११ ॥

فراری مروجہان میں نکہ پاتا ہے

۱۳۔ مفرور یعنی ڈر کر بھاگا ہوا ملازم جو دشمنوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے اُسکو اپنے آقا کے گناہ لگ جاتے ہیں۔ اور وہ سزا یاب ہے نیز اُس کی وہ عزت جس سے اُس کو لوک پرلوک میں سکھ ہونے والا تھا۔ اُس کا آقا لے لیتا ہے۔ یعنے مفرور مارا جاوے۔ تو اُس کو کچھ بھی سکھ نہیں ہوتا۔ بلکہ اُس کے نیک اعمال کا ثمرہ سب نابود ہو جاتا ہے۔ اُس شہرت کو وہ پاتا ہے جس نے دھرم کو مدنظر رکھ کر قرار واقعی جنگ کی ہو (منو ادہیاے ۷ شلوک ۹۵) +

لڑائی میں جو سپاہی جو چیز فتح کرے وہ وہی لیوے سولھواں حصہ راجہ کو

۱۴۔ اس آئین کو کبھی نہ توڑے۔ کہ لڑائی میں جس جس ملازم یا افسر نے جو گاڑی۔ گھوڑا۔ ہاتھی چھتر۔ دولت۔ غلہ[1]۔ گائے وغیرہ جانور۔ نیز عورات[2] اور دیگر سب قسم کا مال و متاع اور گھی و تیل وغیرہ کے کُپّے فتح کئے ہوں۔ وہی اُس کو لیوے۔ لیکن فوج کے آدمی فتح کی ہوئی چیزوں میں سے سولھواں حصہ راجا کو دیویں۔ اور راجا بھی اُس دولت میں سے جو سب نے مل کر فتح کی ہو سولھواں حصہ فوج کے سپاہیوں کو دیوے۔ اور اگر کوئی لڑائی میں مر گیا ہو۔ تو اُس کا حصہ اُس کی عورت اور اولاد کو دیوے۔ اور اُس کی عورت اور نابالغ لڑکوں کی پرورش قرار واقعی کرے۔ جب اُس کے لڑکے بالغ ہو جاویں۔ تو اُنکو حسب لیاقت ملازمت دیوے جو شخص اپنے راج کی ترقی۔ نیک نامی۔ فتح اور ترقی راحت کی خواہش

---

[1] فارسی میں اس کو چتر بولتے ہیں۔ اور یہ راجاؤں کے شان و شوکت کے نشانات میں سے ایک ہے +

[2] فاضل مصنف نے اس شلوک سے اوپر کی تشریح میں جتا دیا ہے کہ عاجزوں اور بچے بوڑھے وغیرہ شخصوں پر ہاتھ نہ اٹھایا جاوے۔ بلکہ اُن کو گرفتار کر لیا جاوے۔ نیز تحریر فرما چکے ہیں کہ گرفتار شدہ لوگوں کے لڑکے بالوں کو مثل اپنی اولاد کے پرورش کریں۔ اور عورتوں کو اپنی ماں بہن کے برابر سمجھیں وغیرہ وغیرہ۔ پس نظر بریں حالات فتح کی ہوئی چیزوں کے ہمراہ گرفتار شدہ عورتوں کا فتح کنندہ ملازم یا افسر کے ہاتھ آنا اس امر کو دال نہیں ہو سکتا کہ وہ ان گرفتار شدہ عورتوں کی بے حرمتی کرنے کے مجاز ہوں گے۔ تو ویک دھرم کی کتاب میں ایسا لکھا ہے۔ البتہ اُن کی رہائی کے لئے فاتح لوگ شکار مخالف سے ایک معقول اور مفید معاوضہ لینے کے مجاز ہو سکتے ہیں۔ یا فاتحین کی مستورات اپنے گھر کے بعض کاموں پر بطور مددگار کے اُنہیں اس وقت تک تعینات کر سکتی ہیں۔ جب تک کہ ملک مفتوحہ میں امن و امان قائم نہ ہو جائے۔ جیسا کہ اس شلوک سے پیشتر کی تشریح میں کہا جا چکا ہے کہ مفتوحین کو نہ ستائیں۔ اور نہ تکلیف دیں۔ بلکہ جو ان کے لائق کام ہو۔ اُن سے لیویں۔ اور امن و امان قائم ہونے پر جن سے اندیشہ فساد نہ ہو۔ اُن کو واپس کر دیا جائے +

[3] چیزوں کے شمار میں مستورات نہیں آ سکتیں۔ اسلئے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ عورات کو بھی تقسیم کیا جائے۔ اگر مصنف کا منشا عورات کی تقسیم کا بھی ہوتا۔ تو الفاظ "فتح کی ہوئی چیزوں" استعمال کرتا۔ اور اس مفہوم کی وجہ سے کوئی شک نہیں۔ وہ تو تفصیل بھی دیتا +

کریں۔ اور نیز اُن کی بھی جن کی تعلیم کی بدولت لوگ عالم بنیں (منو ۷۔ ۸۲) +
اس قسم کے عمل سے ملک میں علم کی ترقی ہو کر نہایت درجہ کی بہتری ہوتی ہے۔

جب دشمن سے مقابلہ کی ضرورت ہو تو جنگ سے کنارہ کشی نہیں کرنی چاہئے۔

۲۵۔ جب رعایا پرور راجا کو کوئی اپنے سے چھوٹا خواہ برابر خواہ بڑا جنگ کے لئے طلب کرے۔ تو کشتریوں کے دھرم کو یاد کر کے میدان جنگ میں جانے سے ہرگز پہلوتہی نہ کرے۔ بلکہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ اُن سے اس طرح جنگ کرے۔ جس سے اپنی فتح ہو (منو ۷۔ ۸۷) +

جو راجا لوگ میدان جنگ میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی خواہش میں بے خوف پیٹھ نہ دکھا کر اپنی تمام طاقت سے جنگ کرتے ہیں۔ وہ راحت کو پاتے ہیں۔ اس سے کبھی ہٹنا نہیں چاہئے۔ ہاں کبھی کبھی دشمنوں کو مغلوب کرنے کی غرض سے اُن کے سامنے سے چھپ جانا روا ہے۔ کیونکہ جس ڈھنگ سے دشمن کو مغلوب کر سکیں ویسے ہی کام کرنے چاہئیں جیسا شیر غصہ میں ہو کر سامنے آتا ہے اور ہتھیاروں کی آگ سے فوراً مارا جاتا ہے۔ ویسے بیوقوفی کر کے نیست و نابود نہ ہو جائیں (منو ۷۔ ۸۹) +

لڑائی میں تماشہ بین غیر مسلح زخمی وغیرہ کو نہیں مارنا چاہئے بلکہ ان کو گرفتار کر کے حسب مناسب کرنا چاہئے

۲۶۔ نیک لوگوں کے دھرم کو خیال میں رکھ کر جنگی بہادر لڑائی کے وقت کبھی نہ تو اِدھر اُدھر کھڑے ہوئے لوگوں کو۔ نہ بزدل (نامرد) آدمی کو۔ نہ ہاتھ جوڑے ہوئے کو۔ نہ اُس کو جس کے سر کے بال کھل گئے ہوں۔ نہ بیٹھے ہوئے کو۔ نہ ایسے کو جو کہے کہ میں تیری پناہ آیا ہوں۔ نہ سوتے ہوئے کو۔ نہ غشی میں آئے ہوئے کو۔ نہ ننگے کو۔ نہ غیر مسلح کو۔ نہ تماشائی جنگ کو۔ نہ دشمن کے ہمراہیوں کو (عورات و بال بچوں وغیرہ کو) نہ اُس کو جو ہتھیار کے صدمہ سے تکلیف میں ہو۔ نہ غم زدہ کو۔ نہ سخت زخمی کو۔ نہ ڈرے ہوئے کو۔ اور نہ بھاگے ہوئے شخص کو ماریں۔ بلکہ اُن کو گرفتار کر کے جو صحیح سلامت ہوں۔ اُن کو قید خانہ میں رکھیں۔ اور حسب ضرورت اُن کو خوراک۔ پوشاک دیویں۔ جو زخمی ہوں۔ اُن کا علاج معالجہ وغیرہ کریں اور اُن کو نہ چڑائیں۔ اور نہ تکلیف دیویں۔ بلکہ جو اُن کے لائق کام ہو اُن سے لیویں۔ زیادہ اس بات پر دھیان رکھیں کہ عورت۔ بچے۔ بوڑھا۔ ضعیف زدہ۔ اور مغلوبین آدمیوں پر ہرگز ہتھیار نہ چلاویں۔ اُن کے لڑکے بالوں کی پرورش مثل اپنی اولاد کے کریں۔ اور عورتوں کی بھی پرورش کریں۔ اور اُن کو اپنی بہو بیٹی کے برابر سمجھیں۔ کبھی شہوت کی نظر سے بھی نہ دیکھیں۔ جب اچھی طرح تسلط جم جاوے۔ تو جن کی نسبت دوبارہ آمادہ جنگ ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اُن کو باعزت رہا کر کے اُن کے گھر یا وطن کو بھجوا دیوے۔ اور جن سے آئندہ فساد پیدا ہونا ممکن ہو۔ اُن کو ہمیشہ قید خانہ میں رکھے (منو ۷۔ ۹۱ لغایت ۹۳) +

न सुप्तं न विसन्नाहं न नग्नं न निरायुधम् ।
नायुध्यमानं पश्यन्तं न परेण समागतम् ॥ ७ ॥
नायुधव्यसनप्राप्तं नार्तं नातिपरिक्षतम् ।
न भीतं न परावृत्तं सतां धर्ममनुस्मरन् ॥ ८ ॥
यस्तु भीतः परावृत्तः संग्रामे हन्यते परैः ।
भर्तुर्यद्दुष्कृतं किंचित्तत्सर्वं प्रतिपद्यते ॥ ९ ॥
यच्चास्य सुकृतं किंचिदमुत्रार्थमुपार्जितम् ।
भर्ता तत्सर्वमादत्ते परावृत्तहतस्य तु ॥ १० ॥
रथाश्वं हस्तिनं छत्रं धनं धान्यं पशून् स्त्रियः ।
सर्वद्रव्याणि कुप्यं च यो यज्जयति तस्य तत् ॥ ११ ॥
राज्ञश्च दद्युरुद्धारमित्येषा वैदिकी श्रुतिः ।
राज्ञा च सर्वयोधेभ्यो दातव्यमपृथग्जितम् ॥ १२ ॥

मनु० ७। ८०—८२। ८७। ८९। ९१—९७॥

محصول معرفت دیانتدار لوگوں کے وصول کرنا چاہئے۔ ۲۳۔ سالانہ محصول کی وصولی راستی شعار لوگوں کی معرفت کرنی چاہئے۔ اور جو میر مجلس یعنی راجا وغیرہ سرکردہ لوگ ہیں۔ وہ بھی حکم شاستر کے مطابق ہدایت وید کے کاربند ہو کر رعایا کے ساتھ مثل باپ کے برتاؤ کریں (ستیارتھ ۔۔۔) +

افسران معائنہ کنندہ بھی مقرر ہونے چاہئیں ۲۴۔ اس راج کے کاروبار میں جدا جدا مختلف مقام کے افسران کو تعینات کرے۔ اُن کا فرض یہ دیکھنا ہے۔ کہ جتنے جتنے سرکاری ملازم جس جس کام پر ہیں۔ وہ سب قواعد عمل کر کے ٹھیک ٹھیک اپنا کام کرتے ہیں۔ یا نہیں۔ جو ٹھیک ٹھیک کام انجام دیویں۔ اُن کو عزت دی جائے۔ اور جو اس کے برعکس کریں۔ اُن کو مناسب تنبیہ ہونی چاہئے (ستیارتھ ۔۔۔) +

عالموں کی تعظیم ۲۵۔ راجاؤں کا جو دائمی لازوال خزانہ ہے وید چار (رگ و یجر وید) کی صورت میں ہے۔ اس کے پھیلانے کے واسطے جب کوئی ٹھیک ٹھیک برہمچریہ سے وید وغیرہ علوم کو پڑھ کر گوروکل سے واپس آوے۔ تو راجا اور سبھا اُس کی تعظیم قرار واقعی

صرف ایک عورت سے شادی کرے۔

۴۴۔ اس قدر کام کرنے یعنی برہمچریہ سے تحصیل علم کرنے اور یہاں تک راج کے کام کو انجام دینے کے بعد خوبصورت۔ نیک اوصاف۔ نہایت دلکش عالی خاندان۔ نیک خصائل سا چھتری گھرانے کی لڑکی سے جو علم وغیرہ اوصاف۔ عمل اور مزاج میں اُس کے مانند ہو شادی کرے۔ اور ایسی ایک ہی عورت کے ساتھ شادی کرے۔ دیگر تمام عورتوں کو ممنوع صحبت سمجھ کر اُن کی طرف آنکھ بھی نہ اُٹھائے (منو ۔۔۔)

پروہت مقرر کرنے چاہئیں تاکہ وہ یگیہ کا کام کریں۔

۴۵۔ پروہت اور یگیہ کرنے والے کو اس واسطے مقرر کرنا چاہئے کہ وہ اگنی ہوتر اور پکش ایشٹی[1] یگیہ وغیرہ سب راجا کے گھر کے کام کیا کریں اور آپ ہمیشہ سلطنت کے کاروبار میں مصروف رہے۔ غرضیکہ یہی راجا کا سندھیا اپاسنا وغیرہ ہے کہ رات دن کاروبار سلطنت میں لگا رہے۔ اور راج کے کسی کام کو بگڑنے نہ دیوے (منو ۔۔۔)

सांवत्सरिकमाप्तैश्च राष्ट्रादाहारयेद्बलिम् ।
स्याच्चाम्नायपरो लोके वर्तेत पितृवन्नृषु ॥ १ ॥

अध्यक्षान् विविधान् कुर्यात् तत्र तत्र विपश्चितः ।
तेऽस्य सर्वाण्यवेक्षेरन्नृणां कार्याणि कुर्वताम् ॥ २ ॥

आवृत्तानां गुरुकुलाद्विप्राणां पूजको भवेत् ।
नृपाणामक्षयो ह्येष निधिर्ब्राह्मो विधीयते ॥ ३ ॥

समोत्तमाधमै राजा त्वाहूतः पालयन् प्रजाः ।
न निवर्तेत संग्रामात् क्षात्रं धर्ममनुस्मरन् ॥ ४ ॥

आहवेषु मिथोऽन्योन्यं जिघांसन्तो महीक्षितः ।
युध्यमानाः परं शक्त्या स्वर्गं यान्त्यपराङ्मुखाः ॥ ५ ॥

न च हन्यात् स्थलारूढं न क्लीबं न कृताञ्जलिम् ।
न मुक्तकेशं नासीनं न तवास्मीतिवादिनम् ॥ ६

[1] پکش ایشٹی اندھیری اور چاندنی راتوں کے حساب سے پندرہ روزہ یگیہ کو کہتے ہیں جو ہر ایک پکش کے کسی قدر خصوصیت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

पुरोहितं प्रकुर्वीत वृणुयादेव चर्त्विजम् ।
तेऽस्य गृह्याणि कर्माणि कुर्युर्वैतानिकानि च ॥ १ ॥

मनु० ७ । ६४ । ६६ । ६८ । ७० । ७४—७८ ॥

منو ۷۔۶۴۔۶۵۔۶۶۔۶۸۔۷۰۔۷۴۔۷۸

> کاروبار کو محکموں میں تقسیم کر کے ہر ایک عہدہ داروں کے تحت رکھنا چاہئے

۶۴۔ افسر فوجداری کے زیر اہتمام سزا دہی کے علیحدہ قواعد ہونے چاہئیں۔ تاکہ ظالمانہ سزا نہ ہونے پاوے۔ راجہ کے تحت خزانہ اور کاروبار ملک داری ہو۔ انجمن کے ماتحت تمام کام ہوں۔ صلح و جنگ کا انتظام سفیر کے اہتمام میں رکھا جاوے (منو ۷۔۶۵)

> سفیر کا خاص کام دشمنوں میں بے اتفاقی پیدا کرنا

۶۶۔ سفیر اس کو کہتے ہیں جو نااتفاقی میں اتفاق کرا دے۔ اور بدخواہوں کے جتھوں کو توڑ پھوڑ دیوے۔ سفیر کا عمل ایسا ہونا چاہئے۔ جس سے دشمنوں میں پھوٹ پڑ جاوے (منو ۷۔۶۶)

میر مجلس وزرا یا نیابت مجلس یا سفیر وغیرہ فریق مخالف کی حکومت کے منصوبوں کو قرار واقعی معلوم کر کے ایسی تجاویز عمل میں لائیں کہ جس سے اپنی سلطنت کو نقصان نہ پہنچے (منو ۷۔۶۸)

> شہر اور دار الخلافہ کس مقام پر اور کس طرح بنانا چاہئے۔

۶۹۔ اس لئے عمدہ جنگل اور سامان رسد اور سرمایۂ دولت سے مالا مال ملک میں ایک قلعہ مسلح آدمیوں سے معمور مٹی سے بنا ہوا اور چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا بنانا چاہئے۔ جس کے چاروں طرف جنگل فوج اور پہاڑ ہوں۔ اور اس کے درمیان شہر آباد کرنا چاہئے (منو ۷۔۷۰)

شہر کے چاروں طرف شہر پناہ رکھنی چاہئے۔ کیونکہ اس پر قائم ہو کر ایک بہادر مسلح جوان سو کے ساتھ لڑ سکتا ہے۔ اور سو آدمی دس ہزار کے ساتھ جنگ کر سکتے ہیں۔ اس لئے ضرور ہی شہر پناہ بنانا چاہئے (منو ۷۔۷۴)

قلعہ ہر قسم کے مارنے اور پھینکے جانے والے ہتھیار۔ دولت۔ سامان۔ رسد و بار برداری سے۔ اور پڑھانے اور اپدیش کرنے والے برہمنوں۔ کاریگروں۔ اوزاروں اور اقسام کی کلوں۔ تیز چارہ۔ گھاس اور پانی وغیرہ سے مالا مال یعنی بھرپور ہونا چاہئے (منو ۷۔۷۵)

اس کے عین وسط میں اپنے لئے ایسا محل بناوے۔ جو پانی۔ درخت۔ پھول وغیرہ سے ہر طرح شاداب سرسبز ہو۔ تمام موسموں میں آرام بخش اور سفید رنگت کا ہو۔ نیز جس میں سلطنت کے سب کاروبار انجام پا سکیں (منو ۷۔۷۶)

ہو۔ اور سب شاستروں میں فاضل اور ہوشیار ہو ایسا سفیر بھی رکھنا چاہئے (منو ۷ - ۶۳) +
وہ ایسا ہونا چاہئے کہ راج کے کاموں میں غایت درجہ کا مستعد ہو۔ شوق سے کام
کرنے والا ہو۔ فریب سے الگ پاکیزہ مزاج۔ ہوشیار۔ بہت مدت کی بات کو بھی نہ بھولنے
والا ہو۔ وقت اور موقعہ مناسب کو دیکھ کر برتاؤ کرنے والا ہو۔ وجیہ نڈر اور بڑا بولنے والا
(گویا) ہو[1]۔ ایسا ہی آدمی سفیر شاہی ہونے کے شایاں ہوتا ہے (منو ۷-۶۴) +

(کس کس آدمی کو کیا کیا عہدہ دینا واجب ہے)

अमात्ये दण्ड आयत्तो दण्डे वैनयिकी क्रिया ।
नृपतौ कोशराष्ट्रे च दूते सन्धिविपर्ययौ ॥ १ ॥
दूत एव हि सन्धत्ते भिनत्त्येव च संहतान् ।
दूतस्तत् कुरुते कर्म भिद्यन्ते येन वा न वा ॥ २ ॥
बुद्ध्वा च सर्वं तत्त्वेन परराजचिकीर्षितम् ।
तथा प्रयत्नमातिष्ठेद्यथात्मानं न पीडयेत् ॥३॥

धनुर्दुर्गं महीदुर्गमब्दुर्गं वार्क्षमेव वा ।
नृदुर्गं गिरिदुर्गं वा समाश्रित्य वसेत्पुरम् ॥ ४ ॥
एकः शतं योधयति प्राकारस्थो धनुर्धरः ।
शतं दश सहस्राणि तस्माद्दुर्गं विधीयते ॥ ५ ॥
तत्स्यादायुधसम्पन्नं धनधान्येन वाहनैः ।
ब्राह्मणैः शिल्पिभिर्यन्त्रैर्यवसेनोदकेन च ॥ ६ ॥
तस्य मध्ये सुपर्याप्तं कारयेद्गृहमात्मनः ।
गुप्तं सर्वर्तुकं शुभ्रं जलवृक्षसमन्वितम् ॥ ७ ॥
तदध्यास्योद्वहेद्भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ।
कुले महति सम्भूतां हृद्यां रूपगुणान्विताम् ॥ ८ ॥

[1] یعنی جب تقریر میں دوسرے سے اعلیٰ درجہ کی کرتا ہو +

کس لیاقت کے آدمی وزیر تقرر کرنے چاہئیں

۱۷ - جو آدمی اپنے ہی راج اور ملک میں پیدا ہوئے ہوں۔ ودیا وغیرہ شاستروں کے جاننے والے اور بہادر ہوں۔ جن کا کوئی منصوبہ یا قصد خالی از نتیجہ نہ ہو۔ جو اچھے خاندانی ہوں۔ اور جن کی آزمائش بخوبی ہو چکی ہو۔ ایسے سات یا آٹھ ہوشیار اور دھارمک[1] وزیر مقرر کرنے چاہئیں (منو ۷-۵۴)

کیونکہ بلا خاص امداد کے جو آسان کام ہے۔ وہ بھی ایک آدمی کے کرنے میں مشکل ہو جاتا ہے۔ جب ایسی صورت ہے۔ تو سلطنت جیسا بھاری کام کس طرح ایک سے سرانجام پا سکتا ہے۔ اس لئے ایک کو راجہ اور (اس) ایک کی ہی عقل پر سلطنت کے کاموں کا دارومدار رکھنا بہت ہی برا کام ہے (منو ۷-۵۵) +

کاروبار سلطنت میں معاملات خارجیہ میں وزراء سے مشورہ کر کے کثرت رائے پر عمل کرنا چاہئے

۱۸ - ایسے راجہ کو واجب ہے کہ سلطنت کے کاروبار میں ہوشیار اور عالم وزیروں سے روزمرہ صلاح و مشورہ ان چھ امور کی نسبت کیا کرے۔ یعنی (۱) عام طور پر کسی سے صلح (۲) کسی سے لڑائی کرنا (۳) موقع شناسی کر کے خاموش رہنا یعنی اپنے راج کی حفاظت کر کے بیٹھے رہنا (۴) جب اپنا اقبال ترقی پر ہو۔ تب بداندیش دشمن پر حملہ کرنا (۵) راج کی بنیاد فوج اور خزانہ وغیرہ کی حفاظت کرنا (۶) جو جو ملک ہاتھ میں آویں۔ ان میں امن قائم کرنا اور فسادوں کو رفع کرنا (منو ۷-۵۶) +

غور و فکر سے کام کرنا چاہئے۔ یعنی اہل سبھا کا علیحدہ علیحدہ اور اپنا اپنا مشورہ اور رائے کو سن کر کثرت رائے سے جو کام کہ معاملات میں سے اپنے اور دوسروں کے لئے مفید مطلب ہو۔ وہ کرنا چاہئے (۷-۵۷) +

مالی وزیر بھی لائق اور ہوشیار مقرر کرنے لائق خاندانی اور بہادر ملازم مقرر کرنے چاہئیں

۱۹ - اور اشخاص بھی جو پاکیزہ باطن عقلمند مستقل مزاج ہوں۔ چیزوں کے جمع کرنے میں ازحد ہوشیار اور اچھی طرح آزمائے ہوئے ہوں۔ مشیر سلطنت بنانے چاہئیں (منو ۷-۶۰) +

جتنے آدمیوں سے کام چل سکے۔ اتنے ہی چیدہ آدمیوں کو اور ایسے شخصوں کو جو سستی سے بری جسم میں قوی اور ہوشیار ہوں۔ عہدہ دار یعنی ملازم مقرر کرنا چاہئے (منو ۷-۶۱) + ان کے ماتحت بہادر اور طاقتور نسل کے خاندانی اور پاک دل نوکروں کو بڑے بڑے کاموں میں۔ اور بزدل ڈرنے والوں کو اندرونی کاموں پر تعینات کرنا چاہئے (منو ۷-۶۲)

سفیر کس قسم کا آدمی ہونا چاہئے

۲۰ - جو نیک نام خاندان میں پیدا ہوا ہو۔ ہوشیار ہو۔ پاکیزہ مزاج ہو۔ وضع قیافہ اور حرکات کو دیکھ کر دلی بات اور زمانہ آئندہ کے معاملات کو جان سکتا

[1] جو وید کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوں۔ انکو دھارمک کہا جاتا ہے +

پھیلا ... وہ مرتبہ پا وے گا۔ تو بھی تنہا کو حاصل کرتا رہیگا۔ اس سے راجا کو معقول اور سب
آدمیوں کو ملنا ۔ جب ہے کہ کبھی شکار اور شراب نوشی وغیرہ بڑے کاموں میں نہ پھنسیں
اور عادات بد سے الگ ہو کر دھرم کے اوصاف اور عقل اور مزاج کا ہمیشہ برتاؤ رکھیں اور
اچھے اچھے کام کیا کریں (منو ۶-۵۳)۔

(۱) اہالیان مجلس نگاری اور وزرا، سلطنت کیسے ہونے چاہئیں؟

मौलान् शास्त्रविदः शूरांल्लब्धलक्षान् कुलोद्गतान् ।
सचिवान्सप्त चाष्टौ वा प्रकुर्वीत परीक्षितान् ॥ १ ॥
अपि यत्सुकरं कर्म तदप्येकेन दुष्करम् ।
विशेषतोऽसहायेन किन्तु राज्यं महोदयम् ॥ २ ॥
तैः सार्द्धं चिन्तयेन्नित्यं सामान्यं सन्धिविग्रहम् ।
स्थानं समुदयं गुप्तिं लब्धप्रशमनानि च ॥ ३ ॥
तेषां स्वं स्वमभिप्रायमुपलभ्य पृथक् पृथक् ।
समस्तानां च कार्येषु विदध्याद्धितमात्मनः ॥ ४ ॥
अन्यानपि प्रकुर्वीत शुचीन् प्राज्ञानवस्थितान् ।
सम्यगर्थसमाहर्तॄनमात्यान्सुपरीक्षितान् ॥ ५ ॥
निवर्तेतास्य यावद्भिरितिकर्त्तव्यता नृभिः ।
तावतोऽतन्द्रितान् दक्षान् प्रकुर्वीत विचक्षणान् ॥ ६ ॥
तेषामर्थे नियुञ्जीत शूरान् दक्षान् कुलोद्गतान् ।
शुचीनाकरकर्मान्ते भीरूनन्तर्निवेशने ॥ ७ ॥
दूतं चैव प्रकुर्वीत सर्वशास्त्रविशारदम् ।
इङ्गिताकारचेष्टज्ञं शुचिं दक्षं कुलोद्गतम् ॥ ८ ॥
अनुरक्तः शुचिर्दक्षः स्मृतिमान् देशकालवित् ।
वपुष्मान्वीतभीर्वाग्मी दूतो राज्ञः प्रशस्यते ॥ ९ ॥

غضب سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار یہ ہے (۱) چغلی کرنا (۲) بلا تامل اور بالجبر کسی کی عورت سے بُرا کام کرنا وغیرہ[1] (۳) بغض رکھنا (۴) حسد یعنی دوسرے کی بھلائی یا ترقی دیکھ کر جلتے رہنا (۵) عیبوں میں خوبی بتلانا اور خوبیوں میں عیب ڈھونڈھنا (۶) ادھرم سے ملے ہوئے بُرے کاموں میں دولت وغیرہ کا خرچ کرنا (۷) سخت کلامی کرنا (۸) بلا قصور سخت کلامی سے پیش آنا۔ زیادہ سزا دینا۔ یہ آٹھ نقص غضب سے پیدا ہوتے ہیں (منو ۷-۴۸) +

سب عالم لوگ نفس امّارہ اور غضب سے پیدا ہوئی بُرائیوں کی جڑ جو کہ لوبھ یعنی حرص وطمع ہے جانتے ہیں۔ جس سے کہ یہ سب نقص آدمی میں آ جاتے ہیں۔ اُس کو محنت کرکے چھوڑ دینا چاہیئے (منو ۷-۴۹) +

نفس امّارہ کے عیبوں میں بڑے نقص

(۱) شراب وغیرہ یعنی نشہ کی چیزوں کا استعمال (۲) پاسے وغیرہ سے جوا کھیلنا (۳) عورات کی بہت صحبت (۴) شکار کھیلنا۔ یہ چار بڑے سخت عیب ہیں (منو ۷-۵۰) +

اور غضب سے پیدا ہوئے عیوب میں (۱) بلا قصور سزا دینا (۲) سخت کلامی کرنا (۳) دولت وغیرہ کا بے انصافی میں خرچ کرنا۔ یہ تین سخت تکلیف دہ نقص ہیں (منو ۷-۵۱) +

ہر دو کام[2] اور کرودھ سے پیدا ہوئے نقصوں میں سے جو یہ سات عیب بیان کئے ہیں۔ ان میں سے پہلے (بہ نسبت پچھلوں کے) یعنی بے فائدہ خرچ کرنے کی نسبت سخت کلامی۔ سخت کلامی کی نسبت بے انصافی۔ اور بے انصافی سے سزا دینا۔ اس کی نسبت شکار کھیلنا۔ اس کی نسبت عورات کے ساتھ زیادہ صحبت۔ اس کی نسبت قماربازی کی شرطیں لگانا۔ اور اس کی نسبت شراب وغیرہ کا استعمال زیادہ خراب عادت ہے (منو ۷-۵۳) +

پس یہ یقینی بات ہے۔ کہ عیبوں میں پھنس جانے کی نسبت مر جانا اچھا ہے۔ کیونکہ جو بدچلن آدمی ہے۔ اگر وہ زیادہ زندہ رہے گا۔ تو زیادہ سے زیادہ گناہ کرکے نیچے گرتا جاوے گا۔ یعنی زیادہ سے زیادہ دُکھ میں مبتلا ہوتا جاویگا۔ اور جو کسی عیب میں پھنس

---

[1] عیب نمبر ۲ متعلقہ غضب کی تعریف میں آخری لفظ "وغیرہ" جو مخطوطہ وحدانی میں درج ہے۔ یہ ترجمہ میں بہ تقریر صحت ایزاد کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ چھاپہ وغیرہ کی فروگذاشت سے رہا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسکی تصدیق آئندہ اسی باب سے ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس موقع پر تعریف لفظ "ساہس" کی بجائے آئندہ ادھیائے منوسمرتی کے شلوک نمبر ۲ و ۲ و شلوک نمبر ۳۴۴ و ۳۴۵ وغیرہ کی تشریح میں اسی لفظ "ساہس" کے معنی ہر قسم کی زبردستی اور ظلم کے لئے گئے ہیں۔ نہ کہ صرف کسی کی عورت کو بے حرمت کرنے کے +

[2] کام یعنی نفس امّارہ۔ کرودھ یعنی غضب +

व्यसन्योऽधोव्रजति स्वर्यात्यव्यसनी मृतः ॥ ११ ॥

منو ۷ - ۳۳ - ۳۴

मनु० ७ । ४२ - ५३ ॥

منو جی کی ہدایت کے بموجب راجا اور سبھاسد تب نامزد ہو سکتے ہیں - جب وہ عالم فاضل ہوں۔ سے ودیا پڑھے ہوں۔

۱۴ - راجا اور راج سبھا کے رکن لوگ تب ہی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ چاروں ویدوں کی تعلیمات کے واقف ہوں (یعنی عمل، عبادت اور معرفت کے جاننے والوں سے ہر سہ علوم یعنی قدیم علم فلسفہ) (علم تحریر الٰہی) اور اخلاق (یعنی صفات و افعال و نیز ذات باری کو ٹھیک ٹھیک جاننے کے متعلق علم الٰہی) اور عوام کے ساتھ گفتگو کرنے کا طریق سیکھ کر اہل مجلس یا پریذیڈنٹ بننے کے قابل ہوں (منو ۷-۴۳) +

راجا اور سبھاسدوں کو چاہئے کہ غالب الحواس رہیں

۱۵ - جملہ اہالیان مجلس و میر مجلس کو لازم ہے کہ حواس کو مغلوب کرکے اپنے قابو میں رکھیں - اور ہمیشہ دھرم پر عمل کریں اور ادھرم سے پرہیز رکھیں - اور اس کے لئے رات اور دن کے مقررہ وقت میں یوگ کی بھی مشق کرتے رہیں - کیونکہ اپنے حواس یعنی من - پران اور جسم پر قابو پانے کے بغیر (جو بمنزلہ اندرونی رعایا کے ہیں) کوئی شخص بیرونی رعایا کو قابو میں لانے کے قابل نہیں ہو سکتا (منو ۷-۴۴) +

کام یعنی شہوت سے دس عیب پیدا ہوتے ہیں - اور کرودھ یعنی غضب سے آٹھ ان کا شمار اور ہدایت کہ ان کو چھوڑنا چاہئے

۱۶ - مضبوط دل ہو کر جو نفس پرستی سے دس اور غصہ سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں کو جن میں پھنس کر انسان بڑی مشکل سے نکلتا ہے - کوشش کرکے چھوڑ چھوڑ دینا چاہئے +

کیونکہ جو راجا لذاتِ نفسانی سے پیدا ہوئے دس عادات بد میں پھنستا ہے وہ ارتھ یعنی حکومت و دولت وغیرہ سے اور دھرم سے محروم ہو جاتا ہے - اور جو غصہ سے ظہور میں آنے والے آٹھ عیبوں میں پھنستا ہے - وہ جسم سے بھی محروم ہو جاتا ہے (منو ۷ - ۴۶) +

نفسانی لذتوں سے پیدا ہوئے عیبوں کا شمار سنئے (۱) شکار کھیلنا (۲) چوپڑ کھیلنا و جوا بازی وغیرہ (۳) دن میں سونا (۴) شہوانی بات چیت یا دوسرے کی غیبت کرنا (۵) عورت کی بہت صحبت - نشہ والی چیزوں یعنی شراب - افیون - بھنگ - گانجہ چرس وغیرہ کا استعمال (۶) گانا (۷) بجانا (۸) ناچنا یا ناچ کرانا سننا اور دیکھنا - (۱۰) بے فائدہ ادھر ادھر گھومتے رہنا - یہ دس کام سے پیدا شدہ عیب ہیں (منو ۷-۴۷)

ملاحظہ اندرونی و بیرونی حواس کو ضبط کرکے اپنے باطن کی آتما پرماتما کی طرف لگانا یوگ کہلاتا ہے +

त्रैविद्येभ्यस्त्रयीं विद्यां दण्डनीतिं च शाश्वतीम् ।
आन्वीक्षिकीं चात्मविद्यां वार्त्तारम्भांश्च लोकतः ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां जये योगं समातिष्ठेद्दिवानिशम् ।
जितेन्द्रियो हि शक्नोति वशे स्थापयितुं प्रजाः ॥ २ ॥
दश कामसमुत्थानि तथाष्टौ क्रोधजानि च ।
व्यसनानि दुरन्तानि प्रयत्नेन विवर्जयेत् ॥ ३ ॥
कामजेषु प्रसक्तो हि व्यसनेषु महीपतिः ।
वियुज्यतेऽर्थधर्माभ्यां क्रोधजेष्वात्मनैव तु ॥ ४ ॥
मृगयाक्षो दिवास्वप्नः परिवादः स्त्रियो मदः ।
तौर्यत्रिकं वृथाट्या च कामजो दशको गणः ॥ ५ ॥
पैशुन्यं साहसं द्रोह ईर्ष्यासूयार्थदूषणम् ।
वाग्दण्डजं च पारुष्यं क्रोधजोऽपि गणोऽष्टकः ॥ ६ ॥
द्वयोरप्येतयोर्मूलं यं सर्वे कवयो विदुः ।
तं यत्नेन जयेल्लोभं तज्जावेतावुभौ गणौ ॥ ७ ॥
पानमक्षाः स्त्रियश्चैव मृगया च यथाक्रमम् ।
एतत्कष्टतमं विद्याच्चतुष्कं कामजे गणे ॥ ८ ॥
दण्डस्य पातनं चैव वाक्पारुष्यार्थदूषणे ।
क्रोधजेऽपि गणे विद्यात्कष्टमेतत्त्रिकं सदा ॥ ९ ॥
सप्तकस्यास्य वर्गस्य सर्वत्रैवानुषङ्गिणः ।
पूर्वं पूर्वं गुरुतरं विद्याद्व्यसनमात्मवान् ॥ १० ॥
व्यसनस्य च मृत्योश्च व्यसनं कष्टमुच्यते ।

> منو جی کی ہدایت ہے کہ اعلیٰ عہدوں پر عالم فاضل مقرر ہونے چاہئیں

۱۱۔ جملہ افواج کی افسری و فوجی افسران پر شاہی اختیارات کا منصب نیز سرشتۂ تعزیر کے تمام کاموں کی افسری اور سب پر حاوی سب پر حاکم یعنی رتبہ سلطنت ان چاروں اقتداروں پر ایسے لوگوں کو مقرر کرنا چاہئے۔ جو وید اور شاستر کے پورے ماہر، عالم، فاضل، دھرماتما، غالب الحواس، عمدہ عمدہ اخلاق والے ہوں۔ یعنی سپہ سالار اعظم، وزیر اعظم، عدالت عالیہ کا افسر اعظم اور راجا یہ چاروں سب علموں میں ماہر ہونے چاہئیں (منو ۱۲-۱۰۰)

> وید شاستر کا قابل عمل آئین وہ ہے جو عالم فاضلوں کی سبھا نے مقرر کیا ہو جاہلوں کا نہیں

۱۲۔ کم سے کم دس عالموں کی یا بہت ہی کم عالم ہوں تو تین عالموں کی انجمن جو آئین بنائے کوئی انسان اس واجب التعمیل آئین سے انحراف نہ کرے (منو ۱۲-۱۱۰)

اس انجمن میں چاروں ویدوں کے عالم، نیز منطق، نروکت (لغات وید)، دھرم شاستر وغیرہ کے عالم فاضل ممبران انجمن ہوں۔ لیکن اگر وہ برہمچاری، وانپرستھ اختیار کرنے سے پیشتر کی حالت میں گرہستی، خانہ دار، وان پرستی اور جوگ کر کے دنیا کو ترک کر دیتے ہیں ہوں تو ایسی انجمن میں دس عالموں سے کم نہ ہونے چاہئیں (منو ۱۲-۱۱۱)

رگ وید، یجر وید، سام وید کے عالم اگر تین شخص بھی رکن انجمن ہو کر آئین باندھیں تو اس انجمن کی باندھی ہوئی آئین کا عدول بھی کوئی شخص نہ کرے (منو ۱۲-۱۱۲)

تمام ویدوں کا جاننے والا دوجوں میں افضل سنیاسی بذات اکیلا ہی جس دھرم کی بابت قانون بنائے یا آئین باندھے وہی عمدہ واجب التعمیل ہے (منو ۱۲-۱۱۳)

بے علم ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں مل کر بھی کوئی آئین باندھیں تو وہ کبھی تسلیم نہ ہونا چاہئے (منو ۱۲-۱۱۴)

کیونکہ جو لوگ پیدائش سے ہی برہمچریہ اور راست گوئی وغیرہ کے عہد سے اور ویدوں کی تعلیم اور ودیا سے محروم شودر کے مثل چلے آتے ہیں۔ ایسے ہزاروں شخصوں کی جماعت بھی انجمن نہیں کہلاتی (منو ۱۲-۱۱۴)

> جاہلوں کا قانون نہ ماننا چاہئے اور نہ ان کو کبھی سبھا میں بھرتی کرنا چاہئے

۱۳۔ بے علم اور بے وقوف، ویدوں کے نہ جاننے والے جو فرائض بتلائیں۔ اُن کو کبھی تسلیم نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ بے علموں کے بتلائے ہوئے فرائض کے مطابق جو لوگ عمل کرتے ہیں۔ اُن کے پیچھے سینکڑوں برائیاں لگ جاتی ہیں

اس لئے ودیا سبھا، دھرم سبھا اور راج سبھاؤں میں بیوقوفوں کو کبھی بھرتی نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ صاحب علم اور دھرم پر چلنے والوں کو مقرر کرنا چاہئے

وہ تعزیر ہی سے مارا جاتا ہے (منو ۷۔۲۷) ٭

چونکہ عمل تعزیر از حد جاہل والا ہے۔ اس لئے اُس کو جاہل اور ادھرمی آدمی اختیار نہیں کر سکتا۔ اور یہ ظالم و بے انصاف حاکم کو برباد کر دیتا ہے (منو ۷۔۲۸) ٭

کیونکہ جو انسان حق پرستوں کی مدد تعلیم اور نیک تربیت سے محروم۔ نفسانی لذتوں میں پھنسا ہوا اور عقل سے بے نصیب ہے۔ وہ کبھی اس قابل نہیں ہو سکتا۔ کہ انصاف کے ساتھ تعزیر کو عمل میں لا سکے (منو ۷۔۳۰) ٭

جو پاک دل۔ راستی شعار۔ راست بازوں کا ہم جلیس۔ ٹھیک اصول ریاست کے مطابق چلنے والا۔ نیک مردوں کی امداد پانے والا عاقل آدمی ہے۔ وہ تعزیر عمل میں لانے پر قادر ہوتا ہے (منو ۷۔۳۱) ٭

सैनापत्यं च राज्यं च दण्डनेतृत्वमेव च ।
सर्वलोकाधिपत्यं च वेदशास्त्रविदर्हति ॥ १ ॥
दशावरा वा परिषद्यं धर्मं परिकल्पयेत् ।
त्र्यवरा वापि वृत्तस्था तं धर्मं न विचालयेत् ॥ २ ॥
त्रैविद्यो हैतुकस्तर्की नैरुक्तो धर्मपाठकः ।
त्रयश्चाश्रमिणः पूर्वे परिषत्स्याद्दशावरा ॥ ३ ॥
ऋग्वेदविद्यजुर्विच्च सामवेदविदेव च ।
त्र्यवरा परिषज्ज्ञेया धर्मसंशया निर्णये ॥ ४ ॥
एकोपि वेदविद्धर्मं यं व्यवस्येद् द्विजोत्तमः ।
स विज्ञेयः परो धर्मो नाज्ञानामुदितोऽयुतैः ॥ ५ ॥
अव्रतानाममन्त्राणां जातिमात्रोपजीविनाम् ।
सहस्रशः समेतानां परिषत्त्वं न विद्यते ॥ ६ ॥
यं वदन्ति तमोभूता मूर्खा धर्ममतद्विदः ।
तत्पापं शतधा भूत्वा तद्वक्तॄननुगच्छति ॥ ७ ॥

मनु० १२ ॥ १०० । ११०–११५ ॥   منو ۱۲۔۱۰۰۔۱۱۰۔۱۱۵

कामात्मा विषमः क्षुद्रो दण्डेनैव निहन्यते ॥ ७ ॥
दण्डो हि सुमहत्तेजो दुर्धरश्चाकृतात्मभिः ।
धर्माद्विचलितं हन्ति नृपमेव सबान्धवम् ॥ ८ ॥
सोऽसहायेन मूढेन लुब्धेनाकृतबुद्धिना ।
न शक्यो न्यायतो नेतुं सक्तेन विषयेषु च ॥ ९ ॥
शुचिना सत्यसन्धेन यथा शास्त्रानुसारिणा ।
प्रणेतुं शक्यते दण्डः सुसहायेन धीमता ॥ १० ॥
मनु० ७ ॥ १७-१९ । २७-२८ । ३०।३१ ॥

منو کے بموجب سچا راجہ تعزیر ہے۔

۱- تعزیر بادشاہ دراصل کون ہے؟
ایسی تعزیر ہی کا نام بادشاہ ہے۔ وہی انصاف کو رواج دینے والا۔
وہی چاروں ورن اور چاروں آشرم کے فرائض کی تکمیل (ضامن) ہے (منو ۷-۱۷)
وہی رعایا کا حاکم۔ جملہ رعایا کا محافظ۔ سوتے ہوئے اہل رعایا میں بیدار ہے۔ اسلئے
عاقل لوگ تعزیر ہی کو دھرم کہتے ہیں (منو ۷-۱۸)۔
تعزیر کے عمل کو اگر اچھی طرح سوچ سمجھ کر اختیار کریں۔ تو وہ تمام رعایا کا دل شاد
کر دیتا ہے۔ اور اگر بلا سوچے سمجھے کام میں لاویں۔ تو بادشاہ ہی کو تباہ کر ڈالتا ہے۔
(منو ۷-۱۹)۔

(شک نہیں) کہ بلا تعزیر سب ورن مذموم ہو جائیں۔ اور انتظام سب درہم برہم ہو جائے
تعزیر ٹھیک طور پر عمل میں نہ آوے۔ تو سب لوگوں میں جوش پھیل جائے (منو ۷-۲۴)
جہاں سیاہ فام۔ سرخ چشم۔ اور خوفناک آدمی کی طرح بداعمالی کا نیست و نابود کرنے والا
عمل تعزیر گھومتا رہتا ہے۔ وہاں رعایا موہ (عدم تمیز نیک و بد) میں نہ پڑ کر عیبوں سے پاک
رہتی ہے۔ بشرطیکہ تعزیر کو کام میں لانے والا منصف نہایت سے بری عالم آدمی ہو۔
(منو ۷-۲۵)۔

عالم لوگ اسی کو عامل تعزیر مانتے ہیں جو راست گو اور بغور کار روائی کرنے والا ہو۔
عاقل ہو۔ دھرم۔ دولت۔ مطلب کی کامیابی حاصل کرنے میں دانشمند عالم ہو (منو ۷-۲۶)
جو بادشاہ تعزیر کو عمدگی سے کام میں لاتا ہے۔ وہ دھرم دولت اور مقصود کی کامیابی کو
بڑھاتا ہے۔ اور جو عیاش۔ کج مزاج۔ حاسد۔ تنگ دل۔ کم عقل حکمران [illegible] عدالت ہے

باٹنے والا ہو۔ رو رعایت سے بری۔ عادلانہ سلوک کرنے والا ہو۔ وِدّیا اور علم کی روشنی پھیلانے کے لئے مثل آفتاب کے ہو۔ تاریکی یعنی جہالت کا دور کرنے والا علم و ہنر کا انسداد کرنے والا۔ بدچلن لوگوں کو خاک کر دینے کے لئے آگ جیسا ہو۔ وَرُن یعنی باندھنے والے کی طرح (جیسے مارہ وغیرہ کی مانند جس میں باندھنے کی طاقت ہے) مجرموں کو طرح طرح سے باندھنے (قید) والا ہو۔ چاند کی طرح لوگوں کو خوش رکھنے والا ہو۔ محافظ دولت کی طرح خزانوں کو پُر کرنے والا ہو۔ (منو ۷-۴) +

جو سورج کی طرح جلال والا اور سب کے ظاہر و باطن پر اپنے جلال کی تاثیر سے اثر کرنے والا ہو۔ جس کو سخت نگاہ سے دیکھنے کے لئے روئے زمین پر کسی کی بھی مجال نہ ہو۔ (منو ۷-۶) +

جو بذات خود مثل آگ، ہوا، سورج اور چاند کے ہو۔ دھرم کو پھیلانے والا۔ دولت کو ترقی دینے والا۔ بدمعاشوں کو قید کرنے والا۔ بڑی شان و حشمت والا ہو۔ وہی اس قابل ہے کہ میر مجلس اور صاحب انجمن ہو (منو ۷-۷) +

स राजा पुरुषो दण्डः स नेता शासिता च सः ।
चतुर्णामाश्रमाणां च धर्मस्य प्रतिभूः स्मृतः ॥ १ ॥
दण्डः शास्ति प्रजाः सर्वा दण्ड एवाभिरक्षति ।
दण्डः सुप्तेषु जागर्ति दण्डं धर्म्मं विदुर्बुधाः ॥ २ ॥
समीक्ष्य स धृतः सम्यक् सर्वा रञ्जयति प्रजाः ।
असमीक्ष्य प्रणीतस्तु विनाशयति सर्वतः ॥ ३ ॥
दुष्येयुः सर्ववर्णाश्च भिद्येरन्सर्वसेतवः ।
सर्वलोक प्रकोपश्च भवेद्दण्डस्य विभ्रमात् ॥ ४ ॥
यत्र श्यामो लोहिताक्षो दण्डश्चरति पापहा ।
प्रजास्तत्र न मुह्यन्ति नेता चेत्साधु पश्यति ॥ ५ ॥
तस्याहुः संप्रणेतारं राजानं सत्यवादिनम् ।
समीक्ष्य कारिणं प्राज्ञं धर्मकामार्थकोविदम् ॥ ६ ॥
तं राजा प्रणयन्सम्यक् त्रिवर्गेणाभिवर्द्धते ।

نیک راجہ کی ہدایت کہ سلاح وغیرہ طاقت بڑھانے والی چیزیں نیک لوگوں کی بڑھتی ہیں

۷ - ایشور ہدایت فرماتا ہے کہ اے لوگو تمہارے آتشیں ہتھیار وغیرہ - نیز قسم اَستر وستر اور توپ - تفنگ - تیر کمان - تلوار وغیرہ مخالفوں کو شکست دینے اور اُن کو روکنے کے لئے قابلِ تعریف اور مضبوط ہوں۔ تمہاری فوج تعریف کے لائق ہو تاکہ تم لوگ ہمیشہ فتحیاب ہوتے رہو۔ لیکن جو شخص برے اور ظلم کے کام کرتا ہے اُس کو مذکورہ بالا چیزیں نصیب نہ ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک دھرم پر چلتے رہتے ہیں۔ تب تک سلطنت ترقی کرتی رہتی ہے اور جب بداعمال ہو جاتے ہیں۔ تو راج نیست و نابود ہو جاتا ہے (رگ وید منڈل ۱ سوکت ۳۹ منتر ۲) +

تینوں سبھاؤں میں کس کس قسم کے آدمی ممبر ہونے چاہئیں اور کس طرح کام چلانا چاہئے

۸ - بڑے بڑے ذی علموں کی مجلس اشاعتِ علم کے عہدہ پر مقرر کریں۔ محترم دوست ناصحوں کو عہدہ داران انجمن اشاعت دھرم مقرر کریں اور لائق تعریف انصاف پسند اصحاب کو انجمن انتظام سلطنت میں منصب دیویں۔ اور ان سب میں جو عمدہ تر اوصاف عقل اور مزاج رکھنے والا عظیم الشان آدمی ہو۔ اُس کو انجمن شاہی کا سرپرست بنا کر سب طرح سے ترقی کریں۔ تینوں مجلسوں کی اتفاق رائے سے انتظام ملکی کے جو عمدہ ضابطے مرتب ہوں۔ سب اُن پر کاربند ہوں۔ رفاہ عام کے کاموں میں اتفاق کریں۔ عوام الناس کی بہتری میں دوسروں کے تابع رہیں اور دیگر نیک امور یعنی گھر کے کاموں میں خود مختار رہیں +

इन्द्रानिलयमार्काणामग्नेश्च वरुणस्य च ।

चन्द्रवित्तेशयोश्चैव मात्रा निर्हृत्य शाश्वतीः ॥ १ ॥

तपत्यादित्यवच्चैष चक्षूंषि च मनांसि च ।

न चैनं भुवि शक्नोति कश्चिदप्यभिवीक्षितुम् ॥ २ ॥

सोऽग्निर्भवति वायुश्च सोऽर्कः सोमः स धर्मराट् ।

स कुबेरः स वरुणः स महेन्द्रः प्रभावतः ॥ ३ ॥

मनु० ७ । ४ । ६ । ७ ॥ منو ۷ - ۴ - ۶ - ۷

بموجب منو جی کے سبھاپتی یعنی جو سبھا کا میر مجلس منتخب ہو اُس میں کون کون صفات ہونے چاہئیں

۹ - مزید برآں اس سبھاپتی کے اوصاف کیسے ہونے چاہئیں؟ وہ میر مجلس بادشاہ بجلی کے مانند فی الفور تاثیر پانے والا ہو۔ مثل ہوا کے سب کو جان کی طرح پیارا ہو۔ ذیل کی باتوں کو

سلطنت میں کسی ایک کو کلی اختیار دینا نہیں کرنا چاہیئے۔ جس طرح پر کہ شیر اور گوشت کھانے والے جانور وحشی دل آور موٹے تازے جانداروں کو مار کر کھا جاتے ہیں۔ اسی طرح خود مختار بادشاہ رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ حتی المقدور کسی کو بڑا نہیں ہونے دیتا۔ صاحب دولت کو لوٹ کھسوٹ کر اور جبراً تاوان لے کر اپنی ذاتی خواہشوں کو پورا کیا کرتا ہے (شت پتھ براہمن کانڈ ۱۱۔ پرپاٹھک ۲۔ ۳۔ ۸)۔

इन्द्रो जयाति न परा जयाता अधिराजो राजसु राजयातै।
चर्कृत्य ईड्यो वन्द्यश्चोपसद्यो नमस्यो भवेह॥ (اتھرو ۶۔ ۱۰۔ ۹۸۔ ۱)
अथर्व० कां० ६। अनु० १०। व० ९८। मं० १॥

راجہ کی بابت کہ راجہ میں کیا کیا اوصاف ہونے چاہئیں

۵۔ اے انسانو! جو شخص انسانوں میں سب سے زیادہ شان و شوکت والا ہو۔ جو دشمن کو جیت سکے۔ اور آپ اُن سے مغلوب نہ ہو سکے۔ جو بادشاہوں میں سب پر حاوی اور غالب ہو۔ پریذیڈنٹ (اعلیٰ افسر سبھا) ہونے کی پوری قابلیت رکھتا ہو۔ قابلِ تعریف اوصاف و افعال و عادات والا ہو۔ لائق تعظیم ہو۔ اس لائق کا ہو کہ لوگ اُس کے پاس جائیں اور پناہ لیں۔ جس کی سب عزت کریں۔ اُس کو سبھا پتی بادشاہ بنانا چاہیئے (اتھرو ۶۔ ۱۰۔ ۹۸۔ ۱)۔

इमं देवा असपत्नं सुवध्वं महते क्षत्राय महते ज्यैष्ठ्याय
महते जानराज्यायेन्द्रस्येन्द्रियाय॥ यजु० अ० ९। मं० ४०॥ (یجر ۹۔ ۴۰)

یجروید کی ہدایت کہ کس قسم کے آدمی کو راجہ بنانا چاہیئے۔

۶۔ اے ذی علم مدبران سلطنت و اہل رعایا! تم لوگ تمام روئے زمین کی ایک سلطنت ہونے کی غرض سے سب سے اعلیٰ مرتبہ پانے کے منشا سے ایسی حکومت کے معاملے جس میں بڑے بڑے عالم و فاضل شامل ہوں نیز غایت درجہ کی جاہ و حشمت رکھنے والی سلطنت اور دولت کی ترقی کے لئے باتفاق اس قسم کے اعلیٰ عہدہ دار سبھا یعنی راجہ کو جو بہرہ و تعصب سے رعایت سے بری۔ پورا عالم با اخلاق ہو۔ سب کا دوست ہو۔ معاملہ اطلاع تسلیم کر کے روئے زمین کو دشمنوں سے خالی کر دو (یجر ۹۔ ۴۰)۔

स्थिरा वः सन्त्वायुधा पराणुदे वीळू उत प्रतिष्कभे।
युष्माकमस्तु तविषी पनीयसी मा मर्त्यस्य मायिनः॥
ऋ० मं० १। सू० ३९। मं० २॥ (رگ ۱۔ ۳۹۔ ۲)

لئے تین قسم کی مجلسیں یعنی (۱) ودیا آریہ سبھا (تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس برائے اشاعت تعلیم) (۲) آریہ دھرم سبھا (دھرم اور اخلاق پھیلانے والی تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس) (۳) راج آریہ سبھا (انتظام سلطنت کے متعلق تعلیم یافتہ لوگوں کی مجلس) بنا کر تمام رعایا کو ہر طرح کے علم، آزادی، دھرم، نیک تربیت اور دولت وغیرہ سے آراستہ کریں (رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۸ منتر ۶) ٭

तं सभा च समितिश्च सेना च ॥ १ ॥ अथर्व० ॥ कां० १५ ।

अनु० २ । व० ९ । मं० २ ॥ (اتھرو ۱۵-۲-۹-۲)

सभ्य सभां मे पाहि ये च सभ्याः सभासदः ॥ २ ॥

अथर्व० । कां० १९ । अनु० ७ । व० ५५ । मं० ६ ॥ (اتھرو ۱۹-۷-۵۵-۶)

راجہ کا حکم کرنا اور سبھا کے لوگ ایک دوسرے کے تحت رہ کر معاملات ملک چلا دیں

ترجمہ - (راجہ) اس فرض سلطنت اور صیغہ جنگ کے انتظام کو یہ تینوں مجلسیں اور فوج مل کر کریں (اتھرو ویدکانڈ ۱۵ - انوواک ۲ - ورگ ۹ - منتر ۲) ٭

ارکان مجلس اور بادشاہ کے لئے لازمی ہے کہ بادشاہ بھی ان کو اس طرح مخاطب کرے لائق اور سبھا سد ہو، میری مجلس کے آئین کو جو کہ دھرم سے وابستہ ہیں عمل میں لاؤ۔ اسی طرح لائق ممبران کا بھی فرض ہے کہ مجلس کے دستور العمل پر کاربند ہوں۔ (اتھرو وید ۱۹-۷-۵۵-۶) ٭

مدعا یہ ہے کہ اکیلے راجہ کو خود مختاری کے طور پر سلطنت کے اختیارات نہ دینے چاہئیں بلکہ بادشاہ جو میر انجمن ہے۔ انجمن اس کی محتاج ہے۔ اور انجمن کا محتاج بادشاہ۔ نیز بادشاہ اور انجمن محتاج رعایا کے ہوں۔ اور رعایا محتاج بادشاہ اور انجمن کی ٭

राष्ट्रमेव विश्याहन्ति तस्माद्राष्ट्री विशं घातुकः । विशमेव राष्ट्रायाद्यां करोति तस्माद्राष्ट्री विशमत्ति न पुष्टं पशुं मन्यत इति ॥ शत० कां० १३ । प्र० २ ब्रा० ३ । कं० ७ । ८ ॥ (شت پتھ ۱۳-۲-۳-۷-۸)

شت پتھ کا قول کہ اگر راجہ مطلق العنان ہو تو رعایا تباہ ہو جاتی ہے

ترجمہ - اگر ایسا نہ کرو گے تو (یہ نتیجہ نکلے گا) کہ حکمران جماعت اگر خود مختار رہے گی۔ تو بلا جبر وہ حکومت کے نشہ میں رعایا کو برباد کر دیتی ہے۔ کیونکہ اکیلا آزاد و مطلق بادشاہ بدمستی میں آکر رعایا کو تباہ کرتا ہے۔ یعنی رعایا کو ایسا بادشاہ کھاتا چلا جاتا ہے۔ یعنی سخت تکلیف دیتا ہے۔ پس

چھٹا باب

اب راج دھرم یعنی قانونِ فرائضِ سلطنت کا بیان کرتے ہیں

राजधर्मान् प्रवक्ष्यामि यथावृत्तो भवेन्नृपः ।
संभवश्च यथा तस्य सिद्धिश्च परमा यथा ॥ १ ॥
ब्राह्मं प्राप्तेन संस्कारं क्षत्रियेण यथाविधि । منو ۷-۱-۲
सर्वस्यास्य यथान्यायं कर्त्तव्यं परिरक्षणम् ॥ २ मनु० ७ । १ । २ ॥

منو جی کا قول کہ راجا صاحبِ علم اور تربیت یافتہ ہونا چاہئے

اب منو جی مہاراج رشیوں کو فرماتے ہیں کہ چاروں ورن اور چاروں آشرم کا دستور العمل بیان کرنے کے بعد اب راج دھرم کی سیاست نقل کو بیان کریں گے یعنی جو اوصاف کہ راجا میں ہونے چاہئیں اور جس طریقے پر کہ ان کا حاصل ہونا اور اس میں کمال حاصل کرنا ممکن ہے اس کی تشریح کی جائے گی (منو ۷-۱)۔

کشتری کو واجب ہے کہ فاضل برہمن کی مانند عالم اور تربیت یافتہ ہو کر اپنی تمام سلطنت کی حفاظت انصاف سے ٹھیک طور پر کرے (منو ۷-۲)۔

त्रीणि राजाना विदथे पुरूणि परि विश्वानि भूषथः
सदांसि ॥ ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ३८ । मं० ६ ॥ رگ ۳-۳۸-۶

وید میں ایشور کا راجہ پرجا کو ودیا دھرم اور راج سبھا مقرر کرنے کا حکم

۳۔ دستور العمل اس کا یہ ہے۔
ایشور نصیحت کرتا ہے کہ راجہ اور رعیت مل کر راج سبھا اور علم و ہنر کی ترقی کے متعلق راجہ اور رعیت کے تعلقات کی شکل میں جو فرائض ہیں ان کے

ان کو سنیاس آشرم میں نہیں گن سکتے۔ بلکہ یہ سوارتھ[1] شری تو پکے ہیں اس میں کچھ شک نہیں +

پکے سنیاسی کون ہیں

۱۸ - جو خود دھرم میں چل کر سب دُنیا کو چلاتے ہیں۔ جو اس لوک میں یعنی موجودہ جنم میں اور پرلوک میں راحت کا خود بھوگ کرتے اور سب دُنیا کو کراتے ہیں۔ وے ہی دھرماتما لوگ سنیاسی اور مہاتما ہیں +

یہ مختصراً سنیاس آشرم کی ہدایت لکھی۔ اب اس کے آگے راج پرجا دھرم کا مضمون لکھا جائے گا +

شستہ عبارت سے آراستہ
شری مد سوامی دیانند سرسوتی جی
مہاراج کی تصنیف ستیارتھ
پرکاش کا پانچواں باب ختم ہوا +

(نوٹ منجانب مترجم) [1] سوارتھ معنی خود غرض +

یا عورت کو علم و دھرم کی ترقی اور سب عالم کی بھلائی کرنی ہی مقصود ہو۔ وہ شادی نہ کرے جیسے پنچ شکھا وغیرہ مرد اور گارگی وغیرہ عورتیں ہوئی تھیں۔ اس لئے سنیاسی ہونا انہیں آدمیوں کو واجب ہے جو اس کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور جو اس قابل نہ ہونے پر بھی سنیاس اختیار کرے گا۔ وہ آپ ڈوبے گا۔ اور دوسروں کو بھی ڈبائے گا۔ جیسے "سمراٹ" چکرورتی راجہ ہوتا ہے۔ ویسے ہی "پریوراٹ" سنیاسی ہوتا ہے۔ کیونکہ راجہ اپنے ملک یا اپنے رشتہ داروں میں عزت پاتا ہے۔ اور سنیاسی سب جگہ عزت پاتا ہے +

विद्वत्त्वं च नृपत्वं च नैव तुल्यं कदाचन ।
स्वदेशे पूज्यते राजा विद्वान् सर्वत्र पूज्यते ॥

یہ چانکیہ نیتی شاستر کا شلوک ہے۔ کہ عالم اور راجہ کی کبھی برابری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ راجہ اپنے راج ہی میں عزت و توقیر پاتا ہے۔ اور عالم سب جگہ عزت و تعظیم حاصل کرتا ہے +

سنیاس آشرم کا مقصد

[۶] - اس لئے علم پڑھنے۔ نیک ہدایت لینے اور دینے وغیرہ کے لئے برہمچریہ۔ سب قسم کے اچھے کاروبار کی تکمیل کے لئے گرہستھ۔ بیچار دھیان اور ودیائیں بڑھانے۔ ریاضت کرنے کے لئے بان پرستھ اور وید وغیرہ ست شاستروں کی اشاعت۔ دھرم کے کاروبار کے حصول اور برے کام کے ترک۔ سچی وعظ اور سب کے شکوک رفع کرنے وغیرہ کے لئے سنیاس آشرم ہے۔ لیکن جو اس سنیاس کے اعلیٰ دھرم یعنی سچا وعظ وغیرہ نہیں کرتے۔ وہ گرے ہوئے اور نرک گامی ہیں۔ اس لئے سنیاسیوں کو چاہئے کہ سچا وعظ۔ اعتراضات کے جوابات۔ وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھانا اور وید وکت دھرم کی ترقی اور کوشش کے ساتھ دنیا کی اصلاح و بہبودی کریں +

آج کل بھیکھ سادھو۔ بیراگی گوسائیں سنیاسی نہیں ہیں

[۷] - سوال۔ جو سنیاسی سے علاوہ سادھو۔ بیراگی۔ گوسائیں۔ خاکی وغیرہ ہیں۔ وے بھی سنیاس آشرم میں گنے جائیں گے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں کیونکہ ان میں سنیاسی کی ایک بھی صفت نہیں۔ وے وید کے خلاف الٹے راستہ پر چل کر اپنے فرقہ کے بانیوں کے قول کو وید کے بجائے مانتے اور اپنے ہی مت کی تعریف کرتے ہیں۔ اور جھوٹے بکھیڑے میں پھنس کر اپنی خود غرضی کے لئے دوسروں کو اپنے اپنے مت میں پھنساتے ہیں۔ اصلاح کرنی تو دور رہی اس کے بجائے دنیا کو بہکا کر ذلیل حالت میں پہنچاتے ہیں اور اپنی مطلب برآری کرتے ہیں۔ اسلئے

سوال۔ یہ پنڈت جی اس کی عبارت پڑھنے میں بھول گئے۔ ایسا ہے کہ

"यतिहस्ते धनंदद्यात्"

یعنی جو سنیاسیوں کے ہاتھ میں دولت دیتا ہے۔ وہ نرک میں جاتا ہے +

جواب۔ یہ بھی قول کسی بے علم نے من گھڑت بنایا ہے۔ کیونکہ جو ہاتھ میں دولت دینے سے دینے والا نرک کو جائے تو کیا پاؤں پر دھرنے یا گٹھری باندھ کر دینے سے سورگ کو جائے گا؟ اس لئے ایسی من گھڑت بات قابل تسلیم نہیں۔ ہاں یہ بات تو ہے کہ جو سنیاسی ضرورت سے زیادہ رکھے گا تو چور وغیرہ کے ہاتھوں تکلیف میں پڑے گا۔ اور اس کی محبت میں پھنس جائے گا۔ لیکن جو عالم ہے وہ نامناسب کارروائی کبھی نہ کرے گا۔ نہ محبت میں پھنسے گا۔ کیونکہ وہ پہلے گرہستھ آشرم میں یا برہمچریہ میں سب کچھ بھوگ یا دیکھ چکا ہے اور جو برہمچریہ سے سنیاسی ہوتا ہے۔ وہ پورا ویراگی ہونے سے کبھی اور کہیں نہیں پھنستا +

شرادھ میں سنیاسی کو بھوجن دینے سے پتر نہیں بھاگتے

۴۔ سوال۔ لوگ کہتے ہیں کہ شرادھ میں سنیاسی آئے یا کھانا کھائے تو اس کے پتر بھاگ جائیں۔ اور نرک میں گریں؟

جواب۔ اول تو مرے ہوئے پتروں (بزرگوں) کا آنا اور کیا ہوا شرادھ مرے ہوئے پتروں کو پہنچنا ناممکن اور وید اور دلیل کے خلاف ہونے کی وجہ سے جھوٹ ہے۔ اور جب آتے ہی نہیں تو بھاگ کون جائیں گے؟ جب اپنے گناہ و ثواب کے مطابق ایشور کے انتظام سے مرنے کے پیچھے جیو (روح) جنم لیتے ہیں۔ تو ان کا آنا کیسے ہو سکتا ہے؟ اس لئے یہ بھی بات خود غرض پوپالوں اور ویراگیوں کی جھوٹی گھڑی ہوئی ہے۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے کہ جہاں سنیاسی جائیں گے۔ وہاں یہ مردے کا شرادھ کرنے کا پاکھنڈ وغیرہ شاستروں کے برخلاف ہونے سے دور بھاگ جائے گا +

برہمچریہ آشرم سے بھی سنیاس لے سکتے ہیں

۵۔ سوال۔ جو برہمچریہ سے سنیاس لے گا۔ اس کو نبھانا مشکل ہوگا۔ اور شہوت کا روکنا بھی نہایت مشکل ہے۔ اس لئے گرہستی بان پرستھ ہو کر جب بوڑھا ہو جائے۔ تبھی سنیاس لے تو اچھا ہے؟

جواب۔ جو نبھا نہ سکے۔ حواس کو نہ روک سکے۔ وہ برہمچریہ سے سنیاس نہ لے۔ لیکن جو روک سکے۔ وہ کیوں نہ لے؟ جس آدمی نے وشے (نفس پرستی) کے عیب اور منی کی حفاظت کے فوائد جان لئے ہیں۔ وہ نفس پرست کبھی نہیں ہوتا۔ اور اس کی منی کو بچار (فکر و غور) کی آگ پچا (رکھا) جاتی ہے۔ یعنی اسی میں صرف ہو جاتی ہے۔ جیسے حکیم اور دوا کی ضرورت بیمار کے لئے ہوتی ہے۔ ویسے تندرست کے لئے نہیں۔ اسی طرح جس مرد

"एक रात्रिं वसेद् ग्रामे"

سنیاسی حسب ضرورت جہاں جتنا مناسب سمجھے ٹھہرے

۱۲-سوال-ایسے قولوں سے سنیاسی کو ایک جگہ صرف ایک رات رہنا چاہئے- زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہئے؟

جواب-یہ بات کسی درجہ تک درست ہے-کیونکہ ایک جگہ رہنے سے دُنیا کا بھلا زیادہ نہیں ہو سکتا- اور جگہ سے نہ ہلنے میں غرور پیدا ہو جاتا ہے- محبت و نفرت بھی زیادہ ہوتی ہے- لیکن جو زیادہ بہتری ایک جگہ رہنے سے ہوتی ہو- تو رہے- جیسے جنک راجہ کے ہاں چار چار مہینے تک پنچ شکھا وغیرہ اور دیگر سنیاسی کتنے ہی برسوں تک ٹھہرتے تھے- اور "ایک جگہ نہ رہنا" یہ بات آج کل کے پاکھنڈی سمپردایوں نے بنائی ہے- اسلئے کہ اگر سنیاسی ایک جگہ زیادہ رہیگا تو ہمارا پاکھنڈ ٹوٹ کر زیادہ نہ بڑھ سکے گا +

यतीनां काञ्चनं दद्यात्ताम्बूलं ब्रह्मचारिणाम् ।
चौराणामभयं दद्यात्स नरो नरकं व्रजेत् ॥

سنیاسی کو پرچار کے لئے دھن لینا جائز ہے

۱۳-سوال-اس قسم کے قولوں کا مطلب یہ ہے کہ سنیاسیوں کو جو سونا دان دے- تو دینے والا نرک کو حاصل کرے؟

جواب-یہ بات بھی ورن آشرم کے مخالف فرقہ پرداز اور خود غرض پورانکوں کی گھڑی ہوئی ہے-کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سنیاسیوں کو دولت ملے گی تو وے ہماری تردید زیادہ کریں گے اور ہمارا نقصان ہوگا- نیز وے ہمارے تابع بھی نہ رہیں گے اور جب بھکشا وغیرہ کا کام ہمارے ماتحت رہیگا- تو وہ ڈرتے رہیں گے- جب جاہل اور خود غرضوں کو دان دینا اچھا سمجھا جاتا ہے- تو عالم اور فیض رساں سنیاسیوں کو دینے میں کچھ عیب نہیں ہو سکتا- دیکھو- منو-۱۱-۶-

विविधानि च रत्नानि विविक्तेषूपपादयेत् ॥ मनु० अ ११।६

طرح طرح کے جواہرات سونا وغیرہ دولت ویدوِت یعنی سنیاسیوں کو دیویں- اور وہ شلوک بھی بے معنی ہے-کیونکہ سنیاسی کو سونا دینے سے یجمان نرک کو جاوے تو چاندی موتی ہیرا وغیرہ دینے سے سورگ کو جائیگا +

(نوٹ مہاتما مترجم) خلاصہ یعنی یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ سادھو ہیں- سادھو کسی کے پاس نہیں جایا کرتے بلکہ لوگ خود سادھوؤں کے پاس آ کر قدم بوسی حاصل کرتے ہیں +

سچے شاستروں کو پرچار کرتے اور اُن کی اشاعت نہیں کرتے تو وے بھی بیکار رہنے سے بھگت بارہی ہیں۔ اور جو یہ لکھتے اور کہتے ہیں کہ جہالت میں پھنسی ہوئی دُنیا سے ہم وہی کیوں کریں۔ ایسی وعظ کرنے والے ہی خود جھوٹے اور گناہ کے بڑھانے والے پُن ہنگار ہیں۔ جو کچھ جسم وغیرہ سے کام کیا جاتا ہے۔ وہ سب آتما ہی کا ہے۔ اور اُس کا نتیجہ بھوگنے والا بھی آتما ہے۔ جو روح کو خدا بتلاتے ہیں۔ وے جہالت کی نیند میں سوتے ہیں کیونکہ روح محدود اور محدود علم والی ہے۔ اور خدا سب جگہ بذات خود موجود اور سب کا جاننے والا ہے۔ پرمیشور ازلی۔ پاک۔ عالم کُل۔ سچا اور والا آزاد مطلق ہے اور روح کبھی قید میں اور کبھی آزاد رہتی ہے۔ سب جگہ موجود اور ہمہ دان ہونے سے پرمیشور کو غلط فہمی یا غلط علم کبھی نہیں ہو سکتا۔ اور روح کو کبھی صحیح اور کبھی غلط علم ہوتا ہے پرمیشور پیدائش و موت کی تکلیف میں کبھی نہیں پڑتا اور روح پڑتی ہے۔ اس لئے اُن کا یہ وعظ فضول ہے ✤

سوال۔ سنیاسی تمام کرموں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور آگ اور دھات کو نہیں چھوتا۔ یہ بات سچ ہے یا نہیں؟

جواب۔ نہیں ✤

"सम्यङ् नित्यमास्ते यस्मिन्,यद्वा सम्यङ् न्यस्यन्ति दुःखानि कर्माणि येन स संन्यासः सप्रशस्तो विद्यते यस्य स संन्यासी"

جو برہمچاری (عابد) اور جس نے بُرے کام ترک کر دیئے ہوں ایسی نیک خصلت جس میں ہو وہ سنیاسی کہلاتا ہے۔ اس لئے نیک کام کا فاعل اور بُرے کاموں کا ناش کرنے والا سنیاسی کہلاتا ہے ✤

سنیاسی کا کام گرہستی نہیں کر سکتے

۱۱۔ سوال۔ پڑھنا اور وعظ گرہستی کیا کرتے ہیں۔ پھر سنیاسی کو کیا غرض ہے؟

جواب۔ سچا وعظ سب آشرم والے کریں اور سنیں۔ لیکن جتنی فرصت اور ناطرفداری سنیاسی کو ہوتی ہے۔ اتنی گرہستیوں کو نہیں۔ ہاں جو براہمن ہیں۔ اُن کا یہی کام ہے۔ کہ مرد مردوں کو اور عورت عورتوں کو سچا وعظ کریں اور پڑھاویں۔ جتنی گھومنے کی فرصت سنیاسی کو ملتی ہے۔ اتنی گرہستھ (خانہ دار) براہمن وغیرہ کو کبھی نہیں مل سکتی جب براہمن وید کے خلاف چلیں۔ تب اُن کا انتظام کرنے والا سنیاسی ہوتا ہے۔ اس لئے سنیاس کا ہونا مناسب ہے ✤

"यत्नेकृते यदि न सिध्यति कोऽत्र दोषः"

{یہ کسی شاعر کا قول ہے} (ترجمہ) جو کوشش کرنے سے بھی مطلب حاصل نہ ہو تو اُس میں کیا عیب ہے؟ یعنی کوئی بھی نہیں۔ تو ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ خانہ داری سے بہت ابتلا ہو کر آپس میں نفاق کر لڑ مرتے ہیں۔ تو نقصان کتنا بڑا ہوتا ہے۔ اختلاف مانے سے لڑائی ہوتی ہے۔ جب سنیاسی ایک وید وکت دھرم کے وعظ سے باہم محبت پیدا کرائیگا تو لاکھوں انسانوں کو بچا دیگا۔ ہزاروں عیالداروں کے مانند انسانوں کی ترقی کریگا۔ اور سب انسان تو سنیاس حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ سب کی نفس پرستی کبھی نہیں چھوٹ سکے گی۔ جو سنیاسیوں کی وعظ سے دھارمک لوگ ہوں گے۔ وے سب سنیاسی کی اولاد کے برابر ہیں +

سنیاسی کرم سے آزاد نہیں ہو جاتا

۱۰- سوال۔ سنیاسی لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کچھ کرنا نہیں چاہئے کھانا کو روٹی۔ اور پہننے کو کپڑا لے کر مٹھ میں رہنا۔ جہالت مجسم دنیا سے مغز زنی کیوں کرنی؟ اپنے کو خدا مان کر قانع رہنا۔ کوئی اگر پوچھے تو اُس کو بھی ویسی ہی ہدایت کرنی۔ کہ تو بھی خدا ہے۔ تجھ کو گناہ و ثواب نہیں لگتا۔ کیونکہ سردی گرمی جسم کا۔ بھوک پیاس پران کا اور رنج و راحت من کا خاصہ ہے۔ دنیا جھوٹی اور دنیا کے کاروبار بھی سب فرضی یعنی جھوٹے ہیں۔ اس لئے اس میں پھنسنا داناؤں کا کام نہیں۔ جو کچھ گناہ و ثواب ہوتا ہے۔ وہ جسم اور حواس کا خاصہ ہے روح کا نہیں۔ اس قسم کی وعظ کرتے ہیں۔ اور آپ نے کچھ عجیب سنیاس کا دھرم کہا ہے۔ اب ہم کس کی بات سچی اور کس کی جھوٹی مانیں؟

جواب۔ کیا اُن کو اچھے کام بھی کرنے نہیں چاہئیں۔ دیکھو۔

"वैदिकैरेव कर्मभिः"

منوجی نے ویدک کرم جو دھرم کے سچے کام ہیں سنیاسیوں کو بھی ضرور کرنے لکھے ہیں۔ کیا کھانا پہننا وغیرہ کام وے چھوڑ سکیں گے؟ جو یہ کام نہیں چھوٹ سکتے تو کیا وہ نیک کام چھوڑنے سے ذلیل اور گنہگار نہیں ہوں گے؟ جب گرہستوں سے روٹی اور کپڑا وغیرہ لیتے ہیں اور عوض میں اُن کے بھلائی نہیں کرتے تو کیا وے بھاری گنہگار نہیں ہوں گے؟ جیسے آنکھ سے دیکھا کان سے سنا جاوے تو آنکھ اور کان کا ہونا فضول ہے۔ ویسے ہی جو سنیاسی سچا وعظ اور وید وغیرہ

بنا اور پرمیشور کے یقین اور ویراگ کے بغیر سنیاس حاصل کرنے میں دُنیا کی زیادہ بھلائی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے عام کہاوت ہے کہ براہمن کو سنیاس کا حق ہے غیر کو نہیں۔ اس بارہ میں منُو کا حوالہ بھی ہے ✦

एष वोऽभिहितो धर्मो ब्राह्मणस्य चतुर्विधः ।
पुण्योऽक्षयफलः प्रेत्य राजधर्मान् निबोधत ॥ मनु० ६ ९७ ॥

یہ منوجی مہاراج کہتے ہیں کہ اے رشیو! یہ چاروں یعنی برہم چریہ۔ گرہستھ۔ بان پرستھ اور سنیاس آشرم کرنے براہمن کا دھرم ہے۔ یہاں موجودہ زمانہ میں ثواب اور جسم چھوڑنے کے پیچھے مکتی روپ اعلےٰ سرور کو دینے والا سنیاس دھرم ہے۔ اس سے آگے راجاؤں کا دھرم مجھ سے سُنو ✦

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ سنیاس لینے کا حق زیادہ تر براہمن کا ہے اور کشتری وغیرہ کا برہم چریہ آشرم وغیرہ ہے ✦

سنیاس کی ضرورت اور اُس کے فوائد کا بیان

۹۔ سوال۔ سنیاس لینے کی ضرورت کیا ہے؟

جواب۔ جیسے جسم میں سر کی ضرورت ہے۔ ویسی ہی آشرموں میں سنیاس آشرم کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر علم و دھرم کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ اور دوسرے آشرموں کو تحصیل علم۔ امور خانہ داری اور ریاضت وغیرہ میں مصروف ہونے کی فرصت بہت کم ملتی ہے۔ طرفداری چھوڑ کر برتاؤ کرنا دیگر آشرموں کو مشکل ہے۔ جیسے سنیاسی سب طرف سے آزاد ہو کر دُنیا کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ ویسا دوسرے آشرم والا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سنیاسی کو سچے علم سے موجودات کے اعلےٰ علم کی ترقی کرنے کے لئے جتنی فرصت ملتی ہے۔ اُتنی دوسرے آشرم والے کو نہیں مل سکتی۔ مگر جو برہم چریہ سے سنیاسی ہو کر دُنیا کو سچی تعلیم و نصیحت کر کے جس قدر ترقی کر سکتا ہے۔ اُتنی گرہستھ یا بان پرستھ آشرم کر کے سنیاس لینے والا نہیں کر سکتا ✦

سوال۔ سنیاس لینا ایشور کی منشاء کے خلاف ہے۔ کیونکہ ایشور کا مدعا نسل انسان کی ترقی کا ہے۔ جب خانہ داری نہیں کرے گا۔ تو اُس سے اولاد ہی نہیں ہوگی۔ جب سنیاس آشرم ہی اعلےٰ ہے۔ اور سب انسان کرنے لگیں۔ تو انسانوں کی نسل قطع ہو جائے گی ✦

جواب۔ بھلا بیاہ کر کے بھی بہت سے لوگوں کی اولاد نہیں ہوتی یا ہو کر جلد مر جاتی ہے پھر وہ بھی ایشور کے مدعا سے برخلاف کرنے والا ہوا یا نہیں۔ اگر تم یہ کہو کہ۔

کر کوشش سے دس صفات والے مندرجہ ذیل دھرم پر عمل کریں ۔ ۱۳ ۔

دھرم کے دس لکشن جن پر چلنا سب کا فرض ہے۔

پہلی صفت (دھرتی) ہمیشہ استقلال رکھنا۔ دوسری (کشما) مذمت و تعریف۔ عزت و بے عزتی۔ نفع و نقصان وغیرہ تکلیفات میں بھی ثابت قدم رہنا۔ تیسری (دم) من (دل) کو ہمیشہ دھرم میں لگا کر ادھرم سے روک دینا یعنی ادھرم کرنے کی خواہش تک نہ اُٹھنے دینا۔ چوتھی (استیہ) چوری کا چھوڑ دینا یعنی بدون اجازت کے یا مکروفریب۔ عہد شکنی۔ یا کسی بیوہار (دُنیوی قاعدہ) اور وید کے حکم کے خلاف وعظ کر کے بیگانے مال کو لے لینا چوری اور اُس کو چھوڑ دینا ساہوکاری کہلاتی ہے پانچویں (شوچ) محبت۔ نفرت اور طرفداری چھوڑ کر اندرونی۔ اور پانی مٹی وغیرہ کے ملنے سے بیرونی پاکیزگی رکھنی۔ چھٹی (اندریہ نگرہ) ادھرم کے کاموں سے روک کر حواس کو دھرم ہی میں ہمیشہ لگانا۔ ساتویں (دھی) نشہ دار یا عقل کو ضائع کرنے والی دیگر چیزوں، بدوں کی صحبت۔ سستی اور غفلت وغیرہ کو چھوڑ کر عمدہ چیزوں کا استعمال۔ نیک آدمیوں کی صحبت اور یوگ کی مشق سے عقل بڑھانا۔ آٹھویں (ودیا) مٹی سے لے کر پرمیشور تک کا بخوبی علم اور اُن سے مناسب فائدہ اُٹھانا۔ ست جیسا آتما میں۔ ویسا دل میں۔ جیسا دل میں ویسا زبان پر جیسا زبان پر ویسا فعل میں لانا۔ ودیا اور اس کے خلاف اودیا ہے۔ نویں (ست) جو چیز جیسی ہو۔ اُس کو ویسا ہی سمجھنا ویسا ہی کہنا اور ویسا ہی کرنا۔ دسویں (اکرودھ) غصہ وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر ضبط یا قابو وغیرہ اوصاف کا حاصل کرنا دھرم کی صفت ہے ۔

ان دس صفات والے۔ طرفداری سے الگ۔ انصاف آمیز عمل کے دھرم پر چاروں آشرم والے عمل کریں۔ اور اسی ویدوکت دھرم میں خود چلنا۔ اور دوسروں کو سمجھا کر چلانا۔ سنیاسیوں کا خاص دھرم ہے ۔ ۱۵ ۔

اسی طرح سے آہستہ آہستہ تعلقات کے سب عیبوں کو چھوڑ خوشی غمی وغیرہ سب جوڑے یعنی دوہری باتوں سے آزاد ہو کر سنیاسی پرمیشور ہی میں قائم ہوتا ہے۔ سنیاسیوں کا افضل کام یہی ہے کہ سب گرہست وغیرہ آشرموں کو سب قسم کے کاروبار کا سچا اعتقاد کرا ادھرم کے کاروبار سے چھڑا۔ سب شکوک کو رفع کر کے دھرم کے کاروبار میں رغبت دلائیں ۔ ۱۶ ۔

برہمن ہی سنیاس لے سکتا ہے۔

سوال - سنیاس لینا برہمن ہی کا دھرم ہے یا کشتری وغیرہ کا بھی ۔

جواب - برہمن ہی کا حق ہے۔ کیونکہ جو سب ورنوں میں پورا عالم دھرم پر چلنے والا اور سب کی بھلائی چاہنے والا ہے۔ اُسی کو برہمن کہتے ہیں۔ پورے علم اور دھرم کے

پرانایام[1] (ضبط دم) جتنی طاقت ہو اتنا کرے۔ لیکن تین سے کم پرانایام کبھی نہ کرے۔ سنیاسی کی یہی بڑی ریاضت ہے ۰۰ کیونکہ جیسے آگ میں تپانے اور گلانے سے دھاتوں کا میل کٹ جاتا ہے۔ ویسے ہی پرانوں کے روکنے سے من وغیرہ حواس کے عیب دور ہو جاتے ہیں ۹۰۰ اس لئے سنیاسی ہمیشہ پرانایام سے آتما۔ انتہ کرن۔ اور حواس کے عیبوں کو دھارنا[2] سے پاپ کو پرتیاہار[3] سے صحبت کے عیب کو۔ اور دھیان[4] سے ایشور کی ذات کے خلاف گنوں یعنی رنج و خوشی اور جہالت وغیرہ جیو کے عیبوں کو دور کرے ۱۰۰ اس دھیان یوگ سے جس کو یوگ سے ناواقف لوگ بمشکل جان سکتے ہیں۔ ہر چھوٹی بڑی شے میں پرمیشور کو موجود سمجھے اور اپنے آتما و سب کچھ جاننے والے پرمیشور کی قدرت کو دیکھے ۱۱۰ سب جانداروں سے ترک دشمنی۔ حواس کے محسوسات کا ترک ویدوں کے مطابق عمل اور بڑی سخت ریاضت سے اس دنیا میں موکش کو مذکورہ بالا سنیاسی ہی حاصل کر اور کرا سکتے ہیں۔ دوسرے نہیں ۱۲۰ جب سنیاسی سب بھاووں یعنی چیزوں میں بے غرض اور خواہش سے آزاد اور ہر ایک بیرونی و اندرونی کاروبار میں بھاو (خیال) کرنے سے پاکیزہ ہوتا ہے تب ہی اس جسم میں اور موت کے بعد دائمی خوشی حاصل کرتا ہے ۱۳۰ اس لئے برہمچاری۔ گرہستی بان پرستھی اور سنیاسیوں کو لازم

؎۱ پرانایام سے اندر سے باہر اور باہر سے اندر آنے والے سانس کو روکنے کی مشق کرنا مراد ہے۔ یوگ [illegible] یوگ شاستر میں چار قسم کے پرانایام گنائے ہیں۔ اول باہیہ یعنی سانس کو زور سے باہر پھینک کر طاقت بھر باہر روکنا۔ دوسرے آبھینتر یعنی باہر سے [illegible] جہاں تک ممکن ہو اندر روکے رکھنا۔ تیسرے ستمبھ ورتی سانس کو جہاں کا تہاں روک دینا اور چوتھے باہیہ آبھینتر اکشیپی۔ یہ سب سے زیادہ مشکل ہے اور اعلیٰ درجہ کے یوگی ہی اس کو کر سکتے ہیں۔ اس میں اگر سانس باہر جاتا ہو تو اندر کو اور باہر ہی کی طرف نکالنا چاہئے [illegible] اندر ہی کھینچتے رہتے ہیں [illegible] پرانایام کا اثر ضرور ہوتا ہے جس کی کئی وجوہ ہیں (۱) [illegible] (۲) چت کا [illegible] میں [illegible] پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں جب تک یوگ کے پہلے دو درجے یعنی یم اور نیم نہ ہوں تب تک آگے ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ بھی صحیح ہے کہ یوگ کی اعلیٰ باتیں کامل استاد کے بغیر نہیں آ سکتیں اور جو شخص اپنی عقل پر اس بارہ میں بھروسہ کرتا ہے وہ خطا کرتا ہے اور فضول تکلیف اٹھاتا ہے ۰

؎۲ دھارنا سے چت کو کسی ایک مقام میں قائم کرنا مراد ہے (یوگ درشن ادھیائے پاد ۳ سوتر ۱) ۰

؎۳ پرتیاہار سے جب اندریاں (حواس) اپنے محسوسات سے الگ ہو کر چت کے مطابق قابو میں ہو جاتی ہیں اس حالت کو پرتیاہار کہتے ہیں (یوگ درشن ادھیائے پاد ۲ سوتر ۵۴) ۰

؎۴ دھیان دل کے قائم ہو جانے پر گیان کا ایک مرکز پر جمع ہو جانا دھیان کہلاتا ہے (یوگ درشن ادھیائے پاد ۳ سوتر ۲) ۰

جب سنیاسی راستہ میں چلے تب ادھر اُدھر نہ دیکھے۔ بلکہ نیچے زمین کی طرف نگاہ رکھ کر چلے۔ ہمیشہ کپڑے سے چھان کر پانی پیئے۔ ہمیشہ سچ ہی بولے۔ ہمیشہ دل سے سوچ کر سچائی کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرے +۱+ جب کہیں وعظ یا مباحثے وغیرہ میں کوئی سنیاسی پر غصہ کرے یا اُس کی مذمت کرے۔ تو سنیاسی کو لازم ہے کہ اُس پر آپ غصہ نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ اُس کی بھلائی کے لئے نصیحت ہی کرے۔ اور ایک منہ دونوں نتھنوں دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں کے سوراخوں میں بکھری ہوئی کلام سے کسی باعث سے بھی جھوٹ کبھی نہ بولے +۲+ اپنے آتما اور پرمیشور پر قائم۔ اور دل سے بے پرواہ۔ شراب اور گوشت وغیرہ سے پرہیز کر کے آتما ہی کی مدد سے راحت کا طلبگار ہو کر اس دنیا میں دھرم اور علم کی ترقی کی خاطر وعظ کے لئے ہمیشہ گھومتا رہے +۳+ سر کے بال۔ ناخن۔ داڑھی مونچھ کو منڈوا ڈالے۔ ایک اچھا سا برتن سونٹا اور کسمبھ وغیرہ سے رنگے ہوئے کپڑوں کو پہن کر قائم مزاجی سے کسی جاندار کو ایذا نہ دیکر سب جگہ گھومے +۴+ جو اس کو ادھرم کے چلن سے روک محبت و نفرت کو چھوڑ سب جانداروں سے بغیر دشمنی کے برتاؤ کرتے ہوئے موکش کے لئے طاقت بڑھایا کرے +۵+ کوئی دنیا میں اُس کو بُرا یا بھلا کہے۔ تاہم جس آشرم کے ساتھ سابقہ پڑے۔ یعنی سنیاسی سب جانداروں کے ساتھ ہمدردی رعایت یا تعصب کو چھوڑ کر خود دھرماتما رہے۔ اور دوسروں کو دھرماتما بنانے میں کوشش کرے۔ اور اپنے دل میں یہ یقین رکھے کہ سونٹا۔ کمنڈل۔ اور گیروے کپڑے وغیرہ رکھنا دھرم حاصل کرنے کے ذریعے نہیں ہیں بلکہ کل انسانوں وغیرہ جانداروں کی اپنے سچے وعظ اور علم کے دان سے بہبودی کرنا سنیاسی کا مقدم کام ہے +۶+ کیونکہ اگرچہ نرملی درخت کا پھل پیس کر گدلے پانی میں ڈالنے سے پانی کو صاف کر دیتا ہے تب بھی بغیر اُس کے ڈالے اُس کے نام کے لینے یا محض نام سننے سے پانی صاف نہیں ہو سکتا ہے +۷+ اس لئے براہمن یعنی پرمیشور کے جاننے والے سنیاسی کو واجب ہے کہ اوّل اوم اور اُس کے ساتھ سات ویاہرتیوں[۲] (اسم اعظم) سے باقاعدہ

---

[۱] ایضاً +

[۲] (نوٹ صاحب مترجم) سات ویاہرتیاں یہ ہیں۔ بھُوہ۔ بھوہ۔ سواہ۔ مہہ۔ جنہ۔ تپہ۔ ستیم یہ سب پرمیشور کے نام ہیں۔ اور ان کے معنی ترتیب وار حسب ذیل ہیں +
حی و قیوم۔ راحت مطلق۔ ہمہ جا موجود۔ بزرگ و عظیم۔ خالق جہان۔ علیم کل و عادل لایزال +

दूषितोऽपि चरेद्धर्मं यत्र तत्राश्रमे रतः ।
समः सर्वेषु भूतेषु न लिङ्गं धर्मकारणम् ॥ ६ ॥
फलं कतकवृक्षस्य यद्यप्यम्बुप्रसादकम् ।
न नामग्रहणादेव तस्य वारि प्रसीदति ॥ ७ ॥
प्राणायामा ब्राह्मणस्य त्रयोऽपि विधिवत्कृताः ।
व्याहृतिप्रणवैर्युक्ता विज्ञेयं परमन्तपः ॥ ८ ॥
दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः ।
तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात् ॥ ९ ॥
प्राणायामैर्दहेद्दोषान् धारणाभिश्च किल्बिषम् ।
प्रत्याहारेण संसर्गान् ध्यानेनानीश्वरान् गुणान् ॥ १० ॥
उच्चावचेषु भूतेषु दुर्ज्ञेयामकृतात्मभिः ।
ध्यानयोगेन संपश्येद् गतिमस्यान्तरात्मनः ॥ ११ ॥
अहिंसयेन्द्रियासङ्गैर्वैदिकैश्चैव कर्मभिः ।
तपसश्चरणैश्चोग्रैस्साधयन्तीह तत्पदम् ॥ १२ ॥
यदा भावेन भवति सर्वभावेषु निःस्पृहः ।
तदा सुखमवाप्नोति प्रेत्य चेह च शाश्वतम् ॥ १३ ॥
चतुर्भिरपि चैवैतैर्नित्यमाश्रमिभिर्द्विजैः ।
दशलक्षणको धर्मः सेवितव्यः प्रयत्नतः ॥ १४ ॥
धृतिः क्षमा दमोऽस्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।
धीर्विद्या सत्यमक्रोधो दशकं धर्मलक्षणम् ॥ १५ ॥
अनेन विधिना सर्वांस्त्यक्त्वा सङ्गान् शनैः शनैः ।
सर्वद्वन्द्वविनिर्मुक्तो ब्रह्मण्येवावतिष्ठते ॥ १६ ॥ मनु०
अ० ६ ॥ ५६ । ५८ । ५९ । ५२ । ६० । ६६ । ६७ ।

यो दत्वा सर्वभूतेभ्यः प्रव्रजत्यभयं गृहात्।
तस्य तेजोमया लोका भवन्ति ब्रह्मवादिनः॥ १॥
मनु० ६। ३८। ३९॥ شلوک ۳۸-۳۹-۶

جسم کی چوٹی اور پانچ قسم کے یگ کی آگ کا چھوڑنا۔

۵- سنیاس یعنی پرمیشور تک پہنچنے کے لئے اشٹی یعنی یگ کر کے اس میں یگیوپویت چوٹی وغیرہ نشانوں کو چھوڑ آہونیہ وغیرہ پانچ قسم کی آگ کے بجائے پران-اپان-ویان-ادان اور سمان ان پانچ پرانوں کو مان کر برہمن (پرمیشور کو جاننے والا) گھر سے نکل کر سنیاسی ہو جاوے۔ جو کل جانداروں سے دشمنی کو ترک کر کے گھر سے نکل کر سنیاسی ہوتا ہے۔ اس برہم وادی یعنی پرمیشور کے الہام کئے ہوئے ویدوں کے مطابق دھرم وغیرہ علوم کو پھیلانے والے سنیاسی کو پرکاش سے یعنی مکتی کا پرراحت لوک (درجہ) حاصل ہوتا ہے؟

سنیاسیوں کا دھرم

سوال- سنیاسیوں کا کیا دھرم ہے؟

جواب- دھرم تو بے رو رعایت انصاف پر عمل کرنا- راستی کو قبول اور ناراستی کو ترک کرنا ویدوں میں بتائے ہوئے (پرمیشور کے) حکم کی فرمانبرداری- دوسروں کی بھلائی- راست گفتاری وغیرہ وصف سب آشرم والوں کا یعنی ہر ایک انسان کا ایک ہی ہے- لیکن سنیاسی کا خاص دھرم یہ ہے +

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत्।
सत्यपूतां वदेद्वाचं मनःपूतं समाचरेत्॥ १॥
क्रुद्ध्यन्तं न प्रतिक्रुध्येदाक्रुष्टः कुशलं वदेत्।
सप्तद्वारावकीर्णां च न वाचमनृतां वदेत्॥ २॥
अध्यात्मरतिरासीनो निरपेक्षो निरामिषः।
आत्मनैव सहायेन सुखार्थी विचरेदिह॥ ३॥
क्लृप्तकेशनखश्मश्रुः पात्री दण्डी कुसुम्भवान्।
विचरेन्नियतो नित्यं सर्वभूतान्यपीडयन्॥ ४॥
इन्द्रियाणां निरोधेन रागद्वेषक्षयेण च।
अहिंसया च भूतानाममृतत्वाय कल्पते ५

بعض کرم کرنے والے دُنیا میں پھنسے رہنے کی وجہ سے نہ خود جان سکتے ہیں نہ اوروں کو بتا سکتے ہیں۔ اسلئے۔

वेदान्तविज्ञानसुनिश्चितार्थाः संन्यासयोगाद्यतयः शुद्धसत्त्वाः । ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे ॥ मुण्ड० ३ । खं० २ । मं० ६ ॥ منڈک ۳-۲-۶

جو ویدانت یعنی پرمیشور کے بتائے ہوئے وید منتروں کے معنی جاننے اور نیک چلنی میں اعتقاد کے ساتھ قائم رہنے والے سنیاس یوگ سے پاک باطن سنیاسی ہوتے ہیں۔ وے پرمیشور میں مکتی کا سُکھ حاصل کرکے اور اُس کو بھوگ کر جب مکتی کے سکھ کی میعاد پوری ہو جاتی ہے تب وہاں سے واپس دُنیا میں آتے ہیں۔ مکتی کے بغیر دُکھ دور نہیں ہوتا۔ کیونکہ۔

न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वाव सन्तं न प्रियाप्रिये स्पृशतः ॥ छान्दो० प्र० ८ । खं० १२ ॥
چھاندوگیہ ۸-۱۲

جو جسم والا ہے وہ رنج و راحت کے حصول سے جُدا کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جسم کو چھوڑ کر جیو آتما مکتی میں ہر جا موجود پرمیشور کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتا ہے اُس کو دنیوی رنج و راحت حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے۔

पुत्रैषणायाश्च वित्तैषणायाश्च लोकैषणायाश्च व्युत्थायाथ भिक्षाचर्यं चरन्ति ॥ शत० । कां० १४ । प्र० ५ । ब्रा० २ । कं० १ ॥
شت پتھ ۱۴-۵-۲-۱

دُنیا میں شہرت یا فائدہ۔ دولت سے عیش یا عزت اور اولاد وغیرہ کی محبت سے الگ ہو کر سنیاسی لوگ فقیر ہو کر رات دن نجات کی تدبیر میں مشغول رہتے ہیں +

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं तस्यां सर्ववेदसं हुत्वा ब्राह्मणः प्रव्रजेत् ॥ १ ॥ यजुर्वेद ब्राह्मणे ॥

प्राजापत्यां निरूप्येष्टिं सर्ववेदसदक्षिणाम् ।
आत्मन्यग्नीन्समारोप्य ब्राह्मणः प्रव्रजेद्गृहात् ॥ २ ॥

यच्छेद्वाङ्मनसी प्राज्ञस्तद्यच्छेज्ज्ञान आत्मनि।
ज्ञानमात्मनि महति नियच्छेत्तद्यच्छेच्छान्त आत्मनि।
कठ० । वल्ली० ३ । मं० १३ ॥ کٹھ ۱-۳-۱۳

عقلمند سنیاسی زبان اور دل کو ادھرم سے روک کر ان کو علم و معرفت اور آتما کے گیان میں لگائے۔ اور اس علم و معرفت اور اپنی آتما کو پرمیشور میں لگائے اور اس گیان (علم و معرفت) کو برقرار مطلق آتما (پرماتما) میں قائم کرے ٭

परीक्ष्य लोकान् कर्मचितान् ब्राह्मणो निर्वेदमायान्नास्त्यकृतः कृतेन। तद्विज्ञानार्थं स गुरुमेवाभिगच्छेत् समित्पाणिः श्रोत्रियं ब्रह्मनिष्ठम्॥ मुण्ड० १ । खण्ड० २ मं० १२॥ منڈک ۱-۲-۱۲

یہ دیکھ کر کہ تمام دُنیوی عیش و راحت کرم (اعمال) سے حاصل ہوتے ہیں۔ برہمن یعنی سنیاسی ویراگ اختیار کرے۔ کیونکہ اکرت پرمیشور (فعل و حواس سے بالاتر ہستی) کرت یعنی محض عمل سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے کچھ نذر کے طور پر ہاتھ میں لے کر وید کے ماہر اور پرمیشور کو جاننے والے گرو کے پاس علم و معرفت حاصل کرنے کے لئے جاوے۔ اور وہاں جاکر تمام شکوک کو مٹا دے۔ لیکن (جن لوگوں کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے) اُن کی صحبت ترک کر دے ٭

अविद्यायामन्तरे वर्तमानाः स्वयंधीराः पण्डितम्मन्यमानाः। जङ्घन्यमानाः परियन्ति मूढा अन्धेनैव नीयमाना यथान्धाः॥ अविद्यायां बहुधा वर्तमाना वयं कृतार्था इत्यभिमन्यन्ति बालाः। यत्कर्मिणो न प्रवेदयन्ति रागात् तेनातुराः क्षीणलोकाश्च्यवन्ते॥ ९॥ मुण्ड० १ । खं० २ । मं० ८ । ९॥ منڈک ۱-۲-۸-۹

جو بے علمی میں پھنسے ہوئے اپنے آپ کو عقلمند اور پنڈت مانتے ہیں۔ وے ادنیٰ حالت کو پانے والے بے وقوف اس طرح دکھ اٹھاتے ہیں۔ جس طرح اندھے اندھے کے پیچھے چل کر خراب و خستہ ہوتے ہیں۔ جو بے علمی میں بہت زیادہ پھنسے ہوئے کم عقل یہ سمجھتے ہیں کہ ہم زندگی کا مقصد پا گئے ہیں۔ مگر اس کو (مقصد زندگی یا خدا رسی کو)

سوال۔ یہ دو قسم کی بات کیوں کہتے ہو؟

سنیاس کی شرائط عام قاعدہ اور استثنائیں

۳ - جواب - دو قسم کی نہیں۔ کیونکہ جو بچپن میں دنیا کو چھوڑ کر دیہا دنیاوی مزوں میں پھنسے وہ سخت پاپی ہوتا ہے اور جو نہ پھنسے وہ نہایت نیک سچا آدمی ہے ۔

यदहरेव विरजेत्तदहरेव प्रव्रजेद्वनाद्वा गृहाद्वा ब्रह्मचर्य्यादेव प्रव्रजेत् ॥

یہ برہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جس دن ویراگ آجائے۔ اسی دن گھر (گرہستھ) یا جنگل (بان پرستھ آشرم) سے سنیاس لے لیوے ۔

سنیاس کا طریق ترتیب سے پہلے لکھا گیا۔ اور اب یہاں وکلپ یعنی استثنائیں بیان کی جاتی ہیں۔ یعنی یا ہے بان پرستھ آشرم سے سنیاس لیوے یا گرہستھ آشرم سے۔ اور تیسرا طریق یہ ہے کہ جو پورا عالم ضابطہ حواس۔ نفس پرستی کی خواہش سے آزاد سب کی بھلائی کرنے کی خواہش رکھنے والا آدمی ہو۔ وہ برہمچریہ آشرم ہی سے سنیاس لے لیوے اور ویدوں میں بھی "**यतयः ब्राह्मणस्य विजानतः**" اس قسم کے پدوں (الفاظ) سے سنیاس کی ہدایت پائی جاتی ہے ۔

नाविरतो दुश्चरितान्नाशान्तो नासमाहितः ।
नाशान्तमानसो वापि प्रज्ञानेनैनमाप्नुयात् ॥
कठ० । वल्ली २ । मं० २३ ॥ کٹھ ۲-۲-۲۳

جس نے بدچلنی نہیں چھوڑی۔ جس کو طبیعت کا قرار حاصل نہیں۔ جس کی آتما یکسو قائم نہیں ہوتی۔ اور جس کا دل یکسو یا تُر نہیں۔ وہ سنیاس لے کر بھی علم و معرفت سے پرمیشور کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے ۔

نوٹ ۱ بچپن سے مراد برہمچریہ آشرم سے ہے ۔

نوٹ جناب مترجم) ۲ ویراگ سے پاپ کے کاموں سے سخت نفرت ہو جانا مراد ہے ۔

۳ **यतयः** سے اندریوں (حواس کو ضبط میں رکھنے والے یوگی یا سنیاسی مراد ہیں) ۔

ब्राह्मणस्य विजानतः کے معنی "ایشور کے گیان (علم و معرفت) سے بہرہ ور برہم گیانی (برہمن) ہیں ۔

ہوئے جنگل میں بستے ہیں۔ وہ سے لازوال ہمہ جا موجود۔ نفع و نقصان سے بری پرمیشور کو پاکیزہ ہونے پر (پران دوار) سے حاصل کرکے مسرور ہوتے ہیں +

अभ्यादधामि समिधमग्ने व्रतपते त्वयि ।
व्रतञ्च श्रद्धां चोपैमीन्धे त्वा दीक्षितो अहम् ॥

यजुर्वेद ॥ अध्याय २० । मं० २४ ॥ یجروید ۲۰-۲۴

بان پرستھ کو واجب ہے۔ کہ یہ خواہش کرے کہ میں آگ میں ہوم کرکے اور دیکشا[1] پا کر برت یعنی سچائی پر عمل اور یقین حاصل کروں۔ بان پرستھ ہو وے بطرح طرح کی ریاضت۔ نیک صحبت یوگ ابھیاس[2] اور اچھے بچار سے علم اور پاکیزگی حاصل کرے اس کے بعد جب سنیاس لینے کی خواہش ہو تب عورت کو لڑکوں کے پاس بھیج دیوے اور پھر سنیاس لیوے +

یہ مختصر طور پر بان پرستھ کا طریقہ لکھا گیا +

سنیاس کا طریق

वनेषु च विहृत्यैवं तृतीयं भागमायुषः । منو ۶-۳۳
चतुर्थमायुषो भागं त्यक्त्वा सङ्गान् परिव्रजेत् ॥ म० ६।३३

کس عمر میں سنیاسی ہو

۳۳- اس طرح جنگل میں عمر کے تیسرے حصے یعنی پچاسویں برس سے پچھترویں برس تک بان پرستھ رہ کر عمر کے چوتھے حصے میں تعلقات کو چھوڑ کر پری وراٹ یعنی سنیاسی ہو جاوے +

سوال- اگر کوئی گرہ آشرم اور بان پرستھ آشرم نہ کرکے سنیاس آشرم کو اختیار کرے- اس کو پاپ ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب- ہوتا ہے۔ اور نہیں بھی ہوتا +

[1] دیکشا سے ڈگری مراد ہے۔ کسی خاص آشرم میں شامل ہونے کی لیاقت تصدیق ہو کر دیکشا (سند) دی جاتی تھی +

[2] یوگ سے آتما کو پرمیشور کے دھیان میں لگانا اور ایشور کو پانا مراد ہے اور ابھیاس کے معنی مشق ہیں۔ اس لئے یوگ ابھیاس سے وہ ریاضت یا مشق مراد ہے جو ایشور کو پانے یا اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے (مترجم) +

وقت میں برہمن۔ کشتری اور ویش گرہ آشرم میں رہکر مستقل ارادہ کرکے اسی واس پرستھ ہی غالب ہوکر جنگل میں جا رہے۔ مگر جب گرہستی کے سر کے بال سفید اور بدن کی کھال ڈھیلی پڑ جائے اور پوتا بھی ہو گیا ہو تب جنگل میں جاکر رہے ۳۔ گاؤں کے کھانے پینے کا سامان اور پوشاک وغیرہ سب عمدہ عمدہ چیزیں ترک کرکے عورت کو لڑکوں کے پاس چھوڑ یا اپنے ساتھ لیکر بن (جنگل) میں قیام کرے ۴۔ اگنی ہوتر کا تمام سامان ساتھ لیکر گاؤں سے نکل جو اس کو ضبط میں رکھتا ہوا آرنیہ (جنگل) میں جا رہے ۴۔

[illegible]

۴۔ طرح طرح کے سامان (سامک) وغیرہ اناج اچھے اچھے ساگ۔ جڑیں۔ پھول پھل کند وغیرہ سے مذکورۂ بالا پنچ مہا یگیوں کو کرے۔ اور انہیں سے اتتھی (مہمانوں) کی خدمت اور اپنا بھی گذارا کرے ۵۔

स्वध्याये नित्ययुक्तः स्याद्दान्तो मैत्रः समाहितः।
दाता नित्यमनादाता सर्वभूतानुकम्पकः॥ १॥
अप्रयत्नः सुखार्थेषु ब्रह्मचारी धराशयः।
शरणेष्वममश्चैव वृक्षमूलनिकेतनः॥ मनु० ६।८।२६॥

منو ۶۔۸۔۲۶

سوادھیائے یعنی پڑھنے پڑھانے میں ہمیشہ مصروف رہے۔ اپنے آتما کو قابو میں رکھے۔ اور سب کا دوست ضابط الحواس۔ علم وغیرہ کا دان دینے والا اور سب پر رحم کرنے والا ہووے۔ کسی سے کچھ بھی نہ لیوے۔ اور ہمیشہ ایسا ہی برتاؤ رکھے ۱۔ راحت جسمانی کے لئے حد سے زیادہ کوشش نہ کرے بلکہ برہمچاری رہے یعنی اگرچہ اپنی عورت ساتھ ہو تاہم اُس کے ساتھ نفسانی حرکت کچھ نہ کرے۔ زمین پر سووے۔ اپنی جگہ یا اپنی چیزوں میں ممتا (محبت) نہ کرے۔ اور درخت کی جڑ میں قیام کرے ۲۔

तपःश्रद्धे ये ह्युपवसन्त्यरण्ये शान्ता विद्वांसो भैक्षचर्यां चरन्तः। सूर्यद्वारेण ते विरजाः प्रयान्ति यत्रामृतः स पुरुषो ह्यव्ययात्मा॥ मुण्ड० २।खं० २।मं० ११॥ منڈک

جو شانت[1] عالم لوگ جنگل میں تپ (ریاضت) دھرم کی پابندی اور سچائی میں اعتقاد رکھتے ہوئے اور جو کوئی کچھ بھکشا (کھانے کی چیز) دیوے اُسی سے گذارا کرتے

[1] جن کی طبیعت میں اضطراب نہ ہو (از جانب مترجم)۔

پانچواں باب

دربارۂ بان پرستھ اور سنیاس

ब्रह्मचर्याश्रमं समाप्य गृही भवेत् गृही भूत्वा वनी भवेद्वनी भूत्वा प्रव्रजेत्॥ श० कां० १४॥ ॥ شتپتھ

بان پرستھ کا وقت | انسانوں کو واجب ہے کہ برہمچریہ آشرم کو پورا کر کے گرہست میں داخل ہوں۔ اور اس کے بعد بان پرستھ اختیار کریں۔ بعد ازاں سنیاسی ہو جائیں۔ انھوں کی ترتیب اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

एवं गृहाश्रमे स्थित्वा विधिवत्स्नातको द्विजः।
वने वसेत्तु नियतो यथावद्विजितेन्द्रियः॥ १॥
गृहस्थस्तु यदा पश्येद्वलीपलितमात्मनः।
अपत्यस्यैव चापत्यं तदारण्यं समाश्रयेत्॥ २॥
संत्यज्य ग्राम्यमाहारं सर्वं चैव परिच्छदम्।
पुत्रेषु भार्यां निःक्षिप्य वनं गच्छेत्सहैव वा॥ ३॥
अग्निहोत्रं समादाय गृह्यं चाग्निपरिच्छदम्।
ग्रामादरण्यं निःसृत्य निवसेन्नियतेन्द्रियः॥ ४॥
मुन्यन्नैर्विविधैर्मेध्यैः शाकमूलफलेन वा। منو ۶-۵-۱۰
एतानेव महायज्ञान्निर्वपेद्विधिपूर्वकम्॥ ५॥ मनु० ६।५–१०।

اس طرح سناتک یعنی برہمچریہ آشرم کے بعد گرہ آشرم کو اختیار کرنے والا۔

گرہ آشرم کی مذمت کرنے والا مذموم اور تعریف کرنے والا تعریف کے لایق ہے۔

۱۵۳ - جتنا کچھ کاروبار دُنیا میں ہے۔ اُس کا سہارا گرہ آشرم ہے۔ اگر یہ گرہ آشرم نہ ہوتا تو اولاد کے نہ ہونے سے برہمچریہ بان پرستھ۔ اور سنیاس آشرم کہاں سے ہو سکتے۔ جو کوئی گرہ آشرم کی برائی کرتا ہے۔ وہی بُرا ہے۔ اور جو تعریف کرتا ہے۔ وہی قابل تعریف ہے۔ لیکن گرہ آشرم میں راحت ملتی ہے۔ جب عورت اور مرد دونوں باہم خوش علم منتی اور سب قسم کے کاموں سے واقف ہوں۔ گویا تب ہی گرہ آشرم کی راحت کا اعلے سبب برہمچریہ اور پیچھے بیان کیا ہوا سویمبر بیاہ ہے +

یہ مختصر طور پر سماورتن۔ بیاہ اور گرہ آشرم کے بارہ میں ہدایت لکھ دی۔ اسکے آگے بان پرستھ اور سنیاس کے بارہ میں لکھا جائے گا +

شری مد سوامی دیانند سرسوتی
کی شستہ عبارت سے آراستہ
تصنیف ستیارتھ پرکاش کا چوتھا
باب دربیان گرہ آشرم ختم ہوا +

اس لئے لایعنی کہانیوں سے پُر کتب بناتے ہیں +

کچھ کچھ خلافِ وید شلوکوں کو چھوڑ کر منوسمرتی ہی وید کے مطابق ہے۔ اور کوئی سمرتی نہیں۔ ایسا ہی دیگر کتابوں کا حال سمجھ لو +

گرہست آشرم کی فضیلت ۱۵۲۔ سوال۔ کون آشرم سب سے چھوٹا ہے یا بڑا +

جواب۔ اپنے اپنے فرائض کے لحاظ سے سب بڑے ہیں۔ لیکن

यथा नदीनदाः सर्वे सागरे यान्ति संस्थितिम् ।
तथैवाश्रमिणः सर्वे गृहस्थे यान्ति संस्थितिम् ॥ १ ॥
मनु० ॥ ६ । ९० ॥ منو۔۶۔۹۰

यथा वायुं समाश्रित्य वर्तन्ते सर्वजन्तवः ।
तथा गृहस्थमाश्रित्य वर्तन्ते सर्व आश्रमाः ॥ १ ॥
यस्मात्त्रयोऽप्याश्रमिणो दानेनान्नेन चान्वहम् ।
गृहस्थेनैव धार्यन्ते तस्माज्ज्येष्ठाश्रमो गृही ॥ २ ॥
स संधार्यः प्रयत्नेन स्वर्गमक्षयमिच्छता । منو۔۳۔۷۷۔۷۹
सुखं चेहेच्छता नित्यं योऽधार्यो दुर्बलेन्द्रियैः ॥ ३ ॥ मनु०

جیسے ندیاں اور بڑے بڑے دریا تب تک چلتے رہتے ہیں جب تک کہ سمندر میں پہنچ نہیں جاتے۔ ویسے گرہست ہی کے سہارے سے سب آشرم قائم رہتے ہیں + منو۔ جس طرح تمام جاندار ہوا کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح بغیر اس آشرم کے کسی آشرم کا کوئی کاروبار پورا نہیں ہوتا + چونکہ برہمچاری۔ بان پرستھ اور سنیاسی تینوں آشرموں کو دان اور اناج وغیرہ دے کر ہر روز گرہست ہی سہارا دیتا ہے۔ اس لئے گرہست جیشٹھ بڑا آشرم ہے یعنی سب کاروبار میں دھرندھر تمام آشرموں کا گزارہ کرانے والا ہے + (منو۔۳۔۷۷ و ۷۸)

اس لئے جو موکش اور دنیوی راحت کی خواہش کرتا ہو، وہ پوری قابلیت سے گرہست آشرم میں داخل ہو جو کہ آشرم کمزور اندریوں والے ڈرپوک اور کمزور آدمیوں کے حاصل کرنے کے لائق نہیں۔ اس کو قابلیت کے ساتھ اختیار کرنا چاہئے (منو۔۳۔۷۹) +

ان جعلی شلوکوں پر اعتراضات ہیں

۱۵۰ ۔ اگر بدکار دوج کو نیک اور نیکوکار شودر کو ادنےٰ مانیں۔ تو اس سے بڑھ کر طرفداری بے انصافی اور ادھرم کیا ہوگا۔ کیا جیسے دودھ دینے والی یا نہ دینے والی گائے گوالوں کے پرورش کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ ویسے کمہار وغیرہ کے لئے گدھی کی پرورش نہیں ہوتی۔ اور یہ مثال بھی صادق نہیں آتی۔ کیونکہ دوج اور شودر ایک ہی قسم کے انسان ہیں۔ اور گائے اور گدھی علیحدہ قسم کے جانور ہیں۔ اگر بالفرض جنس حیوانی کے لحاظ سے اس مثال کا ایک جزو (تمثیل کا) ٹھیک مل بھی جائے تو بھی اس کا مطلب ٹھیک درست نہیں۔ اس واسطے یہ شلوک عقلاء کی تسلیم کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے جبکہ اشوامیدھ یعنی گھوڑے کو مار کر گومیدھ گائے کو مار کر ہوم کرنا ہی وید کی ہدایت کے مطابق جائز نہیں ہے۔ تو اُن کی بابت کل یگ میں ممانعت کرنا وید کے برخلاف کیوں نہیں؟

اگر کل یگ میں اس مذموم فعل کی ممانعت مانی جائے۔ تو تریتا وغیرہ میں ہدایت سمجھی جائے گی۔ مگر ایسے خراب کام کا ست یگ (نیک زمانہ) میں ہونا بالکل ناممکن ہے۔ اور سنیاس کی وید وغیرہ شاستروں میں ہدایت ہے اُس کی ممانعت کرنا بے بنیاد ہے۔ جب گوشت کی ممانعت ہے تو ہمیشہ ہی ممانعت ہے۔ جب دیور سے اولاد پیدا کرنا ویدوں میں لکھا ہے تو اس شلوک کا مصنف کیوں بکواس بکتا ہے؟

اگر نشٹے یعنی خاوند کسی دور دراز ملک کو چلا گیا ہو۔ گھر میں عورت نیوگ کر لے۔ اُسی وقت بیاہتا خاوند آ جائے تو وہ کس کی عورت ہو؟ اگر کوئی کہے کہ بیاہے خاوند کی تو ہم نے مانا۔ لیکن یہ انتظام پاراشری میں تو نہیں لکھا۔ کیا عورت کے پانچ ہی مصیبت کے موقع ہیں؟ اگر بیمار پڑا ہو یا لڑائی ہو گئی ہو۔ اس قسم کی مصیبت کے موقع پانچ سے بھی زیادہ ہیں۔ اس لئے ایسے ایسے شلوکوں کو کبھی نہ ماننا چاہئے۔

وید کے برخلاف کسی کتاب کو نہیں ماننا چاہئے۔ منوسمرتی سوائے جعلی شلوکوں کے

۱۵۱ ۔ سوال ۔ کیوں جی تم پاراشری کے قول کو بھی نہیں مانتے؟

جواب ۔ چاہے کسی کا قول ہو۔ لیکن وید کے برخلاف ہونے سے نہیں مانتے اور یہ پاراشر کا قول بھی نہیں۔ کیونکہ بعض لوگ برہموواچ (برہما بولا) وسشٹھوواچ (وسشٹھ بولا) راموواچ (رام بولا) شیوواچ (شیو بولا) وشنوواچ (وشنو بولا) دیوی واچ (دیوی بولی) اس طرح نیک آدمیوں کے نام لکھ کر کتابوں کی تصنیف کیا کرتے ہیں کہ سب کی تعظیم کے لائق آدمیوں کے نام سے ان کتابوں کو کل دنیا مان لے اور ہمارا کافی گذارہ بھی ہو جائے۔

گرہستی کو دوست دشمن سے کیسے برتنا چاہئے

۱۴۸- اپنے ماں- باپ- ساس- سُسر کی خدمت کریں- دوست اور ہمسایہ- راجا- فاضل- حکیم اور نیک مردوں سے محبت کریں اور جو بدمعاش اور شریر ہوں- اُن سے اُپیکشا یعنی کینہ چھوڑ کر اُن کی اصلاح کی کوشش کیا کریں +

جہاں تک ہو سکے وہاں تک محبت سے اپنے بچوں کے عالم اور تربیت یافتہ بننے بنانے میں دولت وغیرہ کو خرچ کر کے اُن کو پورے عالم اور تربیت یافتہ بنا دیں اور دھرم کے کام کر کے موکش (نجات) کی بھی تدابیر کیا کریں- کہ جس کے حصول سے سرور اور راحت حاصل ہو +

جعلی شلوک نہ ماننے چاہئیں

۱۴۹- ایسے ایسے شلوکوں کو نہ مانیں + جیسے:-

पतितोऽपि द्विजः श्रेष्ठो न च शूद्रो जितेन्द्रियः ।
निर्दुग्धा चापि गौः पूज्या न च दुग्धवती खरी ॥
अश्वालम्भं गवालम्भं सन्यासं पलपैत्रिकम् ।
देवराच्च सुतोत्पत्तिं कलौ पञ्च विवर्जयेत् ॥
नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीबे च पतिते पतौ ।
पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते ॥

یہ من گھڑت پراشری کے شلوک ہیں-

ترجمہ منجانب مترجم

بدمعاش دوج بھی اچھا ہے- نیک چلن شودر ہو تو وہ بھی اچھا نہیں +
کیونکہ دودھ نہ دینے والی گائے قابل قدر ہے اور دودھ دینے والی گدھی قابل قدر نہیں +
گھوڑے کو مار کر یگیہ میں ڈالنا- گائے کو مار کر ہون میں ڈالنا- سنیاس- ماس کا پنڈ دینا- دیور سے اولاد پیدا کرنا- کلجگ میں یہ پانچوں باتیں ممنوع ہیں + خاوند کے غائب ہو جانے پر- موت پر- سنیاسی ہونے پر- مخنث ہونے پر- خارج کئے جانے پر- عورتوں کو ان پانچ تکلیفات میں دوسرے خاوند کی اجازت ہے +

بیاہ کرنے کی ضرورت اور اس کے فوائد اور فری لو* کی تردید

۴۵ ۔ سوال ۔ بیاہ کیوں کرنا ۔ کیونکہ اس سے مرد عورت کو بندش میں پڑ کر بہت تنگ ہونا اور دکھ بھوگنا پڑتا ہے اس لئے جس کے ساتھ جس کی محبت ہو ۔ تب تک تعلق رکھیں ۔ جب محبت چھوٹ جائے تو چھوڑ دیں +

جواب ۔ یہ حیوانوں پرندوں کا طریقہ ہے ۔ انسانوں کا نہیں ۔ اگر انسانوں میں بیاہ کا قاعدہ نہ رہے ۔ تو سب گرہست آشرم کے اچھے اچھے کام خراب ہو جائیں ۔ کوئی کسی کی خدمت بھی نہ کرے اور بھاری زناکاری بڑھ کر سب بیمار کمزور اور کم عمر ہو کر جلد جلد مر جائیں ۔ کوئی کسی سے خوف یا شرم نہ کرے گا ۔ بڑھاپے میں کوئی کسی کی خدمت بھی نہیں کرے گا ۔ اور بھاری زناکاری بڑھ کر سب مریض کمزور اور کم عمر ہو کر خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جائیں ۔ کوئی کسی کی جائداد کا مالک یا وارث بھی نہ ہو سکے گا ۔ اور نہ کسی کا کسی چیز پر دیر تک اختیار رہے گا ۔ اس قسم کی خرابیوں کے رفع کرنے کے لئے شادی ہی ہونا بالکل درست ہے +

عورت کے حاملہ ہونے کے وقت اگر دونوں کے باعث رہا نہ جائے تو کیا کرنا چاہئے

۴۶ ۔ سوال ۔ جب ایک بیاہ ہوگا ۔ ایک مرد کے لئے ایک عورت اور ایک عورت کے لئے ایک مرد رہے گا اس عرصہ میں عورت حاملہ ۔ دائم المریض یا مرد دائم المریض ہو جائے اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے تو پھر کیا کریں +

جواب ۔ اس کا جواب نیوگ کے مضمون میں دے چکے ہیں ۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جائے تو کسی سے نیوگ کرکے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے ۔ لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں +

چاروں قسم کے پرشارتھ سے گرہستی لوگ سب کام سرانجام دیتے ہیں

۴۷ ۔ جہاں تک ہو سکے نا حاصل شدہ چیز کی خواہش، حاصل کردہ کی حفاظت اور محفوظ کی ترقی ۔ ترقی کردہ دولت کا خرچ خلق اللہ کی بہبودی میں کیا کریں +

سب قسم کے یعنی اپنے اپنے ورن آشرم کے کاموں کو مذکورہ بالا طریق سے بڑے شوق و کوشش کے ساتھ تن من دھن لگا کر ہمیشہ سب کی بھلائی کے خیال سے کیا کریں +

---

* فری لو یعنی آزادانہ محبت ۔ مترجم +

لڑکے نہ ہوں۔ تو گیارھویں برس تک اور جو بدکلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی اُس عورت کو چھوڑکر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے ۔ ۔ ۔ +

ویسے ہی اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو۔ تو عورت کو چاہئیے کہ اُس کو چھوڑکر دوسرے مرد سے نیوگ کرا کے اولاد پیدا کر کے اُسی بیاہے خاوند کے وارث اولاد کرلے +

متذکرہ بالا حوالوں اور دلیلوں کے مطابق

سو بیہ بیاہ اور نیوگ سے اپنے اپنے خاندان کی ترقی کریں +

نیوگ والے سے نیوگ کے پیدا شدہ لڑکا اسی طرح باپ کا وارث ہوگا جیسے شادی سے پیدا شدہ

۱۴۱۔ جیسا "اَورس" یعنی بیاہے خاوند سے پیدا شدہ لڑکا باپ کی جائداد کا مالک ہوتا ہے ویسے ہی "کھیترج" یعنی نیوگ سے پیدا ہوئے لڑکے بھی مرے باپ کے وارث ہوتے ہیں +

بے بہا بیج کو دوسرے کے کھیت میں بوتا ہے اس سے بڑھ کر جاہل کون ہے

۱۴۲۔ اب اِس پر عورت اور مرد کو دھیان رکھنا چاہئیے کہ ویرج اور رج کو بے بہا سمجھیں۔ جو کوئی اس بیش قیمت چیز کو بیگانی عورت۔ رنڈی یا بُرے مردوں کی صحبت میں کھوتے ہیں۔ وہ بڑے بے عقل ہوتے ہیں۔ کیونکہ کسان یا مالی جاہل ہوکر بھی اپنے کھیت یا باغیچہ کے سوائے اور کہیں بیج نہیں بوتے۔ جبکہ معمولی بیج اور جاہل کا ایسا دستور ہے۔ تو جو شخص سب سے اعلےٰ انسانی جسم کے درخت کے بیج کو بُرے کھیت میں کھوتا ہے۔ وہ بڑا ہی بے وقوف کہاتا ہے۔ کیونکہ اس کا پھل اُس کو نہیں ملتا۔ اور۔

"आत्मा वै जायते पुत्रः"

یہ براہمن گرنتھ کا قول ہے

अङ्गादङ्गात्सम्भवसि हृदयादधिजायसे । نرکت ۳-۴

आत्मा वै पुत्रनामासि स जीव शरदः शतम् ॥ निरु० ३ । ४ ।

ایک طرح سے بیٹا باپ کا آتما ہوتا ہے اس کا ثبوت

۱۴۳۔ اے فرزند! تو عضو عضو سے پیدا ہوئے ویرج سے اور دل سے پیدا ہوتا ہے اس لئے تو میرا آتما ہے۔ مجھ سے پہلے مت فوت ہو۔ بلکہ سو برس تک زندہ رہ +

بیگانے مرد یا عورت سے فعل کرنا بھاری گناہ ہے

۱۴۴۔ جس سے ایسے ایسے نیک نہاد اور بلند خیال انسانوں کے جسم پیدا ہوتے ہیں۔ اُس کو رنڈی وغیرہ بُرے کھیت میں بونا یا خراب بیج اچھے کھیت میں ڈلوانا بڑا بھاری گناہ ہے +

جواب - جیسے بھی ہوتا ہے +

अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत् ॥ ऋ० मं० १० । सू० १० । मं० १०
رگ ۱۰-۱۰-۱۰

جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو - تب اپنی عورت کو اجازت دے - کہ اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر - کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہو سکے گی - تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے - لیکن اس بیاہے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کمر بستہ رہے - ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ میں پھنس کر اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو - تب اپنے خاوند کو اجازت دے - کہ اے مالک آپ اولاد کی امید مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کیجئے +

اس بارہ میں تواریخی واقعات

۱۳۹ - جیسا کہ پانڈو راجا کی عورت - کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا - اور جیسا ویاس جی نے چتر انگد اور وچتر ویرج کے مرجانے پر اُن اپنے بھائیوں کی عورتوں سے نیوگ کر کے امبیکا امبالے وحضرت دھرت راشٹر اور امبالکا سے پانڈو اور داسی سے ودُر کو پیدا کیا - اس قسم کے تاریخی واقعات بھی اس بارہ میں ثبوت ہیں +

प्रोषितो धर्मकार्यार्थं प्रतीक्ष्योऽष्टौ नरः समाः ।
विद्यार्थं षड् यशोऽर्थं वा कामार्थं त्रींस्तु वत्सरान् ॥ १ ॥
वन्ध्याष्टमेऽधिवेद्याब्दे दशमे तु मृतप्रजा । منو ۹-۷۶-۸۱
एकादशे स्त्रीजननी सद्यस्त्वप्रियवादिनी ॥ मनु० ९।७६।८१ ॥

اس بارہ میں منو جی کے شلوک

۱۴۰ - اگر بیاہا خاوند دھرم کی غرض سے غیر ملک میں گیا ہو - تو بیاہی عورت آٹھ برس اور اگر علم و نیک نامی کے لئے گیا ہو - تو چھ برس اور دولت وغیرہ مقصد کے لئے گیا ہو - تو تین برس تک انتظار کر کے پھر نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے +

جب شادی شدہ خاوند آوے - تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق ہو جاوے - ویسے ہی مرد کے لئے بھی قاعدہ ہے کہ -

عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (بیاہ سے آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھہرے) - اولاد ہو کر مر جائے - تو دسویں برس - جب جب اولاد ہو - تب تب لڑکیاں ہی ہوں

ان وید کے حوالجات سے برخلاف معنی ہوں گے۔ کیونکہ تمہارے ترجمے سے دوسرے خاوند کا کرنا ہی نہیں ہو سکتا ٭

देवराद्वा सपिण्डाद्वा स्त्रिया सम्यङ् नियुक्तया ।
प्रजेप्सिताधिगन्तव्या सन्तानस्य परिक्षये ॥ १ ॥
ज्येष्ठो यवीयसो भार्यां यवीयान्वाग्रजस्त्रियम् ।
पतितौ भवतो गत्वा नियुक्तावप्यनापदि ॥ २ ॥
औरसः क्षेत्रजश्चैव ॥ ३ ॥ मनु० ९ ॥ ५९ । ५८ । १६९ ॥ منو ۹-۵۹-۵۸-۱۶۹

منو کے تین پرمان نیوگ کے بارہ میں

۱۴۷- یہ سب منوجی نے لکھا ہے کہ سپنڈ یعنی خاوند کی چھ پشتوں میں خاوند کے چھوٹے یا بڑے بھائی یا اپنی ذات والے نیز اپنے سے اعلےٰ ذات والے مرد سے بیوہ عورت کا نیوگ ہونا چاہیئے۔ بشرطیکہ وہ رنڈوا مرد یا بیوہ عورت اولاد پیدا کرنے کی خواہش کرتے ہوں۔ تب نیوگ ہونا مناسب ہے اور جب اولاد بالکل نہ رہے۔ تب نیوگ ہو ٭

اگر آپت کال یعنی پیدائش اولاد کی خواہش (ضرورت) کے بغیر بڑے بھائی کی عورت سے چھوٹے کا اور چھوٹے کی عورت سے بڑے بھائی کا نیوگ ہو۔ اور نیز اولاد پیدا ہو جانے پر دوبارہ وے نیوگ شدہ آپس میں صحبت کریں۔ تو اپنے دھرم سے گرے ہوئے سمجھے جائیں ٭

مطلب یہ کہ ایک نیوگ میں دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہے۔ اس کے پیچھے صحبت نہ کریں۔ اور اگر دونوں کے لئے نیوگ ہوا ہو تو چوتھے حمل تک ٭

حاصل کلام مذکورۂ بالا طریق سے دس اولاد تک ہو سکتے ہیں۔ پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے۔ اس سے پتت یعنی گرے ہوئے گنے جاتے ہیں ٭

اور اگر بیاہی عورت مرد بھی دسویں حمل سے زیادہ صحبت کریں۔ تو شہوت پرست اور لایق مذمت ہوتے ہیں۔ یعنی بیاہ یا نیوگ اولاد ہی کے لئے کئے جاتے ہیں لہٰذا مقصد شہوت رانی کے لئے نہیں ٭

خاوند کی زندگی میں بھی نیوگ ہو سکتا ہے

۱۴۸- سوال- نیوگ مرے پیچھے ہی ہوتا ہے یا خاوند کے جیتے بھی؟

تیسرے وید منتر کا پرمان

۱۳۴ - اے پتی اور دیور کو دکھ نہ دینے والی عورت اس گرہست آشرم میں ترچیوانوں کے ساتھ بھلائی کرنے والی - اچھی طرح دھرم کے اصول پر عمل کرنے والی خوبصورت تمام شاستروں کو جاننے والی - اولاد پیدا کرنے والی - بہادر لڑکوں کے جننے والی - دیور کی خواہش کرنے والی - سکھ کے دینے والی - پتی یا دیور کو حاصل کرکے گرہست کے متعلق جو اگنی ہوتر ہے اس کو عمل میں لا +

तामनेन विधानेन निजो विन्देत देवरः ॥ मनु ९ । ६९ ॥

اسی بارہ میں منو کا پرمان

منو ادھیائے ۹ - ۶۹

۱۳۵ - جو کنواری عورت بیوہ ہو جائے تو خاوند کا حقیقی چھوٹا بھائی بھی اس سے بیاہ کر سکتا ہے +

عورت و مرد کتنے نیوگ کر سکتے ہیں اور شادی شدہ و نیوگ شدہ خاوندوں کے کیا نام ہوتے ہیں

۱۳۶ - سوال - ایک عورت یا مرد کتنے نیوگ کر سکتے ہیں - اور بیاہے اور نیوگ شدہ خاوندوں کے نام کیا ہوتے ہیں ؟

सोमः प्रथमो विविदे गन्धर्वो विविद उत्तरः ।
तृतीयो अग्निष्टे पतिस्तुरीयस्ते मनुष्यजाः ॥
ऋ० मं० १० । सू० ८५ । मं० ४० ॥

رگ ۱۰ - ۸۵ - ۴۰

اے عورت تجھ کو جو تیرا پہلا بیاہا خاوند ملتا ہے۔ اس کا نام کنوارپن وغیرہ اوصاف والا ہونے سے سوم ہے - جو دوسرا نیوگ سے حاصل ہوتا وہ گندھرو ایک عورت سے ہم بستری ہو چکنے سے گندھرو - جو دو کے پیچھے تیسرا خاوند ہوتا ہے۔ وہ بہت حرارت رکھنے سے اگنی نام والا اور جو تیرے چوتھے سے لیکر گیارھویں تک نیوگ سے خاوند ہوتے ہیں - وے منش نام سے موسوم ہوتے ہیں +

اور جیسے **[इमां त्वमिन्द्र]** اس منتر سے گیارھویں مرد تک عورت نیوگ کر سکتی ہے - ویسے مرد بھی گیارھویں عورت تک نیوگ کر سکتا ہے +

سوال - ایکا دش لفظ سے دس لڑکے اور گیارھواں خاوند کیوں نہ گنیں +

جواب - جو ایسا ترجمہ کرو گے تو

"विधवेव देवरम्" "देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते" "अदेवृघ्नि" और "गन्धर्वो विविद उत्तरः"

بیاہتا عورت مرد کہاں[1] رات اور کہاں[2] دن میں بسے تھے؟ کہاں[3] اشیاء کو حاصل کیا؟ اور کس وقت کہاں[4] رہتے رہے؟ تمہارے سونے کی جگہ (گھر) کہاں ہے؟ تم کون ہو یا کس ملک کے رہنے والے ہو؟

پہلے منتر کا نتیجہ ۱۳۱- اس سے یہ ثابت ہوا کہ اپنے ملک یا غیر ملک میں شادی شدہ مرد و عورت اکٹھے ہی رہیں۔ اور بیاہے خاوند کی مانند نیوگ شدہ خاوند کو حاصل کر کے بیوہ عورت بھی اولاد پیدا کر لے ✣

دیور لفظ کے معنی ۱۳۲- سوال۔ اگر کسی کا چھوٹا بھائی ہی نہ ہو۔ تو بیوہ نیوگ کس کے ساتھ کرے؟

جواب۔ دیور کے ساتھ۔ لیکن دیور لفظ کے معنی جیسے تم سمجھتے ہو ویسے نہیں۔ دیکھو نروکت میں ✣

देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते ॥ निरु० अ० ३ । खं० १५ ॥

نروکت ۳-۱۵

دیور اس کو کہتے ہیں۔ کہ جو بیوہ کا دوسرا خاوند ہوتا ہے۔ چاہے چھوٹا بھائی یا بڑا بھائی یا اپنے ورن یا اپنے سے اونچے ورن والا ہو۔ جس سے نیوگ کرے۔ اسی کا نام دیور ہے ✣

دوسرے منتر کے معنی ۱۳۳- اے بیوہ عورت تو اس مرے ہوئے خاوند کی امید چھوڑ کر باقی مردوں میں سے دوسرے زندہ خاوند کو حاصل کر۔ اور اس بات کا خیال اور یقین رکھ۔ کہ اگر تجھ بیوہ کے دوبارہ پانی گرہن یعنی نیوگ کرنے والے خاوند کے لئے نیوگ ہوگا۔ تو یہ پیدا شدہ بچہ اسی نیوگ کرنے والے خاوند کا ہوگا۔ اور اگر تو اپنے لئے نیوگ کرے گی۔ تو یہ اولاد تیری ہوگی۔ اسی طرح یقین رکھ۔ اور نیوگ کرنے والا مرد بھی اسی اصول کی پابندی کرے ✣

अदेवृघ्न्यपतिघ्नीहैधि शिवा पशुभ्यः सुयमाः सुवर्चाः ।
प्रजावती वीरसूर्देवृकामा स्योनेममग्निं गार्हपत्यं सपर्य ॥
अथर्व० । कां० १४ । अनु० २ । मं० १८ ॥ اتھرو ۱۴-۲-۱۸

نوٹ [1] یعنی دن میں کہاں رہا کرتے تھے یعنی کہاں کاروبار کرتے تھے [2] رات کہاں بسر کرتے تھے یعنی گھر کہاں تھا [3] اب کس ملک میں یا مقام پر کاروبار کرتے ہو [4] کس کس جگہ اور کب کب اور کیا کیا کاروبار کرتے ہے ✣

دوبارہ بالا طریق کا مدعا ۱۲۵- اس کا مدعا یہ ہے کہ دویج برابر یا افضل ورن کا چاہیئے۔ اپنے سے ادنےٰ ورن کا نہیں +

استری پُرش کی پیدائش کا مدعا ۱۲۶- عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے کہ دھرم سے یعنی وید کے حکم کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں +

دوجوں میں ایک ہی بار بیاہ ویدشاستر کے مطابق ہو سکتا ہے ۱۲۷- سوال- مرد کو نیوگ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ دوسرا بیاہ کرے گا +

جواب- ہم لکھ آئے ہیں۔ کہ دوجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے۔ دوسری بار نہیں +

کنوارے اور کنواری ہی کے بیاہ ہونے میں انصاف اور بیوہ عورت کے ساتھ کنوارے مرد اور کنواری عورت کے ساتھ رنڈوے مرد کے بیاہ ہونے میں بے انصافی یعنی پاپ ہے جیسے بیوہ عورت کے ساتھ مرد بیاہ نہیں کرنا چاہتا۔ ویسے ہی بیاہ شدہ یعنی عورت سے مجامعت کئے ہوئے مرد کے ساتھ کنواری بھی بیاہ کرنے کی خواہش نہ کرے گی +

نیوگ کی ضرورت کب محسوس ہو سکتی ہے ۱۲۸- جب بیاہ کئے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند نہ کرے گا۔ تب مرد اور عورت کو نیوگ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہی دھرم ہے کہ جیسے کے ساتھ ویسے ہی کا رشتہ ہونا چاہیئے +

نیوگ میں پرمان ۱۲۹- سوال- جیسے بیاہ کے لئے وید آدی شاستروں کی سند ہے ویسے نیوگ میں سند ہے یا نہیں؟

جواب- اس بارہ میں بہت سی سندیں دیکھو اور سنو +

कुहस्विद्दोषा कुह वस्तोरश्विना कुहाभिपित्वं करतः कुहोषतुः। को वां शयुत्रा विधवेव देवरं मर्यं न योषा कृणुते सधस्थ आ॥ ऋ० मं० १०। सू० ४०। मं० २॥

उदीर्ष्व नार्यभिजीवलोकं गतासुमेतमुप शेष एहि। हस्तग्राभस्य दिधिषोस्तवेदं पत्युर्जनित्वमभि संबभूथ॥ ऋ० मं० १०। सू० १८। मं० ८॥ رگ ۱۰-۱۸-۸

پہلے منتر کے معنی ۱۳۰- اے عورت مرد جیسے دیور کے ساتھ بیوہ کیا ہوا اور بیاہی عورت اپنے خاوند سے ہم بستری کرکے اولاد کو بہر طور پیدا کرتی ہے۔ ویسے تم دونوں

کے مطابق عورت و مرد کا فطرتی عمل ترک ہی نہیں سکتا بجز تارک الدنیا عالم باکمال اور یوگیوں کے +

کیا استقاط حمل سے بچہ کشی اور بیوہ عورت اور رنڈوے مردوں کی سخت تکلیف کو گناہ نہیں گنتے ہو؟ کیونکہ جب تک وے جوانی میں ہیں۔ دل میں اولاد کی پیدائش اور شہوت کی خواہش رکھنے والوں اور سرکار یا برادری کے قاعدے سے رکاوٹ ہونے پر خفیہ خفیہ بدفعل و چلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس زناکاری اور بدفعل کے روکنے کی ایک ہی عمدہ تدبیر ہے۔ کہ اگر نفس پر قادر رہ سکیں یعنی بیاہ یا نیوگ بھی نہ کریں تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو ایسے نہیں ہیں۔ اُن کا بیاہ اور آپت کال یعنی لاچاری کی حالتوں میں نیوگ ضرور ہونا چاہئے +

نیوگ اور بیاہ کے فوائد ۱۴۲۔ اس سے زناکاری کا کم ہونا۔ محبت سے عمدہ اولاد ہو کر انسانوں کی ترقی ہونا ممکن ہے اور حمل کا استقاط کرانا بالکل بند ہو جاتا ہے +

رذیل مردوں سے اعلےٰ عورت اور رنڈی وغیرہ رذیل عورتوں سے اعلےٰ مردوں کی زناکاری اعلےٰ خاندان کا کلنک اور نسل کا قطع ہونا۔ عورت مردوں کی تکلیف اور استقاط حمل وغیرہ بدفعلیوں کا بیاہ اور نیوگ سے دفعیہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے نیوگ کرنا چاہئے +

نیوگ کی رسومات ۱۴۳۔ سوال۔ نیوگ میں کیا کیا بات ہونی چاہئے؟

جواب۔ جیسے علانیہ بیاہ ویسے علانیہ نیوگ۔ جس طرح بیاہ میں نیک اشخاص کی صلاح اور دلہن دولہا کی رضامندی ہوتی ہے۔ ویسے نیوگ میں بھی ہونی چاہئے۔ یعنی جب عورت مرد کا نیوگ ہونا ہو۔ تب اپنے خاندان میں مرد عورتوں کے سامنے ظاہر کریں۔ کہ ہم دونوں اولاد پیدا کرنے کی غرض سے نیوگ کرتے ہیں۔ جب نیوگ کا مدعا پورا ہو جائیگا۔ تب ہمارا قطع تعلق ہوگا۔ اگر اس کے خلاف کریں۔ تو گناہگار اور ذات یا راجا کی سزا کے مستوجب ہوں۔ مہینے میں ایک بار گربھادھان کا کام کریں گے حمل کے قیام کے ایک برس بعد تک جدا رہیں گے +

نیوگ اپنے ورن یا اپنے سے افضل ورن والے مرد سے ہونا چاہئے ۱۴۴۔ سوال۔ نیوگ اپنے ورن میں ہونا چاہئے یا دیگر ورنوں کے ساتھ بھی +

جواب۔ اپنے ورن میں یا اپنے سے اونچے ورن والے مرد کے ساتھ یعنی ویش عورت ویش کھشتری اور براہمن مرد کے ساتھ۔ کھشترانی۔ کھشتری اور براہمن کے ساتھ براہمنی براہمن کے ساتھ نیوگ کر سکتی ہے +

عمل کر دس دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت دیتی ہے +

इमां त्वमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रां सुभगां कृणु ।
दशास्यां पुत्राना धेहि पतिमेकादशं कृधि ॥
ऋ० ॥ मं । १० सू० । ८५ । मं० । ४५ ॥ رگ۔ ۱۰۔ ۸۵۔ ۴۵

ویدمنتر کا بیان ۱۱۸ - اے ویریہ سینچنے کے قابل طاقتور مرد تو اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں دس اولاد پیدا کر اور گیارھویں عورت کو مان - اے عورت تو بھی بیاہے مرد یا نیوگ شدہ مردوں سے دس بچے پیدا کر اور گیارھویں خاوند کو سمجھ +

دس سے زیادہ اولاد پیدا کرنے کی خرابیاں ۱۱۹ - وید کے اس حکم کے مطابق برہمن، کھشتری - اور ویش ورن والی عورت اور مرد دس دس اولاد سے زیادہ پیدا نہ کریں، کیونکہ زیادہ کرنے سے اولاد کمزور، کم عقل، کم عمر ہوتی ہے اور عورت و مرد بھی کمزور، کم عمر اور بیمار ہو کر بڑھاپے میں بہت سا دکھ پاتے ہیں +

نیوگ زناکاری نہیں ہے ۱۲۰ - سوال - یہ نیوگ کی بات زناکاری کی مانند نظر آتی ہے +

جواب - جیسے بغیر بیاہے لوگوں کی مجامعت زناکاری ہوتی ہے - ویسے جو نیوگ شدہ نہیں ان کی زناکاری کہلاتی ہے - اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسا قاعدے کے مطابق بیاہ ہونے پر زناکاری نہیں کہلاتی - تو باقاعدہ نیوگ ہونے پر زناکاری نہ کہی جائیگی - جیسے ایک کی لڑکی کا دوسرے کے لڑکے کے ساتھ شاستر کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق بیاہ ہونے پر مجامعت میں زناکاری یا گناہ یا شرم نہیں ہوتا - ویسے ہی وید شاستروں کے فرمان کے مطابق نیوگ میں زناکاری گناہ اور شرم نہ ماننی چاہئے +

سوال - ہے تو ٹھیک لیکن یہ بیسوا کا سا کام نظر آتا ہے +

جواب - نہیں - کیونکہ رنڈی بازی میں کوئی مقررہ آدمی یا کوئی قاعدہ نہیں ہے اور نیوگ بیاہ کی مانند قاعدہ ہے - جیسے دوسرے کو لڑکی دینے اور بیاہ کے بعد دوسرے کے ساتھ جامعت میں شرم نہیں ہوتی - ویسے ہی نیوگ میں بھی نہ ہونی چاہئے - ہاں جو زناکار مرد یا عورت ہوتے ہیں - وے بیاہ ہونے پر بھی بدفعلی سے نہیں بچتے +

نیوگ کے کرنے میں گناہ نہیں بلکہ اس کے روکنے میں ہوتا ہے ۱۲۱ - سوال - ہم کو نیوگ کی بات میں گناہ معلوم ہوتا ہے +

جواب - اگر نیوگ کی بات میں گناہ مانتے ہو تو بیاہ میں گناہ کیوں نہیں مانتے؟ گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے - کیونکہ ایشور کے قاعدہ پیدائش کے

اُسی کا گوتر رہتا ہے ۔ اور اُسی کی جائداد کے وارث ہو کر اُسی گھر میں رہتے ہیں +

تیسرا ۔ بیاہی عورت مرد کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہے ۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا +

چوتھا ۔ بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت تک رہتا ہے ۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کاریہ کے بعد چھوٹ جاتا ہے +

پانچواں ۔ بیاہی عورت مرد باہم گھر کے کاموں کو سرانجام دینے میں کوشش کیا کرتے ہیں ۔ اور نیوگ شدہ عورت مرد اپنے اپنے گھر کے کام کیا کرتے ہیں +

بیاہ اور نیوگ کے قواعد مختلف ہیں

۱۲ ۔ سوال ۔ بیاہ اور نیوگ کے قواعد یکساں ہیں یا مختلف +

جواب ۔ کچھ تھوڑا سا فرق ہے ۔ جس قدر کہ اوپر کہہ آئے اور یہ (۶) کہ بیاہی عورت مرد ایک خاوند اور ایک ہی عورت مل کر دس اولاد پیدا کر سکتے ہیں

نیوگ شدہ چار تک اولاد پیدا کر سکتے ہیں

۱۳ ۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد دو یا چار سے زیادہ اولاد پیدا نہیں کر سکتے +

کنوارے کنواری کا نیوگ نہیں ہو سکتا

۱۴ ۔ (۷) ماسوا اس کے جیسے کنوارے اور کنواری ہی کا بیاہ ہوتا ہے ۔ ویسے جس کی عورت یا مرد مر جاتا ہے ۔ انہی کا نیوگ ہوتا ہے ۔ کنوارے کنواری کا نہیں +

نیوگ شدہ مرد و عورت سوائے رتودان کے اکٹھے نہیں رہ سکتے

۱۵ ۔ (۸) جس طرح بیاہی عورت مرد ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں ویسے نیوگ شدہ عورت مرد کا برتاؤ نہیں ۔ بلکہ بغیر رتودان* کے وقت کے اکٹھے نہ ہوں +

نیوگ شدہ عورت و مرد دوسرے حمل کے ٹھیرنے کے بعد قطع تعلق کر دیں

۱۶ ۔ (۹) اگر عورت اپنے لئے نیوگ کرے ۔ تو جب دوسرا حمل ٹھیر جائے ۔ اسی دن سے عورت مرد کا تعلق قطع ہو جاتا ہے ۔ اور اگر مرد اپنے لئے کرے ۔ تو بھی دوسرے حمل کے ٹھیرنے سے تعلق قطع ہو جاتا ہے ۔ لیکن وہی نیوگ شدہ عورت دو تین برس تک اُن لڑکوں کی پرورش کر کے نیوگ شدہ مرد کو دیدیوے +

نیوگ شدہ عورت و مرد کو کس طرح دس اولاد تک پیدا کرنیکی اجازت ہے

۱۷ ۔ گویا ایک بیوہ عورت دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار نیوگ شدہ مردوں کے لئے پیدا کر سکتی ہے ۔ اور ایک رنڈوا مرد بھی دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار بیوگان کے لئے پیدا کر سکتا ہے ۔ اسطرح

---

* (نوٹ) رتودان یا ریتودان وہ فعل ہے جو محض اولاد پیدا کرنے کے لئے اُس وقت کیا جاتا ہے ۔ جبکہ عورت حیض کی حالت سے نہا دھو کر پاک ہو جائے (مترجم) +

اور کھشتریہ ویش مرد (جن کی مباشرت ہو چکی ہو) کا پُنر وواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہئے ❖

حصہ ثانی کے نقص

۱۱۰- سوال - پُنر وواہ میں کیا نقص ہے؟

جواب - پہلا عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا۔ کیونکہ جب چاہے۔ تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق کر لیں گے ❖

دوسرا - جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں۔ تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اُڑا لیجانا اور ان کے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا ❖

تیسرا - بہت سے بھلے خاندانوں کا نام و نشان بھی مٹ کر اُن کی جائداد کا برباد ہو جانا۔

چوتھا - پتی برت اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں میں پُنر بیاہ یا ایک سے زیادہ بیاہ کبھی نہ ہونے چاہئیں ❖

سوال - جب قطع نسل ہو جائے۔ تب بھی اُس کا خاندان معدوم ہو جائیگا اور عورت و مرد زناکاری وغیرہ میں لگ کر اسقاط حمل وغیرہ بہت بدفعلیاں کرینگے۔ اس لئے پُنر بیاہ ہونا اچھا ہے ❖

جواب - نہیں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت مرد برہمچریہ میں قائم رہنا چاہیں۔ تو کوئی بھی خرابی برپا نہ ہوگی اور اگر خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے کسی اپنی ذات والے کا لڑکا گود لے لیں گے۔ اُس سے خاندان چلیگا اور زناکاری بھی نہ ہوگی۔ اور اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لیں ❖

پُنر بیاہ اور نیوگ میں فرق

۱۱۱- سوال - پُنر بیاہ اور نیوگ میں کیا فرق ہے؟

جواب - پہلا بیاہ کرنے میں لڑکی اپنے باپ کا گھر چھوڑ خاوند کے گھر جاتی ہے۔ اور اُس کا باپ سے زیادہ تعلق نہیں رہتا۔ مگر نیوگ کی صورت میں عورت اُسی بیاہے خاوند کے گھر میں رہتی ہے ❖

دوسرا - اُسی بیاہی عورت کے لڑکے اُسی بیاہے خاوند کے وارث ہوتے ہیں۔ مگر نیوگا عورت (جس نے نیوگ کیا ہو) کے لڑکے ویریہ داتا کے نہ بیٹے کہلاتے ہیں۔ (اور ان حالیکہ عورت نے نیوگ اپنی اولاد کے لئے کیا ہو) نہ اُس کا گوتر ہوتا ہے اور نہ اُس کا اختیار اُن لڑکوں پر رہتا ہے۔ بلکہ وے متوفی خاوند کے بیٹے کہلاتے ہیں۔

❖ (نوٹ) پتی برت سے خاوند کی حلف اور استری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے۔ مکرر بیاہ سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا۔ کہ

[illegible]

عورت و مرد کی جدائی کبھی نہ ہونی چاہئے

۱۰۶۔ عورت یا مرد کا بچھوڑا کبھی نہ ہونا چاہئے کیونکہ :۔

पानं दुर्जनसंसर्गः पत्या च विरहोऽटनम्। منو ۹-۱۳
स्वप्नोऽन्यगेहवासश्च नारीसन्दूषणानि षट्॥ मनु० ९।१३॥

(۱) شراب گوشت وغیرہ نشہ دار چیزوں کا پینا (۲) برے آدمیوں کی صحبت (۳) خاوند سے جدائی (۴) اکیلی ادھر ادھر بے فائدہ یا کھنڈی وغیرہ کے درشن کے بہانہ سے پھرتے رہنا (۵) دوسرے کے گھر میں جا کر سونا (۶) یا بود و باش اختیار کرنا یہ چھ عیب عورت کو داغ لگانے والے ہیں اور یہ مردوں کے بھی ایسے ہی ہیں ٭

خاوند اور عورت کی جدائی دو قسم کی ہوتی ہے

استری پرش کی جدائی کے اقسام اور اُن کے علاج

۱۰۷۔ اول کہیں کام کے لئے ممالک غیر میں جانا۔ اور دوسرے موت سے جدائی ہو جانی ٭

ان میں سے اول کا علاج یہی ہے کہ دور ملک میں سفر کے لئے جاوے۔ تو عورت کو بھی ساتھ رکھے۔ اس کا مدعا یہ ہے کہ بہت زمانہ تک جدائی نہ رہنی چاہئے ٭

پنر وواہ اور نیوگ کے متعلق سوال و جواب

۱۰۸۔ سوال۔ عورت اور مرد کے بہت بیاہ ہونے چاہئیں یا نہیں؟
جواب۔ ایک وقت میں نہیں ٭

سوال۔ کیا مختلف وقتوں میں ایک سے زیادہ بیاہ ہونے چاہئیں؟
جواب۔ ہاں۔ جیسے۔

सा चेदक्षतयोनिः स्याद्गतप्रत्यागतापि वा। منو ۹-۱۷۶
पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कारमर्हति॥ मनु० ९।१७६

دوجوں میں عقد ثانی کس حالت میں ہو سکتا ہے

۱۰۹۔ جس عورت یا مرد کا پانی گرہن مات سنسکار ہوا ہو مگر صحبت نہ ہوئی ہو (یعنی شادی ادا ہوئی ہو) اور صحبت نہ ہوا ہو۔ یعنی جو اکھشت یونی استری (باکرہ عورت) اور اکھشت ویریہ مرد ہو۔ اُن کا دوسری عورت یا مرد کے ساتھ پنر وواہ (مکرر ازدواج) ہونا چاہئے ٭

اس سے کیا نتیجہ نکلا کہ برہمن۔ کھشتری اور ویش دونوں میں اکھشت یونی عورت

حصولِ علم کے لئے پورا برہمچریہ ضروری ہے۔

۱۰۰ - ہمیشہ نیک چال پر چلنے والے نفس پر غالب اور دین کا ویرج کبھی نہیں خارج ہوتا۔ انہی کا برہمچریہ سچا۔ اور وے ہی عالم ہوتے ہیں +

برہمنوں یعنی استادوں کے خاص فرائض

۱۰۱ - اسلئے اُستاد اور طالب علموں کو نیک صفتوں والا ہونا چاہئے اُستاد ایسی کوشش کیا کریں۔ کہ جس سے شاگرد سچ بولنے۔ ماننے اور کرنے والے۔ مہذب۔ نفس پر غلبہ رکھنے والے۔ نیک خصلت۔ نیک چلن۔ اور جسم اور آتما کی پوری طاقت بڑھا کر سارے وید وغیرہ شاستروں کے جاننے والے ہوں۔ ہمیشہ اُن کی بدحرکات چھڑانے اور علم پڑھانے میں کوشش کیا کریں + اور طالب علم ہمیشہ نفس پر قادر۔ شانت۔ پڑھانے والوں سے محبت کرنے والے سوچنے کی عادت والے۔ محنتی ہو کر ایسی کوشش کریں۔ کہ جس سے پورا علم۔ پوری عمر۔ پورا دھرم اور کوشش کرنا آ جائے + وغیرہ +

یہ سب برہمن ورن کے کام ہیں +

کھشتریوں کے خاص فرائض

۱۰۲ - کھشتریوں کا فرض راج دھرم میں کہیں گے +

ویشیوں کے خاص فرائض

۱۰۳ - ویشیوں کے فرض یہ ہیں کہ ملکوں کی زبانیں سیکھنا کئی قسم کی تجارت کے طریقے۔ اُن کے نرخ جاننا بیچنا۔ خریدنا۔ ممالک غیر میں جانا۔ آنا فائدہ کے لئے کام کو شروع کرنا۔ مویشیوں کی پرورش اور زراعت کی ترقی ہوشیاری سے کرنی کرانی +

دولت کا بڑھانا۔ علم اور دھرم کی ترقی میں خرچ کرنا۔ راستگو ہو کر مکر و فریب چھوڑ کر سچائی کے ساتھ سب قسم کا بیوپار کرنا۔ اور سب چیزوں کی حفاظت ایسی کرنی کہ جس سے کوئی چیز تلف نہ ہونے پائے +

شودروں کے خاص فرائض

۱۰۴ - شودر سب خدمتوں میں ہوشیار۔ کھانا پکانے کے علم میں ماہر ہو۔ نہایت محبت سے دوجوں کی خدمت کر۔ انہی سے اپنی روزی بسر کرے۔ اور دوج لوگ اُس کے کھانے پینے۔ پوشاک۔ مکان۔ بیاہ وغیرہ میں جو کچھ خرچ ہو سب کچھ دیں۔ یا ماہوار تنخواہ دیا کریں +

چاروں ورن آپس میں کس طرح برتیں

۱۰۵ - چاروں ورنوں کو باہم محبت۔ نفع رسانی۔ نیک سلوک۔ رنج و راحت۔ نفع و نقصان میں ہم خیال ہو کر سلطنت اور رعیت کی ترقی میں دل و جان اور مال کو صرف کرتے رہنا چاہئے +

> کیسے انسان پڑھانے اور اُپدیش کرنے والے نہ ہونے چاہئیں یعنی بے وقوف کی علامات

۹ - ارتھ (۱) جس نے کوئی شاستر نہ پڑھا نہ سُنا۔ مگر نہایت مغرور۔ مفلس ہو کر بڑے بڑے خیالی پلاؤ پکانے والا۔ بغیر کام کئے چیزوں کے ملنے کی خواہش کرنے والا ہو۔ اُس کو عقلمند لوگ ابلہ یا مُوڑھ کہتے ہیں +

(۲) جو بغیر بُلائے مجلس یا کسی کے گھر میں داخل ہو۔ اعلےٰ مسند پر بیٹھنا چاہے۔ بغیر پُوچھے مجلس میں بہت بکے۔ نا قابلِ اعتبار چیز یا انسان میں اعتقاد رکھے۔ وہی ابلہ یعنی اور سب آدمیوں میں ادنےٰ کہا جاتا ہے +

جہاں ایسے آدمی اُستاد اُپدیشک۔ گرو۔ اور قابلِ عزت مانے جاتے ہیں۔ وہاں جہالت۔ ادھرم۔ ناشائستگی۔ مخالفت اور پھوٹ بڑھکر دکھ ہی بڑھ جاتا ہے +

اب طالب علموں کے علامات لکھتے ہیں +

आलस्यं मदमोहो च चापलं गोष्ठिरेवच ।
स्तब्धता चाभिमानित्वं तथाऽत्यागित्व मेवच ।
एते वै सप्त दोषा स्युः सदा विद्यार्थिनां मताः ॥ १ ॥
सुखार्थिनः कुतो विद्या कुतो विद्यार्थिनःसुखम् ।
सुखार्थी वा त्यजेद्विद्यां विद्यार्थी वा त्यजेत्सुखम् ॥ २ ॥

یہ بھی ودر پرجاگر باب ۳۹ کے شلوک ہیں +

> طالب علم کیسے ہونے چاہئیں

۹۹ (۱) آلس جسم اور عقل میں سُستی۔ نشہ۔ موہ یعنی کسی چیز میں پھنسنا۔ چنچل ہونا۔ اور ادھر اُدھر کی بیہودہ باتیں کرنا سُننا۔ پڑھتے پڑھاتے رُک جانا۔ مغرور۔ غیر تارک ہونا۔ یہ سات عیب طالب علموں میں ہوتے ہیں +۱+ جو ایسے ہیں۔ اُن کو علم حاصل ہی نہیں ہوتا +

(۲) آرام کی خواہش کرنے والے کو علم کہاں؟ اور علم پڑھنے والے کو آرام کہاں؟ کیونکہ عیش و آرام کا خواہشمند علم کو اور طالب علم عیش و آرام کو چھوڑ دے + ایسے کئے بغیر علم کبھی نہیں نصیب ہوتا + بس ایسے ہی شخص کو علم نصیب ہوتا ہے۔ جو عیش و آرام کو چھوڑ دے +

सत्ये रतानां सततं दान्तानामूर्ध्वरेतसाम् ।
ब्रह्मचर्यं दहेद्राजन् सर्वपापान्युपासितम् ॥

راحت۔ رنج۔ نفع۔ نقصان۔ عزت۔ بے عزتی۔ مذمت۔ تعریف میں خوشی یا غم کبھی نہ کرے۔ دھرم ہی پر ہمیشہ قائم رہے۔ جس کے من کو عمدہ عمدہ چیزیں یعنی عیش کے سامان کشش نہ کرسکیں۔ وہی پنڈت کہا تا ہے +

(۲) ہمیشہ دھرم کے کاموں پر عمل کرنے اور ادھرم کے کاموں کو ترک کرنے والا۔ پرمیشور وید اور نیک کاموں کی مذمت نہ کرنے والا ہو۔ اور پرمیشور وغیرہ میں پورا اعتقاد رکھتا ہو یہی پنڈت کے کرنے اور نہ کرنے کے لائق کام ہیں +

(۳) جو مشکل مضمون کو بھی جلد جان سکے۔ بہت زمانہ تک شاستروں کو پڑھے سنے۔ اور سوچے۔ جو کچھ جانے اُس کو عام کی بھلائی کے لئے لگائے۔ خود غرضی کے لئے کوئی کام نہ کرے۔ بلا پوچھے یا بغیر مناسب موقع جانے دوسرے کے معاملہ میں رائے نہ دے یہی پہلی تمیز پنڈت کی ہونی چاہئے +

(۴) جو ملنے کے قابل نہ ہو۔ اُس کی خواہش کبھی نہ کرے۔ ضائع یا گئی ہوئی چیز کا غم نہ کرے۔ مصیبت کے وقت موہ میں نہ پڑے۔ یعنی گھبرائے نہیں۔ وہی عقلمند پنڈت ہے +

(۵) جس کی زبان سب علموں اور سوال وجواب کے کرنے میں نہایت ہوشیار ہو۔ جو عجیب وغریب شاستروں کے مضامین کا بیان کرنے والا۔ ٹھیک ٹھیک دلیل کرنے والا۔ اچھے حافظہ والا اور کتابوں کے صحیح معنوں کو فوراً بتانے والا ہو۔ وہی پنڈت کہا تا ہے +

(۶) جس کی عقل سیکھے سنے ہوئے صحیح معنوں کے مطابق اور جس کی معلومات عقل کے مطابق ہوں۔ جو کبھی آریہ یعنی نیک دھارمک لوگوں کے قواعد کو نہ توڑے۔ وہی پنڈت کے نام سے ممتاز ہو +

جہاں ایسے ایسے مرد اور عورت پڑھانے والے ہوتے ہیں۔ وہاں علم۔ دھرم اور نیک چلنی کی ترقی ہوکر ہر روز خوشی ہی بڑھتی رہتی ہے +

پڑھانے میں نا قابل اور بے وقوف کی علامات +

अश्रुतश्च समुन्नद्धो दरिद्रश्च महामनाः ।
अर्थांश्चाऽकर्मणा प्रेप्सुर्मूढ इत्युच्यते बुधैः ॥ १ ॥
अनाहूतः प्रविशति अपृष्टो बहु भाषते ।
अविश्वस्ते विश्वसिति मूढचेता नराधमः ॥ २ ॥

یہ شلوک بھی مہابھارت اُدیوگ پرب ودُر پرجاگر باب ۳۲ کے ہیں +

لے کر چیونٹی تک جو کچھ ہیں وہ برج وغیرہ ایک دوسرے کے ماتحت ہو جاتے ہیں عورت یا مرد بلا رضامندی ایک دوسرے کے کوئی بھی کام نہ کریں - ان میں سے بڑی نفرت پیدا کرنے والے زنا کاری یعنی رنڈی بازی اور غیر مرد کے ساتھ مجامعت وغیرہ کام ہیں - ان کو چھوڑ کر آپنے خاوند کے ساتھ عورت اور عورت کے ساتھ خاوند ہمیشہ خوش رہیں +

جو برہمن ورن کے ہوں تو مرد لڑکوں کو پڑھاوے - نیز تعلیم یافتہ عورت لڑکیوں کو پڑھاوے - طرح طرح کے اُپدیش اور تقریر کر کے اُن کو عالم و عالمہ بنائیں عورت کا عزت کے لائق (دیوتا) خاوند اور خاوند کی پوجنیہ یعنی عزت کرنے کے لائق (دیوی) عورت ہے - جب تک گروکل میں رہیں تب تک ماں باپ کے مانند اُستادوں کو سمجھیں اور اُستاد اپنی اولاد کے برابر شاگردوں کو سمجھیں +

پڑھانے والے اُستاد اور اُستانیاں کیسے ہونی چاہئیں +

आत्मज्ञानं समारम्भस्तितिक्षा धर्मनित्यता ।
यमर्था नापकर्षन्ति स वै पण्डित उच्यते ॥ १ ॥
निषेवते प्रशस्तानि निन्दितानि न सेवते ।
अनास्तिकः श्रद्दधान एतत्पण्डितलक्षणम् ॥ २ ॥
क्षिप्रं विजानाति चिरं शृणोति, विज्ञाय चार्थं भजते न कामात् ।
नासम्पृष्टो ह्युपयुङ्क्ते परार्थे, तत्प्रज्ञानं प्रथमं पण्डितस्य ॥ ३ ॥
नाप्राप्यमभिवाञ्छन्ति नष्टं नेच्छन्ति शोचितुम् ।
आपत्सु च न मुह्यन्ति नराः पण्डितबुद्धयः ॥ ४ ॥
प्रवृत्तवाक् चित्रकथ ऊहवान् प्रतिभानवान् ।
आशु ग्रन्थस्य वक्ता च यः स पण्डित उच्यते ॥ ५ ॥
श्रुतं प्रज्ञानुगं यस्य प्रज्ञा चैव श्रुतानुगा ।
असंभिन्नार्यमर्यादः पण्डिताख्यां लभेत सः ॥ ६ ॥

یہ سب مہابھارت اُدیوگ پرب وِدُر پرجاگر - ادھیائے ۳۳ کے شلوک ہیں +

پنڈت کی علامات	(۹۷) (ارتھ) - جو علم روحانی میں ... یعنی جو آتما ... رکھتی ہے

عمدہ اولاد اور لازوال دولت حاصل ہوتی ہے۔ اور جس دھرم کے دستور العمل سے بد اوصاف دور ہوتے اُس کی پابندی ہمیشہ کیا کرے +

کیونکہ :-

दुराचारो हि पुरुषो लोके भवति निन्दतः ।
दुःखभागी च सततंव्याधितोऽल्पायुरेवच ॥ मनु० ४ । १५७ ।

منو ۴ - ۵۷

بدچلنی سب خرابیوں کی موجب ہے۔

۹۴ - جو بدچلن آدمی ہے۔ وہ دنیا میں بھلے آدمیوں کے درمیان مذمت کو حاصل کرتا ہے۔ دکھ بھوگ کر ہمیشہ بیمار رہکر کم عمر والا بھی ہوتا ہے +

اس لئے ایسی کوشش کرے۔ کہ

यद्यत्परवशं कर्म तत्तद्यत्नेन वर्जयेत् ।
यद्यदात्मवशं तु स्यात्तत्तत्सेवेत यत्नतः ॥ १ ॥
सर्वं परवशं दुःखं सर्वमात्मवशं सुखम् ।
एतद्विद्यात्समासेन लक्षणं सुखदुःखयोः ॥ २ ॥

मनु ४ ॥ १५९ । १६० ॥

منو ۴ - ۱۵۹ - ۱۶۰

محتاج بالغیر کام بدچلنی اور دکھ کے موجب ہیں

۹۵ - جو جو دوسروں کے ماتحت کام ہوں۔ اُن کو کوشش سے ۔ اور جو جو خود مختاری کے کام ہوں۔ اُن اُن پر کوشش سے عمل کرے + ۱ +

کیونکہ جو جو دوسرے کی محتاجی ہے۔ وہ سب دکھ اور جو جو خود مختاری ہے وہ سب سکھ۔ یہی مختصر طور پر سکھ دکھ کے جاننے کا طریقہ جاننا چاہئے ۲ +

ماتحتی کے کام ماتحتی سے ہی کرنے چاہئیں

۹۶ - لیکن جو ایک دوسرے کے ماتحت کام ہے۔ وہ ماتحتی ہی سے کرنا چاہئے۔ جیسا کہ عورت اور مرد کا ایک دوسرے کے ماتحت کاروبار یعنی عورت مرد کا اور مرد عورت کا باہم محبت کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا۔ زناکاری یا مخالفت کبھی نہ کرنا۔ مرد کی زیر ہدایت گھر کے کام عورت اور باہر کے کام مرد کے ماتحت رہنا۔ بد شغل میں پھنسنے سے ایک دوسرے کو روکنا مطلب یہ ہے کہ یہ یقین رکھنا چاہئے کہ جب بیاہ ہوتا ہے۔ تب عورت کے ساتھ مرد اور مرد کے ساتھ عورت بک جاتی ہے۔ یعنی عورت اور مرد کا سب کچھ آپس کے

دھرم ہی دُکھ کے سمندر سے پار اُتار پرمیشور تک پہنچاتا ہے۔

۹۲- اس وجہ سے پرلوک یعنی آئندہ جنم میں سکھ اور عمدہ جنم پانے کے لئے ہمیشہ دھرم کو آہستہ آہستہ اکٹھا کرتا جائے۔ کیونکہ دھرم ہی کی مدد سے بڑے مشکل دُکھ کے سمندر کو جیو پار کر سکتا ہے ۹۲+

جو انسان دھرم ہی کو افضل سمجھتا ہے۔ اور جو دھرم کا عادی ہو جانے سے آئندہ پاپ کرنے سے رُک جاتا ہے۔ اُس کو موجود بالذات اور آکاش جیسے جسم کی مانند ہے۔ اُس پرلوک یعنی قابلِ دید پرمیشور کے پاس دھرم ہی جلد پہنچاتا ہے +

اس لئے

दृढकारी मृदुर्दान्तः क्रूराचारैरसंवसन् ।
अहिंस्रो दमदानाभ्यां जयेत्स्वर्गं तथाव्रतः ॥ १ ॥
वाच्यर्था नियताः सर्वे वाङ्मूला वाग्विनिःसृताः ।
तांस्तु यः स्तेनयेद्वाचं स सर्वस्तेयकृन्नरः ॥ २ ॥
आचाराल्लभते ह्यायुराचारादीप्सिताः प्रजाः ।
आचाराद्धनमक्षय्यमाचारो हन्त्यलक्षणम् ॥ ३ ॥

मनु० ४ ॥ २४६ । २५५।१५६ ॥ شلوک ۲۴۶-۲۵۵-۱۵۶

اس لئے عمدہ چال چلن سے انسانوں کو رہنا چاہئے۔

۹۳- ہمیشہ مستقل مزاجی سے کام کرنے والا حلیم طبع اپنے حواس پر قادر اور تکلیف دہ بدچلن آدمیوں سے جُدا رہنے والے دھرماتما کو چاہئے۔ کہ من کو جیتے اور علم وغیرہ کے دان سے سُکھ کو حاصل کرے +۱+

لیکن یہ بھی خیال رکھے کہ کلام سے مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ کلام ہی اُن کی جڑ اور کلام ہی سے سب کاروبار پورے ہوتے ہیں۔ ایسے کلام کو جو چُراتا یعنی جُھوٹھ بولتا ہے۔ وہ سب چوری وغیرہ گناہوں کا کرنے والا ہے +۲+

اس لئے دروغ گوئی وغیرہ پاپ کو چھوڑ جس نیک چلنی یعنی برہمچریہ اور حواس پر قادر رہنے سے پوری عمر اور جس دھرم کے دستور العمل سے

न पुत्र दारं न ज्ञातिर्धर्मस्तिष्ठति केवलः ॥ २ ॥
एकः प्रजायते जन्तुरेकएवप्रलीयते ।
एकोऽनु भुङ्क्ते सुकृतमेक एव च दुष्कृतम् ॥ ३ ॥

मनु० ४ । २३८ । २४० ॥ — شلوک ۲۳۸ و ۲۴۰ تا ۲۴۰

एकः पापानि कुरुते फलं भुङ्क्ते महाजनः ।
भोक्तारो विप्रमुच्यन्ते कर्त्ता दोषेण लिप्यते ॥ ४ ॥

महाभारते । उद्योगप० प्रजागरप० ॥ अ० ३२ ॥ — مہابھارت پرجاگر پرب ادھیائے ۳۲

मृतं शरीरमुत्सृज्य काष्ठलोष्ठसमं क्षितौ । विमुखा बान्धवा यान्ति धर्मस्तमनुगच्छति ॥ ५ ॥ मनु० ४ । २४१ ॥ — شلوک ۲۴۱

(موت کے بعد دھرم کے سوائے کوئی ساتھ نہیں جاتا)

(۱) — عورت اور مرد کو چاہئے۔ کہ جیسے پتیکا یعنی دیمک بل کو بناتی ہے۔ ویسے کسی جاندار کو تکلیف نہ دے۔ بلکہ پرلوک یعنی پرجنم (آئندہ زندگی) کے سکھ کے لئے آہستہ آہستہ دھرم کو جمع کریں + ۱ +
کیونکہ پرلوک میں نہ ماں نہ باپ نہ لڑکا نہ عورت نہ اپنے گوتر والے مدد دے سکتے ہیں۔ بلکہ محض دھرم ہی مددگار ہوتا ہے + ۲ +
دیکھئے اکیلا ہی جیو جنم (پیدائش) اور مرن (موت) کو حاصل کرتا۔ صرف دھرم کا ثمرہ جو سکھ اور ادھرم کا جسم ثمرہ دکھ ہے۔ اُس کو بھوگتا ہے + ۳ +
یہ بھی سمجھ لو۔ کہ خاندان میں ایک آدمی گناہ کرکے چیزیں لاتا ہے۔ اور بہاجن یعنی سب خاندان اُس کو بھوگتا ہے۔ بھوگنے والے گناہگار نہیں ہوتے۔ بلکہ ادھرم کا کرنے والا ہی گناہگار ہوتا ہے + ۴ +
جب کوئی کسی کا رشتہ دار مرجاتا ہے۔ اُس کو مٹی کے ڈھیلے کی مانند زمین پر چھوڑ پیٹھ دے دوست لوگ منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ کوئی اُس کے ساتھ جانے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف دھرم ہی اُس کا ساتھی ہوتا ہے + ۵ +

तस्माद्धर्मं सहायार्थं नित्यं सञ्चिनुयाच्छनैः ।
धर्मेण हि सहायेनतमस्तरति दुस्तरम् ॥ १ ॥
धर्मप्रधानं पुरुषं तपसा हतकिल्बिषम् ।
परलोकं नयत्याशु भास्वन्तं शरीरिणम् ॥ २ ॥
मनु० ४ । २४२ । २४३ ॥ — شلوک ۲۴۲-۲۴۳

यथाप्लवेनौपलेननिमज्जत्युदकेतरन् ।
तथानिमज्जतोऽधस्तादज्ञौदातृप्रतीच्छकौ ॥ मनु०४।१९४ ॥ منو ۴-۱۹۴

جیسے پتھر کی کشتی میں بیٹھ کر پانی میں تیرنے والا ڈوب جاتا ہے۔ ویسے جاہل دینے والا اور لینے والا دونوں حالت مغلیہ یعنی دُکھ میں مبتلا ہوتے ہیں +

پاکھنڈیوں کی علامت

۱۰- گمراہوں کی علامت

पाखण्डियों के लक्षण ।

धर्मध्वजी सदालुब्धश्छाद्मिको लोकदम्भकः ।
बैडालव्रतिको ज्ञेयो हिंस्रः सर्वाभिसन्धिकः ॥ १ ॥
अधोदृष्टिर्नैष्कृतिकः स्वार्थसाधनतत्परः ।
शठो मिथ्याविनीतश्च बकव्रतचरो द्विजः ॥ २ ॥
मनु० ४ । १९५ । १९६ ॥ منو ۴-۱۹۵-۱۹۶

(دھرم دھوجی) دھرم کچھ نہ کرے۔ مگر دھرم کے نام سے لوگوں کو ٹھگے (سدا لبدھ) ہمیشہ لالچ میں پھنسا ہوا۔ فریبی (چھدمک) دنیا داری کے سامنے اپنی بڑائی کے گھوڑے مارنے والا۔ (ہنسر) جانداروں کو مارنے یا دوسروں سے دشمنی رکھنے والا (سرو ابھی سندھک) اچھے بُروں۔ یعنی سب سے ساز باز رکھنے والا۔ ان کو گربہ چشم یعنی بلی کی مانند دغاباز اور کمینہ سمجھو +

(ادھو درشٹی) نیچی نگاہ رکھنے والا) تعریف کے لئے نیچی نگاہ رکھنے والا (نیشکرتک) کسی نے پیسہ بھر قصور کیا ہو۔ تو بدلے میں جان تک لینے پر مستعد (خود غرض) چاہے فریب ادھرم۔ اور وعدہ شکنی بھی کیوں نہ ہو جائے۔ مگر مطلب نکالنے میں ہوشیار۔ (ضدی) اپنی بات جھوٹ ہی کیوں نہ ہو۔ مگر ہٹھ نہ چھوڑنے والا (متھیا ونیت) جھوٹ موٹ باہر سے نیک خصلت۔ صبر اور صاف دلی دکھاوے۔ ان سب کو (بک ورت) بگلے کی مانند کمینہ سمجھو +

ایسی ایسی علامات والے گمراہ ہوتے ہیں۔ اُن کا اعتبار یا خدمت کبھی نہ کریں +

धर्मं शनैः सञ्चिनुयाद्वल्मीकमिव पुत्तिकाः ।
परलोकसहायार्थं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ १ ॥
नामुत्र हि सहायार्थं पिता माता च तिष्ठतः ।

मातापितृभ्यांयामिभिर्भ्रात्रा पुत्रेण भार्यया। منو م ۔ ۷۹ ۔ ۱۸۰
दुहित्रादासवर्गेण विवादं न समाचरेत् ॥ मनु० ४ । ७९ । १८० ॥

کن آدمیوں کے ساتھ بیواد نہ کرے

۸۷ - (رتوک) یگیہ کرنے والا (پروہت) ہمیشہ نیک چال چلن کی ہدایت کرنے والا (آچاریہ) علم پڑھانے والا (ماتل) ماموں (اتتھی) یعنی جس کی کوئی آنے جانے کی مقررہ تاریخ نہ ہو (سنشرت) جن کا گذارہ اپنے پر ہو یعنی (بال) بچے۔ بوڑھے (آتر) مصیبت میں مبتلا (ویدیہ) حکمت اور طب کا فاضل (سجاتی) اپنے گوتر یا اپنے ورن والا (سمبندھی) خسر وغیرہ رشتہ دار (باندھو) دوست (ماتا) ماں (پتا) باپ (یامی) بہن (بھراتا) بھائی (بھاریا) عورت (دوہتا) بیٹی اور نوکروں سے وواد یعنی ناواجب لڑائی جھگڑا کبھی نہ کرے +

अतपास्त्वनधीनः प्रतिग्रहरुचिर्द्विजः। منو م ۔ ۱۹۰
अम्भस्यश्मप्लवेनेवसहतेनैवमज्जति ॥ मनु० ४ । १९० ॥

تین قسم کے دان لینے والے خود ڈوبتے ہیں۔ ساتھ داتا کو بھی ڈبوتے ہیں +

۸۸ - (اتپا) برہمچریہ، راست گفتاری وغیرہ ریاضت سے بے بہرہ دوسرا (ان ادھی یان) ناتعلیم یافتہ تیسرا (پرتی گرہ رچی) دھرم کے نام پر دوسروں سے بہت زیادہ خیرات لینے کی عادت والا - یہ تینوں پتھر کے جہاز سے سمندر میں تیرنے والے کی طرح ہیں۔ وہ اپنے خراب کاموں کے ساتھ ہی دکھ کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔ وہ خود تو ڈوبتے ہی ہیں۔ لیکن خیرات دینے والوں کو بھی ساتھ ڈبوتے ہیں +

त्रिष्वप्येतेषु दत्तंहिविधिनाप्यर्जितं धनम्। منو م ۔ ۱۹۳
दातुर्भवत्यनर्थायपरत्रादातुरेवच ॥ मनु० ४ । १९३ ॥

مذکورہ بالا اشخاص کو دان دینے سے داتا کا ناش اس جنم میں اور لینے والے کا آئندہ جنم میں۔

۸۹ - جو دھرم سے حاصل کی ہوئی دولت مذکورہ بالا تینوں کو دیتا ہے۔ وہ دان دینے والے کی تباہی اس جنم (زندگی) اور لینے والے کی بربادی آئندہ جنم میں کرتا ہے +

اگر وہ ایسے ہوں۔ تو کیا ہوتا ہے +

تو وری کی پوجا کرکے دھرم، دولت اور جسمانی امراض کے موجبات پر غور کرے۔ اور ایشور کا دھیان کرے۔ کبھی ادھرم کا آچرن (عمل) نہ کرے۔ کیونکہ

नाधर्मश्चरितो लोके सद्यः फलति गौरिव । منو ۴-۱۷۲
शनैरावर्तमानस्तु कर्तुर्मूलानि कृन्तति ॥ मनु० ४ । १७२ ॥

ادھرم ثمر دیئے بغیر نہیں رہتا

۸۴۔ ادھرم (گناہ) کیا ہوا فی الفور پھل (یا نتیجہ) نہیں دیتا۔ مگر جس وقت گناہ کرتا ہے۔ اسی وقت نتیجہ بھی نہیں ملتا۔ اس لئے بے علم لوگ ادھرم کرنے سے نہیں ڈرتے۔ تاہم یقین جانو کہ وہ ادھرم کا کام آہستہ آہستہ تمہارے سکھ کی جڑھوں کو کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح سے

अधर्मेणैधते तावत्ततो भद्राणि पश्यति । منو ۴-۱۷۴
ततः सपत्नाञ्जयति समूलस्तु विनश्यति ॥ मनु० ४ । १७४ ॥

پاپی پہلے اگرچہ بڑھتا ہے۔ مگر پیچھے بالکل تباہ ہو جاتا ہے

۸۵۔ پاپی انسان۔ دھرم کی راہ چھوڑ کر جیسے تالاب کے بند کو توڑنے سے پانی چاروں طرف پھیل جاتا ہے ویسے جھوٹ بولنا۔ فریب۔ پاکھنڈ اور حفاظت کرنے والے ویدوں کی تردید اور معاہدہ شکنی وغیرہ کاموں سے بیگانے مال مار کر اول بڑھتا ہے۔ بعد ازاں دولت وغیرہ مال متاع سے کھانا۔ پینا۔ پوشاک۔ زیور۔ سواری۔ مکان۔ عزت۔ رتبہ کو حاصل کرتا ہے بے انصافی سے دشمنوں کو بھی فتح کرتا ہے۔ اس کے پیچھے جلد تباہ ہو جاتا ہے۔ جیسے جڑ کٹا ہوا درخت تباہ ہو جاتا ہے۔ ویسے پاپی برباد ہو جاتا ہے ٭

सत्यधर्मार्यवृत्तेषु शौचे चैवारमेत्सदा । منو ۴-۱۷۵
शिष्यांश्च शिष्याद्धर्मेण वाग्बाहूदरसंयतः ॥ मनु० ४ । १७५ ॥

آریہ پرش کی طرح شاگردوں کو دھرم کی ہدایت کرے

۸۶۔ عالم لوگ۔ ویدوں میں کہے ہوئے سچے دھرم یعنی سب سے زیادہ رعایت سچائی کو قبول کرنا اور جھوٹ کو چھوڑ دینا۔ اور ویدوں کے بتائے ہوئے انصاف وغیرہ کے دھرم پر عمل کرتے ہوئے شخص کی مانند۔ دھرم کے ساتھ شاگردوں کو تربیت کیا کریں ٭

ऋत्विक्पुरोहिताचार्यैर्मातुलातिथिसंश्रितैः ।
बालवृद्धातुरैर्वैद्यैर्ज्ञातिसम्बन्धिबान्धवैः ॥

اور اُن کو بھی فرض ہے۔ اس قسم کے گپوڑے بننے والے (بک ورتی) جیسے بگلا ایک پیر اُٹھا دھیان میں بیٹھے ہوئے کی مانند تو دُ مچھلی کی جان لے کر اپنی غرض پوری کرتا ہے۔ ایسے آج کل کے بیراگی اور خاکی وغیرہ ہٹھ اور ضد کرنے والے وید کے مخالف ہیں۔ ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہئے +

وجہ تواضع کرنے کی | ۸۱ - کیونکہ اُن کی عزت کرنے سے یہ ترقی پا کر دنیا کو ادھرم والا کرتے ہیں۔ آپ تو تنزل کے کام کرتے ہی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی خدمت کرنے والے کو بھی بے علمی کے بڑے سمندر میں ڈبا دیتے ہیں +

پنچ مہایگیوں کے فوائد | ۸۲ - ان پانچ مہایگیوں کا پھل یہ ہے کہ (۱) برہمیگ کے کرنے سے تعلیم تربیت۔ دھرم۔ شائستگی وغیرہ عمدہ صفات کی ترقی (۲) اگنی ہوتر سے ہوا بارش پانی کی صفائی ہو کر بارش کے ذریعہ سے دنیا کو آرام کا ملنا۔ اور پاک ہوا کے سانس لینے اور چھونے سے اور پاکیزہ چیزوں کے کھانے سے صحت۔ عقل۔ طاقت اور ہمت بڑھ کر دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے اس کو دیو یگ کہتے ہیں۔ کہ یہ ہوا وغیرہ اشیاء کو پاک کر دیتا ہے۔ (۳) پتری یگ سے جب ماں باپ اور فاضل مہاتماؤں کی خدمت کریگا۔ تب اُس کا علم بڑھے گا۔ اُس کے ذریعہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کر سچائی کو قبول اور جھوٹ کو ترک کر کے آسودہ رہیگا۔ دوسرے شکر گذاری یعنی جیسی خدمت ماں باپ اور آچاریہ نے اولاد اور شاگردوں کی کی ہے۔ اُس کا عوض دینا مناسب ہی ہے۔ (۴) بلی ویشودیو کا بھی پھل جو پہلے کہہ آئے ہیں۔ وہی ہے۔ (۵) جب تک اُتم اتتھی[1] (واعظ) دنیا میں نہیں ہوتے۔ تب تک ترقی ہی نہیں ہوتی۔ اُن کے سب ملکوں میں گھومنے اور ستیہ اُپدیش کرنے سے۔ بدعت رسومات کی ترقی نہیں ہوتی۔ اور سب جگہ گرہستیوں کو آسانی سے وگیان (علم معرفت) حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اور سب انسانوں میں ایک ہی دھرم قائم رہتا ہے۔ بنا واعظوں کے شک رفع نہیں ہوتے۔ شک رفع ہونے کے بدون پختہ اعتقاد بھی نہیں ہوتا۔ اعتقاد بغیر سکھ کہاں؟

ब्राह्मे मुहूर्ते बुध्येत धर्मार्थौ चानुचिन्तयेत ।
कायक्लेशांश्च तन्मूलान् वेदतत्त्वार्थमेव च ॥मनु० ४ । ९२ ॥

منو ۴ - ۹۲

سو کر کس وقت اُٹھے | ۸۳ - رات کے چوتھے پہر یعنی چار گھڑی رات سے اُٹھ جاوے

[1] اتتھی واعظ +

اس یگیہ کا مدعا

۷ ہے۔ ہون کرنے کا مدعا یہ ہے کہ بھولی خطا جو اصناف پاک ہو اور جو بے خبری سے نہ دیکھنے۔ جانداروں کو ایذا پہنچتی ہے۔ اُس کے عوض میں بھلا کر دینا ؛

اتتھی یگیہ کا بیان

۸ ہے۔ اب پانچویں اتتھی سیوا ہے ؛

اتتھی اُس کو کہتے ہیں کہ جس کی کوئی تتھی (تاریخ) مقرر نہ ہو۔ یعنی دیندار سچ کا وعظ کرنے والا۔ سب کی بھلائی کی خاطر سب جگہ گھومنے والا۔ عالم کامل پرمیوگی سنیاسی۔ کسی گرہستی کے ہاں اچانک آوے تو اُس کو اول پادیہ[1]۔ ارگھ[2]۔ اور آچمنیہ[3] تین پرکار کا جل دیوے۔ پھر آسن (مسند) پر عزت سے بٹھا کر خورد و نوش وغیرہ عمدہ سے عمدہ چیزوں سے خدمت۔ تواضع کر کے اُن کو خوش کرے۔ پھر ست سنگ کر اُن سے گیان وگیان وغیرہ حاصل کرے۔ جن سے دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش کا حصول ہو۔ ایسے ایسے اُپدیش کو سنے۔ اور اپنا چال چلن بھی اُن کے سچے اُپدیش کے مطابق بنا وے ؛

اتتھی کے معنی سنیاسی کے ہیں۔ مگر کبھی کبھی گرہستی اور راجا بھی اتتھی کہلاتا ہے۔

۹ ہے۔ وقت پر گرہستی اور راجا وغیرہ بھی اتتھی کی طرح عزت کرنے کے لائق ہیں ؛

पाखंडिनो विकर्मस्थान् वैडालव्रतिकान् शठान्। منو ۴-۳۰
हैतुकान् बकवृत्तींश्च वाङ्मात्रेणापि नार्चयेत् ॥ मनु० ४।३० ॥

بقول منوجی پاکھنڈیوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہئیے

۱۰ ہے۔ پاکھنڈی یعنی وید کی مذمت کرنے اور وید کے برخلاف عمل کرنے والے (وکرمستھ) جو وید کے خلاف کام کرنے والے۔ جھوٹ وغیرہ کے عادی۔ جیسے بلّی چھپ کر اور تھم کر تاکتا تاکتا جھپٹ سے چوہے وغیرہ جانداروں کو مار اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ اُس قسم کے لوگوں کا نام ویڈال ورتک (شٹھ) یعنی ہٹھ اور ضد کرنے والے مغرور جو آپ جانیں نہیں۔ اوروں کا کہنا مانیں نہیں۔ (ہیتک) بے ہودہ دلیلیں کرنے والے۔ بیفائدہ بولنے والے جیسے کہ آج کل کے ویدانتی کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا اور جہان جھوٹا ہے۔ وید وغیرہ شاستر

[1] پادیہ۔ پاؤں دھونے کے لئے پانی ؛
[2] ارگھ۔ ہاتھ دھونے کے لئے پانی ؛
[3] آچمنیہ۔ کلّی کرنے کے لئے پانی (مترجم) ؛

گھی اور مٹھاس والے اناج سے آہوتی دینے کے منتر	۲ ے - ان منتروں میں سے ہر ایک سے ایک ایک بار آہوتی جلتی آگ میں ڈالے ۔

بعد ازاں تھالی یا زمین پر پتا رکھ کر سمت مشرق وغیرہ میں علے الترتیب ان منتروں سے حصے رکھے[1] +

ओं सानुगायेन्द्राय नमः। सानुगाय यमाय नमः। सानुगाय वरुणाय नमः। सानुगाय सोमाय नमः। मरुद्भ्यो नमः। अद्भ्यो नमः। वनस्पतिभ्यो नमः। श्रियै नमः। भद्रकाल्यै नमः। ब्रह्मपतये नमः। वास्तुपतये नमः। विश्वेभ्यो देवेभ्यो नमः। दिवाचरेभ्यो भूतेभ्यो नमः। नक्तञ्चारिभ्यो भूतेभ्यो नमः। सर्वात्मभूतये नमः

مٹھاس والے اناج کے بھاگ کے منتر	۳ ے - ان حصوں کو اگر کوئی اتیتھی آوے - تو اس کو کھلا دے ورنہ آگ میں ڈال دے +
نمکین کھانے کے بھاگ کرنا	۴ ے - اس کے بعد نمکین خوراک یعنی دال - بھات - ساگ - روٹی وغیرہ لیکر چھ حصے زمین پر رکھے یا اس میں حوالہ :-

शुनां च पतितानां च श्वपचां पापरोगिणाम्।
वायसानां कृमीणां च शनकैर्निर्वपेद्भुवि॥ मनु० ३। ९२॥

شلوک ۹۲-۳

اس طرح

"श्वभ्यो नमः, पतितेभ्यो नमः, श्वपग्भ्यो नमः, पापरोगिभ्यो नमः, वायसेभ्यो नमः, कृमिभ्यो नमः"

رکھ کر پھر کسی دکھی - بھوکے آدمی یا کتے - کوے وغیرہ کو دے دے +

نمہ لفظ کے معنی اناج	۵ ے - یہاں نمہ لفظ کے معنی اناج ہیں - یعنی کتے - پاپی - چانڈال پاپ روگی (سخت بیمار) کوے اور کیڑی یعنی چیونٹی وغیرہ کو اناج دینا - یہ منو سمرتی وغیرہ کی ہدایت ہے +

---

[1] یہ آجکل جو بھاگ رکھنے کے وقت بلا صفتوں کے نام بار بار موصوف کے نام لیکر ڈالی جاتی ہیں ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ان کے بلا صفت کے نام کھانے سے پہلے پہلے یاد رہیں ۔ اور اگر موصوف بھی موجود ہوں ۔ تو آہوتی بھی تو انہیں کرے +

جن کا وقت اچھا یعنی دھرم کرنے اور سکھ پہنچانے میں گذرتا ہو - وہ نکالن یعنی بدکاروں کو سزا دینے اور نیکوں کی پرورش کرنے والے عادل ہوں - وہ تیم ہیں +

جو اولاد کو پیدا کرتا ہے - یا خوراک دینے اور بہبودی کرنے سے اُن کی حفاظت کرتا ہے - وہ پتا ہے +

جو باپ کا باپ ہو - وہ پتا مہا - اور جو پتا مہا کا باپ ہو - وہ پر پتا مہا ہے +

جو خوراک اور محبت سے بچوں کی خدمت کرے - وہ ماتا ہے +

جو باپ کی ماں ہو - وہ پتا مہی اور پتامہی کی ماں ہو - وہ پر پتا مہی ہے +

اپنی عورت نیز بہن - رشتہ دار اور ایک گوتر کے دیگر جو نیک آدمی یا بزرگ ہوں اُن سب کو نہایت شردھا سے عمدہ خوراک - پوشاک - خوبصورت سواری وغیرہ دیکر اچھی طرح جو ترپت (سیر) کرنا یعنی جس جس کام سے اُن کی آتما خوش اور جسم تندرست رہے - اُسی اُس کام سے محبت کے ساتھ اُن کی خدمت کرنی وہ شرادھ اور ترپن کہاتا ہے +

ویشو دیو یگ کا بیان ۴ - چوتھا ویشو دیو - یعنی جب کھانا تیار ہو - تب جو کچھ کھانے کے لئے بنے - اُس میں سے کھٹا - نمکین - اور کھاری کو چھوڑ کر گھی میٹھا سے والا اناج لے کر چولھے سے آگ الگ دھر کے مندرجہ ذیل منتروں سے آہوتی دے - اور الگ الگ حصے رکھے (منو کا قول) +

वैश्वदेवस्य सिद्धस्य गृह्येऽग्नौ विधिपूर्वकम्।
आभ्यः कुर्याद्देवताभ्यो ब्राह्मणो होममन्वहम्॥ मनु० ३।८४॥

منو - ۳ - ۸۴

ویشو دیو یگ میں منتروں کا پڑھنا ۱ - جو کچھ رسوئی خانہ میں کھانے کے لئے تیار ہو - اُس کا عمدہ صفات حاصل کرنے کے لئے اُسی چولھے کی آگ میں مندرجہ ذیل منتروں سے طریقہ معینہ کے مطابق ہمیشہ ہوم کرے +

ہوم کرنے کے منتر یہ ہیں +

ओं अग्नये स्वाहा। सोमाय स्वाहा। अग्नीषोमाभ्यां स्वाहा। विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा। धन्वन्तरये स्वाहा। कुह्वै स्वाहा। अनुमत्यै स्वाहा। प्रजापतये स्वाहा। सह द्यावापृथिवीभ्यां स्वाहा। स्विष्टकृते स्वाहा॥

جو اُن کی مانند عالم اُن کی عورتیں لڑکیوں کو علم پڑھا دیں - جو اُنہیں کی مانند لڑکے اور شاگرد ہوں - اور جو اُن کے ملازم اُن سب کی خدمت اور عزت کرنا پتر تُشٹی ترپن ہے +

अथ पितृतर्पणम् ॥

ओं सोमसदः पितरस्तृप्यन्ताम् । अग्निष्वात्ताः पितरस्तृप्यन्ताम् । बर्हिषदः पितरस्तृप्यन्ताम् । सोमपाः पितरस्तृप्यन्ताम् । हविर्भुजः पितरस्तृप्यन्ताम् । आज्यपाः पितरस्तृप्यन्ताम् । सुकालिनः पितरस्तृप्यन्ताम् । यमादिभ्यो नमः यमादींस्तर्पयामि । पित्रे स्वधा नमः पितरं तर्पयामि । पितामहाय स्वधा नमः पितामहं तर्पयामि । प्रपितामहाय स्वधा नमः प्रपितामहं तर्पयामि । मात्रे स्वधा नमो मातरं तर्पयामि । पितामह्यै स्वधा नमः पितामहीं तर्पयामि । प्रपितामह्यै स्वधा नमः प्रपितामहीं तर्पयामि । स्वपत्न्यै स्वधा नमः स्वपत्नीं तर्पयामि । सम्बन्धिभ्यः स्वधा नमः सम्बन्धिनस्तर्पयामि । सगोत्रेभ्यः स्वधा नमः सगोत्रांस्तर्पयामि ।

इति पितृतर्पणम् ॥

پتری ترپن

۲۹ - جو علم الہیات اور علم طبعیات جس سے خواص اشیا دریافت کئے جاتے ہیں - اُن میں ماہر ہوں - وے سوم سد ہیں +

جو اگنی یعنی بجلی وغیرہ اشیا کے جاننے والے ہوں - وے اگنی شوتا ہیں +

جو عمدہ کام یعنی اشاعت تعلیم میں مصروف ہوں - وے برہشد ہیں +

جو دولت و حشمت کے محافظ اور اعلے درجہ کی ادویات کے عرق کے پینے سے تندرست اور دوسروں کے باد و حلال کے محافظ - دوائیوں کے دینے سے بیماری کو رفع کرنے والے ہوں - وے سوم پا ہیں +

جو نشئی اور ضرر رساں اشیا کو چھوڑ کر خوراک کھانے والے ہوں - وے ہوبرنج ہیں +

جو جاننے کے لائق شے کے محافظ اور گھی دودھ وغیرہ کھانے اور پینے والے ہوں - وے آجیپا ہیں +

پتری یگ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شرادھ اور دوسرا ترپن۔ شرادھ۔ یعنی "شرت" سچ کا نام ہے ۔

"श्रत्सत्यं दधाति यया क्रियया सा श्रद्धा श्रद्धया यत् क्रियते तच्छ्राद्धम्"

شرادھ کی تعریف ۶۵۔ جس فعل سے سچائی کو قبول کیا جاوے۔ اُس کو شردھا اور جو شردھا سے کام کیا جاوے۔ اُس کا نام شرادھ ہے۔ اور

"तृप्यन्ति तर्पयन्ति येन पितॄन् तत्तर्पणम्

ترپن کی تعریف ۶۶۔ جس جس عمل سے ترپت یعنی زندہ ماں باپ وغیرہ بزرگ خوش ہوں اور خوش کئے جائیں۔ اُس کا نام ترپن ہے۔ لیکن وہ زندوں کے لئے ہے مُردوں کے لئے نہیں ۔

ओं ब्रह्मादयो देवास्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवपत्न्यस्तृप्यन्ताम् ब्रह्मादिदेवसुतास्तृप्यन्ताम् । ब्रह्मादिदेवगणास्तृप्यन्ताम् । इति देवतर्पणम् ॥

دیو ترپن ۶۷۔ "विद्वांसो हि देवाः" یہ شت پتھ برہمن کا مقولہ ہے جو عالم ہیں۔ انہی کو دیو کہتے ہیں۔ انگ اور اپانگ کے ساتھ چاروں ویدوں کے جاننے والے جو ہوں۔ اُن کا نام برہما ہے۔ اور نیز جو اُن سے کمتر ہوں۔ اُن کا بھی نام دیو یعنی عالم ہے۔ اُن کے مانند اُن کی عالم عورت براہمنی دیوی اور اُن کے برابر جو لڑکے اور شاگرد ہیں۔ اور اُن کے ملازم ان سب کی خدمت کرنا اس کا نام شرادھ اور ترپن ہے ۔

अथर्षितर्पणम् ॥

ओं मरीच्यादय ऋषयस्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिपत्न्यस्तृप्यन्ताम् । मरीच्याद्यृषिसुतास्तृप्यन्ताम् । मरीच्यादिऋषिगणास्तृप्यन्ताम् । इति ऋषितर्पणम् ॥

رشی ترپن ۶۸۔ جو برہما کے پڑپوتے مریچی کی طرح عالم ہو کر پڑھائیں ۔ اور

स्य दाता ॥ २ ॥ अ० । कां० १६ । अनु० ७ । मं० ३ । ४ ॥

तस्मादहोरात्रस्य संयोगे ब्राह्मणः सन्ध्यामुपासीत ।
उद्यन्तमस्तं यन्तमादित्यमभिध्यायन् ॥ ३ ॥

षड्विंशब्राह्मणे । प्र० ४ । खं० ५ ॥

न तिष्ठति तु यः पूर्वां नोपास्ते यस्तु पश्चिमाम् । स साधुभि
र्बहिष्कार्यः सर्वस्माद् द्विजकर्मणः ॥ ४ ॥ मनु० २ । १०३ ॥

منو۔۲۔۱۰۳

صبح اور شام میں کئے ہوئے ہوم کے فوائد۔

۴۰ - جو شام کے وقت ہوم کیا جاتا ہے - وہ ہوم کی ہوئی چیزیں صبح تک ہوا کو پاک رکھنے سے آرام دہ ہوتی ہیں ۱ + اور جو ہوم صبح کے وقت اگنی میں ڈالا جاتا ہے - وہ ہوم کی چیزیں شام تک ہوا کو پاک رکھنے سے - طاقت - عقل - اور صحت کے دینے والی ہوتی ہیں ۲ +

دو کال سندھیا

۴۱ - اس واسطے دن اور رات کے ملاپ میں یعنی طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پرمیشور کا دھیان اور اگنی ہوتر ضرور کرنا چاہئے ۳ +

جو ہر دو وقت سندھیا و ہوم نہ کرے - وہ شودر کے برابر ہوتا ہے

۴۲ - جو شخص یہ دونوں کام صبح و شام کے وقت نہ کرے - اس کو بھلے لوگ سب دوجوں کے کاموں سے باہر نکال دیں - یعنی اس کو شودر کی مانند سمجھیں ۴ +

عبادت کے دو ہی وقت ہیں اس سے زیادہ نہیں

۴۳ - سوال - تین وقت سندھیا کیوں نہیں کرنی چاہئے؟ جواب - تین وقت میں سندھی (اتصال) نہیں ہوتی روشنی اور تاریکی کا ملاپ بھی شام اور صبح دو ہی وقت ہوتا ہے جو اس کو نہ مان کر دوپہر کے وقت تیسری سندھیا مانے - وہ آدھی رات کو بھی سندھیوپاسن کیوں نہ کرے؟ جو آدھی رات میں بھی کرنا چاہے تو پہر پہر گھڑی گھڑی پل پل اور چھن چھن کی بھی سندھی ہوتی ہیں - ان میں بھی سندھیوپاسن کیا کرے - اگر ایسا کرنا چاہے - تو ہو ہی نہیں سکتا - اور دوپہر کی سندھیا کا حوالہ کسی شاستر میں بھی نہیں - اس لئے دونوں وقت میں سندھیا اور اگنی ہوتر کرنا ٹھیک و مناسب ہے - تیسرے وقت میں نہیں + اور جو تین وقت ہوتے ہیں - وہ ماضی و مستقبل اور حال کے لحاظ سے ہیں - سندھیوپاسن کے لحاظ سے نہیں +

تیسرا پتری یگ جس کی دو قسمیں شرادھ اور ترپن ہیں

۴۴ - تیسرا پتری یگ ہے یعنی جس میں فاضل رشی پڑھنے پڑھانے والے بزرگ ماں - باپ وغیرہ بڈھے و گیانی اور پرم یوگیوں کی خدمت کرنی +

बुद्धिवृद्धिकराण्याशु धन्यानि च हितानि च ।
नित्यं शास्त्राण्यवेक्षेत निगमांश्चैव वैदिकान् ॥ १ ॥
यथा यथा हि पुरुषः शास्त्रं समधिगच्छति ।
तथा तथा विजानाति विज्ञानं चास्य रोचते ॥ २ ॥

منو ۴ - ۱۹ - ۲۰

| ہمیشہ لوگ پڑھنا پڑھانا ترک نہ کریں |

۵۸ - وید اور جو شاستر عقل دولت اور بھلائی کی جلد ترقی کرنے والے ہیں۔ اُن کو ہمیشہ سنیں اور سُناویں۔ اور برہمچریہ آشرم میں جو کتابیں پڑھی ہوں۔ اُن کو عورت مرد ہمیشہ مطالعہ کریں۔ اور پڑھایا کریں +

کیونکہ جیوں جیوں انسان شاستروں کو ٹھیک جانتا ہے۔ تیوں تیوں علم کی حقیقت اُس پر کھلتی جاتی ہے۔ اور اسی میں اُس کی رغبت بڑھتی رہتی ہے +

| پانچ مہا یگیہ |

ऋषियज्ञं देवयज्ञं भूतयज्ञं च सर्वदा । ۵۸
नृयज्ञं पितृयज्ञं च यथाशक्ति न हापयेत् ॥ १ ॥ मनु० ४।२१ ॥
अध्यापनं ब्रह्मयज्ञः पितृयज्ञश्च तर्पणम् । منو ۳ - ۷۰
होमो दैवो बलिर्भौतो नृयज्ञोऽतिथिपूजनम् ॥ २ ॥ मनु० ३।७०
स्वाध्यायेनार्चयेतर्षीन् होमैर्देवान् यथाविधि । منو ۳ - ۸۱
पितॄन् श्राद्धैर्नॄनन्नैर्भूतानि बलिकर्मणा ॥ ३ ॥ मनु० ३।८१ ।

| انمہا یگیوں میں سے برہم یگیہ اور دیو یگیہ کس کو کہتے ہیں |

۵۹ - دو یگیہ (یگیہ) برہمچریہ میں لکھ آئے ہیں۔ اُن میں سب سے اوّل برہم یگیہ یعنی وید آدی شاستروں کا پڑھنا پڑھانا سندھیا اپاسن (عبادت) یوگ کا ابھیاس کرنا۔ دوسرا دیو یگیہ یعنی عالموں کی صحبت اور خدمت۔ پاکیزگی۔ اعلےٰ اوصاف کا رکھنا۔ سخاوت۔ علم کی ترقی کرنا ہے۔ دونوں یگیہ صبح اور شام کرنے چاہئیں

सायंसायं गृहपतिर्नो अग्निः प्रातःप्रातः सौमनसस्य दा-
ता ॥ १ ॥ प्रातःप्रातर्गृहपतिर्नो अग्निः सायंसायं सौमनस-

لفظی ترجمہ:- جب منتر کو دیکھتے ہیں۔ دیو یگیہ۔ بھوت یگیہ۔ نری یگیہ۔ اور پتری یگیہ ان کو حتی الامکان کبھی نہ چھوڑے۔ ہمیشہ کرتا رہے۔ منو ۴ - ۲۱ +

برہم یگیہ (وید کا پڑھنا پڑھانا) پتری یگیہ (ترپن) ہوم دیو یگیہ اور بلی ویشو دیو بھوت یگیہ اور مہمان نوازی نری یگیہ کہلاتا ہے۔ رشیوں کو وید کے مطالعہ سے۔ دیوتاؤں کو ہوم سے۔ پتروں کو شرادھ سے۔ انسانوں کو کھانے سے اور دوسرے جانداروں کو بلی کرم سے خدمت کرنی چاہئے۔ منو ۳ - ۸۱ +

مُنہ سے نکالے۔ ناگوار سچی بات یعنی کانے کو کانا نہ بولے۔ اَنرِت یعنی جھوٹ دوسرے کو خوش کرنے کے لئے (بھی) نہ بولے ✦

ہمیشہ بھدر یعنی سب کی بھلائی والے کلام نکالے۔ بلا وجہ دشمنی یعنی بغیر قصور کسی کے ساتھ دشمنی یا جھگڑا نہ کرے ✦

چاہے کوئی بُرا بھی مانے لیکن سچ کہنے سے باز نہ رہے

۵۳۔ جو جو دوسرے کی بھلائی کرنے والے (کلام) ہوں چاہے بُرا بھی مانے تو بھی کہے بغیر نہ رہے ✦

सुलभा बहवो राजन् सततं प्रियवादिनः ।

अप्रियस्य तु पथ्यस्य वक्ता श्रोता च दुर्लभः ॥

उद्योगपर्व विदुरनीति० ॥ اُدیوگ پرب

خوشامد کو نصیحت نہیں سمجھنا چاہئے۔

۵۴۔ اے دھرت راشٹر! اس دُنیا میں دوسرے کو ہمیشہ خوش کرنے کے لئے شیریں زبان (تعریف کرنے والے) بہت ہیں۔ لیکن سننے میں تلخ معلوم ہو۔ اور وہ فائدہ بخش کلام ہو۔ اس کو کہنے اور سننے والا انسان کمیاب ہے ✦

کیونکہ نیک مردوں کو مناسب ہے۔ کہ مُنہ پر دوسرے کے عیب کہنا۔ اور اپنے عیب سُننا۔ غیبت میں ہمیشہ دوسرے کی تعریف کرنا۔ اور بدوں کا یہی شیوہ ہے۔ کہ سامنے تعریف کرنا۔ اور غیبت میں عیبوں کو ظاہر کرنا۔ جب تک انسان دوسرے سے اپنے عیب نہیں کہتا تب تک انسان عیبوں سے چھوٹ کر نیک اوصاف والا نہیں ہو سکتا ✦

کبھی نندا یعنی اچھے کو بُرا نہیں کہنا چاہئے۔

۵۵۔ کبھی کسی کی نندا نہ کرنی چاہئے۔ یعنی نیک کو بد نہ کہے۔ جیسے ✦

"गुणेषु दोषारोपणमसूया" अर्थात् "दोषेषु गुणारोपणमप्यसूया" "गुणेषु गुणारोपणं दोषेषु दोषारोपणं च स्तुतिः"

استتی اور نندا کسے کہتے ہیں؟

۵۶۔ جو خوبیوں کو عیب اور عیبوں کو خوبی بتلاتا ہے۔ وہ نندا (مذمت) اور خوبیوں کو خوبی اور عیبوں کو عیب بتلانا۔ استتی (تعریف) کہلاتی ہے۔ جھوٹ بولنے کا نام نندا اور سچ بولنے کا نام استتی ہے ✦

کیا کریں + ۴۸ +

پوجا سے کیا مراد ہے ۴۹ - یہ بات ہمیشہ خیال میں رکھنی چاہئے کہ لفظ "پوجا" کے معنی عزت کے ہیں +

پس دن رات میں جب جب پہلے پہل ملیں - یا جدا ہوں تب تب محبت سے نمستے ہم ایک دوسرے سے کریں +

सदा प्रहृष्टया भाव्यं गृहकार्येषु दक्षया ।
सुसंस्कृतोपस्करया व्यये चामुक्तहस्तया ॥ मनु० ५ । १५० ॥

منو - ۵ - ۱۵۰

عورت کے فرائض ۵۰ - عورت کو چاہئے کہ بڑی خوشی سے گھر کے کاموں میں ہوشیاری سے رہے - سب چیزوں کو عمدگی سے بنا دے - گھر کی صفائی رکھے اور خرچ میں بہت بے پرواہی نہ کرے - یعنی مناسب خرچ کرے - سب چیزیں صاف رکھے - اور خوراک اس طرح بنائے کہ جو دوائی بن کر جسم یا روح میں بیماری کو نہ آنے دے - جو جو خرچ ہو - اس کا حساب ٹھیک ٹھیک رکھ کر خاوند وغیرہ کو سنا دیا کرے - گھر کے نوکر چاکروں سے مناسب کام لے - گھر کے کسی کام کو بگڑنے نہ دے +

स्त्रियो रत्नान्यथो विद्या सत्यं शौचं सुभाषितम् ।
विविधानि च शिल्पानि समादेयानि सर्वतः ॥ मनु० २ । २४० ॥

منو - ۲ - ۲۴۰

سب ملکوں اور سب لوگوں سے کیا کیا چیزیں لے سکتے ہیں ۵۱ - عمدہ عورت - طرح طرح کے جواہرات - علم - سچائی - پاکیزگی - خوش گوئی اور طرح طرح کی شلپ ودیا یعنی کاریگری سب ملکوں نیز سب لوگوں سے حاصل کرے +

सत्यं ब्रूयात् प्रियं ब्रूयान्न ब्रूयात् सत्यमप्रियम् ।
प्रियं च नानृतं ब्रूयादेष धर्मः सनातनः ॥ १ ॥
भद्रं भद्रमिति ब्रूयाद् भद्रमित्येव वा वदेत् ।
शुष्कवैरं विवादं च न कुर्यात्केनचित्सह ॥ २ ॥
मनु० ४ ॥ १३८ । १३९ ॥

منو - ۴ - ۱۳۸ - ۱۳۹

شیریں زبان سے ہمیشہ سچ ہی بولے ۵۲ - ہمیشہ میٹھی - سچی اور دوسرے کو فائدہ پہنچانے والی بات

۷۴۵ - جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہیں۔ اُسی خاندان میں کل خوش نصیبی اور اقبال مندی قیام	عورت کو ضرور خوش رکھنا چاہیئے

کرتی ہے۔ جہاں فساد و شر رہتا ہے۔ وہاں بدبختی اور مفلسی رہا کرتی ہے + ۱ +
جب عورت خاوند سے محبت نہیں رکھتی۔ اور اُس کو خوش نہیں کرتی۔ تو خاوند کے ناخوش ہونے سے اُس میں (خاوند میں) اولاد کی خواہش پیدا نہیں ہوتی + ۲ +
چونکہ عورت کی خوشی سے سب خاندان خوش رہتا ہے۔ اس لئے اُس کی ناخوشی میں سب ناخوش رہتے اور تکلیف پاتے ہیں + ۳ +

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥ १ ॥
यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः ।
यत्रैतास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्तत्राफलाः क्रियाः ॥ २ ॥
शोचन्ति जामयो यत्र विनश्यत्याशु तत्कुलम् ।
न शोचन्ति तु यत्रैता वर्धते तद्धि सर्वदा ॥ ३ ॥
तस्मादेताः सदा पूज्या भूषणाच्छादनाशनैः ।
भूतिकामैर्नरैर्नित्यं सत्कारेषूत्सवेषु च ॥ ४ ॥

मनु० ३ । श्लोक ५५ । ५६ । ५९ ॥ منو ۳-۵۵ لغایت ۵۷-۵۹

۷۴۶ - باپ - بھائی - خاوند اور دیور اِن (عورات) کی عزت کریں اور زیور وغیرہ سے خوش رکھیں۔ جن کو بہت بہتری کی خواہش ہووے	عورتوں کی ہمیشہ پوجا کرنی چاہیئے

ایسا کریں + ۱ +
جس گھر میں عورتوں کی عزت ہوتی ہے۔ اُس میں آدمی باعلم ہو کر دیوتا کا نام پاتے ہیں۔ اور راحت سے رہتے ہیں۔ اور جس گھر میں عورتوں کی عزت نہیں ہوتی۔ وہاں سب کام بگڑ جاتے ہیں + ۲ +
جس گھر یا خاندان میں عورتیں غمگین ہو کر تکلیف پاتی ہیں۔ وہ خاندان جلد تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور جس گھر یا خاندان میں عورتیں آنند سے پُر حوصلہ اور خوشی میں بھری رہتی ہیں۔ وہ خاندان ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے +
اِس لئے حشمت کی خواہش کرنے والے آدمیوں کو مناسب ہے۔ کہ عزت اور تہوار کے موقع پر زیورات پوشاک اور خوراک وغیرہ سے عورتوں کی ہمیشہ عزت

ओ३म् یا چیتن اُسنا گھی اور شہد کو لے کر سونے کی سلائی سے زبان پر لفظ
اوم لکھ کر شہد اور گھی کو اُسی سلائی سے چٹا دے۔ پھر بچہ ماں کو دیدے۔ اگر
دودھ پینا چاہے۔ تو اُس کی ماں پلا دے۔ اگر اُس کی ماں کا دودھ نہ ہو۔ تو
کسی عورت کی آزمائش کر کے اُس کا دودھ پلا دے۔ پھر دوسری صاف کوٹھری
یا جہاں کی ہوا پاک ہو۔ اُس میں خوشبودار گھی کا ہوم صبح اور شام کیا کرے۔ اور اُسی میں
زچہ نیز بچہ کو رکھے۔ چھ دن تک ماں کا دودھ پیئے۔ اور عورت بھی اپنے جسم کی طاقت
کے لئے کئی قسم کی عمدہ خوراک کھائے۔ اور یونی سنکوچ وغیرہ بھی کرے۔ چھٹے دن
عورت باہر نکلے۔ اور بچہ کے دودھ پینے کے لئے کوئی دائی رکھے۔ اُس کو خورد و نوش
عمدہ کرائے۔ وہ بچہ کو دودھ پلایا کرے۔ اور پرورش بھی کرے۔ لیکن اُس کی ماں بچہ پر
پوری نظر رکھے۔ کسی قسم کا نامناسب عمل اُس کی پرورش میں نہ ہو۔ عورت دودھ بند کرنے
کے لئے پستان کے اگلے حصہ پر ایسا لیپ کرے۔ کہ جس سے دودھ نہ نکلے (یہ طریق
خاص ہے۔ عام طریق سنسکار ودھی میں درج ہے) اُسی طرح خورد و نوش کا بندوبست بھی
ٹھیک ٹھیک رکھے۔ پھر نام کرن وغیرہ سنسکار سنسکار ودھی کے طریق سے مناسب وقت
پر کرتا جائے۔ جب عورت پھر رجسولا ہو۔ تب پاک ہونے کے بعد اُسی طرح رتو دان دے+

निन्द्यास्वष्टासु चान्यासु स्त्रियो रात्रिषु वर्जयन्।
ब्रह्मचार्य्येव भवति यत्र तत्राश्रमे वसन्॥ मनु० ३।५०॥

منو-۳-۵۰

(گرہستی برہمچاری کی) ۱۱ ہیں۔ جو اپنی ہی عورت سے خوش۔ ممنوع راتوں میں عورت
سے الگ رہتا۔ اور رتو گامی ہوتا ہے۔ وہ گرہستھ بھی برہمچاری کی مانند ہے+

सन्तुष्टो भार्य्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्या तथैव च।
यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम्॥ १॥
यदि हि स्त्री न रोचेत पुमांसन्न प्रमोदयेत्।
अप्रमोदात्पुनः पुंसः प्रजनं न प्रवर्त्तते॥ २॥
स्त्रियां तु रोचमानायां सर्वं तद्रोचते कुलम्।
तस्यां त्वरोचमानायां सर्वमेव न रोचते॥ ३॥
मनु० ३। श्लोक ६०। ६२॥

منو-۳-۶۰-۶۲

۱ے چھٹے میں مراد اُس وقت سے ہے جب عورت حیض سے پاک ہوتی ہے۔ تب اولاد کی خاطر عورت سے میل کرنے کو رتو دان کہتے ہیں

بچے کا جسم بہت عمدہ شکل۔ خوبصورتی۔ مضبوطی۔ طاقت اور حوصلہ والا ہو کر دسویں مہینے میں پیدا ہو۔ اُس کی زیادہ حفاظت چوتھے مہینے سے اور زیادہ تر آٹھویں مہینے سے آگے کرنی چاہئے۔ کبھی حاملہ عورت دست آور۔ خشک اور نشہ دار چیزیں جو عقل اور طاقت کو نقصان پہنچانے والی ہوں۔ کھانے وغیرہ کے کام میں نہ لاوے۔ بلکہ گھی۔ دودھ۔ عمدہ چاول۔ گیہوں۔ مونگ۔ اُرد وغیرہ اناج کا کھانا اختیار کرے۔ اور مقام اور وقت کا بھی لحاظ عقل سے کرے +

۴۴۔ استقرار حمل میں دو سنسکار ایک چوتھے مہینے میں سیونّت اور دوسرا آٹھویں مہینے سیمنتونین بموجب طریق مقررہ کے کرے +	گربھ کے وقت میں دو سنسکار کرنے چاہئیں۔
۴۵۔ جب اولاد پیدا ہو تب عورت اور لڑکے کے جسم کی حفاظت بہت ہوشیاری سے کرے (زچہ کے لئے) شونٹھی پاک یا سوبھاگیہ شونٹھی پاک[۱] پیشتر سے ہی تیار کر رکھے۔ اُس وقت خوشبودار گرم پانی سے جو قدرے گرم ہو عورت غسل کرے اور بچے کو بھی نہلا دیں۔ بعد ازاں ناڑی چھیدن (کریں) یعنی بچے کی ناف کی جڑ میں ایک ملایم سوت باندھ چار انگل چھوڑ کر اوپر سے کاٹ ڈالے۔ اور اس کو ایسا باندھے کہ جس سے جسم سے خون کا ایک قطرہ بھی نہ جانے پائے۔ پھر اُس مکان کو صاف کر کے اُس کے دروازے کے اندر خوشبو وغیرہ والے گھی وغیرہ کا ہوم کرے۔ بعد ازاں بچے کے کان میں باپ "ویدوسی اِتی" یعنی تو وید ہے ایسا کہے	بچہ پیدا ہونے پر کیا کرنا چاہئے

[۱] (نوٹ مترجم) اول ہی نواسی پنڈت سیتا رام جی شاستری وید سے سوبھاگیہ شونٹھی کا حسب ذیل نسخہ جو کہ شاستر کے مطابق ہے۔ ہم نے دریافت کیا ہے +

سونٹھ۔ مرچ کالی۔ پیپل۔ پیپلا مول۔ سپیدزیرہ۔ سیاہ زیرہ۔ سفید۔ الائچی کلاں۔ تیج پتر۔ وائیبڑنگ۔ ناگکیسر۔ مُوتھا۔ بالچھڑ۔ سیتل چینی یا کباب چینی۔ دھنیا۔ لونگ۔ سونف۔ تالیسپتر۔ چیتا۔ گجپیپل۔ اجوائن۔ اجمودہ۔ پاین ذبانی۔ دھائی کے پھول۔ ستاور۔ تال مکھانہ۔ لودھ۔ گج پیپل۔ جیرو نجی۔ سنگھاڑا۔ مونی۔ ثعلب مصری۔ کیوڑہ۔ لال چندن۔ سفید چندن ہر ایک دوائی ایک تولہ وزن میں لینی چاہئے۔ اس کے علاوہ سونٹھ دو سیر۔ گھی ۲۴ تولہ۔ دودھ دو سیر۔ کھانڈ اڑھائی سیر لینی چاہئے۔ پہلے سونٹھ کو گھی میں بھوننا چاہئے بعد ازاں دیگر ادویات کو کوٹ کر بھون لو۔ پھر سونٹھ اور دیگر ادویات کو ملا لینا چاہئے۔ پھر گھی گرم کرکے اُن میں ڈال کر پکائیں۔ پھر دودھ ڈال کر پکائیں۔ پھر کھانڈ ڈال کر تیار کریں۔ پکانے بھوننے وغیرہ کے لئے مٹی کا برتن استعمال کرنا چاہئے۔ خوراک ایک تولہ ہے۔ علی الصباح یہ دوائی زچہ کھائے دوائی کھانے کے ایک گھنٹہ بعد یا دوائی کے ساتھ ہی بکری کا دودھ پینا چاہئے۔ استقرار حمل کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس سے پستان بھی طاقت پاتے ہیں۔ باقاعدہ استعمال کرنے والی عورت کو طاقت و توانائی دیتی ہے۔ تیز اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔ کھانا دوائی ہضم ہونے کے بعد کھانا چاہئے +

کی پوری رغبت پیدا کرنے میں ہو جائے۔ تب سے اُن کے خورد و نوش کا عمدہ انتظام ہونا چاہئے۔ کہ جس سے اُن کا جسم جو پہلے برہمچریہ اور علم حاصل کرنے کی ریاضت اور تکلیف میں کمزور ہوتا ہے۔ وہ چاند کی کلا کی مانند تھوڑے ہی دنوں میں بڑھ کر طاقتور ہو جائے۔ پھر جس دن لڑکی رجسلا (حیض والی) ہو کر جب نہا دھولے تب ویدی اور منڈپ بنا کر کئی خوشبودار چیزیں اور گھی وغیرہ کا ہوم نیز اپنے (واقفکار) فاضل مرد و عورتوں کی مناسب عزت کریں ✦

گربھادھان سنسکار

۴۳۔ پھر جس دن رتو دان دینا مناسب سمجھیں۔ اُسی دن سنسکار ودھی کتاب میں لکھے ہوئے طریق کے مطابق سب عمل کر کے آدھی رات یا دس بجے نہایت خوشی سے سب کے سامنے پانی گرہن (ہتھلیوا) سے بیاہ کر کے طریق کو پورا کرنے کے بعد خلوت میں چلے جاویں۔ مرد منی ڈالنے اور عورت منی کھینچنے کی جو ترکیب ہے۔ اُسی کے مطابق دونوں کریں۔ جہاں تک بنے وہاں تک برہمچریہ کے ویریہ کو فضول یا ضائع نہ کریں۔ کیونکہ اُس ویریہ یا بیج سے جو جسم پیدا ہوتا ہے۔ وہ بے نظیر عمدہ اولاد ہوتی ہے۔ جب ویریہ کے رحم میں گرنے کا وقت ہو۔ اُس وقت عورت مرد دونوں بے حرکت ناک کے سامنے ناک۔ آنکھ کے سامنے آنکھ یعنی سیدھا جسم رکھیں۔ اور نہایت خوش دل رہیں۔ ہلیں نہیں۔ مرد اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑے اور عورت ویریہ حاصل کرنے کے وقت اپان وایو کو اوپر کھینچے۔ جائے مخصوص کو اوپر سکوڑ کر ویریہ کو اوپر کشش کر کے رحم میں ٹھہرا دے۔ پھر دونوں صاف پانی سے غسل کریں۔ حمل ٹھہر جانے کا بخوبی علم سمجھدار عورت کو تو اُسی وقت ہو جاتا ہے۔ لیکن اِس کا یقین ایک مہینے کے پیچھے حیض نہ ہونے پر سب کو ہو جاتا ہے۔ سونٹھ۔ کیسر۔ اسگندھ۔ الائچی خورد اور ثعلب مصری ڈال کر گرم کر اشنان (صحبت کے بعد نہا کر) کر کے جو پیشتر ہی رکھا ہوا ٹھنڈا دودھ ہے۔ اُس کو حسب خواہش دونوں پی کر الگ الگ اپنے پلنگ پر سو رہیں۔ یہی ترکیب جب جب گربھادان کا عمل کریں۔ تب تب کرنی مناسب ہے۔ جب مہینے بھر میں حیض نہ آنے سے حمل کے ٹھہرنے کا یقین ہو جائے۔ تب سے ایک برس (یہ کم از کم میعاد ہے) تک عورت مرد ہم بستر ہرگز نہ ہوں۔ کیونکہ ایسا نہ ہونے سے اولاد عمدہ اور دوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ ورنہ ویریہ ضائع ہوتا ہے۔ دونوں کی عمر گھٹ جاتی ہے۔ اور کئی قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اوپر سے گفتگو وغیرہ با محبت سلوک دونوں کو ضرور رکھنا چاہئے۔ مرد ویریہ کو ضبط اور عورت حمل کی حفاظت اور خورد و نوش اس قسم کا کریں۔ کہ جس سے عورت اور مرد کا ویریہ خواب میں بھی ضائع نہ ہو۔ اور حمل میں

لڑکی کا دینا دیو (۳) دولہا سے کچھ لے[1] کر بیواہ ہونا آرش (۴) دونوں کا بیاہ دھرم کی ترقی کے لئے ہونا پرجاپت (۵) دولہا اور دلہن کو کچھ دے کر بیاہ کرنا آسر-
(۶) بے قاعدہ بے موقع کسی وجہ سے دولہا دلہن کا با مرضی باہم میل ہونا گاندھرب-
(۷) لڑائی کر کے جبراً یعنی چھین جھپٹ یا فریب سے لڑکی کو حاصل کرنا راکھشس
(۸) سوتی ہوئی یا شراب وغیرہ پی کر بے ہوش ہوئی ہوئی یا پاگل لڑکی سے بالجبر ہمبستر ہونا پشاچ بیاہ کہلاتا ہے ◆

ان سب بیاہوں میں برہم بیاہ سب سے افضل - دیو - آرش اور پرجاپت متوسط آسر اور گاندھرب ادنےٰ - راکھشس مذموم - اور پشاچ نہایت مکروہ ہے ◆

کورٹ شپ یعنی شادی کی بابت

۴۳ - اس لئے یہی یقین رکھنا چاہئے کہ لڑکی اور لڑکے کی شادی کے پہلے اکیلی جگہ میں میل نہ ہو - کیونکہ جوانی میں عورت مرد کا اکیلی جگہ میں ٹھہرنا موجب خرابی ہے - لیکن جب لڑکی یا لڑکے کی شادی کا وقت ہو - یعنی ایک برس یا چھ مہینے برہمچریہ آشرم اور تحصیل علم کے ختم ہونے میں باقی رہیں تب اُن لڑکی اور لڑکوں کا پرتی بمب یعنی عکس جس کو فوٹو کہتے ہیں - یا تصویر اُتار کر لڑکیوں کی پڑھانے والیوں کے پاس کنوارے لڑکوں کی - لڑکوں کے اُستادوں کے پاس لڑکیوں کی تصویر بھیج دیں - جس جس کا روپ مل جائے اُس اُس کے اتہاس یعنی پیدائش سے لے کر اس دن تک جنم چرتر یعنی سوانح عمری کی کتاب ہو - اُس کو پڑھانے والے منگوا کر دیکھیں - جب دونوں کے وصف - عمل - فطرت مطابق ہوں - تب جس جس کے ساتھ جس جس کا بیاہ ہونا مناسب سمجھیں - اُس اُس لڑکے اور لڑکی کی عکسی تصویر اور اتہاس اس لڑکی اور لڑکے کے ہاتھ میں دے دیں - اور کہیں کہ اس میں جو تمہاری منشا ہو - سو ہم کو بتا دینا - جب اُن دونوں کا پختہ ارادہ باہم شادی کرنے کا ہو جائے - تب اُن دونوں کا سماورتن (گروکل سے واپسی) ایک ہی وقت میں ہونا چاہئے - اگر وے دونوں پڑھانے والوں کے سامنے بیاہ کرنا چاہیں تو وہاں نہیں تو لڑکی کے ماں باپ کے گھر میں بیاہ ہونا مناسب ہے - جب وے سامنے ہوں - تب اُن اُستادوں یا لڑکی کے ماں باپ وغیرہ نیک آدمیوں کے سامنے اُن دونوں کی آپس میں بات چیت شاستر ارتھ کرانا اور جو کچھ پوشیدہ بات پوچھیں - وہ بھی مجلس میں لکھ کر ایک دوسرے کے ہاتھ میں دے کر سوال و جواب کریں - جب دونوں

[1] سنسکار ودھی کے صفحہ ۱۱۱ پر اسی کے متعلق سوامی جی کا یہ نوٹ درج ہے ◆
یہ بات سمجھنا چاہئے کیونکہ آگے سنسکرتی میں لکھا ہے کہ ایک اشرفی وغیرہ بھی ہے - اسلئے کچھ بھی لے دے کر دونوں کی رضامندی سے بیاہ کر لینا آرش بیواہ ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اصل عبارت میں لفظ "..." چھپا ہے (مترجم)

تو شودر ہو جائے گی۔ اور اولاد بھی ورثہ قی رہے گی۔ کہ اگر ہم مذکورہ بالا چال چلن اور علم والے نہ ہوں گے۔ تو شودر ہونا پڑے گا۔ اور تینوں ورنوں کا اعلے ورن میں ہونے کے لئے حوصلہ بڑھے گا +

خلاصہ برہم۔ ویدیا اور دھرم کی اشاعت کا کام براہمنوں کو دینا چاہئے۔ کیونکہ وے پورے فاضل اور دھارمک ہوتے ہیں۔ اور اس کام کو ٹھیک طور پر چلا سکتے ہیں۔ کھشتریوں کو سلطنت کے کاروبار میں لگانے سے کبھی سلطنت کا زوال ونقصان نہیں ہوتا +

مویشی کی پرورش وغیرہ کا کام ویشیوں ہی کو ملنا مناسب ہے۔ کیونکہ وہ اس کام کو اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ شودروں کو خدمت کا کام اسلئے دیا جاتا ہے۔ کہ وہ علم سے بے بہرہ وجاہل ہوتے ہیں۔ اور علم کے متعلق کام کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ مگر جسم کے متعلق کام سب کر سکتے ہیں۔ اس طرح سب ورنوں کو اپنے اپنے کام میں لگائے رکھنا راجا وغیرہ اہل مجلس کا کام ہے +

(وواہ کی کیفیت)

ब्राह्मो दैवस्तथैवार्षः प्राजापत्यस्तथाऽऽसुरः । شو-۳-۲۱
गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचश्चाष्टमोऽधमः ॥ मनु० ३ । २१ ॥

بیاہ کی آٹھ قسمیں بیاہ (اولاد پیدا کرنے کا طریق) آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ایک براہم دوسرا دیو۔ تیسرا آرش۔ چوتھا پرجاپت۔ پانچواں آسر۔ چھٹا گاندھرب۔ ساتواں راکشس۔ آٹھواں پیشاچ +

ان بیاہوں کی تفصیل یہ ہے کہ (۱) دولہا دلہن دونوں کامل برہمچاری۔ پورے فاضل دھارمک اور نیک سیرت ہوں۔ اُن کا باہم رضامندی سے بیاہ ہونا براہم کہلاتا ہے (۲) بڑے یگیہ میں عمدہ طور پر یگیہ کرتے ہوئے داماد کو زیور پہنی ہوئی

لہ سبھیہ جن یا فاضل ترجمہ مہذب لوگ یا سبھاسد ہو سکتا ہے۔ یہاں مراد ارکین سلطنت یعنی ودیا سبھا اور راج سبھا کے ممبران سے معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ان الفاظ کا تعلق راجا کے ساتھ دیگر فقروں میں سبھیہ اور پہلے فاضل مصنف لکھ آئے ہیں۔ کہ دونوں کا انتظام ودیا سبھا اور راج سبھا کے ماتحت رہنا چاہئے۔ دیکھو دفعہ ۳۳ + (مترجم)

روح کو طاقتور رکھنا۔ (۲) بہادری (شجاعت) یعنی سینکڑوں ہزاروں سے بھی جنگ کرنے میں اکیلے کو خوف نہ ہونا (۳) خودداری (ہمیشہ تیجسوی یعنی عاجزی سے مبرا)۔ اپنے پر بھروسہ رکھنا مستقل مزاج رہنا مستقل ہونا۔ ہوشیاری۔ راجا اور رعیت کے متعلق کاروبار میں اور سب شاستروں میں نہایت ہوشیار ہونا۔ نبرد آزمائی یعنی جنگ میں بھی مضبوط بےخوف رہکر اُس سے کبھی نہ ہٹنا۔ نہ بھاگنا۔ یعنی اس طرح لڑنا کہ جس سے یقیناً فتح ہو۔ اپنی حفاظت کرنا۔ اگر بھاگنے سے یا دشمنوں کے ساتھ داؤ کھیلنے سے فتح ہوتی ہو تو ایسا ہی کرنا۔ فیاضی۔ خیرات کرنے کی عادت رکھنا۔ آقاپنا۔ طرفداری کو چھوڑ کر سب کے ساتھ مناسب برتاؤ کرنا۔ سوچ کر دینا۔ وعدہ کا پورا کرنا اُس کو کبھی نہ ٹوٹنے دینا۔ یہ گیارہ کھشتری ورن کے عمل اور اوصاف ہیں +

पशूनां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमेव च । شلوک ۹۰

वणिक्पथं कुसीदं च वैश्यस्य कृषिमेव च ॥ मनु० १।९०॥

ویش کے فرائض اور اوصاف

۷ سو۔ (۱) گائے وغیرہ حیوانوں کی پرورش و ترقی کرنا (۲) علم و دھرم (اخلاق) کی ترقی کرنے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا (۳) اگنی ہوتر وغیرہ یگوں کا کرنا (۴) وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا (۵) سب قسم کی تجارت کرنا (۶) فیصدی چار۔ چھ۔ آٹھ۔ بارہ۔ سولہ یا بیس آنہ تک سود لینا۔ اور اصل رقم سے دُگنا یعنی ایک روپیہ دیا ہو تو سو برس میں بھی دو روپے سے زیادہ نہ لینا۔ اور نہ دینا (۷) کھیتی کرنا۔ یہ ویش کے اوصاف اور عمل ہیں +

एकमेव तु शूद्रस्य प्रभुः कर्म समादिशत् । شلوک ۹۱

एतेषामेव वर्णानां शुश्रूषामनसूयया ॥ मनु० १।९१॥

شودر کا کام

۸ سو۔ شودر کو چاہئے کہ مذمت۔ حسد۔ غرور وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر برہمن کھشتری اور ویشوں کی خدمت مناسب طور پر کرے۔ اور اُسی سے اپنا ذریعہ معاش پیدا کرے۔ شودر کا یہی ایک کام اور وصف ہے +

[illegible]

۹ سو۔ یہ مختصر طور پر ورنوں کے اوصاف اور اعمال لکھے۔ جس جس شخص کے جس جس ورن کے لائق اوصاف و کام ہوں۔ اُس اُس ورن کا اُس کو حق دینا۔ ایسی آئین رکھنے سے سب لوگوں کا ترقی کی طرف میلان رہتا ہے کیونکہ اعلیٰ ورنوں کو خوف ہوگا کہ اگر ہماری اولاد جہالت وغیرہ عیب والی ہوگی

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति । منو-۵-۱۰۹
विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥ मनु० ५।१०९ ॥

پانی سے باہر کے اعضا و راستی پر عمل کرنے سے دل۔ ودیا اور دھرم کے کام کرنے سے روح۔ اور گیان سے عقل پاکیزہ ہوتی ہے۔ اندرونی عشق و نفرت وغیرہ عیب اور بیرونی غلاظتوں کو دور کر پاکیزہ رہنا۔ یعنی سچ جھوٹ کی تمیز کرتے ہوئے سچائی کے قبول اور جھوٹ کے ترک سے اعتقاد پاک ہوتا ہے۔ ضبط مذمت و تعریف۔ رنج و راحت۔ سردی۔ گرمی۔ بھوک۔ پیاس۔ نفع و نقصان۔ عزت بے عزتی وغیرہ میں۔ خوشی و غم چھوڑ کر دھرم میں مضبوط اعتقاد سے رہنا۔ نرمی انکسار سادگی۔ سادہ طبیعت رکھنا۔ کجروی وغیرہ عیب چھوڑ دینا۔ علم روحانی۔ سب وید وغیرہ شاستروں کو بمعہ انگ و اپانگ کے پڑھ کر پڑھانے کی طاقت۔ امتیاز۔ سچ کی تحقیق۔ جو چیز جیسی ہو۔ یعنی غیر ذی روح کو غیر ذی روح۔ ذی روح کو ذی روح جانتا اور ماننا۔ علم دنیاوی زمین سے لے کر پرمیشور تک سب اشیاء کو اچھی طرح جان کر ان سے مناسب فائدہ اٹھانا۔ تسلیم و رضا۔ کبھی وید۔ پرمیشور۔ مکتی۔ پورب جنم۔ پنر جنم۔ دھرم علم۔ نیک صحبت۔ ماں۔ باپ۔ آچاریہ اور مہمانوں کی خدمت کو نہ چھوڑنا۔ اور ان کی مذمت کبھی نہ کرنا۔ یہ پندرہ عمل اور وصف برہمن ورن کے آدمیوں میں ضرور ہونے چاہئیں +

प्रजानां रक्षणं दानमिज्याऽध्ययनमेव च । منو-۱-۸۹
विषयेष्वप्रसक्तिश्च क्षत्रियस्य समासतः ॥१॥ मनु० १।८९ ॥
शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ।
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥
भ० गी० अध्याय १८ । श्लोक ४३ ॥ بھگوت گیتا-۱۸-۴۳

کھتری کے فرائض اور اوصاف

(۱) سے۔ انصاف و عدل سے رعیت کی حفاظت یعنی رو رعایت چھوڑ کر نیکوں کی عزت اور بدوں کی بے عزتی کرنا۔ ہر طرح سے سبھی پرورش۔ (۲) دان یعنی علم و اخلاق کے پھیلانے اور مستحق لوگوں کی خدمت کرنے میں دولت وغیرہ اشیاء کا خرچ کرنا۔ (۳) اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ کرنا۔ (۴) تحصیل علم جیسے وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا۔ (۵) اور عیاشیوں میں نہ پھنس کر نفس پر قابو رکھ کر ہمیشہ جتیندریہ اور

میں کوئی شخص جو کھشتری۔ ویش اور شودر کی مانند ہو۔ نہیں رہتا۔ اور کھشتری ویش نیز شودر ورن شدھ رہتے ہیں۔ یعنی ورنوں کی غلط ملط نہیں ہوگی۔ اس سے کسی ورن کی مذمت یا ناقابلیت بھی نہ ہوگی +

[illegible]

۴۳۔ سوال۔ اگر کسی کا ایک ہی لڑکا یا لڑکی ہو۔ وہ دوسرے ورن میں داخل ہو جائے۔ تو اس کے ماں باپ کی خدمت کون کرے گا۔ اور قطع نسل بھی ہو جائے گی۔ اس کا کیا انتظام ہونا چاہئے +

جواب۔ نہ کسی کی خدمت میں ہرج اور نہ قطع نسل ہوگی۔ کیونکہ ان کو اپنے لڑکے لڑکیوں کے بدلے اپنے ورن کے لائق دوسری اولاد ودیا سبھا اور راج سبھا کے انتظام سے ملے گی۔ اس لئے کچھ بھی بد انتظامی نہ ہوگی +

کس عمر میں ورن کا خطاب دیا جائے

۴۴۔ یہ اوصاف و امتحان کے مطابق ورنوں کی بیوستھا لڑکیوں کی سولہویں برس اور مردوں کی پچیسویں برس کے امتحان میں مقرر کرنی چاہئے۔ اور اسی طریقہ سے یعنی برہمن ورن کا برہمنی۔ کھشتری ورن کا کھشترانی۔ ویش ورن کا ویش عورت اور شودر ورن کا شودر عورت کے ساتھ بیاہ ہونا چاہئے۔ تب ہی اپنے ورنوں کے کام اور باہم محبت بھی ٹھیک ٹھیک رہیگی۔ ان چاروں ورنوں کے فرائض اور اوصاف یہ ہیں +

अध्यापनमध्ययनं यजनं याजनं तथा ।
दानं प्रतिग्रहश्चैव ब्राह्मणानामकल्पयत् ॥ मनु० १ । ८८ ॥ منو ۱-۸۸

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥

भ० गी० अध्याय १८ । श्लोक ४२ ॥ بھگوت گیتا ۱۸-۴۲

برہمن کے فرائض اور اوصاف

۴۵۔ برہمن کے پڑھنا پڑھانا۔ یگ کرنا کرانا۔ دان دینا۔ لینا۔ یہ چھ کام ہیں۔ اور لیکن منو کے قول کے مطابق لینا نیچ کام ہے + شم۔ سکون طبیعت یعنی دل سے برے کام کی خواہش بھی نہ کرنی اور اس کو ادھرم میں کبھی راغب ہونے نہ دینا۔ دم۔ حواس پر قدرت یعنی کان اور آنکھ وغیرہ حواس کو بے انصافی کے کام سے روک کر دھرم میں چلانا۔ ہمیشہ برہمچاری کی طرح نفس پر قادر ہو کر دھرم کے کام کرنا۔ پاکیزگی یعنی۔

کہ جو جو مُنہ وغیرہ سے پیدا ہوئے تھے۔ اُن کا نام براہمن وغیرہ ہو لیکن تمہارا نہیں۔ کیونکہ جیسے سب لوگ رحم سے پیدا ہوتے ہیں۔ ویسے تم بھی ہوتے ہو۔ تم مُنہ وغیرہ سے پیدا نہیں ہوئے۔ پھر بھی برہمن وغیرہ نام کا گھمنڈ کرتے ہو۔ اِس لئے تمہارے کئے ہوئے معنی فضول ہیں۔ اور جو ہم نے معنی کئے ہیں۔ وہ سچے ہیں +

۱۳ - ایسا ہی اور جگہ بھی کہا ہے جیسے :-

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मणश्चैति शूद्रताम् । منو ۱۰-۶۵
क्षत्रियाज्जातमेवन्तु विद्याद्वैश्यात्तथैव च ॥ मनु० १० । ६५ ॥

> منوسمرتی بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ پیدائش سے ورن نہیں۔

شودر خاندان میں پیدا ہو کر برہمن۔ کھشتری اور ویش کی مانند وصف عمل اور فطرت والا ہو۔ تو وہ شودر برہمن کھشتری اور ویش بن جاتا ہے۔ ویسے ہی جو شخص برہمن کھشتری اور ویش خاندان میں پیدا ہوا ہو۔ اور اُس کے وصف۔ عمل اور فطرت شودر کی مانند ہوں تو وہ شودر بن جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کھشتری یا ویش کے خاندان میں پیدا ہو کر برہمن یا شودر کی مانند ہو۔ وہ برہمن یا شودر بھی ہو جاتا ہے۔ گویا چاروں ورنوں میں جس جس ورن کی مانند جو جو مرد یا عورت ہوں وہ وہ اُسی ورن میں گنے جاویں +

धर्मचर्यया जघन्यो वर्णः पूर्वं पूर्वं वर्णमापद्यते जातिपरिवृत्तौ ॥ १ ॥ -۳۴

अधर्मचर्यया पूर्वो वर्णो जघन्यं जघन्यं वर्णमापद्यते जातिपरिवृत्तौ ॥ २ ॥

> آپستمب سوتر بھی اس کی تائید کرتے ہیں

یہ آپستمب کے سوتر ہیں۔ دھرم پر چلنے سے ادنےٰ ورن اپنے سے اعلےٰ ورن کو حاصل کرتا ہے۔ اور وہ اُسی ورن میں گنا جاوے کہ جس کے لائق ہو۔ ۱ +

ویسے ادھرم پر چلنے سے اعلےٰ ورن والا انسان اپنے سے ادنےٰ ورن کو حاصل کرتا ہے۔ اور اُسی ورن میں گنا جانا چاہئے۔ ۲ +

جس طرح مرد ہر ایک ورن کے لائق ہوتا ہے۔ اُسی طرح عورتوں کی بھی حالت سمجھنی چاہئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اِس طرح ہونے سے سب ورن اپنے اپنے وصف۔ عمل اور فطرت رکھتے ہوئے پاکیزگی کے ساتھ رہتے ہیں یعنی برہمن خاندان

غیر مجسّم ہے جا موجود بذاتہ پریشور کا استدلال ہے رد ہی کا ذکر پیچھے سے چلا آ رہا ہے) جب وہ غیر مجسّم ہے۔ تو اُس کے مونھ وغیرہ اعضاء نہیں ہو سکتے۔ اگر مونھ وغیرہ اعضاء والا ہو۔ وہ پُرش یعنی موجود کُل نہیں۔ اور جو موجود کُل نہیں۔ وہ قادرِ مطلق دُنیا کو پیدا۔ قائم اور فنا کرنے والا۔ روحوں کے نیک و بد اعمال کی سزا و جزا دینے والا۔ علیم کُل۔ خدا۔ غیر فانی وغیرہ اوصاف والا نہیں ہو سکتا اس لئے اس کا یہ ارتھ ہے کہ۔

اصلی معنی | ۲۸۔ جو موجود کُل پریشور کی خلقت میں مونھ کی مانند سب میں سردار افضل ہو۔ وہ براہمن۔ شت پتھ براہمن کے حوالہ سے طاقت و توانائی کا نام باہو ہے۔ جس میں زیادہ ہو وہ کھشتری۔ کمر کے نیچلے حصّہ اور زانو کے اوپر کے حصّہ کا اُرو نام ہے۔ جو سب اشیاء اور سب ملکوں میں رانوں کی طاقت سے جائے آوے سفر کرے۔ وہ ویش اور جو پاؤں کے یعنی نیچلے عضو کی مانند بے عقل وغیرہ اوصاف والا ہو۔ وہ شودر ہے ۔

شت پتھ براہمن میں اس منتر کا ایسا ہی ارتھ ہے۔ | ۲۹۔ اور جگہ مثل شت پتھ براہمن وغیرہ میں بھی اس منتر کا ایسا ہی ارتھ کیا ہے۔ جیسے :

यस्मादेते मुख्यास्तस्मान्मुखतोह्यसृज्यन्त इत्यादि ।

چونکہ یہ مُکھ (سردار) ہیں۔ اس لئے مُکھ (مونھ) سے پیدا ہوئے۔ یہ قول عین مطابق ہے یعنے جیسا مونھ سب اعضاء میں افضل ہے۔ ویسے پورے علم اور اعلےٰ وصف عمل اور فطرت کے رکھنے کے باعث بنی نوعِ انسان میں افضل برہمن کہلاتا ہے۔ جب پریشور کے غیر مجسّم ہونے سے مونھ وغیرہ اعضاء ہی نہیں ہیں۔ تو مونھ سے پیدا ہونا ناممکن ہے۔ جیسا کہ بانجھ عورت وغیرہ کے لڑکے کا بیاہ ہونا ۔

اگر برہمن مُنہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ تو اُن کے جسم کی شکل مونھ کی طرح گول مول کیوں نہیں | ۳۰۔ اور اگر مونھ وغیرہ اعضاء سے براہمن وغیرہ پیدا ہوتے۔ تو جاے مادی کی مانند براہمن وغیرہ کی شکل ضرور ہوتی۔ جیسے مونھ کی شکل گول مول ہے۔ ویسے ہی اُن کے جسم کی شکل بھی مونھ کی مانند گول مول ہونی چاہئے۔ کھشتریوں کے جسم بازو کی مانند۔ ویشوں کے جسم ران کی مانند۔ اور شودروں کے جسم پاؤں کی مانند شکل والے ہونے چاہئیں۔ ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی تم سے سوال کرے

کیونکہ اچھے دھرماتما لوگوں کے طریق پر چلنے سے تکلیف کبھی نہیں ہوتی ۔
اس کو تم مانتے ہو یا نہیں؟ ہاں ہاں! مانتے ہیں ۔

سناتن لفظ کے اصلی معنے

۲۶ - اور دیکھو جو پرمیشور کا الہام ویدوں میں ہے۔ وہی سناتن (قدیم) اور جو بات اُس کے خلاف ہے۔ وہ قدیم کبھی نہیں ہو سکتی۔ ایسا ہی سب لوگوں کو ماننا چاہئے یا نہیں؟ ضرور چاہئے۔ اگر کوئی ایسا نہ مانے تو اُس سے پوچھنا چاہئے۔ کہ اگر کسی کا باپ مفلس ہو۔ اور اُس کا لڑکا دولتمند ہو۔ تو کیا وہ اپنے باپ کی مفلسی کے غرور سے دھن کو پھینک دے۔ کیا جس کا باپ اندھا ہو۔ اُس کا لڑکا بھی اپنی آنکھوں کو پھوڑ ڈالے۔ جس کا باپ بدچلن ہو۔ کیا اُس کا لڑکا بھی بدچلنی ہی کرے؟ نہیں۔ نہیں۔ بلکہ جو جو انسانوں کے اچھے کام ہوں۔ اُن پر عمل کرنا۔ اور بُرے کاموں کو ترک کر دینا سب کے لئے ضروری ہے ۔

پیدائش سے ورن ماننے والے عیسائی شدہ برہمن کو برہمن کیوں نہیں مانتے

۲۷ - اگر کوئی رج ویریہ (حیض و منی) کے میل جول سے ورن آشرم ہو سمجھا مانے۔ اور وصف و عمل کے مطابق نہ مانے تو اُس سے پوچھنا چاہئے۔ کہ اگر کوئی اپنے ورن کو چھوڑ نیچ چنڈال۔ یا عیسائی مسلمان ہو گیا ہو۔ اُس کو بھی برہمن کیوں نہیں مانتے؟ یہاں یہی کہو گے۔ کہ اُس نے برہمن کے عمل چھوڑ دیئے۔ اس لئے وہ برہمن نہیں ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو برہمن وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں۔ وہی برہمن وغیرہ۔ اور جو نیچ بھی اعلےٰ ورن کے وصف عمل اور فطرت والا ہو۔ تو اُس کو بھی اعلےٰ ورن میں۔ اور جو اعلےٰ ورن کا ہو کر نیچ کام کرے تو اُس کو نیچ ورن میں گننا ضرور چاہئے ۔

ब्राह्मणोस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यः कृतः ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥

سوال - یہ یجروید کے اکتیسویں ادھیائے کا گیارھواں منتر ہے۔ اس کا یہ ارتھ ہے کہ برہمن ایشور کے مونہہ سے۔ کھشتری بازو سے۔ ویش ران سے۔ اور شودر پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے جیسے منہ نہ بازو وغیرہ اور بازو وغیرہ نہ منہ بنتے ہیں۔ اسی طرح برہمن نہ کھشتری وغیرہ اور کھشتری وغیرہ نہ برہمن ہو سکتے ہیں؟

جواب - اس منتر کا ارتھ جو تم نے کیا۔ وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہاں پُرش یعنی

وچار کرنے کرانے۔ مختلف اقسام کے ہوم کے کرنے۔ سارے ویدوں کو سنگھتا (الفاظ) ارتھ (مفہومات) سمبندھ (تعلقات) سوَروں کے اُچارن (تلفظ) کے ساتھ پڑھنے پڑھانے۔ پُورنماسی۔ اشٹی[1] وغیرہ جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ اُن کے کرنے۔ دھرم سے اولاد پیدا کرنے۔ برہم یگ۔ دیو یگ۔ پتری یگ۔ ویشودیو یگ اور اَتِتھی یگ۔ جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اگنی شٹوم آدی یگ۔ فاضلوں کی صحبت و تعظیم۔ راست گفتاری۔ رفاہِ عام وغیرہ نیک کام اور ہر قسم کی شلپ[2] ودیا وغیرہ پڑھکر بدچلنی چھوڑ۔ نیک چلنی سے یہ جسم برہمن کا بنتا ہے +

کیا اِس شلوک کو تم نہیں مانتے؟ مانتے ہیں۔ پھر کیوں رج وِیریہ کے ملاپ (تناسل) سے ورن ہو سکتا مانتے ہو؟ میں اکیلا نہیں مانتا۔ بلکہ بہت سے لوگ زمانۂ قدیم سے ایسا ہی مانتے ہیں +

سوال۔ کیا تم پرم پرا[3] کی بھی تردید کرو گے؟ | پانچ سات پشتوں کا نام زمانۂ قدیم نہیں

جواب۔ نہیں لیکن تمہاری اُلٹی سمجھ کو نہیں مانتے۔ اور اسکی تردید بھی کرتے ہیں +

سوال۔ ہماری اُلٹی اور تمہاری سیدھی سمجھ ہے۔ اِس میں کیا ثبوت ہے؟

جواب۔ یہی ثبوت ہے کہ جو تم پانچ سات پشتوں کے رواج کو قدیم رواج مانتے ہو۔ اور ہم وید و نیز دُنیا کے ابتدا سے جو آج تک چلا آیا۔ اُس کو پرم پرا مانتے ہیں۔ دیکھو جس کا باپ نیک اُس کا بیٹا بد اور جس کا لڑکا نیک اُس کا باپ بد۔ نیز کہیں دونوں نیک یا دونوں بد دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے تم لوگ وہم میں پھنستے ہو۔ دیکھو منو مہاراج نے کیا کہا ہے:-

येनास्य पितरो याता येन याताः पितामहाः । منو-۱۷۸
तेन यायात्सतां मार्गं तेन गच्छन्न रिष्यते ॥ मनु० ४ । १७८ ॥

صرف نیک باپ دادا کی راہ پر چلنا چاہیے | جس طریق پر اِس کے باپ دادا گئے ہوں۔ اُس طریق پر اولاد بھی چلے۔ لیکن جو راہِ راست پر چلنے والے باپ دادا ہوں اُنہیں کے طریق پر چلیں۔ اگر باپ دادا بد ہوں تو اُن کے طریق پر کبھی نہ چلیں۔

---

[1] اِشٹی خاص قسم کا یگ ہوتا ہے (مترجم)

[2] شلپ ودیا۔ صنعت و حرفت اور کلوں وغیرہ کا بنانا۔ اور اُن سے کام لینا + (مترجم)

[3] پرم پرا یعنی زمانۂ قدیم + (مترجم)

ی یا بڑھاپا پیدا کرنے والی صحبتوں کو رات دن اور جسم کی طاقت و حسن کو بہت بڑھایا زائل کر دیتے ہیں۔ اسلئے یقیناً میں عورت یا مرد اچھی طرح بذریعہ برہم چریہ کے علم و تربیت اور جسم و آتما کی طاقت اور جوانی کو حاصل کر کے بیاہ کروں ۔۲۰ +
اس کے خلاف کرنا برخلاف وید کے ہے۔ اور کبھی راحت بخش بیاہ نہیں ہوتا +

[آریہ ورت کی تنزلی برہم چریہ کے نہ کرنے سے شروع ہوئی]

۲۱۔ جب تک اسی طرح سب رشی منی راجا مہاراجا آریہ لوگ برہم چریہ سے ودیا پڑھ کر ہی سوئمبر بیاہ کرتے تھے تب تک اس ملک کی ہمیشہ ترقی ہوتی تھی +

جب سے برہم چریہ کے نہ کرنے اور ودیا کے نہ پڑھنے سے بچپن میں محتاج بالغیر یعنی ماں باپ کے اختیار سے ہی بیاہ ہونے لگا۔ تب سے رفتہ رفتہ آریہ ورت ملک کا زوال ہوتا چلا آیا ہے۔ اس لئے اس بُرے کام کو چھوڑ کر شریف لوگ مذکورہ بالا طریق سے سوئمبر بیاہ کریں +

بیاہ ورن کے مطابق کریں۔ اور ورن بوستھا بھی وصف عمل اور فطرت کے مطابق ہونی چاہئے +

[ورن پیدائش سے نہیں بلکہ وصف عمل اور فطرت کے مطابق ہیں]

۲۲۔ سوال۔ کیا جس کی ماں برہمنی باپ برہمن ہو وہ برہمن ہوتا ہے۔ یا جس کے ماں باپ دوسرے ورن کے ہوں۔ کیا اُن کی اولاد بھی برہمن ہو سکتی ہے؟ +

جواب۔ ہاں۔ بہت سے ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور ہوں گے بھی۔ جیسے چھاندوگیہ اپنشد میں جابال رشی نامعلوم خاندان۔ مہابھارت میں وشوامتر کھشتری ورن۔ اور ماتنگ رشی چنڈال خاندان سے برہمن ہو گئے تھے۔ اب بھی جو عمدہ علم و عمل والا ہے۔ وہی برہمن ہونے کے لائق اور جاہل شودر کہلانے کے لائق ہوتا ہے۔ اور ویسا ہی آئندہ بھی ہوگا +

[برہمن کا جسم رج ویریہ سے نہیں بنتا]

۲۳۔ سوال۔ بھلا جو رج (خون) ویریہ (منی) سے جسم بنا ہے۔ وہ بدل کر دوسرے ورن کے لائق کیسے ہو سکتا ہے؟ +

جواب۔ رج ویریہ کے ملاپ سے برہمن کا جسم نہیں ہوتا۔ بلکہ

स्वाध्यायेन जपैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः । منو ۲۔۲۸
महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥ मनु० २।२८॥

اس کا ترجمہ پہلے کر آئے ہیں۔ اب یہاں بھی مختصراً کہتے ہیں پڑھنے پڑھانے

पूर्वीरहं शरदः शश्रमाणा दोषावस्तोरुषसो जरयन्तीः ।
मिनाति श्रियं जरिमा तनूनामप्यू नु पत्नीर्वृषणो जगम्युः ॥

३ ॥ ऋ० ॥ मं० १ । सू० १७९ । मं० १ ॥

میں بیان ... مقتدرین کی تعلیم (ارتھ) جو آدمی پورے طور پر مخولیت یعنی بذریعہ قائم رکھنے برہمچریہ کے اعلیٰ تربیت اور علم سے آراستہ۔ خوشنما پوشاک پہنے ہوئے برہمچاری ہے۔ اور پورا جوان ہو کر بعد تحصیل علم گرہ آشرم میں آتا ہے۔ وہی دوسرے یعنی دویاجنم (حالت طالب علمی) میں سے گذرا ہوا نہایت مبارک اور برکت پھیلانے والا ہوتا ہے۔ اُس آدمی کو اچھی طرح غور کرنے والے دل وجان سے علم کی ترقی کی خواہش کرنے والے صاحب حوصلہ عالم لوگ۔ ترقی کی طرف راغب کر کے فرحت بخشتے ہیں ۔ ۱ ۔

جو بغیر قائم رکھنے برہمچریہ کے و بغیر حاصل کرنے علم و اعلیٰ تربیت کے یا عمر سن میں شادی کرتے ہیں۔ وہ ستے مرد عورت خراب خستہ ہو کر عالموں کے درمیان عزت حاصل نہیں کرتے ۲ ۔

جو لڑکیاں کسی نے دوہی نہ ہوں۔ اُن کی مانند (یعنی کنواری) بچپن سے گذری ہوئی ہیں۔ سب قسم کے عمدہ کاروبار کو پورا کرنے والی۔ نابالغی کو طے کی ہوئی۔ نئی نئی ہیبت اور نوجوانی حاصل کر کے عالم شباب کے کمال کو پہنچی ہوئی۔ عورتیں مثل اُن بالغوں کے جنہوں نے باقاعدہ برہمچریہ پورا کیا ہے۔ لاثانی عقل سلیم یعنی علم و تربیت سے آراستہ عقل پائی ہوئی جوان خاوندوں کو حاصل کر کے گرہستھ ... ایام عمل کریں۔ کبھی بھول سے بھی لڑکپن میں مرد کا خیال دل میں نہ لائیں۔ کیونکہ یہی فعل موجودہ اور آئندہ جہان کی راحت کا دینے والا ہے۔ بچپن میں بیاہ کرنے سے مرد کی نسبت عورت کو بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے ۳ ۔

جس طریق سے گرہستی سے نہایت محبت کرنے والے۔ ... انچھے کے قابل پورے جوان مرد۔ اُن عورات کو جو جوانوں کو پیاری ہیں حاصل کر کے پورے سو برس کی یا اُس سے زیادہ عمر راحت سے بھوگتے ہیں۔ اور بیٹے پوتوں والے رہتے ہیں۔ ویسے عورت مرد ہمیشہ عمل کریں۔ چونکہ گذشتہ چار

لوپامدرا کا ذکر ... رہا مقصود ہوتا ہے۔ جو لڑکیاں کسی نے دوہی نہیں وہ بیاہ ابھی تک نہیں کیا گیا۔ لائق وہ عورات ہیں جن کا گونا ابھی تک قائم ہے اور جنہوں نے کسی مرد سے مباشرت نہیں کی ۔ (مترجم)

ماں باپ کو شادی کا اختیار نہیں ہے

۱۷۔ سوال۔ بیاہ ماں باپ کے اختیار میں ہونا چاہئے یا لڑکا لڑکی کے اختیار میں رہے؟

جواب۔ لڑکا لڑکی کے اختیار میں بیاہ کا ہونا افضل ہے۔ اگر ماں باپ بیاہ کرنا کبھی سوچیں تو بھی لڑکا لڑکی کی رضامندی کے بغیر نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ایک دوسرے کی رضامندی سے بیاہ ہونے میں رنجیدگی بہت کم پیدا ہوتی ہے۔ اور اولاد عمدہ ہوتی ہے۔ بلا رضامندی کے بیاہ میں ہمیشہ تکلیف ہی رہتی ہے۔ بیاہ میں خاص تعلق لڑکے لڑکی کا ہے۔ ماں باپ کا نہیں۔ کیونکہ اگر ان میں باہم خوشی رہے تو انہیں کو راحت اور رنجیدگی میں انہیں کو دکھ ہوتا ہے۔

सन्तुष्टो भार्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्या तथैव च । منو ۳-۶۰

यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ मनु० ३।६०।

کس گھر میں راحت قیام کرتی ہے۔

جس خاندان میں عورت سے مرد اور مرد سے عورت ہمیشہ خوش رہتے ہیں۔ اسی خاندان میں راحت و دولت اور نیک نامی قیام کرتی ہے۔

اور جہاں رنجیدگی اور شورش ہوتی ہے۔ وہاں دکھ مفلسی اور بدنامی رہا کرتی ہے۔

سوئمبر

۱۹۔ اس لئے جیسے سوئمبر کا طریقہ آریہ ورت میں زمانہ قدیم سے چلا آتا ہے وہی بیاہ افضل ہے۔

● جب عورت مرد بیاہ کرنا چاہیں۔ تب علم۔ انکساری۔ سیرت۔ شکل۔ عمر۔ طاقت۔ خاندان۔ جسم کا انداز وغیرہ بطریق متناسب ہونا چاہئے۔ جب تک ان کا میل نہیں ہوتا تب تک بیاہ میں کچھ بھی راحت نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ بچپن میں بیاہ کرنے سے راحت ہوتی ہے۔

युवा सुवासाः परिवीत आगात्स उ श्रेयान्भवति जायमानः

तं धीरासः कवय उन्नयन्ति स्वाध्यो३ मनसा देवयन्तः ॥१

رگ وید۔ منڈل ۳ سوکت ۸ منتر ۴

ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ८ । मं० ४ ॥

आ धेनवो धुनयन्तामशिश्वीः सबर्दुघाः शशया अप्रदुग्धाः

नव्यानव्या युवतयो भवन्तीर्महद्देवानामसुरत्वमेकम् ॥ २।

ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ५५ । मं० १६ ॥ رگ ۳-۵۵-۱۶

پیدا ہونا ناممکن ہے - ویسے ہی گوری روہنی نام رکھنا بھی غیر مناسب ہے ✤
اگر گوری (سفید رنگت والی) کنیا نہ ہو - بلکہ کالی ہو تو اُس کا نام گوری رکھنا فضول ہے - اور گوری مہادیو کی زوجہ - روہنی وسودیو کی زوجہ تھی (اُن کو تم پوراتک لوگ ماں کے برابر مانتے ہو - جب ہر ایک لڑکی میں گوری وغیرہ کی بھاونا (تصور) کرتے ہو - تو پھر اُن سے بیاہ کرنا کیسے ممکن اور دھرم کے مطابق ہو سکتا ہے؟ واسطے تمہارے اور ہمارے دونوں شلوک جھوٹے ہی ہیں - کیونکہ جیسا ہم نے پھیر پھار کرکے شلوک بنا لئے ہیں - ویسے اُنہوں نے بھی پاراشر وغیرہ کے نام سے بنا لئے ہیں - اس لئے ان سب کا پرمان یعنی سند چھوڑ کر ویدوں کے پرمان سے سب کام کیا کرو - دیکھو منو میں (لکھا ہے) ✤

त्रीणि वर्षाण्युदीक्षेत कुमार्यृतुमती सती । ۹-۹۰ منو

ऊर्ध्वं तु कालादेतस्माद्विन्देत सदृशं पतिम् ॥ मनु० ९ । ९० ॥

رجسلا (یا حیض) ہونے کے تین برس بعد عورت شادی کرے

حیض آنے سے تین برس بعد لڑکی خاوند تلاش کرے - اور جو اپنے لائق ہو اُس کو بیاہے ✤
جب ہر ماہ حیض آتا ہے - تو تین برسوں میں ۳۶ (چھتیس) بار حیض ہو جانے کے پیچھے بیاہ کرنا مناسب ہے - اس سے پہلے نہیں ✤

काममामरणात्तिष्ठेद् गृहे कन्यर्तुमत्यपि । ۹-۸۹ منو

न चैवैनां प्रयच्छेत्तु गुणहीनाय कर्हिचित् ॥ मनु० ९ । ८९ ॥

لڑکا لڑکی کس حالت میں عمر بھر شادی نہ کریں

چاہے لڑکا لڑکی موت تک کنوارے رہیں - لیکن اس وقت یعنی باہم مخالف وصف عمل اور فطرت رکھنے والوں کا بیاہ کبھی نہ ہونا چاہئے ✤
اس سے ثابت ہوا کہ مذکورہ بالا وقت سے پیشتر یا مخالف طبیعت والوں کا بیاہ ہونا مناسب نہیں ہے ✤

بقیہ نوٹ صفحہ (۱) اگر زندہ رہے تو کمزور اعضاء والا ہوتا ہے - اس وجہ سے چھوٹی عمر میں حمل نہ ٹھہرانے - ایسے ایسے شاستر کے بتائے ہوئے اصول اور قانون قدرت کو دیکھنے اور عقل سے سوچنے پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ سولہ برس سے کم عمر والی عورت اور پچیس برس سے کم عمر والا مرد کبھی حمل ٹھہرانے کے لائق نہیں ہوتے - ان اصولوں کے برخلاف جو چلتے ہیں - وہ دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں ✤

جواب۔ یہ اسی وقت کے بناؤ جیسے برہم پران کا مقولہ ہے +

ارتھ۔ جتنے وقت میں پرمانو (ذرہ) ایک پلٹا کھائے۔ اتنے وقت کو کھشن (لمحہ) کہتے ہیں۔ جب کنیا پیدا ہو۔ تب ایک کھشن میں گوری۔ دوسرے میں روہنی۔ تیسرے میں کنیا اور چوتھے میں رجسولا ہو جاتی ہے۔ (۱) اس رجسولا کو دیکھ کر اس کے ماں۔ باپ۔ بھائی۔ ماموں۔ اور بہن سب نرک کو جاتے ہیں +

سوال۔ یہ شلوک پرمان (مستند) نہیں؟

جواب۔ کیوں مستند نہیں۔ اگر برہما جی کے شلوک مستند نہیں۔ تو تمہارے بھی مستند نہیں ہو سکتے +

سوال۔ واہ واہ! پاراشر اور کاشی ناتھ کا بھی پرمان نہیں کرتے؟

جواب۔ واہ جی واہ! کیا تم برہما جی کا پرمان نہیں کرتے۔ پاراشر و کاشی ناتھ سے برہما جی بڑے نہیں ہیں؟ اگر تم برہما جی کے شلوکوں کو نہیں مانتے تو ہم بھی پاراشر و کاشی ناتھ کے شلوکوں کو نہیں مانتے +

سوال۔ تمہارے شلوک ناممکن ہیں۔ اس واسطے ماننے کے لائق نہیں۔ کیونکہ ہزار ہا کھشن (لمحہ) پیدا ہوتے ہی گذر جاتے ہیں۔ تو بیاہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اور اس وقت بیاہ کرنے کا کچھ فائدہ بھی نظر نہیں آتا +

جواب۔ اگر ہمارے شلوک ناممکن ہیں۔ تو تمہارے بھی ناممکن ہیں۔ کیونکہ آٹھ۔ نو اور دسویں برس میں بھی بیاہ کرنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ سولھویں برس کے بعد چوبیس برس تک بیاہ کیا جاوے تو عورت کا رحم پورا اور جسم بھی طاقتور ہوگا۔ اور طاقتور مرد کے پختہ نطفہ سے اولاد عمدہ پیدا ہوگی۔ جیسے[1] آٹھ برس کی لڑکی سے اولاد کا

---

[1] سولہ برس سے کم عمر والی عورت میں پچیس برس سے کم عمر والا مرد [illegible] +

ऊनषोडशवर्षायामप्राप्तःपञ्चविंशतिम् ।
यद्याधत्ते पुमान् गर्भं कुक्षिस्थः स विपद्यते ॥ १ ॥
जातो वा न चिरंजीवेज्जीवेद्वा दुर्बलेन्द्रियः ।
तस्मादत्यन्तबालायां गर्भाधानं न कारयेत् ॥ २ ॥

[illegible] अ० १० । श्लो० [illegible]

[illegible]

سب اعضاء ملائم ہوں۔ ایسی عورت کے ساتھ بیاہ کرنا چاہئے +

بیاہ کی عمر | ۱۳۔ سوال۔ بیاہ کس عمر میں اور کس طور پر ہونا چاہئے +

جواب۔ سولھویں برس سے لے کر چوبیسویں برس تک لڑکی اور پچیسویں برس سے لے کر اڑتالیسویں برس تک مرد کی شادی کا وقت اچھا ہے۔ ان میں سے جو سولہ برس اور پچیس برس میں بیاہ کرے۔ تو ادنےٰ درجہ کا۔ اگر اٹھارہ بیس برس کی عورت اور تیس پینتیس یا چالیس برس کا مرد ہو۔ تو درمیانہ درجہ کا۔ اور اگر چوبیس برس کی عورت اور اڑتالیس برس کے مرد کا بیاہ ہو۔ تو اعلےٰ درجہ کا ہے +

ملکی ترقی و تنزل کا جدا جدا نظم | ۱۴۔ جس ملک میں بیاہ کا طریق ایسا عمدہ رہا ہے (جیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے) اور برہمچریہ و تعلیم کی کثرت ہوتی ہے۔ وہ خوشحال اور جس ملک میں برہمچریہ و تحصیل علم سے محروم۔ صغیر سن اور نا قابل شخصوں کی شادی ہوتی ہے۔ وہ دکھ (تکالیف) میں ڈوب جاتا ہے +

گویا برہمچریہ اور تحصیل علم کے بعد ہی بیاہ ہونا چاہئے۔ اسی کے سدھارے سب باتوں کا سدھار اور اسی کے بگڑنے سے بگاڑ ہو جاتا ہے +

अष्टवर्षा भवेद् गौरी नववर्षा च रोहिणी ॥
दशवर्षा भवेत्कन्या तत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥
माता चैव पिता तस्या ज्येष्ठो भ्राता तथैव च ॥
त्रयस्ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

صغیر سنی کی شادی کے متعلق سوال و جواب | ۱۵۔ سوال۔ یہ شلوک پاراشری اور شیگھربودھ میں لکھے ہیں۔ ان کا یہ مطلب ہے کہ لڑکی کا آٹھویں برس گوری نویں برس روہنی، دسویں برس کنیا اور اس کے بعد رجسولا (حیض والی) نام ہوتا ہے۔ دسویں برس تک بیاہ نہ کرکے رجسولا لڑکی کو ماں باپ اور اس کا بڑا بھائی یہ تینوں دیکھ کر نرک میں گرتے ہیں +

ब्रह्मोवाच

एकक्षणा भवेद् गौरी द्विक्षणस्तु रोहिणी ।
त्रिक्षणा सा भवेत्कन्या ह्यत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥
माता पिता तथा भ्राता मातुलो भगिनी स्वका ॥
सर्वे ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

امراض معدہ - مرگی - جذام - یعنی سفید یا گلت کوڑھ ہوں - اُن خاندانوں کی لڑکی یا لڑکے کے ساتھ بیاہ نہ ہونا چاہیئے +

کیونکہ یہ سب عیب اور مرض بیاہ کرنے والے کے خاندان میں بھی آ جاتے ہیں - اس لئے اچھے اور تندرست خاندان کے لڑکے اور لڑکیوں کا آپس میں بیاہ ہونا چاہیئے +

नोद्वहेत्कपिलां कन्यां नाधिकाङ्गीं न रोगिणीम् । شلوک ۸-۳
नालोमिकां नातिलोमां न वाचाटाञ्च पिङ्गलाम् ॥ मनु० ३।

اس قسم کی عورت سے شادی نہ کرنی چاہیئے نہ زرد رنگ والی - نہ ادھک انگی (مرد سے زیادہ لمبی چوڑی یا زیادہ طاقتور) نہ بیمار - نہ وہ جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں - نہ بہت بال والی - نہ بکواس کرنے والی - اور نہ بھوری آنکھ والی +

नर्क्षवृक्षनदीनाम्नीं नान्त्यपर्वतनामिकाम् । شلوک ۹-۳
न पक्ष्यहिप्रेष्यनाम्नीं न च भीषणनामिकाम् ॥ मनु० ३।९॥

ایسے نام والی عورت سے شادی نہ ہونی چاہیئے رکش - یعنی اشونی - بھرنی - روہنی دی - ریوتی بائی - چتری وغیرہ ستاروں کے نام والی - تلسیا - گیندیا - گلاب - چمپا - چمیلی وغیرہ پودوں کے نام والی - گنگا - جمنا وغیرہ ندی نام والی - چانڈالی وغیرہ نیچ نام والی - بندھیا - ہمالیہ - پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی - کوکلا - مینا وغیرہ پرند نام والی - ناگی - بھجنگا وغیرہ سانپ نام والی - مادھو داسی - میراں داسی وغیرہ خدمتگار نام والی - بھیم کماری - چنڈکا - کالی وغیرہ ڈراونے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہیئے - کیونکہ یہ نام خراب اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں +

अव्यङ्गाङ्गीं सौम्यनाम्नीं हंसवारणगामिनीम् । شلوک ۱۰-۳
तनुलोमकेशदशनां मृद्वङ्गीमुद्वहेत्स्त्रियम् ॥ मनु० ३।१०॥

اس قسم کی لڑکی سے بیاہ کرے جس کے صاف سیدھے اعضا ہوں - یعنی پسندیدہ ہوں - جس کا نام عمدہ جیسے یشودا - سکھدا وغیرہ ہو - ہنس اور ہاتھی جیسی جس کی چال ہو - جسم کا رنگ گورا اور ملائم ہو - سر کے بال اور دانت باریک ہوں - اور جس کے دیگر

* یعنی جیسے شخص کا نام ... [illegible]

نفی کا معلوم ہونا۔ اور باہم رنجیدگی کا ہو جانا بھی ممکن ہے۔ دور ملک کے رہنے والوں میں نہیں۔ اور جیسا دور جگہوں کے رہنے والوں کے بیاہ میں دور دور تک محبت کا رشتہ بڑھ جاتا ہے۔ ایسا نزدیک کے رہنے والوں کے بیاہ میں نہیں +

(ہشتم) دور دور ملک کے حالات اور چیزیں بھی دور رشتہ ہونے میں باہمی ملاو سے مل سکتی ہیں۔ نزدیک کے بیاہ ہونے میں نہیں۔ اسی لئے۔

दुहिता दुर्हिता दूरेहिता दोग्धेर्वा ॥ निरु० ३ । ४ ॥

نروکت ۳-۴

لڑکی کا نام دوہتا (دختر) اس سبب سے ہے کہ اس کا بیاہ دور ملک میں ہونے سے فائدہ بخش ہوتا ہے۔ نزدیک ہونے میں نہیں +

(نہم) لڑکی کے باپ کے خاندان میں مفلسی کا ہونا بھی ممکن ہے۔ کیونکہ جب لڑکی اپنے خاندان میں آئے گی تب اس کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہوگا +

(دہم) نزدیک ہونے سے ایک دوسرے کو اپنے اپنے باپ کے خاندان کی مدد کا گھمنڈ۔ اور جب کچھ بھی دونوں میں ناراضگی ہوگی۔ تب عورت فوراً ہی باپ کے خاندان میں چلی جائے گی۔ ایک دوسرے کی مذمت زیادہ ہوگی۔ اور رنجش بھی۔ کیونکہ اکثر عورتوں کا مزاج تیز اور نرم (جلد اثر پذیر) ہوتا ہے +

ایسے ہی باتوں سے باپ کے ایک گوتر ماں کی چھ پشتوں میں اور نزدیک جگہ بیاہ کرنا اچھا نہیں +

महान्त्यपि समृद्धानि गोऽजाविधनधान्यतः । منو ۳-۶
स्त्रीसम्बन्धे दशैतानि कुलानि परिवर्जयेत् ॥ मनु० ३ । ६ ॥

(بڑے خاندان جن میں دولت وغیرہ والے ہیں شادی منع ہے) چاہے کتنی ہی دولت۔ اجناس۔ گائے۔ بکری۔ ہاتھی گھوڑا حکومت۔ زر وغیرہ سے مالامال یہ خاندان ہوں۔ تو بھی شادی کرنے میں مندرجہ ذیل دس خاندانوں کو ترک کر دینا چاہئے +

हीनक्रियं निष्पुरुषं निश्छन्दो रोमशार्शसम् । منو ۳-۷
क्षय्यामयाव्यपस्मारिश्वित्रिकुष्ठिकुलानि च ॥ मनु० ३ । ७ ॥

(ان کی نسبت رہیں) جو خاندان نیک عمل سے گرا ہوا۔ نیک آدمی جس میں نہ ہوں۔ وید کی تعلیم کے برخلاف۔ جسم پر بڑے بڑے بال۔ یا جن میں بواسیر۔ تپ دق۔ دمہ۔ کھانسی

منو ٣-٥

असपिण्डा च या मातुरसगोत्रा च या पितु ।
सा प्रशस्ता द्विजातीनां दारकर्मणि मैथुने ॥ मनु० ३ । ५ ॥

جس خاندان کی لڑکی سے شادی کرنی چاہیئے

جو لڑکی کہ ماں کے خاندان کی چھ پشتوں میں اور باپ کے گوتر (نسب) کی نہ ہو۔ اُس سے شادی کرنی چاہیئے - اِس کی وجہ یہ ہے کہ

परोक्षप्रिया इवहि देवाः प्रत्यक्षद्विषः । शतपथ०

جو چیز آنکھوں سے پرے ہو اُس کو جی چاہا کرتا ہے

یہ تحقیق شدہ بات ہے۔ کہ غیر موجود چیز سے جو محبت ہوتی ہے وہ پاس کی چیز سے نہیں ہوتی - جیسے کسی نے مصری کی تعریف سُنی ہو۔ مگر کھائی نہ ہو۔ تو اُس کا دل اُسی کو چاہتا رہتا ہے (یعنی) جس وجہ سے کہ کسی غائب چیز کی تعریف سُن کر اُس کو حاصل کرنے کی خواہش تیز ہوتی ہے۔ اُسی وجہ سے دور جگہ یعنی جو اپنے نسب اور ماں کے خاندان پدری میں نزدیک کے رشتہ کی نہ ہو۔ اُسی لڑکی سے لڑکے کا بیاہ ہونا چاہیئے +

نزدیکی ملک اور نزدیکی رشتہ داروں میں شادی نہ کریں۔ اس کی وجوہات

ہا - نزدیک اور دور کے بیاہ کرنے کے یہ نتیجے ہیں - (اوّل) جو بچے بچپن سے نزدیک رہتے ہیں۔ باہم کھیل لڑائی اور محبت کرتے۔ ایک دوسرے کی خوبی - نقص - عادت یا بچپن کی بدچلنی کو جانتے ہیں۔ اور ننگے بھی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ اُن کی باہم شادی ہونے سے محبت کبھی نہیں ہو سکتی +

(دوئم) جیسے پانی میں پانی ملنے سے نرالی صفت (پیدا) نہیں ہوتی۔ ویسے ایک گوتر باپ یا ماں کے خاندان میں شادی ہونے سے دھاتوں کا ادل بدل نہ ہونے سے ترقی نہیں ہوتی +

(سوئم) جیسے دودھ میں مصری یا سونٹھ وغیرہ دوائیوں کے ملاپ سے عمدگی ہوتی ہے۔ ویسے ہی مختلف گوتر والے یعنی جن کے ماں باپ مختلف خاندان سے ہوں۔ ایسے مرد و عورت کا بیاہ ہونا افضل ہے +

(چہارم) جیسے اگر کوئی ایک ملک میں مریض ہو۔ وہ دوسرے ملک میں ہوا اور کھانے پینے کی تبدیلی سے تندرست ہوتا ہے۔ ویسے ہی دور ملکوں کے رہنے والوں کے بیاہ ہونے میں بھی عمدگی ہے +

(پنجم) نزدیک رشتہ کرنے میں ایک دوسرے کے نزدیک ہونے سے خوشی

چوتھا باب

واپسی از گوروکل شادی اور خانہ داری کا بیان

वेदानधीत्य वेदौ वा वेदं वापि यथाक्रमम्। شلوک ۱-۲
अविप्लुतब्रह्मचर्यो गृहस्थाश्रममाविशेत्॥ मनु० ३।२॥

گرہستھ آشرم میں کب داخل ہو

جب ٹھیک طور پر برہم چریہ آشرم میں دھرم کے مطابق آچاریہ (اُستاد) کی ہدایت پر عمل کر چاروں - تینوں - دونوں یا ایک وید کو معہ انگوں و اُپانگوں کے پڑھ کر جس کا برہم چریہ ٹوٹا نہ ہو - گرہستھ آشرم (خانہ داری) میں آئے (تو)

तं प्रतीतं स्वधर्मेण ब्रह्मदायहरं पितुः। شلوک ۳-۲
स्रग्विणं तल्प आसीनमर्हयेत्प्रथमं गवा॥ मनु० ३।३॥

گئودان سے گرو اور برہمچاری برہمچارنی کی تعظیم

اتالیق (اُستاد) اور شاگرد کے ٹھیک ٹھیک فرائض سے واقف باپ یا اُستاد سے علم کا ورثہ حاصل کرنے اور مالا کے پہننے والے پلنگ پر بیٹھے ہوئے برہمچاری کی پتا (گرو) کی اول گئودان سے تعظیم کرے - ایسے اوصاف رکھنے والی برہمچارنی (لڑکی) کا باپ بھی لڑکی کی عزت کرے ۔

गुरुणानुमतः स्नात्वा समावृत्तो यथाविधि। شلوک ۴-۲
उद्वहेत द्विजो भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम्॥ मनु० ३।४॥

شادی کے لئے گرو کی اجازت لینا

(اُستاد) گرو کی اجازت سے اشنان کر اور گوروکل سے حسب قاعدہ واپس آ برہمن - کشتری اور ویش اپنے اپنے ورن کے مطابق عمدہ صفات والی لڑکی سے شادی کرے ۔

सर्वेषामेव दानानां ब्रह्मदानं विशिष्यते ।
वार्यन्नगोमहीवासस्तिलकाञ्चनसर्पिषाम्॥ मनु० ४ । २३३ ॥

علم کی خیرات سب خیراتوں سے افضل ہے

۲۳۳ - اس دنیا میں جتنی قسم کی خیرات (دان) ہے مثلاً پانی - اناج - گائے وغیرہ جانور - زمین - کپڑا - تل - سونا - گھی وغیرہ ان میں سے وید کی تعلیم کا دان سب سے افضل ہے - اس واسطے جتنا ہو سکے - اتنی کوشش - تن - من - دھن سے ترقی تعلیم میں کرنی چاہئے - جس ملک میں برہمچریہ - علم اور ویدک دھرم کا چرچا جیسا کہ چاہئے رہتا ہے - وہی ملک خوش نصیب ہوتا ہے +

خاتمہ باب سوم دربابِ تربیت اولاد

۲۳۴ - یہ مختصر بیان برہمچریہ آشرم کی تربیت کا لکھا ہے اس کے آگے چوتھے باب میں سماورتن (ختم التعلیم) اور گرہ آشرم (خانہ داری) کے ادب و تادیب کا بیان لکھا جاویگا +

شگفتہ زبان سے آراستہ شریمد سوامی دیانند سرسوتی کی تصنیف ستیارتھ پرکاش کا تیسرا باب دربابِ تربیت ختم ہوا +

شوہر وغیرہ سے مناسب برتاؤ کرنا۔ مناسب اولاد کا پیدا کرنا۔ اُن کی پرورش کر کے بڑا کرنا۔ اور ادب سکھانا۔ گھر کے کاروبار کو جیسا چاہیئے ویسا کرنا کرانا۔ اور بموجب اصول طب صحت بخش خوراک کا بنانا یا بنوانا نہیں کر سکتیں۔ جس سے گھر میں کبھی بیماری پیدا نہ ہو اور سب اہل خاندان خوش و خرم رہیں۔ اگر علم صنعت و حرفت سے واقف نہ ہو۔ تو گھر کی تعمیر و مرمت کی نگرانی اور پوشاک و زیورات وغیرہ کے بنانے یا بنوانے وغیرہ کا انتظام اس سے نہ ہو گا۔ اگر حساب نہ جانتی ہو۔ تو کسی کا حساب نہیں سمجھا سکے گی۔ اور گرنتھ وید وغیرہ شاستروں کی تعلیم نہ پائی ہو۔ تو پرمیشور اور دھرم کی پہچان سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے کبھی ادھرم سے نہیں بچ سکے گی +

علم ایسا خزانہ ہے جو خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ اس کی حفاظت و ترقی راجا اور رعایا دونوں کو کرنی چاہیئے۔

(۲۰) اس لئے وہی لوگ لائق مبارکباد اور اپنے فرض ادا کرنے میں کامیاب گنے جاتے ہیں۔ کہ جو برہمچریہ۔ اعلیٰ تربیت اور علم کے ذریعہ اپنی اولاد کے جسم اور آتما کی طاقتوں کو پورے طور پر بڑھاتے ہیں۔ تاکہ وہ ماں باپ۔ شوہر۔ خسر۔ راجا۔ اہل وطن۔ پڑوسی۔ عزیزوں۔ دوستوں اور اولاد وغیرہ سے حسب مراتب و دھرم کا برتاؤ رکھیں۔ یہی خزانہ لازوال ہے۔ اس کو جس قدر خرچ کرو اُسی قدر بڑھتا ہے۔ باقی سب خزانے خرچ کرنے سے گھٹتے ہیں۔ اور اُن سے شریک بھی اپنا اپنا حصہ لے لیتے ہیں۔ مگر علم کے خزانہ کا نہ کوئی چور اور نہ کوئی شریک ہو سکتا ہے۔ اس خزانہ کی حفاظت کرنے والا اور اُس کو ترقی دینے والا خصوصاً راجا ہے۔ اور رعایا بھی ہے +

कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम्॥ मनु० ७। १५२॥

منو ۷-۱۵۲

راجا کی طرف سے حکم ہونا چاہیئے کہ آٹھ برس کی عمر کے بعد لڑکا لڑکی آچاریہ کُل میں جا کر رہیں۔

(۲۱) راجا کو واجب ہے کہ سب لڑکوں اور لڑکیوں کو وقت مقررہ سے وقت مقررہ تک برہمچریہ یعنی طالب علمی کی حالت میں رکھ کر اُن کو صاحب علم بنا دے۔ جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرے۔ اُس کے والدین کو سزا دیوے یعنی راجا کا حکم ہونا چاہیئے۔ کہ کوئی شخص آٹھ برس کی عمر کے بعد اپنے لڑکے یا لڑکی کو گھر میں نہ رکھے۔ بلکہ وہ آچاریہ کُل (اتالیق خانہ) میں رہیں۔ اور جب تک سماورتن (یعنی رسم ختم التعلیم) کا وقت نہ آوے۔ تب تک شادی نہ ہونے پاوے +

جوان - فاضل - موافق طبیعت یعنی مرغوب خاطر اور اپنی ہم اوصاف عورتوں کے ساتھ شادی کرتے ہیں - ویسے لڑکیوں کو بھی چاہئے - کہ برہمچریہ قائم رکھتے ہوئے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں - اور کامل علم اور اعلیٰ تربیت حاصل کریں - اور جوان ہو کر جب پوری بالغ ہو جاویں تو اپنے ہم لیاقت - مرغوب خاطر - صاحب علم اور پوری جوانی کو پہنچے ہوئے مرد کے ساتھ شادی کریں - پس عورتوں کو بھی برہمچریہ قائم رکھنا اور علم حاصل کرنا ضرور چاہئے +

سوال - کیا عورتیں بھی وید پڑھیں؟

جواب - بلاشک - دیکھو شروت سوتر وغیرہ میں آیا ہے کہ इमं मन्त्रं पत्नी पठेत् ॥

> خانہ داری کو اچھی طرح چلانے کے واسطے عورت کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے

یعنی یگ میں بیوی اس منتر کو پڑھے - اگر وید وغیرہ شاستر نہ پڑھی ہوگی - تو یگ میں منتروں کے ساتھ منتروں کو کس طرح ادا کر سکے گی - اور سنسکرت کیسے بول سکے گی +

بھارت ورش کی عورتوں کی زینت گارگی وغیرہ وید اور دیگر شاستروں کو پڑھ کر کامل علم کو پہنچی تھیں - چنانچہ شت پتھ براہمن میں اس بات کا ذکر صاف لکھا ہے +

بھلا اگر مرد صاحب علم ہو اور عورت جاہل یا عورت عالم ہو اور مرد جاہل تو گھر میں ہمیشہ علم و جہالت کا جنگ مچا رہے گا - پھر خوشی کہاں سے آسکے گی - علاوہ ازیں اگر عورتیں نہ پڑھیں تو لڑکیوں کے مدرسہ میں اُستانیاں کیونکر پیدا ہوں - نیز ریاست کے متعلق انصاف وغیرہ و کاروبار خانگی (گرہ آشرم) جو بیوی کو شوہر کا اور شوہر کو بیوی کا خوش رکھنا - اور گھر کے دیگر کاموں کو عورت کے اختیار میں دینا وغیرہ اس قسم کے کام بلا علم کے کبھی اچھی طرح سرانجام نہیں پا سکتے +

> پرانے زمانہ میں راجاؤں کی عورتیں فن جنگ بھی جانتی تھیں

۱۱۸ - دیکھو آریہ ورت کے راج پرشوں (حاکمان) کی عورتیں فن جنگ بھی اچھی طرح جانتی تھیں - اگر نہ جانتیں - تو کیکئی وغیرہ کیونکر دشرتھ وغیرہ کے ساتھ میدان جنگ میں جا سکتیں - اور لڑائی کر سکتیں +

> ویاکرن - دھرم - طب - حساب اور دستکاری تو ضرور عورتوں کو جاننی چاہئیں - ان کے نہ جاننے سے کیا کیا نقصان ہوتا ہے -

۱۱۹ - اس لئے برہمنی اور کشترانی کو تو سب قسم کے علوم - ویش عورت کو بیوپار (سوداگری کا علم) اور شودر عورت کو کھانا پکانا وغیرہ خدمت کا علم ضرور ہی پڑھنا چاہئے - جیسے مردوں کو کم از کم ویاکرن - دھرم اور اپنے کاروبار کے متعلق ضرور پڑھنا لازم ہے - ویسے عورتوں کو بھی ویاکرن - دھرم - طب - حساب اور دستکاری تو ضرور سیکھنی چاہئے - کیونکہ بغیر ان کے سیکھنے کے سچ اور جھوٹ کی پہچان اپنے

وغیرہ کو دیکھو پرمیشور خود فرماتا ہے کہ جیسے برہمن۔ کشتری [अर्य्याय] ویش [शूद्राय] شودر اور [स्वाय] ملازم و عورت وغیرہ اور (अरणाय) نیچ سے نیچ درجہ کے شودر وغیرہ کے واسطے بھی ویدوں کا ظہور کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تمام انسان پڑھ پڑھا اور سن سنا کر اپنے علم کو بڑھاویں۔ اور اچھی باتوں کو اختیار کر کے بُری باتوں سے پرہیز رکھیں۔ تاکہ تکلیفات سے چھوٹ کر راحت کو حاصل کریں۔ فرمائیے آپ کی بات مانیں یا پرمیشور کی بہرحال پرمیشور کی بات لازمی طور پر لائق تسلیم ہے۔ اور اب بھی اگر کوئی شخص اس کو نہیں مانے گا۔ تو وہ ناستک یعنی منکر کہلائے گا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ "नास्तिको वेदनिन्दकः" ویدوں کی بُرائی کرنے والا اور ان کو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے۔ کیا پرمیشور طرفداری کرنے والا ہے۔ کہ شودروں کے واسطے تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے کی ممانعت کرے۔ اور دوجوں (دوتاریوں) کے واسطے اجازت دیوے۔ اگر پرمیشور کا منشا شودر وغیرہ آدمیوں کے پڑھانے سنانے کا نہ ہوتا۔ تو ان کے جسم میں بولنے اور سننے کے حواس کیوں پیدا کرتا۔ جیسے پرماتما نے زمین۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ چاند۔ سورج اور اناج وغیرہ اشیا سب کے واسطے بنائی ہیں۔ اسی طرح ویدوں کی روشنی بھی سب کے واسطے ظاہر فرمائی ہے۔ اور جہاں کہیں ممانعت بھی کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو باوجود پڑھنے پڑھانے کے کچھ بھی حاصل نہ ہو۔ وہ بوجہ بے عقل اور جاہل ہونے کے شودر کہلاتا ہے۔ اس کا پڑھنا پڑھانا بے سود ہے ✽

عورتوں کو وید وغیرہ پڑھنے اور برہم چریہ رکھنے کا ثبوت وید سے

||۶|| اور جو تم عورتوں کے پڑھنے کی ممانعت بتلاتے ہو یہ تمہاری جہالت خود غرضی اور بے عقلی کا نتیجہ ہے دیکھو وید میں لڑکیوں کے پڑھنے کا ثبوت موجود ہے ✽

اصل منتر

ब्रह्मचर्य्येण कन्या ३ युवानं विन्दते पतिम् ॥ अथर्व०

कां० ११ । प्र० २४ । अ० ३ ॥ मं० । १८ ॥

اتھرو ۱۱-۲۴-۳-۱۸

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(برہم چریہ کر کے لڑکی جوان پتی کو حاصل کرے)

جس طرح لڑکے بذریعہ قائم رکھنے برہم چریہ کے کامل علم اور تربیت کو حاصل کر کے

آوارہ گردی کرتے رہنا وغیرہ وغیرہ غلط روِیّوں میں پھنسکر بے سمجھ رہتے ہیں اور علم کے فوائد سے محروم ہو کر مریض اور جاہل بنے رہتے ہیں ؞

خود برہمن کیوں نہیں چاہتے کہ کشتری وغیرہ دیگر ورن کے لوگ علم پڑھیں

۱۴۔ آجکل کے فرقہ بند اور خود غرض برہمن وغیرہ جو دوسروں کو علم اور نیک صحبت سے ہٹا کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ اور اُن کے تن من دھن کو برباد کرتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اگر کشتری وغیرہ ورن کے لوگ پڑھکر صاحب علم ہو جاویں گے۔ تو ہمارے گمراہ کرنے والے جال سے چھُوٹ اور ہماری چالاکی کو جان کر ہماری بے عزتی کریں گے ان سب روکاوٹوں کو راجا اور رعایا رفع کریں اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو صاحب علم بنانے میں تن من دھن سے کوشش کیا کریں ؞

وید وغیرہ شاستر پڑھنے پڑھانے کا استحقاق تمام نوع انسان کو ہے خواہ زن ہو خواہ مرد خواہ برہمن ہو خواہ شودر وغیرہ کسی ذات کے آدمی ہوں

۱۵۔ سوال۔ کیا عورت اور شودر بھی وید پڑھیں۔ جو یہ پڑھیں گے۔ تو پھر ہم کیا کرینگے علاوہ ازیں ان کے پڑھنے میں کوئی دلیل و اجازت نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ ممانعت موجود ہے ؞

स्त्रीशूद्रौनाधीयतामिति श्रुतेः ॥

یعنے عورت اور شودر نہ پڑھیں۔ یہ شُرتی ہے ؟

جواب۔ سب زن و مرد یعنے نوع انسان کو پڑھنے کا حق ہے۔ تم کنوئیں میں گرو۔ اور تمہاری یہ شُرتی طبعزاد ہے۔ کسی معتبر کتاب کی نہیں ہے۔ تمام نوع انسان کے وید وغیرہ شاستر پڑھنے اور سُننے کے مستحق ہونے کی تصدیق تو یجُر وید کے چھبیسویں ادھیائے کے دوسرے منتر میں موجود ہے ؞

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः । ब्रह्म राजन्या भ्यां शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय ॥ यजु० अ० २६।२॥

یجُر ۲۶-۲

پرمیشور فرماتا ہے کہ جیسے میں سب جن یعنے انسانوں کی خاطر اس راحت بخش یعنی دُنیاوی اور مُکتی کی مسرت بخش رِگ وغیرہ چاروں ویدوں کے کلام کی ہدایت کرتا ہوں۔ ویسے تم بھی کیا کرو۔ اور اگر اس موقع پر کوئی شخص یہ سوال کرے۔ کہ جن لفظ سے مراد دوجوں (زنار پوشوں) سے لینی چاہئے۔ بدیں وجہ کہ سمرتی وغیرہ کتابوں میں برہمن کشتری ویش ہی کو ویدوں کے پڑھنے کا حق لکھا ہے۔ مگر عورت و شودر وغیرہ ذاتوں کا نہیں تو جواب یہ ہے کہ اس منتر میں الفاظ [ब्रह्मराजन्याभ्याम्]

اور شمش کا یوگ میں - تنتروں کے سلسلہ وار شمار کا سانکھیہ میں اور علت فاعلی جو پرمیشور ہے - اُس کا بیان ویدانت شاستر میں درج ہے - پس اس میں کچھ بھی اختلاف باہمی نہیں +

جیسے علم طب (حکمت) میں تشخیص مرض علاج - ادویہ - دوا دان - یعنی دوائیوں کا دینا اور پرہیز کے مضامین علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں - مگر سب کا مدعا رفع مرض ہے ویسے ہی پیدائش عالم کی چھ علتیں ہیں - اور ان میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک شاستر کے مصنف نے کی ہے - اس لئے ان میں کچھ بھی باہمی اختلاف نہیں - چنانچہ اس کی زیادہ تفصیل پیدائش کے بیان میں کی جاوے گی +

ان سے عیب تحصیل علم میں بدراہ ہیں - جن کو ترک کرنا چاہئے

۱۱۳ - علم کے پڑھنے پڑھانے میں جو جو رکاوٹیں ہیں - اُن کو دور کرنا چاہئے - مثلاً بد صحبت یعنی بد اعمال اور نفس پرست آدمیوں کی صحبت - بد عادات - جیسا شراب وغیرہ کا استعمال - رنڈی بازی وغیرہ - بچپن کی شادی یعنی مرد کا پچیسویں اور عورت کا سولھویں سال سے پہلے شادی کرنا مکمل برہمچریہ کا نہ ہونا - راجہ اور ماں - باپ اور عالموں کا وید مقدس وغیرہ شاستروں کے اشاعت میں میلان نہ ہونا - حد سے زیادہ کھانا اور سونا - پڑھنے اور پڑھانے امتحان لینے اور دینے میں سُستی یا فریب کرنا - علم جیسی اعلیٰ چیز کا فائدہ نہ سمجھنا - برہمچریہ کو طاقت عقل و شجاعت و صحت و ترقی دولت حکومت کا ذریعہ نہ ماننا - پرمیشور کے دھیان کو چھوڑ کر پتھر وغیرہ بے جان بتوں کی زیارت اور پرستش میں بے فائدہ وقت کھونا - ماں - باپ اور اتتھی (مہمان) اور استاد اور فاضل لوگوں کو اصلی قابل عزت نہ مان کر اُن کی خدمت و صحبت میں نہ رہنا - ورن آشرم کے فرائض چھوڑ کر اُردھوپنڈری[1] اور ترپنڈی[2] تلک لگانے اور کنٹھی مالا پہننے - ایکادشی - تریودشی وغیرہ برت کے رکھنے کاشی وغیرہ تیرتھ کرنے اور رام - کرشن - نارائن - شیو - بھگوتی - گنیش وغیرہ کے نام جپنے سے پاپوں کے دور ہونے کا اعتقاد رکھنا - پاکھنڈیوں کی باتوں کو سن کر علم وغیرہ پڑھنے کی پروا نہ کرنا - علم و دھرم یوگ اور پرمیشور کی عبادت کے بجائے بھاگوت وغیرہ جھوٹے پرانے تمام پران مثل بھاگوت وغیرہ کی کتھا وغیرہ سے مکتی ماننا - لالچ سے دولت وغیرہ میں پھنسکر علم میں شوق نہ رکھنا - ادھر اُدھر

[1] اُردھوپنڈری اس شکل کا تلک (قشقہ) ہوتا ہے جو وشنو مت کے لوگ پیشانی پر لگاتے ہیں +

[2] ترپنڈ اس شکل کے تلک یعنی (قشقہ) کو کہتے ہیں جو شیو اور شاکت مت کے لوگ ماتھے پر لگایا کرتے ہیں - مترجم +

میں ہے۔ اُس کو ویسے ہی ترک کرنا چاہئے۔ جیسے زہر آلودہ کھانے کی چیزیں ترک کردینی چاہئیں[1]۔

ویدکا مذہب تمام نوع انسان کو قابل تسلیم ہے۔

۱۱۱۔ سوال۔ تمہارا اعتقاد کیا ہے؟

جواب۔ ویدیعنی جس جس امر کی بابت ویدوں میں ہدایت کرنے یا چھوڑنے کی کی گئی ہے۔ ہم اُسی اُسی کو ٹھیک ٹھیک عمل میں لانا یا ترک کرنا جانتے ہیں اور چونکہ وید ہی ہم کو قابل تسلیم ہے۔ اس واسطے ہمارا اعتقاد وید ہے۔ سب آدمیوں کو خاصکر آریوں کو ایسا مان کر ایک اعتقاد ہو کر رہنا چاہئے۔

چھ درشن آپس میں کچھ بھی تضاد نہیں رکھتے۔ بلکہ پیدائش کائنات کی مختلف علتوں کا ایک ایک میں ذکر ہے۔

۱۱۲۔ سوال۔ جس طرح سچ جھوٹ اور باہمی اختلافات دوسری کتابوں میں ہے۔ اُسی طرح اور شاستروں میں بھی پایا جاتا ہے مثلاً پیدائش دُنیا کے متعلق چھ شاستروں میں اختلاف ہے یعنی میمانسا کرم یعنی فعل سے ویشیشک کال یعنی زمان سے۔ نیائے پرمانو یعنی مادہ سے۔ یوگ کوشش سے۔ سانکھیہ پرکرتی یعنی علت مادی سے اور ویدانت برہم یعنی خالق سے جگت کی پیدائش مانتے ہیں۔ کیا یہ اختلاف نہیں ہے؟

جواب۔ اول تو بجز سانکھیہ اور ویدانت درشن کے باقی چار شاستروں میں جگت کی پیدائش کا ذکر صریح نہیں آیا (دوم) ان میں اختلاف بھی نہیں۔ کیونکہ تم کو اختلاف اور مطابقت کا علم نہیں۔ میں تم سے پوچھتا ہوں۔ کہ اختلاف کس موقعہ پر ہوتا ہے۔ آیا ایک مضمون میں یا جدا جدا مضامین میں۔ بہرحال جواب یہی دو گے۔ کہ اگر ایک مضمون میں دو یا زیادہ آدمیوں کا ایک دوسرے سے مخالف بیان ہو۔ تو اسکو اختلاف کہتے ہیں یہاں ایک ہی مضمون پیدائش کا ہے۔ پس ہم پوچھتے ہیں۔ کہ علم ایک ہے یا دو۔ اگر جواب یہ ہو کہ ایک تو صرف و نحو۔ طب۔ علم ہیئت کا باہم مختلف مضمون کیوں ہے؟ پس جیسا کہ محض علم کے نام میں علم کی کئی ایک شاخوں کا بیان ایک دوسرے سے مختلف کیا جاتا ہے ویسے ہی علم پیدائش عالم کے مختلف چھ حصوں کا چھ شاستروں میں بیان ایک دوسرے کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ جیسے ایک گھڑے کے بنانے میں فعل۔ زمان۔ مٹی۔ علم۔ مادہ کے خواص اور کمہار علت ہیں۔ ویسے ہی بوقت پیدائش کائنات میں کرم یعنی فعل جو ایک علت ہے۔ اُس کا میمانسا میں۔ زمان کا ویشیشک میں۔ علت مادی کا نیائے میں۔

[1] سنسکرت میں رشیوں کی تصانیف سے بڑھکر کوئی کتاب نہیں ہے۔ جیسا کہ صرف و نحو کے بارہ میں اشٹا دھیائی و مہابھاشیہ وغیرہ سے بڑھکر۔ پس جن مضامین کا علم رشیوں کی تصنیف سے ممکن ہے۔ اُن کے لئے پچھلے رشیوں کی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا کہ جن میں وہ مضامین ویسی عمدگی اور درستی سے بیان نہیں ہوئے۔ محض تضیع اوقات ہے۔ بلکہ ایسی جھوٹے اور ناقص مضمونوں کی وجہ سے وہ طالبعلموں کے لئے مضر بھی ہیں (مترجم)

وغیرہ اور دیگر سب بھاشا گرنتھ[1] یہ سب بیچ زا اور باطل کتابیں ہیں +

سوال - کیا ان کتابوں میں کچھ بھی سچ نہیں ہے +

جواب - تھوڑا سا سچ تو ہے - لیکن بہت سا جھوٹ بھی ملا ہوا ہے - پس جیسے کہا گیا ہے کہ "विषसं पृक्तान्नवत् त्याज्याः"

یعنی عمدہ سے عمدہ کھانے کی چیز بھی اگر زہر آلودہ ہو تو لائق پھینک دینے کے ہے ویسے یہ کتابیں ہیں +

سوال - کیا آپ پُران اور اتہاس کو نہیں مانتے +

جواب - ہاں مانتے ہیں - لیکن سچ کو مانتے ہیں - جھوٹ کو نہیں مانتے +

سوال - کون سچا ہے اور کون جھوٹا +

جواب

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(برہمن گرنتھ - اتہاس و پُران و کلپ و گاتھا و ناراشنسی ہیں -)

> پُران اور اتہاس برہمن گرنتھوں کا ہی دوسرا نام ہے

۱۰۹ - یہ مقولہ گرہیہ سوتر وغیرہ میں آیا ہے - مطلب اس کا یہ ہے کہ ایتریہ شت پتھ وغیرہ برہمن گرنتھ - جن کا ذکر اوپر آچکا ہے - انہیں کے اتہاس - پُران - کلپ - گاتھا اور ناراشنسی پانچ نام ہیں - شریمد بھاگوت وغیرہ کا نام پُران نہیں ہے +

> شریمد بھاگوت وغیرہ پُران ہونا قابل تسلیم ہیں - جو صدق ہے وہ بھی ایسا ہے جیسے زہر آلودہ خوراک

۱۱۰ - سوال - ناقابل تسلیم کتابوں میں جو سچ ہے - اُس کو تم کیوں تسلیم نہیں کرتے +

جواب - جو جو سچائی ان میں پائی جاتی ہے - وہ سب وید وغیرہ ست شاستروں کی ہے - اور جو جو جھوٹ اُن میں لکھا ہے وہ اُن کے اپنے گھر کا ہے - وید وغیرہ ست شاستروں کی تسلیم میں سب سچائی تسلیم ہو جاتی ہے - مگر جو کوئی ان باطل کتابوں سے سچائی حاصل کرنا چاہے تو جھوٹ بھی اس کے گلے پڑ جاتا ہے اسلئے کہا گیا ہے

असत्यमिश्रं सत्यं दूरतस्त्याज्यम्

جھوٹ سے ملی ہوئی راستی بھی قابل ترک ہے - یعنی ایسی راستی جو دروغ آمیز کتابوں

[1] مراد اُن کتابوں سے ہے جو بھاشا میں ہیں جبکہ باطل کتابوں کے خیالات پر مبنی موجود ہیں - مترجم +

میمانسا وغیرہ چھ شاستر ویدوں کے اُپانگ - آیور وید - دھنور وید - گاندھرو وید - اور ارتھ وید یہ چار وید ویدوں کے اُپ وید وغیرہ سب رشیوں منیوں کے تصانیف ہیں - ان میں جو جو بات ویدوں کے مخالف پائی جاوے - اس کو ترک کر دینا چاہئیے - کیونکہ وید تو بوجہ پرمیشور کے الہام ہونے کے منزہ عن الخطا اور ثابت بالذات ہیں - یعنی وید کا ثبوت وید ہی ہوتا ہے - مگر براہمن وغیرہ کتابیں محتاج ثبوت ہیں - یعنی اُن کے ثبوت کا انحصار ویدوں پر ہے - ویدوں کی مزید توجیہ کتاب موسومہ "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیجئے - اور اس کتاب میں بھی آگے لکھا جاوے گا ✤

کون کون کتاب کس کس علم میں بوجہ باطل ہونے کے ناقابل تسلیم ہیں

۱۰۸ - اب ان کتابوں کو مختصراً شمار کیا جاتا ہے جو ناقابل تسلیم ہیں یعنی جو جو کتاب ذیل میں لکھی جاوے گی اسکو دھوکے کی ٹٹی سمجھنا چاہئیے ✤

(الف) ویاکرن یعنی صرف و نحو میں - کاتنتر - سارسوت - چندرکا - مگدھ بودھ - کومدی شیکھر - منورما وغیرہ ✤

(ب) لغت میں - امر کوش وغیرہ ✤

(ج) چھند گرنتھ (علم عروض میں) ورت رتناکر وغیرہ ✤

(د) شکشا میں وہ کتاب جس میں ایسا لکھا ہوا ہو کہ میں پانینی کے مسلّمہ اصول کے مطابق شکشا کا بیان کروں گا وغیرہ ✤

(ھ) جوتش یعنی علم ہیئت میں شیگھر بودھ - مہورت چنتامنی وغیرہ ✤

(و) کاویہ یعنی نظم میں - نایکا بھید - کوولیانند - رگھو ونش - ماگھ - کراتارجنیہ وغیرہ ✤

(ز) میمانسا میں - دھرم سندھو - ورت ارک وغیرہ ✤

(ح) ویشیشک میں - ترک سنگرہ وغیرہ ✤

(ط) نیائے میں - جاگدیشی وغیرہ ✤

(ی) یوگ میں - ہٹھ پردیپکا وغیرہ ✤

(ک) سانکھیہ میں - سانکھیہ تتو کومدی وغیرہ ✤

(ل) ویدانت میں - یوگ وششٹھ - پنچ دشی وغیرہ ✤

(م) ویدک میں - شارنگدھر وغیرہ ✤

(ن) سمرتیوں میں - سوائے ایک منو سمرتی کے باقی سب سمرتیاں اور منو سمرتی میں بھی تحریف شدہ شلوک ✤

کل تنتر گرنتھ - پُران - اُپ پُران - بھاشا رامائن مصنفہ تلسی داس - رکمنی منگل

یا ویراگیوں کے آواز خر کی طرح بے فائدہ الاپ نہ کریں +

ارتھ وید یعنی علم طبیعات و حرفت و صنعت

۱۰۳۔ ارتھ وید جس کو حرفت و تجارت کہتے ہیں۔ علم خواص الاشیاء و تجربات عملی وغیرہ مختلف اقسام کی چیزوں کی ساخت اور پرتھوی سے لیکر آکاش تک کے علم کو ٹھیک ٹھیک سیکھیں یہ ارتھ ودیا یعنی جس علم سے حشمت اور عظمت بڑھتی ہے۔ وہ حاصل ہو جائے۔ دو سال کے اندر علم ریاضی کی کتب سُوریہ سدھانت وغیرہ جس میں جبر و مقابلہ۔ حساب۔ علم جغرافیہ و ہیئت۔ علم طبقات الارض وغیرہ شامل ہیں۔ قرار واقعی سیکھیں۔ بعد ازاں سب قسم کی دستکاری اور کلوں وغیرہ کی ساخت کو سیکھیں۔ لیکن جتنی کتابوں میں سیارات (گرہوں) نکشتروں۔ جنم پتر (زائچہ) راشی (برج) مہورت (نیک و بد ساعت) وغیرہ کے پھل کا بیان ہے۔ اُن کو جھوٹ سمجھ کر کبھی نہیں پڑھنا پڑھانا چاہئے +

اکیس سال میں جسقدر علم اس طریقہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور کسی طریق سے نہیں ہو سکتا

۱۰۴۔ اُستاد اور شاگرد ایسی کوشش کریں۔ کہ بیس اکیس سال کے اندر تمام علم اور اعلیٰ درجہ کی تربیت حاصل ہو جاوے۔ اور انسان کامیاب ہو کر ہمیشہ راحت میں رہیں۔ اس طریقہ سے جتنا علم بیس یا اکیس سال میں حاصل ہو سکتا ہے۔ کسی دوسرے طریقہ سے اتنا سو سال میں بھی نہیں ہو سکتا +

رشیوں کی تصانیف پڑھنی چاہئیں اور غیر از رشیوں کی نہیں

۱۰۵۔ رشیوں کی تصانیف کو اس لئے پڑھنا چاہئے۔ کہ وہ بڑے صاحب علم سب شاستروں میں ماہر اور دھرماتما تھے۔ مگر جو رشی نہیں ہوتے۔ یعنی جو محض خفیف علم پڑھے ہوں۔ اور جن کا آتما تعصب سے بھرا ہوا ہو ان کی تصانیف بھی ویسی ہی ہوتی ہیں +

چھ درشنوں کی شرح کون کون پڑھنی چاہئے

۱۰۶۔ پُوروہ میمانسا پر ویاس مُنی جی کی۔ ویشیشک پر گوتم مُنی جی کی۔ نیائے سُوتروں پر واتسیاین مُنی جی کی۔ پتنجلی مُنی جی کے سُوتروں پر ویاس مُنی جی کی۔ کپل مُنی کے سانکھیہ سُوتروں پر بھاگوری مُنی جی کی۔ ویاس مُنی کے ویدانت سُوتر پر واتسیاین مُنی جی کی یا بودھاین مُنی جی کی تفسیریں با معنی مع شرح پڑھنی پڑھانی چاہئیں۔ سُوتروں سے مذکورہ بالا کو کلپ[۱] انگ میں بھی شمار کرنا چاہئے +

وید ثابت بالذات ہیں۔ مگر براہمن گرنتھ وغیرہ محتاج ثبوت ہیں

۱۰۷۔ جیسا کہ رگ۔ یجر۔ سام۔ اور اتھرو چاروں وید پرمیشور کا الہام ہیں۔ ویسے ہی ایتریہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ چاروں براہمن۔ شکشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نگھنٹو۔ نرکت۔ چھند۔ اور جیوتش چھ ویدانگ

[۱] کلپ بعض کتب متعلقہ رسمیات اور یگیہ وغیرہ کا نام جن کو وید کا انگ کہا گیا ہے +

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन् यस्मिन्देवा अधि विश्वे निषेदुः।
यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते॥
ऋ० ॥ मं० १ । सू० १६४ । मं० १६ — رگ منڈل ۱-۱۶۴-۳۹

> ویدوں کو بامعنی پڑھنے پڑھانے سے معرفت الٰہی ہوتی ہے - دیکھو رگ وید منڈل ۱ - سوکت ۱۶۴ منتر ۳۹

جس (ایشور) ہر جگہ موجود - غیر فانی - (اعلیٰ ترین) پرمیشور میں کل عالم اور زمین - سورج وغیرہ سب کرّے قائم ہیں - جس کا حقیقتاً سب ویدوں کا خاص مدعا ہے - جو شخص اس برہم کو نہیں جانتا - وہ رگ وید وغیرہ سے کیا راحت حاصل کر سکتا ہے؟ کچھ بھی نہیں ۔ لیکن جو شخص ویدوں کو پڑھ کے دھرماتما یوگی ہو کر اس برہم کو جانتے ہیں - وہ سب پرمیشور میں قائم ہو کر اعلیٰ راحت مکتی (نجات) کو حاصل کرتے ہیں - اس لئے جو کچھ پڑھنا پڑھانا ہو وہ بامعنی ہونا چاہئے ۔

> آیوروید یا علم طب (جراحی) بھی اور علم طب چار سال میں سیکھے

۱۰۰ - اس طرح سب ویدوں کو پڑھ کے علم طب یعنی جو رشیوں کی تصنیف کردہ چرک - سشرت وغیرہ طبی کتابیں ہیں - اُن کو چار سال میں اس طریقہ سے پڑھیں اور پڑھاویں کہ جس سے اُن کے معنی اور دوائیں تیار کرنے کی ترکیب - اوزاروں کا استعمال - چیر پھاڑ - سرجری (علم جراحی) لیپ اور مرہم پٹی (علاج) تشخیص مرض - دوائیں - پرہیز - بدن - وقت - مقام اور اشیاء کے خواص کا علم ہو جائے ۔

> دھنروید علم سیاست کو بھی دو سال میں سیکھے جا سکتے ہیں

۱۰۱ - بعد ازاں علم سیاست یعنی جو راج کے متعلق کام ہیں - اس کے دو حصے ہیں - ایک متعلق طرز انتظام شاہی اور دوسرا متعلق رعایا کے - راج کے کاروبار میں سب سپاہ کے ناظم جنگ اور لڑنے والے بہادروں کا علم اور مختلف قسم کی صف آرائی کی مشق جس کو آجکل قواعد کہتے ہیں یعنی جو دشمنوں سے لڑائی کرنے کے وقت حرکت کرنی ہوتی ہے - ان سب کو بطریق واجب سیکھیں - اور جو جو طریقے رعایا کی پرورش اور ترقی کے ہیں - اُن کو سیکھ کر تمام رعایا کو عدل و انصاف کے ساتھ خوش و خرم رکھیں - بدمعاشوں کو مناسب سزا دینے اور نیک معاشوں کی پرورش کرنے کے طریق کو بھی بوجہ سیکھ لیں - اس علم سیاست کو دو سال میں ختم کریں ۔

> گاندھروید علم موسیقی میں سب راگ راگنی سیکھنے چاہئیں مگر طوائف اور ڈوم کی شہوت انگیز راگنیوں سے اجتناب کرنا چاہئے

۱۰۲ - گاندھروید جس کو علم موسیقی کہتے ہیں - اس میں سُر - راگ راگنی - سم تال - گرام تان - ساز بجانا - ناچنا اور گیت وغیرہ کو قرار واقعی سیکھنا چاہئے - لیکن سب سے مقدم سام وید کو باجہ اور ساز کے ساتھ گانا سیکھنا چاہئے اور نارد سنگھتا وغیرہ جو جو رشیوں کے تصانیف ہیں - اُن کو پڑھیں - لیکن فحش و طوائف اور شہوت انگیز

> چار سال میں چاروں وید مع چاروں براہمنوں کے پڑھنے چاہئیں

۹۸ - بعد ازاں چھ سال کے اندر اندر ہی تربیت یافتہ ہو کر تمام اور گو تھا ان چار براہمن گرنتھوں کے ساتھ چاروں وید کو مع اُن کے سُور۔ الفاظ۔ اور معنی کے باہمی تعلقات اور موقعہ استعمال (کریا) کے پڑھنا واجب ہے +

اس کے متعلق بیان ذیل میں لکھا جاتا ہے!

स्थाणुरयं भारहारः किलाभूदधीत्य वेदं न विजानाति योऽर्थम्। योऽर्थज्ञ इत्सकलं भद्रमश्नुते नाकमेति ज्ञानविधूतपाप्मा॥ निरुक्त १।१८॥ نرکت ۱-۱۸

> ویدوں کی تلاوت فرحت نہیں بخشتی بلکہ بامعنی پڑھنا

۹۹ - یہ منتر نرکت میں آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ جو شخص ویدوں کی محض شُروں اور منتروں کو پڑھ کے معنی نہیں جانتا وہ ایسا بوجھ اُٹھانے والا ہے۔ جیسے کہ درخت ڈالی۔ پتے۔ پھل کو۔ یا کوئی جانور اناج وغیرہ کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ مگر جو شخص وید پڑھتا ہے۔ اور اُن کے معنی ٹھیک طور پر جانتا ہے۔ وہی شخص پوری راحت حاصل کرتا ہے۔ اور علم کی طفیل گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزہ اور نیک اطوار ہونے کی برکت سے مرنے کے بعد بھی فرحت پاتا ہے +

उत त्वः पश्यन्न ददर्श वाचमुत त्वः शृण्वन्न शृणोत्येनाम्। उतो त्वस्मै तन्वं१ विसस्रे जायेव पत्य उशती सुवासाः॥

ऋ० ॥ मं० १० । सू० ७१ । मं० ४ ॥ رگ منڈل ۱۰-۷۱-۴

> عالم ہی سلم کلام سے حظ اٹھا سکتے ہیں۔ جاہل نہیں رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۷۱۔ منتر ۴

جو بے علم ہیں۔ وہ سُنتے ہوئے نہیں سُنتے۔ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ بولتے ہوئے نہیں بولتے۔ یعنی جاہل لوگ اس علم کلام کے راز کو نہیں جان سکتے۔ لیکن جو شخص الفاظ و اُن کے معنی اور تعلقات کو جانتا ہے۔ ایسے عالم شخص کے لئے جس طرح شوہر کی خواہش کرنے والی بیوی خوبصورت لباس اور زیور پہنکر اپنے جسم اور خوبصورتی کا اظہار شوہر کے آگے کرتی ہے۔ ویسے ہی علمیت اپنے جلوہ کا اظہار کرتی ہے۔ بے علموں کے واسطے نہیں +

...طلب مقصود والے مہرشی لوگوں نے اعلیٰ مطالب اپنی کتابوں میں بڑے آسان طریق پر ظاہر کیا ہے۔ ویسا ان تنگ دل آدمیوں کی بنائی ہوئی کتابوں میں ہوتا کیونکہ مہرشی لوگوں کا مطلب جہاں تک ہو سکے وہاں تک سلیس اور ایسا ہوتا ہے کہ جس کے حاصل کرنے میں تھوڑا وقت صرف ہو۔ برخلاف اس کے تنگ خیال لوگوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے وہاں تک اپنی تصنیف کو مشکل کریں۔ جس کو سخت محنت سے پڑھ کر بھی تھوڑا فائدہ اٹھا سکیں۔ جیسے پہاڑ کو کھودنا اور کوڑی کا ملنا۔ اور رشیوں کی کتابیں پڑھنا ایسا ہے جیسے ایک غوطہ کے لگانے سے بیش بہا موتی پانا +

...ت اور نگھنٹو چھ سے آٹھ ...ک میں ختم ہو سکتی ہیں

۹۴۔ ویاکرن کو پڑھ کے یاسک منی جی کی تصنیف نگھنٹو اور نرکت چھ سے آٹھ ماہ تک بآسانی پڑھی پڑھائی جا سکتی ہے۔ دیگر بے علموں (اودھرمیوں) کی تصنیف مثل امرکوش وغیرہ میں کئی ایک سال ضائع نہ کریں +

...علم عروض اشعار چار ماہ ...ن ختم ہو سکتا ہے۔

۹۵۔ اس کے بعد پنگل آچاریہ کی تصنیف متعلقہ علم عروض پڑھیں جس سے ویدک (متعلق وید) اور لوکک (دنیاوی) چھندوں یعنی نظم کا علم اور نئے شعر و اشعار بنانے کا طریق بھی جیسا کہ چاہئے سیکھیں۔ اس کتاب کی تعلیم اور شعر اشعار کی ترکیب اور تقطیع چار ماہ میں پڑھ پڑھا کر سیکھی جا سکتی ہے۔ مگر ورت رتناکر وغیرہ کتابیں جو کم علم آدمیوں کی تصنیف ہیں۔ بہت سے سال ضائع نہ کریں +

...منوسمرتی۔ والمیکی رامائن اور مہابھارت کی مع انتخابات ...ب سال میں ختم ...ہو سکتے ہیں۔

۹۶۔ بعد ازاں منوسمرتی۔ والمیکی رامائن۔ اور مہابھارت کے ادیوگ پرو میں جو ودر نیتی وغیرہ اچھے اچھے مضمون ہیں۔ کہ جن سے بد عادتیں دور ہوتی ہیں۔ اور خوبی اور تہذیب حاصل ہو۔ اُن کو بطریقہ نظم پڑھیں۔ یعنی لفظوں کی تقسیم اُن کے معنی ان کی ترتیب۔ صفت۔ موصوف اور مطلب اُستاد سمجھا دیں۔ اور طالب علم سمجھتے جاویں ان کو ایک سال کے اندر پڑھ لینا چاہئے +

...چھ درشن مع شرح کے ...دس اپنشد دو سال کے ...ندر پڑھے جا سکتے ہیں

۹۷۔ اس کے بعد پورو میمانسا۔ ویشیشک۔ نیائے۔ یوگ۔ سانکھیہ اور ویدانت چھ درشن پڑھیں۔ مگر جہاں تک ہو سکے اُن کو یا تو رشیوں کی تفسیروں یا فاضل آدمیوں کی سلیس شرح کے ساتھ پڑھیں اور پڑھا دیں۔ لیکن ویدانت سوتروں کے شروع کرنے سے پہلے دس اپنشد یعنی ایش۔ کین۔ کٹھ۔ پرشن۔ منڈک۔ مانڈوکیہ۔ ایتریہ۔ تیتریہ۔ چھاندوگیہ۔ برہدارنیک کو پڑھ لینا چاہئے۔ چھ شاستروں کو مع اُن کی تفسیر کے دو سال کے اندر پڑھیں اور پڑھا دیں +

کے پہلے کوئی لفظ بمعنی مفعول آوے۔ تو اُس کو علامت अण् لگائی جاتی ہے۔ مثلاً

कुम्भकारः

سوتروں کا اطلاق خاص ہے۔ یعنی مستثنیات

बाद ازاں اپواد (مستثنیات) کے سوتر جیسے मातोऽनुपसर्गे कः جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کسی دھاتو کے ماقبل کوئی لفظ بمعنے مفعول لگا ہو۔ کہ جس کے پہلے کوئی اُپسرگ نہ ہو۔ تو جو دھاتو आ اخیر میں رکھتا ہو۔ اس کے بعد علامت [क] آتی ہے۔ کثرت اطلاق قاعدہ کی یہ ہے۔ کہ اگر کوئی لفظ بمعنی مفعول دھاتو کے پہلے لگا ہو۔ تو سب دھاتوؤں پر अण् لگتا ہے۔ اس سے خاص یعنی قلت اطلاق یہ ہے۔ کہ اسی پہلے سوتر کے قاعدہ میں سے ایسے دھاتو کو جس کے اخیر میں आ ہووے۔ علامت क نے مستثنےٰ کر لیا۔ جیسے سوتر قاعدہ کلیہ کے اطلاق میں سوتر مستثنیات داخل ہیں۔ ویسے سوتر مستثنیات کے اطلاق میں سوتر قاعدہ کلیہ والے داخل نہیں ہیں۔ جس طرح شہنشاہ روئے زمین کی حکومت میں تحت الحکام بادشاہ اور صوبہ کے امیر شامل ہوتے ہیں۔ مگر شہنشاہ روئے زمین اُن کے دائرے حکومت میں نہیں ہوتا ✤

ڈیڑھ برس میں اشٹادھیائی اور ڈیڑھ برس میں مہابھاشیہ ختم ہو کر سنسکرت زبان سیکھی جا سکتی ہے۔

مہرشی پانینی جی نے اسی طرح ایک ہزار شلوک کے اندر تمام الفاظ اُن کے معنی اور تعلقات کے علم کو بیان کیا ہے۔ دھاتو کے بعد اُنادی پاٹھ و گن پاٹھ پڑھانا چاہئے۔ اور اس میں سوبنت सुबन्त کا سب بیان اچھی طرح سمجھانا چاہئے۔ بعد ازاں دوبارہ اشٹادھیائی اس طرح پڑھانی چاہئے۔ کہ جو جو شکوک پیدا ہوں۔ اُن کو رفع کیا جاوے اور وارتک۔ کارکا۔ پری بھاشا۔ سوتروں کا جیسے جیسے تعلق ہو۔ وہ بتلانا چاہئے۔ اور پھر مہابھاشیہ پڑھانا چاہئے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے۔ کہ اگر فہمیدہ (سمجھدار) اور محنتی آدمی جن کے دل میں کوئی فریب نہ ہو۔ اور ترقی علم کے خواہشمند ہوں۔ پڑھیں پڑھاویں۔ تو ڈیڑھ سال میں اشٹادھیائی اور ڈیڑھ سال میں مہابھاشیہ ختم کر کے تین سال کے اندر پورے ویاکرنی (علم صرف و نحو کے ماہر) ہو کر ویدک اور لوکک اصطلاحات وید اور اصطلاحات زبان عام کے متعلق الفاظ کو بذریعہ ویاکرن کے جان کر دیگر شاستروں کو جلدی اور سہولیت سے پڑھ پڑھا سکتے ہیں۔ بھاری محنت جس قدر کہ ویاکرن میں کرنی پڑتی ہے۔ ویسی دوسرے شاستروں میں نہیں کرنی پڑتی۔ اور ان کے پڑھنے سے جس قدر سمجھ تین سالوں میں ہوتی ہے۔ اتنی سمجھ بے اصول کتب مثل سارست چندرکا کومدی منورما آدی کے پڑھنے سے پچاس برس میں بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جیسا

میں جس کو اصطلاح میں وردھی کہتے ہیں۔ ہو کر माज् ہوا پھر ज् بدل کر ग
ہوا اور अ کے ساتھ مل کر माग: لفظ بنا +

لفظ अध्याय ادھیائے۔ یہاں अध्याय इङ् مصدر جس کے ماقبل لفظ
अधि آیا ہے۔ اس پر घञ् علامت لگنے کے باعث چھوٹی इ کی وردھی
ہو کر ऐ ہو گئی۔ اور پھر ऐ آय بنا اور دو مل کر अध्याय ہو گیا +

لفظ नायक: (نایک) میں مصدر नीञ् کی ई کی جگہ بوجہ ण्वुल्
علامت لگنے کے ऐ وردھی ہوئی وہ بدل کر आय् ہو گیا۔ چنانچہ مل کر
नायक: بنا +

لفظ स्तावक (ستاوک) میں مصدر स्तु کو علامت ण्वुल् جو
لگائی گئی۔ اُس کے باعث उ کی جگہ औ وردھی ہو کر اُس کی جگہ आव्
قائم مقام ہوا۔ اور अक میں مل کر स्तावक: بن گیا +

لفظ कारक: कृञ् مصدر کے بعد ण्वुल् کی علامت لگائی ञ् اصطلاح
حذف میں شمار ہونے کی وجہ سے محذوف ہو گیا۔ اور वु کے جگہ अक قائم مقام ہوا
ऋ کی جگہ وردھی ہو کر आर् آیا تو कारक: ثابت ہوا +

سلیٹ یا تختی پر خام صورت شکلوں کی بنا کر دکھلانی چاہیئے +

جو جو سُوتر آگے پیچھے کی ترکیب میں لگیں۔ اُن کا عمل سب
ساتھ کے ساتھ بتلانا چاہیئے۔ سلیٹ یا لکڑی کی تختی پر شکلوں
کی خام صورت بنا کر دکھلا دینی چاہیئے +

جیسے मज+घञ्+सु گھٹکر اوّل घ् اور پھر ञ् محذوف ہوئے تو صورت
ہوئی ہے मज्+अ+सु پھر अ کی تبدیلی आ میں اور ज् کی تبدیل ग
میں ہونے سے माग्+अ+सु अ بنا۔ پھر میں مل جانے کے باعث माग्+सु
ہوا۔ اب उ حذف ہوا اور स् کی تبدیلی रु میں ہو کر उ حذف ہوا اور मागर्
ہوا۔ اب र् کے جگہ (ش) وسرگ ہو کر صورت لفظی माग: ثابت ہوئی +

اشٹادھیائی کے بعد دھاتو پاٹھ بھی پڑھایا جاوے

جس جس سُوتر سے جو جو عمل ہوتا ہے۔ اُس کو پڑھ پڑھا کر اور لکھوا کر
عمل کرانا چاہیئے۔ اس طرح پڑھنے پڑھانے سے بہت جلدی
لیاقت واقفیت ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ تو اسی طرح اشٹادھیائی پڑھا کے دھاتو پاٹھ معہ
معنی اور دس لکاروں (زمان و حالت) کے صیغے اور جدا جدا ابواب (پرکریا) پڑھانے چاہئیں

اور جن کا اطلاق عام ہے قاعدہ کلیہ میں آتے ہیں

سُوتروں میں سے اُتسرگ یعنی قاعدہ کلیہ والے سُوتر کون سے ہیں
جیسے कर्मण्यण् جس کا مطلب یہ ہے کہ جس کسی دھاتو

پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل

اب پڑھنے پڑھانے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے

انی منی کی شکشا کے بموجب حروف تہجی پڑھانے کا طریقہ

۹۲ - اول پانی منی کی تصنیف شکشا بہ صورت سوتروں کے ہے - اس کا طریق - مثلاً اس حرف کا یہ ستھان (مخرج) ہے یہ پرین (حرکت) ہے کرن (زبان کو خاص خاص جگہ پر لگانا) جیسے حرف (پ) کا مخرج لب ہے - پرین سپرشٹ ہے - سانس اور زبان کی حرکت کو کرن کہتے ہیں - ماں - باپ استاد کو چاہئے کہ اسی طرح مناسب طور پر تمام حروف کا تلفظ سکھلاویں ۔

ویاکرن یعنی صرف و نحو پڑھانے کا طریقہ

۹۳ - بعد ازاں ویاکرن ۔

سوتروں کا پاٹھ یعنی سماس

پہلے تو اشٹا دھیائی کے سوتروں کا پاٹھ یعنی قرأت جیسے "वृद्धिः आ. ऐच्." بعد ازاں پدچھید یعنی تقسیم لفظی جیسے वृद्धिरादैच् پھر سماس (ترکیب لفظی) جیسے वा आदै "आच्, ऐच्, आदैच्" اور پھر معنی جیسے "आदैचां वृद्धिसंज्ञा क्रियते" یعنی आ اور ऐ اور औ کو اصطلاح میں وردھی کہتے ہیں - پھر جیسے "त:परोयस्मात् स तपरस्तादीपपरस्तपरः" یعنی جس کے بعد حرف (ت) آوے یا جو حرف (ت) کے بعد آوے - اس کو اصطلاح میں تپر کہتے ہیں - اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ جو आ کے بعد त् ہے اور ऐच् کے بعد ہے یہ دونوں तपर ہیں - اور اس جگہ تپر ہونے سے یہ بات لازم آتی ہے کہ आत اور इत्व وردھی کی اصطلاح میں داخل نہیں ہے ۔

تمثیلات

نمونہ بھاگ کی تشکیل भाग: (بھاگ) لفظ مصدر भज اور علامت घञ् سے بنایا ہے اور घ اور ञ بوجہ صرف کی اصطلاح میں آنے ہونے کے حذف ہو گئے بج + अ ہوا ज کے ماقبل اور भ کے بعد آ آیا اس کی تشکیل आ

---

* یعنی حرکت مخرجی پہنچنے کے لئے دونوں ہونٹوں کا باہم ملنا ہے ۔

چیز کی ہمراہی بغیر پایا جائے۔ پنج شکھا آچاریہ ویاپتی مانتے ہیں +

ویاپتی کی عام تعریف

ثبوت طلب اور ثبوت دونوں کی یا فقط ثبوت کے ساتھ رہنے والی یقینی صفت کو ویاپتی کہتے ہیں جیسے دھواں اور آگ اکٹھے رہتے ہیں (دھواں اور آگ میں اکٹھا رہنے کی یقینی صفت ہے) + ۲۹

ویاپتی کی تعریف بموجب قول خاص آچاریوں کے

اور دھواں جو ایک پھیلنے والی (محیط) شے ہے۔ وہ اس کی (اپنی) ذاتی قوت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب دھواں دوسرے دور مقام پر جاتا ہے۔ تو وہ خود بخود آگ کے ملاپ کے بغیر بھی رہتا ہے۔ اسی کا نام ویاپتی ہے۔ بدیں وجہ کہ پانی وغیرہ کے اجزاء آگ کی توڑ پھوڑ کی طاقت سے دھوئیں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں + ۳۱

ویاپتی کی تعریف بموجب پنج سِنکھا آچاریہ۔

جیسے صت تو (مادہ لطیف درجہ دوم) وغیرہ میں پرکرتی (مادہ لطیف درجہ اول) وغیرہ محیط اور صت تو وغیرہ کے محاط ہونے کی صفت کے تعلق کا نام ویاپتی ہے۔ اور جیسے طاقت میں مظروف اور صاحب طاقت میں ظرف کا تعلق ہے + ۳۲

شاستروں کے دلائل سے جانچنا چاہیئے کہ کون کتاب پڑھنے کے لائق ہے اور کون نہیں۔

۹۱۔ شاستروں کے ایسے دلائل وغیرہ سے امتحان کر کے پڑھنا پڑھانا چاہیئے۔ اور دیگر کسی طریقہ سے طالب علموں کو صحیح فہم و درک نہیں ہو سکتا۔ جس جس کتاب کو پڑھانا ہو۔ اس کی تحقیق حسب طریقہ متذکرہ بالا کئے جانے پر جو صحیح قرار پاوے وہ کتاب پڑھانی چاہیئے۔ اور جو تحقیق سے غلط ثابت ہو۔ اس کو نہ خود پڑھنا چاہیئے اور نہ دوسروں کو پڑھانا چاہیئے۔ کیونکہ लक्षणप्रमाणाभ्यां वस्तुसिद्धिः خواص الاشیاء (مثلاً جو پرتھوی ہے۔ اس میں گندھ کی خاصیت ہے) اور پرتیکش پرمان (ثبوت عین الیقین) وغیرہ سے صحیح اور غلط کی اور پدارتھوں کی تنقیح ہو سکتی ہے۔ اس کے بدون کچھ نہیں ہو سکتا +

نوٹ ۱ حاشیہ: آگ کی ہستی کو دھوئیں کے وجود سے ثابت کیا جاتا ہے۔ نیز دھوئیں کا آگ سے پیدا ہونا امر مسلّم ہے۔ پس آگ اور دھوئیں کا باہم ایک دوسرے سے وابستہ ہونا دونوں کی یقینی صفت ہے۔ جس کو سنسکرت میں ویاپتی کہا گیا ہے +

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اس کا یہ کاریہ - کارن - سنیوگی - وِرودھی - سمواۓ ہے یہ ساگیان لِنگ ہے)
اس کا یہ معلول یا علت ہے وغیرہ - سمواۓ سنیوگی - ایک ارتھ سمواۓ - اور ورودھی -
یہ چار قسم کا لِنگ (استدلالی) علم ہوتا ہے - یعنی وہ علم جو دلیل و مدلول کے تعلق سے پیدا ہو +

استدلال کی تمثیلیں | سمواۓ (دائمی ظرفی تعلق) جیسے آکاش[1] صدا والا ہے - سنیوگی (ترکیبی) جیسے جسم[2] چمڑا رکھتا ہے وغیرہ - وغیرہ کا تعلق دائمی ہے +

ایک ارتھ سمواۓ (کسی ایک موصوف میں ایک صفت کا دوسری صفت کی دلیل ہوتا) جیسے ہر ایک معلول میں شکل - لامسہ پر بھی دلالت کرتی ہے (ایک جوہر میں دو لازم ملزوم صفات کا رہنا) +

ورودھی (متضاد) جیسے بارش جو ہوئی - ہونے والی بارش کی متضاد دلیل ہے -

| ویاپتی | ۹۰ - اصل سُوتر سانکھیہ درشن کے

नियतधर्मसाहित्यमुभयोरेकतरस्य वा व्याप्तिः ॥ निजशक्त्युद्भवमित्याचार्याः ॥ आधेयशक्तियोग इति पञ्चशिखः ॥ सांख्य० ॥ अ० ५ । सू० २९ । ३१ । ३२ ॥

سانکھیہ ۵ - ۲۹ - ۳۱ - ۳۲

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جو یقینی صفت کا لازم ملزوم ہے - خواہ دونوں شے (قابل ثبوت اور جس سے ثابت کی جاۓ) یا محض ایک جز (جس سے ثابت ہو سکے) اُس کو ویاپتی کہتے ہیں (ساتھ رہنے والی یقینی صفت کا نام ویاپتی ہے) +

بعض آچاریہ (علماء) قوت ذاتی سے ظہور میں آنا ویاپتی مانتے ہیں +

جو چیز کسی کے سہارے سے ہو - اُس کے ظہور کو جبکہ وہ ظہور سہارے رکھنے وال

---

[1] آکاش کو صدا والا کہنا آکاش کا صدا کے ساتھ تعلق کی دلیل ہے +

[2] جسم چمڑے کی دلیل ہے +

۸۵- جو ناقص یعنی اُلٹا علم ہے۔ اُس کو اودیا کہتے ہیں + | اودیا کیا ہے

अदुष्टंविद्या ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० १२ ॥ ویشیشک ۹-۲-۱۲

۸۶- جو غیر ناقص یعنی صحیح علم ہے۔ اُس کو ودیا کہتے ہیں + | ودیا کیا ہے

۸۷- اصل سُوتر | صفات حادث اور صفات ابدی

पृथिव्यादिरूपरसगन्धस्पर्शा द्रव्यानित्यत्वदनित्याश्च ॥
वै० ॥ अ० ७ । आ० १ । सू० २ ॥ ویشیشک ۷-۱-۲

एतेन नित्येषु नित्यत्वमुक्तम् ॥ वै० । अ० ७ । आ० १ । सू० ३ ॥ ویشیشک ۷-۱-۳

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(معلول جوہروں مثل زمین وغیرہ کے حادث ہونے سے زمین وغیرہ کے صفات روپ - رس - گندھ اور سپرش بھی حادث ہیں - اس سے ابدی جوہروں میں ابدیت بھی بیان ہو گئی) +

زمین وغیرہ مرکب جوہروں کے حادث ہونے کی وجہ سے زمین وغیرہ سب معلول چیزیں - اور ان کے صفات - شکل - بُو - ذائقہ - لامسہ وغیرہ بھی حادث ہیں - اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ بحالت علت خاک وغیرہ جوہر اور ان کی بُو وغیرہ صفتیں بھی ابدی ہیں +

۸۸- اصل سُوتر | نت یعنی ابدی اور انت یعنی فانی کی تعریف

सदकारणवन्नित्यम् ॥ वै० ॥ अ० ४ । आ० १ । सू० १ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم ویشیشک ۴-۱-۱

(جو بلا علت ہو نت ہے)

جو وجود رکھتا ہوا اور جس کی علت کوئی بھی نہ ہو وہ نت (ابدی) ہے - پس جو علت رکھنے والی صفتیں بصورت معلول ہیں - اُن کو انت (عارضی) کہتے ہیں +

۸۹- (اصل سُوتر | لنگ گیان یعنی استدلالی علم

अस्येदं कार्यं कारणं संयोगिविरोधिसमवायिचेति लैङ्गिकम् ॥
वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० १ ॥ ویشیشک ۹-۲-۱

میں گائے پن اور گھوڑے میں گھوڑے پن کا وجود ہے۔ اس کو "انیونیا بھاو" (عدم موجودیت بہ نفسِ غیر) کہتے ہیں +

(۴) اتینت ابھاو
عدم موجودیت مطلق

چہارم اصل سُوتر

यच्चान्यदसदतस्तदसत् ॥ वै॰ अ॰ ९ । आ॰ १ । सू॰ ५ ॥

ویشیشک ۹-۱-۵

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جو اس سے علاوہ است (نہ ہونا) ہے۔ وہ ایک است ہے)

جو مذکورہ بالا تینوں عدموں کے علاوہ ہے۔ اس کو "اتینت ابھاو" (عدم مطلق) کہتے ہیں۔ جیسے آدمی کا سینگ۔ آکاش کا پھول۔ بانجھ کا بیٹا وغیرہ وغیرہ +

(۵) [illegible]
عدم موجودیت

پنجم اصل سُوتر

नास्ति घटो गेह इति सतो घटस्य गेहसंसर्गप्रतिषेधः ॥
वै॰ अ॰ ९ । आ॰ १ । सू॰ १० ॥ ویشیشک ۹-۱-۱۰

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(گھڑا گھر میں نہیں ہے۔ یعنی گھڑے کے وجود کا گھر کے ساتھ تعلق نہیں)

گھر میں گھڑا نہیں۔ یعنی کسی دوسری جگہ میں ہے۔ مگر گھر کے ساتھ گھڑے کا تعلق نہیں ہے +

یہ پانچ ابھاو (عدم) کہلاتے ہیں

इन्द्रियदोषात्संस्कारदोषाच्चाविद्या ॥ वै॰ अ॰ ९ । आ॰ २ । सू॰ १०

ویشیشک ۹-۲-۱۰

اودیا یعنی جہالت
کس طرح پیدا ہوتی ہے

ہم ہم - حواس اور سنسکار (مختلف تعلقات سے پیدا ہوئی ہوئی دماغی تاثیرات) کے نقص سے اودیا پیدا ہوتی ہے +

तद्दुष्टज्ञानम् ॥ वै॰ अ॰ ९ । आ॰ २ । सू॰ ११ ॥

ویشیشک ۹-۲-۱۱

اصل سُوتر - ۸۳

...ت یعنی عدم موجودیت کے اقسام
...پراگ ابھاو یعنی عدم موجودیت قبل ساخت

क्रियागुणव्यपदेशाभावात्प्रागसत् । वै० ॥ अ० ९ । आ० १ । सू० १ ॥
ویشیشک ۹-۱-۱

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(فعل اور صفت کے واقع نہ ہونے سے جو عدم ہے اس کو پراگ است" کہتے ہیں-)

...عل اور خاصیت کے خاص تعلقات کے ظہور میں آنے سے پہلے جس کا وجود نہ تھا ...جیسے گھڑا اور کپڑا وغیرہ ساخت کے پہلے نہیں تھے۔ اس موجود نہ ہونے کا نام ...پراگ ابھاو" (عدم ماقبل) ہے +

اصل سُوتر

सदसत् ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० १ । सू० २ ॥
ویشیشک ۹-۱-۲

لفظی ترجمہ

(ہو کے نہ ہو)

جو موجود ہو کے نہ رہے۔ جیسے گھڑا وجود میں آکر معدوم ہو جاوے۔ اسکو پردھونس ...بھاو" (عدم مابعد) کہتے ہیں +

(۳) انیونیا بھاو
...م موجودیت غیر مخص

اصل سُوتر سوم

सच्चासत् ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० १ । सू० ४ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(ہو اور نہ ہو)

جس کا وجود ہو اور نہ بھی ہو۔ جیسے یہ گھوڑا گائے نہیں۔ اور گائے گھوڑا نہیں۔ ...یعنی گھوڑے میں گائے پن۔ اور گائے میں گھوڑا پن موجود نہیں ہے۔ مگر گائے

لفظی ترجمہ سُوتر از جانب مترجم

(چھوٹا۔ بڑا۔ اس میں زیادتی کے ہونے سے اور زیادتی کے نہ ہونے سے)

انو - دو پرمانو - ترسرینو = ۶۰ پرمانو کے دوینک = ۲ پرمانو کے - لکشا = ۳ ترسرینو کے

अणु چھوٹا اور महत بڑا - جیسے ترسرینو لکشا سے چھوٹا اور دوینک سے بڑا ہوتا ہے۔ ویسے ہی پہاڑ زمین سے چھوٹا اور درختوں سے بڑا ہوتا ہے ✦

۸۱ - اصل سُوتر

ستا یعنی کسی چیز کی موجودیت کیا ہے

सदिति यतो द्रव्यगुणकर्मसु सा सत्ता ॥

वै० अ १ । अ २ । सू ७ ॥ ویشیشک ۱-۲-۷

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جوہر، صفت اور فعل میں جس سے ہونے کا اطلاق آتا ہے وہ ستا ہے)

جوہر، صفت اور فعل میں لفظ "ست ہے" کا ارتباط ہمیشہ رہتا ہے یعنی مثلاً جوہر ہے صفت ہے فعل ہے۔ مطلب یہ کہ اس لفظ صیغہ حال کا اطلاق سب کے ساتھ برابر رہتا ہے

۸۲ - اصل سُوتر

موجودیت یعنی ہستی قسم اعلیٰ ہے

भावोनुवृत्तेरेव हेतुत्वात्सामान्यमेव ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ । सू० ४ ویشیشک ۱-۲-۴

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(ہستی ایک سامانیہ پدارتھ ہے کیونکہ اس میں محض انوورتی پائی جاتی ہے)

ہستی بوجہ اس کے کہ سب کے ساتھ اس کا اطلاق ہوتا ہے "مہا سامانیہ" (قسم اعلیٰ) کہلاتی ہے ✦

اوپر جو سلسلہ بیان ہوا۔ وہ اُن جوہروں کا ہے۔ جو فی نفسہ موجود ہیں۔ اور جو عدم (نہ ہونا) ہے۔ وہ پانچ قسم کا ہے ✦

جل سے مخالف ہے۔ اور جل میں بہنا، نرمی اور ذائقہ مٹی کے مخالف ہیں ◆

कारणभावात्कार्यभावः ॥ वै० ॥ अ० ४ । आ० १ । सू० ३ ॥

ویشیشک ۴-۱-۳

۶ ے۔ علت کے ہونے ہی سے معلول ہوتا ہے ◆

علت کا وجود معلول کے واسطے لازمی ہے

न तु कार्याभावात्कारणाभावः ॥ वै० अ० १ । आ० २ । सू० २ ॥

ویشیشک ۱-۲-۲

۷ ے۔ معلول کے نہ ہونے سے علت کا عدم نہیں ہوتا ◆

معلول کا وجود علت کے واسطے لازمی ہے

कारणाऽभावात्कार्याऽभावः ॥ वै० अ० १ । आ० २ । सू० १ ॥

ویشیشک ۱-۲-۱

۸ ے۔ علت کے نہ ہونے سے معلول نہیں ہوتا ◆

علت نہ ہو تو معلول نہیں ہوتا

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः ॥ वै० अ० २ । आ० १ । सू० २४ ॥

ویشیشک ۲-۱-۲۴

۹ ے۔ جیسے علت میں اوصاف ہوں ویسے معلول میں ہوتے ہیں[1] ◆

معلول میں وہی صفات ہوتے ہیں جو علت میں ہوں

۱۰ ے۔ پریمان کے دو قسم ہیں ◆

پریمان کی دو قسم مہت اور وسعت

اصل سوتر

अणुमहदिति तस्मिन्विशेषभावाद्विशेषाभावाच्च ॥
वै० ॥ अ० ७ । आ० १ । सू० ११ ॥

ویشیشک ۷-۱-۱۱

---

[1] مثلاً اس کے اوصاف ترانیت وغیرہ اس کے معلول میں بھی قائم رہتے ہیں۔ نیز واضح رہے کہ اگر کوئی چیز کسی ایک ہی جوہر کا معلول ہو تو اس میں علت کے اوصاف علانیہ طور پر نمایاں رہتے ہیں۔ لیکن جب کئی جوہر آپس میں مل جاتے ہیں۔ تو ان کی جدا جدا شناخت مشکل ہو جاتی ہے۔ تاہم بھی ترنیت وغیرہ ان کی خصوصی صفتیں معدوم نہیں ہو سکتیں ◆

چھٹا پدارتھ
سمواے کی تعریف

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(معلول اور علت میں جہاں یہ محاورہ اطلاق پاوے کہ یہ اس میں ہے - اس کو سمواے کہتے ہیں) ✦

علت یعنی اجزاء سے کل کا - فعل سے فاعل کا - صفت سے موصوف کا - جنس سے افراد کا - معلول سے علت کا - حصص سے مجموعہ کا جو دائمی تعلق ہے اس کو سمواے (التزام) کہتے ہیں - اور جو جوہروں کا دوسرا تعلق آپس میں ہوتا ہے وہ ترکیبی عارضی تعلق ہے ✦

ساوھرمیہ یعنی صفات مطابق ذات کس کو کہتے ہیں

اصل سُوتر — ۴۷

द्रव्यगुणयोः सजातीयारम्भकत्वं साधर्म्यम् ॥

वै० अ० १ । आ० १ । सू० ९ ॥ ویشیشک ۹-۱-۱

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جوہر اور صفت میں جو ہم جنس پیدا کرنے کا مادہ ہے - اسکو ساوھرمیہ کہتے ہیں)

جوہر اور صفت میں ہم جنس پیدا کرنے کے خاصہ کو ساوھرمیہ کہتے ہیں - جیسے مٹی میں بے جان پتلا اور اپنے ہم جنس گھڑا وغیرہ پیدا کرنے کی صفت ہے - ویسے ہی پانی میں بھی بے جان پتلا اور اپنے ہم جنس برف وغیرہ کے پیدا کرنے کا خاصہ ہے پس مٹی پانی کے ساتھ اور پانی مٹی کے ساتھ اس خاصہ میں مساوی صفت رکھتا ہے ✦
تشریح بالا سے حسب ذیل نتیجہ نکلتا ہے

ویدھرمیہ یعنی صفت مخالف ذات

اصل سنسکرت — ۴۸

द्रव्यगुणयोर्विजातीयारम्भकत्वं वैधर्म्यम् ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جوہر اور صفت میں غیر جنس پیدا ہونا ویدھرمیہ ہے)

کسی جوہر اور صفت کے مخالف خاصہ اور معلول کا جو پیدا ہوتا ہے - اس کو ویدھرمیہ (صفت مخالف ذات) کہتے ہیں - جیسے مٹی میں سختی خشکی - اور بُو کی صفت

اصل سُوتر ۷۰ و ۷۱ -

द्रव्यत्वं गुणत्वं कर्मत्वञ्च सामान्यानि विशेषाश्च ॥

वै० अ० १ । आ० २ । सू० ५ ॥ ویشیشک ۱-۲-۵

ترجمہ منجانب مترجم

(دروییہ پن۔ گن پن اور کرم پن سامانیہ اور وشیش ہیں)

جوہروں میں جوہریت۔ صفتوں میں صفت پن۔ فعلوں میں فعلیت کو تعمیم اور تخصیص کہتے ہیں۔ کیونکہ جوہروں میں جوہریت تعمیم ہے۔ مگر وصف اور فعلیت کے مقابلہ میں وہی جوہریت تخصیص ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور بھی سب سمجھ لو ۔

دروییہ۔ گن۔ کرم تینوں میں تعمیم تخصیص پائی جاتی ہے۔ چوتھا اور پانچواں پدارتھ یعنی سامانیہ اور وشیش ۔

اصل سُوتر ۷۲ -

تعمیم اور تخصیص کو عقل تمیز کرتی ہے

सामान्यं विशेष इति बुद्ध्यपेक्षम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ ॥ सू० ३

ویشیشک ۱-۲-۳

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے ہیں۔)

تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے مانی جاتی ہیں۔ مثلاً انسانیت ہر فرد انسان میں تعمیم ہے۔ مگر بلحاظ حیوانیت وغیرہ کے تخصیص ہے۔ اسی طرح تانیث و تذکیر انسانوں میں برہمن پن۔ کھشتری پن۔ ویش پن اور شودر پن بھی تخصیص ہیں۔ برہمن پن برہمنوں میں فرداً فرداً تعمیم ہے۔ مگر کشتریوں وغیرہ کی نسبت تخصیص علیٰ ہذا القیاس ہر جگہ ایسا سمجھو

اصل سُوتر ۷۳ -

इहेदमिति यतः कार्यकारणयोः स समवायः ॥

वै० ॥ अ० ७ । आ० २ । सू० २६ ॥ ویشیشک ۷-۲-۲۶

پس یہی حرکت یا فعل کی کیفیت ہے۔ یا یوں کہو کہ کرم وہ ہے جو کیا جاوے اور
لکشن وہ ہے جس سے کسی چیز کی کیفیت معلوم ہو۔ پس کرم کا لکشن وہ ہوا جس سے
حرکت (فعل) کی کیفیت معلوم ہو +

اس تشریح سے کرم کی تعریف کا اخذ۔

جو کسی جوہر میں رہے۔ خود خالی از صفات ہو۔ اور ترکیب اور تقسیم ہونے میں علت بلا احتیاج غیری ہو۔ اس کو کرم (حرکت یا فعل) کہتے ہیں +

۶۸- اصل سُوتر

درویہ گن اور کرم سامانیہ ہیں

द्रव्यगुणकर्माणां द्रव्यं कारणं सामान्यम् ॥ वै०१।१।१८॥

ویشیشک ۱-۱-۱۸

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(درویہ۔ گن اور کرم تینوں کا درویہ سامانیہ کارن ہے)

معلول صفت اور فعل تینوں میں عام علت (مشترک سبب) جوہر ہے۔ گویا جوہر اس بات میں ان تینوں سے تعمیم یعنی یکساں نسبت رکھتا ہے[۱] +

۶۹- اصل سُوتر

معلول جوہروں میں کس قسم کی تعمیم یعنی یکسانیت ہے

द्रव्याणां द्रव्यं कार्यं सामान्यम् ॥ वै०अ०१।आ०१ सू० २३॥

ویشیشک ۱-۱-۲۳

چونکہ جوہر بصورت معلول چند جوہروں کا معلول ہے۔ پس معلولیت کے لحاظ سے سب معلولوں میں تعمیم یعنی یکسانیت پائی جاتی ہے +

---

[۱] مثلاً لوہے کی تلوار بنائی جاتی ہے۔ تو تلوار کی شکل میں آنے ہو سے جوہر اور "صفت" یعنی تلوار کی شکل وغیرہ اور آب اور دھار جو تلوار میں ہے (اسکو اختیار کرنے) اور فعل یعنی مخالف کا قتل کرنے کی علت اس لوہے کے جوہر میں ہوتی ہے۔ اسلئے تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ لوہے کا جوہر ان تینوں سے تعمیم یعنی یکساں نسبت رکھتا ہے +

بائیت - دروت تو	پگھل جانا - بائیت ہے +
چکناہٹ - سنیہہ	محبت اور چکناہٹ کا نام سنیہہ ہے +
سنسکار - نقش یا تاثر	دوسرے کے اتصال سے جو تاثیرات پیدا ہوتے ہیں - اُن کو

سنسکار کہتے ہیں +

دھرم	انصاف کی خصلت اور چیزوں کی سختی وغیرہ ذاتی صفت کا نام دھرم ہے +
ادھرم	بے انصافی کی خصلت اور چیزوں کی ذاتی صفت کے برعکس یعنی اُن کی

سختی وغیرہ کے خلاف نرمی وغیرہ ادھرم ہے +

مذکورہ بالا چوبیس گن (صفات) ہیں -

تیسرا پدارتھ کرم یعنی حرکت (فعل) کی تعریف

۶۶ - اصل سوتر

उत्क्षेपणमवक्षेपणमाकुञ्चनं प्रसारणं गमनमिति कर्माणि ॥

वै० १।अ० १।सू० ७॥ ویشیشک ۱-۱-۷

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اُت کشیپن - اوکشیپن - آکنچن - پرسارن اور گمن - یہ کرم ہیں -)

(۱) اوپر کو حرکت کرنا (۲) نیچے کو حرکت کرنا (۳) سکڑنا (۴) پھیلنا (۵) آنا جانا - گھومنا وغیرہ کو کرم (حرکت یا فعل) کہتے ہیں +

۶۷ - اب کرم کا لکشن بیان کیا جاتا ہے +

اصل سوتر

एकद्रव्यमगुणं संयोगविभागेष्वनपेक्षकारणमिति कर्मलक्षणम् ॥

वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० १७ ॥ ویشیشک ۱-۱-۱۷

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(ایک دروئیہ) اگن سنیوگ وبھاگ میں اپیکشا رہت کارن - یہ کرم کے لکشن ہیں -)

کرم کا لکشن جو سوتر میں کیا گیا ہے - اُس کی تشریح

ایک دروئیہ اُس کو کہتے ہیں جس کا سہارا کوئی ایک دروئیہ ہو - اگن وہ ہے جس کی یا جس میں کوئی صفت نہ ہو - اپیکشا رہت کارن وہ ہے جو ترکیب اور تقسیم میں علت بلا احتیاج غیرے ہو +

پریوگ سے جس کا پرکاش ہو۔ آکاش جس کا ویش ہو وہ شبد ہے) +
(مطلب) جو کانوں سے سُنا جاوے۔ عقل سے مفہوم ہونے کے قابل ہو۔ الفاظ سے ظہور میں آوے۔ اور آکاش (یعنی خلا) جس کا مسکن ہو۔ اُس کو شبد کہتے ہیں +

صورت۔ روپ | جو آنکھوں سے معلوم ہوتا ہے۔ اُس کو روپ یعنی صورت کہتے ہیں +

ذائقہ۔ رس | مٹھاس وغیرہ یعنی زبان سے جس کا علم ہوتا ہے۔ اس کو رس (ذائقہ) کہتے ہیں +

بو۔ گندھ | جس کا ناک سے ادراک ہوتا ہے۔ اُس کو گندھ (بو) کہتے ہیں +

لامسہ۔ سپرش | قوت لامسہ (چھونے) سے جس کا علم ہو۔ اُس کو سپرش کہتے ہیں +

شمار۔ سنکھیا | جس میں ایک دو وغیرہ کی گنتی ہو۔ اُس کو سنکھیا (شمار) کہتے ہیں +

کمیت۔ پریمان | جس سے تول یعنی ہلکا بھاری ظاہر ہو۔ اُس کو پریمان (کمیت) کہتے ہیں +

تفریق۔ پرتھکتو | ایک دوسرے سے الگ ہونا۔ اس کو پرتھکتو (تفریق) (جدائی) کہتے ہیں +

ترکیب۔ سنیوگ | ایک دوسرے کے ساتھ ملنا سنیوگ (ترکیب) کہلاتا ہے +

تقسیم۔ وبھاگ | جو ایک دوسرے سے ملا ہوا ہو۔ اس کے کئی ایک ٹکڑے کرنے کو وبھاگ (تقسیم) کہتے ہیں +

بُعد۔ پرتو | پرتو یعنی بُعد (دوری۔ فاصلہ) یہ ہے۔ کہ مثلاً فلاں چیز فلاں سے دور ہے +

قرب۔ اپرتو | اپرتو یعنی قربت ہے۔ کہ ایک چیز دوسرے سے نزدیک ہو +

علم۔ بدھی | جس سے اچھے بُرے کی پہچان ہوتی ہے۔ اُس کو بدھی یعنی عقل یا علم کہتے ہیں +

راحت۔ سُکھ | خوشی کا نام سُکھ (راحت) ہے +

رنج۔ دُکھ | تکلیف کا نام دُکھ (رنج) ہے +

خواہش۔ اچھا | اچھا کے معنی خواہش کے ہیں +

نفرت۔ دویش | دویش کے معنی تنفر کے ہیں (نفرت)

کوشش۔ پریتن | مختلف قسم کی کام (کوشش) کو پریتن کہتے ہیں +

وزن۔ گرتو | بھاری پن کو وزن کہتے ہیں +

دوسرا باب تمہید گنوں کی | ۳۴ - دروبیہ کی ماہیت اور خاصیت اوپر بیان ہو چکی ہے - اب گنوں یعنی صفات کا ذکر کیا جاتا ہے +

रूपरसगन्धस्पर्शाः संख्यापरिमाणानि पृथक्त्वं संयोगविभागौ परत्वापरत्वे बुद्धयः सुखदुःखेच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्च गुणाः ॥ वै० । अ० १ । आ० १ । सू० ६ ॥ ویشیشک ۱-۱-۶

| گنوں کی ۲۴ اقسام ہیں | صورت - ذائقہ - بو - لمس - شمار - مقدار - جدائی - ملاپ - تقسیم - نزدیکی - فاصلہ - علم - راحت - رنج - خواہش - نفرت - کوشش - وزن - رقیق پن - چکنا پن - جبلت - اثر - دھرم (انصاف دستی وغیرہ) ادھرم (ظلم دزدی وغیرہ) اور آواز یہ چوبیس گن یعنی صفات کہلاتی ہیں) +

اصل سوتر - ۳۵

द्रव्याश्रय्यगुणवान् संयोगविभागेष्वकारणमनपेक्ष इति गुणलक्षणम् ॥ वै० । अ० १ । आ० २ । सू० १६ ॥ ویشیشک ۱-۱-۱۶

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

| گن کی تعریف | گن کی خاصیت یہ ہے کہ دروبیہ (جوہر) میں رہے - خود گن نہ رکھتا ہو - سنیوگ وبھاگ کرنے میں کارن نہ ہو - اور دوسرے کی اپیکشا نہ رکھتا ہو +

(مطلب) گن اس کو کہتے ہیں کہ کسی جوہر میں رہے - مگر خود کوئی صفت نہ رکھتا ہو - ترکیب اور تفریق کرنے میں علت نہ ہو - اور نہ دوسرے صفت کی احتیاج رکھتا ہو +

اصل سنسکرت

श्रोत्रोपलब्धिर्बुद्धिनिर्ग्राह्यः प्रयोगेणाभिज्वलित आकाशदेशः शब्दः ॥ महाभाष्ये ॥ مہابھاشیہ

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(۲) شبد یعنی آواز کی تعریف بموجب مہا بھاشیہ کے | کانوں سے جس کی پراپتی ہو بدھی سے جس کا گرہن ہو

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥

न्याय०॥ अ० १ । सू० १० ॥ نیائے ۱-۱-۱۰

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اِچھا - دویش - پریتن - سُکھ - دُکھ اور گیان آتما کے لِنگ ہیں)

جس میں اِچھا (خواہش) دویش (نفرت) پریتن (فعل) سُکھ (راحت) دُکھ (رنج) گیان (علم) پائے جائیں - اُس کو جیو آتما کہتے ہیں +

ویشیشک شاستر میں علامات مندرجہ ذیل ہیں - جو اس سے زیادہ ہیں +

آتما کی تعریف بموجب ویشیشک شاستر کے

اصل سُوتر

प्राणाऽपाननिमेषोन्मेषजीवनमनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः सुखदुःखेच्छाद्वेषप्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥

वै० ॥ अ० ३ । आ० २ । सू० ४ ॥ ویشیشک ۳-۲-۴

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(پران - اپان - نمیش - اُنمیش - جیون - من - گتی - اِندریہ - انتر وکار - سُکھ - دُکھ - اِچھا - دویش - پریتن - آتما کے لنگ ہیں) +

(پران) دم اندر لینا (اپان) دم باہر نکالنا (نمیش) پلک سے آنکھ بند کرنا (اُنمیش) پلک اُٹھا کر آنکھ کھولنا (جیون) زندگی قائم رکھنا (من) وچار (گتی) حرکت اختیاری - (اندریہ) حواس کو اشیاء میں رجوع کرنا - اور حواس کے ذریعہ سے محسوسات معلوم کرنا (انتر وکار) بھوک - پیاس - بخار - درد وغیرہ عارضوں کا ہونا (سُکھ) راحت (دُکھ) رنج (اِچھا) خواہش (دویش) تنفر - اور (پریتن) جدوجہد - یہ سب آتما کے لنگ "یعنی افعال اور اوصاف ہیں +

युगपज्ज्ञानानुत्पत्तिर्मनसो लिङ्गम् ॥

न्याय० अ० १ आ० १ । सू० १६ ॥ نیائے ۱-۱-۱۶

من کی تعریف | جس سے ایک وقت میں دو چیزوں کے سمجھنے کا علم نہیں ہوتا - اُس کو من (جوہر ادراکیہ) کہتے ہیں +

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(یہاں سے یہ "فلاں طرف ہے" جس میں یہ اطلاق پاوے وہ دِشا کا لِنگ ہے)

مشرق وغیرہ سمتوں کی پہچان

جس میں یہ محاورہ استعمال ہو کہ یہاں سے یہ چیز مشرق - جنوب - مغرب - شمال - وردار پرے ہے۔ اُسی کو دِشا (سمت) کہتے ہیں +

اصل سوتر

आदित्यसंयोगाद् भूतपूर्वाद् भविष्यतो भूताच्च प्राची ॥

वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १४ ॥ ویشیشک ۲-۲-۱۴

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(یعنے سورج کا ظہور جس طرف ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا۔ وہ سمت مشرق ہے)

سمتوں کے کونے

جس سمت پہلے سورج کا طلوع ہوا۔ یا ہوتا ہے۔ یا ہوگا۔ اُس کو سمت مشرق کہتے ہیں۔ اور جہاں چھپے اس کو مغرب کہتے ہیں۔ جو شخص رو بطرف مشرق کھڑا ہو۔ اُس کے دہنی سمت کو جنوب اور بائیں سمت کو شمال ہوتا ہے +

اصل سوتر

एतेन दिगन्तरालानि व्याख्यातानि ॥ वै० २ । २ । सू० १६ ॥

ویشیشک ۲-۲-۱۶

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اس سے سمتوں کے درمیانی کونے بیان ہو گئے ہیں)

علیٰ ہذا القیاس مشرق اور جنوب کے درمیانی سمت کو اگنی (جنوب مشرق) جنوب اور مغرب کے درمیان کو نیرتی (جنوب مغرب) مغرب اور شمال کے درمیان کو وایوی (شمال مغرب) شمال اور مشرق کے درمیان کو ایشانی (شمال مشرق) کہتے ہیں +

آتما کی تعریف بموجب نیائے شاستر کے

اصل سوتر

اگنی کی تعریف تیج (آتش) وہ دروی ہے۔ جو روپ اور سپرش رکھتا ہے۔ لیکن روپ تو اس میں خاص ہے۔ اور سپرش وایو کی آمیزش سے پایا جاتا ہے +

स्पर्शवान् वायुः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० ४ ॥

وایو کی تعریف سپرش کی صفت والا دروی وایو (ہوا) ہے۔ لیکن اس میں بھی حرارت اور خنکی تیج اور جل کی آمیزش سے ہوتی ہیں +

ते आकाशे न विद्यन्ते ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० ५ ॥

آکاش کی تعریف آکاش میں روپ۔ رس۔ گندھ نہیں ہوتے۔ بلکہ شبد ہی اس کی صفت ہے +

निष्क्रमणं प्रवेश मित्याकाशस्य लिङ्गम् ॥

वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २० ॥ ویشیشک ۲-۱-۲۰

آکاش کی علامت آکاش جس میں داخل ہونا اور نکلنا ہوتا ہے اُسے آکاش کہتے ہیں +

कार्यान्तराप्रादुर्भावाच्च शब्दः स्पर्शवतामगुणः ॥

वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २५ ॥ ویشیشک ۲-۱-۲۵

کیوں شبد آکاش ہی کا گن ہے چونکہ بجز آکاش کے باقی پرتھوی وغیرہ معلومات سے شبد ظہور نہیں ہوتا۔ اس واسطے وہ پرتھوی وغیرہ سپرش گن والے دروں کا گن نہیں ہے۔ بلکہ شبد محض آکاش کا گن ہے +

अपरस्मिन्नपरं युगपच्चिरं क्षिप्रमिति काललिङ्गानि ॥

वै० अ० २ । आ० २ । सू० ६ ॥ ویشیشک ۲-۲-۶

کال کی تعریف جس میں پہلے۔ پیچھے۔ یکبار۔ جلد۔ دیر وغیرہ وغیرہ کا اطلاق ہو۔ اس کو کال (وقت یا زمان) کہتے ہیں +

नित्येष्वभावादनित्येषु भावात्कारणे कालाख्येति ॥

वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० ९ ॥ ویشیشک ۲-۲-۹

کال علت سے معلول نہیں ہوتا چونکہ وقت یا زمانہ قدیم پدارتھوں میں اطلاق نہیں پاتا اور حادث پدارتھوں میں اطلاق پاتا ہے۔ اس لئے کال محض علت میں شمار ہوتا ہے +

اصل سوتر

[illegible] کیا ہے

इत इदमिति यतस्तद्दिश्यं लिङ्गम् ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १० ॥

ویشیشک ۲-۲-۱۰

چھے پدارتھ دروبیہ کی تعریف ۶۰ - جس میں حرکت وصفات یا محض صفات رہیں۔ اس کو دروبیہ کہتے ہیں۔ ان میں سے چھ دروبیہ پرتھوی (ارض) جل (آب) تیج (آتش) وائیو (باد - ہوا) من اور آتما تو حرکت اور صفات والے ہیں۔ اور تین دروبیہ آکاش (خلا) کال (زمان) اور دِشا (وسعت) خالی از حرکت مگر صفات والے ہیں +

سمواتی کارن کس کو کہتے ہیں ۶۱ - سمواتی وہ ہے جس کی عادت ملنے یا ترکیب پانے کی ہو۔ اور کارن وہ ہے۔ جس کا وجود پہلے ہو۔ پس سمواتی کارن وہ ہے۔ جس کا وجود پہلے ہو۔ وہ ملنے اور ترکیب پانے کی خاصیت رکھتا ہے +

لکشن کی تعریف ۶۲ - لکشن وہ ہے۔ جس سے شے معروف پہچانی جاوے +

دروبیہ کی مزید تشریح ۶۳ - جس علت کی خاصیت ترکیب پانے کی ہو۔ اور وہ نتائج میں معلول سے پہلے ہو۔ اُسی کو دروبیہ یعنی جوہر کہتے ہیں +

रूपरसगन्धस्पर्शवती पृथिवी ॥ वै० ॥ अ २। आ १। सू० १ ॥

ویشیشک ۲-۱-۱

پرتھوی کی تعریف پرتھوی (خاک) وہ جوہر ہے جو روپ (صورت) رس (ذائقہ) گندھ (بو) اور سپرش (لمس) رکھتا ہو۔ مگر اس میں روپ اگنی (آتش) کی آمیزش سے ہے۔ رس جل۔ (آب۔ پانی) کی آمیزش سے اور سپرش وائیو (باد - ہوا) کی آمیزش سے ہے +

व्यवस्थितः पृथिव्यां गन्धः ॥ वै० ॥ अ २। आ २। सू० २ ॥

ویشیشک ۲-۲-۲

پرتھوی کی ذاتی خاصیت صرف گندھ ہے پرتھوی میں گندھ کی صفت طبعی ہے۔ اسی طرح جل میں رس۔ اگنی میں روپ۔ وائیو میں سپرش اور آکاش میں شبد (آواز) طبعی ہیں +

रूपरसस्पर्शवत्य आपो द्रवाः स्निग्धाः ॥

वै० ॥ अ० २। आ० १। सू० २ ॥ ویشیشک ۲-۱-۲

جل کی تعریف رواں (بہنے والا) اور رقیق جوہر جو روپ (شکل) رس (ذائقہ) اور سپرش (لمس) والا ہے۔ جل کہلاتا ہے۔ لیکن ان میں سے رس جل کی طبعی صفت ہے۔ اور روپ اور سپرش اگنی اور وائیو کی آمیزش سے پائے جاتے ہیں +

अप्सु शीतता ॥ वै० ॥ अ० २। आ २। सू० ४ ॥

ویشیشک ۲-۲-۴

خنکی یعنی سردی بھی جل میں طبعی صفت ہے

तेजो रूपस्पर्शवत् ॥ वै० ॥ अ० २। आ० १। सू० ३ ॥

اصل سُوتر

धर्मविशेषप्रसूताद्द्रव्यगुणकर्मसामान्य विशेषसमवाया-नां पदार्थानां साधर्म्यवैधर्म्याभ्यां तत्त्वज्ञानान्निःश्रेयसम् ॥

वै० १ । अ० १ । आ० १ । सू० ४ ویشیشک ۱-۱-۴

لفظی ترجمہ سُوتر کا منجانب مترجم

دھرم پر عمل کرنے سے من پاک ہو جانے پر۔ دروِیہ۔ گُن۔ کرم۔ سامانیہ وشیش اور سمواے سے جو کچھ پدارتھ ہیں۔ اُن کی سادھرمیہ ویدھرمیہ کے صحیح صحیح علم سے مکتی ہوتی ہے +

تحقیق اور تمیز کے ضرورت علی اُصول جب طریقہ مکتی شندید ویشیشک شاستر

۵۸ - جب آدمی دھرم پر برقرار رہ کر عمل کرنے سے پوتر ہو جاتا ہے اور جو کچھ پدارتھ دروِیہ (جوہر) گُن (عرض یا وصاف) کرم (فعل یا حرکت) سامانیہ (تعمیم) وشیش (تخصیص) اور سمواے (لازم ملزومیت) ہیں۔ اُن کی ماہیت کو بذریعہ اُن کے سادھرمیہ یعنی صفات متشابہ کے (جیسے پرتھوی غیر ذی نفس ہے۔ اور جل بھی غیر ذی نفس) اور ویدھرمیہ یعنی صفات غیر متشابہ کے (جیسے پرتھوی سخت اور جل نرم ہے) جان لیتا ہے۔ تب ہی مکتی حاصل کرتا ہے +

اصل سُوتر

पृथिव्यापस्तेजोवायुराकाशं कालो दिगात्मा मन इति द्रव्याणि ॥ वै० । अ० १ । आ० १ । सूत्र ५ ॥ ویشیشک ۱-۱-۵

دروِیہ یعنی جوہر نو ہیں

۵۹ - پرتھوی (خاک) جل (پانی آب) تیج (آتش) وایو (ہوا۔ باد) آکاش (خلا) کال (زمان) دِشا (وسعت) آتما (روح) اور من (جوہر ادراک) یہ نو دروِیہ یعنی جوہر ہیں +

اصل سُوتر

क्रियागुणवत्समवायिकारणमिति द्रव्यलक्षणम् ॥

वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० १५ ॥ ویشیشک ۱-۱-۱۵

لفظی ترجمہ سُوتر کا منجانب مترجم

(کریہ والا (حرکت والا) گُن والا (صفت والا) سمواے کا سبب ہونا دروِیہ کا لکشن ہے)

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(ایتیہہ، ارتھاپتی، سنبھو، ابھاو کے پرمان ہونے سے صرف مذکورۂ بالا چار ہی پرمان نہیں ہیں)
(ایتیہہ کی تعریف) مثلاً فلاں آدمی اس قسم کا تھا۔ اُس نے اس قسم کا کام کیا۔ یعنی کسی کی سوانح عمری (تاریخ) کا نام ایتیہہ ہے ✚

(ارتھاپتی کی تعریف) (۶) ارتھاپتی کے معنی یہ ہیں کہ جس میں ایک مطلب سے دوسرا مطلب نکلے۔ مثلاً کسی نے کسی سے کہا کہ بادل کے ہونے سے بارش اور علت کے ہونے سے معلول پیدا ہوتا ہے۔ اس قول سے بلا مزید ذکر کرنے کے دوسری بات یہ جانی جاتی ہے کہ سوائے بادل کے بارش اور سوائے علت کے معلول کبھی نہیں ہو سکتا ✚

(سنبھو کی تعریف) (۷) سنبھو۔ سنبھو وہ ہے کہ جس میں کسی بات کا ہونا ممکن ہو۔ جو کوئی اس کے خلاف مثلاً کوئی شخص بیان کرے کہ ماں باپ کے بغیر اولاد پیدا ہوئی۔ کسی نے مُردوں کو زندہ کیا۔ پہاڑ اٹھا لئے۔ سمندر میں پتھر ترا دئے۔ چاند کے ٹکڑے کئے۔ پرمیشور کا اوتار ہوا۔ انسان کے سینگ تھے۔ بانجھ عورت کے بیٹے بیٹی کی شادی کی وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ سب ناممکن باتیں ہیں۔ کیونکہ قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ اس لئے جو بات کہ قانون قدرت کے مطابق ہو وہی سنبھو (ممکن) ہے ✚

(ابھاو کی تعریف) (۸) ابھاو۔ ابھاو اس کو کہتے ہیں جس میں عدم پایا جاوے۔ مثلاً کسی شخص نے کسی سے کہا کہ ہاتھی لے آ۔ وہ اُس جگہ ہاتھی کی عدم موجودگی دیکھ کر جہاں ہاتھی موجود تھا۔ وہاں سے لایا ✚

(صرف پانچ پرمان شمار ہو سکتے ہیں) آٹھ پرمان مذکورۂ بالا میں سے ایتیہہ کو شبد پرمان میں اور ارتھاپتی سنبھو اور ابھاو کو انومان میں شمار کیا جاوے۔ تو صرف چار پرمان باقی رہ جاتے ہیں ✚

(سچ اور جھوٹ کی تمیز کیونکر ہو) انسان سچ اور جھوٹ کی تمیز انہی (۵) پانچ قسموں کے معیار سے کر سکتا ہے۔ اور کسی طرح نہیں کر سکتا ✚

---

۵ مطلب یہ ہے کہ اس چیز کی عدم موجودگی سے دلیل کا پیدا ہونا ابھاو پرمان کہلاتا ہے ✚
(الف) یعنی پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کی مطابقت ✚
(ب) قانون قدرت کی مطابقت سے ✚
(ج) آپت پُرشوں کی شہادت سے ✚
(د) اپنے آتما کی تمیز اور باطن کی پاکیزگی سے ✚
(ہ) پرتیکش و انومان وغیرہ اقسام ثبوت سے ✚

سُوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(ایسے دھ کے سادھرمیہ سے سادھیہ کے سادھن کو اُپمان کہتے ہیں)

اُپمان کی تعریف اور لفظی معنی ایک معروف پرتیکش چیز کی مشابہت صفت اگر کسی مقصود کے ثبوت کی دلیل ہو تو اُس کو اُپمان کہتے ہیں۔ اُپمان کے لفظی معنی یہ ہیں۔ کہ جس سے تشبیہ دی جاوے۔ مثلاً کسی شخص نے اپنے نوکر کو کہا۔ کہ وشنو متر جو دیودت کے مانند ہے۔ اُس کو بُلا لا۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ میں نے تو اُس کو کبھی نہیں دیکھا۔ مالک نے کہا کہ جیسا یہ دیودت ہے۔ ویسا ہی وشنو متر ہے۔ کسی کو کہا گیا۔ کہ جیسے یہ گائے ہے۔ ویسی نیل گائے ہوتی ہے۔ پس اُس کا نوکر جب اُس جگہ پہنچا۔ تو اُس شخص کو دیودت کے مانند پا کر یقین کیا کہ یہی وشنو متر ہے۔ اور اُس کو بُلا لایا۔ یا مثلاً جنگل میں جا کر جس جانور کو گائے کے مانند دیکھا۔ یقین کیا۔ کہ اسی کا نام نیل گائے ہے +

(۴) شبد

اصل سُوتر

आप्तोपदेशः शब्दः ॥ न्या० ॥ अ० १ । आ० १ । सूत्र ७ ॥

نیائے ۔۱۔۱۔۷

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(آپت کا اُپدیش شبد پرمان ہے)

شبد پرمان کی تشریح جو شخص آپت ہو یعنی عالم۔ فاضل۔ دھرماتما۔ سب کی بہبودی چاہنے والا۔ راست باز۔ باہمت۔ حواس پر غالب ہو۔ جیسے اپنے آتما میں جانتا ہو۔ اور جس بات سے خود سکھ پایا ہو۔ اُسی کو مُنہ سے بولنے کی خواہش رکھتا ہو۔ انسانوں کے فائدے کی خاطر اُپدیش کرنے والا ہو۔ پرتھوی سے لے کر ایشور تک جتنے پدارتھ ہیں۔ ان کا علم حاصل کر کے اُپدیش کرتا ہو۔ ایسے شخصوں کے اُپدیش اور نیز کامل آپت یعنی پرمیشور کے اُپدیش وید کو شبد پرمان سمجھنا چاہئے +

(۵) ایتہیہ

اصل سُوتر

न चतुष्ट्वमैतिह्यार्थापत्तिसम्भवाभावप्रामाण्यात् ॥

न्या० ॥ अ० २ । आ० २ । सूत्र १ ॥ نیائے ۔۲۔۲۔۱

انومان کے تین قسم (الف) پُوروَوت انومان پرمان تین قسم کا ہے (الف) پُوروَوت[1] (علت سے معلول) جیسے بادلوں کو دیکھ کر بارش کا۔ ویواہ یعنی شادی کو دیکھ کر اولاد پیدا ہونے کا۔ پڑھتے ہوئے طالب علموں کو دیکھ کر علم سیکھ جانے کا یقین ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ ۔
جہاں کہیں علت دیکھ کر معلول کا علم ہو۔ اس کو پُوروَوت (پہلے کی طرح۔ مثل سابق) کہتے ہیں

شیش وت (ب) شیش وت (معلول سے علت) یعنی جہاں معلول کو دیکھ کر علت کا علم ہو۔ جیسے دریا کے بہاؤ کی زیادتی کو دیکھ کر اوپر کی طرف بارش ہونے کا۔ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ جگت کو دیکھ کر قدیمی۔ علت مادی اور فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کا۔ نیک اور بد اعمال کا سُکھ دُکھ کو دیکھ کر علم ہوتا ہے۔ اسی کو شیش وت کہتے ہیں ۔

سامانیتو درشٹ (ج) سامانیتو درشٹ تشابہ جو کسی کی علت معلول تو نہ ہو۔ مگر ایک دوسرے سے کسی قسم کی مشابہت رکھتے ہوں۔ مثلاً کوئی شخص بلا چلنے کے خود دوسرے کے مکان میں نہیں جا سکتا۔ ویسے دوسرے لوگوں کا بھی بلا چلنے کے دوسرے مکان میں جانا نہیں ہو سکتا ۔

لفظ انومان کے معنی انومان لفظ کے معنی یہ ہیں۔ کہ جو پرتیکش کے بعد پیدا ہو۔ جیسے دھوئیں کے پرتیکش دیکھنے کے بغیر غائب از نظر آگ کا علم کبھی نہیں ہو سکتا ۔

(۳) اُپمان (تشبیہ)

اصل سُوتر

प्रसिद्धसाधर्म्यात्साध्यसाधनमुपमानम् ॥ न्याय० ॥

अ० १ । आ० १ । सूत्र ६ ॥ نیائے ۔ ۱-۱-۶

---

[1] اگر سوال ہو کہ قبل از انومان فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کا پرتیکش ہونا بھی اس کے انومان کئے جانے کے لئے حسب ترتیب لازمی ضروری ہے۔ پس خداوند تعالےٰ پرتیکش کس طرح سے ہے؟ تو جواب اس کے یہ ہے کہ حسب تعریف پرتیکش جس چیز کا علم حواس ظاہری اور باطنی اور آتما کے باہمی تعلق سے ہو۔ اس چیز کو پرتیکش کہا جاتا ہے۔ سو پرتیکش کے بعد اوصاف ہی پرتیکش ہوا کرتے ہیں۔ اور بعد اوصاف کے پرتیکش ہونے کے ہی موصوف کو پرتیکش کہتے ہیں۔ مثلاً زمین جب علم ہوتا ہے رس، شکل، ذائقہ، بو وغیرہ کے اوصاف ہی پرتیکش ہوتے ہیں اور بغیر ان اوصاف کے زمین پرتیکش نہیں ہو سکتی۔ جو تمام اوصاف کے ساتھ پرتیکش ہوتی ہے۔ پس اسی طرح [illegible] اور ان کا موصوف فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ پرتیکش ہے۔ [illegible] شکل، رس، ذائقہ، بو وغیرہ کے ذریعہ سے [illegible] علم کوئی مستقل علم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ [illegible] قوی وغیرہ کا جسم [illegible] نہیں ہے۔ [illegible] ایسا ہو سکتا ہے [illegible] اور [illegible] پرتیکش ہے۔ اور روح یا عالم کل کبھی شکل وغیرہ نہیں ہو سکتی ہے ۔ مترجم ۔

بلکہ صرف شئے کو جس کا نام یہاں جل کہا گیا دیکھتے ہیں۔ لفظ سے جو علم پیدا ہوتا ہے وہ شبد پرمان سے متعلق ہے[1] +

خالی از ویبھچار یعنی غیر فاسد | خالی از ویبھچار (غیر فاسد) کسی شخص نے رات کے وقت ایک ستون دیکھ کر یقین کیا کہ آدمی ہے۔ مگر جب دن کے وقت دیکھا تو جو آدمی کا علم رات کے وقت پیدا ہوا تھا۔ وہ جاتا رہا۔ اور ستون کا علم قائم ہوا۔ ایسے غلط علم کو ویبھچاری (فاسد) کہتے ہیں۔ یہ پرتیکش نہیں کہتے +

نشچے آتمک | نشچے آتمک (یقینی) کسی شخص نے دور سے دریا کی ریت کو دیکھ کر کہا کہ وہاں تو کپڑا سوکھ رہا ہے یا پانی۔ یا کوئی اور چیز ہے۔ وہ دیودت کھڑا ہے یا یگیہ دت۔ جب تک ایک بات کا یقین نہ ہو جائے۔ تب تک وہ علم "پرتیکش" نہیں ہے +

پس جو علم کہ بالمشافہ اصل شئے کا غیر فاسد اور یقینی ہو۔ اُسی کو پرتیکش (عین الیقین) کہتے ہیں +

(۲) انومان۔ قیاس یا ثبوت التزامی

اصل سُوتر

अथ तत्पूर्वकं त्रिविधमनुमानं पूर्ववच्छेषवत्सामान्यतो दृष्टम् ॥ न्याय० १। अ० १। आ १। सूत्र ५ ॥ نیائے ۱-۱-۵

سُوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اب) اُس پرتیکش کے بعد تین قسم کا انومان ہوتا ہے۔ پُورووت۔ شیش وت۔ اور سامانیہ تو درشٹ)

انومان ثبوت التزامی کی تعریف | جس سے پہلے پرتیکش کا وجود ہو۔ یعنی جس پدارتھ کا جزو یا کل کسی وقت یا جگہ پرتیکش ہوا ہو۔ اس کے ساتھ رہنے والے جزو کے دور سے مشاہدہ ہونے کی صورت میں اُس غائب از نظر کے علم ہونے کو انومان کہتے ہیں۔ جیسا کہ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا پہاڑ وغیرہ میں دُھواں دیکھ کر آگ کا۔ دُنیا میں سکھ دُکھ دیکھ کر سابقہ جنم کا علم ہوتا ہے

[1] اس مثال میں جیسا ہیں کہ جل بتلایا گیا ہے۔ بعض استدلال دینے سے کہ جل لا دو تو اصل شئے جل کا پرتیکش نہیں ہوتا۔ نہ اسم جل کا۔ جب جل سامنے آگیا۔ اُس وقت محض اصل شئے جل کا پرتیکش ہوا لیکن نام اور شکل کا رشتہ اور الفاظ تو بعد غور کا نام کا رشتہ ہیں ۔

والے آدمیوں کی سچی ہدایت کے مطابق ہے۔ وہ قابل تسلیم۔ اور جو خلاف ہو۔ وہ ناقابل تسلیم سمجھے +

(۴) اپنی تمیز کے مطابق ہو چہارم۔ اپنے آتما کی پاکیزگی اور علم کے مطابق ہو۔ مثلاً اپنے آپ کو خوشی پسند اور رنج ناپسند ہے۔ ویسے ہی ہر حالت میں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر میں بھی کسی کو تکلیف یا خوشی پہنچاؤں گا۔ تو وہ بھی رنجیدہ یا خوش ہوگا +

(۵) آٹھ پرمانوں کے مطابق ہو پنجم۔ آٹھ قسم کے پرمان (ثبوت) یعنی (۱) پرتیکش (۲) انومان (۳) اُپمان (۴) شبد (۵) آپت تیہہ (۶) ارتھاپتی (۷) سنبھو (۸) ابھاو (ان کی تشریح آگے درج ہے) +

پرمانوں کی اصل تشریح ۵۶۔ ان میں سے پرتیکش وغیرہ کی تعریف میں جو جو سُوتر ذیل میں لکھے جاویں گے۔ وہ سب نیائے شاستر کتاب منطق مصنفہ مہرشی گوتم کے اوّل اور دوم ادھیاء کے سمجھو +

(۱) پرتیکش پرمان

اصل سُوتر

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारिव्यवसायात्मकम्प्रत्यक्षम् ॥ न्याय० ॥ अ० १ । आह्निक १ सूत्र० ४ ॥

نیائے ۔۱۔۱۔۴

سُوتر کا لفظی ترجمہ مترجم کی جانب سے

اندریہ اور ارتھ کے ملاپ سے جو گیان خالی از ویدیش۔ خالی از ویبھار۔ نشچیاتمک ہو۔ اس کو پرتیکش کہتے ہیں

پرتیکش یعنی ثبوت عینی یا یقینی تعریف کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک کا براہ راست تعلق جب آواز۔ لمس۔ شکل۔ ذائقہ اور بو کے ساتھ ہو۔ اور من (جو ہر دراک) کا حواس کے ساتھ۔ اور آتما کا من کے ساتھ تو ایسے تعلق سے اس کو پرتیکش (بدیہی) کہتے ہیں +

ویپدیش یعنی علم بالشافہ کی تشریح و تمثیل جو علم کہ اسم اور موسوم (نام اور نام والی چیز) کے رشتہ کا ہوتا ہے۔ وہ پرتیکش نہیں۔ مثلاً کسی نے کسی سے کہا کہ تو جل لے آ۔ اور اس نے لاکر اس کے آگے رکھا۔ اور کہا کہ جل ہے۔ اس جگہ لانے والا اور منگانے والا دونوں دو حرف سے مرکب اسم جل کو نہیں دیکھ سکتے۔ کیونکہ الفاظ آنکھ کا موضوع نہیں

جاننے کی خواہش کریں۔ وہ بذریعہ ویدوں کے دھرم کی تحقیق کریں۔ کیونکہ دھرم اور ادھرم کی تحقیق سوائے ویدوں کے نہیں ہو سکتی +

اس طرح اُستاد اپنے شاگرد کو نصیحت کرے۔ اور خاصکر راجاؤں کو چاہئے کہ دیگر کشتری۔ ویش اور اعلیٰ شودروں کو بھی ضرور تحصیل علم کرا دیں۔ کیونکہ جو برہمن ہیں۔ اگر محض وہ تحصیل علم کریں۔ اور کشتری وغیرہ نہ کریں۔ تو علم۔ دھرم۔ راج۔ اور دولت وغیرہ کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ برہمن تو محض پڑھنے پڑھانے اور کشتری وغیرہ سے گذارہ پانے پر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ان کے روزی سے محتاج ہونے اور کشتری وغیرہ کے لئے ہدایت کرنے والے ہونے سے اور سر پر ٹھیک ٹھیک پڑتال کر کے سزا دینے والے کے نہ ہونے سے سب ورن جال میں پھنس جاتے ہیں۔ اور جبکہ کشتری وغیرہ لوگ صاحب علم ہوتے ہیں۔ تو برہمن بھی زیادہ تر تحصیل علم کرتے اور دھرم کے راستہ پر چلتے ہیں اور ان کشتری وغیرہ عالموں کے سامنے پاکھنڈ یعنی جھوٹی کارروائی نہیں کر سکتے۔ بخلاف اس کے جب کشتری وغیرہ لوگ بے علم ہوتے ہیں۔ تو جیسا اپنے دل میں آتا ہے ویسا ہی کرتے کراتے ہیں۔ اس لئے برہمن بھی اگر اپنا بھلا چاہیں۔ تو کشتری وغیرہ لوگوں کو وید وغیرہ سچے شاستروں کی تعلیم خوب محنت سے دیں۔ کیونکہ کشتری وغیرہ لوگ ہی علم۔ دھرم۔ راج اور دولت کو ترقی دینے والے ہیں۔ وہ کبھی اوروں سے گذارہ نہیں مانگتے۔ اس لئے علم کے معاملہ میں طرفداری (قومی خود غرضی) نہیں کر سکتے۔ اور جب سب ورنوں میں علم اور نیک تربیت ہوتی ہے۔ تو کوئی بھی پاکھنڈ اور ادھرم اور جھوٹ کی کارروائی کو نہیں چلا سکتا گویا کشتری وغیرہ لوگوں کو نیم میں چلانے والے برہمن اور سنیاسی ہیں۔ اور برہمن اور سنیاسی کو نیم میں ٹھیک چلانے والے کشتری وغیرہ لوگ ہوتے ہیں۔ پس سب ورنوں کے عورت و مردوں میں علم اور دھرم کی اشاعت ضرور ہونی چاہئے +

تحقیق کرنے کے پانچ طریقے

۵۵۔ اب جو جو پڑھنا پڑھانا ہو۔ واجب ہے کہ وہ اچھی طرح تحقیق کئے ہو۔ تحقیق پانچ طرح سے ہوتی ہے +

(۱) ایشور کے اوصاف اور ویدوں کے مطابق ہو

اوّل۔ جو جو ایشور کی صفت۔ کام اور عادت کے اور ویدوں کے مطابق ہو وہ سچ ہے۔ اور اس کے خلاف جھوٹ ہے +

(۲) سلسلہ کائنات کے مطابق ہو

دوم۔ جو جو قانون قدرت کے مطابق ہو۔ وہ سچ۔ اور جو قدرت کے خلاف ہے۔ وہ سب باطل ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ ماں باپ کے وصل کے بغیر لڑکا پیدا ہوا۔ یہ قانون قدرت کے خلاف ہونے سے غلط ہے +

(۳) آپت لوگوں کے مطابق ہو

سوم۔ جو آپت یعنی دھرماتما۔ عالم۔ راست گو۔ مکر نہ کرنے

پڑھنے سننے کا پھل یہی ہے کہ ویدوں پر عمل کیا جائے

۵۱۔ کہنے۔ سننے۔ سنانے۔ پڑھنے پڑھانے کا پھل یہی ہے کہ جو دھرم ویدوں اور وید کے مطابق سمرتیوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اس پر عمل ضرور کیا جاوے۔ اس لئے دھرم کے مطابق عمل کرتے رہنا چاہئے کیونکہ جس کا دھرم کے مطابق چال چلن نہیں ہے۔ وہ اس راحت کے پھل کو جو ویدوں کے بیان کئے ہوئے دھرم پر چلنے سے پیدا ہوتا ہے۔ حاصل نہیں کر سکتا۔ اور جو علم پڑھ کر دھرم کا چلن رکھتا ہے۔ وہ پوری راحت حاصل کرتا ہے ٭

योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः । स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ मनु० २ । ११ ॥ منو ۲-۱۱

ویدوں کی مذمت کرنے والے کی سزا

۵۲۔ جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہئے ٭

वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः । एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ मनु० २ । १२ ॥ منو ۲-۱۲

دھرم کے معیار چار ہیں

۵۳۔ وید اور سمرتی ویدوں کے مطابق عابدوں کی بنائی ہوئی منوسمرتی وغیرہ شاستر نیک لوگوں کا چلن جو قدیمی یعنی وید کے ذریعہ پرمیشور کے بتلائے ہوئے کام ہیں۔ اور جو اپنے آتما کو پسند ہے۔ یعنی جس کو آتما چاہتا ہے۔ مثلاً راست گوئی۔ یہ چار دھرم کے معیار ہیں۔ یعنی انہیں کے ذریعہ دھرم اور ادھرم کی تحقیق کی جاتی ہے۔ جو بے رو رعایت چھوڑ منصفانہ یعنی حق کو قبول۔ جھوٹ کو بالکل ترک کر دینے کا رویہ ہے۔ اس کا نام دھرم اور اس کے خلاف جو طرفداری سے بھرا۔ بے انصافانہ رویہ یعنی حق کو ترک اور باطل کو قبول کرنے کا فعل ہے۔ اسی کو ادھرم کہتے ہیں ٭

अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते । धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ मनु० २ । १३ ॥ منو ۲-۱۳

دھرم کی تحقیق سوائے ویدوں کے ٹھیک ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ برہمن کشتری وغیرہ سب کو پڑھنے لازمی ہیں۔ تاکسب زر ان میں نہیں

۵۴۔ جو لوگ ارتھ (زر) یعنی سونا وغیرہ جواہرات اور کام یعنی عورتوں کی صحبت وغیرہ میں نہیں پھنسے انہیں کو دھرم کی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ جو دھرم

اتالیق شاگردوں کو ہمیشہ نصیحت کرے

۴۹- اتالیق اپنے شاگرد لڑکوں اور لڑکیوں کو اس قسم کی نصیحت کرے۔ کہ تو ہمیشہ سچ بول۔ چال چلن مطابق دھرم کے بنا۔ غفلت چھوڑ کر پڑھ اور پڑھا۔ مکمل برہمچریہ سے تمام علوم کو حاصل کر۔ اور اتالیق کو اس کا دل پسند نذرانہ دینے کے بعد شادی کر کے اولاد پیدا کر۔ غفلت سے راستی کو کبھی مت چھوڑ۔ غفلت سے دھرم کبھی مت چھوڑ۔ غفلت سے حصول کمال کو مت چھوڑ۔ غفلت سے پڑھنے پڑھانے کو کبھی مت چھوڑ۔ دیو یعنی علماء اور والدین وغیرہ کی خدمت میں غفلت مت کر۔ جیسے عالم کی تعظیم کی جاتی ہے۔ اسی طرح والدین۔ اتالیق۔ اور اتھیوں کی خدمت ہمیشہ کیا کر۔ جو بے عیب اور دھرم کے کام ہیں۔ مثلاً راست گوئی وغیرہ اُن کو کیا کر۔ ان سے خلاف دروغ گوئی وغیرہ کبھی مت کر۔ جو ہمارے نیک افعال یعنی دھرم کے کام ہوں۔ اُن کو قبول کر۔ اور جو ہمارے گناہ آلودہ افعال ہوں۔ اُن کو کبھی مت کر۔ ہمارے میں جو کوئی اعلے درجہ کے فاضل اور دھرماتما برہمن ہیں۔ انہیں کے پاس بیٹھ اور انہیں کا اعتبار کیا کر۔ دل سے دینا۔ بے دلی سے دینا۔ خوشحالی سے دینا۔ شرم کھا کر دینا۔ ڈر کے دینا۔ نیز اقرار کے مطابق بھی دینا چاہئے۔ جب کبھی تجھ کو کسی کام یا عادت۔ خواہ طریق تعلیم عبادت کے متعلق کسی قسم کا شک پیدا ہو۔ تو جو سب پر یکساں نظر رکھنے والے بے رو رعایت یوگی۔ خواہ غیر یوگی۔ نرم طبیعت دھرم کے متلاشی۔ اور دھرم آتما آدمی ہوں۔ جیسے وہ دھرم کے راستہ پر چلیں۔ تو بھی چلا کر۔ یہی حکم یعنی فرمان۔ یہی نصیحت یہی وید کا راز اور یہی تعلیم ہے۔ اسی طرح برتاؤ رکھنا اور اپنے چال چلن کو سدھارنا چاہئے ٭

अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् । منو ۲-۴
यद्यद्धि कुरुते किञ्चित् तत्तत्कामस्य चेष्टितम् ॥ मनु० २ । ४ ॥

کوئی حرکت بلا خواہش کے واقع نہیں ہوتی

۵۰- آریوں کو یقین کرنا چاہئے۔ کہ جس شخص میں کوئی خواہش نہ ہو اُس کی آنکھ کا کھلنا یا بند ہونا بھی ناممکن ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آدمی جو کچھ بھی حرکت کرتا ہو۔ وہ بلا خواہش کے نہیں ہوتی ٭

आचारः परमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त एव च ।
तस्मादस्मिन्सदा युक्तो नित्यं स्यादात्मवान् द्विजः ॥ १ ॥
आचाराद्विच्युतो विप्रो न वेदफलमश्नुते । आचारेण منو ۱-۱۰۸
तु संयुक्तः सम्पूर्णफलभाग्भवेत् ॥ २ ॥ मनु० १ । १०८ । १०९ ॥

برہم چاریوں کو عیش و عشرت کی چیزوں اور بدافعال سے ممانعت

۹ برہمچاری لڑکا اور لڑکی شراب۔ گوشت۔ خوشبو۔ پھول۔ مالا۔ زیور۔ مزے۔ زن و مرد کی باہمی صحبت۔ کھٹائی۔ جانداروں کا مارنا۔ اعضا کی مالش کرنا۔ بلا سبب عضو تناسل کا چھونا۔ آنکھوں میں سرمہ لگانا۔ جوتا پہننا اور چھاتا لگانا۔ شہوت۔ غصہ۔ لالچ۔ لوبھ۔ موہ۔ خوف۔ غم۔ حسد۔ عداوت۔ ناچنا۔ گانا۔ اور باجہ بجانا۔ قماربازی۔ ہر کسی کا ذکر اذکار۔ مذمت۔ دروغ گوئی۔ عورتوں کا دیکھنا اور اُن کا قرب۔ دوسرے کو نقصان پہنچانا وغیرہ بدافعال کو ہمیشہ چھوڑ دیں ۔

ہمیشہ تنہا سوویں۔ ویریہ یعنی منی کا انزال کبھی نہ کریں۔ جو خواہش سے انزال منی کر دے تو ایسا سمجھو کہ اس نے اپنے برہمچریہ کے عہد کو توڑ دیا ۔

वेदमनूच्याचार्योऽन्तेवासिनमनुशास्ति । सत्यं वद । धर्मं चर । स्वाध्यायान्मा प्रमदः । आचार्याय प्रियं धनमाहृत्य प्रजातन्तुं मा व्यवच्छेत्सीः ॥ सत्यान्न प्रमदितव्यम् । धर्मान्न प्रमदितव्यम् । कुशलान्न प्रमदितव्यम् । भूत्यै न प्रमदितव्यम् । स्वाध्यायप्रवचनाभ्यां न प्रमदितव्यम् ॥ देवपितृकार्याभ्यां न प्रमदितव्यम् । मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्यदेवो भव । अतिथिदेवो भव ॥ यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि सेवितव्यानि नो इतराणि । यान्यस्माकꣳ सुचरितानि तानि त्वयोपास्यानि नो इतराणि । ये के चास्मच्छ्रेयाꣳसो ब्राह्मणास्तेषां त्वयासनेन प्रश्वसितव्यम् । श्रद्धया देयम् । अश्रद्धयादेयम् । श्रिया देयम् । ह्रिया देयम् । भिया देयम् । संविदा देयम् ॥ अथ यदि ते कर्मविचिकित्सा वा वृत्तविचिकित्सा वा स्यात् ॥ ये तत्र ब्राह्मणाः सम्मर्शिनो युक्ता आयुक्ता अलूक्षा धर्मकामाः स्युर्यथा ते तत्र वर्त्तेरन् । तथा तत्र वर्त्तेथाः । एष आदेश एष उपदेश एषा वेदोपनिषत् । एतदनुशासनम् एवमुपासितव्यम् । एव-

ہر ایک کو نیک نصیحت کرنی چاہئے

۴۵ - عالموں اور طالب علموں کو واجب ہے کہ عداوت کے خیال کو چھوڑ کر سب کو راستی و عافیت کی نصیحت کریں +
ناصح ہمیشہ شیریں اور مہذب کلام بولیں - جو دھرم کی ترقی چاہے وہ ہمیشہ راستی پر چلے - اور راستی کی ہی نصیحت کرے +
جس آدمی کی زبان اور دل پاک اور قابو میں رہتے ہیں - ویدوں کی علت غائی یعنی سب ویدوں کے اصل منشا کو وہی پاتا ہے +

सम्मानाद्ब्राह्मणो नित्यमुद्विजेत विषादिव ।
अमृतस्येव चाकाङ्क्षेदवमानस्य सर्वदा ॥ मनु० २ । १६२॥
منو ۲ - ۱۶۲

صاحب علم شہرت کی خواہش نہ رکھیں

۴۶ - وہی برہمن سب ویدوں اور پرمیشور کو جانتا ہے جو بڑائی سے ہمیشہ مثل زہر کے ڈرتا ہے - اور تحقیر کی خواہش مثل امرت کی کیا کرتا ہے

अनेन क्रमयोगेन संस्कृतात्मा द्विजः शनैः । +
गुरौ वसन् सञ्चिनुयाद् ब्रह्माधिगमिकं तपः ॥ मनु० २ । १६४॥
منو ۲ - ۱۶۴

ہمیشہ ویدوں کے معنی سیکھنے میں مشغول رہنا چاہئے

۴۷ - اسی طرح جنیؤ والے دوج خواہ برہمچاری لڑکا ہو - یا برہمچارنی لڑکی - رفتہ رفتہ وید کے معانی سیکھنے کی اعلیٰ ریاضت کو بڑھاتے جاویں +

योऽनधीत्य द्विजो वेदमन्यत्र कुरुते श्रमम् ।
स जीवन्नेव शूद्रत्वमाशु गच्छति सान्वयः ॥ मनु० २ । १६८॥
منو ۲ - ۱۶۸

جو وید کو نہ پڑھ کر دیگر کوشش میں رہتا ہے - وہ مع اپنے بیٹے اور پوتوں کے جلدی شودر ہو جاتا ہے

वर्जयेन्मधु मांसञ्च गन्धं माल्यं रसान् स्त्रियः ।
शुक्तानि यानि सर्वाणि प्राणिनां चैव हिंसनम् ॥ १ ॥
अभ्यङ्गमञ्जनं चाक्ष्णोरुपानच्छत्रधारणम् ।
कामं क्रोधं च लोभं च नर्त्तनं गीतवादनम् ॥ २ ॥
द्यूतं च जनवादं च परिवादं तथाऽनृतम् ।
स्त्रीणां च प्रेक्षणालम्भमुपघातं परस्य च ॥ ३ ॥
एकः शयीत सर्वत्र न रेतः स्कन्दयेत्क्वचित् । कामाद्धि
स्कन्दयन्रेतो हिनस्ति व्रतमात्मनः ॥४॥ मनु २ । १७७-१८०
منو ۲ - ۱۷۷ - ۱۸۰

वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥ मनु० २ । ९७ ॥

جو وشئین مغلوب لوا س آدمی ہے ۔ اس کا وید پڑھنا ترک دینا کرنا، یگیہ، نیم، ریاضت اور دیگر اچھے کام بھی کامیابی کا ثمرہ نہیں دیکھتے ۔

वेदोपकरणे चैव स्वाध्याये चैव नैत्यके ।
नानुरोधोऽस्त्यनध्याये होममन्त्रेषु चैव हि ॥ १ ॥
नैत्यके नास्त्यनध्यायो ब्रह्मसत्रं हि तत्स्मृतम् ।
ब्रह्माहुतिहुतं पुण्यमनध्यायवषट्कृतम् ॥ २ ॥ मनु० २ । १०५ ।

نیک کام کرنے میں کبھی ناغہ و تعطیل نہیں کرنی چاہئے ۔ وید کے پڑھنے پڑھانے ۔ سندھیا وپاسن وغیرہ یا نج مہا یگیوں کے کرنے اور ہوم منتروں کے یاد کرنے میں تعطیل جائز نہیں ہے ۔ کیونکہ فرائض روزانہ میں تعطیل نہیں ہوتی ۔ جیسے سانس ہر سانس برابر لیا جاتا ہے ۔ بند نہیں کیا جا سکتا ۔ ویسے روزانہ فرائض ہر روز ادا کرنے چاہئیں ۔ کبھی چھوڑنے نہیں چاہئیں ۔ کیونکہ تعطیل میں بھی اگنی ہوتر وغیرہ عمدہ کام کیا جانا باعث ثواب ہوتا ہے ۔ جیسے جھوٹ بولنے میں ہمیشہ گناہ اور سچ بولنے میں ہمیشہ ثواب ہوتا ہے ۔ ویسے ہی برے کام کرنے میں ہمیشہ تعطیل اور اچھے کام کرنے میں ہمیشہ شغل ہی ہونا چاہئے ۔

अभिवादनशीलस्य नित्यं वृद्धोपसेविनः । चत्वारि तस्य वर्द्धन्ते आयुर्विद्या यशो बलम् ॥ मनु० २ । १२१ ॥

جو ہمیشہ منکسر و نیک مزاج رہتا ہے ۔ عالم اور بزرگوں کی خدمت کرتا ہے اس کی عمر، علم، نیک نامی اور طاقت یہ چار چیزیں ہمیشہ بڑھتی ہیں ۔ اور جو ایسا نہیں کرتے ان کی عمر وغیرہ چار چیزیں نہیں بڑھتیں ۔

अहिंसयैव भूतानां कार्यं श्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक्चैव मधुरा श्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १ ॥
यस्य वाङ्मनसे शुद्धे सम्यग्गुप्ते च सर्वदा । स वै सर्वमवाप्नोति वेदान्तोपगतं फलम् ॥ २ ॥ मनु० २ । १५९ । १६० ॥

خواہش میں افراط تفریط اچھا نہیں۔

مطلب - نہایت درجہ کی خواہش اور عدم خواہش کسی کے لئے بھی اچھی نہیں - کیونکہ اگر خواہش نہ کی جاوے تو ویدوں کا گیان اور ویدوں کے فرمودہ نیک افعال وغیرہ کسی سے نہ ہوسکیں +

اس لئے -

स्वाध्यायेन व्रतैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः ।
महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥ मनु० अ० २ । २८ ॥

منو - ۲ - ۲۸

بدن برہمن کیسے ہو سکتا ہے

مطلب (۱) تمام علوم کے پڑھنے پڑھانے (۲) برہمچریہ ستیہ بھاشن وغیرہ اصول پر عمل کرنے (۳) اگنی ہوتر وغیرہ ہوم ستیہ کو حاصل اور جھوٹ کو ترک کرنے اور سچے علوم کی خیرات دینے (۴) ویدوں کے کرم اپاسنا اور گیان ودیا کے حاصل کرنے (۵) پکشیشٹی[۱] وغیرہ ہوم کرنے (۶) نیک اولاد پیدا کرنے (۷) برہم - دیو - پتری - ویشودیو اور اتتھیوں کی خدمت جو پانچ مہایگیہ کہلاتے ہیں - ان کے کرنے (۸) اگنشٹوم وغیرہ اور نیز علوم حرفت کاری وغیرہ یگیوں کے عمل درآمد کرنے سے یہ بدن برہمی یعنی برہمن کا جسم بنتا ہے - جو وید اور پرمیشور کی عبادت کا مسکن ہے - بغیر ان کے کرنے کے برہمن کا جسم نہیں بن سکتا +

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥ मनु० २ । ८८ ॥

منو - ۲ - ۸۸

انسان کو محسوسات میں نہیں پھنسنا چاہئے بلکہ قابو میں رکھنا چاہئے

مطلب - من اور آتما کو برے کاموں کی طرف کھینچنے والے جو جو محسوسات میں لگے ہوئے ہوں - ان کے روکنے میں ہر طرح سے ایسی کوشش کرے - جیسا کہ ہوشمند گاڑی بان گھوڑوں کو قابو میں رکھنے کے لئے کرتا ہے + کیونکہ -

इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥ मनु० २ । ९३ ॥

منو - ۲ - ۹۳

مطلب - جیو آتما حواس کے قابو میں آکر یقیناً بڑے بڑے عیبوں میں مبتلا ہوتا ہے - اور جب حواس کو اپنے قابو میں کرتا ہے - تبھی کامیابی کو حاصل کرتا ہے +

---

۱ پکشیشٹی پورنماشی اور اماوس کے ہوم کو کہتے ہیں +

پانچ یموں پر عمل کرنا ضروری ہے

۳۷ - یم پانچ ہیں +

तत्राहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः ॥

योग० साधनपादे सूत्र ३० ॥ یوگ درشن سادھن پاد سوتر ۳۰

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(ان میں اہنسا - ستیہ - استیہ - برہمچریہ - اپری گرہ یم کہلاتے ہیں -)
یعنی (۱) (اہنسا) ترک دشمنی[1] (۲) (ستیہ) صدق ماننا - صدق بولنا اور صدق ہی کرنا (۳) (استیہ) یعنی من قول اور فعل سے چوری کا ترک کرنا (۴) (برہمچریہ) یعنی عضو تناسل کا ضبط (۵) (اپری گرہ) غایت درجہ حرص اور خود بینی (غرور) کا ترک کرنا - ان پانچ یموں پر ہمیشہ عمل کریں +

پانچ نیم

۳۸ - محض نیموں پر عمل کرنا +

शौचसन्तोषतपः स्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः ॥

योग० साधनपादे सू० ३२ ॥

لفظی ترجمہ سوتر کا منجانب مترجم

(شوچ - سنتوش - تپ - سوادھیائے - ایشور پرنی دھان نیم کہلاتے ہیں)
(۱) شوچ (طہارت) یعنی غسل نہانے دھونے سے صفائی رکھنا (۲) سنتوش (قناعت) بالکل بے پرواہ ہو کر بلا کوشش کے پڑے رہنا قناعت نہیں - بلکہ جس قدر کوشش ہو سکے - اس قدر کرنا - نفع نقصان میں خوشی یا غم نہ کرنا (۳) تپ (ریاضت) یعنی باوجود تکلیف برداشت کرنے کے بھی دھرم کے کام کرنا (۴) سوادھیائے (مطالعہ کتب) یعنی اپدیش پڑھنا (۵) ایشور پرنی دھان (عبادت الٰہی) پرمیشور کی خاص عبادت میں آتما کو لگائے رکھنا یہ پانچ نیم کہلاتے ہیں +

یموں کو چھوڑ کے محض نیموں پر چلنے سے فائدہ نہیں

۳۹ - یموں کو چھوڑ کے محض نیموں کو اختیار نہ کرے - بلکہ دونوں پر عمل کیا کرے - جو شخص یموں پر عمل کرنا چھوڑ کر محض نیموں پر عمل کرتا ہے وہ ترقی حاصل نہیں کرتا بلکہ تنزل یعنی دنیا میں گرا رہتا ہے +

कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता ।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः ॥ मनु० अ० २ श्लो० २

---

[1] لفظ اہنسا کا نام ترک دشمنی اس کے زیادہ تر وسیع معنوں میں آیا ہے - رشیوں کا یہ مطلب ہے کہ کسی جیو کو ایذا رسانی کی نیت یا اس کا خیال تک بھی دل میں نہ آنا چاہئے - جو شخص اس درجہ تک پہنچا ہو وہ ترک دشمنی کے قابل ہے - اس واسطے اہنسا کو ترک دشمنی کہا گیا ہے +

یہ کہ کوئی شہوت کی تیزی کو تھام کے حواس کو قابو میں رکھے +

ऋतं च स्वाध्यायप्रवचने च । सत्यं च स्वाध्यायप्रवचने च ।
तपश्च स्वाध्यायप्रवचने च । दमश्च स्वाध्यायप्रवचने च ।
शमश्च स्वाध्यायप्रवचने च । अग्नयश्च स्वाध्यायप्रवचने
च । अग्निहोत्रञ्च स्वाध्यायप्रवचने च । अतिथयश्च
स्वाध्यायप्रवचने च । मानुषं च स्वाध्यायप्रवचने च ।
प्रजा च स्वाध्यायप्रवचने च । प्रजनश्च स्वाध्यायप्रवचने च
प्रजातिश्च स्वाध्यायप्रवचने च ॥

تیتری اپنشد کی ہدایت کہ پڑھنے پڑھانے والوں کو کیا عمل کرنا چاہئے

۳۴ - تیتریہ اپنشد پرپاٹھک ۷ انوواک ۹ کا قول ہے + پڑھنے پڑھانے والوں کے قواعد یہ ہیں +

۱) درست چلن رکھ کے پڑھیں اور پڑھاویں +
۲) راستی کا چلن رکھ کے سچے علوم کو پڑھیں اور پڑھاویں +
۳) ریاضت یعنی دھرم کے کام کرتے ہوئے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں اور پڑھاویں +
۴) حواس بیرونی کو بدچلنیوں سے روک کر پڑھیں اور پڑھاویں +
۵) دلی جذبات کو سب قسم کے عیبوں سے ہٹا کر پڑھتے پڑھاتے جاویں +
۶) آہونیہ وغیرہ اگنی اور بجلی وغیرہ کی خاصیتوں کو جان کر پڑھتے پڑھاتے جاویں +
۷) اگنی ہوتر کرتے ہوئے پڑھیں پڑھاویں +
۸) اتتھیوں (مقدس مہمانوں) کی خدمت کرتے ہوئے پڑھیں پڑھاویں +
۹) انسانوں کے متعلق جو کاروبار ہیں ان کو مناسب طور پر کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے رہیں +
۱۰) اولاد اور رعایا کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے رہیں +
۱۱) ویریہ کی حفاظت اور ترقی کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں +
۱۲) اپنی اولاد و شاگردوں کی پرورش کرتے ہوئے پڑھتے پڑھاتے جاویں +

यमान् सेवेत सततं न नियमान् केवलान् बुधः ।
यमान्पतत्यकुर्वाणो नियमान् केवलान् भजन् ॥ ۱-۴-۴

मनु० अ० ४ । २०४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

دانا کو ترک کرنے کے قابل باتیں (یم) کو ہمیشہ اختیار کرے نہ صرف نیموں (اختیار کرنے کے قابل باتیں) کو۔ کیونکہ یموں (ترک کرنے کے قابل باتیں) کو نہ کرتا ہوا صرف نیموں کو کرتا ہوا گر جاتا ہے +}

سُشرُت کے بموجب بدن کی چار حالتیں - اوّل بالیدگی

۳۱ - یہ سُشرُت کے شریر استھان[1] ۳۵ - ادھیائے کا قول ہے - اس جسم کی چار حالتیں ہیں - ایک وِردھی (بالیدگی) جس میں سولھویں برس سے لے کر پچیسویں برس تک تمام دھاتو[2] بڑھتی رہتی ہیں +

دوم آغاز شباب

۳۲ - دوسری "یووَن" (آغاز شباب) جو پچیسویں سال کے اخیر اور چھبیسویں کے شروع میں جوانی کا آغاز ہوتا ہے +

سوم تکمیل شباب

۳۳ - تیسرے "سمپورنتا" (تکمیل) جو پچیسویں سال سے لے کر چالیسویں سال تک تمام دھاتوؤں کی پختگی ہوتی ہے +

چہارم زوال

۳۴ - چوتھی "کنچت پری ہانی" (زوال) جب ہر ایک پہلو سے جسم کی تمام دھاتوئیں پختہ ہو کر تکمیل حاصل کرتی ہیں - تب بعد اس کے جو دھاتو بڑھتی ہے - وہ بدن میں نہیں رہتی - بلکہ خواب و پسینہ وغیرہ کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے - یہی چالیسواں سال عمدہ وقت شادی کرنے کا ہے - بلکہ اڑتالیسویں سال میں شادی کرنا عمدہ سے عمدہ ہے +

عورت بہ نسبت مرد کے کم عمر تک برہمچریہ رکھے

۳۵ - سوال - کیا یہ برہمچریہ کا قاعدہ عورت اور مرد دونوں کے لئے مساوی ہے ؟

جواب - نہیں - اگر پچیس سال تک مرد برہمچریہ کرے - تو سولہ سال تک لڑکی - اگر مرد تیس سال تک برہمچاری رہے - تو عورت ۱۷ برس تک - اگر مرد چھتیس سال تک رہے - تو عورت ۱۸ برس - اگر مرد ۴۰ سال تک برہمچریہ کرے - تو عورت ۲۰ برس - اگر مرد ۴۴ سال تک برہمچریہ کرے - تو عورت ۲۲ برس - اگر مرد ۴۸ سال برہمچریہ کرے - تو عورت ۲۴ برس تک برہمچریہ رکھے - یعنی ۴۸ سال سے آگے مرد اور چوبیسویں سال سے آگے عورت کو برہمچریہ نہ رکھنا چاہئے - لیکن یہ قاعدہ شادی کرنے والے مرد اور عورتوں کا ہے - اور جو شادی کرنا ہی نہ چاہیں - وہ مرنے تک برہمچاری رہتے ہوں تو بھلے ہی کریں - مگر یہ کام ناقص العقل کا نہیں - غالب الحواس اور بے عیب یوگی عورت اور مرد کا ہے - یہ بڑا مشکل کام

[1] کتاب سُشرُت کے ایک حصہ کا نام ہے +

[2] وید کے بموجب خون، گوشت، چربی، ہڈی، مغز وغیرہ سات چیزوں کا نام دھاتو ہے - وید ہی کے مطابق سولھویں سال میں جسمانی بناوٹ تمام ہوتی ہے - بلوغت کے اختتام کے بعد دھاتوؤں میں ترقی شروع ہوتی ہے جو ۲۵ سال کی عمر تک ہوتی رہتی ہے - اگر اس زمانہ میں نوجوان لوگ شہوت میں پھنس جائیں تو دھاتوؤں کی ترقی میں ہرج اور نقص پیدا ہو جاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ ۲۵ سال کی عمر سے پہلے شادی نہیں کرنی چاہئے - پچیسویں سال کے بعد چھبیسویں سال کے بعد جسم کا عروج ہوتا ہے - بشرطیکہ برہمچریہ کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جاوے - اور جتنا زیادہ ۲۵ سال کی عمر تک برہمچریہ پر انسان عمل کرے - اسی قدر طاقت جسمانی اور دماغی میں عمدہ ترقی ہوتی ہے + مترجم

دوم اوسط درجہ کا برہمچریہ ۴۴ سال تک

۲۸ - دوم اوسط درجہ کا برہمچریہ ہے۔ کہ جو آدمی ۴۴ برس تک برہمچاری رہکر ویدوں کی تعلیم پاتا ہے۔ اُس کے پران - حواس - قوائے باطنی اور آتما سب طاقتور ہوکر بدلوگوں کو رُلانے والے۔ اور نیکوں کی پرورش کرنے والے ہوتے ہیں (اسلئے برہمچاریوں کا کلام) آچاریہ اور دیگر لوگوں کے حضور میں کہنا چاہئے کہ اگر میں اس اوائل عمر میں جیسا کہ آپ کہتے ہیں۔ ریاضت کرونگا۔ تو میرا یہ اوسط درجہ کا برہمچریہ جس کے پران زور (بدلوگوں کو رُلانے والے) ہیں پورا ہوگا۔ اے برہمچاری لوگو تم اس برہمچریہ کو ترقی دو۔ جیسا کہ میں اس برہمچریہ کو ضائع نہ کرکے یگیہ روپ (جو حق اوصاف نیک کا مجموعہ) ہوتا اور اس آچاریہ کل سے تربیت پاکر بری از امراض ہوتا ہوں۔ نیز۔ اے لوگو جیسا یہ برہمچاری نیک کام کرتا ہے۔ ویسا ہی تم کرو ✤

سوم اعلیٰ درجہ کا برہمچریہ ۴۸ سال تک

۲۹ (۳) قسم سوم - اعلیٰ برہمچریہ ۴۸ برس کا ہوتا ہے۔ جیسے ۴۸ حروف کا جگتی چھند (بحر) ہوتا ہے۔ ویسے ہی جو آدمی ۴۸ برس تک ٹھیک ٹھیک برہمچریہ رکھتا ہے۔ اُس کے پران اُس کی مرضی کے تابع ہوکر تمام علوم کو حاصل کرا سکتے ہیں ✤

۴۸ سال کا برہمچریہ رکھنے سے ۴۰۰ سال کی عمر ہو سکتی ہے۔

۳۰ - اتالیق اور ماں باپ بچوں کو پہلی عمر میں علم اور خوبیوں کے حصول کے لئے ریاضت کش بنائیں۔ اور اس طور کی تعلیم کریں کہ جیسے (خود [illegible]) برہمچریہ رکھکر اور تیسرا اعلیٰ درجہ کا برہمچریہ کرکے مکمل یعنی چار سو سال تک عمر کو بڑھائیں (اور لوگوں کو ترغیب دلائیں کہ) تم بھی ویسے ہی ترقی کرو۔ کیونکہ جو آدمی اس برہمچریہ کو پاکر اُس کو چھوڑتے نہیں ہیں۔ وہ ہر قسم کے امراض سے چھوٹ کر دھرم ارتھ کام موکش کو حاصل ہوتے ہیں ✤

चतस्रोऽवस्थाः शरीरस्य वृद्धिर्यौवनं सम्पूर्णताकिञ्चित्परि-
हाणिश्चेति । आषोडशाद्वृद्धिः । आपंचविंशतेर्यौवनम् ।
आचत्वारिंशतः सम्पूर्णता । ततः किञ्चित्परिहाणिश्चेति ॥
पञ्चविंशे ततो वर्षे पुमान् नारी तु षोडशे ।
समत्वागतवीर्यौ तौ जानीयात्कुशलोभिषक् ॥

نوٹ: لہ خطوط وحدانی کے یہ الفاظ ناظرین کو عبارت کا مطلب سمجھانے کے لئے ترجمہ میں مطابق [illegible] کے ایزاد کئے گئے ہیں۔ جو سوامی جی نے اس قول کے معنوں میں وید بھاشیہ [illegible] کی [illegible]
کلہ [illegible] ایضاً ۔ ۔ ۔ [illegible] لکہ ارتھ یعنی دولت لکہ کام یعنی خواہش [illegible] لکہ موکش یعنی نجات ✤

तं चेदेतस्मिन्वयसि किंचिदुपतपेत्स ब्रूयात्प्राणा रुद्रा इदं मे माध्यंदिनꣳसवनं तृतीय सवन मनुसन्तनुतेति माहं प्राणानाꣳरुद्राणां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदः
अथ यान्यष्टाचत्वारिꣳशद्वर्षाणि तत्तृतीयसवनमष्टाचत्वारिꣳशदक्षरा जगती जागतं तृतीयसवनं तदस्यादित्यान्वायत्ताः प्राणा वावादित्या एते हीदꣳसर्वमाददते ॥५॥
तं चेदेतस्मिन् वयसि किंचिदुपतपेत्स ब्रूयात् प्राणा आदित्या इदं मे तृतीयसवन मायुरनुसंतनुतेति माहं प्राणानामादित्यानां मध्ये यज्ञो विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो हैव भवति ॥ ६ ॥

برہمچریہ کی تین اقسام بہ سبب چھاندوگیہ اپنشد کے ادنیٰ ۲۴ سال تک۔

یہ ۲ - یہ چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک ۳ - کھنڈ ۱۶ کا قول ہے۔ برہمچریہ تین قسم کا ہوتا ہے +

(۱) ادنیٰ برہمچریہ - "پرش" یعنی غذا کے جوہر سے تیار شدہ جسم اور "شے" یعنی جسم میں آرام کرنے والے جیوآتما کا ایک مجموعہ ہے - یہ ایک "یگیہ" یعنی نہایت نیک صفتوں کے حاصل کرنے اور اچھے کرم کرنے کے قابل ہے - اس لئے انسان کو لازمی ہے کہ ۲۴ - برس تک یعنی برہمچاری رہکر وید وغیرہ علم اور نیک تربیت کو حاصل کرے اور شادی کرکے بھی شہوت پرست نہ ہو - اس طور پران کے پران قوت یا ارواح یعنی "وسو" تمام اوصاف کو جسم میں بسانے والے ہوتے ہیں - اس لئے پہلی عمر میں تحصیل علم کے لئے اسکو (اپنے آپ کی ریاضت میں مصروف کرے - اور آچاریہ برہمچاری کو ایسی ہی ہدایت کرے - اور برہمچاری بخوبی دل نشین رکھے (اور برہمچریہ کے عہد سے باز رہنے والوں کو متنبہ کرے) کہ اگر میں پہلی عمر میں ٹھیک ٹھیک برہمچریہ رکھوں گا - تو میرا جسم اور آتما مضبوط اور امراض سے بری رہیگا - اور میرے پران مجھ میں عمدہ خصلتیں پیدا کرنے والے ہوں گے + اے لوگو تم [illegible] کو اس طرح پھیلاؤ - کہ میں برہمچریہ کو [illegible] اور ۲۴ سال کے بعد گرہستھ آشرم (خانہ داری) کو اختیار کروں - کیونکہ اس طرح بہ معنی ذرا لوقوعہ امراض سے بچا رہوں گا - اور میری عمر ۷۰ - ۸۰ - سال کی

شُشرُت کا مقولہ کہ برہمن کھشتری اور ویش کو کس کس ورن کو پڑھاویں

۴۵ - یہ سُشرُت کے سُوتر استھان کے دوسرے ادھیائے کا قول ہے۔ برہمن تینوں ورن یعنی برہمن کھشتری و ویش کو، کھشتری، کھشتری اور ویش کو، اور ویش صرف ویش ورن کو پڑھا سکتا ہے۔ اور جو خاندانی نیک چلن شودر ہو۔ تو اُس کو منتر سنگھتا چھوڑ کر سب شاستر پڑھاوے۔ اور شودر پڑھے۔ لیکن اُن کا اُپ نین٭ نہیں کرنا چاہئے۔ یہ رائے کئی ایک آچاریوں کی ہے ٭

طالب علمی کی میعاد ۳۶ سال یا ۴۸ سال یا ۹ سال یا جب تک پوری تعلیم حاصل نہ ہو

۴۶ - بعد ازاں پانچویں یا آٹھویں سال سے لڑکے لڑکوں کے مدرسے میں اور لڑکیاں لڑکیوں کے مدرسے میں جاویں۔ اور اصول مندرجہ ذیل کے مطابق پڑھنا شروع کریں ٭

षट्त्रिंशदाब्दिकं चर्य्यं गुरौ त्रैवेदिकं व्रतम् । तदर्धिकं
पादिकं वा ग्रहणान्तिकमेव वा ॥ मनु० अ० ३ । १ ॥

مطلب آٹھویں سال سے آگے چھتیسویں سال تک یعنی ایک ایک وید کو سانگ اُپانگ اُس سے انگوں اور اپانگوں کے پڑھنے میں بارہ بارہ سال مل کر چھتیس اور آٹھ مل کے چوالیس خواہ اٹھارہ سال کا برہمچریہ اور آٹھ سابق مل کر چھبیس یا نو سال یا جب تک پوری تعلیم حاصل نہ کر لیوے۔ تب تک برہمچریہ رکھے ٭

पुरुषो वाव यज्ञस्तस्य यानि चतुर्विंशतिवर्षाणि तत्प्रातः
सवनं चतुर्विंशत्यक्षरा गायत्री गायत्रं प्रातः सवनं
तदस्य वसवोऽन्वायत्ताः प्राणा वाव वसव एते हीदं सर्वं
वासयन्ति ॥ १ ॥ तञ्चेदेतस्मिन् वयसि किञ्चिदुपतपेत्स
ब्रूयात्प्राणा वसव इदं मे प्रातः सवनं माध्यंदिनं
सवनमनुसंतनुतेति माहं प्राणानां वसूनां मध्ये यज्ञो
विलोप्सीयेत्युद्धैव तत एत्यगदो ह भवति ॥ २ ॥
अथ यानि चतुश्चत्वारिंशद्वर्षाणि तन्माध्यंदिनं सवनं
चतुश्चत्वारिं शदक्षरा त्रिष्टुप् त्रैष्टुभं माध्यं दिनं
सवनं तदस्य रुद्रा अन्वायत्ताः प्राणा वाव रुद्रा एते हीदं
सर्वं रोदयन्ति ॥ ३ ॥

٭ یعنی زنّار بندی

پڑھنا پڑھانا اور اُن کی حفاظت بھی ہو ۔

ہون نہ کرنے سے انسان پاپ ہوتا ہے جتنا بدبو جسم سے پیدا ہو کر نکلتی ہے

۴۰ - سوال - کیا ہوم کرنے کے بغیر پاپ ہوتا ہے؟ جواب - ہاں - کیونکہ جس آدمی کے بدن سے جتنی بدبو پیدا ہو کر ہوا اور پانی کو بگاڑتی ہے ۔ اور بیماری پیدا کرنے کا باعث ہونے سے جانداروں کو دکھ پہنچاتی ہے ۔ اتنا ہی پاپ اُس آدمی کو ہوتا ہے ۔ اس لئے اس پاپ کے رفع کرنے کی غرض سے ہوا اور پانی میں اُسقدر یا اس سے زیادہ خوشبو پھیلانی چاہئے

کھلانے پلانے سے ایک آدمی کو جسمانی فائدہ ہوتا ہے ہوم سے لاکھوں کو ہوتا ہے

۴۱ - کھلانے پلانے سے اُسی ایک کھانے پینے والے فرد کو خاص سُکھ ہوتا ہے - جتنا گھی اور خوشبو وغیرہ اشیا ایک آدمی کھاتا ہے ۔ اتنی چیزوں کے ہوم سے لاکھوں آدمیوں کو فیض پہنچتا ہے - لیکن اگر آدمی گھی وغیرہ عمدہ چیزیں نہ کھاویں تو ان کی جسمانی اور روحانی طاقت کی ترقی نہ ہو سکے گی ۔ اس واسطے عمدہ اشیاء کھلانی پلانی بھی چاہئیں لیکن اس سے بڑھکر ہوم کرنا واجب ہے ۔ اس لئے ہوم کرنا نہایت ضروری ہے ۔

ہر ایک آدمی کو کس قدر ہوم کرنا چاہئے ۔

۴۲ - سوال - ہر ایک آدمی کتنی آہوتی کرے - اور ایک ایک آہوتی کا اندازہ کتنا ہے ؟

جواب - ہر ایک آدمی کو سولہ سولہ آہوتی اور چھ چھ ماشے گھی وغیرہ ہر ایک آہوتی کا اندازہ کم از کم ہونا چاہئے ۔ اور جو اس سے زیادہ کرے تو بہت اچھا ہے ۔

جب تک ہوم کا رواج رہا آریہ ورت میں بیماری نہیں تھی

۴۳ - اسی واسطے بڑے بڑے نفس و سرتاج آریہ رشی مہرشی راجہ مہاراجہ بہت سا ہوم کرتے اور کراتے تھے ۔ جب تک ہوم کرنے کا رواج رہا - تب تک آریہ ورت ملک بیماریوں سے بچا ہوا اور آسائشوں سے بھرپور تھا - اب بھی رواج ہو تو ویسا ہی ہو جاوے ۔

طالب علمی کے وقت گھر پر ہوم یگ اور اگنی ہوتر کیا کرنا فرض ہے ۔

۴۴ - یہ دو یگ یعنی (۱) برہم یگ جو پڑھنا پڑھانا سندھیا اوپاسن - پرمیشور کی ستتی پرارتھنا اور اوپاسنا کرنا ہے - (۲) دیو یگ - جو اگنی ہوتر سے لیکر اشومیدھ تک اور عالموں کی صحبت اور خدمت کرنا ہے - طالب علمی میں فقط یہ دونوں ہی یعنی برہم یگ اور اگنی ہوتر ہی کرنا پڑتا ہے ۔

ब्राह्मणस्त्रयाणां वर्णानामुपनयनं कर्तुमर्हति राजन्यो द्वयस्य वैश्यो वैश्यस्यैवेति । शूद्रमपि कुलगुणसम्पन्नं मन्त्रवर्जमनुपनीतमध्यापयेदित्येके ॥

विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परा सुव। यद्भद्रं तन्न आ सुव

यजु० अ० ३०।३

ان منتر اور گایتری منتر مذکورہ سے آہوتی دیوے۔ "اوم" "بھو" اور "پران" وغیرہ سب پرمیشور کے نام ہیں۔ ان کے معنی بیان کر چکے ہیں۔ سواہا لفظ کے معنی یہ ہیں کہ جیسا گیان آتما میں ویسا ہی زبان سے بولے۔ الٹا نہیں۔ جیسے پرمیشور نے سب جانداروں کی راحت کی خاطر اس دنیا کی نعمتوں کو پیدا کیا ہے۔ ویسے انسان کو بھی دوسروں کی منفعت کے کام کرنے چاہئیں +

ہوم کرنے سے ہوا اور پانی صفا ہوتے ہیں

۱۶۔ سوال۔ ہوم سے کیا کیا فائدہ ہوتا ہے ؟

جواب۔ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ بدبودار ہوا اور پانی سے بیماری۔ بیماری سے جانداروں کو تکلیف اور خوشبودار ہوا اور پانی سے تندرستی اور بیماری کے رفع ہونے سے راحت حاصل ہوتی ہے +

آگ کسی چیز کو نابود نہیں کرتی۔ ہوم کی چیزیں زیادہ دور جگہ جا کر ہوا کو خوشبودار کرتی ہیں

۱۷۔ سوال۔ چندن وغیرہ گھس کر کسی کو لگایا جاوے یا گھی وغیرہ کھانے کو دیویں۔ تو بڑا اپکار ہو۔ آگ میں ڈال کر ان کے فائدہ ضائع کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ؟

جواب۔ جو تم علم خواص الاشیاء جانتے تو کبھی ایسی بات نہ کہتے۔ کیونکہ کوئی جوہر نابود نہیں ہوتا۔ دیکھو جس جگہ ہوم ہوتا ہے وہاں سے دور جگہ پر بیٹھے آدمی کی ناک کو خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ ویسے بدبو بھی۔ اتنے ہی سے سمجھ لو کہ آگ میں ڈالی ہوئی چیز لطیف ہو کر پھیلتی ہے اور ہوا کے ساتھ دور جا کر بدبو کو رفع کرتی ہے +

کیسر کستوری وغیرہ میں طاقت صاف کرنے کی نہیں +

۱۸۔ سوال۔ جب ایسا ہی ہے تو کیسر کستوری خوشبودار پھول اور عطر وغیرہ کے گھر میں رکھنے سے ہوا خوشبودار ہو کر راحت بخش ہو جاوے گی ؟

جواب۔ اس خوشبو میں یہ طاقت نہیں ہے۔ کہ گھر کی ہوا کو باہر نکال کر صاف ہوا کو داخل کرا سکے۔ کیونکہ اس میں منتشر کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ یہ صرف آگ کی ہی طاقت ہے۔ کہ اس ہوا اور بدبودار چیزوں کو منتشر اور ہلکا کرکے باہر نکال دیتی ہے اور صاف ہوا کو اندر داخل کرتی ہے +

ہوم کے وقت منتر پڑھنے کے فوائد

۱۹۔ سوال۔ تو منتر پڑھ کر ہوم کرنے کا کیا مطلب ہے ؟

جواب۔ منتروں میں وہ بیانات موجود ہے۔ کہ جس سے ہوم کرنے کے فوائد ظاہر ہو جاویں۔ اور بہ دوہرانے کے منتر حفظ رہیں ویدوں کا

اگنی ہوتر کرنے کا طریق اور سامان ضروری

(۵) دوسرا دیو یگ۔ جو اگنی ہوترا اور عالموں کی صحبت اور خدمت وغیرہ سے ہوتا ہے۔ سندھیا اور اگنی ہوتر صبح و شام دو ہی وقت میں کرے۔ رات اور دن کے ملنے کے دو ہی وقت ہیں۔ تیسرا کوئی نہیں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ضرور دھیان کرے۔ جیسے مراقبہ میں یوگی لوگ پرماتما کا تصور باندھتے ہیں۔ ویسے ہی سندھیا اوپاسن بھی کیا کرے۔ ایسا ہی سورج نکلنے کے بعد اور سورج کے چھپنے سے پہلے اگنی ہوتر کرنے کا بھی وقت ہے۔ اس کے واسطے کسی دھات یا مٹی کی ایک ویدی[1] ایسی اوپر سے ۱۲ یا ۱۶ انگل چوکون ہو اور اتنی ہی گہری اور نیچے تین یا چار انگل اندازی ہو۔ اس نمونہ کی بنا دے

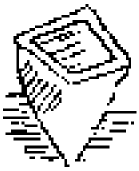

یعنی اوپر جتنی چوڑی ہو۔ اس کی چوتھائی نیچے چوڑی رہے۔ اس میں چندن پلاش[2] یا آم وغیرہ عمدہ لکڑیوں کے ٹکڑے اسی ویدی کے انداز سے چھوٹے کر کے رکھے اس کے درمیان میں آگ رکھ کر پھر اس پر لکڑیاں رکھ دے ایک پروکشنی[3] پاتر اس نمونے کا

اور تیسرا پرنیتا[4] پاتر اس نمونہ کا

اور ایک آجیہ ستھالی[5] اس نمونے کی

یعنی گھی رکھنے کا برتن اور چمچہ اس نمونہ کا

سونے چاندی یا لکڑی کا بنوا لینا چاہئے۔ پرنیتا اور پروکشنی میں پانی اور گھی کے برتن میں گھی رکھے۔ اور گھی کو گرم کر لیوے۔ پرنیتا واسطے رکھنے پانی کے ہے۔ اور پروکشنی اس لئے ہے۔ کہ اس سے ہاتھ دھونے کے واسطے پانی لینا آسان ہے۔ بعد ازاں اس گھی کو اچھی طرح سے دیکھ لیوے۔ اور پھر ان منتروں سے ہوم کرے ✦

ओं भूरग्नये प्राणाय स्वाहा । भुवर्वायवेऽपानाय स्वाहा ।
स्वरादित्याय व्यानाय स्वाहा । भूर्भुवःस्वरग्निवाय्वा-
दित्येभ्यः प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा ॥

ویسے ویسے اگنی ہوتر کے ہر ایک منتر کو پڑھ کر ایک ایک آہوتی[6] دیوے اگر زیادہ آہوتی دینی ہوں تو

---

[1] اگنی ہوتر کے لئے جو گڑھا کھودا جاوے یا برتن بنایا جاوے اس کو ویدی کہتے ہیں۔ نیز ہون کنڈ بھی اسی کا نام ہے ✦

[2] پلاش اس درخت کا نام ہے جس میں کیسو کے پھول پیدا ہوتے ہیں۔ ممالک مغربی شمالی میں اس کو ڈھاک اور پنجاب میں چھچھرا کہتے ہیں ✦

[3] پانی کے استعمال کے لئے ایک ایسا برتن ہے جو چمچہ کا کام دیتا ہے۔ جیسا کہ ابکا ✦

[4] اگنی ہوتر کے وقت پانی رکھنے کا کسی قدر گہرا برتن ہے ✦

[5] ایک گھی کا برتن بطور طشتری کے ہے ✦

[6] ہوم کے وقت جو گھی وغیرہ چیزیں آگ کے اوپر چمچے کے ذریعہ سے یا ہاتھ میں ڈالیں۔ اس کو آہوتی کہتے ہیں۔ (مترجم)

رک جاتی ہے۔ اور دم اپنے اختیار میں ہو جانے کی وجہ سے من اور حواس بھی اپنے قابو میں ہوتے ہیں۔ بہت بڑھ کر عقل تیز اور لطیف ہو جاتی ہے۔ جس سے کہ نہایت مشکل اور دقیق مسئلہ کو بہت جلد قبول کر لیتی ہے۔ اس کی بدولت انسان کے جسم میں ویریہ بڑھ کر لازوال طاقت اور ہمت اور حواس پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اور تمام شاستروں کو تھوڑے زمانہ میں سمجھ کر نوک زبان کر لیگا۔ عورت بھی اسی طرح یوگ کی مشق کرے ٭

بچوں کو ادب تادیب کی ہدایت (۱۳) خوراک۔ پوشاک نشست۔ برخاست۔ بول چال بڑے چھوٹے سے مناسب برتاؤ کی ہدایت کرنی چاہئے +

سندھیا اُپاسن جسکو برہم یگ بھی کہتے ہیں

سندھیا کرنے کا طریق (۱۴) آچمن۔ ہتھیلی میں اس قدر پانی لیوے۔ کہ وہ پانی حلق سے نیچے تک پہنچے۔ پانی نہ اس سے کم ہو نہ زیادہ۔ پھر ہتھیلی کے کنارہ اور اس کے درمیانی جگہ کو منہ سے لگا کر آچمن کرے۔ اس سے حلق کا بلغم اور صفرا کسی قدر رفع ہوتے ہیں۔ بعد ازاں مارجن کرے یعنی درمیانی انگلی کی نوک سے آنکھوں وغیرہ اعضا پر پانی چھڑکے۔ اس سے سستی دور ہوتی ہے۔ اگر سستی اور پانی نہ ہو تو نہ کرے +

بعد ازاں منتروں کو جپ کرتے ہوئے پرانایام[1] کرے۔ منسا پرکرمن اور سوستیوان کے بعد پرمیشور کی استتی پرارتھنا۔ اور اوپاسنا کا طریق سکھلانا چاہئے۔ بعد ازاں اگھمرشن[2] جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ گناہ کرنے کی خواہش بھی کبھی نہ کرے +

یہ سندھیا اوپاسنا تنہا جگہ میں توجہ کو ایک طرف لگا کر کرنی چاہئے +

अपां समीपे नियतो नैत्यकं विधिमास्थितः । सावित्री

मप्यधीयीत गत्वारण्यं समाहितः ॥ मनु० अ० २।१०४

یہ منوسمرتی کا قول ہے۔ جنگل یا تنہا مقام میں جا کر تمام مزاجی سے پانی کے نزدیک بیٹھ کر نت کرم (متذکرہ بالا ہدایت کے مطابق) کرنے کے بعد ساوتری یعنی گایتری منتر کو پڑھے اور معنی کو سمجھ کر اس کے مطابق اپنے چال چلن کو بنا دے۔ لیکن پیدائش سے ایسا کرنا بہت ہی اچھا ہے +

[1] یعنے پرانایام جو دل ہی دل میں ہو +

[2] (چال چلن کا سدھار) +

پر ہی عمل کرنے سے ہوتا تھا۔ اور گیان یعنی زمین سے لے کر پرمیشور تک وجودوں کی ماہیت جاننے سے عقل میں مضبوطی یقین اور پاکی آجاتی ہے۔ لہٰذا کھانے سے پہلے ضرور اشنان کرنا چاہئے +

یوگ شاستر اور منوسمرتی کا قول بابت پرانایام یعنی حبس دم کے

۱۰۔ دوسرا پرانایام (ضبط دم) اس کا ثبوت

योगाङ्गानुष्ठानादशुद्धि क्षयज्ञानं दीप्तिरा विवेकख्यातेः॥ योग साधन पादे सू० २८॥

یہ یوگ شاستر سادھن پاد کا ثبوت ہے۔ جب انسان پرانایام کرتا ہے۔ تو ہر لحظہ ساعت بہ ساعت سلسلہ وار ناپاکی دور۔ اور عرفان کا ظہور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جب تک مکتی نہ ہو تب تک آتما میں عرفان برابر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے +

दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः।
तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात्॥ मनु० अ० ६।७१

یہ منوسمرتی ادھیائے ۶ کا ۷۱ شلوک ہے۔ جیسے آگ میں تپانے سے سونا وغیرہ دھاتیں کھوٹ دور ہو کر خالص ہو جاتی ہیں۔ ویسے ہی پرانایام کے عمل سے من وغیرہ حواس کے نقص رفع ہو کر پاک صاف ہو جاتے ہیں +

प्रच्छर्दनविधारणाभ्यां वा प्राणस्य॥ योग समाधि पादे सू० ३४॥

پرانایام کا طریق عمل

۱۱۔ یوگ سوتر سمادھی پاد۔ جیسے سخت زور سے قے ہو کر کھایا پیا باہر نکل جاتا ہے۔ ویسے دم کو زور سے باہر نکال کر حسب طاقت باہر ہی روک دینا چاہئے۔ لیکن جب دم باہر نکالنا ہو تو مولادھار کو اس وقت تک اندر کھینچ رکھنا چاہئے۔ جب تک کہ دم باہر رہتا ہے۔ اسی طریق سے دم باہر زیادہ ٹھہر سکتا ہے۔ جب گھبراہٹ ہو تب آہستہ آہستہ ہوا کو اندر لے کر پھر بھی جس قدر طاقت اور خواہش ہو۔ ویسے ہی کرتا جائے۔ اور من میں اوم کا جپ کرتا جائے۔ اس طرح عمل کرنے سے آتما اور من کو پاکیزگی اور قیام ہوتا ہے +

پرانایام کی چار قسم اور اس کا فائدہ عقل کی تیزی

۱۲۔ ایک باہیہ وشے یعنی باہر ہی زیادہ روکنا۔ دوسرا آبھینتر یعنی اندر جتنا دم روکا جاوے۔ اتنا روکنا۔ تیسرا ستمبھ ورتی یعنی یکبارگی جہاں کا تہاں حسب طاقت دم کو روک دینا +

چوتھا باہیہ ابھینتر اکشیپی یعنی جب دم اندر سے باہر نکلنے لگے تب اس کے برعکس اس کو نہ نکلنے دینے کے لئے باہر سے اندر لیوے۔ اور جب باہر سے اندر آنے لگے۔ تب اندر سے باہر کی طرف دم کو دھکا دے کر روکتا جاوے +

اگر اسی طرح ایک دوسرے کے خلاف عمل کیا جاوے۔ تو دونوں کی حرکت

میں لگا دے +

گائتری منتر کے پدوں کے معنی (۷) اے پرمیشور! ست چت آنند سروپ - واحد پاک - علیم - غیر مقید - غیر پیدا شدہ - بے عیب - غیر متبدل - ضابطہ القلوب - سب کا سہارا - مالک کائنات - سب دنیا کو پیدا کنندہ - قدیم - سب کی پرورش کرنے والا - محیط کل - بحر رحمت - تجدید کنندہ اور راحت بخشندہ کو ادم - تجھ کو ادم - تو وہ - تو نیم شدہ اور بھرگو ناموں سے ہم دل میں جگہ دیویں - یا دھیان میں رکھیں - اس لئے کہ اے بھگوان آپ جو پیدا کنندہ اور راحت بخشندہ پرمیشور ہیں - ہماری عقلوں کو یہ ہدایت کریں کہ آپ ہی ہمارے معبود حاصل کرنے کے لائق مطلوب حقیقی ہیں - آپ کے سوا کسی دوسرے کو آپ کے برابر اور آپ سے بڑھکر ہم کبھی تسلیم نہ کریں +

گائتری منتر کی مزید شرح (۸) اے انسانو! جو سب قادروں میں قادر ست چت آنند سروپ اور بے عیب واحد پاک - علیم مطلق - بہیشہ بالطبع آزاد - رحم کا سمندر - سچا منصف - پیدائش اور موت وغیرہ کی تکلیفوں سے بری - صورت و شکل نہ رکھنے والا - سب کے دل کی باتوں کو جاننے والا - سب کا سہارا - پتا - پیدا کنندہ - اناج وغیرہ سے سب کی پرورش کرنے والا - حشمت و جلال والا - دنیا کو بنانے والا - پاکیزہ وجود اور حاصل کرنے کے لائق ہے - ایسے پرماتما کی پاکیزہ اور علیم مطلق ذات کو ہم دل میں جگہ دیں - جس میں غرض کہ وہ پرمیشور جو ہماری آتما اور عقل کو ضبط میں رکھنے والا ہے - ہم کو بد اعمال یعنی ادھرم کی راہ سے ہٹا کر نیک اعمال یعنی راہ راست پر چلا دے - اس کو چھوڑ کر ہم لوگ دوسری کسی چیز کا خیال نہ کریں - کیونکہ نہ تو اس کے کوئی برابر ہے - اور نہ اس سے زیادہ - وہی ہمارا پتا - راجہ - حاکم - اور تمام راحتوں کا بخشنے والا ہے +

اس طرح گائتری منتر کا اپدیش (تلقین یا ہدایت) کر کے سندھیا اپاسن (روزانہ دو دفعہ عبادت) کی جو کارروائی سنان آچمن اور پرانایام وغیرہ کی ہے سکھلانی چاہئے +

(۹) اول - سنان یعنی غسل اس لئے کیا جاتا ہے - کہ اس سے جسم کے بیرونی حصوں کی صفائی اور تندرستی وغیرہ ہوتی ہے -

شوک کا قول ہے کہ غسل سے بیرونی صفائی ہوتی ہے - جیسے راستی وغیرہ سے اندرونی -

गात्राणि शुध्यति मनः सत्येन शुध्यति ।
द्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥ मनु० अ० ५ ।

یہ منوسمرتی ادھیائے ۵ کا ۱۰۹ - شلوک ہے - پانی سے جسم کے بیرونی حصے - راستی کے چال چلن سے من - علم و جفاکشی یعنی سب قسم کی تکلیف بھی برداشت کر کے دھرم

گائتری منتر کے لفظی معنی (۲) اس منتر میں جو پہلا لفظ [ओ३म्] ہے۔ اس کے معنی پہلی فصل میں کر دئے گئے ہیں۔ وہاں دیکھ لیجئے۔ اب تین مہا ویاہرتیوں "(اسماء اعظم) کے معنی مختصر لکھے جاتے ہیں

"भूरिति वै प्राणः" यः प्राणयति चराऽचरं जगत् स भूः स्वयम्भूरीश्वरः।

[भूः] "بھو" کے معنی پران ہیں۔ یعنی جو تمام عالم کی زندگی کا سہارا اور پران سے بھی عزیز اور قائم بالذات ہے۔ اس مفہوم سے भूः پرمیشور کا نام ہے۔

"भुवरित्यपानः" यः सर्वं दुःखमपानयति सोऽपानः

[भुवः] "بھووہ" کے معنی اپان ہیں۔ یعنی جو تمام دکھوں سے بری اور جس کے ملنے سے جیو دکھوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام بھووہ [भुवः] ہے۔

"स्वरिति व्यानः" यो विविधं जगत् व्यानयति व्याप्नोति स व्यानः

[स्वः] "سووہ" کے معنی ویان ہیں یعنی گوناگوں جگت میں موجود رہ کر سب کو سہارا دے رہا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "سووہ" [स्वः] ہے۔

یہ تینوں قول تیتری آرنیک کے ہیں۔

सवितुः "यः सुनोत्युत्पादयति सर्वं जगत् स सविता"

[सवितुः] "سوتو" جو تمام دنیا کا پیدا کنندہ اور تمام نعمتوں کا بخشنے والا ہے۔

"यो दीव्यति दीव्यते वा स देवः"

[देवस्य] دیوسیہ۔ جو تمام راحتوں کا دینے والا اور جس کے ملنے کی آرزو سب کرتے ہیں اس پرماتما [वरेण्यं भर्गः] کی جو ورینیم ہے یعنی افضل اور قبول کرنے کے لائق۔ پاک اور پاک کرنے والی نوری صورت ہستی ہے۔

[तत्] "تت" یعنی پرماتما کی ذات کو ہم لوگ

[धीमहि] "دھیمہی" دل میں جگہ دیویں۔ کس غرض کے لئے؟ تاکہ

[यः] "یہ" وہ سوِتا۔ دیو۔ پرماتما (سب کا پیدا کرنے والا خدا تعالےٰ)

[नः] "نہ" ہماری

[धियः] "دھیو" عقلوں کو

[प्रचोदयात्] پرچودیات رہبری کرے یعنی برے کاموں سے چھڑا کر اچھے کاموں

> مدرسے تنہا جگہ پر ہوں اور لڑکوں لڑکیوں کا میل کبھی نہ ہو۔

تعلیم گاہ (مدرسہ) کسی تنہا جگہ پر ہونا چاہئے۔ لڑکے و لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے (کم از کم) دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو اُستاد و اُستانیاں اور نوکر چاکر ہوں۔ اُن میں سے لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے۔ یعنی جب تک کہ برہمچاری (طالب علم) اور برہمچارنی (طالبہ علم) رہیں تب تک عورت و مرد کا دو چار ہونا۔ چھونا۔ تنہائی کی ملاقات۔ گفتگو۔ شہوت انگیز باتیں۔ باہمی کھیل کود۔ شہوانی خیال و صحبت ان آٹھ قسم کی جذبہ انگیز حرکتوں سے الگ رہیں۔ اور اُستاد اُن کو اِن باتوں سے بچائیں تاکہ اعلیٰ تعلیم و تربیت۔ عمدہ و نیک خصلت اور جسمانی و روحانی طاقت پا کر ہمیشہ راحت بڑھا سکیں۔ مدرسوں سے چار کوس کے فاصلہ پر گاؤں یا شہر رہنے چاہئیں۔ سب کو یکساں پوشاک۔ کھانا پینا۔ اور بستر دیئے جائیں۔ خواہ شاہزادے شاہزادیاں ہوں یا غریب زادے۔ سب کو جفاکش ہونا چاہئے۔ ماں باپ اپنی اولاد سے اور بچے اپنے ماں باپ سے نہ مل سکیں۔ اور نہ باہمی کسی قسم کی خط و کتابت کر سکیں۔ تاکہ دنیاوی فکروں سے الگ رہ کر فقط ترقی علم کا فکر رکھیں۔ جب سیر کو جائیں۔ اُستاد ساتھ رہیں۔ تاکہ کسی قسم کی بدعنوانی نہ کر سکیں اور نہ سستی یا غفلت کریں۔

कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम् ॥

मनु० अ० ७। श्लोक १५२॥

> ہر ایک بچے کے واسطے سرکار اور برادری کی طرف سے تعلیم لازمی ہونی چاہئے

۵- اس کا منشا یہ ہے کہ سرکار اور برادری کا قاعدہ ہونا چاہئے کہ پانچ یا آٹھ برس سے زیادہ عمر کے لڑکے لڑکیوں کو کوئی گھر نہ رکھ سکے۔ مدرسوں میں ضرور ہی داخل کر دیئے جائیں۔ اگر نہ بھیجے تو سزا کے قابل سمجھا جاوے۔ اوّل[1] لڑکوں کا یگیوپویت گھر میں ہو۔ دوم مدرسہ میں یعنی گوروکل میں ہو۔

ماں باپ یا معلم اپنے لڑکے لڑکیوں کو بامعنی گایتری منتر سکھلا دیں۔ وہ منتر یہ ہے۔

ओ३म् भूर्भुवः स्वः । तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य
धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात् ॥ यजु० अ० ३६ । मं० ३ ॥

---

[1] مطلب یہ ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کا یگیوپویت گھر میں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے نہ ہو تو گوروکل میں کرایا جاوے۔

تیسرے باب کا آغاز

والدین کا اوّل فرض بچوں کو تعلیم و تربیت کا زیور پہنانا ہے سونے وغیرہ کے زیورات سے غرور اور موت تک ہو جاتی ہے

۱- اب تیسرے باب میں پڑھنے پڑھانے کا طریق لکھا جاتا ہے + بچوں کو اعلیٰ تعلیم و تربیت اور عمدہ اوصاف و افعال و عادات کا زیور پہنانا ماں۔ باپ۔ اُستاد اور رشتہ داروں کا اوّل فرض ہے۔ سونے۔ چاندی۔ مانک۔ موتی۔ لعل۔ مونگے وغیرہ کے جڑاؤ گہنے پہننے سے انسان کی روح کو کوئی خوبصورتی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ زیور پہننے سے جسمانی غرور۔ نفسانی جذبوں کی غلامی اور چور وغیرہ کا خوف۔ حتیٰ کہ موت تک کا اندیشہ رہتا ہے یہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ زیورات کی وجہ سے بچے بدمعاشوں کے ہاتھ سے مارے جاتے ہیں +

विद्याविलासमनसो धृतिशीलशिक्षाः सत्यव्रता रहितमान मलापहाराः । संसार दुःखदलनेन सुभूषिता ये धन्या नरा विहितकर्म परोपकाराः ॥

مبارک ہیں وہ لوگ جو خود تحصیل علم میں مشغول رہتے ہیں۔ اور دوسروں کو علم پڑھا کر ان کی تکلیفات دور کرتے ہیں۔

۲- یعنی جن کا دل علمی شغل میں لگا رہتا ہے۔ نیک مزاجی و راستگوئی وغیرہ عمدہ اصولوں کی پابندی کرتے ہیں۔ جو غرور اور ناپاکی سے الگ رہ کر دیگر بیہودگیوں کو چھوڑ راستی کی ہدایت و علم کی خیرات (دان) سے دنیا داروں کی تکلیفات دور کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اور ویدوں کی ہدایت کے بموجب دوسروں کی بھلائی کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں (مرد و عورات) کا وجود مبارک ہے +

آٹھویں سال بچے گوروکل میں بھیج دیئے جاویں۔

۳- اس لئے آٹھ سال کی عمر میں لڑکوں کو لڑکوں کے اور لڑکیوں کو لڑکیوں کے مدرسہ میں بھیج دیویں۔ جو استاد یا استانیاں بدچلن ہوں۔ اُن سے تعلیم نہ دلوائیں۔ کیونکہ جو کامل ودوان (عالم فاضل) اور دھرماتما (نیک شعار) ہوں۔ وہی تعلیم و تربیت کرنے کے قابل ہیں۔ دوج (برہمن۔ کشتری اور ویش) اپنے گھر لڑکوں کا یگیوپویت (رسم جنیؤ ادا کر کے) اور لڑکیوں کا بھی مناسب طریق پر اُپنین سنسکار کر کے (جیسا کہ دوسرے باب میں ذکر آ چکا ہے) جداگانہ گوروکل میں بھیج دیں +

والدین اور اتالیق کی فرمانبرداری (۲۴) نیچ کسی یا گھمنڈی۔ بدچلن آدمی کا یقین نہ کریں۔ اور جس جس نیک عمل کے لئے ماں۔ باپ اور اتالیق حکم دیں۔ اُس کی خاطر خواہ تعمیل کریں ۔

علم آتما وید منتروں یا سوتروں وغیرہ کا مطلب دوبارہ سمجھا دیں جو کہ طالب علموں نے پہلے سے حفظ یاد کر رکھے ہوں ۔ (۲۵) ماں۔ باپ نے جو دھرم۔ ودیا اور نیک چلنی کے متعلق۔ شلوک۔ نگھنٹو۔ نروکت۔ اشٹادھیائی یا دیگر سوتر اور وید منتر حفظ کرائے ہوں۔ ان کا مطلب دوبارہ طالب علموں پر ظاہر کر دیا جائے ۔

ایشور کی اپاسنا (۲۶) پرمیشور (کے اوصاف) کی تشریح جیسے کہ پہلے باب میں کی گئی ہے ویسے ہی مان کر اُن کی عبادت کیا کریں ۔

شراب اور گوشت کا استعمال نہ کریں (۲۷) جس طور پر کہ صحت۔ عقل اور طاقت میسر ہو سکے اسی طور پر خوراک اور پوشش اور برتاؤ کو اختیار کریں۔ اور اختیار کرادیں یعنی جتنی بھوک ہو۔ اس سے کچھ کم بھوجن کریں۔ شراب۔ گوشت وغیرہ کے استعمال سے پرہیز کریں ۔

نامعلوم گہرے پانی میں نہ نہائیں (۲۸) غیر معلوم گہرے پانی میں پاؤں نہ ڈالیں۔ کیونکہ آبی جانور کسی قسم کی ایذا پہنچا سکتے ہیں۔ نیز تیرنا نہ جانتا ہو تو ڈوب بھی سکتا ہے ۔
منو کا قول ہے۔ "ना विज्ञाते जलाशये"
غیر معلوم پانی وار جگہ میں داخل ہو کر غسل وغیرہ نہ کریں ۔

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत् ।
सत्यपूतां वदेद्वाचं मनःपूतं समाचरेत् ॥ मनु०

کھانے پانی پینے۔ بولنے اور کام کرنے میں اصولوں کا خیال رکھے۔ (۲۹) (معنی) نیچے نظر رکھ کر نشیب و فراز کو دیکھ کر چلے۔ کپڑے سے چھان کر پانی پیوے۔ کلام کو راستی سے صاف کر کے بولے۔ من سے غور کر کے عمل درآمد کرے ۔

माता शत्रुः पिता वैरी येन बालो न पाठितः ।
न शोभते सभामध्ये हंसमध्ये बको यथा ॥

اولاد کو علم و ہنر سکھا کر ادب یافتہ بنانے میں والدین کو جی جان سے کوشش کرنی چاہئے (۳۰) یہ چانکیہ نیتی کا قول ہے (معنی) وہ ماں باپ اپنی اولاد کے پکے دشمن ہیں جنہوں نے اُن کو تحصیل علم میں نہ لگایا۔ وہ ساتھ عالموں کی مجلس میں ایسے ذلیل اور بدنما ہیں۔ جیسے کہ ہنسوں کے درمیان بگلا ۔

ماں باپ کا اعلیٰ فرض۔ پرم دھرم اور نیک نامی کا کام یہی ہے کہ اپنی اولاد کو تن من دھن سے علم۔ دھرم پر چلنے والا۔ مہذب اور اعلیٰ تربیت والا بنا دیں ۔

بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق یہ تھوڑا سا لکھا ہے۔ اتنے ہی سے دانا لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے ۔

یہ بیان سے معرّی ستیارتھ پرکاش جو سوامی دیانند سرسوتی جی کا تصنیف کردہ ہے اس کا دوسرا باب بچوں کی تربیت کے بیان میں ختم ہوا ۔

خرابیوں کے چھوڑنے اور نیک چلن بننے کی ہدایت بھی کرتے رہیں۔ کیونکہ جس آدمی نے کسی کے سامنے ایک بار بھی چوری۔ زناکاری یا دروغ گوئی وغیرہ فعل کئے۔ اُس کی عزت اُس کے سامنے عمر بھر نہیں ہوتی۔ جس قدر نقصان وعدہ خلاف آدمی کو پہنچتا ہے اُس قدر کسی اور کو نہیں پہنچتا۔ اس لئے جس کے ساتھ جو وعدہ کریں۔ اُس کے ساتھ اُس کا ایفا کرنا بھی ضروری ہے۔ جیسے کسی نے کسی سے کہا کہ میں تم کو فلاں وقت میں ملوں گا۔ یا تم مجھ سے فلاں وقت پر ملنا یا فلاں چیز فلاں وقت میں تم کو دوں گا اُس کو ویسے ہی پورا کرے نہیں تو اُس کا اعتبار کوئی بھی نہ کرے گا۔ اس لئے ہمیشہ سچ بولنا اور سچا وعدہ سب کو کرنا چاہئے ✚

کسی کو غرور نہ کرنا چاہئے۔ چھل فریب یا ناشکرگزاری سے جب کہ انسان کی خود اپنی ہی طبیعت تکلیف پاتی ہے تو اُس سے دوسروں کی تکلیف کا کیا کہنا ہے۔ چھل اور کپٹ اُس کو کہتے ہیں۔ کہ ظاہر میں کچھ اور دل میں کچھ اور رکھ کر دوسرے کو فریب دیا جاوے۔ اُس کے نقصان کا خیال نہ کر کے اپنی مطلب برآری کی جائے ✚

کرتگھنتا (ناشکرگزاری) یہ ہے کہ کسی کے کئے ہوئے اچھے سلوک کو نہ ماننا چاہئے۔ غصہ وغیرہ۔ سخت کلامی کو چھوڑ کر سنجیدہ اور شیریں کلام بولے۔ بہت بکواس نہ کرے جتنا بولنا چاہئے۔ اس سے کم و بیش نہ بولے۔ بزرگوں کا ادب کرے۔ جب وہ سامنے آئیں اُٹھ کر اور اُن کے پاس جا کر اُن کو تعظیم دے اور اعلےٰ جگہ پر بٹھلائے۔ اوّل نمستے کرے۔ اُن کے سامنے اعلےٰ مسند پر خود نہ بیٹھے مجلس میں ایسی جگہ بیٹھے جہاں پر وہ بیٹھنے کے لائق ہو اور جہاں سے کہ دوسرا کوئی نہ اُٹھا سکے۔ دشمنی کسی سے نہ کرے۔ مستعد ہو کر خوبیوں کے حاصل کرنے اور عیبوں کے چھوڑنے میں معروف رہے۔ نیکوں سے ملے اور بدعمل سے بچے۔ اپنے ماں۔ باپ اور اُستاد کی خدمت تن من اور دھن سے اور عمدہ اشیاء وغیرہ سے عین دلی عقیدت کے ساتھ کرے ✚

यान्यस्माकंसुचरितानि तानि त्वयोपास्यानि नो इतराणि।

والدین اور اُستاد۔ اولاد اور شاگردوں کو اپنی خوبیوں کے حاصل کرنے اور اپنے نقصوں کو ترک کرنے کی ہدایت کرتے ہیں

(۲۳) یہ تیترییہ براہمن۔ پرپاٹھک ۷۔ انوواک ۱۱۔ کا قول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اور اُستاد اپنی اولاد اور شاگردوں کو ہمیشہ سچی ہدایت کریں۔ اور یہ بھی کہیں۔ کہ جو جو ہمارے نیک عمل ہیں۔ اُن کو ہی قبول کرو۔ اور جو خراب عمل ہوں۔ اُن کو چھوڑ دیا کرو۔ جو جو صحیح معلومات سمجھیں۔ وہی بتا دیں۔ اور وہی سمجھا دیں ✚

اسی قسم کی دیگر باتیں بھی ماں باپ کرتے ہیں۔ اسی غرض سے "ماتری مان پتری مان" الفاظ مذکورہ بالا قول میں درج ہے ؎

پہلے پانچ برس تک ماں۔ اور پھر آٹھویں برس تک باپ تربیت کرے

(۱۹) بچوں کو پیدائش سے لے کر پانچویں برس تک ماں۔ اور چھٹے برس سے آٹھویں برس تک باپ تربیت کرے ؎

دوج آپ میں سنسکار کر کے اور خود بھی گھر رہنے والی اولاد کو گروکل میں بھیج دیں۔

(۲۰) نویں برس کے شروع میں دوج (براہمن کشتری ویش) اپنی اولاد کا اُپ نین (رسم زنار بندی) کر کے آریہ گروکل میں یعنی جہاں اُستاد پورے عالم اور اتالیق کامل اور فاضل تعلیم تربیت کرنے والے ہوں۔ لڑکے اور لڑکیوں کو بھیج دیں۔ شودر وغیرہ ورن اُپ نین کئے بغیر ہی تحصیل علم کے لئے گروکل میں بھیج دیں (چونکہ شودروں میں اُپ نین کی رسم نہیں ہوتی۔ اسلئے یہ رسم گروکل میں جا کر ادا ہو سکتی ہے (مترجم) ؎

اولاد اور شاگردوں کو سدھارنے کے لئے سزا دینا چاہئے۔ لیکن بے کینہ سے سزا دی جائے

(۲۱) انہی لوگوں کی اولاد عالم۔ مہذب۔ اور تربیت یافتہ ہوتی ہے۔ جو کہ تعلیم کے معاملات میں اولاد کے ساتھ لاڈ کبھی نہیں کرتے بلکہ تنبیہ ہی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ویاکرن مہابھاشیہ کا مقولہ ہے کہ

सामृतैः पाणिभिर्घ्नन्ति गुरवो न विषोक्षितैः ।
लालनाश्रयिणो दोषास्ताडनाश्रयिणो गुणाः ॥

(معنی) جو ماں باپ اور اتالیق اولاد اور شاگردوں کو تنبیہ کرتے ہیں۔ وہ گویا اپنی اولاد اور شاگردوں کو اپنے ہاتھ سے آبِ حیات پلا رہے ہیں۔ اور جو اولاد یا شاگردوں سے لاڈ کرتے ہیں۔ وہ گویا اپنی اولاد کو اور شاگردوں کو زہر پلا کر تباہ اور برباد کر رہے ہیں۔ کیونکہ لاڈ کرنے سے اولاد اور شاگرد بگڑ جاتے ہیں۔ اور تنبیہ سے خوبیاں حاصل کرتے ہیں۔ اولاد اور شاگردوں کو بھی چاہئے کہ تنبیہ سے خوش اور لاڈ سے ہمیشہ ناخوش رہا کریں۔ لیکن ماں باپ اور اُستاد کسی کینہ و کاوش سے سزا نہ دیں۔ بلکہ ظاہری طور پر دھمکا دیں۔ اور دل سے شفقت ہی رکھیں ؎

نیک چلنی۔ عمدہ طریق اور اوصاف حمیدہ کے حاصل کرنے کی بھی تربیت کرنی چاہئے۔

(۲۲) جیسے دیگر امور کی تربیت دیں۔ ویسے ہی چوری۔ زناکاری۔ سستی۔ غفلت۔ نشئی اشیاء۔ دروغ گوئی۔ ایذا رسانی۔ ظلم۔ حسد۔ کینہ اور محبت کی بے اعتدالی وغیرہ

کرنے پر بھی کتنے ہی لڑکے مرجاتے ہیں۔ نیز تمہارے اپنے گھر میں بھی مرجاتے ہیں۔ اور کیا تم خود مرنے سے بچ سکو گے؟ اُس وقت یہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے۔ اور دوسرے شہر پر جان لیتے ہیں۔ کہ یہاں ہماری دال نہیں گلے گی۔ اس لئے ان سب جھوٹی کارروائیوں کو چھوڑ کر دھرم پر چلنے والے۔ ملک کے تیش رساں بغیر چھل بل کے سب کو علم بخشنے والے نیک عالموں کی مہربانیوں کا معاوضہ دینا چاہئے۔ یعنی جیسا کہ وہ خلق اللہ کا بھلا کرتے ہیں۔ اس کام کو کبھی نہ چھوڑنا چاہئے +

> رسائن۔ مارن۔ موہن۔ اوچاٹن بشی کرن ادیبے سے خبردار کردینا چاہئے +

(۱۷) جنتر منتر۔ رسائن۔ مارن۔ موہن۔ اوچاٹن بشی کرن وغیرہ کل ہے۔ اس کو بھی نہایت درجہ کی بیہودگی ہی سمجھنا چاہئے +

نیز بچپن سے ہی سمجھا کر ایسی باتوں کا جھوٹ بچوں کے ذہن نشین کردیں تاکہ اولاد توہمات کے جال میں پھنس کر دکھ نہ اٹھاوے +

> ویریہ رکھشا کے طریق اور فوائد بچوں کو ضرور جتلا دینے چاہئیں

(۱۸) ساتھ ہی اُن کے دل پر نقش کردینا چاہئے کہ ویریہ کی حفاظت میں سکھ اور اس کے برباد کرنے میں دکھ ہوتا ہے۔ مثلاً دیکھئے جس کے جسم میں ویریہ محفوظ رہتا ہے۔ اس کی صحت۔ عقل۔ طاقت اور ہمت ترقی پاکر اس کی راحت کا باعث ہوتی ہیں۔ ویریہ کی حفاظت کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ عیاشی کی کہانیوں سے۔ عیاشوں کی صحبت سے۔ گندے خیالات کو دل میں جگہ دینے سے۔ کسی عورت کو دیکھنے سے۔ کسی عورت کے ساتھ تنہا بیٹھنے سے۔ اس سے بات چیت کرنے سے۔ اس کے ساتھ چھونے وغیرہ کی حرکات سے باز رہ کر برہمچاری لوگ نیک تربیت اور علمی کمال کو حاصل کریں۔ جس کے جسم میں ویریہ نہیں ہوتا وہ مخنث۔ بڑے درجہ کا منحوس۔ مرض جریان میں پھنسا ہوا۔ کمزور۔ بے رعب۔ بے عقل اور بے ہمت ہوا کرتا ہے۔ اور حوصلہ اور ثابت قدمی اور طاقت و توانائی سے بے بہرہ ہونے کے باعث تباہ ہوجاتا ہے۔ اگر تم نیک تربیت۔ تحصیل علم اور ویریہ کی حفاظت کرنے سے اس موقعہ پر چوک جاؤ گے۔ تو دوبارہ اس جنم میں تم کو یہ بہا وقت نہیں مل سکے گا۔ پس جب تک ہم خانہ داری کے کاموں کو انجام دینے والے زندہ ہیں۔ تب تک تم کو تحصیل علم کرنا۔ اور جسمانی طاقت بڑھانا چاہئے +

نوٹ ۱ رسائن سے کیمیا گری یعنی لوہے تانبے سے چاندی سونا وغیرہ بنانا مراد ہے +
مارن = مار ڈالنا + موہن = دوسرے کو محبت میں اسیر کرنا + اوچاٹن = دل برداشتہ کرنا + بشی کرن = تابع کرلینا +

اس قسم کی باتیں سن کر ماں باپ بولتے ہیں واہ واہ! جوتشی جی آپ بہت اچھے ہیں۔ جیوتشی صاحب سمجھتے ہیں کہ ان باتوں سے مطلب برآری نہیں ہوتی۔ تب کہتے ہیں کہ یہ گرہ تو بہت اچھے ہیں لیکن فلاں گرہ کرور (سخت) ہیں۔ یعنی فلاں فلاں گرہ کے ملاپ سے آٹھویں برس میں اس کی موت ہونی لکھی ہے۔ اس کو سن کر ماں باپ بیٹے کی پیدائش کی خوشی کو چھوڑ کر غم کے سمندر میں ڈوب کر جیوتشی صاحب سے کہتے ہیں کہ مہاراج جی اب ہم کیا کریں؟ تب جوتشی جی کہتے ہیں "تدبیر کرو" گرہستی کہتا ہے "کیا تدبیر کریں؟" جوتشی جی تشریح کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ ایسا ایسا دان کرو گرہ کے منتر کا جاپ کراؤ۔ اور ہمیشہ برہمنوں کو بھوجن کراؤ گے۔ تو غالب ہے کہ نو گرہوں کے آفات دور ہو جائیں گے۔ "غالب" اسلئے کہا کہ اگر مر جائے گا تو کہیں گے کہ ہم کیا کریں۔ پرمیشور سے کوئی بڑا نہیں ہے۔ ہم نے بہت سی کوشش کی اور تم نے کرائی۔ اس کے کرم ہی ایسے تھے۔ اور جو بچ جائے تو کہتے ہیں کہ دیکھو ہمارے منتر، دیوتا، اور برہمنوں کی کیسی شکتی (طاقت) ہے؟ تمہارے لڑکے کو بچا دیا +

اس موقع پر کارروائی یہ ہونی چاہئے۔ جب ان کے جپ پاٹھ سے کچھ نہ ہو تو دگنے تگنے روپے اُن فریبوں سے لے لئے جاویں۔ اور بچ جانے پر بھی لے لئے جاویں۔ کیونکہ جس طور پر جیوتشیوں نے کہا کہ اس کے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قانون کو توڑنے کی طاقت کسی کو نہیں" +

ویسے ہی گرہستی بھی کہے کہ یہ اپنے کرم (اعمال) اور پرمیشور کے قانون سے بچا ہے۔ تمہاری کوشش سے نہیں +

دان پُن کی لیلا سے بھی بچنا چاہئے

(۱۵) (سوم) گرو وغیرہ جو پُن دان کرا کر آپ لے لیتے ہیں اُن کو بھی وہی جواب دینا چاہئے۔ جو جیوتشیوں کو دیا تھا +

شیتلا۔ منتر۔ تنتر جنتر وغیرہ کی لیلا کی تردید

(۱۶) اب رہ گئی شیتلا اور منتر، تنتر، جنتر۔ وغیرہ یہ بھی ایسے ہی مکاریوں کے فریب ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ "اگر ہم منتر پڑھ کر ڈورا یا جنتر بنا دیویں۔ تو ہمارے دیوتا اور پیر اس منتر جنتر کے طفیل اس لڑکے کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتے" اُن کو بھی وہی جواب دینا مناسب ہے کہ کیا تم موت و پرمیشور کے قانون۔ اور کرم پھل (ثمرۂ اعمال) سے بھی بچا سکو گے؟ تمہارے ایسا

---

[1] جاپ یعنی ورد +

[2] جوتشیوں کی اصطلاح میں ستارگان کے وہ مقامات مخصوص ہیں جن کو اردو کے محاورہ میں برج بھی کہتے ہیں۔ سنسکرت میں ان کا نام لکھا گیا ہے +

[3] جپ یعنی ورد، وظائف، پاٹھ یعنی خاندانی کسی کتاب کو سیادھ طریق میں بیٹھ کر پڑھنا۔ خاص لفظ +

کہتا ہے کہ "اِس پر سورج وغیرہ سخت گرہ چڑھے ہیں۔ جو تم ان کے دُور کرنے کے لئے پاٹھ پوجا خیرات کراؤ۔ تو اس کو آرام ہو جائے۔ نہیں تو بہت دُکھ میں مبتلا ہو کر مر بھی جائے تو عجب نہیں" ۔

(جواب) کہئے نجومی صاحب! جیسے یہ زمین بے جان ہے۔ ویسے ہی سورج وغیرہ گرہ ہیں۔ وہ سے تپش اور روشنی وغیرہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ کیا یہ ذی شعور ہیں۔ جو ناراض ہو کر تکلیف اور خوش ہو کر راحت دے سکتے ہیں؟

(سوال) کیا اس دنیا میں جو راجا رعیت۔ سُکھی، دُکھی ہو رہے ہیں۔ یہ گرہوں کا پھل نہیں ہے؟

(جواب) نہیں یہ سب اچھے بُرے کرموں کا پھل ہے۔

(سوال) تو کیا جوتش شاستر (علم ہیئت) جھوٹا ہے؟

(جواب) نہیں۔ جو اس میں علم ہندسہ۔ جبر و مقابلہ۔ اقلیدس۔ اور علم ریاضی ہے۔ وہ تمام صحیح ہے۔ لیکن جو پھل (ثمرہ) کی کارستانی ہے۔ وہ سب جھوٹی ہے۔

(سوال) کیا یہ جو جنم پتر ہے۔ وہ فضول ہے؟

(جواب) ہاں وہ جنم پتر نہیں بلکہ اُس کا نام "شوک پتر" (ماتمی کاغذ) رکھنا چاہئے کیونکہ جب اولاد پیدا ہوتی ہے۔ تب سب کو خوشی ہوتی ہے۔ لیکن وہ خوشی تب تک رہتی ہے۔ جب تک جنم پتر بنکر (طیار نہ ہو) اور گرہوں کا پھل (ثمرہ) نہ سُنیں۔

جب پروہت جنم پتر بنانے کو کہتا ہے۔ تب بچے کے ماں۔ باپ پروہت سے کہتے ہیں۔

"مہاراج آپ بہت اچھا جنم پتر بنائیے" اگر آدمی دولت مند ہو۔ تو بہت سے لال پیلے خطوں سے رنگا ہوا اور غریب ہو تو معمولی طور سے جنم پتر بنا کر جب سنانے کو آتا ہے۔ تب اُس کے ماں باپ جوتشی[1] جی کے سامنے بیٹھ کر کہتے ہیں "اِس کا جنم پتر اچھا تو ہے"؟ جوتشی کہتا ہے۔ "جیسا ہے۔ سنا دیتا ہوں۔ اِس کے جنم گرہ[2] بہت اچھے اور متر گرہ[3] بھی بہت اچھے ہیں۔ جن کا پھل (یہ ہوگا) کہ دولت اور عزت (پائیگا) کسی مجلس میں جا کر بیٹھے گا۔ تو سب پر اس کا رعب داب پڑے گا۔ تندرست رہے گا۔ راجہ مہاراج دربار سے عزت پائیگا" ۔

---

[1] نجومی پنڈت کو جوتشی کہتے ہیں۔

[2] سورج۔ چاند وغیرہ ستارے بالک کی پیدائش کے وقت جن جن مقامات پر ہوں۔ انکو جنم گرہ کہتے ہیں۔ جنم یعنی پیدائش کے ...

[3] متر یعنی دوست گرہ یعنی ستارہ۔

جسمانی عارضوں اور پاگل پن وغیرہ دماغی مرضوں کا نام بھوت پریت رکھتے ہیں +

لوگ دوائی کا استعمال اور پرہیز وغیرہ مناسب کارروائی نہ کر کے مکاروں پاکھنڈیوں لے درجہ کے جاہلوں۔ بدچلن۔ خود غرض بھنگی چماڑ۔ شودر ملیچھ وغیرہ کے بھی معتقد ہو کر ح طرح کے مکر و فریب اور عیاریوں میں مبتلا ہوتے۔ جھوٹ موٹھ کا ستے۔ ڈورا دھاگا وغیرہ ٹونے منتر جنتر باندھتے بندھواتے پھرتے ہیں۔ اپنی دولت کو برباد کرتے۔ اولاد وغیرہ بُری حالت کرتے ہیں۔ اور امراض کو بڑھا کر دُکھ اٹھاتے ہیں +

جب آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پُورے اُن بدعقل اور بدشعار خود غرضوں کے پاس اکر پوچھتے ہیں کہ "مہاراج! اس لڑکا لڑکی۔ مرد۔ عورت کو نہ جانے کیا ہوگیا ہے"؟ تب ے بولتے ہیں کہ "اس کے جسم میں ایک بڑا بھوت۔ پریت بھیرو۔ شیتلا وغیرہ دیوی لگی ہے۔ جب تک تم اس کی تدبیر نہ کرو گے تب تک یہ نہ چھوٹیں گے۔ حتیٰ کہ جان ی لے لیں گے۔ جو تم ملیدہ یا اتنی بھینٹ دو تو ہم منتر۔ جپ۔ پرسچرن٭ سے جھاڑ کر ان کو ال دیں"۔ تب وہ بے عقل اور اُن کے رشتہ دار بولتے ہیں کہ "مہاراج! چاہے ہمارا سب کچھ لگ جائے۔ لیکن ان کو اچھا کر دیجئے"۔ تب تو اُن کی بن پڑتی ہے کہ شریر کہتے ہیں "اچھا لاؤ اتنا سامان۔ اتنی نقدی دیوتا کا نذرانہ۔ اور گرہ دان٭ کراؤ" ز جھانجھ۔ مردنگ۔ ڈھول۔ تھالی لیکر اُس کے سامنے گاتے بجاتے ہیں۔ اور اُن میں سے ب پاکھنڈی پاگل بن ناچ کود کر کہتا ہے کہ "میں اس کی جان ہی لے لوں گا"۔ تب وہ ندھے اُس بھنگی چماڑ وغیرہ نیچ کے پاؤں پڑ کر کہتے ہیں کہ "آپ چاہیں سو لیجئے اس کو بچائیے" ب وہ دغاباز بولتا ہے کہ "میں ہنومان ہوں۔ لاؤ پکی مٹھائی۔ تیل۔ سیندور۔ سوا من کا روٹ٭ ور لال لنگوٹ"۔ "میں دیوی یا بھیرو ہوں۔ لاؤ پانچ بوتل شراب۔ بیس مرغی۔ پانچ بکرے ٹھائی اور کپڑے"۔ جب وہ کہتے ہیں کہ "جو چاہو سو لو" تب تو وہ پاگل بہت ناچنے کودنے لگتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دانشمند اُن کی خدمت پانچ جوتے۔ ڈنڈے۔ طمانچے اور لاتیں مارنے سے کرے تو اس کے ہنومان۔ دیوی اور بھیرو جھٹ خوش ہو کر بھاگ جاتے ہیں کیونکہ وہ ن کا صرف دولت وغیرہ ٹھگنے اور اپنی غرض پورا کرنے کے لئے فریب ہی ہوتا ہے +

[ٹھگ جوتشی کس کس طرح سے بھولوں کو ٹھگتے اور ڈراتے ہیں۔]

(۳۱) جب (دولت مند) کوئی گرہستی گرہ نجوم نما منجمن کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ "اے مہاراج! اس کو کیا ہے"؟ تب وہ

٭ کسی قسم کے افسون منتر جاپ وغیرہ کے موقع پر جو کارروائیاں انجام دی جاتی ہیں اُن کو پرسچرن کہتے ہیں +

٭ ہندو مذہب میں ستاروں کے اثر نحوست دور کرنے کے نام سے جو مختلف اشخاص کو کچھ نقد۔ جنس وغیرہ دیا جاتا ہے۔ اُس کو گرہ دان کہتے ہیں +

٭ سوا من کی بہت بڑی موٹی روٹی ہوتی ہے۔ اُس کو بعض مذکر روٹ بولتے ہیں۔ مترجم +

ہوتی ہے۔ عضو ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اور ہاتھ میں بدبو آجاتی ہے۔ اس لئے اُسے نہ چھوئے ہمیشہ راست گوئی۔ بہادری۔ استقلال اور خندہ پیشانی وغیرہ اوصاف جس طرح ہو سکے حاصل کرائیں +

پانچ برس کی عمر میں دیوناگری حروف سکھائیں۔ بعدازاں منتر شلوک سوتر وغیرہ حفظ کرادیں تاکہ وہ توہمات میں نہ گر سکیں

۱۰۔ جب پانچ برس کا لڑکا یا لڑکی ہو۔ تب دیوناگری اور غیر ممالک کی زبانوں کے حروف کی بھی مشق کرادیں۔ بعدازاں وید منتر شلوک۔ سوتر۔ نظم نثر بمع معنوں کے جن سے کہ اچھی تعلیم۔ علم۔ دھرم اور پرمیشور کے متعلق ہدایت۔ ماں۔ باپ۔ اُستاد۔ فاضل واعظ۔ راجا۔ رعیت۔ خاندان۔ بھائی بہن اور نوکر چاکر وغیرہ سے سلوک کرنے کے طریق ظاہر ہوتے ہوں حفظ کرادیں۔ تاکہ وہ اولاد کسی بدچلن کے بہکانے میں نہ آوے۔ علیٰ ہذا القیاس جو جو ایسے علم اور دھرم کے برخلاف وہموں میں پھنسانے والی ہیں۔ اُن کی بابت بھی خبردار کر دیں۔ تاکہ بھوت پریت وغیرہ فرضی باتوں پر یقین نہ لائیں +

गुरोः प्रेतस्य शिष्यस्तु पितृ मेधं समाचरन् । प्रेत हारैः समं तत्रदशरात्रेण शुद्ध्यति ॥

پریت اور بھوت کی تعریف

۱۱۔ منوسمرتی میں کہا ہے کہ جب اُستاد مرے تب لاش جس کا نام پریت ہے۔ اُس کو جلانے والا طالب علم پریت یا میت لاش کو اٹھانے والوں کے ساتھ دسویں دن شدھ ہوتا ہے۔ جب لاش جل چکے۔ تب اس کا نام بھوت یعنی گذشتہ ہوتا ہے۔ یعنی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ فلاں نام والا شخص تھا۔ پس جتنے پیدا ہو کر زمانہ حال میں نہ رہیں۔ وہ زمانہ گذشتہ میں داخل ہیں۔ اور اسی لئے وہ بھوت یعنی گذرے ہوئے کہلاتے ہیں +

بھوت پریت شاکنی۔ ڈاکنی وغیرہ کا خیال جو عوام میں ہے اس کی تردید

۱۲۔ برہما سے لیکر آج تک عالم ایسا ہی مانتے ہیں لیکن جس کے من میں بھرم ہمت بُزدلی اور دل پر بُرے اثرات ہوں۔ اُس کو ڈر اور بدگمانی بھوت پریت۔ شاکنی۔ ڈاکنی وغیرہ بیشمار وہموں کی شکل میں تکلیف دیتے ہیں۔ دیکھو جب کوئی شخص مرتا ہے۔ تب اُس کی روح اپنے بھلے بُرے کرموں کے مطابق پرمیشور کے انتظام سے رنج و راحت کا پھل بھوگنے کے لئے دوسرے جنم کو اختیار کر لیتی ہے +

کیا پرمیشور کے اس لازوال انتظام کو کوئی بھی توڑ سکتا ہے؟ جاہل لوگ طبابت اور طبیعات کے پڑھنے سننے اور سوچنے سے بے بہرہ ہونے کے باعث سرسام بخار وغیرہ

لہ یہ بات غور طلب ہے۔ اور یہ اشلوک صرف موجودہ منوسمرتی کا ہے۔ پریت کے بارے میں کہا نے کو کہا ہے +

جو مرد عورت ان قواعد پر عمل کریں گے اُن کے ہاں عمدہ اولاد پیدا ہوگی

۸۔ اس اثناء میں مرد مجرد رہکر ویریہ کو ضبط رکھے۔ جو عورت مرد اس طریقہ پر عمل کریں گے۔ اُن کی اولاد عمدہ ہوگی۔ اور درازی عمر اور طاقت و توانائی کی ترقی ہوتی ہی رہے گی۔ جس (کی وجہ) سے کہ کل نسل عمدہ علاقہ کا باعث۔ دراز عمر اور دھرم پر چلنے والی ہی ہوگی۔ عورت یونی سنکوچ اور شودھن کرے اور مرد ویریہ کو ضبط رکھے۔ پھر اولاد جتنی ہوگی۔ وہ بھی سب افضل ہی ہوگی ⁜

ماں بچوں کو تربیت کرے۔ اور طریق گفتگو وغیرہ مہذبانہ عادات سکھائے

۹۔ بچوں کو ماں ہمیشہ اعلیٰ تربیت کرے۔ جس سے بچے مہذب ہوں۔ اور کسی عضو سے حرکت نہ کرنے پائیں جب بچے بولنے لگے۔ تب اُس کی ماں ایسی تدبیریں کرے۔ جس سے کہ بچہ کی زبان نرم ہووے۔ اور وہ صاف طور پر بول سکے جس حرف کا جو ستھان (مخرج) اور پریتن[ا] ہو۔ اُس کا خیال رکھے۔ جیسے پ اس کا ستھان ہونٹھ اور سپرشٹ[ب] پریتن ہے۔ دونوں ہونٹھوں کو ملا کر بولنا ہرسو دیرگھ پلت[ج]۔ حروف کا ٹھیک ٹھیک بولنا سکھائے۔ تاکہ خوش الحانی اور باوقار لہجہ ہو اور حروف ماترا[د] پد[ہ] اور وساکیہ[و] بولتے ہوئے علیحدہ علیحدہ سنائی دیں۔ جب بچہ کچھ کچھ بولنے اور سمجھنے لگے تب (اس کو) شیریں کلامی۔ اور بڑے چھوٹے بزرگ ماں۔ باپ۔ راجا اور عالم وغیرہ سے گفتگو کرنے کے طریق اور برتاؤ کی۔ اور اُن کے پاس بیٹھنے۔ اُٹھنے وغیرہ کے ڈھنگ کی بھی تعلیم دے تاکہ کسی جگہ بھی اُس سے نامناسب حرکت نہ ہو اور ہر جگہ اُس کی عزت ہوا کرے ⁜

ایسی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ جس سے اولاد کے دل میں حواس کو تابو رکھنے علم سے محبت کرنے اور نیک صحبت میں رہنے کا شوق پیدا ہو جائے فضول کھیل۔ رونے ہنسنے۔ لڑائی۔ خوشی۔ غم۔ اور کسی چیز میں حد سے زیادہ محبت کرنے۔ تیز حسد اور عداوت وغیرہ سے باز رہیں۔ عضو تناسل کے چھونے اور ملنے سے چونکہ ویریہ کی بربادی

لہ یونی سنکوچ ... اور شودھن یعنی صاف ہونے کے ہیں۔ حمل کے وقت رحم میں بچہ ہونے کی جگہ وہ پھول جاتی ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو عورت کی صحت یابی کا عمدہ نشان یہ کہا جاتا ہے کہ رحم سے غلاظت نکل کر پھر رحم سکڑ کے اپنی اصلی حالت میں آ جاوے۔ عجیب اور رشتہ داروں کو سب سے زیادہ خبرداری اسی بات کی کرنی چاہیئے رحم کی صفائی اور اصلی جگہ پر آ جانا ہمیشہ ہی عورت کی جان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نرائن کرشن

لا مخرج کے پتن یعنی حروف کے بولنے میں جو زبان وغیرہ کی مناسب حرکت کی جاتی ہے۔ اس کو پریتن کہتے ہیں ⁜

لا سپرشٹ کہتے ہیں چھونے کو۔ چونکہ حرف پ کے بولنے میں دونوں لب باہم ملتے ہیں۔ لہٰذا اس کے بولنے کی ترکیب سپرشٹ ہے

لا अ इ وغیرہ حروف تین طرح سے بولے جاتے ہیں۔ ہرسو۔ دیرگھ اور پلت ⁜

باڑی کے ایک دفعہ چلنے میں جتنا وقت لگے۔ اتنے عرصہ میں ہرسو بولا جاتا ہے۔ اُس سے دو گنے عرصہ میں دیرگھ اور تگنے عرصہ میں پلت بولا جاتا ہے ⁜

لا لفظ سنسکرت میں جو علامات کہ زبر۔ زیر۔ پیش یا حروف دیا کے عمل کا کام دیتی ہیں انکو ماترا کہتے ہیں لا کلام یا جملوں کے اقسام کو ورساکیہ کہتے ہیں ⁜

نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جب تک کہ دوبارہ وقت معینہ ہم بستری کا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے نہ آوے۔ تب تک نیز حمل ٹھہر جانے کے بعد ایک برس تک صحبت نہ کریں۔ جب دونوں کی جسمانی صحت ٹھیک ہو۔ دل خوش ہو اور کسی قسم کا غم نہ ہو تب صحبت کریں) +

خوراک حسب ہدایت علم طب کھائیں اور خوش رہیں۔

(۴) جس طرح چرک اور سشرت میں خوراک اور لباس کا بیان اور منو سمرتی میں مرد و عورت کے خوش و خرم رہنے کا طریق لکھا ہے۔ اس کے مطابق عمل کریں +

حاملہ ہونے کے بعد عورت کو مزید احتیاط رکھنی چاہیئے

(۵) حمل ٹھہر جانے کے بعد عورت کو بہت احتیاط سے خوراک اور پوشش کا استعمال کرنا چاہیئے۔ بعد وضع حمل ایک برس تک مرد سے عورت ہم بستر نہ ہو۔ عقل۔ طاقت۔ خوبصورتی۔ صحت۔ ہمت۔ تسکین دلی وغیرہ بڑھانے والی اشیاء ہی کا استعمال عورت کرتی رہے جب تک کہ اولاد پیدا نہ ہو +

بچہ کے پیدا ہونے پر کیا کیا کرنا چاہیئے۔

(۶) جب بچہ پیدا ہو۔ تب اچھے خوشبودار پانی سے بچہ کو نہلانے اور نال کاٹنے کے بعد خوشبودار گھی وغیرہ کا ہوم۔ اور زچہ کے غسل اور خوراک کا بھی مناسب انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ بچہ اور زچہ کا جسم آہستہ آہستہ صحت و طاقت حاصل کرتا رہے +

بچہ کے دودھ پلانے کے متعلق ہدایات۔

(۷) ایسی شئے اُس کی ماں یا دایہ کھائے کہ جس کے باعث دودھ میں بھی عمدہ صفتیں پیدا ہو جائیں +

زچہ کا دودھ چھ دن تک بچہ کو پلانا چاہیئے۔ بعد ازاں دایہ پلایا کرے۔ لیکن دایہ کو عمدہ اشیاء ماں باپ کھلاتے پلاتے رہیں۔ اگر کوئی مفلس ہو دایہ کو نہ رکھ سکے۔ تو وہ گائے یا بکری کے دودھ میں عمدہ ادویات کو جو کہ عقل۔ ہمت۔ صحت بڑھانے والی ہوں۔ صاف پانی میں بھگو کر جوش دینے کے بعد چھان کر اس دودھ میں موزوں ملا کر بچہ کو پلا دیں +

پیدائش کے بعد بچہ اور اس کی ماں کو کسی دوسری جگہ میں جہاں کی ہوا پاکیزہ ہو رکھیں۔ تیز خوشبودار اور خوشنما اشیاء وہاں رکھیں۔ اور ایسے مقام کی سیر کرانا مناسب ہے کہ جہاں کی ہوا صاف ہو +

جہاں دایہ۔ گائے۔ بکری وغیرہ کا دودھ نہ مل سکے۔ وہاں جیسا مناسب سمجھیں ویسا عمل کریں۔ چونکہ بچہ کا جسم جننے والی عورت کے جسمانی اجزا سے بنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے عورت بچہ جننے کے وقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس لئے زچہ دودھ نہ پلاوے۔ دودھ روکنے کے لئے پستان کے منہ پر ایسی دوا لگا دیں۔ جس سے دودھ نکلنا بند ہو جائے۔ اس طریق پر عمل کرنے سے دوسرے مہینے میں عورت دوبارہ جوان ہو جاتی ہے

دوسرے باب کا آغاز

تربیت کے بیان میں

मातृमान पितृमानाचार्यवान् पुरुषोवेद ॥

ماں باپ اور اُستاد تینوں عالم ہوں تو انسان عالم ہو سکتا ہے مگر سب سے زیادہ ہدایت ماں باپ سے پہنچتی ہے

(۱) یہ شت پتھ براہمن کا مقولہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تین فاضل ادیب (تعلیم دینے والے) یعنی ایک ماں دوسرا باپ اور تیسرا اُستاد میسر ہوں۔ تب ہی انسان ذی علم ہو سکتا ہے۔ مبارک ہے وہ خاندان! اور خوش نصیب ہے وہ اولاد جس کے سر پر دھرم پر چلنے والے اور عالم ماں باپ ہوں۔ ماں سے جس قدر ہدایت اور فیض اولاد کو پہنچتے ہیں اُستاد کسی اور سے نہیں۔ کیونکہ ماں اولاد سے جس قدر محبت کرتی اور ان کے لیے جس قدر بہتری کرنا چاہتی ہے اتنا اور کوئی نہیں کرتا۔ اس لئے ماتر مان وہ شخص ہے جس کی ماں قابل تعریف اور دھرم پر چلنے والی ہو۔ مبارک ہے وہ ماں! جو روز حمل سے لے کر جب تک پوری تعلیم نہ ہو جائے۔ اولاد کو نیک سیرتی کی ہدایت کرے ۔

ماں باپ کو حسب حیثیت عمدہ خوراک کھانا چاہئے کہ جس سے اولاد عمدہ پیدا ہو

(۲) ماں اور باپ کو لازم ہے کہ حمل سے پہلے۔ نیز اس کے دوران میں اور اس کے بعد نشیلی یعنی شراب اور دیگر بدبودار خشک مغز عقل چیزوں کو ترک کر کے گھی۔ دودھ۔ میٹھا۔ اور خورد و نوش کی دیگر چیزیں جو تسکین بخش۔ تن درستی۔ طاقت۔ عقل۔ ہمت۔ نیک سیرتی اور شائستگی کو بڑھانے والی ہوں ان کا استعمال کرتے رہیں۔ تا کہ رج[1] اور ویرج[2] جملہ خرابیوں سے پاک ہو کر نہایت عمدہ اوصاف والا ہو ۔

رتوگمن کا قاعدہ

(۳) جیسے رتوگمن[3] کا قاعدہ ہے یعنی حیض کے نمودار ہونے کے پانچویں دن سے لے کر سولھویں دن تک جو ہم بستری کا وقت ہے اس سے پیشتر کے چار دن ترک کر دینے چاہئیں۔ باقی جو بارہ دن رہے ان میں سے گیارھویں اور تیرھویں رات کو چھوڑ کر باقی دس راتوں میں عمل متعلقہ حمل اچھا ہے ۔

حیض کے نمودار ہونے کے دن سے لے کر سولھویں رات کے بعد ہم بستری

۱؎ عورت کے مادہ تولید کو کہتے ہیں ۔

۲؎ یہ مرد کے مادہ تولید کو کہتے ہیں ۔

۳؎ بوقت امکان حمل پر صحبت کرنے کو رتوگمن کہتے ہیں (دوران گشت) ۔

"अथातो धर्मजिज्ञासा"

یہ پورو میمانسا کا پہلا سُوتر ہے۔ اس جگہ لفظ "اتھ" مابعد کے معنی میں آیا ہے یعنی وید کے پڑھنے کے بعد +

"अथातो धर्मं व्याख्यास्यामः"

یہ ویشیشک درشن کا پہلا سُوتر ہے۔ بعد بیان کرنے دھرم کے دھرم کی مفصل تشریح لکھی جاتی ہے +

"अथ योगानुशासनम्"

یہ یوگ شاستر کا پہلا سُوتر ہے۔ اس جگہ بھی "اتھ" بمعنی آغاز ہونے کے آیا ہے +

"अथ त्रिविधदुःखात्यन्त निवृत्तिरत्यन्त पुरुषार्थः"

یہ سانکھیہ درشن کا پہلا سُوتر ہے۔ دُنیوی محسوسات کو بھوگنے کے بعد تین قسم کے دکھوں کو غایت درجہ دور کرنے کے واسطے کوشش کرنی چاہیے +

"अथातो ब्रह्मजिज्ञासा"

یہ ویدانت درشن کا پہلا سُوتر ہے

"ओमित्येतदक्षरमुद्गीथमुपासीत"

یہ چھاندوگیہ اُپنشد کا پہلا سُوتر ہے

"ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानम्"

یہ مانڈوکیہ اُپنشد کے آغاز کا فقرہ ہے

یہ سب ان کتابوں کے آغاز کے فقرے ہیں۔

اسی طرح دوسرے رشی منیوں کی کتابوں کے آغاز میں لفظ "اوم" اور "اتھ" لکھا ہے۔ دیکھیے ہی۔

[अग्नि, इट्, अग्ने, ये त्रिषप्ताः परियन्ति]

"اگنی" "اِٹ" "اگنی" "یے تری شپتا" الفاظ چاروں ویدوں کے شروع میں لکھے ہیں۔ "شری گنیشایہ نمہ" وغیرہ عبارت کسی جگہ نہیں پائی جاتی۔ اور جو ویدک لوگ وید کے شروع میں لفظ "ہری اوم" لکھتے اور پڑھتے ہیں۔ یہ بات انہوں نے پورانک اور تانترک لوگوں کی جھوٹی بناوٹ سے سیکھی ہے۔ وید وغیرہ شاستروں میں کہیں نہیں۔ اس واسطے کتاب کے شروع میں لفظ "اوم" یا "اتھ" ہی لکھنا مناسب ہے +

یہ تھوڑا سا مضمون ایشور کے متعلق لکھا گیا ہے اس کے آگے تعلیم و تربیت کا مضمون لکھا جاویگا +

شری سوامی دیانند سرسوتی کی شستہ عبارت سے آراستہ تصنیف ستیارتھ پرکاش کا پہلا باب بیان ذات الٰہی ختم ہوا

मंगलाचरणं शिष्टाचारात् फलदर्शनाच्छ्रुतितश्चेति ॥

مطلب اس کا یہ ہے کہ چونکہ شِشٹ لوگوں سے روایت - یعنی اور ویدوں میں بھی ہوئی ہدایت ہے - اس پر ہر وقت اور ہر جگہ عمل کرنے کو منگل آچرن کہتے ہیں - کتاب کے آغاز سے لیکر اختتام تک بیچ بیچ لکھنا ہی منگل آچرن ہے - نہ کہ ایک جگہ پر منگل ہو - اور دوسری جگہ امنگل لکھا جاوے +

यान्यनवद्यानि कर्माणि तानि सेवितव्यानि नो इतराणि

بزرگ مہارشیوں کی تحریروں کو ملاحظہ کیجئے

تمام شاستروں میں "اوم" یا "اتھ" الفاظ سے کتاب شروع کی جاتی ہے - اس کا ثبوت

یہ قول تیتریہ اُپنشد پرپاٹھک ۷ - انوواک ۱۱ کا ہے مطلب جو مذمت سے خالی یعنی دھرم کے کام ہیں - وہی تم کو کرنے چاہئیں - ادھرم کے کام ہرگز نہیں - اس لئے جو موجودین کی کتابوں میں

شری گنیش کو نمسکار "**श्रीगणेशाय नमः**"

سیتا رام کو نمسکار "**सीतारामाभ्यां नमः**"

رادھا کرشن کو نمسکار "**राधाकृष्णाभ्यां नमः**"

شری گورو کے چرن کمل کو نمسکار "**श्रीगुरुचरणारविन्दाभ्यां नमः**"

ہنومان کو نمسکار "**हनुमते नमः**"

درگا کو نمسکار "**दुर्गायै नमः**"

وٹک کو نمسکار "**वटुकाय नमः**"

بھیرو کو نمسکار "**भैरवाय नमः**"

شو کو نمسکار "**शिवाय नमः**"

سرسوتی کو نمسکار "**सरस्वत्यै नमः**"

نارائن کو نمسکار "**नारायणाय नमः**"

ایسی ایسی تحریریں دیکھنے میں آتی ہیں - ان کو عقلمند لوگ وید اور شاستروں کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہی سمجھتے ہیں - کیونکہ وید اور رشیوں کی کتابوں میں کہیں بھی اس قسم کا منگل آچرن دیکھنے میں نہیں آتا - البتہ رشیوں کی کتابوں میں لفظ "اوم" اور "اتھ" تو دیکھنے میں آتے ہیں - دیکھئے +

"**अथ शब्दानुशासनम्**"

یہ سوتر ویاکرن مہابھاشیہ سے لیا گیا ہے - اس جگہ لفظ "اتھ" سے آغاز ہونے کے معنی سمجھے جاتے ہیں +

۹۸-پریہ

प्रीञ् तर्पणे कान्तौ च مصدر "پری" (یعنی سیری و خواہش) سے لفظ پریہ بنتا ہے۔ جو سیری بخشے اور پیار لگے وہ پریہ ہے۔ چونکہ وہ تمام دھرماتماؤں اور مکتی کی خواہش کرنے والوں اور نیک آدمیوں کو خوشی بخشتا ہے۔ اور سب کے واسطے لائق محبت کے ہے۔ اس لئے اُس ایشور کا نام پریہ ہے ۔

۹۹-سوئمبھو

भू सत्तायाम् مصدر "بھو" (یعنی ہونا) کے ما قبل لفظ "سوئم" کے لگانے سے لفظ "سوئمبھو" مشتق ہوتا ہے۔ جو خود بخود سے وہ "سوئمبھو" ایشور ہے ۔

یعنی چونکہ وہ آپ سے آپ ہی ہے۔ کسی نے اس کو کبھی پیدا نہیں کیا۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام سوئمبھو ہے ۔

۱۰۰-کوی

कु शब्दे مصدر "کو" (یعنی آواز) سے لفظ کوی بنتا ہے۔ جو تمام علوم کی ہدایت کرتا ہے۔ وہ ایشور "کوی" ہے۔ چونکہ بذریعہ ویدوں کے تمام علموں کی ہدایت کرنیوالا اور جاننے والا ہے اس لئے پرمیشور کا نام "کوی" ہے ۔

دیکھو لفظ نمبر ۸۔ شو

शिवु कल्याणे مصدر "شو" (یعنی عافیت) سے لفظ "شو" بنتا ہے۔ اس سوتر **बहुलमेतन्निदर्शनम्** سے لفظ "شو" مصدر مانا گیا ہے۔ چونکہ وہ عافیت اور عافیت کا بخشنے والا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "شو" ہے ۔

علاوہ ان ناموں مذکورہ بالا کے اور بھی بیشمار نام پرمیشور کے ہیں

۵- پرمیشور کے جو نام مذکورہ بالا لکھے گئے ہیں۔ علاوہ ان کے بیشمار نام پرماتما کے ہیں۔ کیونکہ جس طرح پرمیشور کی صفات فعل اور خاصے بے شمار ہیں۔ اسی طرح اُس کے نام بھی بے انتہا ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک صفت، فعل اور فطرت کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ نام ہے۔ پس میں نے جو نام لکھے ہیں۔ وہ سمندر کے مقابلہ میں ایک بوند کے مانند ہیں۔ کیونکہ وید وغیرہ شاستروں میں پرماتما کے صفات، فعل اور فطرت (خاصے) بیشمار بیان کئے گئے ہیں۔ اُن کے پڑھنے پڑھانے سے واقفیت ہو سکتی ہے۔ اور دوسری اشیاء کا علم بھی انہیں لوگوں کو پورا پورا ہو سکتا ہے جو وید وغیرہ شاستروں کو پڑھتے ہیں ۔

منگلاچرن شروع کتاب میں نہ ہونے کی وجہ

۶- سوال۔ جس طرح اور مصنف لوگ شروع، درمیان اور خاتمہ پر منگلاچرن "(حمد و ثنا)" لکھتے ہیں۔ آپ نے کچھ نہیں لکھا ہے۔ اور نہ کچھ کیا ہے ۔

جواب۔ ہم کو ایسا کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی شروع، درمیان اور اختتام پر منگل کریگا تو اس کی کتاب کے آغاز، درمیان اور اختتام کے بیچ میں جو کچھ لکھا ہوگا۔ وہ امنگل ہی رہیگا۔ چنانچہ ساکھیہ درشن کا سوتر ہے کہ۔

| پھر لفظ ’’منو‘‘ | **मन ज्ञाने** مصدر ’’من‘‘ (یعنی جاننا) سے لفظ ’’منو‘‘ بنتا ہے۔ جو
جانے یا جانا جاوے۔ وہ ’’منو‘‘ ہے۔ چونکہ وہ ’’منو‘‘ یعنی بالطبع علیم اور ماننے کے لائق ہے
اس لئے اُس پرمیشور کا نام ’’منو‘‘ ہے ✦

| ۸۔ پرش | **पूपालनपूरणयोः** مصدر ’’پری‘‘ (یعنی پرورش و بھرپور ہونا) سے لفظ
’’پرش‘‘ بنتا ہے۔ ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے متحرک و غیر متحرک دنیا میں بھرپور ہو کر پرورش
کر رہا ہے۔ وہ ’’پرش‘‘ ہے۔ چونکہ وہ دنیا میں بھرپور ہو رہا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور
کو ’’پرش‘‘ کہتے ہیں ✦

| ۹۱۔ وشوبھر | **डुभृञ् धारणपोषणयोः** مصدر ’’بھری‘‘ (یعنی قیام و پرورش کے) ماقبل
لفظ ’’وشو‘‘ لگانے سے لفظ ’’وشوبھر‘‘ مشتق ہوتا ہے۔ جو دنیا کو قائم رکھتا ہے۔ اور پرورش
کرتا ہے۔ وہ جگدیشور ’’وشوبھر‘‘ ہے۔ چونکہ وہ دنیا کو قائم رکھنے والا اور پرورش کرنے والا
ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام ’’وشوبھر‘‘ ہے ✦

| ۹۔ کال | **कल संख्याने** مصدر ’’کل‘‘ (یعنی گنتی) سے لفظ ’’کال‘‘ بنتا ہے۔ جو تمام موجودات
کا شمار کرتا ہے۔ وہ ’’کال‘‘ ہے۔ چونکہ وہ دنیا کے تمام جیووں اور اشیاء کا شمار کرتا ہے اس لئے
اُس پرمیشور کا نام ’’کال‘‘ ہے ✦

| ۹۔ شیش | **शिष्यते स शेषः** جو باقی رہے اُس کو ’’شیش‘‘ کہتے ہیں۔ چونکہ وہ
پیدائش اور فنا سے باقی ہے۔ یعنی بچ رہتا ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام
’’شیش‘‘ ہے ✦

| ۹۔ آپت | **आपॢ व्याप्तौ** مصدر ’’آپ‘‘ (یعنی محیط ہونے) سے لفظ ’’آپت‘‘ بنتا ہے۔
جو تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے یا تمام دھرماتماؤں سے حاصل کیا جاتا ہے اور فریب
وغیرہ سے آزاد ہے۔ وہ ’’آپت‘‘ کہلاتا ہے۔ چونکہ سچی ہدایت کرنے والا اور علیم کل ہے
اور تمام دھرماتماؤں کو ملتا ہے اور دھرماتماؤں کے لئے حاصل کرنے کے لائق ہے اور
فریب سے آزاد ہے۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام ’’آپت‘‘ ہے ✦

| ۹۔ شنکر | **डुकृञ् करणे** مصدر ’’کری‘‘ (یعنی کرنا) کے ماقبل لفظ ’’شم‘‘ کے لگانے سے
لفظ ’’شنکر‘‘ کا مشتق ہوتا ہے۔ جو ’’شم‘‘ یعنی سُکھ کا دینے والا ہو۔ وہ ’’شنکر‘‘ ہے۔ چونکہ وہ
’’کلیان‘‘ یعنی سُکھ کا دینے والا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام ’’شنکر‘‘ ہے ✦

| ۹۔ مہادیو | لفظ ’’دیو‘‘ کے ماقبل لفظ ’’مہت‘‘ کے لگانے سے لفظ ’’مہادیو‘‘ بنتا ہے۔ جو وہ
مہان (بزرگ) دیوؤں کا ’’دیو‘‘ یعنی عالموں کا بھی عالم اور سورج وغیرہ کا روشن کرنے والا ہے
اس لئے اُس پرماتما کا نام ’’مہادیو‘‘ ہے ✦

(انگیان) وکلفت جسقدر جیو کے گن ہیں۔ اُن سب سے جُدا ہے۔ اسلئے پرماتما کا نام "نرگن" ہے۔ اس میں अशब्दमस्पर्शमरूपमव्ययम् وغیرہ اُپنشدوں کا پرمان ہے یعنی وہ آواز۔ حس اور صورت وغیرہ صفات سے آزاد ہے۔ اسلئے وہ نرگن کہلاتا ہے ✢

۸۶۔ سگن | جس میں گن ہوں۔ وہ "سگن" ہے۔ چونکہ کامل علم۔ کامل راحت۔ پاکی۔ بے حد طاقت وغیرہ صفتیں رکھتا ہے۔ اسلئے پرمیشور کا نام "سگن" ہے۔ جس طرح "خاک" بو وغیرہ صفات رکھنے سے "سگن" اور خواہش وغیرہ صفات کے نہ رکھنے سے "نرگن" ہے۔ اُسی طرح جگت اور جیو کی صفتوں سے الگ رہنے کی وجہ سے پرمیشور "نرگن" اور عالم کل وغیرہ صفات رکھنے سے "سگن" ہے۔ غرضیکہ ایسی کوئی بھی شے نہیں ہے۔ جو "سگن" اور "نرگن" نہ ہو۔ جیسے چیتن کے صفات نہ رکھنے سے بے جان چیزیں "نرگن" اور اپنی ذاتی صفات رکھنے سے "سگن" ہے۔ اُسی طرح جڑھ بے علم وغیرہ صفات کے نہ ہونے سے جیو "نرگن" اور اپنی ذاتی صفات مثل خواہش وغیرہ رکھنے سے "سگن" ہے اسی طرح پرمیشور کی بابت بھی سمجھنا چاہئے ✢

۸۷۔ انتریامی | جس کا خاصہ انضباط باطن (دلوں کو ضبط میں رکھنا) ہو وہ "انتریامی" ہے۔ چونکہ وہ کل سانس لینے والی اور نہ لینے والی دنیا کے اندر موجود رہکر سب کو انتظام میں چلانے والا ہے۔ اسلئے اُس پرمیشور کا نام "انتریامی" ہے ✢

۸۸۔ دھرم راج | جو دھرم میں چمک رہا ہو۔ وہ "دھرم راج" ہے۔ چونکہ وہ دھرم ہی میں جلوہ گر ہے۔ اور ادھرم سے خالی ہے۔ اور دھرم ہی کا جلوہ دے رہا ہے اس لئے اُس پرمیشور کا نام "دھرم راج" ہے ✢

۸۹۔ یم | यमु उपरमे مصدر "یم" (باز رہنا یا باز رکھنا) سے لفظ "یم" بنتا ہے جو تمام جانداروں کو انتظام میں رکھے۔ وہ "یم" ہے۔ چونکہ وہ تمام جانداروں کو اُنکے افعال کے مطابق نتیجہ دینے کے قانون میں چلاتا ہے۔ اور تمام بے انصافیوں سے الگ رہتا ہے۔ اسلئے پرمیشور کا نام "یم" ہے ✢

۹۰۔ بھگوان | भज सेवायाम् مصدر "بھج" (خدمت و پرستش) سے لفظ "بھگ" بنتا ہے۔ اور اُس پر علامت "مت" لگانے سے لفظ بھگوان مشتق ہے جو تمام جلال و حشمت رکھتا ہو۔ یا جس کی خدمت کی جاوے۔ وہ "بھگوان" ہے۔ چونکہ وہ تمام جلال و حشمت رکھتا ہے۔ اور لائق پرستش کے ہے۔ اسلئے اُس ایشور کا نام "بھگوان" ہے ✢

اور جس کی عادت نیائے (انصاف کرنے کی ہو وہ "نیایہ کاری"[^1] ایشور ہے۔ چونکہ اُسکی خصلت ہی انصاف کرنے یعنی بلا طرفداری کاروائی کرنے کی ہے۔ اسلئے اُس ایشور کا نام "نیایہ کاری" ہے ✤

۴۳ - دیالو: दयादानगतिरक्षणहिंसादानेषु مصدر "دَیَہ" (بمعنی دینا۔ حرکت۔ علم۔ حصول۔ حفاظت۔ ضرر۔ لینا) سے لفظ "دیا" بنتا ہے۔ جس کے ذریعہ کوئی دیئے جانے۔ حفاظت کرے۔ ضرر پہنچا دے۔ وہ "دیا" ہے۔ جس میں بہت "دیا" ہو وہ "دیالو" پرمیشور ہے ✤

چونکہ وہ بے خوفی کا بخشنے والا۔ سچ جھوٹ اور تمام علموں کا جاننے والا۔ تمام نیکوکاروں کی حفاظت کرنے اور بدکاروں کو مناسب سزا دینے والا ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام "دیالو" ہے ✤

۴۴ - ادویت: دو کا ہونا "دُوِتا" اور دو اجزا سے مشمول ہونا "دُویت" کہلاتا ہے۔ ان دونوں کو "دویت" کہتے ہیں۔ جس میں "دویت" یعنی دوسرے ایشور کا ہونا نہ ہو۔ وہ "ادویت" ہے۔ یہ ہم کوئی فرق ہم جنس و غیر جنس کا یا اپنی ذات کا نہیں رکھتا۔ یعنی چونکہ وہ "دویت" یعنی دو ہونے اور دو حصوں پر مشتمل ہونے سے آزاد ہے۔ نیز ہم جنسیت سے جیسے آدمی کا ہم جنس دوسرا آدمی ہوتا ہے۔ و غیر جنسیت سے جیسے انسان سے علیحدہ جنس درخت پتھر وغیرہ ہیں۔ اور فرق ذاتی سے جیسے جسم میں آنکھ ناک کان وغیرہ اجزا کا فرق ہے۔ وہ بری ہے۔ چنانچہ اس طور پر کوئی دوسرا اُس کا ہم جنس ایشور۔ یا غیر جنس ایشور نہیں[^2]۔ نیز وہ اپنی ذات میں مختلف چیزوں سے بری یکتا۔ پرمیشور[^3] ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام "ادویت" ہے ✤

۴۵ - نرگن: جو گُنے جاویں وہ "گُن" ہیں۔ یا جن سے گنتی کی جاوے۔ وہ "گن" ہیں۔ جو گنوں سے آزاد ہو وہ "نرگن" ایشور ہے۔ جتنے ستو۔ رجس۔ تمس۔ صورت۔ ذائقہ۔ لمس بو وغیرہ بے جان چیزوں کی صفت ہیں۔ اور نقص علم (کم علمی) رغبت۔ نفرت و علم کا

[^1]: یعنی جس طرح مختلف جنس بیل وغیرہ باہم دگر غیر جنس ہونے پر بھی حیوانیت سے خالی نہیں ہیں۔ اس طرح ایشور کے مقابلہ میں کوئی ایسا نہیں ہے۔ جس میں کسی دوسرے طریقہ پر ایشور پنا ہو ✤

[^2]: یعنی اُس کے وجود میں مختلف چیزیں۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ دل۔ دماغ وغیرہ کی طرح نہیں ہیں ✤

[^3]: مادہ اور جیو کی تعریف میں لفظ ستوگن کے معنے حالت لطیف۔ رجوگن کے معنے حالت جوش۔ تموگن کے معنے حالت کثیف ہوتے ہیں۔ اور جیو کے لئے ان الفاظ کا استعمال ہو تو حسب ذیل معنے ہوتے ہیں ✤

الف) ستوگن۔ سچائی۔ انصاف۔ پاکیزگی۔ محبت۔ پرلوپکار وغیرہ ✤

ب) رجوگن۔ تیز مزاجی۔ غصہ۔ جوش نفسانی ✤

ج) تموگن۔ تیرہ باطنی۔ جہالت۔ غفلت وغیرہ سرگرمی ✤

جیت کی صفت ہوگی۔ تب "دیوی" ۔ اس لئے ایشور کا نام "دیوی" ہے ۔

۷۔ شکتی — शकल् शक्तौ مصدر "شک" (یعنی طاقت) سے لفظ "شکتی" بنتا ہے چونکہ تمام دنیا کے بنانے کی طاقت رکھتا ہے اس لئے اُس پرمیشور کا نام "شکتی" ہے ۔

۸۔ شری — श्रिञ् सेवायाम् مصدر "شری" (یعنی خدمت) سے لفظ "شری" بنتا ہے چونکہ تمام دنیا ۔ عالم دیوگی لوگ اُس کی عبادت کرتے ہیں۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام "شری" ہے ۔

۹۔ لکشمی — लक्ष दर्शनाङ्कनयोः مصدر "لکش" (یعنی دیکھنا) اور (شکل و نقش بنانا نشان لگانا۔ حد بندی کرنا) سے لفظ "لکشمی" بنتا ہے جو متحرک غیر متحرک دنیا کو دیکھ رہا ہے یا اُن کی شکلیں بنا رہا ہے یا حد بندی کر رہا ہے۔ خواہ بذریعہ وید کے آیت اور یوگیوں سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ سب کا پیارا ایشور "لکشمی" ہے۔ چونکہ متحرک غیر متحرک دنیا کو دیکھتا اور اُن کو دیکھنے کے لائق بناتا ہے۔ جیسے جسم کی آنکھ ناک اور درخت کے پتے پھول پھل جڑ پر تصویر اور جل کے سیاہ و سرخ و سفید رنگ اور مٹی و پتھر۔ چاند و سورج وغیرہ نشانات بناتا اور سب کو دیکھتا ہے اور تمام آرائشوں کی آرائش ہے۔ اور وید وغیرہ شاستر یا دھارمک عالم یوگیوں کا نشانہ یعنی دیکھنے (دھیان لگانے) کے قابل ہے اس لئے پرمیشور کا نام "لکشمی" ہے ۔

۱۰۔ سرسوتی — सृ गतौ مصدر "سری" سے لفظ "سرس" اور اُس پر علامت मतुप् "متُپ" اور ङीप् "ڈیپ" لگانے سے لفظ "سرسوتی" مشتق ہوتا ہے۔ جس ذی شعور میں انواع و اقسام کا علم ہو۔ وہ "سرسوتی" ہے۔ چونکہ اُس کو بہت قسم کا علم یعنی الفاظ معانی۔ ان کا باہمی تعلق اور اُن کے استعمال کا ٹھیک ٹھیک علم ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "سرسوتی" ہے ۔

۱۱۔ سرو شکتی مان — جس میں کامل طاقتیں موجود ہوں وہ "سرو شکتی مان" ایشور ہے۔ چونکہ دنیا بنانے کے کاموں کے کرنے میں کسی اور کی امداد نہیں چاہتا۔ اپنی ہی طاقت سے اپنے تمام کام پورے کرتا ہے۔ اس لئے پرماتما کا نام "سرو شکتی مان" ہے ۔

۱۲۔ نیائے کاری — णीञ् प्रापणे مصدر "نی" (یعنی لے جانا) سے لفظ "نیائے" بنتا ہے۔ प्रमाणैरर्थपरीक्षणं न्यायः بذریعہ ثبوت کے چیزوں کے امتحان کرنا "نیائے" (انصاف) کہتے ہیں۔ یہ قول "نیائے سوتروں" کی شرح مرتبہ "واتسیاین منی" کا ہے۔ طرفداری چھوڑ کر عدالت کرنا "نیائے" ہے۔ یعنی جو پرتیکش وغیرہ ثبوتوں کی جانچ سے سچ سچ ثابت ہو یا جو تعصب چھوڑ کر دھرم پر عمل کرنا ہے وہ "نیائے" کہلاتا ہے۔

دیتا ہے۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام "مُکت" ہے +

۴۰۔ نِتیہ شُدھ بُدھ مُکت سوبھاو | اسی واسطے پرمیشور "نِتیہ شُدھ بُدھ مُکت سوبھاو" ہے۔ اسی لئے پرمیشور (اوتار رہیت) کا نام پاک۔ علیم (عالم) اور آزاد بالذات ہے +

۴۱۔ نراکار | **डुकृञ् करणे** مصدر "ڈُکرِنی" (کرنا) کے ماقبل "نِر" اور "آ" لگانے سے لفظ "نراکار" بنتا ہے۔ جو شکل و صورت والا نہ ہو وہ "نراکار" ہے۔ چونکہ اُس کی شکل کوئی نہیں اور نہ کبھی جسم کو اختیار کرتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "نِراکار" ہے +

۴۲۔ نرنجن | **अञ्जू व्यक्तिम्रक्षणकान्तिगतिषु** مصدر "انجو" (ظہور۔ لیپ۔ خواہش۔ حرکت۔ علم۔ حصول) سے لفظ "انجن" اور اس کے ماقبل حرف "نِر" کے ملانے سے لفظ "نِرنجن" بنتا ہے۔ جو انجن یعنی شکل والے پیچھے پڑنا ہٹ رکھنے اور حواس سے محسوس نہ ہونے والا ہو وہ "نرنجن" ہے۔ چونکہ شکل۔ لیپوں جیسے چلن۔ بری خواہش اور آنکھ وغیرہ حواس سے محسوسات (دُنیا) کی طرف نہیں جاتا۔ اسلئے پرمیشور کا نام "نرنجن" ہے

۴۳۔ گنیش گنپتی | **गण संख्याने** مصدر "گن" (شمار) سے لفظ "گن" بنتا ہے۔ اور اس کے مابعد لفظ "ایش" یا "پتی" (مالک و پرورش کنندہ) لگانے سے "گنیش" اور "گنپتی" لفظ بنتے ہیں۔ یعنی جو مادّہ وغیرہ جڑ اور جیو شمار میں آتے ہیں۔ اُن کا مالک یا پرورش کرنے والا ہے۔ اس لئے اُس ایشور کا نام "گنیش" و "گنپتی" ہے +

۴۴۔ وشویشور | **यो विश्वमीष्टे स विश्वेश्वरः** جو دُنیا پر حکومت کرنے والا ہے۔ وہ "وشویشور" ہے۔ چونکہ وہ دُنیا کا حاکم ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "وشویشور" ہے +

۴۵۔ کوٹستھ | **यः कूटेऽनेकविधव्यवहारे स्वरूपेणैव तिष्ठति**
स कूटस्थः परमेश्वरः ॥

جو مختلف قسم کے کاروبار میں اور اپنی ذات و صفات میں قائم و برقرار رہے۔ وہ پرمیشور "کوٹستھ" ہے۔ چونکہ وہ باوجود تمام کاروبار میں رہنے اور تمام کاروبار کا سہارا ہونے کے کبھی کسی کا بدلا یا اپنی طبیعت کو نہیں بدلتا۔ اس لئے پرمیشور کا نام "کوٹستھ" ہے +

۴۶۔ دیوی | جس قدر معنی لفظ "دیو" کے لکھے گئے ہیں۔ اُسی قدر لفظ "دیوی" کے بھی ہیں +

پرمیشور کے نام مذکر مونث مخنث تینوں جنسوں کے ہیں۔	پرمیشور کے نام تینوں جنسوں میں آتے ہیں۔ جیسے "برہم" چیتن اور "ایشور"۔ جب ایشور کی صفت ہوگی۔ تب دیوی کہلائے گا۔ اور جب

۶۲-آنند **टुनदि समृद्धौ** مصدر "ٹند" (بمعنی عروج) کے ماقبل "آ" **आङ्**
آنے سے لفظ آنند بنتا ہے۔ جس میں تمام مکت آنند (راحت) پاتے ہیں۔ یا جو سب جیوں کو آنند دیتا ہے۔ وہ "آنند" ہے۔ چونکہ وہ بالذات آنند ہے۔ اور اُس میں تمام مکت جیو آنند پاتے ہیں۔ یعنی تمام دھرماتما جیووں کو آنند بخشتا ہے۔ اس لئے ایشور کا نام "آنند" ہے ✦

۶۳-ست **असभुवि** مصدر "اس" (بمعنی ہونا) سے لفظ "ست" بنتا ہے۔ جو تینوں زمانوں میں یکساں رہنے سے اور جس کے ہونے میں قید یا شرط نہیں۔ وہ برہم ست ہے جو ہمیشہ موجود یعنی ماضی، مستقبل، حال تینوں زمانوں میں زوال پذیر نہ ہو۔ اُس پرمیشور کو "ست" کہتے ہیں ✦

۶۴-چت **चिती संज्ञाने** مصدر "چت" (بمعنی عقل) سے لفظ "چت" بنتا ہے۔ جو تمام نیکوکار یوگیوں کو گیان دے رہا ہے اُس پرم برہم کو "چت" کہتے ہیں۔ چونکہ وہ علم بالذات ہے اور تمام جیووں کو علم دیتا ہے۔ اور سچ جھوٹ جتانے والا ہے۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام "چت" ہے ✦

۶۵-سچدانند سروپ ان تینوں لفظوں کے مفہوم صفات سے موصوف ہونے کے باعث پرمیشور کو "سچدانند سروپ" کہتے ہیں ✦

۶۶-نتیہ **यो नित्यध्रुवोऽचलोऽविनाशी स नित्यः** جو ہمیشہ قائم ہے۔ یعنی بنا نہیں۔ غیر فانی ہے۔ وہ "نتیہ" کہلاتا ہے۔ چونکہ وہ قائم بالذات غیر فانی ہے۔ اس لئے لفظ "نتیہ" ایشور کا نام ہے ✦

۶۷-شدھ **शुध शुद्धौ** مصدر "شُدھ" (بمعنی پاکیزگی) سے لفظ "شدھ" بنا ہے جو پاکیزہ ہو اور سب کو پاکیزہ کرے وہ "شدھ" ہے۔ چونکہ وہ خود پاک اور تمام ناپاکیوں سے الگ اور سب کو پاک کرنے والا ہے۔ اس لئے اُس ایشور کا نام "شدھ" ہے ✦

۶۸-بدھ **बुध अवगमने** مصدر "بُدھ" (جاننا) پر علامت "کت" لگانے سے لفظ "بدھ" کا بننا ثابت ہوتا ہے۔ جو ہمیشہ علم والا (علیم) اور سب کو علم دینے والا ہے۔ وہ جگدیشور "بدھ" ہے۔ چونکہ وہ ہمیشہ سب کو جاننے والا ہے۔ اس لئے ایشور کا نام "بدھ" ہے ✦

۶۹-مکت **मुच्लृ मोक्षणे** مصدر "مُچ" (رہائی پانا) سے لفظ "مکت" بنتا ہے۔ جو آزاد ہے۔ نجات تلاش کرنے والوں کو نجات (چھٹکارا) دیتا ہے۔ وہ جگدیشور مکت ہے۔ چونکہ وہ ہمیشہ ناپاکیوں سے الگ اور تمام طالبان نجات کو تکلیفوں سے چھڑا

والے اور تمام علوم کے مخزن ہیں۔ نیز دُنیا کے ابتدا میں اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا۔ اور برہما وغیرہ جملہ گروؤں کا بھی گرو ہے۔ اور جو کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "گرو" ہے ✦

۵۵۔ اج अजगतिक्षेपणयोः, जनी प्रादुर्भावे مصادر "اج" (یعنی حرکت علم حصول اور پھینکنا) اور "جن" (یعنی نمودار ہونا) سے لفظ "اج" بنتا ہے۔ جو مادہ کے اجزا کو دُنیا بنانے کی غرض سے ملاتا یا اُن کا علم رکھتا ہے۔ یا جو کبھی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ "اج" ہے چونکہ مادہ کے تمام اجزاء آکاش وغیرہ عناصر اور ذرات کو مناسب طریقہ پر ملاتا ہے جسم کے ساتھ جیووں کا تعلق پیدا کر کے اُن کو جنم دیتا ہے۔ مگر خود کبھی جنم نہیں لیتا۔ اس لئے ایشور کا نام "اج" ہے ✦

دیکھو لفظ نمبر ۹ برہما बृह बृद्धौ مصدر "برہ" (یعنی بڑھنا) سے لفظ "برہما" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دُنیا کو بنا کر بڑا ہے۔ وہ برہما ہے۔ چونکہ پرمیشور تمام دنیا کو پیدا کر کے بڑھاتا ہے۔ اس لئے اُس کا نام "برہما" ہے ✦

۵۸۔ ستیہ
۵۹۔ گیان
۶۰۔ اننت
دیکھو لفظ نمبر ۹ برہم

"सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म" "برہم ستیہ۔ گیان۔ اننت ہے" یہ تیتری اُپنشد کا قول ہے۔ جو ہیں اُن کو "ست" کہتے ہیں۔ جو اُن میں بھی افضل ہو۔ اُس کو "ستیہ" کہتے ہیں۔ جو متحرک و غیر متحرک دنیا کو جانتا ہے۔ وہ "گیان" کہلاتا ہے۔ جس کا کوئی انجام کوئی پیمانہ اور حد نہ ہو۔ وہ "اننت" کہلاتا ہے۔ سب سے بڑا ہونے پر "برہم" کہلاتا ہے ✦

جو اشیاء موجود یعنی ہستی رکھتی ہیں۔ اُن کو "ست" کہتے ہیں۔ اُن میں کامل ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "ستیہ" ہے ✦

چونکہ وہ جاننے والا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "گیان" ہے ✦

چونکہ اُس کا کوئی انجام۔ پیمانہ یا حد نہیں۔ یعنی اُس میں اس طرح کا پیمانہ نہیں لگ سکتا کہ وہ اتنا لمبا۔ چوڑا۔ چھوٹا۔ بڑا ہے۔ اس لئے پرمیشور ہی کا نام "ستیہ۔ گیان اور اننت" ہے ✦

۶۱۔ اَنادی डुदाञ् दाने مصدر "دا" (یعنی دینا) کے ماقبل आङ् "آ" لگانے سے لفظ "آدی" اور اُس کے ماقبل नञ् "نہ" لگنے سے لفظ "انادی" مشتق ہوتا ہے جس کے ماقبل کچھ نہیں۔ مگر من بعد ہے۔ اُس کو "آدی" کہتے ہیں۔ اور جس کی ابتدائی علت کوئی بھی نہ ہو وہ "انادی" ایشور ہے۔ یعنی یہ کہ جس کی ہستی پہلے سے نہیں مگر پیچھے سے ہے۔ وہ آدی کہلاتا ہے۔ چونکہ پرمیشور کی علت کوئی نہیں۔ اس واسطے اُس کا نام "انادی" ہے

سے ضبط میں کر رکھا ہے۔ اور بھائیوں کی طرح مددگار ہے۔ اور اسی وجہ سے اپنے اپنے دائرے اور قانون کو نہیں توڑ سکتے۔ اور جس طرح کہ بھائیوں کا مددگار بھائی ہوتا ہے۔ اُسی طرح پرمیشور بھی زمین وغیرہ کو قائم اور محفوظ رکھتا ہے۔ اور سکھ کا دینے والا ہے۔ اس لئے اُس کا نام "بندھو" ہے +

۵۱۔ پتا | [पा रक्षणे] مصدر "پا" (حفاظت) سے لفظ "پتا" بنا ہے۔ "جو سب کی حفاظت کرے وہ پتا ہے"۔ چونکہ وہ سب کا محافظ ہے۔ جس طرح باپ اپنی اولاد پر ہمیشہ مہربان ہو کر اُن کی بہتری چاہتا ہے۔ اُسی طرح پرمیشور بھی سب جیووں کی بہتری چاہتا ہے۔ اس لئے اس کا نام "پتا" ہے۔

۵۲۔ پتامہ | جو پتاؤں کا پتا ہے۔ وہ "پتامہ" ہے۔ چونکہ وہ پتاؤں کا بھی پتا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "پتامہ" ہے +

۵۳۔ پرپتامہ | جو دادا کا باپ ہو۔ وہ پرپتامہ (پردادا) ہے۔ چونکہ پتاؤں کے پتاؤں کا پتا ہے۔ اسلئے پرمیشور کا نام "پرپتامہ" ہے +

۵۴۔ ماتا | جو تمام جیووں کی بہتری چاہے وہ "ماتا" ہے۔ جس طرح ازحد مہربانی اور محبت کرنے والی ماں اپنے بچوں کا سکھ اور بہتری چاہتی ہے۔ اُسی طرح پرمیشور بھی تمام جیووں کی بہتری چاہتا ہے اسلئے اُس کا نام "ماتا" ہے +

۵۵۔ آچاریہ | चरगतिभक्षणयोः مصدر "چر" (حرکت و علم و حصول و کھانا) کے پہلے حرف आ کے لگنے سے لفظ "آچاریہ" بنتا ہے۔ جو نیک چلنی سکھلا دے۔ اور تمام وِدیا (علم) حاصل کرائے۔ وہ "آچاریہ" ہے۔ چونکہ نیک چلنی کا سکھانے والا اور تمام علموں کے حاصل ہونے کا باعث ہو کر ہر طرح کا علم سکھانے والا ہے اسلئے پرمیشور کا نام "آچاریہ" ہے +

۵۶۔ گرو | गृ शब्दे مصدر "گری" (یعنی بولنا) سے لفظ "گرو" بنتا ہے۔ جو دھرم کی باتوں کی ہدایت کرے وہ "گرو" ہے +

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ।

। योगसू० समाधिपादे सू० २६ ॥

لفظی معنی منجانب مترجم

(زمانے سے محدود نہ ہونے کی وجہ سے تمام متقدمین کا گرو ہے۔) چونکہ پرمیشور ویدوں کا اپدیش کرنے والا ہے۔ جو کہ سچے دھرم کے بیان کرنے والا + (پر قیاس)

۴۵ - ششنیشچر

चर गतिभक्षणयोः مصدر चर "چر" (حرکت۔ علم حصول کھانا) کے ساتھ حرف "شنیس" शनैस् کے لگانے سے لفظ "ششنیشچر" بنتا ہے۔ جو آسانی سے ملتا ہے۔ وہ ششنیشچر ہے۔ چونکہ وہ سب میں موجود بالذات اور مستقل مزاج ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "ششنیشچر" ہے ✦

۴۶ - راہو

रह त्यागे مصدر रह "رہ" (چھوڑنا) سے لفظ "راہو" بنتا ہے۔ جو دشمنوں کو ترک کر دیتا ہے۔ یا جو دشمنوں سے چھڑاتا ہے۔ وہ ایشور "راہو" ہے۔ چونکہ وہ ذات واحد ہے۔ یعنی اُس کے وجود میں کسی دوسری شے کی شمولیت نہیں ہے۔ اور وہ بُروں کو ترک کرنے والا اور دوسروں کو اُن سے چھڑانے والا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "راہو" ہے ✦

۴۷ - کیتو

कित निवासे रोगापनयने च مصدر "کت" (یعنی قیام اور دفع مرض) سے لفظ "کیتو" بنتا ہے۔ چونکہ وہ دنیا کا جائے قیام اور روگوں (بیماریوں) سے بری ہے۔ یا بیماریوں کو دور کرنے والا ہے۔ اس لئے وہ کیتو ہے۔ اور نجات کے طلبگاروں کو مکتی میں تمام مرضوں سے رہائی بخشتا ہے۔ اس واسطے بھی پرمیشور کا نام "کیتو" ہے ✦

۴۸ - یجنیہ

यज देवपूजासंगतिकरणदानेषु مصدر "یج" (ایشور پوجا ملاپ اور دان) سے لفظ "یجنیہ" بنتا ہے۔ यज्ञो वै विष्णुः (یجنیہ وشنو ہے) یہ برہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جو تمام جگت کی چیزوں کو ترکیب دے رہا ہے یا جس کی عالم لوگ عزت کرتے ہیں وہ یجنیہ ہے۔ چونکہ ساری دنیا کی چیزوں کو ملاتا ہے اور تمام عالموں کے لئے لائق تعظیم ہے اور برہما سے لے کر سب رشی منیوں کے لئے لائق تعظیم تھا۔ ہے اور رہیگا۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام "یجنیہ" ہے۔ کیونکہ وہ ہر جگہ موجود ہے ✦

۴۹ - ہوتا

हु दानादनयोः आदाने चेत्येके مصدر "ہو" (دینا۔ کھانا و بقول بعض لینا) سے لفظ "ہوتا" بنتا ہے۔ جو ہون کرے وہ "ہوتا" ہے۔ چونکہ وہ جیووں کو دینے کے لائق چیزوں کا دینے والا ہے اور لینے کے لائق چیزوں کو لیتا ہے۔ اس لئے اُس ایشور کا نام "ہوتا" ہے ✦

الفاظ جو عام رشتے کے معنی میں آتے ہیں اُن کے معنی پرمیشور کس طرح ہو سکتے ہیں

बन्ध बन्धने "بندھ" (باندھنا) سے لفظ "بندھو" ثابت ہوتا ہے۔ جو اپنے اندر متحرک و غیر متحرک دنیا کو باندھ رہا ہے۔ عزیزوں کی طرح دھرماتماؤں کو سکھ پہنچانے کے لئے مدد دے رہا ہے۔ وہ ایشور "بندھو" ہے ✦

۵۰ - بندھو

یعنی چونکہ اس نے اپنے اندر تمام مخلوقات لوکوں (سورجوں اور دنیاؤں) کو قانون قدرت

यन्मनसा ध्यायति तद्वाचा वदति यद्वाचा वदति तत् कर्मणा करोति यत् कर्मणा करोति तदभिसम्पद्यते ॥

شتپتھ برہمن

مذکورہ پرمیشور کا نام ہونے میں تفسیر وید کا حوالہ

یہ یجروید کے براہمن گرنتھ کا قول ہے۔ جیو جس بات کا من سے خیال کرتا ہے۔ اُس کو زبان سے بولتا ہے۔ اور جو زبان سے بولتا ہے۔ اُس کے مطابق عمل کرتا ہے اور جو عمل کرتا ہے اُس کو پاتا ہے۔ اِس سے یہ ثابت ہوا کہ جیو جس طرح کا فعل کرتا ہے۔ اُسی طرح کا نتیجہ پاتا ہے جب بُرے اعمال کرنے والے جیو ایشور کے انصاف و نظام سے دُکھ کے نتیجہ کو پاتے ہیں تب روتے ہیں۔ اور اِس طرح ایشور اُن کو رُلاتا ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام رُدر ہے

بدکاروں کو رلانے سے مراد اُنکے نقصان کا نتیجہ دینے سے ہے یعنی شت پتھ کا رُدر ✦

आपो नारा इति प्रोक्ता आपो वै नरसूनवः। ता यदस्यायनं पूर्वं तेन नारायणः स्मृतः ॥ मनु० अ० १। श्लो० १० ॥ منو ۱۔۱۰

۲۰۔ نارائن | پانی اور جیووں کا نام "نارا" ہے۔ چونکہ وہ اُس کے "اَین" یعنی جائے قیام ہیں اس لئے سب جیووں میں جو محیط ہو رہا ہے اُس کا نام "نارائن" ہے ✦

۲۱۔ چندر | (चदि आह्लादे) مصدر "چند" (चंद) (بمعنی فرحت) سے لفظ چندر مشتق ہوا ہے۔ جو فرحت میں ہو یا فرحت پہنچا دے وہ "چندر" ہے۔ چونکہ ایشور آنند مطلق ہے اور سب کو آنند بخشنے والا ہے۔ اس لئے ایشور کا نام چندر ہے ✦

۲۲۔ منگل | (मगि गत्यर्थक) مصدر मङ्ग "منگ" (بمعنی حرکت و علم و حصول) سے ازروئے قاعدہ ویاکرن मङ्गेरलच् سے لفظ منگل مشتق ہوا ہے جو شادمان (روشن) ہو یا شادمانی بخشے وہ منگل ہے۔ چونکہ خود خوشی یا سرور بالذات ہے۔ اور تمام جیووں کی شادمانی کا باعث ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام منگل ہے ✦

۲۳۔ بدھ | बुध अवगमने مصدر बुध "بُدھ" (سمجھنا) سے لفظ بدھ مشتق ہوا ہے۔ جو سمجھتا ہے یا سمجھاتا ہے۔ وہ "بدھ" ہے۔ چونکہ خود علم بالذات ہے اور جیووں کے علم کا باعث ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام بدھ ہے ✦

دیکھو لفظ نمبر ۱۲ برہسپتی | لفظ बृहस्पति کے معنے پہلے لکھے گئے ہیں ✦

۲۴۔ شکر | ईशुचिर् पूतिभावे مصدر शुच् "شچ" (پاک ہونا) سے لفظ شکر بنا ہے جو پاک ہے یا پاک کرتا ہے۔ وہ "شکر" ہے۔ چونکہ وہ خود نہایت پاک ہے۔ اور اُس کی صحبت سے جیو بھی پاک ہو جاتا ہے۔ اِس لئے ایشور کا نام شکر ہے ✦

یا مرکب کو لطیف کرتا ہے۔ وہ پرماتما "جل" کہلاتا ہے ٭

۳۵- آکاش | काशृ दीप्तौ مصدر काश "کاش" (یعنی اظہار) سے لفظ "آکاش" مشتق ہوتا ہے۔ جو تمام دنیا کو ہر جگہ نمودار کر رہا ہے۔ وہ "آکاش" ہے۔ چونکہ پرماتما تمام اطراف سے دنیا کو نمودار کرنے والا ہے۔ اس لئے اُس پرماتما کا نام "آکاش" ہے ٭

۳۶- اَن | ۳۷- اناد | ۳۸- اتّی | अद भक्षणे مصدر अद "اد" (یعنی کھانا) سے لفظ "اَن" کا مشتق ہوتا ہے ٭

अद्यतेऽत्ति च भूतानि तस्मादन्नं तदुच्यते ॥ १ ॥

अहमन्नमहमन्नमहमन्नम् । अहमन्नादोऽहमन्नादोऽहमन्नादः ॥ २ ॥

तैत्ति० उपनि० । अनुवाक २ ॥ अत्ता चराचरग्रहणात् ॥ वेदान्तदर्शन अ० १ । पा० २ । सू० ९ ॥ (ویدانت درشن ادھیائے ۱ پاد ۲ سوتر ۹)

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

{جو قبول کیا جاتا ہے۔ اور تمام وجودوں کو اپنے اندر رکھتا ہے اُس کو اَن کہتے ہیں ٭}
{میں اَن (اندر رکھنے والا) ہوں میں اَن ہوں۔ میں اَن ہوں} ٭
{میں اناد (اَن یعنی جگت سے تسلیم کے قابل) ہوں۔ میں اناد ہوں میں اناد ہوں (تمام نہ
متحرک اور ساکن کو قابو میں رکھنے کے باعث اتّا (قابو میں رکھنے والا) کہلاتا ہے)} ٭
ویاس مُنی کی تصنیف شاریرک سُوتر ہے۔ چونکہ پرمیشور سب کو اپنے اندر رکھتا ہے
سب کے واسطے لایق قبولیت ہے اور متحرک اور غیر متحرک جہان کو اپنے قابو میں رکھنے
والا ہے۔ اس لئے اُس ایشور کے (علی الترتیب) اَن۔ اناد اور اتّا نام ہیں۔ اور جو
اس موقع پر تین دفعہ ایک عبارت آئی ہے۔ وہ تعظیم کی غرض سے ہے۔ جس طرح گولر کے
پھل میں کیڑے پیدا ہو کر اُسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اُسی طرح پرمیشور کے
اندر تمام جہان کی حالت ہے ٭

۳۹- وسُو | वस निवासे مصدر वस "وس" (یعنی بسنا) سے لفظ "وسُو" ہے۔ چونکہ اُس میں تمام "آکاش" وغیرہ وجود بستے ہیں۔ اور وہ سب میں بس رہا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "وسُو" ہے ٭

(دیکھو لفظ نمبر ۱۹ "رُدر") | रुदिर् अश्रुविमोचने مصدر रुदिर् "رُدر" (یعنی رونا) بہ علامت णिच् "نِچ" کے لگانے سے لفظ "رُدر" مشتق ہوتا ہے۔ جو نا انصافی کرنے والے لوگوں کو رُلاتا ہے۔ وہ "رُدر" ہے۔ چونکہ ایشور بدکرداروں کو رُلاتا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "رُدر" ہے ٭

کھیلوں کا سہارا ہے ✦

(۲) جو سب کو جیتنے والا ہے۔ وہ دیو ہے۔ یعنی سب پر غلبہ پانے والا۔ اور خود غیر مغلوب ہے ✦

(۳) جو انصاف و بے انصافی کے معاملات کو سمجھنے والا اور ہدایت کرنے والا ہے ✦

(۴) جو متحرک اور ساکن دنیا کو وجود میں لانے والا۔ روشن کرنے والا یعنی ظاہر کرنے والا ہے ✦

(۵) جو سب لوگوں سے تعریف کے لائق ہے۔ اور لائق مذمت نہیں ✦

(۶) جو راحت بخشتا ہے۔ وہ دیو ہے۔ یعنی جو راحت بالذات ہے۔ اور دوسروں کو راحت بخشتا ہے۔ اور جس کو ذرا بھی دکھ نہ ہو ✦

(۷) جو مسرور ہے۔ وہ دیو ہے۔ یعنی جو خود ہمیشہ سرور میں رہنے والا۔ اور رنج سے آزاد ہے۔ اور دوسروں کو خوشی دینے والا۔ اور دکھوں سے چھڑانے والا ہے ✦

(۸) جو سلاتا ہے۔ وہ دیو ہے۔ یعنی جو پرلے کے وقت علت مادی کے اندر جیووں کو سلاتا ہے ✦

(۹) جس کے سب مقصد حقیقی ہیں۔ یا جس کی خواہش کی جاوے یعنی جس سے ملنے کی آرزو سب نیک آدمی کرتے ہیں۔ وہ دیو ہے ✦

(۱۰) جو حاصل ہے۔ یا جس کو حاصل کریں۔ وہ دیو ہے۔ یعنی ہر جگہ موجود اور جاننے کے لائق ہے ✦

ان وجوہات سے اس پرمیشور کا نام "دیو" ہے ✦

۳۲۔ کویر — कुवि (कुवि आच्छादने) دھاتو (ڈھانکنا) سے لفظ کویر بنتا ہے جو محیط ہو کر سب کو ڈھانک رہا ہے۔ وہ "کویر" یعنی ایشور ہے۔ چونکہ اپنی موجودگی سے سب کو ڈھانک رہا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "کویر" ہے ✦

۳۳۔ پرتھوی — प्रथ (प्रथ विस्तारे) دھاتو "پرتھ" (یعنی پھیلاؤ) سے پرتھوی مشتق ہوتا ہے جو تمام دنیا کو پھیلا رہا ہے۔ وہ پرتھوی ہے۔ چونکہ وہ تمام وسیع دنیا کو وسعت دینے والا ہے۔ اس لئے اس پرمیشور کا نام "پرتھوی" ہے ✦

۳۴۔ جل — जल (जल घातने) دھاتو "جل" (یعنی ہلاک کرنا یا بند کرنا) سے لفظ "جل" مشتق ہوتا ہے۔ جو بدکرداروں کو ہلاک کرتا ہے۔ اور علت مفردات یعنی ذروں کو ملاتا ہے وہ برہم "جل" ہے۔ یعنی جو دشمنوں کو سزا دیتا ہے اور مفرد ذرات کو آپس میں ترکیب دیتا

مثل زمین وغیرہ ہیں۔ چونکہ ایشور اُن سب کے اندر رہنے والا اور روشن بالذات اور سب کا روشن کرنے والا ہے۔ اِس لئے اُس کا نام سُوریہ ہے +

۲۷- آتما | "اَت" (ہلا مزاحمت گذر) سے لفظ آتما بنتا ہے **अत सातत्यगमने** جو (اندر) موجود ہو رہے۔ وہ آتما ہے۔ یعنی جو تمام ذی روح وغیرہ جگت میں بلا فاصلہ موجود ہو رہا ہے +

۲۸- پرماتما | جو پرم آتما یعنی جیوآتماؤں (یعنی جیووں) و لطیف چیزوں سے بھی پرم" بے حد لطیف ہے۔ وہ پرماتما ہے۔ چونکہ وہ تمام جیووں کا عالم القلوب ہے۔ چونکہ وہ تمام جیووں سے افضل اور جیو۔ پرکرتی و آکاش سے بھی بہت ہی لطیف ہے اِس لئے ایشور کا نام پرماتما ہے +

۲۹- پرمیشور | قدرت والے کو ایشور کہتے ہیں۔ جو تاوروں میں "پرم" یعنی افضل ہے۔ وہ "پرمیشور" ہے۔ یعنی جو قدرت والوں سے بھی زیادہ قدرت والا ہے۔ جس کے برابر کوئی بھی نہیں۔ اُس کا نام پرمیشور ہے +

۳۰- سوتا | مصدر "**षुञ् अभिषवे षूङ् प्राणिगर्भविमोचने**" [**षुञ्**] "شون" (عرق نکالنا) [**षूङ्**] (جننا) سے لفظ سوتا بنتا ہے۔ ست نکالنا و جننا مرد و کے معنے پیدا کرنا ہیں۔ جو متحرک اور ساکن دُنیا کو پیدا کرتا ہے۔ وہ "سوتا" پرمیشور ہے۔ چونکہ تمام دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام "سوتا" ہے +

[दिवु क्रीडाविजिगीषाव्यवहार द्युतिस्तुतिमोद- मद स्वप्न कान्ति गतिषु]

۳۱- لفظ دیو کے دس مختلف معنی اور اس بات کی تشریح کہ وہ کس طرح پرمیشور کے معنی میں آتا ہے

مصدر **दिवु** "دِو" (کھیلنا۔ جیتنے کی خواہش۔ کاروبار۔ روشنی۔ تعریف۔ راحت۔ مستی۔ نیند۔ تمنا۔ و پہنچ (حرکت۔ علم۔ حصول) سے لفظ دیو **देव** بنتا ہے۔ جو شدھ (پاک یا لطیف) جگت کو بآسانی حرکت میں لانے والا۔ دھارمک لوگوں کی جیت چاہنے والا۔ سب طرح کی حرکات کے لئے ذرایع و سامان بہم پہنچانے والا۔ مجلّی بالذات اور سب کو روشنی دینے والا۔ تعریف (صِفت و ثنا) کے لائق۔ مسرور بالذات و سب کو راحت دینے والا۔ بدمست کو تنبیہ کرنے والا۔ سب کے سونے کے لئے رات اور سرے کرنے والا۔ تمنا کئے جانے کے قابل۔ اور علیم مطلق ہے۔ اِس لئے پرمیشور کا نام دیو ہے۔ یا (۱) جو کھیل کر رہا ہے۔ یا آسانی حرکت دینے والا ہے۔ یا کھیل کی طرح عادتاً یا بآسانی تمام بلا امداد غیرے تمام دُنیا کو بناتا ہے اور تمام

پس آپ میری حفاظت کیجئے۔ तन्मामवतु	منتر کے جزو तन्मामवतु کے معنے
तद्वक्तारमवतु آپ مجھ آپت یعنی راست گو کی حفاظت کیجئے۔ تاکہ میری عقل آپ کے فرمانوں میں قائم رہ کر کبھی نہ ہٹے کیونکہ جو آپ کا فرمان ہے وہی دھرم۔ اور جو اس کے برعکس ہے۔ وہی ادھرم ہے +	منتر کے جزو तद्वक्तारमवतु کے معنے
"अवतु मामवतु वक्तारम्" (میری حفاظت کیجئے۔ مجھ راست گو کی حفاظت کیجئے) (از مترجم یہ عبارت دوبارہ تاکیدی معنوں میں ہے۔ جیسے کوئی کسی کو کہے کہ تو گاؤں کو جا جا۔ اس میں دوبار فعل کے کہنے سے یہ مطلب نکلتا ہے۔ کہ تو گاؤں کو جلدی جا۔ اسی طرح اس موقع پر یہ مطلب ہے کہ آپ ضرور میری حفاظت کیجئے۔ یعنی میں ہمیشہ دھرم پر صحیح الاعتقاد اور ادھرم سے متنفر رہوں۔ مجھ پر ایسی مہربانی کیجئے۔ میں آپ کا بڑا بھاری (احسان) مانوں گا ۞	منتر کے جزو "अवतु मामवतु वक्तारम्" کے معنے
"اوم شانتی شانتی شانتی" اس میں تین دفعہ لفظ شانتی کے آنے سے یہ مراد ہے کہ تکالیف ثلاثہ یعنی اس دنیا میں جو تین قسم کے دکھ ہیں یعنی اول "ادھیاتمک" یعنی آتما (روح) اور جسم میں لاعلمی۔ رغبت۔ نفرت۔ حماقت اور بخار وغیرہ بیماریوں سے تکلیف دوم "آدھی بھوتک" یعنے دشمن۔ شیر۔ سانپ وغیرہ سے جو ضرر پہنچتا ہے۔ سوم "آدھی دیوک" یعنی جو دکھ کثرت بارش۔ سخت سردی اور سخت گرمی۔ یا من اور حواس کی بے قراری سے ہوتا ہے۔ ان تینوں قسم کی تکلیفوں سے آپ ہم لوگوں کو محفوظ کرکے راحت بخش کاموں میں ہمیشہ لگائے رکھیئے۔ کیونکہ آپ ہی سرور و عافیت مجسم ہیں اور تمام دنیا کا انجام بخیر کرنے والے اور نیک چلن طلبگاروں کو عافیت (نجات) دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ اپنی رحمت سے از خود سب کے دلوں میں اپنا ظہور دکھلائیے تاکہ سب دھرم پر چل کر اور ادھرم کو چھوڑ کر کامل راحت حاصل کریں۔ اور دکھوں سے الگ رہیں ۞	اوم جزو ओं शान्तिश्शान्तिश्शान्तिः کے معنے اور تشریح

"सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च" یجر۔ ۱۳۔ ۴۶

یجر وید کے اس منتر کے مطابق دنیا میں جس قدر سانس لینے والے ذی روح و حرکت کرنے بیٹھنے چلنے پھرنے والے ہیں۔ اور غیر متنفس یعنی بے جان اشیا	۴۶ - ستوریا

حذف ہوا۔ [बृह] "دھاتو" سے "ڈٹ" ایزاد ہونے سے لفظ "برہسپتی" بنا ہے۔ جو بڑی بڑی چیزوں یعنی آکاش وغیرہ کا "پتی" مالک اور حفاظت و پرورش کرنے والا ہے وہ "برہسپتی" کہلاتا ہے۔ چونکہ پرمیشور بڑوں سے بھی بڑا اور بڑی بڑی چیزوں مثل آکاش وغیرہ برہمانڈوں کا مالک ہے۔ اس لئے اُس کا نام "برہسپتی" ہے ✦

۲۲- وشنو

[विष्लृ व्याप्तौ] سے [विषु] "وشلری" (سب جگہ موجود ہے) سے नु علامت "نُو" لگانے سے لفظ "وشنو" مشتق ہوا ہے۔ جو متحرک و ساکن عالم میں سب جگہ موجود ہے۔ وہ وشنو ہے۔ چونکہ پرماتما متحرک و غیر متحرک دنیا میں ہر جگہ موجود ہے اس لئے اس کا نام "وشنو" ہے ✦

۲۳- اُرُوکرم

[उरु] "اُرو" عظیم [क्रमः] "کرم" (طاقت) جو عظیم طاقت والا ہے۔ وہ "اُرُوکرم" ہے۔ پس بے انتہا طاقتوں والا ہونے سے پرماتما کا نام "اُرُوکرم" ہے ✦

منتر شنو متر میں "شنو" ثابت اُروکرم کے معنے

جو پرماتما لا انتہا طاقتوں والا۔ سب کا دوست (رفیق) خوشی و راحت کا دینے والا۔ سب سے افضل۔ راحت بالذات۔ نیکی کی تعلیم دینے والا۔ کامل جلال و عزت والا اور اس کے بخشنے والا ہے۔ وہ سب کا حاکم۔ علم کا بخشنے والا۔ اور سب میں موجود بالذات پرمیشور ہے۔ وہ ہم کو امن و امان دینے والا ہو ✦

دیکھو نمبر ۲۱۔ برہم

[वायवे ब्रह्मणे नमोऽस्तु]

नमो ब्रह्मणे کے معنے नमस्ते

[बृह बृहि वृद्धौ] مصادر "برہ" "برہی" (بالیدگی بڑھنا) سے لفظ [ब्रह्म] "برہم" بنا ہے۔ جو سب پر حاکم سب سے بڑا اور لا انتہا طاقت رکھنے والا پرماتما ہے۔ اس برہم کو ہم نمسکار یعنی تعظیم کرتے ہیں ✦

त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि کے معنے

اے پرمیشور آپ ہی عالم القلوب (انتریامی) ہونے سے بالتحقیق برہم ہیں ✦

منتر کے جزو त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि کے معنے

[त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि] میں آپ ہی کو پرتیکش برہم کہوں گا۔ کیونکہ آپ ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے سب کے لئے قابل حصول ہیں ✦

منتر کے جزو ऋतं वदिष्यामि کے معنے

[ऋतं वदिष्यामि] جو آپ کا صحیح حکم ویدوں میں ہے میں سب کو اسی کا اپدیش اور خود بھی عمل کروں گا ✦

منتر کے جزو सत्यं वदिष्यामि کے معنے

[सत्यं वदिष्यामि] سچ بولوں گا۔ سچ مانوں گا اور سچ ہی عمل میں لاؤں گا ✦

معنوں میں دوست وغیرہ مفہوم نہیں ہو سکتے۔ مگر چونکہ پرمیشور تمام دنیا کا یقیناً دوست ہے اور وہ نہ تو کسی کا دشمن ہے اور نہ کسی سے بے تعلق ہے۔ نیز اس سے غیر کوئی جیو بھی ہرگز اس قسم کا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس مقام پر پرماتما ہی مفہوم ہوتا ہے۔ البتہ اصطلاحی (یا مرادی) معنوں میں مِتر وغیرہ الفاظ سے دوست وغیرہ آدمیوں کی مُراد لی جاتی ہے +

۲۰- مِتر — ञिमिदा स्नेहने "نِمدا" بمعنی محبت و چکناہٹ پر "اُونادی" علامت [क] "کتر" کے لگانے سے لفظ مِتر مشتق ہوتا ہے چونکہ وہ سب سے محبت کرتا ہے اور سب کے لئے محبت کے لائق ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام مِتر ہے +

۲۱- ورُن — वृञ् वरणे वर ईप्सायाम् مصادر "وری" یعنی قبول کرنا اور "ور" بمعنی خواہش حصول پر "اُنادی" علامت [उनन्] "اُونن" کے لگانے سے لفظ "ورُن" کا اشتقاق ہوتا ہے۔ جو سب نیکوکار اور مکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتماؤں کو قبول کرتا ہے یا جس کے حصول کی خواہش نیکوکار مکتی کی خواہش رکھنے والے دھرماتما کرتے ہیں۔ اُس پرمیشور کو "ورُن" کہتے ہیں۔ یا جس سے وصال پائے ہوئے عالم، نیکوکار، مکتی کی خواہش کرنے والے، مکت یافتہ اور دھرماتماؤں کو قبول کرتا ہے۔ یا اُن سے قبول کیا جاتا ہے اُس ایشور کا نام "ورُن" ہے۔ یا علاوہ ازیں "ورُن" نام افضل کا بھی ہے۔ چونکہ پرمیشور سب سے افضل ہے۔ اس لئے اُس کا نام ورُن ہے +

۲۲- اریما — ऋ गतिप्रापणयोः مصدر [ऋ] "رِی" بمعنی حرکت و وصال پر علامت [यत्] "یت" لگانے سے لفظ "آریہ" مشتق ہوتا ہے اور مصدر माङ् माने بمعنی تعظیم کے ما قبل لفظ "آریہ" آکر اس پر علامت कनिन् "کنن" لگنے سے "اریما" کا اشتقاق ہوتا ہے۔ جو سوامی "یعنی انصاف کرنے والوں کو عزت بخشتا ہے۔ اُس کو "اریما" کہا گیا ہے +

چونکہ پرمیشور سچے انصاف کرنے والے آدمیوں کو عزت بخشتا ہے۔ اور گناہ اور ثواب کرنے والوں کے لئے گناہ اور ثواب کے صحیح صحیح نتائج کا بطریق مناسب انتظام کرتا ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "اریما" ہے +

۲۳- اِندر — इदि परमैश्वर्ये مصدر इदि "اِدی" (جاہ و حشمت) پر علامت "رن" لگانے سے لفظ "اِندر" مشتق ہوتا ہے۔ چونکہ کامل جاہ و حشمت رکھنے والا پرمیشور ہی ہے۔ اس لئے اُس کو "اِندر" بھی کہتے ہیں +

۲۴- برہسپتی — [पा रक्षणे] مصدر [पा] "پا" (حفاظت و پرورش) کے پہلے لفظ [बृहत्] "برہت" آکر اس پر علامت [डति] "ڈتی" لگا کر "برہت" کے معنی کا

ہے۔ اُس پرماتما کا نام ایشور ہے۔ [दो अवखण्डने] مصدر "دو" بمعنی شکست
سے अदिति اور اُس پر حرف تدھت لگانے سے आदित्य "آدتیہ" مشتق ہوتا
ہے جس کا ناش نہیں ہوتا۔ وہ "اوِناشی" ہے۔ اول پر अ ایزاد کرنے سے آدتیہ ہوا۔ جو کبھی
نناشد ہو۔ اُس ایشور کا نام آدتیہ ہے [ज्ञा अवबोधने] مصدر [ज्ञा] جاننے
جاننا کے پہلے [प्र] "پر" آنے سے [प्राज्ञ] "پراجن" لفظ مشتق ہوا ہے۔ جو
متحرک اور ساکن دنیا کے بیوہار کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ وہ "پرجنیہ" اور اُس پر (اَن)
حرف ایزاد لگا کر "پراجنیہ" بنتا ہے۔ چونکہ وہ بے خطا علم سے متحرک و ساکن جگت کے
بیوہار کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اس وجہ سے ایشور کا نام "پراجنیہ" ہے۔ ویسے ایسے
ناموں کے معنے "अ" "م" سے مفہوم ہوتے ہیں۔ جیسے اس جگہ (اوم) کے ایک ایک
حرف سے تین تین معنوں کی تشریح کی گئی ہے۔ ویسے ہی اُس سے ایشور کے دیگر ناموں
کے معنی بھی (بموجب قواعد صرف و نحو وغیرہ) پیدا ہوتے ہیں ✚

متر کے دیگر لفظوں سے بھی ایشور مراد ہے نہ کہ دیوتا

[शन्नो मित्रः] شنو مترہ" الخ میں متر وغیرہ پرمیشور کے نام ہیں۔ کیونکہ (حمد و ثنا) مناجات اور عبادت افضل کی ہی کی جاتی ہے۔ اور افضل اُن کو کہتے ہیں جو اوصاف۔ فعل۔ خواص اور سچائی میں سب سے برتر ہوں۔ اور اُن میں بھی جو سب سے اعلٰے ہے۔ اُس کو پرمیشور کہتے ہیں کہ جس کے برابر کوئی ہوا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ جب برابر نہیں تو بڑا کیونکر کوئی ہو سکتا ہے۔ جیسے پرمیشور کی سچائی۔ انصاف۔ رحم۔ کامل قدرت اور کامل علم وغیرہ بے شمار صفتیں ہیں۔ ویسی دیگر کسی بے جان یا جاندار کی نہیں ہیں۔ جو چیز سچی ہے۔ اُس کے صفت فعل اور خواص بھی سچے ہوتے ہیں۔ اس واسطے انسانوں کو واجب ہے کہ فقط پرمیشور کی ثنا۔ مناجات اور عبادت کریں۔ اُس سے غیر کی کبھی نہ کریں۔ کیونکہ برہما۔ وشنو۔ مہادیو نامی پچھلے نیک مہاتما فاضل اور دیت۔ دانو وغیرہ ادنےٰ لوگ اور دیگر عام لوگوں نے بھی پرمیشور ہی میں اعتقاد رکھ کے اُسی کی ثنا۔ مناجات اور عبادت کی ہے اُس سے غیر کی نہیں۔ ویسا ہی ہم سب کو عمل میں لانا واجب ہے۔ اس پر مزید غور مکتی اور اُپاسنا کے بیان میں کیا جاویگا ✚

سوال۔ متر وغیرہ ناموں سے دوست اور اندر وغیرہ دیوتاؤں کا عام اطلاق دیکھے جانے کے باعث اُنہیں کے معنے لینے چاہئیں ✚

جواب۔ اس موقع پر اُن کو مفہوم سمجھنا واجب نہیں۔ کیونکہ جو آدمی کسی کا دوست ہے وہی دوسرے کا دشمن اور کسی سے بے تعلق بھی دیکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے لغوی

ایسے ایسے نام صرف अकार "ا" سے مفہوم ہوتے ہیں ✦

" ज्योतिर्वै हिरण्यं तेजो वै हिरण्यमित्यैतरेये शतपथे च ब्राह्मणे "

ب [ہرنیہ گربھ] ہ سے مراد ہرنیہ گربھ ہے اور یہ ہرنیہ روشنی ہے۔ ہرنیہ تجلی ہے۔ "ایو" تیجس کی سمت میں کے معنی ✦ یہ ایتریہ اور شت پتھ برہمن کا قول ہے۔

ترجمہ: "جو ہرنیوں" یعنی آفتاب وغیرہ تجلی چیزوں کا "گربھ" یعنی علت فاعلی اور سہارا ہے وہ ہرنیہ گربھ ہے۔ جس میں آفتاب وغیرہ روشن کرے پیدا ہو کر اس کے سہارے رہتے ہیں۔ یا جو آفتاب وغیرہ روشن چیزوں کا بطور رحم یعنی جائے پیدائش و قیام ہے اس وجہ سے اُس پرمیشور کا نام "ہرنیہ گربھ" ہے۔ اس میں یجروید کے منتر کا حوالہ دیا جاتا ہے ✦

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्।
सदाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥

यजु॰ अ॰ १३। मं॰ ४॥ یجو۔ ۱۳۔ ۴

لفظی ترجمہ معہ مطلب منتر

جو بذاتِ خود ظاہر کرنے والا اور جو سورج و چاند وغیرہ کو پیدا کر کے قائم رکھنے والا اور جو تمام مخلوقات کا ایک ہی مالک اعلیٰ تھا جو سب جگت کے پیدا ہونے سے پہلے موجود تھا وہی ان روشن وغیرہ روشن کُروں کو سہارا دیتے ہوئے ہے۔ ہم لوگ اُس سرور بالذات پاک حاصل کرنے کے قابل پرمیشور کی یوگ اور پریم (ریاضت و محبت) سے عبادت (بھگتی) کریں ✦

[वा गतिगन्धनयोः] مصدر "وا" بمعنی گتی (حرکت، علم، حصول) و گندھن سے لفظ "وایو" مشتق ہے۔ چونکہ وہ متحرک اور ساکن جہان کو قائم اور زندہ رکھتا اور فنا کرتا ہے۔ اور تمام قادروں سے قادر ہے۔ اس لئے اُس پرمیشور کا نام "وایو" ہے ✦

[तिज निशाने] مصدر "تج" بمعنی جلال سے لفظ "تیجس" اور اُس پر حروف ترخت لگنے سے لفظ "تیجس" مشتق ہے۔ جو تجلی بالذات اور سورج وغیرہ روشن دنیاؤں کا روشن یا اظہار کرنے والا ہے۔ اُس ایشور کا نام "تیجس" ہے۔ ایسے ایسے نام حرف उ (اُ) سے مفہوم ہوتے ہیں ✦

ح [म] سے مراد ایشور، آدتیہ، پرگیہ ہے اُن کے معنے ✦ مصدر ईश ऐश्वर्ये ایش (شوکت و حشمت) سے لفظ "ایشور" مشتق ہوا ہے ईश्वर सर्वैश्वर्यवान् वर्तते स ईश्वरः جو تمام شوکت و حشمت کے ساتھ موجود ہو۔ اُس کو "ایشور" کہتے ہیں۔ چونکہ اُس کا علم سچا۔ بے خطا۔ اور اُس کا جلال و حشمت لا انتہا ہے۔ اس وجہ

वायोरग्निः। अग्नेरापः। अद्भ्यः पृथिवी। पृथिव्या ओषधयः।
ओषधिभ्योऽन्नम्। अन्नाद्रेतः। रेतसः पुरुषः। स वा एष
पुरुषोऽन्नरसमयः॥

یہ تیتریہ اُپنشد[1] کا قول ہے۔ ایسے حوالجات میں "وراٹ" "پُرش" "دیو" "آکاش" "وایو" "اگنی" "جل" "بھومی" وغیرہ نام دُنیوی چیزوں کے آتے ہیں۔ کیونکہ جس جس موقع پر پیدائش قیام۔ فنا کا ذکر ہو۔ یا کم علم۔ بے جان دکھلائی دینے والے وغیرہ اوصاف بھی لکھے ہوں۔ وہاں پرمیشور کے معنے نہیں لئے جاتے۔ وہ پیدا ہونے وغیرہ کی قید سے بری ہے۔ حالانکہ مندرجہ بالا منتروں میں پیدائش وغیرہ پائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے یہاں "وراٹ" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم نہیں ہوتا بلکہ دُنیوی اشیاء مفہوم ہوتی ہیں۔ پس جس جس موقع پر ہمہ دانی وغیرہ کے اوصاف پائے جاویں۔ اُس موقع پر پرماتما اور جہاں خواہش۔ نفرت۔ جد وجہد۔ راحت۔ رنج اور ناقص العلم وغیرہ کے اوصاف ہوں وہاں جیو (روح) کے معنے لئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی ہر جگہ سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ پرمیشور نہ کبھی جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ اس لئے "وراٹ" وغیرہ ناموں بسبب پیدائش وغیرہ اوصاف کے دُنیا کی بے جان اور جیو وغیرہ اشیا کے معنی لئے جانے واجب ہیں۔ نہ کہ پرمیشور کے ❖

اب جس طریق پر "وراٹ" وغیرہ ناموں سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے۔ وہ طریق ذیل کے حوالوں سے بتایا جاتا ہے:۔

لفظ "اوم" کے معنی کی تشریح [ॐ] اوپسرگ کے معنی مصدر [राजृ दीप्तौ] "راجری" یعنی روشن
سے جو "وراٹ" "اگنی" "وشو" وغیرہ | پر جس کے ماقبل حرف [वि] "وی" آیا ہے۔ علامت
مراد لی جاتی ہے۔ اتی کے معنی ❖ [क्विप्] "کوپ" لگنے سے لفظ "وراٹ" مشتق ہوتا ہے۔

جو طرح طرح یعنی بہت اقسام کی دُنیا کو روشن کرنے کے باعث لفظ "وراٹ" سے پرمیشور مفہوم ہوتا ہے۔

अग्नि ـ اگ अग مصدر "انچو" یعنی گتی اور پوجن کے ہیں۔ अञ्चुगतिपूजनयोः
इण اِن گتی کے معنی والے مصادر ہیں۔ ان سے لفظ اگنی کا مشتق ہوتا ہے ❖
گتی کے تین معنی ہیں (۱) علم (۲) حرکت (۳) حصول۔ اور "پوجن" کے गतेस्त्रयोऽर्थाः
معنی ستکار و پرستش کے ہیں۔ اس لئے علم مطلق۔ ہمہ دان۔ جاننے۔ حاصل کرنے اور قابل پرستش ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "اگنی" ہے ❖

विश्व ـ "وش" کے معنی دخول کے ہیں۔ اس مصدر سے [विश प्रवेशने]
"وشو" لفظ مشتق ہوتا ہے۔ جس میں خلا وغیرہ سب موجودات داخل ہو رہے ہیں۔ یا جو ان سب میں موجود ہونے کے باعث داخل ہے۔ اس بنا پر وہ "وشو" کہلاتا ہے۔

[1] تیتریہ اُپنشد برہمانند ولی پرتھم انوواک کا قول ہے ❖

موجود بذاتہ وغیرہ ثانی۔ [स्वराट्] "سوراٹ" یعنی تجلّی بالذات۔ कालाग्नि "پرلے" (فنائے دنیا) پر سب کا فنا کرنے والا بلکہ زمانہ کا بھی فنا کرنے والا ہے۔ اس لئے پرمیشور کا نام "کال اگنی" ہے۔ [इन्द्रं मित्रम्] جو ایک لاثانی ذات واجب الوجود برہم ہے "اندر" وغیرہ سب نام اُسی کے ہیں ✦

۱۵	دِویہ
۱۶	سپرن
۱۷	گرتمان
۱۸	ماترشوا

(۸) [दिव्य] دِویہ جو مادہ وغیرہ موجودات میں موجود ہے [सुपर्ण] "سپرن" جس کے پرورش کرنا اور تکمیل کرنا کام ہیں गुरुत्मान् "گرتمان" جو بذاتہ خود عظیم الشان ہے۔ मातरिश्वा "ماترشوا" یعنی جو "وایو" کی طرح بے حد طاقتور ہے۔ اسی واسطے "دِویہ" "سپرن" "گرتمان" اور "ماترشوا" پرماتما کے نام ہیں۔ باقی ناموں کے معنے آگے لکھے جاویں گے (رگ وید منڈل ۱ سوکت ۱۶۴ منتر ۴۶) ✦

۱۹ بھومی (۹) भूमिरसि "بھومی" ہے۔ پرمیشور میں تمام جاندار وں کے قائم ہونے کی وجہ سے پرمیشور کا نام "بھومی" ہے۔ باقی ناموں کے معنے آگے لکھے جاویں گے ✦

(۱۰) इन्द्रो मह्ना اس منتر میں "اندر" پرمیشور کا ہی نام ہے۔ اسی واسطے یہ حوالہ لکھا گیا ہے ✦

(۱۱) [प्राणाय] جیسے "پران" کے اختیار میں تمام جسم اور حواس ہوتے ہیں ویسے پرمیشور کے قابو میں تمام جہان رہتا ہے۔ ایسے ایسے حوالوں کے ٹھیک ٹھیک معنی جاننے پر ان ناموں سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ "اوم" اور "اگنی" وغیرہ ناموں کے معنوں سے پرمیشور ہی مفہوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ویاکرن۔ نروکت۔ برہمن گرنتھ۔ سوتر وغیرہ رشی منیوں کی شرحوں سے پرمیشور کا مفہوم ہونا پایا جاتا ہے۔ سب کو یہی مراد لینی واجب ہے۔ مگر "اوم" تو فقط پرماتما ہی کا نام ہے۔ اور "اگنی" وغیرہ سے پرمیشور کے معنے سلسلۂ مضمون اور بیانات کی اصلی صفتوں کے لحاظ سے لئے جاتے ہیں۔ پس جہاں کہیں۔ حمد۔ ثنا۔ مناجات۔ عبادت۔ علیم کا ذکر ہو یا عالم کل۔ موجود کل۔ پاک۔ قدیم۔ خالق کل وغیرہ صفتوں کا بیان آئے وہاں ان ناموں سے پرمیشور کے معنے لئے جاتے ہیں ✦

اور جہاں ایسی عبارت آوے:۔

وراٹ۔ پُرش۔ آکاش۔ اگنی وغیرہ نام شاستروں میں دنیوی چیزوں کے معنے بھی آسکتے ہیں۔

ततो विराडजायत विराजो अधि पूरुषः।

श्रोत्राद्वायुश्च प्राणश्च मुखादग्निरजायत।

तेन देवा अयजन्त। चक्षोः सूर्यो अजायत। यजु॰ अ॰ ३१।

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः। आकाशाद्वायुः।

प्राणाय नमो यस्य सर्वमिदं वशे ।
यो भूतः सर्वस्येश्वरो यस्मिन्त्सर्वं प्रतिष्ठितम् ॥ ११ ॥
अथर्व वेदे [११] अ० २ सू० ४ । प ११ ॥

پرمیشور کے صفاتی ناموں میں سے ایک سو ناموں کی تشریح

مع ترجمہ - اس موقع پر ان حوالوں کے لکھنے کا مقصد یہی ہے کہ جو ایسے ایسے موقعوں پر لفظ "اوم" وغیرہ ناموں سے پرماتما مفہوم ہوتا ہے۔ وہ دکھلایا جاوے۔ نیز یہ کہ پرمیشور کا کوئی بھی نام بے معنی نہیں ہے۔ جیسے کہ دنیا میں مفلس وغیرہ کے نام دھنی (دھن پتی) وغیرہ ہوتے ہیں۔ گویا یہ نام کسی موقع پر صفت۔ کہیں کرم اور کہیں سوبھاؤ (خاصہ) کے لحاظ سے آتے ہیں۔ یہ "اوم" وغیرہ نام بامعنی ہوتے ہیں۔

(ओ३म् खं०) अवतीत्योम् । आकाशमिव व्यापकत्वात् "खम्" । सर्वेभ्यो बृहत्वाद् "ब्रह्म"

(۱) اوم (۲) کھم (۳) برہم

(۱) حفاظت کرنے کے باعث "اوم" و مثل خلا محیط ہونے کے باعث "کھم" اور سب سے بڑا ہونے کے باعث "برہم" نام ایشور کا ہے (یجروید ۴۰ - ۱۷)۔

"اوم" پرمیشور کا نام ہونے میں سب شاستروں کے حوالے

(۲) "اوم" جس کا نام ہے۔ اور جو کبھی فنا نہیں ہوتا اسی کی عبادت کرنی واجب ہے۔ اور کسی کی نہیں (چھاندوگیہ اپنشد)۔

(۳) سب وید وغیرہ شاستروں میں پرمیشور کا افضل اور ذاتی نام "اوم" کہا گیا ہے اور سب نام صفاتی ہیں (مانڈوکیہ اپنشد)۔

(۴) کیونکہ سب وید اور دھرم پر چلنے کی ریاضتیں جس کا ذکر اور تعظیم کرتے ہیں۔ اور جس کے حاصل کرنے کی خاطر برہمچریہ آشرم کیا جاتا ہے۔ اس کا نام "اوم" ہے (کٹھ اپنشد)۔

(۵) جو سب کو ہدایت کرنے والا۔ لطیف سے بھی لطیف۔ تجلی بالذات (ظاہر بالذات) اور مراقبہ (یوگ سمادھی) میں تمام شدہ عقل سے جاننے کے لائق ہے۔ اس کو "پرم پرش" جاننا چاہئے (منو ۱۲-۱۲۲)۔

۴ اگنی ۵ منو ۶ اندر ۷ پران

(۶) ظاہر بالذات ہونے سے "اگنی"۔ علم بالذات ہونے سے "منو"۔ سب کی پرورش کرنے اور سب سے اعلیٰ شوکت و حشمت والا ہونے کے باعث "اندر"۔ سب کی زندگی کی بنیاد ہونے کے باعث "پران"۔ اور یکساں سب جگہ موجود ہونے کے باعث "برہم" پرمیشور کا نام ہے (منو ۱۲-۱۲۳)۔

(۷) تمام جہان کے بنانے کے باعث "برہما"۔ ہر جگہ موجود ہونے کے باعث "وشنو"۔ بدچلنوں کو سزا دیکر رلانے کے باعث "رودر"۔ مسرور بالذات اور سب کا انجام بخیر کرنے والا ہونے کے باعث "شیو" (پرمیشور کا نام ہے) अक्षर "اکشر" یعنی ہر جگہ

۸ وشنو ۱۲ اکشر
۹ برہما ۱۳ سوراٹ
۱۰ رودر ۱۴ کال اگنی
۱۱ شیو

ओ३म् खं ब्रह्म ॥ १ ॥ यजु० अ० ४० मं० १७

ओमित्येतदक्षरमुद्गीथमुपासीत ॥ २ ॥ छान्दोग्य उप० मं० १

ओमित्येतदक्षरमिदं सर्वं तस्योपव्याख्यानम् माण्डूक्य० मं० १

सर्वे वेदा यत्पदमामनन्ति तपांसि सर्वाणि च यद्वदन्ति ।
यदिच्छन्तो ब्रह्मचर्यं चरन्ति तत्ते पदं संग्रहेण ब्रवीम्यो
मित्येतत् ॥ ४ ॥ कठोपनिषत् । वल्ली २ मं० १५ ॥

प्रशासितारं सर्वेषामणीयांसमणोरपि ।
रुक्माभं स्वप्नधीगम्यं विद्यात्तं पुरुषं परम् ॥ ५ ॥
एतमेके वदन्त्यग्निं मनुमन्ये प्रजापतिम् ।
इन्द्रमेके परे प्राणमपरे ब्रह्म शाश्वतम् ॥ ६ ॥

मनु० अ० १२ । श्लो० १२२ । १२३ ॥

स ब्रह्मा स विष्णुः स रुद्रस्स शिवस्सोऽक्षरस्स परमः स्वराट् ।
स इन्द्रस्स कालाग्निस्स चन्द्रमाः ॥ ७ ॥ कैवल्य उपनिषत् ॥

इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यस्स सुपर्णो गरुत्मान् ।
एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः ॥ ८ ॥
ऋ० १ । अनु० २२ । सू० १६४ । मं० ४६ ॥

भूरसि भूमिरस्यदितिरसि विश्वधाया विश्वस्य भुवनस्य धर्त्री ।
पृथिवीं यच्छ पृथिवीं दृंह पृथिवीं मा हिंसीः ॥ ९ ॥
यजु० अ० १३ । मं० १८ ॥

इन्द्रो मह्ना रोदसी पप्रथच्छव इन्द्रः सूर्यमरोचयत् ।
इन्द्रे ह विश्वा भुवनानि येमिर इन्द्रे स्वानास इन्दवः ॥ १० ॥
सामवे० उ० प्र० २ अ० ८ सू० १६ अ० २ ख० ३ सू० २ मं० ५ ॥

سوال - ان ناموں سے محض دیوتا وغیرہ مراد لیتے ہو یا نہیں؟

جواب - ایسی مراد لینے کے لئے آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟

سوال - سب دیوتا معروف و مشہور ہیں - اور فضیلت رکھنے والے بھی ہیں - اس لئے ان کے معنی لیتا ہوں ۔

جواب - کیا پرمیشور غیر مشہور ہے - اور کیا اُس سے زیادہ بھی کوئی فضیلت رکھتا ہے - پھر پرمیشور کے (بھی) یہ نام کیوں نہیں مانتے؟ جب پرمیشور غیر مشہور نہیں اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے - تو اُس سے فضیلت کوئی کیونکر رکھیگا - اس لئے آپ کا یہ قول درست نہیں - کیونکہ آپ کے اس قول میں بہت سے نقص بھی موجود ہیں - مثلاً :-

"उपस्थितं परित्यज्यानुपस्थितं याचते इति बाधितन्यायः"

حاصل کو چھوڑ کر غیر حاصل کی آرزو جہالت ہے

کسی نے کسی کے سامنے کھانا رکھ کے کہا - کہ آپ کھانا کھایئے - اگر وہ اُس کو چھوڑ کر غیر میسر خوراک کے واسطے جہاں تہاں پھرے تو اُس کو عقلمند نہیں جاننا چاہئے کیونکہ وہ موجود یعنی حاصل شدہ چیز کو چھوڑ کر غیر موجود یعنی غیر میسر چیز کے لئے کوشش کرتا ہے - پس جیسے کہ وہ شخص عقلمند نہیں - ویسا ہی آپ کا قول ٹھیرا - کیونکہ آپ جو ان "وراٹ" وغیرہ ناموں سے مشہور اور (تحقیق شدہ) پرمانوں (ثبوتوں) سے ثابت پرمیشور اور برہمانڈ وغیرہ موجودات کو چھوڑ کر ناممکن اور غیر موجود دیوتا وغیرہ کے معنی لینے میں کوشش کرتے ہیں - اس میں کوئی بھی دلیل یا ثبوت نہیں - اگر آپ ایسا کہیں کہ جہاں جس کا مضمون ہے وہاں اُسی کے معنے لینے واجب ہیں - مثلاً کسی نے کسی سے کہا "हे भृत्य त्वं सैन्धवमानय" یعنی[۱] "اے نوکر تو سیندھو لے آ" تو اُس کو وقت اور منشاء کا خیال رکھنا ضروری ہے - کیونکہ سیندھو دو چیزوں کا نام ہے - ایک گھوڑے کا - دوسرا نمک کا - اگر مالک کی روانگی (سیر وغیرہ) کا وقت ہو تو گھوڑا - اور اگر کھانے کا وقت ہو تو نمک لانا واجب ہے - لیکن اگر سیر کے وقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لا دے تو اُس کا مالک اس پر خفا ہو کر کہیگا کہ تو بے عقل آدمی ہے - سیر کے وقت نمک اور کھانے کے وقت گھوڑا لانے سے کیا مطلب تھا تو منشاء اور موقع کو نہیں سمجھتا - ورنہ جس موقع پر جو چیز لانی چاہئے تھی اُسی کو لاتا - اور منشائے کلام کا سمجھنا لازمی تھا - جو تُو نے نہیں کیا - تو بے وقوف ہے - میرے پاس سے نکل جا - اس سے ثابت ہوا کہ جہاں جس معنے کو لینا واجب ہے - وہاں اُسی کو لینا چاہئے - ایسی حالتوں میں ہم کو اور آپ سب کو ایسا ہی ماننا اور عمل میں لانا چاہئے ۔

[۱] ترجمہ منجانب مترجم ۔

اوم

ستیارتھ پرکاش کا آغاز

پہلا باب

ओ३म् शन्नो मित्रः शं वरुणः शन्नो भवत्वर्यमा । शन्न
इन्द्रो बृहस्पतिः शन्नो विष्णुरुरुक्रमः ॥ नमो ब्रह्मणे नमस्ते
वायो त्वमेव प्रत्यक्षं ब्रह्मासि । त्वामेव प्रत्यक्षं ब्रह्म वदिष्यामि
ऋतं वदिष्यामि सत्यं वदिष्यामि तन्मामवतु तद्वक्तारमवतु ।
अवतु मामवतु वक्तारम् । ओं शान्तिश्शान्तिश्शान्तिः ॥१॥

تیتری اپنشد۔ انوواک پہلا

پرمیشور کا سب سے اعلیٰ نام ہے

(ओ३म्) یہ لفظ "اوم" پرمیشور کا سب سے اعلیٰ نام ہے کیونکہ اس میں ا (अ) او (उ) اور م (म) تین حروف مل کر ایک "اوم" بنا ہے۔ اس ایک نام میں پرمیشور کے بہت نام آجاتے ہیں۔ مثلاً (अ) سے "ویراٹ" "اگنی" اور "وشو" وغیرہ (उ) سے "ہرنیہ گربھ" "وایو" اور "تیجس" وغیرہ (म) سے "ایشور" "آدتیہ" اور "پراگیہ" وغیرہ ناموں کا مفہوم ہوتا ہے۔ اس کی وید وغیرہ ست شاستروں میں اس طرح صاف صاف تشریح کی گئی ہے کہ سلسلۂ مضمون کے لحاظ سے یہ سب نام پرمیشور ہی کے ہیں۔

سیاق کلام اور صفات پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آیا ان ناموں سے مراد پرمیشور ہے یا کچھ اور

سوال۔ "ویراٹ" وغیرہ نام پرمیشور کے سوا اور چیزوں کے بتانے والے کیوں نہیں۔ کائنات مثل "خاک" وغیرہ عناصر اندر وغیرہ دیوتا اور علم طب (حکمت) میں سونٹھ وغیرہ اوشدھیوں کے بھی یہ نام ہیں یا نہیں۔

جواب۔ ہیں لیکن پرمیشور کے بھی ہیں۔

ف تیجس۔ دیوتا سے مراد عالم برہمن سے مراد ہے۔

> عقلمند مصنف کا منشاء کہ ایشور سے دعا ہے کہ وہ سچی باتوں کو پھیلائے ۔

اختلاف ڈالنا اور ایک دوسرے کو دشمن بنا کر لڑانا عالموں کی عادت سے بعید ہے ۔

(۲۰) اگرچہ (اغلب ہے کہ) اس کتاب کو دیکھ کر بے علم لوگ الٹا ہی خیال کریں تاہم عقلمند اس کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھیں گے اس لئے میں اپنی محنت کو بار آور سمجھتا ہوں اور اپنے خیالات سب صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہوں وہ اس کو دیکھ کر میری محنت کو سپھل کریں ۔ کیونکہ تعصب کو چھوڑ سچائی کو ظاہر کرنا میرا اور سب صاحبوں میں غرض ہے ۔

ہمہ جا موجود ۔ سب کو جاننے والا ۔ سچدانند پرماتما اپنی رحمت سے اس منشاء کو عام لوگوں میں پھیلائے اور ہمیشہ کو قایم رکھے ۔ معزز عقلمندوں کے روبرو زیادہ طوالت کی ضرورت نہیں ۔

تمہید ختم ہوئی

سوامی دیانند سرسوتی
مقام مہارانا جی کا اودے پور
ماہ بھادوں شکل پکش سمت ۱۹۳۹

چودھویں باب میں مسلمانوں کا بیان

(۱۵) چودھویں باب میں مسلمانوں کے مت کا ذکر ہے۔ یہ لوگ قرآن کو اپنی مذہب کی بنیادی کتاب مانتے ہیں۔ ان کا حال چودھویں باب میں دیکھئے۔

آخر میں ویدک دھرم کے خاص خاص مسائل

(۱۶) اس کے بعد ویدک دھرم کے بارے میں لکھا ہے۔

مصنف کا منشا سمجھنے کے واسطے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے

(۱۷) جو شخص (اس کتاب کو) مصنف کے منشاء کے خلاف متعصبوں سے دیکھے گا۔ اس کو مطلب حاصل نہ ہوگا کیونکہ منشاء کلام سمجھنے کے لئے یہ چار باتیں ضروری ہیں نمبر ا آکانکشا نمبر ۲ یوگیتا نمبر ۳ آستی نمبر ۴ تات پریہ۔ جو شخص ان چاروں باتوں کو مد نظر رکھکر کتاب کو دیکھتا ہے اسی کو اصل مدعا حاصل ہوتا ہے۔

(۱) آکانکشا (مطالب یعنی مطلب کو پورے طور پر ظاہر کرنے کے لئے کسی لفظ وغیرہ کے طالب کو آکانکشا کہتے ہیں) کسی مضمون میں متکلم اور کلام کے اجزا میں جو باہمی تعلق ہوتا ہے۔ اس کو ظاہر کرنے کے لئے بعض لفظوں کی ایک دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے اس کو آکانکشا یا مطالبہ کہتے ہیں۔

(۲) یوگیتا (قابلیت و مناسبت) یعنی جس سے جو ہو سکے جیسے پانی سے سینچنا۔

(۳) آستی (اجزاء کلام کا باہمی تعلق) یعنی جس لفظ اور فقرہ کے ساتھ جس کا تعلق ہو اس کو اس کے نزدیک بولنا یا لکھنا۔

(۴) تات پریہ (نفس کلام یا مدعا) متکلم کا کلام یا اس کی تحریر جس سے متعلق ہو اسی قول یا تحریر کو اسی پر لگانا۔

ہٹھ اور ضد سے سچ کی تحقیق نہیں ہو سکتی

(۱۸) بہت لوگ ایسے ضدی اور متمرد ہوتے ہیں کہ جو متکلم کے منشاء کے خلاف تاویل کیا کرتے ہیں۔ خاصکر اہل مذاہب۔ کیونکہ مذہب کی حمایت میں ان کی عقل تاریکی میں پھنس کر جاتی رہتی ہے۔ اس لئے جیسا میں پُران جینیوں کی کتابوں۔ بائبل اور قرآن کو پہلے ہی بُری نظر سے نہ دیکھکر ان کی خوبی کو اخذ اور نقص کو ترک کرتا ہوں اور دیگر سب لوگوں کی بہتری کے لئے کوشش کرتا ہوں ویسا ہی سب کو کرنا واجب ہے۔

مختلف مذہبوں کے نقص بیان کرنے سے غرض سچائی کی تحقیق ہے

(۱۹) ان مذہبوں کے تھوڑے تھوڑے ہی نقص ظاہر کئے ہیں جن کو دیکھکر لوگ حق و باطل کی تحقیقات کر سکیں اور سچ کو اختیار کرنے اور جھوٹ کے چھوڑنے پر قادر ہوں کیونکہ بہکا کر انسانوں میں

دس مین سوتر یعنی (۱) چتس سرن سوتر۔
(۲) اپنج کھان سوتر۔
(۳) تندل جے پالک سوتر
(۴) بھگتی پرکی گیان سوتر
(۵) مہا پرتیا کھیان سوتر۔
(۶) چندر ویجی سوتر۔
(۷) گنی ودیا سوتر (۸) مرن سمادھی سوتر (۹) دیویندر ستوان سوتر (۱۰) سنستار سوتر
علاوہ ازیں "نندی سوتر" "انو یوگ دوار سوتر" کو بھی مستند مانتے ہیں۔

پانچ انگ یعنی (۱) تمام مذکورہ بالا کتابوں کی شرح (۲) نرکتی (۳) چھانی (۴) بھاشیہ ٹیکا یا دیو (فروعات) اور سب مول اصل ملکر پنچ انگ کہلاتے ہیں ان میں ڈھونڈیا فرقہ والے اولوں کو نہیں مانتے۔

ان کے سوائے اور بہت سی کتابیں ہیں جن کو جین لوگ مانتے ہیں۔ ان کے عقیدوں کی شرح تحقیقات بارھویں باب میں دیکھ لیجئے۔

جینی اپنی کتابوں کو ظاہر نہیں کرتے اس کی وجہ

(۳) جینیوں کی کتابوں میں لاکھوں نقص اس قسم کے ہیں کہ ایک بات کو بار بار بیان کیا گیا ہے۔ اُن کی یہ بھی عادت ہے کہ جو اپنی کتاب دوسرے مت والے کے پاس ہو یا بیچ گئی ہو تو بعض اس کو غیر مستند کہہ دیتے ہیں۔ یہ بات اُن کی لغو ہے۔ کیونکہ جس کو کوئی مانے اور کوئی نہ مانے وہ کتاب جین مت سے باہر نہیں ہو سکتی۔ البتہ جس کو کوئی بھی نہ مانے اور نہ کبھی کسی جینی نے مانی ہو وہ قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ لیکن ایسی کوئی کتاب نہیں ہے کہ جس کو کوئی بھی جینی نہ مانتا ہو اس لئے جس کتاب کو جو مانتا ہوگا اس کتاب کے مضمون کے متعلق تردید یا تائید بھی اسی کے لئے سمجھی جائیگی لیکن کتنے ہی آدمی ایسے بھی ہیں کہ کتاب کو مانتے اور جانتے تو ہیں مگر پھر بھی سبھا اور مباحثہ میں بدل جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے جین لوگ اپنی کتابوں کو چھپا رکھتے ہیں نہ دوسرے مذہب والے کو دیتے ہیں۔ نہ سناتے اور پڑھاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ایسی ایسی ناممکن باتیں بھری پڑی ہیں کہ جن کا جواب جینیوں میں سے کوئی بھی نہیں دے سکتا۔ جھوٹ بات کو چھوڑ دینا ہی جواب ہے۔

تیرھویں باب میں عیسائیوں کا بیان

(۴) تیرھویں باب میں عیسائیوں کے مت کا بیان ہے۔ یہ لوگ بائیبل کو اپنی مذہبی کتاب مانتے ہیں۔ ان کے مفصل حالات اسی تیرھویں باب میں دیکھئے +

(۷) اُپاسک دشا سوتر۔
(۸) انت گڑو دشا سوتر۔
(۹) انوترروائی سوتر۔
(۱۰) وپاک سوتر۔
(۱۱) پرشن ویاکرن سوتر۔
بارہ اپ انگ مثلاً (۱) اپوائی سوتر
(۲) رارپ سینی سوتر۔
(۳) جیوابھیگم سوتر۔
(۴) پن گنا سوتر۔
(۵) جمبودیپ پنتی سوتر
(۶) چند پنتی سوتر۔
(۷) سورپنتی سوتر۔
(۸) نریاولی سوتر۔
(۹) کپ پیا سوتر
(۱۰) کپ بڑی سیا سوتر۔
(۱۱) پوپ پیا سوتر۔
(۱۲) پیہو لیا سوتر
پانچ کلپ سوتر مثلاً (۱) اتراو جھین
(۲) نشیتھ سوتر
(۳) کلپ سوتر
(۴) ویوہار سوتر
(۵) جیت کلپ سوتر
چھ چھید مثلاً (۱) مہا نشیتھ برہد واچنا سوتر
(۲) مہا نشیتھ لگھو واچنا سوتر
(۳) مدھیم واچنا سوتر۔
(۴) پنڈ نریکتی سوتر۔
(۵) اودھ نریکتی سوتر۔
(۶) پریوشنا سوتر۔

دوسروں کو محض نقصان ہی پہنچاتا رہتا ہے۔ سمجھئے کہ وہ حیوانوں سے بھی بڑھکر ہے۔

پہلے گیارہ بابوں میں آریہ ورت کے مختلف متوں کا بیان

(۸) واضح ہو کہ آریہ ورت والوں کے متعلق گیارہویں باب تک خصوصیت سے لکھا ہے۔ ان بابوں میں جو صحیح عقیدے بیان کئے گئے ہیں ان کو ویدوں کے مطابق ہونے سے بالکل صحیح مانتا ہوں اور جدید پرانوں اور تنتروں وغیرہ کی جن باتوں کو رد کیا ہے وہ چھوڑنے کے قابل ہیں۔

بارہویں باب میں ناستک فرقوں کا بیان۔ چارواک

(۹) بارہویں باب میں جو چارواک کے مت کا بیان ہے وہ اگرچہ اس وقت ردی اور کمزور حالت میں ہے مگر وہ ایشور کے انکار وغیرہ میں بودھ اور جین لوگوں سے بہت لگاؤ رکھتا ہے اور سب سے بڑا ناستک (دھریہ) ہے۔ اس لئے اس کی رفتار کا روکنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر جھوٹی بات رونہ کی جائے تو دنیا میں بہت سی خرابیاں پھیل جائیں۔ اس لئے چارواک نیز بودھ اور جینوں کے متوں (عقیدوں) کا ذکر بارہویں باب میں اختصار کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

ب۔ بودھ اور جین

(۱۰) بودھ اور جینیوں کا چارواک مت کے ساتھ میل ہے اور کچھ تھوڑا سا فرق بھی ہے۔ اور جین مت بھی بودھوں اور چارواک کے ساتھ بہت باتوں میں ملتا جلتا ہے صرف تھوڑا سا فرق ہے۔ جس کی وجہ سے جینیوں کی جدا شاخ گنی جاتی ہے۔ یہ بات بھی بارہویں باب میں دکھائی گئی ہے۔ ٹھیک ٹھیک وہیں سمجھ لیجئے گا۔ غرضیکہ جو جو فرق ان میں ہے وہ اس باب میں دکھایا گیا ہے اور بودھ اور جین مت کا بیان بھی دیا گیا ہے۔

بودھوں کی مذہبی کتابیں

(۱۱) ان (ہر دو مذاہب) میں سے بودھوں کی دیپ ونس وغیرہ پرانی کتابوں میں "بودھ مت سنگرہ" اور "سرودرشن سنگرہ" میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے وہ اس جگہ لکھا گیا ہے۔

جینیوں کی مذہبی کتابیں کی تفصیل اور نام

(۱۲) جینیوں کے مت کی کتابیں یہ ہیں۔ ان میں سے چار مول سوتر مثلاً (۱) آوشیک سوتر (۲) وشیش آوشیک سوتر (۳) دش ویکالک سوتر (۴) پاکشک سوتر۔

گیارہ انگ مثلاً (۱) اچارانگ سوتر۔

(۲) سوگڈانگ سوتر۔

(۳) ٹھانانگ سوتر۔

(۴) سوایانگ سوتر۔

(۵) بھگوتی سوتر۔

(۶) گیاتا دھرم کتھا سوتر

کے لئے مفید اور سب میں سچ ہوں اختیار کریں اور ایک دوسرے کے خلاف باتوں کو چھوڑ کر آپس میں محبت کے ساتھ برتاؤ رکھیں تو دنیا کو پورا فائدہ پہنچے۔ کیونکہ عالموں کی مخالفت سے بے علم لوگوں میں دشمنی بڑھ کر طرح طرح کی تکلیفوں کی زیادتی اور سکھ کی کمی ہوتی ہے۔ اس نقصان نے جو کہ خود غرضوں کو پسند ہے سب کو دکھوں کے سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ ان میں سے اگر کوئی خلائق اگر کوئی خلائق عامہ کی بہتری کے منشاء سے کام شروع کرتا ہے تو خود غرض لوگ اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر کئی طرح سے رخنہ اندازی کرتے ہیں مگر بقول "सत्यमेव जयति नानृतं सत्येन पन्था विततो देवयानः" سچ کی ہی فتح ہوتی ہے جھوٹ کی نہیں اور سچ ہی سے عالموں کا مارگ (طریق) پھیلتا ہے۔ اس مضبوط یقین سے حق پرست لوگ رفاہ عام کے کام سے دل برداشتہ ہو کر اظہار حق سے کبھی باز نہیں رہتے۔ یہ بالکل یقینی بات ہے کہ "यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम्" اس کا مطلب یہ ہے کہ [ا] جو ودیا اور دھرم (علم و اخلاق) حاصل کرنے کے متعلق کام ہیں وہ شروع میں زہر جیسے اور بعد میں امرت (آب حیات) جیسے ہوتے ہیں۔ ایسے خیالات کو مدنظر رکھ کر میں نے یہ کتاب بنائی ہے پڑھنے اور سننے والے بھی شوق سے اول اس کتاب کے صحیح منشا کو جان لیں پھر جیسا پسند ہو کریں۔

ہر مذہب کی سچی باتیں قابل تسلیم اور جھوٹی قابل تردید ہیں

(۲) اس کتاب میں یہ امر مدنظر رکھا گیا ہے کہ سب متوں میں جو سچی باتیں ہیں وہ ان میں کسی کا بھی اختلاف رائے نہ ہونے سے ان کو مان کر جو جھوٹی باتیں ہیں ان کی تردید کی گئی ہے۔ اور یہ بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ مختلف متوں کی پوشیدہ اور ظاہری بری باتوں کو ظاہر کر کے عالم و کم علم عوام الناس کے سامنے اس لئے رکھ دیا ہے کہ سب میں وچار کر کے پریم سے ایک سچے راستہ پر قائم ہو جائیں۔

آریہ ورت اور دیگر ملکوں کے مذہب کی تحقیقات تعصب چھوڑ کر کی گئی ہے۔

(۳) گو میں ملک آریہ ورت میں پیدا ہوا ہوں اور اسی میں رہتا ہوں مگر جس طرح یہاں کے مختلف فرقوں کی جھوٹی باتوں کی طرفداری نہ کر کے جیوں کا تیوں ظاہر کر دیتا ہوں۔ ویسے ہی دوسرے ملک والوں یا مذہب پھیلانے والوں کے ساتھ بھی سلوک کرتا ہوں ویسا ہی غیر ملک والوں کے ساتھ بھی۔ ایسا ہی سب حق پسند لوگوں کا فرض ہے۔ کیونکہ اگر میں بھی کسی ایک مت کا طرفدار ہوتا تو جیسے آج کل اپنے اپنے مت کی تعریف۔ تائید اور اشاعت کرتے ہیں اور دوسرے مذہب کی برائی کرنے اس کو نقصان پہنچانے اور اس کی مزاحمت کرنے پر تیار رہتے ہیں ویسا ہی میں بھی کرتا لیکن ایسی باتیں انسانیت سے بعید ہیں۔ کیونکہ جیسے حیوان طاقتور ہو کر کمزوروں کو دکھ دیتے اور مار بھی ڈالتے ہیں۔ اگر انسانی جسم پا کر بھی کوئی ویسا ہی کام کرے تو انسانی خصلت نہیں رکھتا۔ بلکہ حیوان کی مانند ہے۔ جو شخص جو طاقتور ہو کر کمزوروں کی حفاظت کرتا ہے وہی انسان کہلاتا ہے اور جو شخص خود غرضی میں پھنس کر

باب نویں میں ودیا - اودیا - بندھ اور موکش (نجات) کی تشریح۔

باب دسویں میں نیک و بد چلن اور کھانے و نہ کھانے کے قابل چیزوں کا ذکر۔

باب گیارہویں میں آریہ ورت کے مختلف متوں (مذہبی عقیدوں) کی تردید و تائید۔

باب بارہویں میں چارواک - بودھ اور جین مت کا بیان۔

باب تیرہویں میں عیسائی مذہب کا ذکر۔

باب چودہویں میں مسلمانوں کے مذہب کا بیان۔

اور چودہ بابوں کے بعد بعض آریوں کے قدیم ویدک عقیدوں کی تشریح دی گئی ہے جن کو میں بھی جوں کا توں مانتا ہوں۔

کتاب کی تصنیف سے اصل مدعا سچ کا اظہار ہے۔ تاکہ لوگ سچ کی ماہیت کو سمجھ کر اسے قبول کریں۔

(۳) اس کتاب کی تصنیف سے میرا اصل منشا صحیح صحیح باتوں کے ظاہر کرنے کا ہے یعنی صحیح باتوں کے ظاہر کرنے سے میری مراد سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ بتانا ہے سچ یہ نہیں کہلاتا کہ راستی کی جگہ ناراستی اور ناراستی کی جگہ راستی دکھائی جائے بلکہ جو چیز جیسی ہے اسے ویسے ہی کہنا لکھنا اور ماننا سچ کہلاتا ہے۔ جو شخص بیجا تعصب کرتا ہے وہ اپنے جھوٹ کو بھی سچ اور دوسرے مخالف عقیدہ والے کے سچ کو بھی جھوٹ کرنے لگتا ہے۔ اس لئے وہ سچائی کو نہیں پا سکتا۔ پس عاقل اور نیک شخصوں کا یہی فرض ہے کہ تقریر اور تحریر کے ذریعہ سچ اور جھوٹ کا نقشہ سب کے سامنے رکھ دیں۔ تاکہ وہ خود اپنے لئے مفید و غیر مفید کو سمجھ کر سچ کو اختیار اور جھوٹ کو چھوڑ کر ہمیشہ آنند میں رہیں۔ گو انسانی سمجھ سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکتی ہے مگر مطلب براری، ضد، ہٹ دھرمی اور جہالت وغیرہ عیبوں سے بجائے سچ کے جھوٹ کی طرف جھک جاتی ہے۔ یہ کتاب اسی قسم کی باتوں سے پاک رکھی گئی ہے۔ نہ اس سے کسی کی دل آزاری یا نقصان رسانی مقصود ہے۔ بلکہ منشا یہ ہے کہ انسانوں کی ترقی اور بہبودی ہو۔ اور لوگ حق و باطل کو پرکھ کر سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کریں۔ کیونکہ ست اپدیش (تلقین حق) کے سوائے انسانی ترقی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

کتاب میں کوئی سہو یا فروگذاشت ہو تو جتانے پر اس کو درست کر دیا جائیگا

(۴) اس کتاب میں اگر سہوا یا چوک یا درست کرنے چھاپنے میں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کے معلوم ہونے پر جس طرح صحیح ہوگا کر دیا جائیگا۔ لیکن اگر کوئی تعصب سے بے جا اعتراض یا تردید و تائید کریگا۔ تو اس پر توجہ نہ کی جائیگی۔ ہاں جو شخص بنظر عام انسانی ہمدردی سے کچھ جتائیگا۔ اس کے سچ ثابت ہونے پر اس کی رائے منظور کی جائیگی۔

عالموں کی مخالفت اور خود غرضوں کی خود غرضی فساد کی جڑ ہے تاہم سچ آخر غالب ہوگا

(۵) آج کل بہت سے فاضل ہر ایک مذہب میں ہیں۔ اگر وہ تعصب کو چھوڑ کر عالمگیر اصولوں و جو سب

اوم

سچدانند رچھ بالذات شعور بالذات سرور بالذات ایشور کو نمسکار ہو نمسکار ہو

دیباچہ

ستیارتھ پرکاش طبع اول میں صحیح عبارت نہ ہونے کی وجہ

(۱) جب میں نے یہ کتاب "ستیارتھ پرکاش" بنائی تھی تو اس وقت اور اس سے پہلے سنسکرت میں گفتگو کرنے اور پڑھنے پڑھانے میں سنسکرت ہی بولنے اور مادری زبان گجراتی ہونے کی وجہ سے مجھے اس (دیوناگری یا آریہ بھاشا) زبان سے کچھ زیادہ واقفیت نہ تھی۔ اس سے عبارت غلط بن گئی تھی۔ اب بھاشا (آریہ بھاشا) بولنے اور لکھنے کا ربط ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کتاب کو قواعد زبان آریہ بھاشا کے مطابق درست کر کے دوسری دفعہ چھپوایا ہے اس مرتبہ کہیں کہیں لفظوں جملوں اور عبارت میں فرق ہوا ہے جو مناسب تھا کیونکہ اس کے بدون عبارت کی ترتیب میں درستی مشکل تھی۔ مگر مطلب اور (منشاء) میں فرق نہیں آیا ہے۔ البتہ اسکو مشرح ضرور کر دیا گیا ہے۔ نیز پہلی دفعہ چھپنے میں جو بعض جگہ غلطی رہ گئی تھی وہ بھی درست کر دی گئی ہے۔

کتاب کی تقسیم دو حصوں اور چودہ بابوں میں مع فہرست

(۲) یہ کتاب چودہ بابوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ جن میں سے دس باب بطور حصہ اول اور چار بطور حصہ دوم ہیں۔ لیکن باب اول میں دو آخری باب اور اپنا عقیدہ کسی وجہ سے چھپ نہ سکے تھے۔ اب وہ بھی چھپوا دئے ہیں۔

باب اول میں ایشور کے "اوم" وغیرہ ناموں کی تشریح ہے۔

باب دوم میں اولاد کی تربیت۔

باب سوم میں برہمچریہ۔ درس تدریس کا دستور العمل (پڑھنے پڑھانے کے) اور راست و ناراست کتابوں کے نام اور طریقۂ تعلیم۔

باب چوتھے میں بیاہ اور امور خانہ داری۔

باب پانچویں میں بان پرستھ اور سنیاس آشرم کے متعلق ہدایات۔

باب چھٹے میں راج دھرم (فرائض سلطنت)۔

باب ساتویں میں وید اور ایشور کا بیان۔

باب آٹھویں میں جگت کی پیدائش قیام و فنا۔

آریہ سماج کے دس (۱۰) اصول

۱۔ سب ستّ وِدّیا اور ستّ وِدّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مُول پرمیشور ہے ٭

۲۔ ایشور سچّدانند سروپ۔ نِراکار۔ سروشکتیمان۔ نیائےکاری۔ دیالُو۔ اجنما۔ اننت۔ نِروِکار۔ انادی۔ انُپم۔ سروآدھار۔ سرویشور۔ سروویاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نِتّ۔ پوِتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اُسی کی اُپاسنا کرنی یوگیہ ہے ٭

۳۔ وید ستّ وِدّیاؤں کا پُستک ہے۔ وید کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے ٭

۴۔ ستّ کے گرہن کرنے اور استّ کے چھوڑنے میں سروَدا اُدّیت رہنا چاہئے ٭

۵۔ سب کام دھرمانوسار ارتھات ستّ اور استّ کو وچار کر کرنے چاہئیں ٭

۶۔ سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مُکھ اُدّیش ہے۔ ارتھات شاریرک آتمک سماجک اُنّتی کرنا ٭

۷۔ سب سے پریتی پُوروک۔ دھرمانوسار۔ یتھایوگ برتنا چاہئے ٭

۸۔ اودّیا کا ناش اور ودّیا کی وردھی کرنی چاہئے ٭

۹۔ ہر ایک کو اپنی ہی اُنّتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہئے۔ کنتو سب کی اُنّتی میں اپنی اُنّتی سمجھنی چاہئے ٭

۱۰۔ سب منشوں کو سروتنتر وِدروہ چھوڑ کر سماجک سروہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہئے اور ہر ایک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں ٭

सत्यमेव जयते नानृतम् । मुण्डक

ستیارتھ پرکاش

مصنفہ

شری ۱۰۸ مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج

کا

مستند اردو ترجمہ

جس کو حسب اجازت

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ پستک و آریہ سماج لاہور نے

۱۹۰۸ء میں

لالہ تولا رام صاحب کی نگرانی میں طبع کرایا

मित्रस्य चक्षुषा समीक्षामहे । यजुः

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः । यजुः

सर्वमेव [illegible] । ऋग्